

# بِحَارُ الْاَنْوَارِ (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوازدہم

درحالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
	<b>باب ۲۴</b>		<b>باب ۲۳</b>
	بہا کے قریبی زمانے میں جو لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے		غیبت کبریٰ میں دیدار امام
۳۶	جزیرہ خضراء اور بحر امین کے واقعات	۲۱	آخری تویح امام زمانہ علی بن محمد کے نام
۳۶	رسالہ جزیرہ خضراء و بحر امین	۲۲	امام قائم آیام حج میں
۳۶	مازندرانی کی روایت	۲۳	حضرت خضر دور غیبت میں امام قائم کے لیے مؤسس تہائی میں
۵۱	مولانا احمد راسبلی کی ملاقات امام	۲۳	آپت ہرسال فیضہ حج ادا کرتے ہیں
۵۲	امیر اسحاق استرآبادی	۲۴	صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہوں گی
۵۳	میرزا محمد استرآبادی	۲۵	بہترین جا کے قیام طیب ہے
۵۳	ایک فاشانی کا واقعہ	۲۵	مقام روحاء کا سنہرا پہاڑ
۵۵	بحرین میں ایک انار پر خلفاء اربعہ کے نام مع کلمہ شہادتین	۲۶	دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا
	<b>باب ۲۵</b>	۲۸	غیبت طویل و قصیر
	علامات ظہور و خروج سفیانی	۲۹	امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے
	اور خروج و جمال کا ذکر	۳۰	دور غیبت میں لوگوں کے اقوال
		۳۱	چند علامتیں قبل از ظہور
		۳۲	غیبت میں آپ کا قول
۶۰	نزول حضرت عیسیٰ اور امام قائم کی اقتدار میں نماز ادا کرنا	۳۳	بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہے گا

## کتابیات

بلد الایمن	علل الشرائع	قرب الاسناد
امالی الصدوق	دعائم الاسلام	بشارة المصطفى
تفسیر الامام	عقائد	فلاح السائل
امالی الشیخ	عدت	ثواب الاعمال
تخصیص	اعلام الوری	احتیاج
عمدة	عیون و المحاسن	مجانس المفید
مصباح الشریعہ	عزرو الدرر	فرست العیاشی
مصابیحین	غیبة الشیخ	جامع الاخبار
معانی الاخبار	غوالی الثالی	جمال الاسبوع
مکارم الاخلاق	تحف العقول	بخت
کامل الزیارة	فتح الابواب	فرحت الغری
منہاج	تفسیر علی بن ابراہیم	کتاب الاختصاص
موج الدعوات	تفسیر فرات بن ابراہیم	منتخب البصائر
عیون اخبار الرضا	کتاب الروضة	عدد
تنبیہ خاطر	کتاب العتیق الغروی	سراسر
کتاب نجوم	مناقب ابن شہر آشوب	محاسن
کفایہ	تفسیر المصباح	ارشاد
نہج البلاغہ	قضاء المحقوق	کشف الیقین
غیبة النعمانی	اقبال الاعمال	تفسیر العیاشی
ہدایت	دروع	قصص الانبیاء
تہذیب	کمال الدین	استبصار
خراج	کافی	مصباح الزائر
توحید	رجال الکشی	صحیفۃ الرضا
بصائر الدرجات	کشف القمہ	فہمۃ الرضا
طرائف	مصباح الکفعمی	ضوء الشہاب
فضائل	کنز جامع القوائد و	روضۃ الواعظین
کتابی الحسین بن سعید	تاویل الآیات الظاہرہ	صراط المستقیم
او لکتابہ والنوادر	معا	امان الاخطار
من لایحضرہ الفقیہ	خصال	طب الامتہ

اس کتاب "بحار الانوار" جلد دوم کے ترجمے کے  
جلد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
نیز اس ترجمے کا کوئی جزو یا کُل کتاب کا بلا اجازتِ ناشر  
شائع کرنا خلافِ قانون مقرر ہوگا

مصنف \_\_\_\_\_ علامہ محمد باقر مجلسی  
مترجم \_\_\_\_\_ مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)  
کاتب \_\_\_\_\_ سید محمد جعفر حسین زیدی - ۳۶ بی۔ لاندھی  
طابع \_\_\_\_\_ سندھ آفسٹ پریس - کراچی  
ناشر \_\_\_\_\_ محفوظ بک اینڈ پینس مارٹن روڈ - کراچی  
سن اشاعت \_\_\_\_\_ محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری ۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق کتاب "بحار الانوار" طبع جدید کی  
جلد ۵۳ء مشتمل برحالات حضرت امام عمر رضی اللہ تعالیٰ فرجہ کا اردو ترجمہ پہلی بار  
ہدیہ نافرین ہے۔ اس سے قبل جلد ۵۱ء کا ترجمہ جو کہ ۲۲ باب پر مشتمل تھا۔ آپ پڑھ  
چکے ہیں۔ اب باب ۳۳ سے باب ۳۱ء کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک  
شہین کا معرودہ دوسری شہین میں اُندیلنے کی کوشش کرے۔ اول تو اُندیلتے وقت کچھ نہ کچھ گرجا کرے گا  
اور اگر بڑی احتیاط برتی، مگر نہ دیا تو وہ پہلی شہین میں کچھ پٹھا ہوا تو ضرور رہ جائیگا یعنی لڑکا پورا  
عطر دوسری شہین میں منتقل نہیں ہو سکتا۔

یہی حال ترجمے کا ہے۔ مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور احتیاط سے کام لے ایک  
زبان کا لپورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے اور وہ بھی آیات قرآنی احادیثِ رسول  
اور اقوالِ ائمہ معصومین علیہم السلام، جن کے معانی ہم کا اپنے تمام اعمان و بطون کے کسی ترجمے میں  
سمت آنا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو ہزاروں میں سو ہوائے قرآنی کی قرأت لازم نہ مزار  
دی جاتی، بلکہ اس کا ترجمہ ہی پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا۔

بہر حال کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف و شستہ ہو اپنے من کے واس سے  
والبتہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو مسل تک پہنچنے میں مددگار ثابت ہو۔

"وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ"

والسلام - سید حسن امداد - ممتاز الافاضل

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۹۳	ندائے آسمانی کو سب اپنی اپنی زبان میں منگے	۶۰	آخر زمانہ میں نسکی کو بدی اور بدی کو نسکی بجا جائیگا
۹۳	سفیانی کی انتہائی خباث	۶۱	خسعت البیدار۔ آیت اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
۹۵	سپہی نذاجبریل کی 'دوسری صد ابلیس کی ہوگی' جبریل صبح کو اعلان کریں، ابلیس شام کو چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج گہن پندرہ	۶۲	ظہور امام قائم اور خروج سفیانی دونوں حتی ہیں
۹۶	ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات	۶۳	قبل از ظہور مسلسل کشت و خون
۹۶	ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی	۶۴	زوالِ بنی عباس کی پیشینگوئی
۹۹	جب ساتھ آدمی دعویٰ نبوت کر لیں گے تو قیامت آئے گی	۶۶	ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی
۱۰۰	قیامت سے پہلے دس علامات	۶۷	فاسقین اہل قبیلہ پر عذاب کا ذکر
۱۰۲	ماہین حیرہ و کوفہ قتل کثیر کا ہونا	۶۸	چند پیشینگوئیاں اور احادیث
۱۰۲	خراسانی، سفیانی اور یامانی سب ایک دن خروج کریں گے۔	۷۰	آیت وَرَآئِیْ... مِنْ مَّکَانَہِ یُعِیْدُہٗ لَکَ تَفِیْرِ
۱۰۳	بنی فلاں کی حکومت کا زوال	۷۱	خسعت بیدار اور لشکر سفیانی
۱۰۳	کوفہ میں قتل عام	۷۲	آیت "سَالِ سَاۡئِلٌ یَّعْذَابُ... کی تفسیر
۱۰۵	موتِ احمر اور موتِ ابیض سے مزاد	۷۲	حدیث رسول اللہ
۱۰۶	علاماتِ ظہور	۷۳	آلِ مُحَمَّدٍ اور آلِ ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد
۱۰۷	چوبیس ہاشمیں	۷۵	دجال کا خروج کہاں سے ہوگا
۱۰۸	بنی عباس کی حکومت کا زوال	۷۵	حرص دنیا اور ریا کاری عام ہوگی
۱۰۹	خروج سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا	۷۶	علائے دین اور فقہاء و بزرگین ہوں گے
۱۰۹	قزوین سے ایک شخص کا خروج	۷۷	اسلام غریبوں میں رہے گا
۱۱۰	فرج کی جملہ علامات	۸۰	دشمنان آلِ مُحَمَّدٍ دجال کے ساتھ ہوں گے
۱۱۱	ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا	۸۰	علاماتِ ظہور امام زمانہ ۳ و خروج دجال
۱۱۱	سفیانی کی مدتِ حکومت	۸۶	کیا دجال اور ابنِ صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں
۱۱۲	سفیانی کا کوفہ میں ورود	۹۰	ظہور امام قائم کی علامت
۱۱۳	علاماتِ ظہور	۹۱	ظہور کی پانچ علامتیں
		۹۱	امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا
		۹۲	سفیانی ماہِ حجب میں خروج کرے گا
		۹۲	قبل از ظہور پانچ علامتیں

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۳۷	سفیانی، یامانی اور مروانی کا خروج	۱۱۳	مدتِ اقتدارِ سفیانی۔ سفیانی نصرانی کے بھتیجے میں
—	حضرت امام قائم سے قبل ہونا	۱۱۳	دریا سے فرات میں شدید سیلاب
۱۵۰	خراسانی و سفیانی کا خروج	۱۱۵	خراسان سے سیاہ علم کوفہ میں آئیں گے
۱۵۲	ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو	۱۱۵	امام قائم کا لشکر قبیل سارے مشرق و مغرب کو فتح کرنے کا
۱۵۲	ظہور کی علامات میں خوش بخت وہ جو۔۔۔	—	آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا۔
۱۵۳	ایک لاکھ جاہلوں کا قتل	—	مسجد برائنا
۱۶۰	فلاں کی موت کے بعد غضب	—	دجال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ
۱۶۱	آیت "سَنُرِیْہِمُ... کی تفسیر	۱۲۰	علاماتِ ظہور کی ایک فہرست
۱۶۲	آیت عَذَابِ الْخٰزِیِ... کی تفسیر	۱۲۱	اُخَاقِ اور اُنْفُسِ کی تفسیر
۱۶۳	قبل از ظہور شدید گرمی	۱۲۳	آفتاب کا ٹھہر جانا اور اس میں ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا
۱۶۳	علامتِ ظہور ۴ ماہ رمضان کو سورج گہن	۱۲۳	آسمان سے ایک آگ اور سرخی کا نمودار ہونا
۱۶۴	آیت "سَالِ سَاۡئِلٌ... کی تاویل	—	اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے
۱۶۴	مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کیلئے خروج کرے گی	۱۲۵	ظہور کی علامتیں
—	خراسانی خراسانی ہستانی	۱۲۶	مومنین اور منافقین چھانٹ کر الگ الگ کر دیے جائیں گے
۱۶۵	بیعتِ طفلِ خورد سال	۱۳۳	قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم
۱۶۶	ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت کا موقع دیا جائے گا۔	—	حاملانِ عرش کے خون کے آنسو
—	وقتِ ظہور آبادی کا تناسب	۱۳۵	آسمان کی گردش کا مطلب
۱۶۶	بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے ان کی زیارت کی ہے۔	۱۳۶	ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خوف میں مبتلا ہوں
—	جنگِ قیس	—	آیت "وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ... کی تفسیر
۱۶۸	ظہور سے چند سال پہلے کا حال	۱۳۸	ظہور قائم کی تین نشانیاں
۱۶۸	مقامِ قر قیسا میں خدائی دسترخوان	۱۳۹	اعلانِ ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان
۱۶۹	امام کو حکم ظہور ان کے نام سے ہوگا	۱۴۰	چاند میں چہرے کا نمودار ہونا
۱۶۹	آیت "اِذَا اخذتِ الارضُ... کی تفسیر	۱۴۶	

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۴۲	شکر غضب سے مراد	۲۱۳	عربی مہینوں کی خصوصیات
۱۴۳	امور کچھ حتمی ہوتے ہیں اور کچھ غیر حتمی	۲۱۶	صاحب زبیر سلونی نے فرمایا
۱۴۴	اجل محترمہ اور اجل موفوفہ	۲۲۲	علامہ ظہور بروایت سلمان فارسی
۱۴۵	خروج سفیانی اجمعی ہے	۲۲۳	رجال کو سولی دی جائے گی
۱۴۶	خروج شیبصانی۔ بنی عباس کی ازمنہ حکومت	۲۳۰	حدیث معراج میں انکشاف امر پیلے "حضرت امیر المومنین نے فرمایا..."
۱۴۷	امر محترم میں بداد ہے معیاد میں نہیں	<b>باب ۲۶</b>	
۱۴۸	حکومت بنی عباس میں خروج سفیانی ہوگا	<b>حالاتِ یومِ ظہور</b>	
۱۴۸	بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ	۲۳۲	ظہور امام جمعہ کے دن ہوگا۔ سب پہلے
۱۴۸	سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ	۲۳۲	حضرت زبیر بیعت کریں گے
۱۴۹	خروج سفیانی اور اس کا حشر	۲۳۳	حشر عشق کی تفسیر۔ اس میں بنی امام
۱۸۰	خروج یانی اور سفیانی کی مثال	—	قائم پوشیدہ ہے
۱۸۲	شکر سفیانی۔ سفیانی کا حلیہ اور اوہان روزیلا کا ذکر	۲۳۳	امام عصر بوقت ظہور جوان ہوں گے
۱۸۲	علامہ ظہور قدرے تفصیلاً	۲۳۳	امام عصر کی حکومت چالیس سال ہے گی
—	علامہ بزبان رسول اللہ	۲۳۵	صرف ایک شب میں اقتدار قائم ہوگا
۲۰۱	بنی عباس کا زوال	۲۳۶	امام زمانہ کا بوقت ظہور ارشاد ہوگا
۲۰۲	دنیا کا برا حال	۲۳۶	آپ کا ظہور آفتاب کے زیادہ روشن ہوگا
۲۰۳	امام ہدی سفیانی کو قتل کریں گے	۲۳۸	درحقیقت ہر امام قائم باہر اللہ ہے
۲۰۳	امام ہدی، امام حسین کی نوین پشت میں ہوں گے	۲۳۹	آیت "فَاِذَا انْقَرَضَ فِي النَّاقُورِ" کی تفسیر
—	از خطبہ "لَوْ لَوْ" امیر المومنین	۲۴۰	آیت "اِنَّ نَّشَأَنَ نَزْوٰلٍ" کی شانِ ولی
۲۰۶	مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے	۲۴۱	" " " " " "
۲۰۷	پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے	۲۴۲	" " " " " "
۲۰۷	شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع	۲۴۲	" " " " " "
۲۰۸	حضرت محمد حنفیہ سے روایت	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۰	سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۱	حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۲	اس وقت جاتے اسن مکہ ہوگا	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۳	امام عصر کے لیے پیری نہیں ہے	۲۴۲	" " " " " "
۲۱۳	آپ کا ظہور بروز عاشور ہوگا	۲۴۳	" " " " " "

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۶۰	قبل از ظہور حتمی امور شیطان بھی نڈر کرے گا	۲۳۳	سب پہلے زبیر بیعت کریں گے
۲۶۰	علی اور ان کے شیعوں کا میاب ہیں نڈر	۲۳۳	آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر
۲۶۳	اعلان حق سے کون متعارف ہوگا	—	ایک کلمہ تحریر ہوگا
۲۶۴	خبردار ہو جاؤ جنگ کیوں کرتے ہو لوگ	۲۳۵	ہتر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے۔
۲۶۴	بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے	۲۳۵	اصحابِ امام کی بادلوں پر سواری
۲۶۴	لَيْتَ تَخَلَّفْتَهُمْ فِي الْاَرْضِ كَيْ تَفْسِرَ	۲۳۶	آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہوں گے
۲۶۶	امام کا نام لیکر نڈر ہوگی ظہور بروز عاشور	۲۳۶	لوگ تو امام عصر کو کبیر السن خیال کریں گے
۲۶۶	علامت ظہور، شام میں فتنہ برپا ہوگا	۲۳۷	نڈر آسمانی کھیلے ابو جعفر منصور کی روایت
۲۶۷	دشمن سے ایک آواز	۲۳۸	اصحابِ امام قائم ہی امت معدودہ ہیں
۲۶۸	امام قائم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہوگی	۲۳۹	آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا۔ اور...
۲۶۹	اعلان حق کی پہچان	۲۵۱	۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان۔ عاشورہ محرم کو ظہور
۲۷۰	نڈر آسمانی، ابو دوانیق کی روایت	۲۵۲	آسمان وزمین سے اعلان۔ اعلان زبیر کو
۲۷۱	امام زمانہ کے پاس تبرکات رسول ہوئے گے	—	سب نہیں گے
۲۷۳	حضرت زبیر بن علی کے لیے حضرت امام	۲۵۳	امام قائم کے تین نام، امام قائم کی حکومت
—	جعفر صادق نے فرمایا:	—	۳۰ سال رہے گی
۲۷۴	ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج	۲۵۳	امام قائم کی مدت حکومت۔ آپ کا ظہور طاق
—	کرنے والا ہلاک ہوگا	—	سال میں ہوگا۔
۲۷۵	زمانہ غیبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟	۲۵۳	ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعوں کے پاس
۲۷۵	پانچ کتابوں میں ایک سی روایت	—	جوق در جوق جمع ہوں گے
۲۷۶	آیت سَدْرِيْهِمُ الْاَيْتَانِ كَيْ تَفْسِرَ	۲۵۵	آپ کی حیات پر شک کیا جائے گا
۲۷۶	وقت ظہور کی ایک خاص علامت	۲۵۵	امام قائم ظہور کے بعد مندرجہ ذیل آیت کی
۲۷۷	بوقت ظہور امام زمانہ کی شان	—	تلاوت فرمائیں گے (اشعراء آیت ۲۱)
۲۷۸	ظہور کی پانچ علامتیں	۲۵۶	نڈر آسمانی اور اعلان ابلیسی
۲۷۹	دو طرح کی نڈر ہوگی۔ جب تم صبح کے وقت	۲۵۸	آسمانی نڈر کا ذکر قرآن میں ہے۔ کتاب جدید
—	اٹھو گے تو۔۔۔	—	پر بیعت
۲۸۰	آپ کے علم کے پھر سے کی عبارت ؟	۲۵۹	نڈر آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۸۰	تمام بزرگوں کے وارث ابام زمانہ ہیں	۲۸۰	امام قائم جعفر احمد علی علیہ السلام کے
۲۸۲	امام زمانہ کے لیے براق لایا جائے گا	۲۸۲	امام قائم کے پاس عصائے موسیٰ ہے
۲۸۳	مقامِ زوی طوسی میں انتظار	۲۸۳	آنحضرت کی زہرہ امام قائم کے جسم پر ہوگی
۲۸۴	آنحضرت امام قائم کو کتابِ جدید دیں گے	۲۸۴	امام قائم حضرت داؤد کے مانند مقدمات
۲۸۶	امام قائم کے لشکریوں کی شان	۲۸۶	کے فیصلے کیا کریں گے
۲۸۸	بعدِ خروجِ عیسیٰ امام زمانہ	۲۸۸	امام زمانہ کے فیصلے
۲۸۹	یومِ نور و یومِ ظہورِ امام	۲۸۹	امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلہ کریں گے
		۲۸۹	سورہ رحمن آیت ۲۱ کی تفسیر
		۲۸۹	امام زمانہ کی سواری میں ابرصعب ہوگا
		۲۸۹	امام قائم کی مخصوص سواری
		۲۸۹	حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا حکم
۲۹۲	نظام زمینداری کا خاتمہ، جن جدید احکام کا نفاذ	۲۹۲	امام قائم کی جسمانی قوت
۲۹۲	امام زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہوں گے	۲۹۲	دو تقرین کی غیبت
۲۹۳	علم کا پھیرا اور تلوارِ امام زمانہ اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے	۲۹۳	مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت ہے
		۲۹۳	لشکرِ امام زمانہ کی تعداد
۲۹۶	شبِ معراج امام قائم کا تذکرہ	۲۹۶	آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا
۲۹۸	۲ امام حسین کے دشمنوں کا قتل	۲۹۸	سختی سے نجات کی طرف امام قائم کی روانگی
۲۹۹	جعفر احمد سے مراد	۲۹۹	امام قائم صاحبِ معرفت ہوں گے
۳۰۰	مَنْ دَخَلَ كَانْ اُمَّتًا كِي تَفْسِير	۳۰۰	اسلام میں دو خون ہیں، نصرتِ امام
۳۰۰	حضرت امام قائم کیلئے فرشتوں کا نزول	۳۰۰	قائم کیلئے فرشتوں کا نزول
۳۰۲	حضرت محمد رحمت ہیں اور قائم نعمت ہیں	۳۰۲	حضرت جبریل آپ کے علم دار ہوں گے
۳۰۲	امام قائم وارثِ انبیا ہیں	۳۰۲	مبصر کوہ سے خطبہ امام زمانہ
۳۰۵	حکومتِ امام قائم کی ایک جھلک	۳۰۵	اصحابِ امام قائم کے فضائل
۳۰۶	فضائلِ مسجدِ سہیلہ اور امام قائم کا قیام	۳۰۶	اصحابِ امام قائم
۳۰۶	شیبہ کی اولاد پر حدِ سرتہ جاری ہوگی	۳۰۶	اصحابِ امام قائم
۳۰۷	امام قائم کی سربراہی میں جہاد	۳۰۷	امام قائم کے پیش نظر دنیا کی مثال
۳۰۸	امام قائم اور کتاب و سنت	۳۰۸	امام قائم کے دستِ مبارک کا اعجاز

## باب ۲۷

سیرت و اخلاقِ امام زمانہ - تعداد  
اصحاب اور ان کے حالات

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۳۸	آپ کے دورِ حکومت میں کوئی حاجت مند ہوگا	۳۳۱	مومنین قبروں میں ایک دوسرے کو ظہورِ امام زمانہ کی مبارکباد دیں گے
۳۵۰	جبریل ربی پہلے بیعت کریں گے	—	امام قائم کی نصرت غیر مسلم بھی کریں گے
۳۵۱	اہلِ قریش کا قتل، نبی شیبہ کے ہاتھ کاٹنے	۳۳۲	قبل از قیامت کونے میں مومنین کا اجتماع
—	جائیں گے	۳۳۳	مومنین کا کونے میں اجتماع، کونے کی آبادی
۳۵۲	فرقہ پرستی، زہد اور منافقوں کا قتل	۳۳۳	میں توسیع
۳۵۲	جدید احکامات جاری ہوں گے	—	لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی
۳۵۲	عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا	۳۳۵	مسجدِ سہیلہ امام قائم کی قیام گاہ
۳۵۳	کونے کی چار مساجد کا انہدام	۳۳۶	امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ
۳۵۵	قرآن کی تعلیم تنزیل کے مطابق ہوگی	۳۳۶	اصحابِ امام قائم کی آزمائش - مسجد الحرام
۳۵۶	مقدمات کے فیصلے امام کے ذریعے ہوں گے	۳۳۷	اور مسجد الرسول کی دوبارہ تعمیر
۳۵۶	آپ کا دورِ حکومت انیس سال ہوگا	—	وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر نیا
۳۵۷	بغداد اگر ہماری حکومت ہوتی تو.....	۳۳۸	نظامِ حکومت
۳۵۷	وَلَا اَسْأَلُكَ شَيْءًا نَزَلَ رَأْسِي	—	حدیث امیر المؤمنین کا ایک جزو
۳۵۸	بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا	۳۳۸	مسجدِ کوفہ کی از سر نو تعمیر
۳۵۹	علاماتِ بعدِ ظہور	۳۳۹	اہلِ عرب کے لیے بدترین دور، امام قائم کے اصحاب جوان ہوں گے
۳۶۹	امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں سے برآمد کریں گے	۳۳۹	بیعتِ امام درمیان رکن و مقام
—		۳۳۹	آیت - يَا تَبَّ كَيْفَ اُنزِلَتْ تَفْسِير (بقرہ)
۳۷۰	اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا	۳۳۹	ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی
۳۷۱	بالآخر شرک و کفر کو ترک کرنا ہی پڑے گا	۳۳۹	زادِ سفر کے بدلے حجرِ موسیٰ ساتھ ہوگا
۳۷۱	امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن	۳۳۹	بیمار شفا پائیں گے۔ اصحابِ قائم کیسے ہوں گے؟
۳۷۲	امام قائم میں چار انبیاء کی شہادت	۳۳۹	ہمارے شیعوں کے اوصاف
۳۷۲	ابدلِ شام اور اشرافِ عراق کا اجتماع	۳۳۹	امام قائم کی میمانی، شیعوں کی قوتِ سما و بعت
۳۷۳	امام قائم کے ساتھ اہلِ عرب کی قلت ہوگی	۳۳۹	پورا علم تائیس حروفِ پستعلی ہے
۳۷۳	شانِ ظہور اور خروج	۳۳۹	بیرونِ کوفہ ایک جہز کی تعمیر میں ایک ہزار روز ہوں گے
۳۷۳	اہلِ قریش کا قتل عام - ایک فیصلہ	۳۳۹	خاندانِ کعبہ کے لیے ایک نذر
۳۷۳	خاندانِ کعبہ کے لیے ایک نذر	۳۳۸	

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۴۹	غبارِ انہماکیہ سے کتب آسمانی برآمد کریں گے	۲۴۹	مؤمنین کو قوت والیں دی جائے گی
۲۸۰	تابلوتِ آدم اور عصائے موسیٰ کے وارث	۲۴۹	امام قائم مسجد کوذ کا قبلہ درست کریں گے
۲۸۱	امام زمانہ کی حکومت میں جیسے میں دوبار تنخواہ اور سال میں ڈوبنس ملیں گے	۲۵۰	از سر نو تعلیم قرآن مسجد کوذ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے۔
۳۸۲	منبر کوذ پر سرسبز بہر عہد نامہ سنانا	۲۵۱	اصحابِ امام قائم کے جیسے مسجد کوذ میں حکومت حق و باطل۔ اپنے ہاتھ کی جھولی سے ہدایت حاصل کرو
۳۸۲	آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے	۲۵۲	اہل حق اور باطل پرستوں میں علیحدگی ہوگی
۳۸۳	سیرت رسول اللہ اور سیرت قائم میں فرق	۲۵۳	اس وقت کیسے بہر صورت تیار ہوں تاکہ۔۔۔
۳۸۳	سیرت امام قائم علیہ السلام	۲۵۴	اسلام غرباء سے چلائے اور خوشخبری ہے
۳۸۳	امام قائم کے شیعہ تا ابد غالب رہیں گے	۲۵۵	غرباء کے لیے
۳۸۵	اسلامی احکام کی تجدید ہوگی	۲۵۶	اوصاف امام قائم تا قابل بیان ہیں
۳۸۵	قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی	۲۵۸	حضرت امیر المؤمنین کا قول
۳۸۶	امر جدید کے ساتھ ظہور۔ لباس اور غذا میں سادگی	۲۵۹	علم رسول اللہ کی خصوصیت
۳۸۶	آپ کی غذا نانِ شعیر ہوگی	۲۶۰	رسول اللہ کا علم مبارک امام قائم کے ساتھ ہوگا
۳۸۷	آپ کا خوت ہر شے پر طاری ہوگا	۲۶۱	اصحابِ امام باقرین پر سوار ہو کر مکہ و مدینہ
۳۸۸	قیص رسول امام قائم کے جسم پر ہوگی	۲۶۲	اصحابِ امام قائم کے اوصاف معقودوں کو
۳۸۹	تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول	۲۶۳	آیت - اَمْ نَجِيبُ الْمُنْطَرِ۔ کی تفسیر
۳۹۰	ہر سپاہی کے لیے تلوار نازل ہوگی	۲۶۴	تین سو تیرہ اولادِ نعم ہوں گے
۳۹۳	وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا	۲۶۵	تنبیہ ذی طوی میں نزولِ اجلال
۳۹۴	اگر امت کو حکومت ملتی۔۔۔۔۔	۲۶۵	شیعہ نوجوانوں کا اجتماع
۳۹۵	علم رسول کا پھر برا اور اق جنت کا ہوگا	۲۶۸	آیت "فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ۔۔۔۔۔" کی تفسیر
۳۹۷	علم رسول اللہ جبریل لائیں گے	۳۹۹	شیعہ شیر کے ماتم بہادر ہوں گے
۳۹۸	تاویل قرآن پر جنگ ہوگی	۴۰۰	حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا
۳۹۹	امام قائم کو مزاحمتوں کا سامنا	۴۰۱	ایک عجیب واقعہ
۴۰۰	تاویل قرآن پر جہاد ہوگا۔ اہل شرق و مغرب کا	۴۱۹	حکومت امام قائم میں شیعوں کا اقتدار

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۳۰	مسجد سہلہ مسکن امام قائم	۳۱۹	یہ دور خاموشی کا ہے
۳۳۲	حضرت امام قائم آنحضرت کی سیرت پر عمل کریں گے۔	۳۲۰	امیر المؤمنین قرن حضرت علی کے لیے مخصوص لقب ہے۔ (کسی اور امام کیلئے نہیں)
۳۳۳	ظہور امام قائم کی روایات کو نزول حضرت عیسیٰ سے منسوب کر دیا گیا۔	۳۲۱	اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ ناصی امام قائم کے دور حکومت میں۔ (تفسیر آیات فرقان)
۳۳۵	حضرت ادریس کے صحیفے میں کیا تحریر ہے	۳۲۳	بنی شیبہ کی سزا امام قائم کا پہلا عدل
۳۳۶	غیبت کی وجہ	۳۲۵	چھت دار مسجدیں۔ تصویر دار مسجدیں
۳۳۷	وقت ظہور کون ثابت قدم رہے گا	۳۲۵	مسجد کوذ کے وسط میں چار چٹھے
۳۳۷	کوفہ میں مؤمنین کا اجتماع	۳۲۶	کوفہ میں چار نئی مساجد تعمیر ہوں گی
۳۳۸	مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں۔۔۔۔۔	۳۲۷	حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائم کے خلاف بھی خروج ہوگا۔
۳۳۸	امام قائم آں کو شکست دیں گے۔ دو جہاد کے درخون کو نکال کر جلا لیں گے	۳۲۸	ناصریوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا
۳۳۹	چہار دیواری کا انہدام	۳۲۸	امام قائم کے ظہور کا اہم مقصد
۳۵۰	حکومت امام آپ کے اصحاب اوصاف	۳۲۹	آپ کا مسکن مسجد سہلہ ہوگا
۳۵۱	عہد نامہ رسول آپ کی جیب میں ہوگا	۳۳۱	ابلیس کی مہلت کا اختتام
۳۵۲	دشمنوں آپ کا برتاؤ کیا ہوگا؟	۳۳۱	رجب کے کوفہ کا دفتہ نکالا جائے گا
۳۵۳	سفیانی بیعت کے پھر جائے گا۔	۳۳۲	آیت "فَلَمَّا أَحْسَبُوا۔۔۔ خَمِيلًا" کی تفسیر
۳۵۵	چلہ اہل روم اسلام قبول کریں گے	۳۳۳	"وَيَكُونُ الدِّيَارُ۔۔۔" کی تاویل
۳۵۷	آپ نیکو کار اور برکات کو پہچان لیں گے۔ نبی اور امام کی وحی میں فرق۔ تنوار کے کچھ نہ ہوگا	۳۳۴	امام قائم پر بدی کی نفی کریں گے۔ آپ کے اوپر سایہ ابر ہوگا۔
۳۵۸	اراضی کا صحیح صرف	۳۳۵	میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔ بارہ ائمہ کے ساتھ گرامی۔ (حدیث)
۳۵۹	دیوار گوش دارد آپ کی مدت حکومت میں اضافہ۔	۳۳۷	سب سے آخری امام وہ ہوگا۔۔۔۔۔ مجھ سے
۳۶۰	متر سبز صدیقین آپ کے ساتھ ہوں گے	۳۳۹	امام قائم قرہ میں سے ظہور فرمائیں گے
۳۶۲	ذریعہ مواصلات	۳۴۰	حضرت رسول خدا پر سلام کا مطلب
۳۶۳	امام قائم کی سواری کا گھوڑا حضرت جنت کی دعاء		

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۱۸	رجعت صرف مومن خالص اور مشرکین کے لیے ہے	۲۸	باب ۲۸
"	حضرت رسول خدا اور حضرت امیر المومنین کی رجعت	۲۶۸	ظہور امام کے وقت کیا ہوگا؟
۵۱۹	جنت و طاعت کا ذکر چھوڑو	۲۷۲	تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا
"	سوال رجعت قبل از وقت ہے	۲۷۴	شریعتیں چار ہیں
۵۲۰	ہر مومن کیلئے رجعت ہے	۲۷۵	یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی
"	اہل عراق منکرین رجعت ہیں	۲۸۳	امام قائم صحف آسمانی کی تلاوت کریں گے
"	حمران بن العین اور میر بن عبدالعزیز کی رجعت	۲۸۴	ظہور دابہ، دو بھائیوں کے منہ پھر جائیگا قصہ
۵۲۱	قتل فی سبیل اللہ سے مراد	۲۸۹	کعبہ اور کربلا کی منزلت
۵۲۲	تمام انبیاء کی رجعت فرمائینگے	۲۹۰	مدینہ منورہ میں آمد امام قائم
۵۲۳	يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ	۲۹۱	امام قائم کی کوئی طرف روانگی
"	کی تفسیر	۲۹۳	سفیان بن ذریج کر دیا جائیگا
۵۲۴	قیامت سے پہلے دوبارہ حیات اور پھرموت	۲۹۳	رجعت امام حسین اور دیگر اصحاب
"	شکر امیر المومنین اور شکر الملیس میں جنگ	۲۹۴	رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام
۵۲۷	حضرت امام حسین اور حساب خلق	۲۹۵	رجعت حضرت سیدالاکبر حضرت رسول خدا
"	سب سے پہلے حضرت امام حسین کی رجعت فرمائیں گے	۲۹۷	مصائب جناب فاطمہ زہرا اور امیر المومنین
۵۲۸	ہر شخص کی حقیقت سامنے آ جائیگی		
"	ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا		
۵۳۰	زمانہ رجعت میں حکومت آئمہ		
۵۳۱	امیر المومنین صاحب کرامات و درجات ہیں		
۵۳۱	وَلَهُ أَسْلَمُ... كَرَّهَا... کی تفسیر		

رجعت کا ذکر قرآن میں ہے  
اللہ نے تمہارے لئے کتاب میں حلال قرار دیا ہے

## باب ۲۹

زمانہ رجعت امام قائم

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۶۲	آیہ رجعت اور آیہ قیامت	۵۳۷	حضرت علی زمانہ رجعت میں
۵۶۳	زمانہ رجعت میں آئمہ طاہرین سے وعدہ الہی پورا ہوگا	۵۳۸	آنحضرت پر زمانہ رجعت میں سب ایمان لائیں گے
۵۶۵	آیہ رجعت	۵۴۰	رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں
"	حضرت امام حسین نے قبل از شہادت اپنے اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی	۵۴۱	زمانہ رجعت میں لوگ کا فدیہ دینگے
۵۶۹	ایام اللہ تین ہیں	۵۴۱	زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشر ہوں گے
"	مومن کے لیے قتل اور موت دونوں ہیں	۵۴۱	زمانہ رجعت میں ناصیبوں کا حال
۵۷۲	زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی	۵۴۲	معتدب اقوام کی رجعت نہیں
"	وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا	"	دابۃ الارض سے مراد حضرت امیر المومنین ہیں
۵۷۳	موت اور قتل میں فرق	۵۴۶	آئمہ طاہرین علیہم السلام آیات الہی میں
۵۷۵	مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں	۵۵۱	قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ
"	اسے قریش اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟	۵۵۱	حضرت رسول اللہ بھی رجعت فرمائینگے
۵۷۶	رجعت میں کون اندھا ہوگا؟	۵۵۲	عذاب المادنی سے مراد
۵۷۷	بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت	"	زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا
۵۷۸	شب معراج رجعت پر گفتگو	"	نبی ائمہ کی رجعت
۵۸۰	ہمارا امر مشکل بلکہ دشوار ترین ہے	۵۵۳	کلمہ باقیہ کی تفسیر اور دُخان مبین کی تفسیر
۵۸۳	رجعت میں بھی حضرت علی امیر خلافت ہوں گے	۵۵۶	یہ تو رجعت ہی میں بت چلے گا
۵۸۵	رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟	۵۵۷	کافروں کو چھوڑی مہلت ہے دو
۵۸۶	رجعت سے قاریہ نکال کر تے ہیں	۵۵۸	رسول اللہ کا آخری دور رجعت ہوگا
۵۸۷	حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ.....	۵۵۹	حدیث رسول ہے کہ لے علی
۵۹۲	حضرت امیر المومنین کی بار بار رجعت	"	رجعت حق ہے۔ امام رضا
		۵۶۰	ماہ جمادی در جب کے در میان عجائب کا ظہور ہوگا۔
		۵۶۰	حضرت امیر المومنین نے فرمایا
		۵۶۱	مردے قبروں سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۲۹	صدیقِ آنت	۵۹۳	زیارتِ اربعین میں رجعت کا ذکر
۶۳۰	امام رضا سے پوچھا گیا	۵۹۵	رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے
"	سب سے پہلے حضرت امام حسین اور	۵۹۶	ایک گروہ شیعہ کی رجعت
۶۳۲	بزرگ کی رجعت ہوگی	۶۳۲	رجعت آئینہ قرآنی میں
۶۳۳	حضرت علیؑ سے وعدہ رجعت قرآن میں	۵۹۷	زیارت حضرت امام حسینؑ میں
"	رجعت میں اہل بیت علیؑ جمع ہوں گے	"	رجعت کا بیان
۶۳۳	عبداللہ بن شمر کی رجعت	"	زیارت حضرت عباس میں رجعت
۵۹۸	اسماعیل بن جعفر کی رجعت	۶۳۳	کا ذکر
"	اصبح بن نباتہ کی آخری روایت ہے	"	حسین بن روح سے منقول
۵۹۹	داؤد رقی اور رجعت	"	زیارت میں رجعت
"	عجیب و غریب واقعہ	"	تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت
۶۰۰	حضرت امیر المومنین کا خطبہ محزون	۶۳۵	زیارت سرداب میں رجعت کا ذکر
"	ترجمہ خطبہ محزون	"	ایک دوسری زیارت میں بھی
۶۱۰	"صبر کرو" زمانہ رجعت میں ظالم	۶۱۰	ذکر رجعت
۶۲۳	افسوس کریں گے	۶۲۳	ایک اور زیارت میں رجعت
۶۲۳	وعدہ آخرت سے مُراد	"	کا بیان
"	امام حسین کے اصحاب کی شانِ رجعت	"	امام زمانہ کے لشکر میں شرکت
۶۲۵	رجعت میں میرے اہلبیت کا اجتماع	"	کی دعوت
"	دجال کے دوستوں سے جنگ کی مثال	۶۳۶	دُعائے عہد
۶۲۶	جناب فاطمہ زہرا کا انتقام لیا جائیگا	۶۳۸	ترجمہ دُعائے عہد
"	جمادی ورجب میں بارش	۶۴۰	آنحضرت اور قبورِ ائمہ کی زیارت
۶۲۷	املاک کے ساتھ مالک اشتر بھی ہونگے	"	میں ذکر رجعت
۶۲۸	کرۃ آفتاب میں انسانی جسم	۶۳۱	قبضِ روحِ مومن اور رجعت
"	ہر مومن کی قبر میں کوئی جا کر کہے گا	۶۳۲	امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا؟
"	زیارت جامع و زیارت ودارع میں	"	زیارتِ امام حسینؑ میں رجعت
۶۲۳	رجعت کا ذکر	"	کے فترے
"		۶۳۳	ابوحزیمہ ثمالی کی روایت

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۲۳	رجعت امام حسین علیہ السلام	۶۲۳	عودہ عقر قونی کی روایت
۶۸۰	رجعت پر گواہی	"	دعا و یومِ دحو الارض میں رجعت کا ذکر
"	رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ	۶۲۵	قَتِلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
۶۸۱	فُشِّرَانِ مِیْنِ رَجَعْتِ كَاذِكْرِ	"	کی تاویل
"	عذاب کے ساتھ	۶۲۶	ذاتہ الارض سے مراد
۶۸۲	ذاتہ الارض سے مراد	۶۲۷	امام و قائم کے بعد امام حسینؑ
"	رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے	"	کی رجعت
۶۸۳	وَالْمَهَارِ إِذَا اجْتَلَّهَا كِ تَفْسِيرِ	"	منتصر اور سفاح سے مراد
"	منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیت	۶۳۸	حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں....
"	سے رد	"	میں قسیم الجند و التار ہوں
۶۸۵	امیر المومنینؑ نے فرمایا:	۶۳۹	اللہ حق کو اہل حق کی طرف پلٹائیگا
"	"میں صاحبِ عصا و میم ہوں"	"	رجعت امام حسینؑ کی خبر
۶۸۶	میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں	۶۵۱	عذابِ رجعت کی خبر سورہ طور میں ہے
"	میری ذریت کے ذریعہ تقریباً	۶۵۲	آیت سورہ قلم کی تفسیر
"	۱۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴ کی تفسیر	"	سورہ مدثر کی تفسیر
۶۸۷	قَدْ مَدَدَمْ عَلَيْهِمُ رَبُّهُمْ	"	رجعت رسول اللہؐ و امیر المومنینؑ
"	کی تفسیر	"	و مدتِ حکومت
۶۸۸	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر	۶۵۶	حضرت اسماعیلؑ بن حزقیل کی
"	وعدے کے دن سے مراد رجعت ہے۔	"	آرزوئے رجعت
"	رجعت کا مکڑب	۶۵۸	قبر امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت
"	اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے	"	کے منتظر ہیں۔
۶۸۹	جابرؓ سدا اس آیت کی تلاوت	۶۶۰	يَوْمَ نَرْجِفُ الرَّجْفَةَ كِ تَاوِيلِ
"	کرتا ہے۔	۶۶۱	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر
"	مومن کی سند رجعت پر ایمان ہے۔	"	مومن طاق اور ابوحنیفہ کی حکایتِ رجعت
"	نوٹ: مؤلف کا خیال بابت رجعت	۶۶۲	زوالفتنہ میں کی تعریف
۶۹۱	رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے۔	۶۶۳	إِنَّ بَشَاءَ نَزَلِ عَلَيْهِمُ كِ تَفْسِيرِ
"	وہ علماء و ثقافت شیعہ جنہوں نے	۶۷۸	رجعت کی مخصوص آیت



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۷۵۷	زیارت امام زمانہ علیہ السلام	۶۹۱	رجعت کے متعلق احادیث جمع کی ہیں مثلاً:
۷۶۳	بارہ رکعت نماز زیارت امام زمانہ	۶۹۲	وہ علماء جنہوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں
۷۶۷	شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا ایک خط	۶۹۷	زمخشری اور حدیث داہ
۷۶۸	دوسرا خط	۶۹۸	شیخ صدوق اور رجعت پر قرآن سے دلائل
۷۷۲	یہ تو قیام آن لوگوں کے لیے برآمد ہوئی	۷۱۲	سید رضی علم الہم کے رجعت پر دلائل
۷۷۳	جو امام زمانہ کے وجود میں شک کرتے تھے۔	۷۱۳	سید ابن طاووس علیہ الرحمہ اور بحث رجعت
۷۷۵	اسحق بن یعقوب کے مسائل کے جوابات	۷۱۸	رجعت کے متعلق حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت
۷۷۹	ابوالحسن محمد بن جعفر سدی کے چند مسائل	باب ۳۰	
۷۸۲	مال امام جو کسی پر حرام ہو	۷۲۵	امام قاسم کے بعد ایک شخص تین سو سال حکومت کرے گا۔
۷۸۳	جمع میں میر نام نہ لیا جائے	۷۲۶	قیامت سے چالیس دن قبل امام قاسم کی رحلت
"	میر امام ظاہر نہ کر دے	۷۲۷	خروج مختصر و سفاح اور ان سے مراد
۷۸۳	سورۃ سبأ کی آیت کی وضاحت	۷۲۹	بارہویں امام کے بعد ان کے فرزند پہلے ہدی ہوں گے
۷۸۴	محمد بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ	۷۳۰	امام قاسم کے بعد بارہ ہدی ہوں گے
۷۸۶	جعفر بن محمد ان کے مسائل	"	مسجد سہل منزل امام قاسم ہوگی
۷۸۷	دعا رب زمانہ غیبت امام زمانہ	باب ۳۱	
۷۹۷	عمری اور ان کے فرزند کے نام	۷۳۳	اہل قاسم کا ایک خط تو قیام کی تصدیق کیلئے
۸۰۰	ایمان ابوطالب بحساب جبل	۷۳۶	وہ نسخہ کتاب جو اہل قاسم نے توثیق کے لیے روانہ کیا تھا۔
۸۰۱	جعفر بن علی کا دعوی امامت اور	۷۴۰	حضرت امام زمانہ کی خدمت میں ایک اور خط
۸۰۷	حضرت امام زمانہ کی طرف سے توثیق	۷۴۵	چند مسائل جو ۳۰ ہجری میں دریافت کیے گئے۔
"	ابوالحسن خضر بن محمد کے چند مسائل		

# بخارا الاخبار



## باب ۲۳

بیت و سوم



غیبت کبریٰ میں دیدار امامؑ

کے دعوے دار

## باب ۲۳

غیبت کبریٰ میں دیدارِ امام کے دعوے دار

آخری توفیقِ امامِ زمانہ علی بن محمد کے نام

(۱)

ابوالحسن سمری کے پاس (حضرت امام قائم علیہ السلام کی طرف سے) ایک توفیق

(تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:

و يَا عَلِيُّ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّمَرِيُّ! اِسْمَعِ! اَعْظَمَ اللهُ اَجْرَ  
اِخْوَانِكَ فِيكَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ سِتَّةِ اَيَّامٍ  
فَاَجْمَعْ اَمْرَكَ وَلَا تَوَسَّ إِلَى اَحَدٍ يَفُومُ مَقَامَكَ بَعْدَ  
وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْعَيْبَةُ الشَّامَةَ فَلَا ظَهْرَ اِلَّا بَعْدَ  
اِذْنِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرَهُ - وَذَلِكَ بَعْدَ طَوْلِ الْاَمَدِ وَقَسْوَةِ الْقُلُوبِ  
وَامْتِلَاكِ الْاَرْضِ جَوْرًا - وَسَيَّاتِي مِنْ شَيْعَتِي مَنْ يَدَّ عَى  
الْمُسَاهِدَةَ قَبْلَ خُرُوجِ السَّفِيَانِيِّ وَالصَّيْحَةَ فَهَوَّكَ دَابَّ  
مُفْتَرٍ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -

(اے علی بن محمد سمری سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا  
عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لیے کہ اب تمہاری موت چھ میں واقع ہو جائے گی لہذا  
تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کے لیے کسی کو اپنا قائم  
مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبتِ تامہ واقع ہو چکی ہے، اور  
بغیر حکمِ خدا کے اب ظہور نہ ہوگا اور وہ بھی ایک طویل عرصے کے بعد، جب  
لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور آئندہ  
میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروج  
سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔)

(اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتجاج طبری)

☆ حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔

(اکمال الدین)

نوٹ : بشا بد اس روایت میں نیابت و سفارت کے ساتھ مشاہدہ اور روایت مراد ہے۔ ورنہ بشا بد روایتیں ایسی ہی جن میں لوگوں نے امام قاسم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

### امام قاسمؑ ایام حج میں

۲

ابی اور ابن ولید اور ابن متوکل اور ماجیلویہ اور عطار سب نے محمد عطار سے انھوں نے فزاری سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے، انھوں نے ابی بکر سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے روایت بیان کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”يُفْقِدُ النَّاسُ اِمَامَهُمْ فَيَشْهَدُ هُمْ الْمَوْسِمَ فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ“

(لوگ اپنے امام کو گم کیے ہوئے ہوں گے۔ امام حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھیں گے مگر ان کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔)

(اکمال الدین)

☆ ابی نے سعد سے، سعد نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ مظفر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبریل بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل

روایت نقل کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ ایک جماعت ”رواة“ نے تلکبری سے، انھوں نے احمد بن علی سے انھوں نے اسدی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے فزاری

سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ محمد بن بہام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے محمد عطار سے (انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اسحاق بن محمد) سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے

قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے

مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

### حضرت خضرؑ دورِ غیرت میں امام قاسمؑ کھیلے نمونے تہنائی ہیں

۳

مظفر علوی نے ابن عیاشی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے

قال: ”اِنَّ الْخَضْرَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَاِنَّهٗ لَيَأْتِيْنَا فَيَسَلِمُ عَلَيْنَا فَنَسْمَعُ صَوْتَهٗ وَلَا نَرِيْ شَخْصَهٗ وَاِنَّهٗ لَيَخْضُرُ حَيْثُ ذَكَرُوْا فَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسَلِمْ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَخْضُرُ الْمَوَاسِمَ فَيَقْضِيْ جَمِيْعَ الْمُنَاسِكِ وَيَقْفُ بِعُرْفَةِ قِيَوْمٍ عَلٰى دَعَاِ الْمُوْمِنِيْنَ وَسَيُؤْتِيْنِ اللّٰهَ بِهٖ وَحَشَّةٍ قَائِمِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ غَيْبَتِهٖ وَيَصِلُ بِهٖ وَحَدَّثَهٗ“

آپ نے فرمایا: (حضرت جعفر علیہ السلام نے آپ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور بھونکا جائے گا۔ وہ برابر آبا کرتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم ان کی آواز سنتے ہیں ان کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب ان کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہا کرو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسک حج بجالاتے ہیں۔ مقام عرفات پر وقوف کرتے ہیں اور زمین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور ان ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قاسم علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں ان دل پہلائیں گے اور تہنائی میں وہ ان سے ملاقات کرتے رہیں گے۔)

(اکمال الدین)

### آپ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں

۴

ابی متوکل نے جبریل سے، انھوں نے محمد بن عثمان عمری سے روایت کی ہے ان کا

” وَاللَّهِ إِنَّ صَاحِبَ هَذِهِ الْأَمْرِ يَخْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ  
فَيَدْرِي النَّاسُ وَيَعْرِفُهُمْ وَيَرَوْنَهُ وَلَا يَعْرِفُونَهُ -“  
محمد عمری کہتے ہیں (خدا کی قسم، حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج کے لیے تشریف  
لاتے ہیں، وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور ان کو بھی سب  
دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں (کہ یہ امام قائم ہے)۔

(اکمال الدین)

### ۵ صاحب الامر کی دو غیبتیں ہونگی

روایت کی ہے احمد بن ادریس نے علی بن محمد سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے  
عبداللہ بن جبید سے، انھوں نے عبداللہ بن مستنیر سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے  
اور مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے  
سنا، آپ نے فرمایا:

” إِنَّ صَاحِبَ هَذِهِ الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ أَحَدَاهُمَا تَطُولُ حَتَّى  
يَقُولَ بَعْضُهُمْ مَاتَ ، وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ قُتِلَ ، وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ  
ذَهَبَ حَتَّى لَا يَبْقَى عَلَى أَمْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَّا نَفَرٌ سَيُرَى لَا  
يُطْلِعُ عَلَى مَوْضِعِهِ أَحَدٌ مِنْ وُلْدِهِ وَلَا غَيْرِهِ إِلَّا الْمُؤَلَّى  
الَّذِي يَلِي أَمْرَهُ -“

(اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک غیبت بہت  
طویل ہوگی اتنی طولانی ہوگی کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ مر گئے، کچھ کہیں گے وہ  
قتل ہو گئے، کچھ کہیں گے وہ کہیں چلے گئے اور اب ان کے اصحاب میں سے  
چند لوگ باقی ہیں جو ان کی امامت کے قائل ہیں۔ اپنا پر ایا کوئی نہیں جانتا کہ  
ان کی جائے رہائش کہاں ہے سوائے ان کے خادم کے جو ان کی خدمت پر

ماور ہے۔)

★ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے حسین بن  
سعید سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے،  
انھوں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ہم سے  
بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انھوں نے عبید بن ہشام سے انھوں  
نے ابن مستنیر سے انھوں نے مفضل بن یحییٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

لہ غیبتہ لعانی

### ۶ بہترین جائے قیام طیبہ ہے

انہی اسناد کے ساتھ مفضل سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے  
علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمُورِ مِنْ عَزَلَةٍ وَلَا بُدَّ فِي عَزَلَتِهِ  
مِنْ قُوَّةٍ وَمَا يَشْكَرُ لَشَيْئٍ مِنْ وَحْشَةٍ وَنَعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةٌ -“  
(اس صاحب الامر کے لیے عزت و کوشش نشینی لازمی ہے اور اسی کوشش نشینی میں  
قوت لازمی ہے، صرف تیس آدمی ان کی تنہائی میں مونس ہوں گے اور بہترین  
جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے۔)

### ۷ مقام روحاء کا سہرا پہاڑ

ابن ابی جہد نے ابن ولید سے، انھوں نے صفار سے، صفار نے ابن معروف سے  
انھوں نے عبداللہ بن حمدویہ بن براہ سے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے اسماعیل سے  
انھوں نے عبدالاعلیٰ آل سام کے غلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت  
ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیے گیا جب ہم لوگ مقام روحاء پہنچے تو  
آپ نے وہاں ایک سنہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا

” تَرَى هَذَا الْجَبَلِ ؟ هَذَا جَبَلُ رَضْوَى مِنْ جَبَلِ قَارِسَ  
أَحَبَّنَا فَنَقَلَهُ اللَّهُ إِلَيْنَا ، أَمَا إِنَّ فِيهِ كُلَّ شَجَرَةٍ مُطْعَمٍ  
وَنَعْمَ أَمَانٌ لِأَخَائِكَ مَرْتَبَيْنِ أَمَّا إِنَّ رِصَابَ هَذِهِ الْأُمُورِ  
فِيهِ غَيْبَتَيْنِ وَاحِدَةٌ قَصِيرَةٌ وَالْآخَرَى طَوِيلَةٌ -“

(تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ اس پہاڑ کا نام جبل رضوی ہے جو قارِس کے پہاڑوں میں سے  
ایک پہاڑ تھا، اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے  
یہاں منتقل کر دیا۔ دیکھو، اس پر بہر درخت ثمر دار ہے اور یہ ایک خائف کے لیے  
بہترین جائے امان قرار پائے گا، اس لیے کہ صاحب امر کی دو غیبتیں ہوں گی، ایک  
غیبت قصیر (رضوی)، دوسری غیبت طویل (قاری)۔

(غیبتہ طوی)

## دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

۱

فضل بن شاذان نے عبداللہ بن جبلیہ سے، انھوں نے سلم بن جناح جعفی سے انھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

” یا حازم! اِنَّ لِصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَظْهَرُ فِي الثَّانِيَةِ إِنْ جَاءَكَ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ كَبْرَةٍ فَلَا تَصَدِّقْهُ “

(اے حازم! اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہیں اور وہ دوسری غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے ان کی قبر کی خاک سے اپنا ہاتھ آلود کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھنا۔) (غیبیہ طوسی)

## حضرت یوسف سے مشابہت

۹

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے احمد بن حسین سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابونجران سے، انھوں نے فضالہ سے، انھوں نے سدریہ صیرفی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو سہراتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

” اِنَّ فِي صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ لَشَبَهٍ مِنْ يُوسُفَ “  
(اس صاحب امر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کچھ مشابہت ہوگی)

میں نے عرض کیا: گویا آپ اُن کی غیبت یا حیرت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں؟  
قَالَ: ” مَا يَنْكُرُ هَذَا الْخَلْقُ الْمَلْعُونُ أَشْبَاهَ الْخُنَازِيرِ مِنْ ذَلِكَ؟ إِنْ إِخْوَةَ يُوسُفَ كَانُوا عَقْلَاءَ الْبَاءِ أَسْبَاطًا أَوْلَادًا أَنْبِيَاءَ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَلِمَةٌ وَخَاطَبُوهُ وَتَأَجَّرُوهُ وَرَادُوهُ وَكَانُوا إِخْوَتِهِ وَهُوَ أَخُوهُمْ لَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى عَرَفَهُمْ نَفْسَهُ ” وَقَالَ لَهُمْ: أَنَا يُوسُفُ. ” فَعَرَفُوهُ حِينَئِذٍ فَمَا يَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةَ الْمُتَحَيِّرَةَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ فِي وَقْتٍ (مِنَ الْأَوْقَاتِ) أَنْ يَسْتَرْجِعَهُ عَنْهُمْ

لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ إِلَى مَلِكٍ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ مَسِيرَةٌ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ لَيْلًا - فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَهُ مَكَانَهُ لَقَدْ رَعَى ذَلِكَ (وَاللَّهُ لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبَ وَوَلَدِهِ عِنْدَ الْبَشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ) -  
فَمَا تَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يَفْعَلُ بِحُجَّتِهِ مَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَكُونَ صَاحِبِكُمْ الْمَظْلُومُ الْمَجْجُودُ حَقُّهُ صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ تَرَدَّدَ بَيْنَهُمْ وَيَمِشِي فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَّافِرُ فِيهِمْ وَلَا يَعْرِفُونَهُ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَعْرِضَهُمْ نَفْسَهُ كَمَا أَدْنَى لِيُوسُفَ حَتَّى قَالَ لَهُ (إِخْوَتِهِ): إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ. “

آپ نے فرمایا: (یہ خنزیر جیسے ملعون لوگ اس سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ خود کرو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی عقل و فہم والے تھے اسباط تھے اولاد انبیاء تھے۔ یہ سب جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو اُن سے گفتگو بھی کی مخاطبت بھی کی اُن سے مال کا لین دین بھی کیا، تو یہ سب بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہی تو تھے اور وہ حضرت اُن سب کے بھائی تھے؟ مگر جب تک حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے اپنا تعارف نہیں کر لیا، وہ لوگ انھیں پہچان ہی نہ سکے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ کہا کہ میں یوسف ہوں تو اُن لوگوں نے پہچان لیا۔ پھر اس امت متحیرہ کو اس امر کیوں انکار ہے۔؟ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایک بہت تک اپنی حجت کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام تو مصر کے بادشاہ تھے اور اُن کے درمیان اور اُن کے والد کے مابین صرف اٹھارہ دن کی مسافت تھی اگر اللہ چاہتا کہ انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کی جائے سکونت کا علم ہو جاتے تو وہ اس پر قادر تھا۔ (خدا کی قسم، جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشخبری ملی تو وہ اپنی اولاد کے ساتھ صرف نو دن میں مصر پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ اگر اپنی حجت کے ساتھ وہی کرے جو اُس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس میں اس امت کو کیوں انکار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا صاحب الامر ان ہی لوگوں میں گھومے پھرے، اُن کے بازاروں میں خرید و فروخت کرے

ان کے ساتھ بیٹھے اٹھے اور یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں حکم نہ دے کہ اب تم خود اپنا تعارف کراؤ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا تو (انہوں نے اپنا تعارف کرایا) ان کے بھائیوں نے ان سے کہا: ارے تم ہی یوسف ہو۔؟ انہوں نے کہا، ہاں میں یوسف ہوں۔ (غیبۃ نعمانی)

★ کلینی نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

★ دلائل الامامة طبری میں علی بن ہبہ اللہ نے ابو جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن خالد برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فضالہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (دلائل طبری)

### غیبتِ طولی و غیبتِ قصیر

ابن عقده نے علی بن حسن سمیعی سے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

قَالَ: " لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ اِحْدَاهُمَا طَوِيلَةٌ وَالْاُخْرَى قَصِيْرَةٌ. فَاَلْاُوْلَى

يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا خَاصَّةٌ مِّنْ شِيْعَتِهِ وَالْاُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (اِلَّا) خَاصَّةٌ مَّوَالِيْهِ فِي دِيْنِهِ "

آپ نے فرمایا (امام قائم) کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہوگی اور دوسری قصیر۔ پس پہلی غیبت (غیبتِ صغریٰ) میں آپ کے مخصوص شیعوں کو آپ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہوگا لیکن دوسری غیبت (غیبتِ کبریٰ) میں آپ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپ کے خاص خادموں کے اور کسی کو نہ ہوگا (غیبۃ نعمانی)

### غیبتِ صغریٰ و کبریٰ میں فرق

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے اسحاق سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا: " لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ اِحْدَاهُمَا قَصِيْرَةٌ وَالْاُخْرَى طَوِيلَةٌ (الغیبتہ) الْاُوْلَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ (فِيهَا) الْاَخَاصَّةُ شِيْعَتُهُ وَالْاُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (اِلَّا) خَاصَّةٌ مَّوَالِيْهِ فِي دِيْنِهِ "

(امام قائم) کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک ان میں سے قصیر (صغریٰ) دوسری طویل (کبریٰ) پہلی غیبت میں سوائے چند مخصوص شیعوں کے آپ کا جائے قیام کسی کو معلوم نہ ہوگا اور دوسری غیبت میں سوائے آپ کے مخصوص خادموں کے آپ کی رہائش کا علم کسی کو نہ ہوگا۔ (غیبۃ نعمانی)

### ۱۲ امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انہوں نے ابن ابی نجران سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن عمر کناسی سے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

" اِنَّ لِمَا حَبِ هَذَا الْاَمْرُ غَيْبَتَيْنِ " وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ " لَا يَقُوْمُ (اِنْقَائِمِ) و (لَا حِد) فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ "

(بلاشبہ اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی) اور یہ فرماتے ہوئے سنا۔ (وہ ظہور و خروج فرمائیں گے تو ان کے لیے کسی کی بیعت نہ ہوگی) بلکہ انکی بیعت کی جائے گی۔ (غیبۃ نعمانی)

### ۱۳ دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

(ابن عقده نے) قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے اپنی کتاب میں عیسیٰ بن ہشام سے، انہوں نے ابن جبہ سے، انہوں نے سلم بن جناح سے، انہوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، میرے والدین بفرج کیے مر گئے اور اللہ تعالیٰ نے روزی بھی اچھی دی ہے۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ میں ان دونوں کی طرف سے فریبتہ ج ادا کروں۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، ضرور کرو۔ یہ عمل ان دونوں کے لیے ٹھنڈک کا سبب بنے گا۔

(غیبۃ نعمانی)

ثُمَّ قَالَ ۴: " يَا حَازِمُ ! إِنَّ لِمَا حَبَّ هَذَا الْأَمْرُ غَيْبَتَيْنِ يَنْظُرُ فِي  
الْثَّانِيَةِ فَمَنْ جَاءَكَ يَقُولُ : إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ  
قَبْرِهِ فَلَا تَصَدَّقْهُ "

پھر آپ نے فرمایا (اے حازم ! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں، وہ دوسری غیبت  
کے بعد ظاہر ہوں گے۔ پس اگر کوئی شخص آکر تجھ سے یہ کہے کہ اُس کا ہاتھ اُنکی  
قبر کی خاک سے آلودہ ہو چکا ہے (یعنی وہ مرچکے ہیں اور اس نے انکی قبر کو اپنے  
ہاتھ سے مٹی دی ہے) تو اُس کے اس قول کو سچ نہ سمجھنا۔ (وہ جھوٹا ہوگا۔)

(غیبتِ نعلانی)

### آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

۱۴

حازم بن حبیب سے ایک دوسری روایت بھی قدرے فرق سے مروی ہے۔ اُن کا  
بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد کا انتقال ہو گیا،  
وہ ایک مرد مجم تھا۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اُن کی طرف سے حج ادا کروں اور کچھ صدقہ دوں؟ اس کے  
متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں ضرور کرو اس کا ثواب ان کو پہنچے گا۔

پھر فرمایا: اے حازم اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔  
پھر آپ نے وہی فرمایا جو اس سے پہلے کی حدیث میں مذکور ہے۔

(غیبتِ نعلانی)

### دو غیبت میں لوگوں کے اقوال

۱۵

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے عمار سے، اُنھوں نے حمزہ سے، اُنھوں نے حضرت  
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
" إِنَّ لِلنَّاسِ غَيْبَتَيْنِ يُتَقَالُ فِي أَحَدِهِمَا هَلَكٌ وَلَا يَدْرِي  
فِي آخَرٍ وَإِذْ سَلَّكَ "

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ایک غیبت میں تو لوگ یہاں تک  
کہنے لگیں گے کہ وہ ہلاک ہو گئے اور کسی کو علم نہیں وہ کس وادی میں جا پہنچے۔)

(غیبتِ نعلانی)

### ہر موسم حج میں آپکی موجودگی

۱۶

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے ابوبکر اور یحییٰ بن یحییٰ سے، اُنھوں نے زرارہ سے

اور زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا  
قَالَ ۳: " إِنَّ لِلنَّاسِ غَيْبَتَيْنِ يُرْجَعُ فِي أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ لِي  
لَا يَدْرِي أَيْنَ هُوَ؟ يَشْهَدُ الْمَوَاسِمَ، يَرَى النَّاسَ  
وَلَا يَرَوْهُمْ "

آپ نے فرمایا (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں۔ ایک میں تو اُن کی طرف رجوع کیا جانا  
ممکن ہوگا، مگر دوسری میں تو کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ  
مواسم حج میں جائیں گے تو وہ سب کو دیکھیں گے لیکن اُنھیں کوئی نہ دیکھ سکیگا  
(غیبتِ نعلانی)

### چند علامتیں قبل از ظہور

۱۷

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم بن قیس اور سعدان بن اسحاق بن سعید  
اور احمد بن حسن بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسن قسطلانی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا  
ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، اُنھوں نے ابراہیم خارفی سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت  
کی ہے۔ ابوبصیر نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امام  
محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

" قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ كَيْلِيَّةٌ لِغَيْبَتَيْنِ هُونِ لِي، أَنْ هُنَّ مِنْ سَائِرِ  
طَوَائِفِ الْوَجْهِ "

آپ نے فرمایا: " نَعَمَ ، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ بَنِي فُلَانٍ وَ  
تَضَيِّقَ الْخَلْقَةَ وَيَنْظُرُوا السُّفْيَانِيَّ وَيَشْتَدَّ الْبَلَاءُ  
وَيَشْمَلُ النَّاسَ مَوْتٌ وَفِتْنٌ يَلْجَأُونَ فِيهِ إِلَى حَرَمِ  
اللَّهِ وَحَرَمِ رَسُولِهِ "

(ہاں، اُن کا ظہور اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی فلان میں تلوار تہ چلے  
حلقہ تنگ نہ ہو جائے، سفیانی خروج نہ کرے، بلائیں شدید نہ ہو جائیں  
اور لوگ مرنے اور قتل نہ ہونے لگیں، تو اُس وقت لوگ جہاں کرم خدا  
اور اس کے رسول کے حرم (مکہ و مدینہ) میں پناہ لینے لگیں گے۔)

(غیبتِ نعلانی)

### آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

۱۸

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے احمد بن ادریس سے، اُنھوں نے حسن بن علی کوئی

انہوں نے علی بن حسان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن کثیر سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا یقول: "إِنَّ لِرِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ فِي إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَى أَهْلِهِ وَالْآخَرَى يُقَالُ فِي آخِرِ وَاِدٍ سَلَّتْ"

آپ فرماتے ہیں (اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔ اُن میں سے پہلی غیبت میں تو وہ اپنے اہل سے ملیں گے، مگر دوسری میں تو لوگ یہ کہنے لگیں گے، وہ کسی وادی میں چلے گئے۔)

میں نے عرض کیا: جب ایسا دور آجائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟  
 قَالَ: "إِنَّ إِذْ عَمِي مَدَّعٍ فَاسَأَلُوهُ عَنْ تِلْكَ الْعَطَائِمِ الَّتِي يَجِيبُ فِيهَا مِثْلَهُ"

فرمایا: (اس دور میں اگر کوئی مرعی امامت آئے تو اُس سے اُن امور کے بارے میں سوال کرو جو امامت کے لیے لازمی و ضروری ہیں۔)

(غیبت لغائی)

### غیبت میں آپ کا قول

۱۹

ابن عقده نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے عبید بن شہام سے، انہوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انہوں نے احمد بن نصر سے، انہوں نے مفضل سے، مفضل نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا:

"إِنَّ لِرِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَقُولُ فِيهَا "فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خَفْتَكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حِكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ"

(یقیناً ماس صاحب الامر کے لیے غیبت ہے جس میں وہ کہیں گے کہ "میں خدا کے حکم سے تم لوگوں کے خون سے تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور اللہ نے مجھے مرسلین میں سے قرار دیا ہے۔")

(غیبت لغائی)

### دور غیبت میں بہترین جاے قیام

۲۰

کلینی نے اپنے کچھ چندہ اصحاب سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے (علی) البرجرہ سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا:

قَالَ ۴: "لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عَزَلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزُولُ طَيِّبَةً وَمَا يَشْلَا ثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ"

آپ نے فرمایا (اس صاحب امر کے لیے غیبت ضروری ہے اور اس غیبت میں گوشہ نشینی لازم ہے اور بہترین جاے قیام طیبہ (مدینہ) ہے اور تمیں کے ساتھ اُن کا جی نہ گھبرائے گا۔)

(غیبت لغائی)

کلینی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے۔

انہوں نے ابو ایوب خزاز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے اسی کے مثل

(غیبت لغائی)

روایت نقل کی ہے۔

### بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا

۲۱

عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ربیع سے، انہوں نے محمد بن عباس سے انہوں نے ابن بطاطنی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے مفضل سے روایت کی ہے مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"إِنَّ لِرِصَاحِبِ الْأَمْرِ بَيْتًا يُقَالُ لَهُ: بَيْتُ الْحَمْدِ فِيهِ سِرَاجٌ"

بیزھر منذ یوم وُلِدَ إِلَى يَوْمٍ يَقُومُ بِالسَّيْفِ لَا يَطْفِئُ"

(صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کو بیت الحمد کہتے ہیں، اُس میں ایک چراغ آپ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار سیکر ظہور فرمائیں گے اُس دن تک روشن رہے گا۔ کبھی نہ بجھے گا۔)

(غیبت لغائی)

محمد حمیری نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے

محمد بن عطاء سے، انہوں نے سلام بن ابی عمیرہ سے، انہوں نے حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبت لغائی)

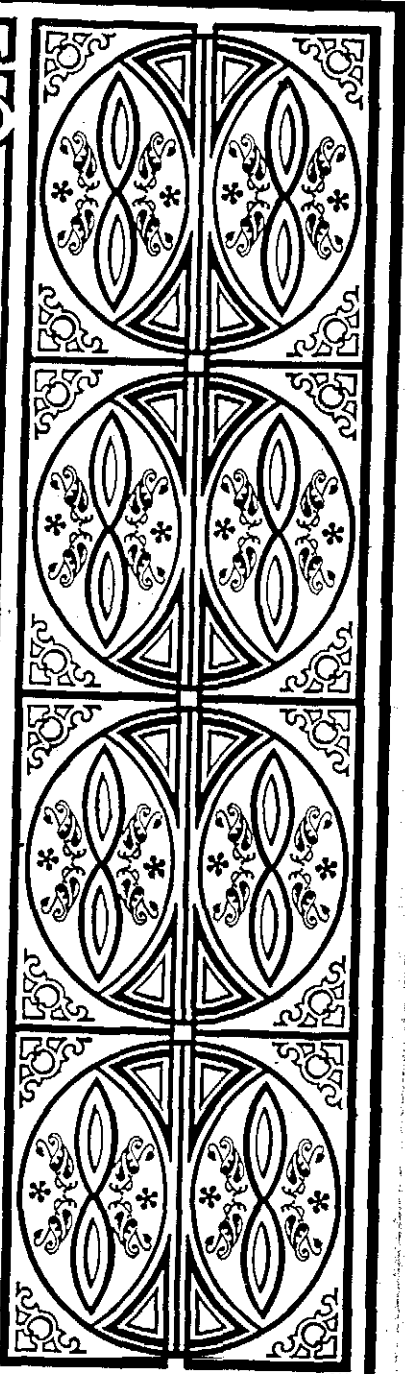


# بهار الانوار

## باب ۲۴

بست و چہارم

ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ  
آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے



## باب ۲۳

### جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے واقعات

صاحب سجاد الانوار فرماتے ہیں کہ میں نے قصہ جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے متعلق ایک مشہور رسالہ دیکھا جس کو میں چاہتا ہوں کہ یہاں نقل کروں، اس لیے کہ وہ رسالہ بھی اُس شخص کے ذکر پر مشتمل ہے جس نے جزیرہ خضراء کو دیکھا ہے اور اس میں عجیب و غریب باتیں تحریر ہیں اور چونکہ میں نے اس قصہ کو اصول کی کسی معتبر کتاب میں نہیں پایا، اس لیے اس کو ایک علیحدہ باب میں بعینہ نقل کر رہا ہوں۔

### رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابیض مازندرانی کی روایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اُس خدا کی جس نے ہم لوگوں کو اپنی معرفت کی طرف ہدایت فرمائی اور اس کا شکر کہ اُس نے ہمیں سردار کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں حضرت علی علیہ السلام اور آنجناب کی اولاد ائمہ معصومین علیہم السلام کی محبت کے لیے مخصوص فرمایا۔ اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ان تمام طیبین و طاهرین حضرات پر اور سلام ہو جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

آما بعد۔ میں نے حضرت امیر المؤمنین سید الوصیین و جت رب العالمین اور امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فرزندے میں شیخ فاضل و عالم و عامل فضل بن یحییٰ بن علی طیبی کو فی قدس سرہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک رسالہ پایا جو مندرجہ مضموں پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

آما بعد۔ حقیق طالب عفو باری فضل بن یحییٰ بن علی طیبی امامی کو فی عرض کرتا ہے کہ میں نے دو فاضل و عالم و عامل شیخ شمس الدین نجیح حلی اور شیخ جلال الدین عبداللہ بن حرام حلی قدس اللہ تعالیٰ

سے روضہ اقدس سید الشہداء حضرت ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام میں ۱۵ شعبان ۶۹۹ھ مجبوری کو یہ روایت سنی اور خود ان دونوں حضرات نے یہ روایت سامرہ میں شیخ صالح زین الدین علی بن فاضل مازندرانی مجاور نجف اشرف کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ یہ حکایت خود مازندرانی موصوف کے چشم دید حالات پر مشتمل ہے۔ اے سنکر مجھے شیخ مازندرانی سے ملنے کا بیحد شوق ہوا اور دعا کی کہ آسانی سے ہی کہیں اُن سے میری ملاقات ہو جائے، تاکہ یہ سب کچھ میں خود بھی اُن کی زبان سے سُن لوں، اور یہ خیال کر کے میں نے سامرہ کا ارادہ کیا۔ اتفاق کی بات کہ اسی سال ماہ شوال میں شیخ مذکور جگہ آئے ہوئے تھے جس کی خبر مجھے سید فخر الدین حسن بن علی موسوی مازندرانی سے معلوم ہوئی جو حکم کے رہنے والے تھے جب وہ مجھ سے ملنے کے لیے آئے تو اثنائے گفتگو میں اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل آجکل حدہ میں انہی کے مکان میں مقیم ہیں۔ اس خبر کو سنکر مارے خوشی کے بیتاب ہو گیا اور میں فوراً سید فخر الدین کے ہمراہ حدہ کے لیے روانہ ہو گیا اور اُن کے مکان پر پہنچ کر شیخ زین الدین علی بن فاضل کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، دست بوسی کی۔

اُنھوں نے میرے متعلق سید فخر الدین سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟

سید فخر الدین نے میرے تعارف کرا یا۔ یہ سن کر وہ اُٹھے اور مجھے اپنی جگہ بٹھا دیا اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ میرے والد اور میرے بھائی صلاح الدین کی خیریت دریافت کی جنہیں وہ پہلے ہی سے جانتے تھے اور میں اُس زمانے میں بسند تحصیل علم شہر واسط میں مقیم تھا۔ عرض، شیخ موصوف سے باتیں ہوتی رہیں جس سے اُن کے علم و فضل کا اندازہ ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ موصوف علم فقہ و حدیث وغیرہ بہت سے علوم کے جاننے والے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اُن سے اُس واقعے کے متعلق دریافت کیا جو شیخ شمس الدین اور شیخ جلال الدین سے سنا تھا۔ اُنھوں نے صاحب خانہ سید فخر الدین حسن اور بہت سے علمائے حدہ کی موجودگی میں، جو اُن سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے، اول سے آخر تک پورا قصہ بتاریخ پندرہ شعبان ۶۹۹ھ مجبوری بیان کیا۔ جو اُن ہی سے سُنے ہوئے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض مقامات پر اُن کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں۔ لیکن باعتبار معنی مطلب کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل نے بیان کہ چند سال میرا قیام دمشق میں رہ چکا ہے وہاں شیخ عبدالرحیم کے پاس (اللہ اُن کو ہدایت کی توفیق دے) علم اصول و ادب پڑھا کرتا تھا اور شیخ زین الدین علی مغربی سے علم قرأت حاصل کیا کرتا، جو ساتوں قرأتوں اور بہت سے علوم، صرف و نحو، منطق معانی و بیان و اصول فقہ و اصول کلام کے ماہر تھے۔ بہت نرم طبیعت اور صلح پسند واقع ہوئے تھے اور ایسے نیک آدمی کہ کبھی کسی بحث میں مذہبی تعصب سے کام نہ لیتے تھے۔ جب کبھی مذہب شیعہ کا ذکر آتا

تو کہا کرتے کہ اس مسئلے میں علمائے امامیہ کا یہ قول ہے۔ برخلات دوسرے مرتبہ کے، جو ایسے موقع پر یہ کہا کرتے کہ رافضیوں کے علماء کا یہ خیال ہے۔ اسی بنا پر میں نے شیخ اندلسی مالکی کے سوا سب کے یہاں آمد و رفت ترک کر دی، بس ان ہی سے تحصیل علم کرتا رہا۔

ایک مرتبہ اتفاقاً ان کو دمشق۔ شام۔ سے مصر کے شہروں کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی چونکہ مجھے ان سے اور انھیں مجھ سے خاص محبت ہو گئی تھی اس لیے مجھے ان کی جدائی اور انھیں میری علیحدگی گران تھی۔ بالآخر طے یہ پایا کہ میں بھی ان کے ساتھ سفر کروں۔ چنانچہ وہ مجھے بھی دوسرے غریب طلباء کے ہمراہ لیکتے۔

جب ہم مصر کے مشہور شہر قاہرہ پہنچے تو جامع ازہر میں ہمارا قیام ہوا اور وہاں پر بہت دنوں تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ شیخ کی خبر آمد کو سنکر علماء و فضلاء شوقِ ملاقات کو آتے اور علمی فیوض سے مستفیض ہوتے رہے، نو ماہ تک وہاں بڑا خوشگوار علمی ماحول رہا۔ یکایک ایک قافلہ اندلس سے وارد ہوا، ان میں سے ایک شخص نے ہمارے استاد کو ان کے والد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ میں سخت علیل ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تمہاری صورت دیکھ لوں، لہذا جلد پہنچو، تاخیر نہ کرنا، تاکید ہے۔ اس خط کو پڑھ کر شیخ استدریج میں ہونے کے رونے لگے اور فوراً سفر کے لیے آمادہ ہو گئے ہم چند طلباء بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جب اندلس کی پہلی بستی میں پہنچے تو مجھے ایسا شدید بخار آیا کہ مزید حرکت کرنے کے قابل نہ رہا۔ میری یہ حالت دیکھ کر شیخ فرطِ محبت سے رو دیے اور کہنے لگے تمہاری جُدائی مجھ پر شائق ہے، مگر کیا کروں مجبور ہوں کہ سفر جاری رکھوں۔ چنانچہ اُس بستی کے خطیب کے دس درہم دیے اور میری تیمار داری کی ہدایت کی اور کہا کہ صحت کے بعد اس کو میرے پاس پہنچا دینا۔ اور مجھ سے بھی انھوں نے آنے کا وعدہ لے لیا۔ یہ انتظام کر کے وہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے جہاں کی مسافت دریائی راستے سے پانچ روز کی تھی۔ شیخ کی روانگی کے بعد تین دن تک شدتِ مرض میں پڑا رہا۔ جب بخار سے افاتہ ہوا اور طبیعت کسی قدر بہتر ہوئی تو ایک روز میں اپنی تیام گاہ سے باہر نکلا کہ ذرا اس بستی کو گھوم پھر کر دیکھوں۔

اندلس کی اس بستی کے گلی کوچوں میں گھومتا پھرنا میں ایک ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ایک قافلہ دریائے مغربی کے ساحلی پہاڑوں سے آیا ہوا تھا۔ یہ لوگ اُن اور روضن وغیرہ فروخت کرتے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں معلومات فراہم کیں تو پتہ چلا کہ یہ لوگ علاقہ بربر کے قریب سے آئے ہیں اور وہ علاقہ رافضیوں کے جزیرے سے متصل ہے۔

یہ سنکر مجھے ایک طرح کی فرحت محسوس ہوئی اور دل میں اس جزیرے کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں سے وہاں تک پچیس روز کی مسافت ہے جس میں دور روز کا ایسا راستہ ہے

کہ دورانِ راہ نہ کوئی آبادی ہے نہ پانی دستیاب ہوتا ہے لیکن اس سفر کے بعد دیہات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس قافلے والوں میں سے ایک شخص سے اُس غیر آباد اور بے آب و گیاہ سفر کے لیے ایک گدھ تین درہم کرائے پر لے لیا اور اس قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں آبادی کے مقامات پیدل طے کرتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ معلوم ہوا، اب رافضیوں کے جزیرے تک پہنچنے کے لیے تین دن کی راہِ مسافت باقی ہے۔ یہ سنکر میں بلا توفیق ہمت کر کے تنہا اس طرف کو چل پڑا۔ اور بہر صورت اُس جزیرے میں جا پہنچا۔

وہاں جا کر دیکھا کہ ایک شہر ہے جو چہار دیواری کے اندر محفوظ ہے اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ہیں اور یہ شہر دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ میں اُس کے ایک بڑے دروازے سے کہ جس کا نام "دروازہ بربر" ہے شہر کے اندر داخل ہوا اور اس کی سڑکوں پر پھرتا رہا۔ بعض لوگوں سے وہاں کی مسجد کا پتہ دریافت کیا اور میں مسجد تک جا پہنچا جو بڑی بلند و وسیع اور شہر کے مغرب میں لبِ دریا واقع تھی مسجد میں داخل ہو کر میں سمتِ شمال کی طرف بیٹھ گیا تاکہ کچھ آرام کر لوں۔ اتنے میں موذن نے اذانِ زنی شروع کر دی اور حجتِ علیٰ خیر العلیٰ کی صدا بھی بلند کی، اور بعد فراغت تعجیلِ ظہور حضرت صاحبِ الامم کے لیے دعا بھی کی۔ جسے سنکر میں بے اختیار رونے لگا۔ پھر جو قریبِ حلقہ میں آنے لگے اور وضو کرنے کے لیے اس چشمے پر جاتے جو مسجد کے مشرق میں ایک درخت کے نیچے جاری تھا۔ میں ان کا طریقہ وضو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اسی طرح وضو کر رہے ہیں جو امتِ اہل بیت سے منقول ہے اس کے بعد ایک صاحبِ بہت خوش شکل نہایت سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور محراب میں پہنچ کر اقامت کہی اور سب لوگ صف بستہ ہو گئے اور امتِ طاہرین علیہم السلام کے طریقہ کے مطابق جملہ ارکان و واجبات و مستحبات کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی، اسی طرح تعقیبات و نیجات کی صورت بھی رہی۔ چونکہ میں مکانِ سفر کی بنا پر شریکِ جماعت نہ ہو سکا، اس لیے سب لوگ میری طرف تعجب خیز نظروں سے تھکنے لگے، اس لیے کہ میرا شریکِ جماعت نہ ہونا انھیں ناگوار گذرا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے تم کہاں کے باشندہ ہو؟ تمہارا فریب کیا ہے؟

میں نے کہا میں عراق کارنے والا ہوں، میرا مذہب اسلام ہے اور میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَرَدِّنَا الْحَقَّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْاٰدِيَانِ كُلِّمًا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہتا ہوں۔

وہ کہنے لگے کہ: ان شہادتوں سے کوئی فائدہ نہیں، بجز اس کے کہ دنیا میں جان محفوظ رکھے تم ایک اور شہادت کہیں نہیں دیتے، تاکہ بے حساب جنت میں داخل ہو جاؤ؟

میں نے کہا: خدا آپ لوگوں پر رحمت نازل فرمائے، آپ مجھے ہدایت فرمائیے کہ وہ کوئی شہادت ہے۔؟

ان کے امام مسجد نے کہا: تیسری شہادت اس امر کے بارے میں کہ امیر المؤمنین یسوع المنتقیں تاکثر الخیر المحجلین علی بن ابی طالب اور ان جناب کی اولاد میں گیارہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فضل خلیفہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کی ہے اور انہی حضرات کو اپنے امر و نہی کے اولیاء مقرر فرمایا ہے اور روئے زمین پر دنیا میں اپنی جنتیں اور ساری مخلوق کے لیے باعث امن و امان قرار دیا ہے کیونکہ صادق و امین رسول رب العالمین نے ان ہی حضرات کی امامت کی بحکم خدا نے عزوجل خبر دی ہے اور شب معراج آنحضرت کو جو آواز آئی تھی اُس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک امام کا نام بتا دیا گیا تھا۔

یہ کلام سنکر میں نے اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا اور دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا کہ تمام تکان سفر جاتی رہی۔

پھر میں نے جواب دیا: میرا مذہب بھی تو یہی ہے۔

یہ سنکر وہ لوگ سب کے سب مجھ پر مہربان ہوئے اور انھوں نے میرے قیام کے لیے مسجد ہی میں ایک کمرہ دیدیا پھر جب تک میں وہاں مقیم رہا، لوگ میری بڑی عزت و خاطر و مدارات کرتے رہے۔ بلکہ امام مسجد تو دن ہو یا رات کسی وقت مجھ سے جدا نہ ہوتے۔

ایک روز امام مسجد سے میں نے اہل شہر کے معاش کے متعلق سوال کیا کہ یہاں پر کہیں کھیتی باڑی کے آثار نظر نہیں آتے، پھر یہاں کے لوگ غلہ کہاں سے لاتے ہیں؟

انھوں نے کہا: جزیرہ خضراء سے۔ جو بحر اربعین میں اولاد صاحب الامر علیہ السلام کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ ہے۔

میں نے سوال کیا: سال میں کتنی مرتبہ وہاں سے سامان آتا ہے؟

انھوں نے جواب دیا: دو مرتبہ۔ اس سال ایک مرتبہ آچکا ہے اور ایک بار آنا باقی ہے میں نے پھر سوال کیا: پھر دوسری مرتبہ آنے کے لیے اب کتنے دن باقی ہیں؟

انھوں نے جواب دیا: چار مہینے۔

میں اس مدت کو سنکر کسی قدر مضطرب ہوا اور وہاں چالیس روز مقیم رہا اور اس دوران شب و روز دعائیں کیا کرتا کہ جلد روزی بھیجے۔ چالیسویں روز انتظار میں بیقرار ہو کر دریا کے کنارے جا پہنچا اور اُس طرف دیکھنے لگا جس طرف سے سامان رسد آیا کرتا تھا۔ یکایک

دور سے ایک سفید چنڑیہاں میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا اس دریا میں سفید جالور بھی ہوتے ہیں؟

انھوں نے کہا: نہیں، ایسا تو نہیں ہے، کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟

میں نے کہا: ہاں، وہ دیکھو!

چنانچہ دیکھتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے، یہ تو وہی کشتیاں ہیں جو فرزند ان امام علیہ السلام کے یہاں سے سالانہ آیا کرتی ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ کشتیاں بالکل سامنے آگئیں اور ان کی یہ آمد قبل از وقت تھی۔ سب سے پہلے بڑی کشتی کنارے پر آگئی، پھر دوسری، پھر تیسری اور اسی طرح سات کشتیاں کنارے آگئیں۔ بڑی کشتی سے ایک بزرگوار میانہ قد خوش منظر و خوبصورت اترے اور سیدھے مسجد میں چلے گئے۔ وہاں جا کر وضو کیا، نماز ظہر پڑھا، اور فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہو کر سلام کیا۔ میں نے جواب سلام دیا۔

انھوں نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی بولے: میرا خیال ہے کہ تمہارا نام علی ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے صحیح فرمایا، میرا ہی نام ہے۔

پھر وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگے جیسے وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ یہ بھی پوچھا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی کہا کہ غالباً ان کا نام فاضل ہے؟

میں نے عرض کیا: درست فرمایا آپ نے۔ ان کا یہی نام ہے۔

ان کی گفتگو سے مجھے یقین ہونے لگا کہ شام سے مہر کے سفر میں ان کا اور میرا ساتھ ضرور رہا ہے۔ میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟ کیا آپ دمشق سے مہر کے سفر میں میرے ساتھ رہے ہیں؟

انھوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: تو پھر مہر سے اندس تک میرے ہم سفر رہے ہوں گے؟

انھوں نے فرمایا: مولا صاحب الامر کے حق کی قسم ایسا بھی نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا حال اور شکل و شمائل اور تمہارے والد کا نام، یہ سب پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے اور یہ حکم ہوا ہے کہ تمہیں لیسکے جزیرہ خضراء جاؤں۔

یہ سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا نام بھی وہاں مذکور ہے۔ اگرچہ ان بزرگوار کے متعلق یہ معلوم ہوا تھا کہ جب آتے ہیں تو تین دن سے زیادہ نہیں رہتے، مگر اس مرتبہ ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کیا اور سارا سامان تقسیم کر کے، رسیدیں حاصل کیں اور عازم سفر ہوئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔

ان بزرگ کا نام شیخ محمد تھا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل کا بیان ہے کہ مجھے شیخ محمد کے ہمراہ اس بحری سفر میں سولہ روز گزرے۔ سولہویں دن میں نے دیکھا کہ دریا کا پانی انتہائی سفید ہے۔ میں اسے غور سے دیکھتا رہا۔

شیخ محمد نے کہا: کیا بات ہے، تم کیا دیکھ رہے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ اس پانی کا رنگ عام دریاؤں کے پانی سے متبصر ہے۔ انھوں نے کہا: یہی بحیرہ ارض ہے اور وہ سامنے جزیرہ خضر ہے یعنی سبز جزیرہ۔ اس جزیرے کو چاروں طرف سے پانی نے اس طرح محفوظ کیا ہوا ہے جیسے ایک مضبوط دیوار جو قلعے کا کام دیتا ہے۔ جب مخالفین اس جزیرے میں آنے کا قصد کرتے ہیں تو حکم خدا اور ہمارے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے دشمنوں کی کشتیاں مضبوط ترین ہونے کے باوجود غرق ہو جاتی ہیں۔ یہ سن کر میں نے تھوڑا سا پانی چلوں لیکر چکھا تو ذائقے میں بالکل آب فرات کے مثل تھا۔ الغرض اس بحر ارض کو طے کر کے ہم لوگ جزیرہ خضر میں پہنچ گئے۔ خداوند عالم اس کو ہمیشہ آباد رکھے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے سات مضبوط قلعے ہیں جن کے اندر آبادی محفوظ ہے، نہریں جاری ہیں۔ طرح طرح کے میوے دار درخت پُربہار ہیں۔ بیشمار بازار، بکثرت حمام، اور لوگ پاک و پاکیزہ لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے اتنی فرحت محسوس ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کہیں میری روح پرواز نہ کر جائے۔ تھوڑی دیر میں نے اپنے رفیق سفر شیخ محمد کے یہاں آرام کیا۔ پھر وہ مجھے جامع مسجد لے گئے، جہاں لوگ کا بڑا مجمع تھا اور ان کے درمیان ایک صاحب بڑے سکون و وقار کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جنکی شان و شوکت و عظمت و جلالت ناقابل بیان ہے معلوم ہوا کہ ان کا نام سید شمس الدین محمد عالم ہے اور قرآن و فقہ کا درس دے رہے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی جانب سے تمام ضروری مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔

جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنے مجھے کمال شفقت اپنے قریب بٹھایا اور سفر کی زحمتوں کے متعلق مجھ سے سوال کیا، شفیق دی اور فرمایا کہ تمہارے بارے میں مجھے پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور شیخ محمد کو بھی میں نے ہی تمہیں اپنے ہمراہ لانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد میرے قیام کے لیے مسجد کے کمرے میں سے ایک کمرہ خالی کرایا اور فرمایا کہ یہ جگہ تمہارے لیے باعث خلوت و راحت ہے۔ چنانچہ میں اٹھ کر اس کمرے میں گیا اور عصر تک وہاں آرام کیا۔ پھر میری خبر گیری و خدمت پر لوگوں

ایک خادم نے مجھ سے کہا کہ آپ کہیں باہر نہ جائیں کیونکہ سید صاحب موصوف مع مصاحبین تشریف لانے والے ہیں اور شام کا کھانا آپ کے ساتھ ہی تناول فرمائیں گے۔

میں نے کہا: بہتر ہے، بسر و چشم حاضر ہوں۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سید صاحب (خداوند عالم انھیں سلامت رکھے) اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے۔ دسترخوان پھلایا گیا، کھانا چننا گیا، اور ہم نے مل کر کھانا کھایا بعد فراغت ہم سب نماز مغربین کے لیے مسجد میں گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر سید صاحب اپنے مکان تشریف لے گئے اور میں اپنی قیامگاہ پر آ گیا۔ اٹھارہ روز میرا وہاں قیام رہا۔ اس دوران نماز جمعہ بھی میں نے سید صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ بعد نماز جمعہ میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نماز جمعہ واجب کی نیت سے ادا فرمائی ہے؟

• انھوں نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ کیونکہ وجوب کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ اس لیے میں نے واجب کی نیت سے نماز ادا کی ہے۔

• میں نے سوال کیا: کیا امام موجود ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت حاضر نہیں ہیں لیکن میں آنجناب کا نائب خاص اور اس امر پر ان کی طرف سے مامور ہوں۔

• میں نے سوال کیا: اے میرے سردار! کیا آپ نے امام کو دیکھا ہے؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں، البتہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے آنجناب کا کلام تو سنا تھا مگر زیارت نہیں کی۔

پھر سید صاحب نے فرمایا کہ میرے جد نے امام سے کلام بھی کیا تھا اور زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس کا کیا سبب ہے کہ بعض لوگ تو حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل و احسان فرماتا ہے۔ یہ اس کی حکمت بالغہ اور عظمت قاہرہ ہے۔ دیکھو! بندوں ہی میں سے تو کچھ

بندے نبوت و رسالت اور ولایت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء و مرسلین اور اوصیاء منتخبین کو اپنی ساری مخلوق پر حجت اور اپنے بندوں کے درمیان ان کو وسیلہ اور ذریعہ قرار دیتا رہے تاکہ جو شخص ہلاک اور گمراہ ہو وہ

تمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے اور ہدایت پائے وہ بھی دلیل و حجت کے

ساتھ زندہ رہے۔ اسی بنا پر خداوند عالم کی اپنے بندوں پر مہربانی ہے کہ وہ کسی وقت زمین کو اپنی حجت کے وجود سے خالی نہیں چھوڑتا، اور ہر حجت خدا کے لیے ناسفیر کی ضرورت بھی لازمی ہے جو اس کی طرف سے لوگوں تک احکام کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کے بعد سید سید اللہ نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور شہر کے باہر اگر باغات کی طرف چل دیے میں نے دیکھا کہ ان باغات میں نہریں جاری ہیں اور انواع و اقسام کے ایسے عمدہ پھل اور ایسے شیریں میوے ہیں جیسے انگور، انار اور امرود وغیرہ جن کی مثال عراق، عرب، عجم اور شام میں بھی نہیں۔ ابھی ہم ایک باغ سے دوسرے باغ کی سیر میں مصروف تھے کہ ایک حسین و جمیل شخص اونٹنی لباس پہنے ہوئے ہماری طرف سے گذرا اور سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اس کا یہ ادب بہت پسند آیا۔ میں نے سید سید اللہ سے دریافت کیا: یہ کون شخص تھا؟

انہوں نے فرمایا: تم یہ سامنے جو پہاڑ دیکھتے ہو اس کے اوپر ایک نہایت خوشنما مقام ہے جہاں سایہ دار درخت کے نیچے پانی کا چشمہ ہے اس کے آگے اینٹوں کا بنا ہوا قبہ ہے۔ یہ شخص اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی ہے دونوں اس قبہ کے خادم ہیں۔ میں ہر جمعہ کی صبح کو وہاں جاتا ہوں اور امام علیؑ سلام کی زیارت اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، یہیں سے مجھ کو ایک نامہ ملتا ہے جس میں مومنین کے معاملات سے متعلق تمام وہ ضروری باتیں درج ہوتی ہیں جن کا میں حاجت مند ہوتا ہوں اور ان ہی ہدایات پر عمل کرتا ہوں۔ مناسب ہے کہ تم بھی اس مقام پر جھاؤ اور امام علیؑ سلام کی زیارت پڑھو۔

چنانچہ میں اس پہاڑ پر گیا اور اس قبہ کو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب سید سید اللہ نے بیان فرمایا تھا، دونوں خادم وہاں موجود تھے جن میں سے ایک نے میرا خیر مقدم کیا، مگر دوسرے کو میرا آنا ناگوار گذرا۔ تاہم پہلے شخص نے دوسرے کو سمجھایا کہ تمہیں ناخوش نہ ہونا چاہیے، میں نے اسے سید شمس الدین محمد عالم کے ہمراہ دیکھا ہے۔

یہ سن کر وہ بھی میری طرف متوجہ ہوا اور اس نے بھی خوش آمدید کہا، دونوں مجھ سے بات چیت کرتے رہے، پھر انہوں نے مجھے روٹی اور انگور کھلائے اور اس چشمے کا پانی پلایا۔ بعد میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں ان خادموں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے امام علیؑ سلام کو دیکھا ہے؟

انہوں نے کہا: امام علیؑ سلام کو دیکھنا ناممکن ہے۔ اور یہیں اجازت نہیں ہے کہ کسی سے ایسی بات کریں۔

پھر میں نے ان سے اپنے لیے دعا کی التماس کی اور انہوں نے دعا کی، اس کے بعد میں وہاں سے شہر میں واپس آکر جناب سید سید اللہ کے مکان پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ موجود نہیں ہیں تو میں شیخ محمد کے پاس گیا، جو مجھے اپنے ہمراہ کشتی میں لیکر آئے تھے اور ان سے پورا واقعہ پہاڑ پر جانے اور ایک خادم کے ناخوش ہونے کا بیان کیا۔

• شیخ محمد نے کہا: اس میں خادم کی ناخوشی اس لیے تھی کہ سوائے سید شمس الدین محمد عالم جیسے لوگوں کے کسی دوسرے کو اس پہاڑ پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

• پھر میں نے شیخ محمد سے سید صاحب کے حالات دریافت کیے۔

• انہوں نے کہا: سید صاحب، حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

• امام علیؑ سلام کی پانچویں پشت میں ہیں اور آنجناب کے حکم سے نائب خاص ہیں۔

• شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی ناقل ہیں کہ سید شمس الدین محمد عالم را اللہ تعالیٰ ان کو طویل عمر کرامت فرمائے) سے میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو بعض مسائل جنکی مجھے احتیاج رہتی ہے آپ کی خدمت میں پیش کروں اور خواہش ہے کہ قرآن مجید سناؤں اور علوم دینیہ کے بعض مشکل مقامات آپ سے حل کروں۔

• سید صاحب نے میری درخواست منظور فرمائی اور کہا کہ جب ایسے ضروری امور ہیں تو بہتر ہے کہ قرآن مجید سے ابتداء کرو۔

• چنانچہ میں نے قرآن مجید کی قرأت شروع کی۔ جب قاریوں کے اختلافی مقامات آتے تو میں کہتا کہ اس کو حمزہ (قاری) نے اس طرح پڑھا ہے، کسائی نے یہ کہا ہے، عاصم کا یہ قول ہے ابو عمرو بن کثیر کی قرأت اس طرح ہے۔

• سید صاحب نے فرمایا: مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج اور فرمایا تو جبریل امین نازل ہوئے اور کہا کہ لے محمد! قرآن مجید کو میرے سامنے تلاوت کیجئے تاکہ سورتوں کے اوائل و اواخر اور ان کی شان نزول آپ کو بتا دی جائے۔

• پس حضرت امیر المومنین اور ان کے فرزند امام حسن و امام حسین، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ یانی، جابر بن عبداللہ انصاری، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور ان کے علاوہ دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ نے اول سے آخر تک قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جن مقامات پر اختلاف تھا جبریل امین نے آنحضرت سے بیان کر دیا اور امیر المومنین نے اس کو یوست پر تحریر فرمایا

پس تمام قرآن مجید حضرت امیر المؤمنین و وصی رسول رب العالمین کی قرأت سے ہے۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سردار! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بعض آیات بعض دیگر آیتوں سے غیر مربوط ہیں، ان کے ماقبل و مابعد میں بظاہر کو ربط ہی نہیں ہے؟ میں ان کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔؟

• آپ نے فرمایا: صحیح کہتے ہو، ایسی ہی صورت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب سید البشر حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دار فناء سے دار بقا کی طرف کوچ فرمایا تو خلافت ظاہری کے دور حکومت میں جو کچھ ہوا وہ تو ظاہری ہے لیکن اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام خود جمع شدہ قرآن مجید کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائے سب لوگوں کی موجودگی میں، فرمایا: یہ کتاب اللہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم فرمائے ہیں کہ تمہارے سامنے پیش کر دوں، تاکہ اُس دن کے لیے امام حجت ہو جاؤں جبکہ خداوند عالم کے سامنے میری تمہاری پیشی ہوگی۔؟

اس کا جواب دو شخصوں نے یہ دیا کہ ہم تمہارے قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔

• امیر المؤمنین نے فرمایا: میرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس جواب کی بھی خبر دے گئے ہیں لیکن میں نے تو اس وقت تم سے حجت پوری کر دی ہے۔ یہ فرما کر امیر المؤمنین ۴ اس قرآن کو لیے ہوئے اپنے بیت انشرف تشریف لے گئے، مگر بارگاہ الہی میں عرض کرتے جاتے تھے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو حق ہے، تو واحد و یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اس امر کا کوئی رد کرنے والا نہیں جو تیرے علم میں گزر چکا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا جو تیری حکمت کا تقاضہ ہو پس اُس روز جبکہ تیری جناب میں حاضری ہوگی تو میرے لیے گواہ رہنا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ تم میں سے جس کے پاس قرآن کی جو آیت یا سورۃ ہو اس کو لیکر دربار میں آئے۔

اس پر ابو عبیدہ بن جراح حضرت عثمان و سعد بن ابی وقاص، معاویہ بن ابی سفیان عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبد اللہ، ابو سعید خدری، حسان بن ثابت اور دوسرے لوگ آئے سب نے قرآن جمع کیا اور وہ آیتیں نکال دی گئیں جن میں مطاعن تھے اور ان بد اعمالیوں کا ذکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں سے صادر ہونے والی تھیں۔ اسی وجہ سے تم

سے لکھا ہوا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے پاس محفوظ ہے جس میں ہر ہر چیز کا بیان ہے یہاں تک کہ کسی کے بدن پر خراش کر دینے کے بدلے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ موجودہ قرآن کلام الہی ہے۔ یہ امر اسی طرح حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔

غرضیکہ جناب سید سے خدا ان کو سلامت رکھے، میں نے نو گنے مسائل سے زیادہ کے جوابات حاصل کیے جو میرے پاس ایک محلہ میں جمع ہیں، میں نے اس کا نام "فوائد شمسیہ" رکھا ہے اور میں نے ان مسائل سے، سوائے مومنین مخلصین کسی کو مطلع نہیں کیا ہے۔

الغرض جب تیسرا اجتماع آیا جو مہینے کے جموں میں سے درمیانی جمعہ تھا اور ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو سید صاحب سید ان افاضات مومنین کی غرض سے بیٹھ گئے تو مسجد کے باہر بڑے شور و غل کی آواز میرے کانوں میں آئی۔

• میں نے سید صاحب سے دریافت کیا: یہ کیا شور ہے؟

• انھوں نے فرمایا: یہ سہارے لشکر کے امراء ہیں جو ہر مہینے کے درمیانی جمعہ کے روز جمع ہو کر سوار ہوتے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ سن کر میں نے اس جلوس کو دیکھنے کی اجازت چاہی۔

• سید صاحب نے اجازت دی اور میں مسجد سے نکل کر ماہر آیا، دیکھا کہ بڑا مجمع ہے تسبیح و تحمید تہلیل کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور حضرت قائم بامر اللہ اور ناصح لیدین اللہ رحمہم بن حسن، مہدی خلف صالح صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی سب مل کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔

• میں یہ دیکھ کر واپس ہوا تو سید صاحب نے پوچھا: تم نے لشکر دیکھا؟

• میں نے عرض کیا: جی ہاں دیکھا۔

• آپ نے فرمایا: شمار بھی کیا؟

• میں نے عرض کیا: جی نہیں۔

• آپ نے فرمایا: یہ پورے تین سو ناصر ہیں، ابھی تیرہ ناصر اور باقی ہیں۔ خداوند عالم اپنی مشیت سے جلد اپنے ولی کے لیے فرج و کشادگی فرمائے والا ہے۔ یقیناً وہ جو آدو کریم ہیں میں نے عرض کیا: میرے سردار! یہ سب کت ہوگا؟

• آپ نے فرمایا: اس کا علم بس اللہ سبحانہ کو ہے جو اُس کی مشیت پر موقوف ہے جس کی چند علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ذوالفقار نیام سے برآمد ہو کر عربی زبان میں کہے گی "لے ولی اللہ! اللہ کا نام لیکر اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجئے۔"

اس کے علاوہ تین آوازیں بلند ہوں گی جن کو تمام انسان سنیں گے۔ ایک آواز یہ ہوگی کہ "اے گروہ مومنین قیامت قریب ہے" دوسری یہ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت تیسری یہ ہوگی کہ "آفتاب کی کرنوں سے ایک جسم ظاہر ہو کر نداءے گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب الامر "م ح م د" بن حسن مہدی کو مبعوث فرمایا ہے ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔"

مسئلہ (۱)

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! ہمارے منشاخ نے کچھ احادیث حضرت صاحب الامر سے منسوب کی ہیں کہ جو کوئی زمانہ غیبت کبریٰ میں مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے باوجود خود آپ کے یہاں آنجناب کو دیکھنے والے کتنے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: یہ درست ہے۔ مگر حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے یہ اس وقت ارشاد فرمایا تھا جب غیبت کبریٰ کے آغاز ہی میں دشمنوں کی کثرت تھی جن میں اپنے بھی تھے اور اخیار بھی، اور وہ زمانہ خلفاء بنی عباس کی ظالمانہ حکومت کا تھا کہ بیچارے شیعہ آپس میں بھی حضرت صاحب الامر کے متعلق بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے لیکن اب وہ زمانہ گزر چکا ہے، دشمن مایوس ہو گئے، ہمارے شہر ان کی دسترس میں نہیں اور ان کے ظلم و ستم سے محفوظ ہیں اور حضرت کی برکت سے کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ (۲)

پھر میں نے دریافت کیا: علمائے شیعہ نے ایک حدیث امام علیہ السلام سے اس طرح کی روایت کی ہے کہ آنجناب نے اپنے شیعوں پر جس کو مباح قرار دیا ہے؟ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، آنجناب نے رخصت دیدی ہے اور اولاد علیؑ میں سے اپنے شیعوں کے لیے جس کو مباح کر دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے واسطے جس حلال ہے۔

مسئلہ (۳)

میں نے دریافت کیا: دوسرے مسلمانوں کے قیدیوں، کینیزوں اور غلاموں کو شیعہ خرید سکتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، ان کے قیدیوں سے بھی ان کے غیر کے قیدیوں میں سے بھی۔ کیونکہ آنجناب کا ارشاد ہے کہ تم ان سے اس چیز کا معاملہ (خرید و فروخت) کر دو جس کے ساتھ وہ خود معاملات کرتے ہیں۔ (یہ موخر الذکر دو مسئلے فوائد شمسیہ میں نوے مسائل کے علاوہ ہیں) شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ جناب سید نے (اللہ انکو زندہ و سلامت رکھے) یہ بھی فرمایا: حضرت کا ظہور رکن و مقام کے درمیان مکہ معظمہ سے طاق سال (جو درویشی میں نہ ہو سکے مثلاً ۱-۲-۵ وغیرہ وغیرہ) میں ہوگا مومنین منتظر رہیں۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! میں یہ چاہتا ہوں کہ اب آپ ہی کے زیر سایہ حاضر رہوں، تاہم اللہ کا فضل و کرم ہے کہ حضرت کو ظہور کا اذن عطا فرمائے۔؟

آپ نے فرمایا: تمہاری وطن والہی کے بارے میں پہلے ہی میرے پاس آنجناب کا حکم آچکا ہے جس کی مخالفت ہمارے لیے ناکم ہے۔ تم عیالدار ہو اور تمہیں ان سے جدا ہونے کا کافی مدت گزر چکی ہے، مزید ان سے دور رہنا تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔ یہ سن کر میں بہت متاثر ہوا اور رونے لگا۔ پھر عرض کیا: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں حضرت سے رجوع کیا جائے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: اچھا جو کچھ میں نے یہاں دیکھا یا سنا ہے اس کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت ہے یا یہ بھی نہیں؟

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں، تم مومنین سے بیان کر سکتے ہو تاکہ ان کے دل مطمئن رہیں، سوائے فلاں فلاں امور کے جن کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔

میں نے عرض کیا: حضرت کے جمال مبارک کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ بھی ممکن نہیں، لیکن ہر مومن مخلص حضرت کو دیکھتا ہے لیکن پہچانتا نہیں، کہ یہ امام زمانہ ہیں۔

میں نے عرض کیا: میرے سردار! میں تو حضرت کے مخلص غلاموں میں سے ہوں لیکن زیارت سے محروم نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا: تم نے دو مرتبہ حضرت کی زیارت کا ثروت حاصل کیا ہے۔ ایک تو اس وقت جب پہلی مرتبہ تم سامرا آئے تھے اور تمہارے ہمسفر لوگ تم سے آگے بڑھ گئے تھے۔ تم ایک ایسی نہر پر پہنچے جس میں پانی نہ تھا، وہاں تم نے سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر ایک سوار کو آتے ہوئے دیکھا تھا جن کے ہاتھ میں ایک لانا سا نیزہ تھا اس کی سنان دشتی تھی تم دیکھ کر ڈر گئے تو انہوں نے تمہارے پاس آکر کہا کہ

خوف نہ کرو چلے جاؤ تمہارے ساتھی فلاں درخت کے نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں سید صاحب کے اس بیان سے سارا واقعہ مجھے یاد آ گیا میں نے عرض کیا: بیشک ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر فرمایا: دوسری مرتبہ جب تم اپنے استاد اندلسی کے ہمراہ دمشق سے مصر کی جانب جا رہے تھے اور قافلے سے جدا ہو گئے تھے، تم پر بہت خوف طاری تھا اس وقت سفید پیشانی کے گھوڑے پر ایک سوار آئے تھے جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ دروست



تھارے دامنی جانب جو دیہات ہے اس میں جا کر شب بسر کرو وہاں کے لوگوں سے بلاخوف اپنا مذہب ظاہر کر دینا کیونکہ یہ چند دیہات جو دمشق کے جنوب میں واقع ہیں ان کے باشندے سب کے سب مومنین مخلصین ہیں اور طریقہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب و ائمتہ معصومین علیہم السلام سے متمسک ہیں۔

انسانیاں کر کے سید صاحب نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابن فاضل! کیا ایسا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ایسی صورت پیش آئی تھی۔ پھر میں وہاں گیا، شب بھر بڑے آرام سے سویا، اُنھوں نے میری بڑی عزت کی، جب میں نے اُن سے اُنکا مذہب پوچھا تو اُنھوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم امیر المؤمنین، وصی رسول رب العالمین اور اُن کی ذریت ائمتہ معصومین علیہم السلام کے مذہب پر ہیں۔ میں نے اُن سے یہ بھی پوچھا کہ تم نے اس مذہب کو کیسے اختیار کیا اور کس نے تمہاری رہبری کی؟

اُن لوگوں نے جواب دیا تھا کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ کو مدینہ منورہ سے نکالا گیا اور شام بھیجا گیا تو معاویہ نے اُنھیں ہماری طرف نکال باہر کیا، تو وہ اس سرزمین پر آ گئے۔ بس اُن ہی کی وجہ سے اللہ کی برکتیں ہمارے شامل حال ہوئیں۔

پھر میں نے بھی اُن لوگوں سے اپنا مذہب ظاہر کر دیا تھا۔ جب صبح ہوتی تو میں نے ان لوگوں سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے میرے قافلے تک پہنچا دیا جائے۔ اُنھوں نے دو آدمی میرے ساتھ کر دیے جنھوں نے مجھے قافلے تک پہنچا دیا۔

سید صاحب سے میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام حج کے لیے تشریف لے جاتے ہیں؟

اُنھوں نے فرمایا: اے ابن فاضل! تمام دنیا مومن کے لیے ایک قدم ہے تو پھر ان حضرت کا کیا ذکر ہے جن کے وجود کی برکت سے اور اُن کے آباؤ اجداد نے علیہم السلام کے قدم میں منت لزوم کی برکت سے عالم کا وجود ہوا ہے۔ ہاں حضرت ہر سال حج ادا فرماتے ہیں اور مدینہ و عراق و طوس میں اپنے آباؤ اجداد کے کرام معصومین کی زیارت کر کے یہاں واپس تشریف لاتے ہیں۔

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا کہ اب تم بلاتما خیر عراق واپس جاؤ اور جلد بلاد مغرب سے رخصت ہو جاؤ اور مجھے آپ نے پانچ درہم عطا فرمائے جن پر یہ تحریر کندہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَّحَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ عَامٌ بِأَمْرِ اللَّهِ“

وہ درہم میرے پاس تبرکاً ایک محفوظ ہیں۔

پھر اُنھوں نے مجھے اُن ہی کشتیوں کے ساتھ واپس کر دیا جن کے ذریعے سے میں آیا تھا۔ یہاں تک کہ بربر کے اُس شہر تک پہنچ گیا جہاں سے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ جو اورگنم جو میرے ساتھ تھے ایک سو چالیس سونے کے دیناروں میں فروخت کیے اور سید صاحب کے حکم کے مطابق میں نے اندرس کا راستہ اختیار نہیں کیا، بلکہ مغربی شہر طرابلس پہنچا اور وہاں کے حاجیوں کے ہمراہ مکہ پہنچ کر حج سے فراغت پا کر عراق آ گیا۔ اب یہ ارادہ ہے کہ تاحیات نجف اشرف میں قیام کروں اور یہیں موت آجائے۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ میں نے جزیرہ خضر میں علامہ امامیہ سے صرف پانچ علماء کا تذکرہ سنا تھا۔ سید مرتضیٰ موسوی، شیخ ابو جعفر طوسی، محمد بن یعقوب کلینی، ابن بابویہ قمی اور شیخ ابوالقاسم جعفر بن سعید حلی۔

(نوٹ: ) یہاں ہم چند حکایتیں اور لکھتے ہیں جنہیں ہم نے اپنے قریبی زمانے کے لوگوں سے سنا ہے:-

### ۱ مولانا احمد اردبیلی کی ملاقات امام

بہت سے لوگوں نے سید فاضل امیر عظام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: ایک شب میں روضہ نجف اشرف کے صحن میں تھا۔ شب کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا اور میں صحن کے اندر ادھر ادھر پھر رہا تھا کہ دیکھا، ایک شخص روضہ مقدسہ کی طرف جا رہا تھا۔ میں بھی اس کی طرف بڑھا اور قریب جا پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد فاضل و عالم تقی وزکی مولانا احمد اردبیلی ہیں یہ جان کر میں نے اُن سے خود کو چھپا لیا۔ دیکھا کہ وہ روضہ اقدس کے دروازے پر پہنچے، روضے کا دروازہ مقفل تھا، مگر اُن کے پہنچنے ہی کھل گیا اور وہ روضے میں داخل ہو گئے۔ میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روضے سے باہر آ گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ وہ نجف اشرف سے کوفہ کی جانب روانہ ہوتے، میں بھی اُن کے تعقب میں چل دیا، مگر اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں۔ وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس پہنچ گئے جہاں امیر المؤمنین علیہ السلام نے شہادت پائی تھی۔ وہاں دیر تک ٹھہرے رہے پھر مسجد سے نکل کر نجف اشرف کا رخ کیا۔ میں بھی چھپے چھپے چلتا رہا، ابھی وہ مسجد حنانه پہنچے ہی تھے کہ مجھے کھانسی آگئی جسے میں ضبط نہ کر سکا۔

آواز سن کر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے پہچان کر پوچھا کہ تم میرے علام ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جب آپ روضہ مقدسہ میں داخل ہوئے تھے میں اسی وقت سے آپ کے نقش قدم پر چلا آ رہا ہوں، اور میں آپ کو صاحب قبر (امیر المؤمنین) کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کے اس شب میں جو کچھ درپیش آیا ہے شروع سے آخر تک سب بنا دیکھے۔  
 آپ نے فرمایا: اچھا، میں اس شرط پر تانا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں کسی کو نہ تانا۔  
 اور آپ نے جب مجھ سے پکا عہد لے لیا تو فرمایا: سنو! میں چند مسائل پر غور کر رہا تھا جب کچھ نتیجہ خاطر خواہ نہ برآمد ہوا تو سیدھا حلال شکلات امیر المؤمنین علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ روضہ کا دروازہ قفل تھا لیکن میرے پہنچنے ہی بغیر کسی کلید کے کھل گیا، جیسا کہ تم نے دیکھا ہوگا۔ میں نے روضہ میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ میرے مولا مجھے سوالات کا جواب عطا فرمادیں تو مطمئن ہو جاؤں، معاً قبر مبارک سے ناگاہ آدازائی کہ مسجد کو ذرا چا کر اپنے زمانے کے امام سے مسائل کا حل دریافت کر دو۔  
 چنانچہ میں محراب مسجد کو ذرا چا کر گیا، وہاں امام زمانہ موجود تھے، آنجناب سے مسائل دریافت کیے، اور اب میں مطمئن ہو کر اپنے گھر جا رہا ہوں۔

## ۲ امیر اسحاق استرآبادی

مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرے زمانے میں ایک مرد شریف و صالح جن کا نام امیر اسحاق استرآبادی تھا نے چالیس حج پایادہ کیے تھے، ان کے لیے لوگوں میں مشہور تھا کہ انھیں طے الارض (زمین کا ان کے لیے پیٹ جانا) درپیش آنا تھا۔  
 چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ اصفہان آئے تو میں نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ کو طے الارض ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟  
 انھوں نے جواب دیا: (ہاں) اس کا سبب یہ ہے کہ ایک سال میں دو حج حاجیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کی طرف حج کے لیے چل دیا، جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ سے سات یا نو منزل کے فاصلے پر تھا تو میں قافلے سے پھٹ گیا۔ اور اس عالم تنہائی میں راستے اور قافلے کی تلاش میں حیران و پریشان تھا، مزید برآں شدتِ پیاس نے مجھیں کر دیا، جب پریشانی زیادہ لاحق ہوئی اور زندگی سے مایوس ہونے لگا تو ناچار میں نے آواز دی "اے صالح اور اے ابوصالح! اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے، مجھے راستہ بتا دیکھے" اتنا کہنا تھا کہ صبح کے بالکل آخری سرے پر مجھے ایک بزرگ نظر

دیکھتے ہی دیکھتے جب وہ قریب پہنچے تو وہ ایک جوان خوب رو اور خوش پوشاک گندری رنگ، وضع قطع میں شریف، اونٹ پر سوار پانی کا مشکیزہ لیے چلا آ رہا ہے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انھوں نے جواب سلام دیا۔

پھر مجھ سے پوچھا: تم پیاسے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

چنانچہ انھوں نے میری طرف مشکیزہ بڑھا دیا میں نے لیکر پانی پیا۔

پھر انھوں نے دریافت کیا: تم اپنے قافلے میں پہنچنا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

انھوں نے مجھے اپنے ساتھ لٹے پر بٹھالیا اور مکہ کی جانب رخ کیا اور روانہ ہو گئے۔

میرا معمول تھا کہ روزانہ حرزِ یمانی پڑھا کرتا تھا چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا، تو

انھوں نے بعض مقامات پر مجھے ٹوکا اور فرمایا، یہ نہیں، بلکہ اس کو اس طرح پڑھو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی

تھی کہ انھوں نے ایک مقام پر پہنچ کر دریافت کیا: اس مقام کو پہچانتے ہو؟

جب میں نے اسے پہچاننے کے لیے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو معلوم ہوا کہ اب میں اہل

پہنچ چکا ہوں۔

انھوں نے فرمایا: اچھا، اب تم اتر جاؤ۔

میں اتر گیا، اور پلٹ کر دیکھا تو وہ نگاہوں سے غائب ہو چکے تھے۔

اب مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام قائم علیہ السلام تھے۔ مجھے ان کی حیرانی اور انھیں پہنچانے

پر بڑا انسوس اور ندامت ہوئی۔ الغرض جب ہمارا قافلہ مکہ پہنچا اور اہل قافلے نے مجھے دیکھا، درآنحالیکہ

وہ لوگ بیری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے، تو انھوں نے مشہور کر دیا کہ مجھے طے الارض ہوا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آنجناب کے سامنے

حرزِ یمانی پڑھا اور آپ نے اس کی تصحیح فرمائی اور پڑھنے کی اجازت دی۔ واللہ اعلم

## ۳ میرزا محمد استرآبادی

سید السند فاضل الکامل میرزا محمد استرآبادی سے روایت ہے، انھوں نے بیان

کیا کہ ایک شب میں بیت الحرام کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک خوب صورت نوجوان تشریف لاتے اور

طواف کرنے لگے۔ جب میرے قریب پہنچے تو انھوں نے ایک سرخ گلاب کے پھولوں کا گلہ رستہ مجھے دیا،

حالانکہ اُس وقت اُس کا موسم نہ تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے لیکر سونگھا اور دریافت کیا: اے میرے سردار!

- یہ کہاں سے دستیاب ہوا ؟
- انھوں نے فرمایا: خرابات (کھنڈرات) سے۔
- یہ فرما کر وہ غائب ہو گئے اور مجھے نظر نہ آئے۔

### ایک قاشانی کا واقعہ

(۴)

اہل بیان بختِ اشرف میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قاشان کا ایک شخص حج بیت اللہ کے قصد سے چلا اور جب وہ بختِ اشرف پہنچا تو شدید بیمار ہو گیا، یہاں تک دونوں پاؤں خشک ہو گئے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔ اُس کے رفقاء سفر نے اُسے ایک مرد صالح کے پاس چھوڑ دیا، جو روضۂ مقدسہ کے اندر مدرسے کے ایک کمرے میں رہا کرتا تھا اور خود وہ لوگ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔

وہ مرد صالح اُس قاشانی کو روزانہ اپنے حجرے میں بند کر کے در بخت کی تلاش میں صحران کی طرف چلا جاتا، ایک دن اُس قاشانی نے اُس مرد صالح سے کہا: میں اس حجرے میں رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں، آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں اور صحرائیں کسی مقام پر بٹھا کر خود آپ جہاں چاہیں چلے جائیں۔

اُس نے یہ بات منظور کر لی اور مجھے اپنے ساتھ لے جا کر مقام قائم علیہ السلام پر بٹھا دیا جو بختِ اشرف کی آبادی سے باہر تھا۔ اس نے وہاں حوض میں اپنی قمیص دھو کر ایک درخت پر خشک ہونے کے لیے ڈال دی اور خود صحران کی طرف روانہ ہو گیا، اور میں محزون و مغموم بیٹھا ہوا یہ سوچتا رہا کہ آخر میرا انجام کیا ہوگا۔

اتنے میں میری نظر ایک خوش شکل گندمی رنگ کے جوان پر پڑی، جو صحن میں داخل ہوا اور مجھ پر سلام کیا اور امام قائم علیہ السلام کی عمارت میں داخل ہو گیا۔ وہاں اُس نے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ چند رکعت نماز پڑھی۔ بعد از اِغت میرے پاس آیا اور میرا حال دریافت کیا میں نے کہا: میں تو ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں کہ نہ تو یہ مرض ہی جاتا ہے اور نہ میں تڑپا ہوں کہ اس سے سچھا چھٹے۔

اُس نے کہا: غم نہ کر اللہ تجھے دونوں امور عطا فرمائے گا۔

جب وہ جوان یہ کہہ کر چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ قمیص زمین پر گر رہی ہوئی ہے، تو بسااحت میں نے اٹھ کر وہ قمیص اٹھالی اور اُسے دھو کر پھر درخت پر ڈال دیا اب مجھے خیال آیا کہ میں تو اٹھنے کے قابل نہ تھا، یہ کیا سوا گیا میں مریض ہی نہ تھا، لیکن مجھ گیا کہ وہ امام قائم تھے۔ یہ خیال آتے ہی میں باہر صحن

کی طرف دوڑا، مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اب تو مجھے سخت ندامت ہوئی۔

کچھ دیر کے بعد جب وہ مرد صالح صحرائے واپس آیا تو مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کیسے ہو گیا۔ ؟ میں نے سارا قصہ بیان کر دیا، تو وہ بھی اپنی محرومی پر افسوس کرنے لگا، پھر میں اُس کے ساتھ حجرے میں واپس آ گیا۔

لوگوں کا بیان ہے کہ وہ اپنے رفقاء حج کی واپسی تک صحت مند رہا، جب وہ لوگ واپس آ گئے اور اُس نے اُن کو دیکھا تو پھر بیمار پڑ گیا اور مر گیا اور اُسے صحن میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح امام قائم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دونوں امور سوچائیں گے تو وہ قول اس طرح درست ہو گیا کہ قصہ اہل بخت میں بہت مشہور ہے۔ مجھ سے وہاں کے ثقہ لوگوں نے بیان کیا۔

### بحرین میں ایک انار پر خلفاء الراجعہ کے نام مع کلمہ شہادتین تحریر تھا

(۵)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے بعض معتد اور ثقہ افاضل سے سنا ہے کہ: جس وقت بحرین انگریزوں کی حکومت میں تھا تو انھوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تاکہ مسلم حکمران کی وجہ سے وہاں کے تعیری و اصلاحی حالات قابل اطمینان رہیں مگر جس مسلمان کو حاکم مقرر کیا تھا وہ پکا ناصبی (دشمنِ اہل بیت) تھا اور اُس کا وزیر اُس سے بھی زیادہ ناصبی اور دشمنِ اہل بیت بولا تھا۔ اور ہمیشہ بحرین کے مومنین کے درپے اذیت رہتا۔ اور نوع بہ نوع مکر و حیلہ کر کے انھیں نقصان پہنچا رہتا تھا۔

ایک روز اُس نے بحرین کے حاکم کو ایک ایسا انار پیش کیا جس پر یہ عبارت کندہ تھی: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ الْبَوْبُكَرِيُّ وَعُمَرُ وَعَثْمَانُ وَعَلِيٌّ خُلَفَاءُ رَسُوْلِ اللَّهِ“

حاکم نے جب اس انار کو دیکھا اور غور کیا تو سمجھ گیا کہ اس پر کچھ کندہ ہے وہ قدرتی تحریر ہے جو اصلاً انار کے ساتھ منقش ہے۔ اس کا تعلق کسی انسان کی کارگری سے نہیں ہو سکتا۔ وہ متعجب ہو کر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ تحریر انفضیوں کے ذہب کو جھٹلانے کے لیے بڑی روشن دلیل ہے اور بڑی مضبوط و قوی حجت ہے۔ اب ان لوگوں کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے ؟

وزیر نے کہا: یہ بڑے ہی متعجب لوگ ہیں، دلیلوں کو بھی جھٹلاتے ہیں، تاہم مناسب

کہ ان کو طلب کریں اور یہ انار دکھائیں۔ اگر انھوں نے اس کو تسلیم کر لیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کیا اور اپنے ہی مذہب پر جمے رہے تو انھیں ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرنے کا حکم دیجیے۔ وہ جس کو چاہیں اپنے لیے پسند کر لیں۔

(۱) یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہو کر رہیں۔

(۲) یا اس دلیل کا جواب لائیں (جو بشکل انار سامنے ہے)

(۳) یا ان میں سے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے، اور ان کا مال، مالی غنیمت شمار کیا جائے۔

وزیر کی یہ رائے حاکم بھرن کو پسند آئی اور بڑے بڑے علماء، فضلاء و اخبار اور نجباء و سادات نیکو کار کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ان کے سامنے وہ انار پیش کیا اور کہا کہ آپ لوگ اس کا شافی جواب دیں، ورنہ تم سب کو قتل کر دیا جائے گا، تمہاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے گا اور تمہارا سب مال و اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔ ورنہ آپ لوگ جزیہ دینا قبول کریں اور کفار کی طرح ذلت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

جب انھوں نے یہ سب کچھ سنا تو ان میں سے جو سب سے زیادہ مقتدر حضرات تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر! ہم تین روز کی مہلت مانگتے ہیں، ہمیں ہے کہ ہم اس کا خاطر خواہ جواب لے آئیں جس سے آپ راضی ہو جائیں اور ہماری دلیل کو تسلیم کر لیں۔ اگر ہم تین روز میں جواب نہ پیش کر سکے تو پھر آپ کو اختیار ہوگا، جو سلوک چاہیں ہمارے ساتھ کریں۔

حاکم نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی اور یہ لوگ وہاں سے نہایت خوفزدہ اور حیرت کے عالم میں واپس لوٹے اور اپنا ایک جلسہ منعقد کیا، اتفاقاً رات سے یہ طے پایا کہ شہر کے صالح اور زاہد اشخاص میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے، پھر ان کس میں سے بھی تین اشخاص منتخب کر لیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا اور تین آدمیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ پہلے دن ان تینوں میں سے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ آج شب کو جنگل میں جا کر عبادت الہی میں مشغول رہیں بعد حضرت حجت علیہ السلام سے استخانتہ کریں شاید حضرت اس مصیبت سے نجات کا کوئی طریقہ تعلیم فرمائیں۔

بہر حال وہ صاحب صبر اس گئے اور تمام شب حضور و خشوع کے ساتھ عبادت اور تضرع و زاری میں گزار دی اور بارگاہ الہی میں رعائیں کیں۔ حضرت حجت علیہ السلام سے فریاد کرتے رہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ناکام واپس ہوئے۔ پھر دوسری شب کو دوسرے بزرگ گئے، وہ بھی شب بھر ہی عمل بجالاتے اور نامراد واپس ہوتے، اب تو مومنین کی بیکراری بڑھ گئی۔ پھر تیسری شب کو تیسرے بزرگ جو بڑے متقی و پرہیزگار اور فاضل تھے جن کا نام محمد بن عیسیٰ تھا، سر و پا برہنہ صبح میں نکل کھڑے ہوئے ذلت

بہت اندھیری تھی، رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور امام زمانہ سے استخانتہ کیا کہ ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے۔ جب شب کا آخری حصہ آیا تو انھوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی یہ خطاب کر رہا ہے کہ: "اے محمد بن عیسیٰ! تمہاری یہ کیا حالت ہے اور اس وقت صبح میں کیوں آہ و زاری کرتے ہو؟"

انھوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بڑی مصیبت کا مارا یہاں اپنے امام سے مدد کا طالب ہوں بس انکی خدمت میں اپنی مصیبت کو پیش کروں گا۔ پھر آواز آئی "اے محمد بن عیسیٰ! میں ہی صاحب الامر ہوں تم اپنی حاجت بیان کرو۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا: اگر آپ ہی صاحب الامر ہیں تو سارا قصہ آپ خود ہی جانتے ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: ہاں تم ٹھیک کہتے ہو، جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو تمہیں حاکم نے ڈرایا، دھکایا ہے مجھے معلوم ہے۔

محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ کلام معجز بنان سن کر میں اس جانب رخ کیا جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا: اے میرے مولا! جب سب کچھ آپ کو معلوم ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے کیونکہ آپ ہی ہمارے ملجا و ماویٰ اور اس مصیبت کے دفع کرنے پر سچا اللہ قادر ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! غور سے سنو! وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگتے ہیں تو اس وزیر نے مٹی کا ایک سانچہ بنا لیا ہے اس کے دو حصے ہیں دونوں میں وہ عبارت لکھی ہے، وہ اس سانچے کو انار پر باندھ دیتا ہے انار جیسے فریہ ہوتا رہتا ہے وہ عبارت اس پر کندہ ہو جاتی ہے جب مکمل انار تیار ہو جاتا ہے تو وزیر اس سانچے کو انار سے الگ کر لیتا ہے۔ لہذا تم لوگ صبح کو حاکم کے پاس جا کر کہو کہ اس کا جواب وزیر کے مکان پر پہنچ کر دیا جائے گا۔ پھر جب حاکم اس بات پر راضی ہو جائے تو تم گھر کے اندر داخل ہو کر داہنی جانب ایک بالاخانہ دیکھو گے۔ حاکم کو اس کے اوپر لیجانا، اگرچہ وزیر اس سے انکار کرے گا، مگر تم اپنی بات پر جمے رہنا اور وزیر کو اپنے ساتھ رکھنا وہ تم سے پہلے اوپر نہ جانے پائے۔ جب تم بالاخانے پر پہنچو گے تو طاق میں ایک سفید پھلی رکھی ہوئی دیکھو گے۔ اس پر قبضہ کر لینا اس میں وہ سانچہ موجود ہے پھر انار کو اس کے قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھا دینا تو اس کا سارا منہ حاکم پر واضح ہو جائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! تم حاکم سے کہنا، اور اب ہمارا دوسرا معجزہ بھی دیکھو، وہ یہ ہے کہ وزیر کو حکم دیجیے کہ وہ اس انار کو توڑے جس کے اندر سوائے لاکھ اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے

چنانچہ حاکم کے حکم سے جب وزیر اس انار کو توڑے گا تو وہ راکھ اور دھواں اُڑ کر اس کے چہرے اور داڑھی کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ ذلیل ہو جائے گا۔  
 امام علیؑ سلام کی ہدایت کو سن کر محمد بن عیسیٰ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا، حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرت کے ساتھ شہر میں واپس آگئے اور اپنے تمام لوگوں کو کاسیانی کی خوشخبری سنائی۔ علیؑ القباہ تمام علماء وغیرہ جمع ہو کر حاکم کے پاس جا پہنچے اور محمد بن عیسیٰ نے امام علیؑ سلام کی ہدایت کے مطابق وہ سب باتیں حاکم پر ظاہر کر دیں۔

جب حاکم نے وزیر کی اس چالاکی کا عملاً یقین کر لیا اور اس کا سارا مکرو حیلہ حاکم پر ظاہر ہو گیا تو اس نے محمد بن عیسیٰ سے پوچھا کہ یہ بتاؤ یہ سب کچھ تم کو کس نے بتایا؟  
 انھوں نے جواب دیا کہ حجت خدا امام زمان علیؑ سلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔

حاکم نے دریافت کیا کہ تمہارے امام کون ہیں؟  
 انھوں نے ہر ایک امام کے نام سے اسے آگاہ کیا اور مزید جو کچھ بتانا تھا سب بتا دیا۔  
 حاکم نے کہا: آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں اس مذہب پر بیعت کروں۔

یہ کہہ کر حاکم نے کلمہ پڑھا:

رَوَّاهُ شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَرِثَةُ اللَّهِ وَوَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ وَخَلِيفَتُهُ سَيِّدُ فَضْلِي

پھر باقی ائمہ علیہم الصلوٰت والسلام میں سے ہر ایک کا نام لیکر ان کی امامت و ولایت کا اقرار کیا اور بہترین صاحب ایمان ہو گیا۔ اور اس مکار و ذریعہ کو قتل کر دیا۔ نیز اہل بحرین سے معذرت چاہی اور ان کے ساتھ اعزاز و اکرام سے پیش آنے لگا۔

یہ واقعہ اہل بیان بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضل مشق محمد بن عیسیٰ کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کے لیے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔

# بَحَارُ الْأَخْوَارِ



## بَابُ ۲۵

### بِسْتِ وَبِنَجْمِ



علامات ظہور خروج سفیانی

اور خروج دجال کا ذکر

## باب ۲۵

علامات ظہور، خروج سفیانی اور خروج دجال کا ذکر

نزول حضرت عیسیٰ اور امام قائم  
کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

①

طالقانی نے جلودی سے، انھوں نے ہشام بن جعفر سے، ہشام نے حماد سے حماد  
عبداللہ بن سلیمان سے (جو کتب سامی کے قاری تھے) روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے  
انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر پڑھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا  
اے عیسیٰ ” اَرْفَعُكَ اِلَى سَمَاءٍ اَهْبَطُكَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ لِتُرَى اُمَّةَ ذٰلِكَ  
النَّبِيِّ الْعَجَابِ وَلِتَعْبِتَنَّهُمْ عَلٰى اللّٰعِيْنَ الدّٰجَالِ اَهْبَطُكَ  
فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ لِتَصَلِّيَ مَعَهُمْ اِنَّهُمْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ “  
اے عیسیٰ (میں تمہیں انبی طرف اٹھاؤں گا اور پھر تمہیں آخر زمانہ میں نازل کروں گا تاکہ  
تم اُس نبی کی امت کے عجائب دیکھو اور دجال ملعون کے مقابلے میں ان کی مدد  
کرو تمہیں عین نماز کے وقت پرنازل کروں گا، تاکہ تم ان کی معیت میں نماز بھی  
پڑھو، اس لیے کہ وہ امتِ مرحومہ ہیں۔)

(امالی صدوق)

آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور  
بدی کو نیکی سمجھا جائے گا

②

ہارون نے ابن صدقہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے اور آپ نے اپنے پدربزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

” وَكَيْفَ بِيْكُمْ اِذَا فُسِدَ نِسَاؤُكُمْ وَفَسَقَ شَبَابُكُمْ وَلَمْ تَأْمُرُوا  
الْمَعْرُوفَ وَكَلِمَةٌ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ “ ؟

آپ نے فرمایا ” اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور  
تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے  
گریز کرو گے اور کس کو بُرائی سے منع نہ کرو گے ؟ “

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا ؟

قَالَ ۳: ” نَعَمْ وَشَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ ؟ “ كَيْفَ بِيْكُمْ اِذَا اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ  
وَسَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ “

آپ نے فرمایا ( ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا، (بتاؤ) اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال  
ہوگا جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے )

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا ؟

قَالَ ۴: ” نَعَمْ ، وَشَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ ، كَيْفَ بِيْكُمْ اِذَا اَرَايْتُمْ الْمَعْرُوفَ  
مُنْكَرًا وَّالْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا “

آپ نے فرمایا: ( ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب  
تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے ؟ )

(قریباً اسناد)

### خَسَفَ الْبَيْدَا

③

حنان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زمین  
کے شق ہونے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

قَالَ ۴ ” اَنَا صُهْرًا عَلٰى الْبُرَيْدِ عَلٰى اَثْنِيْ عَشْرٍ مِيْلًا مِنَ الْبُرَيْدِ الَّذِي  
بِيَدَاتِ الْجَيْشِ “

آپ نے فرمایا: (مقام صفراء میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے اور ذات الجیش  
سے بارہ میل دور ہے)

(قریباً اسناد)

### ایک آیت کی تفسیر

④

ابو جارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قرآن مجید  
کی آیت ” اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَزِّلَ اٰیَةً “ (سورۃ الانعام، ۳)  
(بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کر دے)

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:۔

قَالَ: " وَسَيُرِيكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ آيَاتٍ مِنْهَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ  
وَالسَّجَّالُ وَشُرُوكُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ  
مِنْ مَغْرِبِهَا "

آپ نے فرمایا ( اللہ تعالیٰ تمہیں آخری زمانے میں اپنی بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں  
ذابۃ الارض کا ظہور اور دجال کا خروج ، حضرت عیسیٰ بن مریم کا آسمان سے  
نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے ۔ )

\* نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت :  
" قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ  
رِءُوسًا مِّمَّنْ لَكُمْ فِي الْأَنْبَاءِ " ( انعام آیت )

کے متعلق روایت ہے ۔ آپ نے فرمایا :

" قَالَ: " مِنْ فَوْقِكُمْ " هُوَ الدَّجَالُ وَالصَّبِيحَةُ " أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ  
' وَهُوَ الْخُسْفَانُ ، " أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا " وَهُوَ اخْتِلَافٌ فِي  
الدِّينِ ، وَطَعَنَ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ، " وَيَذِيقُ بَعْضُكُمْ  
بِأَسِنَّةِ بَعْضٍ " ، " وَهُوَ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَكُلُّ هَذَا فِي  
أَهْلِ الْقِبْلَةِ " "

فرمایا ( من فوقکم سے مراد دجال کا خروج اور ندائے آسانی ہے اور " او من تحت ارجلکم  
سے مراد ، زمین کا شق ہونا ہے ، اور " اذ یلبسکم شیعاً " سے مراد دین  
میں اختلاف ، ایک دوسرے پر طعن زنی ہے ، اور " ویذیق بعضکم باسن  
بعضی " سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے اور یہ سب  
کچھ اہل قبیلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا ۔ ) (قرب الاسناد)

### ظہور امام قائم اور خروج سفیانی دونوں حتمی ہیں

ابن عینی نے ابن اسباط سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالحسن امام علی الرضاؑ

نے فرمایا:

" کیا تمہارا خیال ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا ظہور بغیر سفیانی کے ظہور کے  
ہو جائے گا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا بلکہ ظہور امام قائمؑ بھی حتمی اور خروج سفیانی  
بھی حتمی ہے امام قائمؑ کا ظہور سفیانی کے خروج کے بعد ہی ہوگا۔ " (قرب الاسناد)

### قبل از ظہور مسلسل کشت و خون

ابن عینی نے بزطلی سے ، بزطلی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا: " قَدْ آمَ هَذَا الْأَمْرَ قَتْلَ بِيُوحِ "

(ظہور امام قائمؑ سے پہلے قتل بیوح ہوگا)

میں نے عرض کیا: قتل بیوح کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا: " دَأِئِمٌ لَا يَفْتُرُ "

(مسلسل کشت و خون)

### ظہور قائم سے پہلے چار حادثات

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو  
فرماتے ہوئے سنا:

" بِيَزْعُمِ ابْنُ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ زَعْمِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ وَمَا عَلِمَ

جَعْفَرَ بِمَا يَحْدُثُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ

تَعَالَى رِيحًا لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

" مَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكْفُرُ أَنْ أَسْبَحُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ "

(سورۃ الاحقاف آیت 9)

( ابن ابی حمزہ نے یہ سبھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا خیال تھا کہ میرے

والد (امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر) قائم آل محمدؑ ہیں ۔ مگر امام جعفر صادقؑ کو کیا

معلوم کہ اللہ کی طرف سے کیا امر ظاہر ہوگا ۔ خدا کی قسم اللہ تبارک و تعالیٰ

قرآن مجید میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نقل فرماتا ہے کہ:

" میں نہیں جانتا کہ میرے یا تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو ہرگز

اُسی کا پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے ۔ "

\* اور امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

" أَرْبَعَةٌ أَحْدَاثُ تَكُونُ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ تَدُلُّ عَلَى خُرُوجِهِ

مِنْهَا أَحْدَاثٌ قَدْ مَضَى مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ وَاحِدٌ "

( قبل قیام قائمؑ چار حادثات ہوں گے جو انکے خروج کی دلیل ہوں گے ان میں سے

تین واقعے تو گزر چکے ہیں ایک باقی ہے۔)  
ہم لوگوں نے عرض کیا: ہم آپ پر قربان، وہ کون کونسے واقعات ہیں جو گزر چکے؟  
آپ نے فرمایا:

” رجب خلع فیہ صاحب خراسان و رجب وثب فیہ علی  
ابن زبیدہ، و رجب بیخروج فیہ محمد بن ابراہیم  
بالکوفة“

(ایک وہ رجب جس میں صاحب خراسان نے خلع (خلافت) کیا (یعنی امین  
نے مامون کو خلافت و حکومت سے ہٹایا اور اس کا نام سکون اور خطبوں سے  
نکالا) پھر رجب آیا تو اُس نے ابن زبیدہ پر حملہ کر دیا (اور امین کو حکومت  
سے ہٹا دیا) پھر ماہ رجب آیا تو محمد بن ابراہیم (بن اسماعیل بن ابراہیم  
بن حسن بن امام حسن علیہ السلام المعروف بہ ابن طباطبائی) نے کوفہ میں خروج کیا)  
ہم لوگوں نے عرض کیا اور چوتھا رجب اسی سے متصل ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اتنا ہی فرمایا تھا۔  
(قرب الاسناد)

### ۱ زوالِ بنی عباس کی پیشینگوئی

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت  
کیا کہ یہ امر فرج اب کتنا قریب ہے؟  
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا:

” اول علامات الفرج سنة خمس وتسعين ومائة في سنة  
ست وتسعين مائة تخلع العرب اعنتها وفي سنة سبع و  
تسعين ومائة يكون الفنا وفي سنة ثمان وتسعين و

مائة يكون الحبل: فقال: اما ترى بنی ہاشم قد انقلبوا باہلہم اولادہم“  
فرمایا ( فرج کی پہلی علامت ۱۹۵ھ میں ظاہر ہوگی، پھر ۱۹۶ھ میں اہل عرب سے عنان  
حکومت چھین جائے گی اور ۱۹۷ھ میں فنا ہے اور ۱۹۸ھ میں جلا وطنی ہے۔  
پھر فرمایا ”کیا تم نہیں دیکھتے کہ بنی ہاشم کے اہل و عیال کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا؟

میں نے عرض کیا: ان لوگوں کے لیے جلا وطنی ہے؟

قال: ” وَغَيْرِهِمْ، وَفِي سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً يَكْشِفُ اللَّهُ الْبِلَادَ  
إِنْشَاءً لِلَّهِ وَفِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ“  
آپ نے فرمایا: (دوسروں کے لیے بھی اور ۱۹۹ھ انشاء اللہ ساری بلائیں چھٹ جائیں گی اور  
ستہ میں جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔)

ہم نے عرض کیا: ہماری جائیں آپ پر قربان، یہ فرمائیں کہ ستہ میں کیا ہوگا؟

قال: ” لَوْ أَخْبَرْتُ أَحَدًا الْأَخْبَرْتُكُمْ وَ لَعَدُّ خَيْرَاتِكُمْ مِمَّا  
كَانَ هَذَا مِنْ سَرَّاجِي أَنْ يُظَهِّرَ هَذَا مِثْلِي إِلَيْكُمْ وَلَكِنْ  
إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِظْهَارَ شَيْءٍ مِنْ الْحَقِّ لَمْ يَقْدِرِ  
الْعَبْدُ عَلَى سِتْوَةٍ“

آپ نے فرمایا: اگر میں نے کسی اور کو بتایا ہوتا تو تم کو بھی بتا دیتا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی  
مناسب نہیں کہ میری طرف سے اس کا اظہار تم پر ہو۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کسی  
امر کا اظہار چاہے گا تو کوئی شخص اس کو پوشیدہ نہ رکھ سکے گا۔  
میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان، آپ نے اپنے پدر بزرگوار کا قول نقل کرتے ہوئے  
سال کی ابتداء میں فرما دیا تھا کہ آلِ فلاں کی حکومت فلاں اور فلاں پر ختم ہو جائے  
گی اور ان دونوں کے بعد آلِ فلاں کی حکومت نہیں رہے گی۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا تھا۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کو اچھا رکھے، یہ بتائیں کہ جب آلِ فلاں کی حکومت ختم ہو جائے گی تو پھر کیا  
قریش میں سے کسی شخص کی حکومت قائم ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: وہی ہوگا جو تم اور تمہارے اصحاب کہتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یعنی خروجِ سفیانی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر قیامِ قائم؟

آپ نے فرمایا: اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: پھر تو آپ ہی وہ (قائم) ہیں

آپ نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور فرمایا: اس زمر (قیام قائم) سے قبل کچھ علامات



ظاہر ہوں گی۔ حرمین یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان حادثہ رونما ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا حادثہ؟  
آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلاں شخص آل فلاں میں سے پندرہ آدمیوں کو قتل کرے گا۔

### ۹ ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی

ابی نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ میں آپ پر قریبان میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا ایک جھنڈا ہوگا اور آل عباس کے دو جھنڈے۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟

قَالَ: "أَمَا أَلْ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ وَالْ أَلِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّ لَهُمْ مَلَكًا مَبْطُنًا يُقَرَّبُونَ فِيهِ الْبَعِيدُ وَيُبَاعِدُونَ فِيهِ الْقَرِيبَ وَسُلْطَانُهُمْ عَسِيرٌ لَيْسَ فِيهِ لَيْسِيرٌ حَتَّى إِذَا آمَنُوا مَكَوَالَهُ اللَّهُ وَأَمَنُوا عِقَابَهُ صَبَّحَ فِيهِمْ صَبْحَةٌ لَا يَبْقَى لَهُمْ مَنَادٌ يَجْمَعُهُمْ وَلَا يَسْمَعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتِي إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَأُزْنِيتْ" (سورہ یونس پانچواں)

آپ نے فرمایا (آل جعفر کو کسی شمار و قطار میں نہیں، لیکن آل عباس کی حکومت دیر تک رہے گی جس میں وہ لوگ دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور بھیج سکیں گے اور ان کی حکومت بڑی مشکل سے قائم ہوگی یہ کام ان کے لیے آسان نہ ہوگا۔ مگر جب یہ لوگ اللہ کے عذاب اور اس کی سزا سے بچوں ہو جائیں گے تو ان میں ایک آواز بلند ہوگی اور ادھر ادھر ان لوگوں کا کوئی بیکار نہ والا نہ ہوگا جو انھیں بلا کر جمع و متحد کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "یہاں تک کہ زمین اُس سے اپنے زیورات (نہاتات وغیرہ) اخذ کر لے اور مرتین ہوگئی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریبان، یہ کب ہوگا؟

قَالَ: "أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَوْقَتْ لَنَا فِيهِ وَقْتُتٌ وَلَكِنْ إِذَا أَحَدٌ تَأَكَّمُ بِشَيْءٍ فَكَانَ كَمَا نَقُولُ: فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ كَانَ بَخِيلًا ذَلِكَ فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ"

تُوجِرُوا أَمْرَتَيْنِ

آپ نے فرمایا (ہمیں اس کا کوئی وقت مقرر کر کے نہیں بتایا گیا ہے۔ مگر اس کا خیال رکھو) جب ہم تم لوگوں سے کچھ کہیں اور وہ قول پورا ہو جائے تو تم لوگ کہو کہ "اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اگر وہ قول پورا نہ ہو تو سچ ہی کہو کہ "اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا"

اس طرح تم کو دو مرتبہ ثواب ملے گا۔

ثُمَّ قَالَ: "وَلَكِنْ إِذَا اشْتَدَّتِ الْحَاجَةُ وَالْفَاقَةُ وَأَنْكَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَبِحَسْبِ ذَلِكَ تَوَقَّعُوا هَذَا الْأَمْرَ صَبَاحًا وَمَسَاءً" پھر فرمایا: (مگر ہاں، جب فقر و فاقہ شدید صورت اختیار کر لے گا اور لوگ ایک دوسرے کو نہ پڑھیں گے تو اُس وقت صبح و شام اس امر کی امید رکھو۔)

میں نے عرض کیا: فقر و فاقہ تو سمجھ میں آیا، لیکن ایک دوسرے کو نہ پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟

قَالَ: "يَأْتِي الرَّجُلَ أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَيَلْقَاهُ بِغَيْرِ الْوَجْهِ الَّذِي يُلْقَاهُ فِيهِ وَيَكَلِّمُهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانَ يَكَلِّمُهُ فِيهِ" (جب ایک شخص دوسرے کے پاس جائے گا تو وہ اس خندہ پیشانی سے اس کے ساتھ ہمیشہ نہ آئے گا جس طرح وہ پہلے پیش آیا کرتا تھا اور نہ اس اخلاق سے کلام کرے گا جس طرح پہلے بات کیا کرتا تھا۔)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۱۰ فاسقین اہل قبلہ پر عذاب کا ذکر

ابو جبار ورنے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں نقل کیا کہ آیت "قُلْ آرَاءَ بَيْتِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ عِدَابُ آبَائِكُمْ بِمَا تَأْتُوا نِسَاءَ مَا ذَا يُسْتَعْجَلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ" (سورہ یونس آیت ۵۰) لے رسول! (کہہ دیجیے، ذرا غور تو کرو، اگر اُس کا عذاب تم پر کسی رات یا کسی دن آجائے تو مجھ لوگ اُس میں کیوں جلدی کر رہے ہیں۔)

کے متعلق فرمایا: "فَهَذَا عَذَابٌ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى نَفْسَةٍ"

أَهْلِ الْقَبِيلَةِ وَهُمْ يَجْعُدُونَ نَزُولَ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ"

(آخری زمانے میں فاسقین اہل قبلہ (مسلمان فاسقین) پر نازل ہوگا

جبکہ وہ اپنے اوپر نزولِ عذاب سے انکار کرتے ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

## ایک آیت کی تفسیر کے تحت چند پیشگوئیاں اور احادیث

۱۱

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت:  
” وَ لَوْ تَرَىٰ اِذْ فُزِعُوا مَثَلًا فَوْتَ “ (سورہ سبأ آیت ۵۰)  
(اور لے کاش، تم دیکھتے ان کو جبکہ وہ گھبراتے ہوتے پھریں گے  
اور کوئی جائے قتل نہ پائیں گے۔)

کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: ” مِنْ الصَّوْتِ ، وَ ذَٰلِكَ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ “

(یہ فزع اور خون، آواز سے ہوگی اور آواز آسمان سے آئے گی)

قوله: ” وَ اِخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ “ (سورہ سبأ آیت ۵۰)  
(اور انہیں قریبی جگہ سے اخذ کر لیا جائے گا)

قَالَ: ” مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ خَسَفَ بِهِمْ “

آپ نے فرمایا: (یعنی ان کے پیروں (قدموں) کے نیچے کی زمین شق ہو جائے گی اور وہ  
زمین کے اندر سما جائیں گے) (تفسیر علی بن ابیہریم)

★ صاحب کشاف نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا کہ: یہ آیت

خسف بیدار (بیابان میں زمین شق ہونے) کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

★ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن الحسین اور

حسن بن الحسن بن علی دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ بیابان کا لشکر ہے

جو اپنے قدموں کے نیچے سے عذاب میں ماخوذ ہوں گے۔

★ مجھ سے بیان کیا عمرو بن مرہ اور حران بن اعین نے اور انہوں نے ہاجر مکی

سے سنا اور ہاجر مکی کا بیان ہے کہ میں نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان

کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ” يَعُوذُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِ جَيْشٌ حَتَّىٰ

اِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ بِيَدَاءِ الْمَدِينَةِ خَسَفَ بِهِمْ “

آپ نے فرمایا (ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اس کی گرفتاری کے لیے

لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر بیابان مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہو جائے  
گی اور سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔)

★ حذیفہ یثربی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مشرق و مغرب کے  
درمیان فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ:

” فَبَيْنَاهُمْ كَذَٰلِكَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمُ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْوَادِي

الْيَابِسِ فِي فَوْرِ ذَٰلِكَ حَتَّىٰ يَنْزِلَ دِمَشْقَ فَيَبْعَثُ جَيْشًا

جَيْشًا اِلَى الْمَشْرِقِ وَ اٰخِرًا اِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّىٰ يَنْزِلُوْا

بِاَرْضِ بَابِلَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْمَلْعُوْنَةِ ، يَعْنِي بَغْدَادَ فَيَقْتُلُوْنَ

اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ اَلْفٍ وَ يَفْضَحُوْنَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ

اِمْرَاةٍ وَ يَقْتُلُوْنَ (سبأ) ثَلَاثًا مِائَةَ كَبِشٍ مِنْ بَنِي

الْعَبَّاسِ “

ثُمَّ يَنْجِدُ رُؤْنَ اِلَى الْكُوفَةِ فَيَخْرِبُوْنَ مَا حَوْلَهَا ، ثُمَّ

يَخْرُجُوْنَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلَى الشَّامِ فَتَخْرُجُ رَايَةٌ هُدًى

مِنَ الْكُوفَةِ فَتَلْحَقُ ذَٰلِكَ الْجَيْشَ فَيَقْتُلُوْنَهُمْ لَا

يَقْتُلُ مِنْهُمْ مُخْبِرًا وَ يَسْتَقْبِدُوْنَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ مِنْ

السَّبْيِ وَ الْعَنَائِمِ وَ يَحِلُّ الْجَيْشَ الشَّامِيَّ بِالْمَدِينَةِ

فَيَنْتَهِبُوْنَهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ بِلِيَالِيهَا .

ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلَى مَكَّةَ حَتَّىٰ اِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ

بَعَثَ اللهُ جِبْرِيْلَ . فَيَقُوْلُ : يَا جِبْرِيْلُ ! اِرْجِعْ

فَاَبْدِهِمْ ، فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ ضَرْبَةً يَخْسَفُ اللهُ بِهِمْ

عِنْدَهَا وَلَا يَقْتُلُ مِنْهَا اِلَّا رَجُلًا مِّنْ جَيْمِنَةٍ فَذَٰلِكَ

جَاءَ الْقَوْلُ ” وَعِنْدَ جَيْمِنَةِ الْخَبَرِ الْيَقِيْنَ “

فَذَٰلِكَ قَوْلُهُ : ” وَ لَوْ تَرَىٰ اِذْ فُزِعُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ “

آنحضرت نے فرمایا (ابھی وہ لوگ اسی فتنے میں مبتلا ہوں گے کہ ان پر سفیانی وادی یا بس

اسی وقت (نور البعد) فروج کرے گا اور دمشق میں نازل ہوگا، پھر ایک

لشکر مشرق کی طرف روانہ کرے گا اور دوسرا مدینہ کی طرف اور وہ لوگ بزمین

بابل کے منجوس شہر (بغداد) میں پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں تین ہزار آدمیوں کے

زیادہ کو قتل کریں گے اور ایک سو عورتوں کو بے عزت کریں گے اور بنی عباس کے تین سو جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

پھر وہ کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کے قریب وجرا کو تاراج کر دیں گے وہاں سے چل کر شام کی طرف رُخ کریں گے۔ اُس وقت ایک ہدایت کا علم کوٹے پر آمد ہو گا اور ان میں کے سب ہی کو قتل کر دے گا، ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا اور ان کے قبضے میں جتنے قیدی اور اموالِ غنیمت ہوں گے سب کو آزاد کر لے گا۔ اور دو سزا لشکر مدینہ پہنچے گا اور وہاں تین دن اور تین رات تک لوٹ مار کرتا رہے گا۔

پھر وہ لشکر وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہو گا، جب وہ بیابان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو بھیجے گا اور حکم دے گا کہ: "اے جبرئیل! جاؤ اور ان سب کو نیست و نابود کر دو!"

جبرئیل وہاں آئیں گے اور اپنا پاؤں زمین پر ماریں گے زمین شق ہو جائے گی اور وہ سارا لشکر اس میں سما جائے گا صرف قبیلہ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے۔ پس: اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا....."

اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

اور ہمارے اصحاب نے بھی حالاتِ امام مہدی علیہ السلام میں حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (بحوالہ انوار)

### وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ... کی تفسیر

۱۲

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے سے قولِ خدا تعالیٰ: "وَأِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبأ آیت ۵۲)

(اور مقامِ بعید سے اُن کی اُس تک رسائی کیونکر ممکن ہے)

کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

وَأِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ... وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مَبْدُؤُا مِنْ حَيْثُ يُنَالُ... (یعنی ان لوگوں کو ان کے دور رسائی کیونکر ممکن ہے) وقتِ کفر و کفر و کفر و کفر... (یعنی جبکہ انھوں نے اس سے قبل (امامِ قائم کو تسلیم نہ کیا) انکار کیا اور دور رسائی میں ناکام رہے۔)

### خَسَفَ بَيْدَاهُ اور لشکرِ سفیانی

۱۳

محمد بن عباس نے محمد بن حسن بن علی بن صباح مدائنی سے، انھوں نے حسن بن محمد بن شعیب سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے، انھوں نے ابن عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ فَيَسِيرُ حَتَّى يَمُرَّ بِمَرْيَمَ، فَيَبْلُغُهُ أَنْ عَامِلَهُ قَدْ قُتِلَ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا يَزِيدُ عَلَي ذَلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْبَيْدَاءِ فَيَخْرُجُ حَيْثُ كَانَ السَّفِيَانِيُّ فَيَأْمُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْخُذَ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهٖ وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبأ آیت ۵۱)

(جب امام قائم، خروج کریں گے تو آپ روانہ ہوں گے اور راستے سے گزریں گے وہاں خیر لے گی کہ ان کا عامل قتل کر دیا تو آپ واپس ہوں گے اور وہاں پہنچ کر جنگ کریں گے پھر وہاں سے چلیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے یہاں تک کہ بیداء (بیابان) میں پہنچیں گے تو ادھر سے سفیانی کے دو لشکر خروج کریں گے تو اللہ عز و جل زمین کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو ان کے قدموں کے نیچے ہی سے نکل لے۔ چنانچہ اللہ عز و جل کا یہ قول ہے جو انہی لوگوں کے لیے نازل ہوا کہ:

"لے کاش کہ تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوتے پھر میں گے اور ان کے لیے کوئی جائے فرار نہ ہوگی اور قریب ہی سے انہیں اخذ کر لیا جائے گا۔ (یعنی، اخذ و امن مکانِ قریب) امام قائم کے تڑپنے اور وہ کہیں گے کہ ہم اس (حق) یعنی امام قائم پر ایمان لائے۔ مگر اب دور مقام سے اُن کی اس تک رسائی کیونکر ممکن ہے) وقتِ کفر و کفر و کفر... (یعنی جبکہ انھوں نے اس سے قبل (امامِ قائم کو تسلیم نہ کیا) انکار کیا اور دور رسائی میں ناکام رہے۔)

## ”سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ کی تفسیر میں امام محمد باقر کا قول

۱۳

راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید آیت ”سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ“ (سورہ معارج آیت ۱) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

”وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ مَلَكٌ يُسْأَلُهَا مِنْ خَلْفِهَا  
حَتَّىٰ يَأْتِيَ مِنْ جِبْتِ دَارِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هَامٍ عِنْدَ مَسْجِدِهِمْ  
فَلَا تَدْعُ دَارَ الْبَنِي أُمَيَّةَ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَ أَهْلَهَا وَ لَا  
تَدْعُ دَارًا فِيهَا وَ تَرَى لَأْوَالِ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَ ذَٰلِكَ  
الْمُسْتَدْعَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(یعنی ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اُس کو اُس کے پیچھے سے  
بڑھا تا ہوا لائے گا، یہاں تک کہ خانہ سعد بن ہام کے پاس اُن لوگوں کی  
مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلانے نہ چھوڑے گا  
اور آلِ محمد پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن سب کو جلا کر خاک کر دے گا اور  
وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## حدیث رسول اللہ

۱۵

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے ابن فضال  
سے، انھوں نے طریق بن ناصح سے، انھوں نے ابو حصین سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ سے  
دریافت کیا گیا کہ ساعت (قیامت) کب آئے گی؟

فَقَالَ ۛ: ”عِنْدَ إِهْتَانِ بِالْجُؤْمِ وَ تَكْذِيبِ بِالْقُدْرِ“  
آپ نے فرمایا: (جب لوگ (علم) نجوم پر ایمان رکھیں گے اور قضا و قدر (الہی)  
کی تکذیب کرنے لگیں گے۔)

## جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو

۱۶

احمد بن محمد بن عیسیٰ علوی نے حیدر بن محمد سمرقندی سے، انھوں نے ابو عمرو  
الکنتی سے، انھوں نے حمدویہ بن بشر سے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین  
بن خالد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام  
سے عرض کیا کہ فرزند رسول! عبداللہ بن جبیر ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس کی تاویل  
کرتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے سامنے بیان کروں؟

آپ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ ابن جبیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ  
ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اُس زمانے میں حاضر تھا  
جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا تھا، اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک  
شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولانا! میں آپ پر قریبان، محمد بن عبداللہ نے خروج  
کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر تلبیک کہا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں، کیا خروج  
میں اُن کا ساتھ دیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

”أَسْكُنْ مَا سَكَنَتِ السَّمَاءُ وَ الْأَرْضُ“

(یعنی)

(تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں)

عبداللہ بن جبیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جب تک آسمان و زمین  
ساکت و خاموش ہیں اُس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر نہ کوئی امام قائم ہوگا اور نہ کوئی خروج کریگا  
حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام  
نے درست فرمایا ہے، ابن جبیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک خاموش رہو

جب تک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آسمان سے کوئی نعرہ  
آئے اور جب تک زمین شوق نہ ہو۔

۱۷ = راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن بکیر کہہ کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر عبید بن زرارہ سچ کہتا ہے کہ (امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا) تو میرا اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی خروج ہے اور نہ کوئی قائم۔

راوی کا بیان ہے کہ امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عبید نے جو حدیث بیان کی وہ درست ہے مگر عبداللہ بن بکیر نے اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ جیتنگ آسمان خاموش رہے اور تمھارے امام قائم بنے نام کا اعلان نہ کرے اور جیتنگ زمین خاموش رہے اور شکر (سفینیان) زمین میں نہ دھنس جائے۔

(معانی الاخبار)

## آل محمد اور آل ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد

۱۸

ابن ولید نے محمد عطار اور احمد بن ادریس سے ایک ساتھ اور انھوں نے اشعری سے، اشعری نے سیاری سے، سیاری نے حکم بن سالم سے، اور حکم نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قال: " اَنَا وَ آلِ ابِی سَفِیَانَ اَهْلُ بَیْتِیْنِیْ تَعَادَیْنَا فِی اللّٰهِ "

آپ نے فرمایا (ہم اور آل ابی سفیان دو گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں ہم دونوں کے درمیان اللہ کے معاملے میں جنگ ہے۔)

" قُلْنَا: صَدَقَ اللّٰهُ وَ قَالُوا کَذَبَ اللّٰهُ "

(ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے)

" قَاتَلَ ابُو سَفِیَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ قَاتَلَ مَعَاوِیَةَ عَلِیُّ بنِ ابِی طَالِبٍ وَ قَاتَلَ یَزِیْدُ بنِ مَعَاوِیَةَ الْحُسَیْنُ بنِ عَلِیٍّ وَ السَّفِیَانِیُّ یُقَاتِلُ الْقَائِمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ "

(اور اسباب پر ابو سفیان نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی، معاویہ نے علی بن ابی طالب سے جنگ کی، یزید بن معاویہ نے حسین بن علی سے جنگ کی اور سفینیانی امام قائم سے جنگ کرے گا۔)

(معانی الاخبار)

## دجال کا خروج کہاں ہوگا

۱۹

معاویہ بن حکیم نے محمد بن شعیب بن غروان سے، انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بلخ سے ایک شخص آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی! تو فلاں فلاں وادی کے بارے میں کچھ واقفیت رکھتا ہے؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: تو اس وادی میں شکتہ و واشکاغنتہ مقام کو بھی جانتا ہے؟
- ایسا ایسا ہے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- پھر فرمایا: " مِنْ ذَٰلِكَ یَخْرُجُ الدَّجَالُ "
- (اسی جگہ سے دجال خروج کرے گا)

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک یمنی شخص سے آپ نے فرمایا: اے یسانی! تم اس شعب گھاٹی سے واقف ہو؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں:
- آپ نے فرمایا: اُس گھاٹی میں جو فلاں قسم کا درخت ہے اُسے بھی پہچانتے ہو؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: اور اس درخت کے نیچے ایک بڑی چٹان کو بھی دیکھتے ہو؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: " فَتَلَأَ الصَّخْرَةَ الَّتِیْ حَقَّقْتَ الْوُجُوحَ مَوْئِیَ عَلِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "
- (وہی وہ چٹان ہے جس کے نیچے الواح موائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے محفوظ ہیں۔)

(بصار الدرجات)

## حرص دنیا اور ریا کاری عام ہوگی

۲۰

ابی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے فاضل سے، فاضل نے سکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۴: "سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَخِثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَ تَحْسَنُ فِيهِ عِلَالَتُهُمْ طَمَعًا فِي الدُّنْيَا لَا يُؤِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْرُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، يَعْتَرِسُهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَكْدُ عُونَهُ دُعَاءُ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ"

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر ان کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، ان کے ہر کام میں بے دھرمی رہے گی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاء غریق پڑھتے رہیں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔) (ثواب الاعمال)

### علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

۲۱

اسناد بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۴: "سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، يَسْتَوْنَ بِهِ وَهُمْ أَعْدَاءُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِثْلَ السُّدْيِ، فَقَهَاءُ ذَلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فَقَهَاءِ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَالْيَهُودُ تَعُودُ"

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہتے کہ مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، ان کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (عالمان دین و) فقہاء زیر آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنہ ان ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر ان ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔)

(ثواب الاعمال)

### اسلام غریبوں میں رہے گا

۲۲

ابن مغیرہ نے اسناد کے ساتھ سکونی سے اور سکونی نے حضرت امام جعفر صادق سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۴: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ"

آپ نے فرمایا: (بلاشبہ و یقیناً) اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر جائے گا پس ان غریبوں کا کیا کہنا، وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔)

(اکمال الدین)

عینتہ نعمانی میں بھی حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت ہے۔

(عینتہ نعمانی)

### غریبوں میں اسلام

۲۳

منظرف علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ"

(اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا پس کیا کہنا غریبوں کا وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔)

(اکمال الدین)

### علامہ قبل از ظہور

۲۴

ابن عصام نے کلینی سے، انھوں نے قاسم بن عمار سے، انھوں نے اسماعیل بن عسلی قرظی سے، انھوں نے علی بن اسماعیل سے، انھوں نے عامر بن حمید سے انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرمایا ہوتے سنا۔ آپ نے فرمایا:

يَقُولُ " الْقَائِمُ مَنْصُورٌ بِالرُّعْبِ مُؤَيَّدٌ بِالتَّصْرِ طَبْعِي لَهُ الْأَرْضُ وَ  
تَطْمُرُ لَهُ الْكُفُورُ وَ يَبْلُغُهُ سُلْطَانُهُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ  
وَ يَطْمُرُ اللَّهُ بِهِ دِينَهُ وَ تَوَكَّرَهُ الْمُشْرِكُونَ •  
فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ خَرَابٌ إِلَّا عَمَرَ وَ يَنْزِلُ رُوحُ اللَّهِ  
عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيُصَلِّي خَلْفَهُ

آپ نے فرمایا (امام قائم رعب و دبر سے مدد یافتہ ہوں گے، ان کو ان کی طرف  
سے نصرت حاصل ہوگی، ان کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے  
پوشیدہ خزانے ان پر ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کی سلطنت سارے مشرق  
و مغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے دین  
کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔  
پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے، اور  
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام روح اللہ آسمان نازل ہوں گے، اور  
وہ امام قائم کی اقتدار میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزند رسول! آپ کے قائم کب ظہور فرمائیں گے؟  
قَالَ: " إِذَا تَشَبَهَ الرَّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَ النَّسَاءُ بِالرِّجَالِ ، وَ انْتَفَى  
الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَ النَّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَ رَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ  
السُّرُوجَ ، وَ قِيلَتْ شَهَادَاتُ الزُّورِ وَ رَدَّتْ شَهَادَاتُ  
الْعَدْلِ ، وَ اسْتَحَفَّتِ النَّاسُ بِالدَّمَاءِ ، وَ ارْتَكَبَ  
الزَّنَابَ ، وَ أَكَلَ الرَّبَا ، وَ انْتَفَى الْأَشْرَارُ مَخَافَةَ  
الْيَسْتَبِيهِمْ ، وَ خَرُوجِ السَّفِيَا فِي مَن النَّامِ وَ الْيَمَانِي  
مِنَ الْيَمَنِ ، وَ خَسَفَ بِالْبَيْدَارِ وَ قَتَلَ عَدْلَامَ مِنْ  
الْمَحَدِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرَّكْنِ وَ  
الْقَامِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّعَشِ النَّزْكِيَّةِ  
وَ جَاءَتْ صَيْعَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِأَنَّ الْحَقَّ فِيهِ وَ فِي  
شَيْعَتِهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ خُرُوجِ قَائِمِنَا •

آپ نے فرمایا: (جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے  
مشابہ بنائیں گی۔ اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے

اور عورتیں اپنی جنسی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی،  
عورتیں زمین کسی ہوئی سوار یوں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں  
گی اور صاحبان عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون  
کو معمولی سمجھا جائے گا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت سے) ہوگا۔ لوگ سود خور ہوں  
گے۔ اشرار کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے۔ سفیانی شام سے اور یامانی  
سے خروج کریں گے اور یامان میں زمین شق ہوگی اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن نفس رکیت ہے رکن و مقام کے درمیان  
قتل کر دیا جائے گا، اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس میں (قائم ہیں)  
تھے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائم خروج کرے گا۔

ثُمَّ قَالَ: " فَأَذْخَرَجَ اسْتَدَ ظَمْرُهُ إِلَى الْكَيْبَةِ وَ اجْتَمَعَ  
إِلَيْهِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ أَوَّلُ مَا  
يَنْطِقُ بِهِ هَذِهِ الْآيَةُ " بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنَّ  
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ " (سورہ ہود آیت ۸۷)

ثُمَّ يَقُولُ: " إِنَّا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ " فَأَذْجَمَعَ  
إِلَيْهِ الْعَقْدَ وَ هُوَ عَشْرُ آلَافٍ رَجُلٌ خَرَجَ فَلَا يَبْقَى  
فِي الْأَرْضِ مَعْبُودٌ دُونَ اللَّهِ عَنَى وَ جَلَّ مِنْ صَنَمٍ وَ عِيْرًا  
الْأَذْقَعَتْ فِيهِ نَارًا فَاحْتَرَقَ ، وَ ذَلِكَ بَعْدَ غَيْبَةِ  
طَوِيلَةٍ ، لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَطِيعُهُ بِالْغَيْبِ وَ يُؤْمِنُ بِهِ •  
پھر آپ نے فرمایا ( اور جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہوگا  
اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی  
بات جو اس کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہوگی " انا بقية الله في ارضه " (نشانی)  
تم سے بہتر ہے (تمہارے لیے اچھا و فائدہ مند ہے) اگر ایمان والے ہو)  
پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیۃ اللہ (اللہ کی نشانی) ہوں۔  
پھر جب دس ہزار آدمی ان کی بیعت کر لیں گے تو آپ وہاں سے روانہ ہوں  
گے۔ اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت  
کرتے ہیں یعنی بت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے۔ اور یہ طویل

غیبت بعد ہوگا تاکہ اللہ جان لے کہ ہر غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔

## دشمنانِ آلِ محمد و جلال کے ساتھ ہوں

۲۵

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا “

جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہودی بنا کر مبعوث کرے گا۔

بنائے مبعوث کرے گا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کلمہ شہادتین (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) پڑھا ہو؟

قَالَ: ” نَعَمْ إِنَّمَا أَسْتَجِبُ بِمَا تَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ عِنْدَ سَعْيِكَ دَمَهُ أَوْ يُؤَدِّي الْحُزْبِيَّةَ وَهُوَ صَاحِبُ “

آپ نے فرمایا: (ہاں، وہ کلمہ شہادتین پڑھنے سے تو قتل ہونے اور جزیہ دینے سے بچ جائے گا۔)

ثم قال: ” مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا “

جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ یہودیوں کی صف میں مبعوث کرے گا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟

قَالَ: ” إِنَّ أَدْرَكَ الدَّجَالَ أَمِنْ يَمِ “

آپ نے فرمایا: (اس لیے کہ اگر وہ دجال کے دور کو پالے تو اس پر ایمان لے آئے گا) (الماستق)

## علاماتِ ظہورِ امام زمانہ و خروجِ دجال

۲۶

طالقانی نے جلودی سے، انھوں نے حسین بن معاذ سے، انھوں نے قیس بن حفص سے، انھوں نے یونس بن ارقم سے، انھوں نے ابوسیار شیبانی سے، انھوں نے ضحاک بن مزاحم سے، انھوں نے نزال بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام نے ہم سے اپنے خطبے میں فرمایا تو پہلے آپ اللہ کی حمد و ثناء بجالاتے پھر فرمایا:

ثم قال ۴: ” سَلُّوْا فِي آيَاتِهَا النَّاسَ قَبْلَ أَنْ تَفْقَدُوْنِي “

(اے لوگو! پوچھ لو مجھ سے، قبل اس کے، کہ تم مجھ کو نہ پاؤ)

یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی تو صعصعہ بن صوحان اٹھے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! دجال کب خروج کرے گا؟

حضرت نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کو سن لیا اور اسے علم ہے کہ تم اس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم، اس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسئول کو ہے۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں جو یکے بعد دیگرے رونما ہوں گے جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس سے مطلع کر دوں؟

صعصعہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المؤمنین! ارشاد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا، تو ان علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

ثم قال: ” إِذَا آمَاتِ النَّاسُ الصَّلَاةَ، وَأَضَاعُوا الْأَمَانَةَ وَاسْتَحَلُّوا

الْكُذْبَ وَآكَلُوا الرِّبَا، وَأَخَذُوا الرِّشَاءَ، وَشَبَّهُوا

الْبُنْيَانَ، وَبَاعُوا الدِّينَ بِالْدُّنْيَا، وَالسُّعْلَاءُ السُّفَهَاءُ

وَرَشَّاءُ وَرَوَّ النَّسَاءُ وَقَطَعُوا الْأَرْحَامَ وَاتَّبَعُوا الْأَهْوَاءَ

وَاسْتَحَفُّوا بِالْمَاءِ -

وَكَانَ الْحَيْمُ ضَعْفًا، وَالظُّلْمُ فُخْرًا وَكَانَتِ الْأُمْرَاءُ

فَجْرَةً، وَالْوُزَرَاءُ ظَلَمَةً وَالْعُرَفَاءُ خُونَةً وَالْقُرَاءُ

فَسَقَةً، وَظَهَرَتِ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَاسْتَعْلَنَ

النَّفُجُورُ وَقَوْلُ الْبُيُوتَانِ وَالْأَثْمُ وَالطُّغْيَانُ -

وَحَلِيَّتِ الْمَصَاحِفِ، وَزُخْرِفَتِ الْمَسَاجِدِ وَطَوَّلَتِ

الْمَنَارُ وَكَرُمَ الْأَشْرَارُ وَأَزْدَحَمَتِ الصُّفُوفُ، وَ

اخْتَلَفَتِ الْأَهْوَاءُ وَنَقَضَتِ الْعُقُودَ، وَاقْتَرَبَ

الْمَوْعُودُ وَشَارَكَ النَّبَاءُ أَزْوَاجَهُمْ فِي التِّجَارَةِ

حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا، وَعَلَّتِ أَصْوَاتُ الْفُسَّاقِ وَاسْمَعُ

مِنْهُمْ، وَكَانَ دَعْوِيمُ الْقَوْمِ أَرْدَ لِسْمِ وَأَتَقَى الْفَاجِرِ

مَخَافَةً شَرًّا وَصَدِيقُ الْكَاذِبِ وَأَوْثَنَ الْخَائِنِ



وَ اتَّخَذَتِ الْقِيَانِ وَالْمَعَارِفِ ، وَلَعَنَ آخِرَ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ أَوْ لَهَا ، وَرَكِبَ ذَوَاتِ الْفُرُوجِ السَّرُوجِ -  
وَ تَشَبَّهَ النِّسَاءَ بِالرِّجَالِ وَالرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَ تَشَبَّهَ  
شَاهِدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْرَدَ وَ تَشَبَّهَ الْأَخْرَقُضَاءُ  
لِذِمَامِ بَعْضِ حَقِّ عَرَفِهِ وَ تَفَقَّهَ بَعْضُ الدِّينِ وَ أَثَرُوا  
عَمَلِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ، وَ لَيْسُوا أَجْلُودَ الضَّانِ  
عَلَى قُلُوبِ الدِّيَابِ ، وَ قَلْبُكُمْ أَنْتُمْ مِنَ الْجَبِيفِ  
وَ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ الْوَحَا الْوَحَا ، الْعَجَلِ  
الْعَجَلِ ، خَيْرُ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ يَذُنُّ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ لِبِائِتِينَ  
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَتَّى أَحَدُهُمْ أَنَّ مِنْ سَكَانِهِ  
( جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کر دیں گے ، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے  
جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے ، سود کھانے لگیں گے ، رشوت لینے لگیں گے  
مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے ، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے  
سفیہوں و بد عقلوں (بوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے عورتوں  
سے مشورہ کرنے لگیں گے قطع رحم کرنے لگیں گے ، اپنی خواہشات کی پیروی  
کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

جب حلم اور بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا ، ظلم پر فخر کیا جائے گا ، امراء  
فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے ، وزراء ظالم ہوں گے ، علماء و عرفاء خائن  
ہوں گے ، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے ، جھوٹی گواہیاں دی جانے  
لگیں گی ، فسق و فجور ، کذب و بہتان ، گناہان و سرکشیاں بالعلان  
ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مزین کیا جائے گا ، مسجدیں آراستہ  
و پیراستہ کی جائیں گی ، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے ، شریر لوگوں  
کو مکرم سمجھا جائے گا ، صفوں میں ٹہری پھیل بھاڑ ہوگی ، لوگوں کی خواہشات  
مختلف ہوں گی ، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے ، وقت موعود قریب ہوگا۔  
تخمیل دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونگی  
فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور ان ہی کی بات سنی جائے گی ، قوم کے سردار

رذیل لوگ ہوں گے ، شر و فساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا  
جھوٹے کو سچا کہا جائے گا ، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا  
آلاتِ سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا ، اس امت کے آخرین ، اولین کو بُرا  
کہیں گے ، عورتیں زین کسے ہوتے گھوڑوں (کاروں) پر سوار ہوں گی۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر ان سے  
مشابہ ہوں گے ، فقہاء کا تفقہ غیر دین کے لیے ہوگا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت  
(کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی ، بھڑیلے (صف انسانوں) کے جسموں پر  
گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی ، ان کے دل مردار کی طرح بدبودار  
اور صبر (ایسے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت امیر کھوار و مجبور  
کہ اب فروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت  
سکوت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ  
آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی  
سکونت اختیار کرتا۔

پھر اصبح بن نباتہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے : یا امیر المؤمنین ! یہ دجال کون ہے ؟  
آپ نے فرمایا : سنو !

” اَلَا اِنَّ الدَّجَالَ صَاحِبُ بَنِ الصَّيْدِ فَالْشَّقِيُّ مَنْ صَدَّقَهُ  
وَ السَّعِيدُ مَنْ كَذَّبَهُ ، يَخْرُجُ مِنْ بَلَدَةٍ يُقَالُ لَهَا  
اِصْبِيَانُ مِنْ قَرِيْبَةٍ تَعْرَبُ بِالْيَسُوْدِيَّةِ عَيْنُهُ الْيَمْنَى  
مَمْسُوْحَةٌ وَ الْاُخْرَى فِي جَبْهَةِ تَضِيْعٍ كَاَنْهَا  
كُوْكَبُ الصُّبْحِ ، فَمِنْهَا عَلَقَةٌ كَاَنْهَا مَمْرُوْحَةٌ الدَّمِ  
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ (كافر) يَقْرَأُ كُلَّ كَاتِبٍ  
وَ اُخْرَى -

يَخْرُجُ مِنَ الْبَحَارِ وَ تَسِيْرُ مَعَهُ الشَّمْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلٌ  
مِنْ دُخَانٍ وَ خَلْفَهُ جَبَلٌ اَبْيَضٌ يُرَى النَّاسُ اَنْتَهُ  
طَعَامٌ ، يَخْرُجُ فِي قَحْطٍ شَدِيْدٍ ، تَحْتَهُ حِمَارٌ اَقْمَرٌ  
خَطُوْعَةٌ حِمَارُهُ مِيْلٌ ، تَطْوِيْ لَهٗ الْاَرْضُ مِنْزِلًا مِنْزِلًا  
وَ لَا يَسْرُبُ بِمَا اِلَّا غَارًا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَسْمَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَنْ  
الْحَيَاتِ وَالْأَنْسِ وَالشَّيَاطِينِ يَقُولُ: اَلَيْسَ أَوْلِيَا فِي  
أَنَا الَّذِي خَلَقْتُ فَسْوَحِي، وَقَدَّرْتُ فَسَدِي، أَنَا رَبُّكُمْ  
الرُّعْلَى، وَكَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ إِنَّهُ الْأَعْوَرُ يُطْعِمُ الطَّعَامَ  
وَيَشْتَمِي فِي الْأَسْوَاقِ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِالْعَوْرِ  
وَلَا يُطْعِمُ وَلَا يَشْتَمِي وَلَا يُزُولُ (تَعَالَى اللَّهُ عَنِ ذَلِكَ  
عَلْوًا كَبِيرًا)

الْأَوْلَادِ إِنَّ أَكْثَرَ أَشْيَاعِهِ يُؤْمِدُ أَوْلَادَ الزَّانَا وَأَصْحَابِ  
الطَّيَالِسَةِ الْخَضِرِ، يَقْتُلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّامِ عَلَى  
عَقَبَةٍ تَعْرُفُ بِعَقَبَةِ أُنَيْقٍ بِثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْ يَوْمِ  
الْجُمُعَةِ، عَلَى يَدَيِ مَنْ يُصَلِّي الْمَسِيحَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ  
خَلْفَهُ۔

آپ نے فرمایا: سنو! دجال کا اصلی نام صادق بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا، وہ  
برجنت ہوگا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہوگا۔ وہ اصفہان  
کے ایک قریب یہودیہ سے خروج کرے گا، وہ داہنی آنکھ سے کانابوگا، بائیں  
آنکھ اس کی پیشانی پر ہوگی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہوگی جس میں خون  
کے مانند ایک لوتھڑا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر"  
لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ بھی پڑھے گا، وہ سمندروں میں اترے  
گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اُس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا  
اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ سمجھیں گے  
وہ شدید فحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ سفید گدھے پر سوار ہوگا، اُس کے  
گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا، گھاٹ گھاٹ پر اس کے لیے زمین سمٹ  
جائیگی جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لیے خشک ہو جائے گا۔  
وہ بلند آواز سے پکار کر کہے گا اُسکی آواز کو دنیا بھر کے تمام جن و انس اور  
شیاطین سنیں گے۔ وہ کہے گا: "اے میرے دوستو! میں ہی وہ ہوں جس نے  
خلق کیا اور درست کیا، مقدر کیا اور ہدایت کی، میں تم لوگوں کا رب اعلیٰ  
ہوں۔" وہ دشمن خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کانابوگا، وہ کھانا کھا گا

اور بازاروں میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا رب نہکانا ہے، نہ کھانا پیتا ہے اور  
نہ چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے۔  
(اے لوگو!) سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزنا ہوں گے اور وہ  
سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے اللہ عزت و بزرگی والا اس کو جہنم کے  
دن میں گھڑی دن چڑھے شام کے اندر عقبہ اذیق میں اُس کے ہاتھوں قتل  
کراے گا جس کی اقتدا میں حضرت عیسیٰ مسیح ناز پر نہیں گے (امام قائم کے ہاتھوں)۔  
پھر فرمایا: آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامة الکبریٰ (قیامت مصیبت) ہے۔

مہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟

قَالَ: "خُرُوجُ دَابَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ، مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَنَازِمُ  
سُلَيْمَانَ، وَعَصَى مُوسَى، تَضَعُ الْخَنَازِمُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ  
مُؤْمِنٍ، فَيَطْعَمُ فِيهِ "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَتَضَعُهُ  
عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتُبُ فِيهِ "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"  
حَتَّى إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنَادِي: الْوَيْلُ لَكَ يَا كَافِرٌ، وَإِنَّ  
الْكَافِرَ لَيُنَادِي طُوبَى لَكَ يَا مُؤْمِنٌ! وَوَدِدْتُ أَنِّي الْيَوْمَ  
مِثْلُكَ فَأَفُوزُ فَوْزًا، ثُمَّ تَرْفَعُ الدَّابَّةُ رَأْسَهَا فَيَرَاهَا  
مِنْ بَيْنِ السَّمَاوَاتِ بِأَذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
مِنْ مَحْجَرِ بَيْتِهَا فَيَسْتَدْ ذَلِكُ تَرْفَعُ التَّوْبَةَ فَلَا تُوْبَةُ تَقْبَلُ  
وَلَا عَمَلٌ يُرْفَعُ، وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ  
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا"

آپ نے فرمایا: (کوہ صفا سے دابہ زمین سے خروج کرے گا جس کے پاس حضرت سلیمان کی  
انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا وہ اُس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی پر رکھے گا  
تو اسکی پیشانی پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً مومن ہے اور ہر کافر کی پیشانی پر  
رکھے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً کافر ہے۔ اور مومن پکار کر کہے گا  
اے کافر! تجھ پر ویل ہو، اور کافر پکار کر کہے گا اے مومن! تمہارے لیے خوشخبری  
ہے۔ کاش آج میں تمہارے مانند ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔  
پھر وہ دابہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد اپنا سر اٹھائے گا جسے  
بحکم خدا ساری دنیا دیکھے گی، اُس وقت توبہ کا موقع نکل چکا ہوگا پھر کسی

کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اُس کے کوئی عمل خیر کام آئے گا اور اگر اس سے پہلے کوئی شخص ایمان نہیں لایا ہے اور اُس نے کوئی نیک کام کیا ہے تو اس وقت اس کا ایمان لانا یا عمل خیر کرنے سے سود ہوگا۔

پھر آپ نے فرمایا: اب اس کے بعد کیا ہوگا، یہ مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میرے حبیب (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ یہ بات میں سوائے اپنی عترت کے اور کسی کو نہ بتاؤں۔

نزاع بن سبرہ نے صحصحہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین علیؑ نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟ صحصحہ نے جواب دیا: اے ابن سبرہ! وہ ذات جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترت رسولؐ میں سے ہوں اور اولاد حبیبی بن عثمانی کا نواں ہوگا، اور درحقیقت وہی آفتاب ہے جو مغرب سے طلوع ہوگا اور رکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائے گا۔ وہ ساری روئے زمین کو پاک کرے گا، میزان عدل قائم کرے گا کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کر سکے گا اور اسی کے متعلق امیر المؤمنین علیؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُن کے حبیب نے اُن سے عہد لے لیا ہے وہ یہ بات اپنی عترت کے سوا اور کسی کو نہ بتائیں۔

(اکمال الدین)

ایوب نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے، اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(اکمال الدین)

## کیا دجال اور ابن صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں

۲۷

محمد بن عمر بن عثمان ان ہی اسناد کے ساتھ مشایخ سے، اُنھوں نے ابو یعلیٰ موصلی سے، اُنھوں نے عبدالاعلیٰ بن حماد سے، اُنھوں نے ایوب سے، ایوب نے نافع سے، نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کو سیکر مدینہ کے اندر ایک گھر کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ دروازے پر دستک دی تو ایک عورت نکلی اور پوچھنے لگی: کیا بات ہے لے ابوالقائم! آپ نے فرمایا: لے عبداللہ کی ماں! مجھے عبداللہ سے ملنے کی اجازت دے۔

اس نے کہا: لے ابوالقائم! آپ عبداللہ سے مل کر کیا کریں گے، خدا کی قسم وہ تو قطعی فاترالعقل ہے۔ حد یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں بول و براز کر دیتا ہے جبکہ وہ

ایک امر عظیم کا دعویٰ کرتا ہے۔

• آپ نے فرمایا: تو مجھے اُس سے ملنے کی اجازت تو دے۔

• اُس نے کہا: اچھا، تو پھر آپ تشریف لے جائیں لیکن آپ ہی اس کے ذمے دار ہوئے

• آپ نے فرمایا: ہاں، میں ذمے دار ہوں۔

• اُس نے کہا: تو پھر اندر آجائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ایک چادر میں

پٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا، اور اٹھ کر بیٹھ۔ یہ دیکھ تیرے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ وہ بیٹھ کر خاموش ہو گیا اور اٹھ کر بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر بولا: اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں بتاؤں کہ کیا وہ وہی (اللہ) ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

• اُس نے کہا: میں حق اور باطل کو دیکھ رہا ہوں، اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ عرش پانی پر تیر رہا ہے۔

• آنحضرت نے فرمایا: تو کلمہ پڑھو کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّي رَسُوْلُ اللهُ

• اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّي رَسُوْلُ اللهُ۔

(بلکہ آپ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور یہ کہ میں

(عبداللہ)۔ اللہ کا رسول ہوں، اللہ تعالیٰ نے تم کو مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار

نہیں بنایا ہے۔

پھر جب دوسرا دن آیا تو آنحضرت نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی

اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کے دروازے پر پہنچے، دستک دی۔ اس کی ماں

نے کہا اندر آجائیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہوا

چڑیوں کی طرح چیہا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا اور نیچے اتر آ۔ یہ دیکھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے پاس آتے ہیں۔

• وہ خاموش ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا

”اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں بتاؤں کہ کیا وہ (اللہ) وہی ہے؟“

تیسرے دن آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر فرمائی اور اصحاب کے ساتھ اُس کے گھر پر تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کے درمیان موجود ہے ان ہی کی زبان میں باتیں کر رہا ہے۔

اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا۔ اور بیٹھ جا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پاس آئے ہیں۔

اتفاق کی بات یہ کہ اسی دن سورہ دُخان کی چند آیات نازل ہوئی تھیں جنہیں نبی اکرمؐ نے نماز صبح میں تلاوت فرمایا تھا۔

آپؐ نے اُس سے فرمایا: کہہ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اِنِّي رَسُوْلُ اللهُ  
اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ اِنِّي رَسُوْلُ اللهُ وَ مَا جَعَلْتُ اللهُ  
بِذَلِكَ اَحْتًا مَعِي

(بلکہ آپؐ ہی کو ہی دین کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ "اللہ کا رسول تو میں ہوں آپؐ کو اللہ نے مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار نہیں بنایا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے ایک چیز تیرے لیے اپنے دل میں چھپائی ہے۔

اُس نے کہا: وَه الدَّخ الدَّخ  
آنحضرتؐ نے فرمایا: دور ہو جا مردود، تو مطالعہ غیب کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا تیری امید پوری نہیں ہو سکتی جو تیرے مقدر میں ہے وہی تجھے ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر فرمایا:

” اَيْتُهَا النَّاسُ! مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَالَ  
وَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ اَخْرَجَ اِلَى يَوْمِكُمْ هَذَا فِئْتَمًا تَشَابَهَ  
عَلَيْكُمْ مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرٍ اِنَّهٗ يَخْرُجُ عَلٰى  
جَسَدٍ عَرَضٍ مَا بَيْنَ اَذْنَيْهِ مِثْلُ يَخْرُجُ وَمَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ  
وَ جَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَ نَهْرٌ مِنْ مَاءٍ - اَكْثَرُ اَنْسَاعِ الْيَسُوْدِ وَ  
النِّسَاءِ الْاَعْرَابِ يَدْخُلُ اَقَاقِي الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا مَكَّةَ وَ  
لَا بَيْتَهَا وَ الْمَدِيْنَةَ وَ لَا بَيْتَهَا -“

آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا، اُس نے ہمیشہ اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا (کہہیں دجال پیدا نہ ہو) مگر اللہ عزوجل نے اس کی پیدائش کو تم لوگوں سے اس زمانے کے لیے موخر کر دیا تھا۔ لہذا، ہمیں کہیں تم لوگ شبہ میں گرفتار نہ جاؤ۔

جان لو کہ تم لوگوں کا پروردگار کا نام نہیں ہے۔ یہ (دجال) ایک ایسے گدھے پر خروج کرے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ خروج کرے گا اور اُس کے ساتھ جنت و جہنم ہوں گی۔ رٹھیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی۔ اُس کی پیروی کرنے والے اکثر یہودی اور عورتیں اور اعراب (اہل عرب) ہوں گے۔ وہ ساری دنیا میں پھرے گا مگر مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

کتاب شرح السنۃ " میں ابوسعید خدری سے یہی قصہ منقول ہے۔ اس میں یہ تحریر ہے کہ آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا: بتا، تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اُس نے کہا: میں ایک تخت سمندر پر دیکھ رہا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے جسے تو دیکھ رہا ہے۔ ابوسلیمان کا بیان ہے کہ میرے نزدیک یہ قصہ اُس وقت پیش آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہود اور ان کے خلفاء کے درمیان صلح ہوئی اور یہ ابن صیاد بھی اس صلح میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اس کو کھانت کا دعویٰ ہے، اس لیے آپؐ نے اُس کا امتحان لیا اور آزمائش کے بعد پتہ چلا کہ یہ کوئی کابو یا ساحر ہے یا کوئی جن یا شیطان اس کے تابع ہے۔

اقول (میرے نزدیک)  
عائدہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا دجال کوئی اور ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نہیں، کوئی اور ہے۔ اس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ابن صیاد تائب ہو گیا تھا اور اس نے مدینہ میں انتقال کیا، جب اس کے چہرے سے کفن ہٹایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا پڑا ہے۔ اور

ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی روایت ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ابن صیاد دجال نہیں ہے۔

اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اور یہ روایت ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ انصاری کی ہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اس روایت کو پیش کر کے فرماتے ہیں کہ یہ دشمنان دین و منکرین دجال کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے غیبت ہے۔ یہ ایک مدت طویل تک باقی رہے گا اور آخری زمانے میں خروج کرے گا۔ ایسی روایتوں کو تو صحیح سمجھے ہیں مگر تسلیم نہیں کرتے۔ امام قائم کے وجود و ولایت غیبت کو۔ حالانکہ امام قائم کیسے نبی اکرمؐ و انہ کی نصیب ہے۔

## ظہورِ امام قائمؑ کی علامت

۲۸

ابی نے حمیری سے، حمیری نے احمد بن ہلال سے، احمد نے ابن محبوب سے، انہوں نے ابویوب اور علا سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

” اِنَّ يَقِيَامَ الْقَائِمَ عَلَمَاتٌ تَكُونُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ ” (بیشک ظہورِ امام قائمؑ کی اللہ عزوجل کی طرف سے مومنین کیلئے کچھ نشانیاں ہیں۔)

میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قریب، وہ نشانیاں کیا ہیں؟

قال: ” قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ” وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ “ یعنی مومنین قبل خروج القائم ” بَشَى ” مَتَّ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصِ مَتَّ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالتَّمَرَاتِ وَبَشَى الصَّابِرِينَ ” (سورۃ البقرہ ۱۵۵)

( اللہ عزوجل کا قول ” ہم تمہارا امتحان فرولیں گے یعنی قبل قیام قائمؑ مومنین کا امتحان لیں گے۔ کچھ خوف، اور بھوک اور جانوں و اموال اور بھولوں سے (اولادوں) کے نقصان سے، اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیجے۔ )

قال: ” سَلَوْهُمْ بِشَىءٍ مِنْ الْخَوْفِ مِنْ مُلْكٍ بَنِي فَلَانٍ فِي آخِرِ مُدَّتْطَانِهِمْ وَالْجُوعِ ” بَعْدَ اسْعَارِهِمْ ” وَنَقْصِ مَتَّ الْأَمْوَالِ ” قال كَسَادَ التَّجَارَةِ وَقِلَّةَ الْفَضْلِ، وَنَقْصِ مَتَّ الْأَنْفُسِ قال مَوْتُ ذَرِيْعٍ وَنَقْصِ مَتَّ التَّمَرَاتِ، قِلَّةَ رِيْعٍ مَا يَزْرَعُ وَبَشَى الصَّابِرِينَ، عِنْدَ ذَلِكَ يَتَعَجَّلُ الْفَرَجُ ”

آپ نے فرمایا: (ہم ان لوگوں کا امتحان لیں گے سلاطین بنی فلاں کے خوف سے اور بھوک سے غلے کی گرانی کے ساتھ، اموال میں کمی سے یعنی کساد بازاری اور قلت نفع سے انفس میں نقص سے یعنی حادثاتی اموات سے اور نقص ثمرات سے، یعنی قلت پیداوار سے اور صابریں کو بشارت دیدو کہ اب جلد ہی فرج اور ظہورِ امام قائمؑ ہونے والا ہے۔)

ثُمَّ قَالَ ” يَا مُحَمَّدُ! هَذَا تَأْوِيلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ” وَمَا يُعَلِّمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ” (آل عمران آیت ۷) پھر فرمایا: (لے پڑھو! دیکھو اس آیت کی تائیل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اس کا تائیل راخیوں ہی کے علم ہی جانتے ہیں۔)

## ظہور کی پانچ علامتیں

۲۹

ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابراہیم بن ہزیر سے، انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے ابوہزلی سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے محمد بن حکیم سے، انہوں نے میمون البان سے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

قال: ” خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ ” أَلْيَمَانِي، وَالشَّفِيَانِي وَالْمُنَادِي تِنَادِي مَتَّ السَّمَاءِ وَخَسَفَتِ بِالْبِيدَاءِ وَقَتْلَ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ ” آپ نے فرمایا (قبل قیام قائمؑ، پانچ علامتیں ظاہر ہوگی۔ خروجِ یمانی، خروجِ سفیانی، نداء آسمانی زمین کاشقِ بیابانی اور قتلِ نفسِ زکیہ) (دکھال الدین)

## قتلِ نفسِ زکیہ اور ظہورِ امامؑ میں پندرہ شبوں کا فاصلہ

۳۰

ابن ولید نے صفار سے، انہوں نے ابن معروف سے، انہوں نے علی بن ہزیر سے انہوں نے حجال سے، انہوں نے ثعلبہ سے، انہوں نے شعیب حداد سے، انہوں نے صالح مولیٰ بن العذرار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

” لَيْسَ بَيْنَ قِيَامِ الْقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ قَتْلِ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ إِلَّا خَمْسَةٌ عَشْرَ لَيْلَةً ”

(قیام قائم آل محمدؑ اور قتلِ نفسِ زکیہ کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہوگا۔) (دکھال الدین، غیبہ طوسی، کتاب الارشاد)

## امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

۳۱

ابن ولید نے ابن ابان سے، انہوں نے ابوہزلی سے، انہوں نے نصر سے، انہوں نے یحییٰ جلیبی سے، انہوں نے حارث بن مغیرہ سے، انہوں نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ ایک مرتب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس نیچے کے اندر حاضر تھا، آپ نے نیچے کا پرہہ اٹھایا اور فرمایا:

قال: ” اِنَّ اَمْرًا لَوْ قَدْ كَانَ لَكَانَ اَبِيْنِ مِنْ هَذَا الشَّمْسِ! ” ثُمَّ قَالَ: ” يِنَادِي مَتَّ السَّمَاءِ اِنَّ فُلَانًا مِنْ فُلَانٍ هُوَ الْاِمَامُ ” بِاسْمِهِ وَيِنَادِي اَبِيْسَ مِنَ الْاَرْضِ كَمَا نَادَى بِرَسُولِ اللَّهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ ”

آپ نے فرمایا: (جب ہمارا صاحب امر ظہور کرے گا، تو اس کا ظہور اس آفتاب سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔)

پھر فرمایا: (آسمان سے نام لیکر اعلان ہوگا کہ فلان ابن فلان امام ہیں۔ اور صغر ابلیس زمین سے ندادے گا جیسا کہ اس نے شب عقبہ ندادی تھی۔) (اکمال الدین)

### ۳۲ سفیانی ماہِ جب میں خروج کریگا

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے عیسیٰ بن امین سے، انھوں نے معلیٰ بن خنیس اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ أَمْرَ السَّفِيَانِيِّ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُمِمْ وَخُرُوجِهِ فِي رَجَبٍ" آپ نے فرمایا: (سفیانی کا خروج بلاشبہ ختمی امر ہے اور اس کا خروج ماہِ رجب میں ہوگا۔) (اکمال الدین)

### ۳۳ ندائے آسمانی ماہِ رمضان میں ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے حاد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر سے، انھوں نے ابویوب سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "الصَّيْحَةُ الَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تَكُونُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ مَضِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ" آپ نے فرمایا (ندائے آسمانی ۲۳ ماہِ رمضان شبِ جمعہ میں ہوگی)

### ۳۴ قبل از ظہور پانچ علامتیں

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے عمر بن مختظہ سے اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قَالَ: "قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ، خَمْسَ عِلَامَاتٍ مَحْتُمَاتٍ: أَلِيمَاتِي وَالسَّفِيَانِيِّ وَالصَّيْحَةُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزُّكِّيَّةِ وَالْحَمْدُ لِلْبَيْدَاءِ" آپ نے فرمایا: (قبل قیام قائم، پانچ نشانیاں ختمی طور پر ظاہر ہوں گی۔ خروجِ یامانی، خروجِ سفیانی، ندائے آسمانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور سیاہان میں زمین کا شوق ہونا۔) (اکمال الدین، غنیۃ الثقات)

### ۳۵ ندائے آسمانی سب اپنی زبان میں نہیں گے

ابن ابی عمیر سے، سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "يُنَادِي مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ" (ایک منادی امام قائم علیہ السلام کا نام لیکر ندادے گا)

میں نے عرض کیا: کیا یہ نداء مخصوص لوگوں کے لیے ہوگی یا عوام کے لیے بھی؟

قَالَ: "عَامٌ يَسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ"

آپ نے فرمایا: (یہ نداء عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔)

میں نے عرض کیا: جب نام کے ساتھ اعلان ہوگا تو پھر امام قائم علیہ السلام کی مخالفت کون کریگا؟

قَالَ: "لَا يَدْعُهُمْ إِلَّا بِلِسَانِ حَسَنِيِّ يَنَادِي فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَشْكُكُ النَّاسُ" آپ نے فرمایا (مگر ابلیس لوگوں کو اب بھی نہ چھوڑے گا اور وہ آخر شب میں اعلان کرے گا اور لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔)

### ۳۶ سفیانی کا نام و نسبِ حلیہ

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے کوفی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے اپنے پدربزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: "يَخْرُجُ ابْنُ أَكَلَةَ الْكَبَادِ مِنَ الْوَادِي الْيَابِسِ وَهُوَ

رَجُلٌ رُبْعَةٌ وَحَشَى الْوَجْدِ ضَعْمُ السَّمَامَةِ يُوْخِجُهُ أَشْرُ

الْجُدْرِي إِذَا رَأَيْتَهُ حَبَسْتَهُ أَعْوَدَ إِسْمُهُ عَثَانَ وَابْنُ

عَنْبَسَةَ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ أَبِي سَفِيَانَ حَتَّى يَأْتِيَ أَرْضَ قَوَارِ

وَمَعِينٍ فَيَسْتَوِي عَلَى مَنبَرِهَا"

آپ نے فرمایا (ہندہ جگر خوارہ کا ایک فرزند وادیِ یابیس سے خروج کرے گا جو میانہ قدر کا آدمی

ہوگا، اس کا چہرہ ڈراؤنا اور سر بڑا ہوگا۔ چہرے پر چیمپک کے داغ ہونگے

جب اُسے دیکھو گے تو سمجھو گے کہ یہ کاننا ہے۔ اس کا نام عثمان اس کا باپ کا نام عنبہ

اور وہ اولاد ابوسفیان سے ہوگا۔ جو کوہ آئے گا اور منبر کو فرج پر چڑھ بیٹھے گا۔  
(اکمال الدین)

### سفیانی کی انتہائی خباثت

۳۷

سہلانی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے حماد سے، حماد نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا:

” اِنَّكَ لَوَرَأَيْتَ السُّفْيَانِيَّ رَأَيْتَ اَخْبَثَ النَّاسِ، اَشْقَى  
اَحْمَرِ اَزْرَقٍ، يَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ رَشْمٌ لِلنَّارِ وَقَدْ بَلَغَ  
مِنْ خُبَيْثِهِ اَنَّهٗ يَدْفَنُ اُمَّمَّ وَكَدَّ لَهُ وَهِيَ حَيَّةٌ مَخَافَةَ  
اَنْ تَدَلَّ عَلَيْهِ “

(اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو اس کو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث پاؤ گے  
زرد و سرخ نیلے رنگ کا ہوگا وہ یارب یارب کہتا ہوا ہوگا مگر جہنم میں  
جائے گا۔ اور اس کی خباثت کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی ام ولد کو زمین میں  
زندہ دفن کر دے گا، اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس کی خباثت کی نشاندہی نہ کرے۔)  
(اکمال الدین)

### سفیانی صرف اٹھ ماہ قابض رہے گا

۳۸

ابی اور ابن ولید نے محمد بن ابوالقاسم سے، انھوں نے کوفی سے، اُس نے حسین بن  
سفیانی سے، انھوں نے قیس بن حمزہ سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی منصور سے روایت کی ہے  
اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا تو آپ نے فرمایا  
قال: ” وَمَا تَصْنَعُ بِاسْمِهِ؟ اِذَا مَلَكَ كَنُوزَ السَّامِ الْخَمْسِ:

دمشق وحمص وفلسطين و الاردن وقتسرين  
فَتَوَقَّعُوا عِندَ ذَلِكَ الْفُرْجَ “

آپ نے فرمایا (تمہیں اس کے نام سے کیا کام، سنو! جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق  
حمص، فلسطین، اردن اور قسیرین کے خزانوں پر قابض ہو جائے، تو  
اُس وقت فرج و ظہور امام قائم کی توقع رکھو۔)

میں نے عرض کیا: وہ نو چھ ماہ قابض رہے گا؟

آپ نے فرمایا: ”نہیں، صرف اٹھ چھ ماہ۔ اس سے ایک دن بھی زیادہ قابض نہیں رہے گا۔“ (اکمال الدین)

### پہلی نذاجریل کی دوسری صدا ابلیس کی ہوگی

۳۹

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے، انھوں نے  
ابومغرا سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے، معقل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے روایت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

” صَوْتُ جِبْرِئِيلَ مِنَ السَّمَاءِ وَصَوْتُ ابْلِيسَ مِنَ الْاَرْضِ  
فَاتَّبِعُوا الصَّوْتِ الْاَوَّلَ وَايَاكُمْ وَاخِيْرًا اَنْ تَفْتَنُوْا بِهِ “  
(آسمان سے پہلے جبریل کی آواز آئے گی، اس کے بعد زمین سے ابلیس کی آواز  
آئے گی۔ لہذا پہلی آواز کی پیروی کرنا اور دوسری آواز سے اجتناب کرنا کہیں  
اس سے فتنے میں مبتلا نہ ہو جانا۔)  
(اکمال الدین)

### جبریل صبح کو اعلان کریں گے، ابلیس شام کو

۴۰

ابن متوکل نے حمیری سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں  
نے ثمالی سے روایت کی ہے ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے  
عرض کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج ایک حتمی امر ہے  
آپ نے فرمایا: ہاں

قال: ” نعم، وَاخْتِلَافُ وُلْدِ الْعَبَّاسِ مِنَ الْمَحْتَمِمْ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ

مِنَ الْمَحْتَمِمْ وَخُرُوجُ الْقَائِمِ، مِنَ الْمَحْتَمِمْ “

آپ نے فرمایا: (ہاں، اولاد عباس میں اختلاف بھی حتمی ہے، اور قتلِ نفسِ زکیہ بھی حتمی ہے  
اور ظہور امام قائم بھی حتمی ہے۔)  
میں نے عرض کیا: اور وہ نذاکیسی ہوگی؟

قال: ” يَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَوَّلَ النَّهَارِ اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيِّ وَ

شَيْبَعَتِهِ، ثُمَّ يَنَادِي ابْلِيسَ لَعْنَةُ اللهِ فِي الْاٰخِرِ النَّهَارِ اَلَا اِنَّ

الْحَقَّ فِي السُّفْيَانِيَّ وَشَيْبَعَتِهِ فَيَبْرُتَابُ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَبْطُونُ “

آپ نے فرمایا (ایک منادی آسمان سے صبح کے وقت نداء دے گا کہ آگاہ ہو کہ حق علی اور ان

شیعوں میں ہے۔ پھر شام کے وقت ابلیس نداء دے گا کہ آگاہ ہو حق سفیانی

اور اُس کے ماننے والوں میں ہے اس وقت اہل باطل شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔) (اکمال الدین)

## ۴۱) چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے، انھوں نے نصر سے، نصر نے یحییٰ حبیبی سے، انھوں نے حکم الخياط سے، انھوں نے محمد بن بہام سے، انھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أَيَّتَانِ بَيْنَ يَدَيِ هَذِهِ الْأَمْوَاسِ وَالْقَمَرِ لَخَمْسِ وَخَسُونَ الشَّمْسِ لَخَمْسَةِ عَشْرَةَ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْذُ هَبَطَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ وَعِنْدَ ذَلِكَ سَقَطَ حَسَابُ الْمَنَجْمِينَ"

آپ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گہن اور جب سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجمین کا سارا حساب نفل ہو جائے گا۔)

## ۴۲) ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ نے صفوان سے، صفوان نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے کہا ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "قَدَّامُ الْقَائِمِ، مَوْتَانِ: مَوْتُ أَحْمَرٍ وَمَوْتُ أَبْيَضٍ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةِ خَمْسَةِ فَالْمَوْتُ الْأَحْمَرُ السَّيْفُ، وَالْمَوْتُ الْأَبْيَضُ الطَّاعُونَ"

آپ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موت سرخ اور سفید موت، اور ان میں سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت، تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)

## ۴۳) پانچ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابولبیر سے روایت کی ہے کہ ابولبیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

قال: "تَنَكَّسَتِ الشَّمْسُ لَخَمْسِ مَضِيٍّ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

آپ نے فرمایا (قبل از قیام قائم علیہ السلام ۵ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا)

## ۴۴) ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابو ایوب سے، انھوں نے ابولبیر اور محمد بن مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَرَّحَتِي يَذْهَبُ ثُلُثُ النَّاسِ"

آپ نے فرمایا (یہ ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا کی آبادی دو تہائی ختم ہو جائے گی)

کہا گیا: پھر باقی کیا رہ جائے گا؟

قال: "أَمَّا تَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا الثَّلَاثَ الْبَاقِي"

آپ نے فرمایا: (کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ وہ باقی ایک تہائی تم لوگ ہو گے)

(اکمال الدین)

## ۴۵) اہل بیت نبی کی حکومت آخری

### زمانے میں قائم ہوگی

قرقارہ نے نصر بن لیث مروزی سے، انھوں نے ابو طلحہ محمد بن جری سے، انھوں نے ابن لہیعہ سے، انھوں نے ابی زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن رزین سے، انھوں نے عامر بن یاسر سے روایت نقل کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ:

قال عمار: "إِنَّ دَوْلَةَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَكُنَّا أَمَّا نَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَأَلْزَمُوا الْأَرْضَ وَكَفُّوا حَتَّى تَخْبِي أَمَا رَأَيْتُمْ فَإِذَا اسْتَشَارَتْ عَلَيْكُمْ السُّرُومُ وَالْتَرَكُ وَجَهَنَّتِ الْجُبُوشُ وَمَاتَ خَلِيفَتُكُمْ الَّذِي يَجْمَعُ الْأَمْوَالَ وَاسْتَخْلَفَ بَعْدَهُ رَجُلٌ صَاحِبٌ، فَيَخْلَعُ بَعْدَ سِنِينَ مِنْ بَيْعَتِهِ وَيَأْتِي هَلَاكُ مَلِكِهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ، وَيَتَخَالَفُ التُّرُكُ وَالسُّرُومُ وَتَكْثُرُ الْحَوْبُ فِي الْأَرْضِ"



وینادی مناد عن سور دمشق: وَيَل لاهل الارض من شر قد اقترب ويخسف بغربى مسجدها حتى يخرجها نظرها وينظر ثلاثة نفر بالشام كلهم يطلب الملك رجل ابقع ورجل اصب ورجل من اهل بيت ابي سفیان، يخرج في كلب ويحضر الناس بدمشق و يخرج اهل الغرب الى مصر -

فاذا دخلوا فتلك اماراة السفیانی، ويخرج قبل ذلك من يدعو لاول محمد عليهم السلام وتزل الترك الحيرة وتزل الروم فلسطين ويسبق عبد الله حتى يلتقى جنودها بقرقيسا على النهر، ويكون قتال عظيم و يسير صاحب المغرب فيقتل الرجال ويسبى النساء ثم يرجع في قيس حتى ينزل الجزيرة السفیانی فيسبق اليماني ويحوز السفیانی ما جمعوا -

ثم يسير الى الكوفة فيقتل اعوان آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم ويقتل رجلا من مستبهم، ثم يخرج المهدي على لوائه شعيب بن صالح فاذا رأى اهل الشام قد اجتمع امرها على ابن ابي سفیان التحقوا بمكة فعند ذلك يقتل النفس الزكية واخوه بمكة ضيعة فينادى مناد من السمار: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ أَمِيرَكُمْ فُلَانٌ وَذَلِكَ هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلِكُ الْأَرْضَ قَسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلِكْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا -

عبارتیں یا سرفرازی تم لوگوں کے نبی اکرم کے اہل بیت کی حکومت آخری زمانے میں آئے گی اور اس کی کچھ علامات ہیں۔ جب تم لوگ اس کو دیکھو تو زمین پر ڈر کر بیٹھ جانا اور خاموش رہنا یہاں تک وہ علامتیں ظاہر ہوں۔

جب روم و ترک تم لوگوں پر حملہ کریں، فوجیں تیار کی جائیں اور تمہارا وہ خلیفہ جو مالی اندوزی کرتا ہوا مر جائے، اس کے بعد اس کا جانشین ایک صحیح آدمی ہوگا مگر اس کی بیعت کے چند سال بعد اس کو حکومت سے ہٹا دیا جائے، اور

اور جس طرف سے ان کی حکومت شروع ہوئی تھی (منجاب فراسان) اسی جانب سے ان کی ہلاکت بھی شروع ہو۔ ترک اور روم مقابل ہو جائیں اور زمین پر جنگ کا بازار گرم ہو جائے، اور دمشق کی شہر پناہ سے ایک منادی نرا کرے کہ اہل زمین کے لیے وہاں شروع فساد قریب ہے۔ اس کی مسجد کے مغرب حصے کی زمین شق ہو جائے، اور اس کی چہار دیواری منہدم ہو جائے اور شام سے تین نفر حصول اقدار کے لیے نکلیں گے۔ ایک ابتر (چنگبر) ایک سُرخ اور ابوسفیان کے خاندان کا ایک شخص جو سب لوگوں کو دمشق لائے گا اور اہل مغرب کو مصر کی طرف نکال دے گا۔

جب یہ لوگ دمشق میں داخل ہوں گے تو یہی خروج سفیانی کی علامت ہوگی اور اس سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جو آل محمد کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، اہل ترک حیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے اور اہل روم فلسطین میں، اور عبداللہ آگے بڑھے گا یہاں تک کہ دونوں کے شکر نہ قرقیس پارہ مقابل ہوں گے اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور شاہ مغرب چلے گا تو وہ مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید کرے گا۔ پھر قبس واپس ہوگا یہاں تک کہ جزیرہ میں سفیانی وارد ہو جائے گا پھر یہاں بڑھے گا اور جو کچھ لوگوں نے جمع کیا ہوگا سب پر قابض ہو جائے گا۔

پھر وہ کوفہ آئے گا اور آل محمد کے اعوان و انصار کو قتل کرے گا بلکہ اس شخص کو بھی قتل کرے گا جس کا نام ان کے ناموں پر ہے۔ پھر امام مہدی خروج کریں گے جن کے جھنڈے پر شعیب بن صالح ہوئے جب اہل شام یہ دیکھیں گے کہ ان کی حکومت ابن ابی سفیان پر استوار و مستحکم ہو گئی تو وہ مکہ پہنچیں گے اس وقت نفس زکیہ اور ان کے بھائی کا قتل ہوگا، اس وقت آسمان سے ایک منادی نرا دے گا کہ تمہارا امیر فلاں یعنی امام مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

### جب ساطحہ آری دعوی نبوت کر لیں تو قیامت کی

(۴۶)

۱۔ ایک جامع رواۃ نے تلکبری سے، انھوں نے احمد بن علی رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ ہاشمی سے، انھوں نے یحییٰ بن ابرہیلاب سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے عطار بن سائب سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ كَذَّابًا كَلَّمَهُمْ يَقُولُونَ اَنَا نَبِيٌّ

(غیبی طوسی)

(کنز العمال)

”قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ ساطحہ کا دہ چھوئی نہ کریں کہ میں نبی ہوں“

## ظہورِ امامِ قائم سے قبل نبی ہاشم سے بارہ آدمی دعویٰ امامت کرینگے

(۲۷)

فضل بن شاذان نے وشاء سے، انھوں نے احمد بن عائد سے، انھوں نے ابو ذریبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

” لَا يَخْرُجُ الْقَائِمُ حَتَّى يَخْرُجَ إِشْتِيْ عَشْرَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ  
كَتَمُوا يَدْعُوْنَ إِلَى نَفْسِهِ “

” امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی ہاشم میں سے بارہ آدمی ایسے نہ نکلیں جو اپنی (امامت کی) طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ “

(غیبۂ طوسیٰ)

## قیامت سے پہلے دس علامات

(۲۸)

ابن فضال نے حماد سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابو نضر سے انھوں نے عامر بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

” عَشْرٌ قَبْلَ السَّاعَةِ لَا بُدَّ مِنْهَا: السَّفْيَانِيُّ وَالدَّجَالُ وَ  
الدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَخُرُوجُ الْقَائِمِ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ  
مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى وَخَسْفُ الْمَشْرِقِ وَخَسْفُ  
بِحِزْبِ الْعَرَبِ وَنَارُ خُرُوجِ مَنْ قَعَرَ عَدَنَ لِسُوقِ  
النَّاسِ إِلَى الْمُحْشَرِ “

(غیبۂ طوسیٰ)

” قیامت سے قبل دس باتیں لازمی ہیں۔ سفیانی، دجال، دُخان (دھواں)

دابۂ، خروجِ قائم، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، مشرق میں زمین کا شق ہونا، نزولِ عیسیٰ، جزیرہ عرب میں زمین کا شق ہونا، دریا بننے، عدن کی تہ سے آگ کا بلند ہونا جو لوگوں کو محشر کی طرف لیجائے گی۔ “

## قبل از ظہور پانچ علامتیں

(۲۹)

ابن فضال نے حماد سے، حماد نے ابراہیم بن عمر سے، عمر بن حنظلہ سے روایت

کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

” خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ مِنَ الْعَلَامَاتِ: الصَّيْحَةُ  
وَ السَّفْيَانِيُّ وَ الخَسْفُ بِالْبَيْدَاءِ وَ الخُرُوجُ الْيَكْرَانِي  
وَ قَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ “

” امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامات ظاہر ہوں گی، ندائے آسمانی،

خروجِ سفیانی، بیابان میں زمین کا شق ہونا، خروجِ یکرانی، اور

قتلِ نفسِ زکیہ۔ “

## ما بین حیرہ و کوفہ قتل کثیر کا ہونا

(۳۰)

فضل بن شاذان نے نصر بن مزاحم سے، نصر نے عمرو بن شمر سے، عمرو نے جابر سے روایت کی ہے، جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام نضر باقر علیہ السلام سے عرض

کیا کہ یہ امر کب ظہور پزیر ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ” اَتَى يَكُونُ ذَٰلِكَ يَا جَابِرُ وَلَمَّا تَكْثُرُ الْقَتْلَى

بَيْنَ الْحَيْرَةِ وَالْكُوفَةِ “

” اے جابر! یہ ابھی کہاں ہو سکتا ہے، ابھی توجیرہ اور کوفہ کے درمیان

کثیر لوگ کہاں قتل ہوتے ہیں۔ “ (غیبۂ طوسیٰ - ارشاد)

## مسجد کوفہ کی عقبی دیوار منہدم ہوگی

(۳۱)

فضل نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حسین بن مختار سے اور حسین نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” إِذَا هَدِمَ حَائِطُ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ مُؤَخَّرَهُ مِمَّا يَلِي دَارَ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَعِنْدَ ذَلِكَ زَوَالُ مَلِكِ بَنِي فُلَانٍ

أَمَّا إِنْ هَادَمَهُ لَا يَبِينُهُ “

” جب مسجد کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو عبد اللہ بن مسعود کے گھر سے متصل

ہے منہدم ہو جائے گی اس وقت بنی فلان کی حکومت کو زوال آئے گا۔ “

(غیبۂ طوسیٰ، ارشاد)

## خراسانی، سفیانی اور یمانی سب ایک دن خروج کریں گے

۵۲

فضل نے سیف بن عمیرہ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے، محمد ازدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”خُرُوجُ الثَّلَاثَةِ الْخِرَاسَانِيَّةِ وَالسَّفِيَانِيَّةِ وَالْيَمَانِيَّةِ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فِي شَهْرٍ وَاحِدٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَ لَيْسَ فِيهَا رَأْيَةٌ بَاهِدِي مِنْ رَأْيَةِ الْيَمَانِيَّةِ يَهُودِي إِلَى الْحَقِّ“

”خراسانی، سفیانی اور یمانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ یمانی کا جھنڈا ہدایت کا علم ہوگا وہ حق کی طرف ہدایت کرے گا۔“

سفیانی سے قبل مصری و یمانی خروج کریں گے (غیبۃ طوسی، ارشاد)

۵۳

فضل نے ابن فضال سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ سفیانی سے پہلے مصری اور یمانی خروج کریں گے۔ (غیبۃ طوسی)

عبداللہ کے بعد مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی

۵۴

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، عثمان نے درست سے، درست نے عمار بن مروان سے، عمار نے ابولہبیر سے، اور ابولہبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

”مَنْ يَضْمَنُ لِي مَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ اضْمَنْ لَهُ الْقَائِمَ“

”تم قال: اذا مات عبد الله لم يجتمع الناس بعده على احد ولم يتناه هذا الامر دون صاحبكم انشاء الله ويذهب ملك سنين ويصير ملك الشهور والايام“

فقلت: يطول ذلك

قال: كذا... جو شخص عبداللہ کی موت کی ضمانت لے، میں اس کے لیے

امام قائم کی ضمانت لینے کو تیار ہوں اس لیے کہ عبداللہ کے مرنے کے بعد مسلمان کسی ایک شخص کی حکومت پر شفق نہ ہوں گے اور اس حکومت کو تمہارے امام سے کوئی روک نہیں سکتا، انشاء اللہ پھر برسوں کی حکومت ختم ہو کر مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی۔

میں نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ طویل ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔“

(غیبۃ طوسی)

۵۵ بنی فلان کی حکومت کا زوال

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے سلام بن عبداللہ سے، انھوں نے ابولہبیر سے اور ابولہبیر نے بکر بن حرب سے اور بکر نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”لا يكون فساد ملك بني فلان حتى يختلف سيفي بني“

فلان فاذا اختلفوا كان عند ذلك فساد ملكهم“

”بنی فلان کی حکومت اس وقت تک زوال پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ

بنی فلان کی دو تلواریں آپس میں نہ ٹکرائیں۔ جب دونوں ٹکرائیں گی تو انکی

حکومت زوال پذیر ہو جائے گی۔“

(غیبۃ طوسی)

۵۶ ماہین مکر و مدنیہ کشت و خون

فضل نے برزنجی سے، برزنجی نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ان من علامات الفرج حدثا يكون بين الحرمين“

قلت: و ائشي شي يكون الحدت؟

فقال: عصبية تكون بين الحرمين ويقتل فلان من ولد

(غیبۃ طوسی، ارشاد)

فلان خمسة عشر كيشا۔“

”فرج دکشا دگی کی علامات میں سے ایک علامت ایک حادثہ ہے جو مکر

اور مدنیہ کے درمیان واقع ہوگا۔“

میں نے عرض کیا: وہ کیا حادثہ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلان شخص فلان کی اولاد میں پندرہ مہینوں (جوانوں) کو قتل کریگا۔“

### ۵۷) کوفہ میں قتلِ عام

فضل نے ابن فضال و ابن ابو نجران سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر بمانی سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

” لا ینذہب ملک ہولاء حتی یتعرضوا الناس بالکوفۃ  
یوم الجمعة و کأبی أنظر الی رؤوس تندر فیما بین  
المسجد و اصحاب الصابون “

” ان لوگوں کی سلطنت اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک یہ لوگ کوفہ میں بروز جمعہ لوگوں کو ترخیج نہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسجد اور اصحاب صابون کے درمیان تندر کے بہت سے سر ہیں۔ “ (غنیۃ طوسی - ارشاد)

### ۵۸) دورِ غیبت میں مسلمانوں کا حال

فضل نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابو عمار سے، انھوں نے علی بن ابومرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک عامری سے، انھوں نے عمیر بن نفیل سے روایت کی ہے، عمیر کا بیان ہے کہ میں نے دخترِ امام حسن ابن علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ

” لا ینکون ہذا الامم الذی تنتظرون حتی یدر بعضکم من بعض، ویلعن بعضکم بعضاً، ویقتل بعضکم فی وجہ بعض و حتی یشہد بعضکم بالکفر علی بعض “

قلت: ما فی ذلک خیر؟

قالت: الخید کلہ فی ذلک عند ذلک یقوم قائمنا فیرفع ذلک کلہ “

” جس امر کا تم لوگوں کو انتظار ہے وہ اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگو، ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھوکو گے اور ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگو گے۔ “

میں نے کہا: پھر اس میں بھلائی تو کچھ بھی نہ رہی؟

انھوں نے کہا: ساری بھلائی تو اسی میں ہے، اس لیے کہ اُس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔ (غنیۃ طوسی)

### ۵۹) موتِ احمر اور موتِ اَبیض سے مراد

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے محمد بن ابوالبلاد سے، انھوں نے علی بن محمد ادری سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے اُنکے جد سے روایت کیا ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” بین یدی القائم موت احمر و موت ابيض و جراد فی حیثہ  
و جراد فی غیر حیثہ احمر کأوان الدَّم فاما الموت الاحمر  
فالتیف، و اما الموت الابيض فالطاعون “

” امام قائم سے پہلے موتِ احمر (سرخ موت) ہوگی، موتِ ابيض (سفید موت) ہوگی، موسم کی ٹڈیاں ہوں گی اور بغیر موسم کی ٹڈیاں ہوں گی، جو خون کے مانند سرخ ہوں گی، لیکن موتِ احمر (سرخ موت) تلوار سے قتل ہے اور موتِ ابيض (سفید موت) طاعون سے ہلاکت ہے۔ “ (غنیۃ طوسی، ارشاد، غنیۃ لغائی)

### ۶۰) اہل بیتِ نبی کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی

فضل نے نضر بن مزاحم سے، انھوں نے ابولہب سے، انھوں نے ابو زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن زین سے، انھوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا:

” دعوة اهل بیت نبیکم فی آخر الزمان فالزمو الارض و کفوا  
حتی تروا قادیتمہا، فاذا خالفت الترتک التروم و کثرت الحروب  
فی الارض و ینادی مناد علی سور دمشق: ویل لادم من  
شرقد اقترب و یختر (ب) حائط مسجدہا “

” تمہارے نبی کے اہل بیت کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی۔ لہذا جب تک تم لوگ اس دعوت کے قائل نہ ہو سکو جو زمین پکڑ لو اور خاموش رہو تا وقتیکہ ترک کے لوگ روم کی مخالفت کریں اور رومے زمین پر جنگوں کی کثرت نہ ہو اور دمشق کی شہر سپاہ پر ایک منادی ندا کرے کہ شرقیہ، اور دمشق کی مسجد کی دیوار منہدم نہ ہو جائے۔ “

(غنیۃ طوسی)

فضل نے ابن ابوجبران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جارد سے انھوں نے محمد بن بشر سے اور انھوں نے محمد بن حنفیہ علیہ السلام سے روایت کی ہے محمد بن بشر کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ اب تو یہ امر بہت طویل ہو گیا، آخر یہ حال کب تک ایسا ہی رہے گا؟ آنجناب نے اپنا سر مبارک ہلایا اور فرمایا:

” اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَعْصِ الزَّمَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَجْفُوا الْاِخْوَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَلْطِمِ السُّلْطَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَلْقِمْ الزَّانِدِينَ مِنْ قُرَوَيْنَ فِيهِتَاكَ سَتُورَهَا وَيَكْفُرُ صَدُورَهَا ، وَيَخْتَرُ سَوْرَهَا ، وَيَذْهَبُ بِرَجَّتِهَا ؟ مَنْ فَرَمَنَهُ اِدْرَاكُهُ وَمَنْ حَارَبَهُ قَتَلَهُ ، وَمَنْ اَعْتَزَلَهُ اَفْقَرُوْهُ مِنْ تَابِعِهِ كَفَرُ حَتَّى يَقُومَ بَاكِيَانِ : بَاكٍ يَسْكِي عَلِيَّ دِينَهُ وَبَاكٍ يَسْكِي عَلِيَّ دُنْيَاهُ .“

” ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو کاٹ کھانے والا زمانہ نہیں آیا، ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو بھائیوں نے بھائیوں پر جفا نہیں کی ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو سلطان وقت نے ظلم نہیں کیا ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو زندین نے قرۓین سے خروج بھی نہیں کیا ہے کہ ان کی پردہ دری کرے اور ان کے نکلنے کی راہوں کو بند کر دے، ان کی شہر بنیاہوں کو تبدیل کر دے، ان کی دستروں کو مٹا دے اور جو ان سے فرار کی کوشش کرے اسے گرفتار کرے، جو ان سے جنگ کرے اسے قتل کرے، جو انھیں چھوڑ کر گوشہ نشین بن جائے وہ محتاج ہو جائے جو ان کی اتباع کرے کافر ہو جائے یہاں تک کہ دو قسم کے رونے والے ہوں گے ایک اپنے دین کے لیے روتا ہوگا اور دوسرا اپنی دنیا کے لیے۔“

فضل نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

” الزم الارض ولا تحرك يديا ولا رجلا حتى تروى علامات اذكرها“

لك وما اراك تدرک ، اختلافات بنی فلان و منادی ناری من السماء یجیبکم الصوت من ناحية دمشق بالفتح و خسف قرية من قرى الشام تسنى الجابية و مستقبل اخوان الترك حتى ينزلوا الجزيرة و مستقبل مارقة الروم حتى ينزلوا الرملة فتلك السنة فيها اختلافات كثير في كل ارض من ناحية المغرب فأول ارض تخرب الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات : راية الاصمب و راية الابقع و راية السفياي .“

” تم لوگ زمین پر پڑے بیٹھے رہو کوئی ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ دو جس کو میں بیان کرتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ وہ زمانہ نہ پاسکو گے۔ (وہ علامات یہ ہیں)

بنی فلان میں اختلافات، آسمان سے منادی کی نرا، دمشق کی جانب سے فح کی آواز بلند ہونا، شام کے ایک قریے کا زمین میں دھنس جانا جس کا نام جابیس ہے ترک اخوان کا آگے بڑھ کر جزیرے میں منزل کرنا، مارقة روم کا لگے بڑھ کر رطہ میں اتنا اور اُس سال مغرب کی جانب کے ہر خطے میں اختلافات پیدا ہونا۔ سب سے پہلے ملک شام کی تباہی جس میں تین بھنڈے بلند ہوں گے ایک چنگبر اچھنڈا، ایک سرخ چھنڈا اور ایک سفیانی کا چھنڈا۔“

(عینیہ طوسی، ارشاد)

احمر بن علی رازی نے مقالعی سے، انھوں نے بکار بن احمر سے، انھوں نے حسن بن حسین سے، انھوں نے عبداللہ بن بکر سے، انھوں نے عبدالملک بن اسماعیل الاسدی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے بیان کیا:

” السنة التي يقوم فيها المسدحى تسطر اربعا وعشرين مطرة يري اثرها وبركتها“

” جس سال امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس سال چوبیس مرتبہ پانی برسے گا اور اس کے اثرات اور برکات نظر آئیں گے“

(عینیہ طوسی)

## بنی عباس کی حکومت کا زوال

۶۳

” کتب الاحبار سے روایت ہے اُن کا قول ہے کہ جب بنی عباس میں سے  
” اذا ملک رجل من بنی العباس یقال له : عبد الله و هو ذوالعین  
بہا افتتحوا و بہا یختمون و هو مفتاح البلاء و وسیع الفناء  
فاذا قریٰ له کتاب بالشام : من عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
لہ یلبثوا ان یبلغکم ان کتاباً قریٰ علی منبر مصر : من  
عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
وفی حدیث اخر قال :

” الملك لبني العباس حتى يبلغكم كتاب قريء بمصر من  
عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین و اذا كان ذلك فهو  
زوال ملكهم و انقطاع مآلتهم فاذا قریٰ علیکم اول النهار  
لبني العباس من عبد الله امیر المؤمنین فانظروا کتاباً یقرأ  
علیکم من اخر النهار من عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
و ویل لعبد الله من عبد الرحمن ”

” جب بنی عباس میں سے وہ شخص بادشاہ ہوگا جس کے نام کا پہلا حرف عین (ع)  
ہوگا یعنی عبداللہ۔ تو عبداللہ نامی سے یہ سلطنت شروع ہوگی اور عبداللہ  
نامی پر سلطنت ختم بھی ہوگی۔ وہ مصائب کی کنجی اور فنا کی تلوار ہوگا جب شام  
میں اس کا اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ کے بندے (رحمن کے بندے) عبداللہ امیر  
المؤمنین کی طرف سے (اہل شام پر واضح ہو) تو فوراً ہی تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے  
گی کہ منبر مصر پر یہ اعلان پڑھا گیا ہے کہ اللہ کے بندے عبدالرحمن امیر المؤمنین  
کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بنی عباس کی حکومت چلتی رہے گی یہاں تک کہ  
تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے گی کہ مصر میں یہ اعلان پڑھ کر سنا یا گیا ہے کہ اللہ کے  
بندے عبدالرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)۔ اور جب  
ایسا ہوگا تو ہی بنی عباس کی سلطنت کے زوال اور قوت حکومت کے ختم ہونے  
کا وقت ہوگا۔ جب صبح کو بنی عباس کی طرف سے یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ عبداللہ

امیر المؤمنین کی طرف سے، تو انتظار کرنا کہ شام کو یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ  
کے بندے عبدالرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے۔ اور عبدالرحمن کی طرف سے  
عبداللہ پر سخت ضرب (ویل) ہوگی۔“

## خروج سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا

۶۵

” حذلم بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے  
عرض کیا کہ مجھے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کچھ بتائیں کہ اس کی نشانیاں کیا ہیں ؟  
آپ نے فرمایا :

” یكون قبل خروج وجه رجل یقال له عون السلمي بارض  
الجزيرة و یكون مأواہ تکریت و قتلہ بہ مسجد دمشق ثم یكون  
خروج شعيب بن صالح من سمرقند ثم ینحرج السفیانی تلحون  
من الوادی الی البلس و هو من ولد عتبہ بن ابی سفیان فاذا  
ظہر السفیانی اختفی المہدی ثم ینحرج بعد ذلك

” ظہور امام مہدیؑ علیہ السلام سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام  
عون بن سلمیٰ ہوگا اور وہ جزیرہ سے خروج کرے گا اس کام کو تکریت ہوگا اور  
مسجد دمشق میں اس کا قتل ہوگا۔ پھر سمرقند سے شعیب بن صالح خروج کرے گا  
پھر سفیانی تلحون وادی یابس سے خروج کرے گا جو عقبہ بن ابی سفیان کی  
اولاد میں سے ہوگا۔ جب سفیانی خروج کرے گا تو اس وقت امام مہدیؑ خود  
کو پوشیدہ کر لیں گے اس کے بعد ظہور کریں گے۔“

(غیبیہ طوسی)

## قرظین سے ایک شخص کا خروج

۶۶

” حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا :  
” ینحرج بقزوين رجل اسمه اسم نبی یسع الناس الی طاعنتہ  
المشرك والمومن یبعلاً الجبال خوفاً ”

” قزوين سے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اسکی  
اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اس کے خوف سے مشرک اور  
مومن سے پہاڑ بھر جائیں گے۔“

(غیبیہ طوسی)

## پندرہ رمضان کو سورج گہن اور آخری تاریخوں میں چاند گہن

(۶۷)

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابونصر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے  
بدر بن خلیل ازری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
” ایتان تکونان قبل القائم لم یكونا منذ هبط آدم عليه السلام  
إلى الارض تنكشف الشمس في النصف من شهر رمضان والقمر  
في الآخر “

فقال الرجل: يا ابن رسول الله تنكشف الشمس في آخر الشهر والقمر  
في النصف؟

فقال ابو جعفر: إني لأعلم بما تقول ولكنهما ایتان لم یكونا منذ  
هبط آدم عليه السلام “

” قبل ظہور امام قائم ۱۴ دو نشانیوں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے  
زین پر وارد ہونے سے لیکر اُس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوتی ہوگی۔ ایک تو  
پندرہ ماہ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اسی کی آخری تاریخ میں چاند گہن  
کا ہونا۔“

یہ سکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزند رسول! سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں  
ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں  
حضرت آدم علیہ السلام کے زین پر اترنے سے لیکر اُس وقت تک کبھی رونما نہ ہوتی  
ہوں گی۔“ (غنیۃ طوسی، ارشاد، غنیۃ نغانی، کافی)

## فرج کی مجملہ علامت

(۶۸)

فضل نے ابن اسباط سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے انھوں نے  
حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج و کشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں  
تمہیں مجملہ تاہوں یا تفصیل کے ساتھ؟

میں نے عرض کیا، مجملہ ہی بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: ” اِذَا تَحَرَّكَ رَايَاتِ قَيْسِ بَمِصْرٍ وَرَايَاتِ كَنْدَاهِ بِخُرَّاسَانَ  
أَوْ ذَكَرَ غَيْرَ كَنْدَاهِ “

” جب قیس کے جھنڈے مصر سے اور کندہ کے جھنڈے خراسان سے حرکت  
کریں۔“ (توسمجہ لبنا کہ فرج و کشادگی قریب ہے) (ارشاد، غنیۃ شیخ)

## ظہور سے قبل خوشحال کا سال ہوگا

(۶۹)

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطاحی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت  
کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” اِنَّ قَدَامَ الْقَائِمِ لَسَنَةَ غِيْدَا قَةَ يَعْنِدُ الشَّرَّ فِي النَّحْلِ  
فَلَا تَشْكُوْا فِي ذَلِكَ “

” امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل جو سال ہوگا وہ اتنی سرسبز و شادابی  
کا سال ہوگا اور اس میں اسقدر پیداوار ہوگی کہ کھجوریں درختوں پر سڑ جائیں گی اور  
(انھیں کوئی توڑنے والا نہ ہوگا) اس میں شک نہ کرنا۔“ (غنیۃ طوسی)

## اہل حبشہ کے ہاتھوں انہدام کعبہ

(۷۰)

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع  
سے، انھوں نے ابولبید سے روایت کی ہے اُن کا قول ہے کہ:

” تَخْيِرُ الْحَبَشَةَ الْبَيْتَ فَيَكْسِرُوْنَهُ وَيُوْخِذُ الْحَجْمَ فَيَنْصِبُ  
فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ “

” اہل حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجرِ اسود کو لیجا کر مسجدِ کوفہ میں نصب  
کیا جائے گا۔“ (غنیۃ طوسی)

## سفیانی کی مدت حکومت

(۷۱)

فضل نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے محمد بن سلم سے  
روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا

آپ نے فرمایا: "إِنَّ السَّفِيَانِيَّ يَمْلِكُ بَعْدَ ظَهْرِهِ عَلِيٌّ الْكُورِ الْخَمْسَ حِمْلٍ  
 امْرَأَةً ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "اسْتَغْفِرُ اللَّهَ حِمْلَ حِمْلٍ وَهُوَ مِنْ  
 الْأُمَمِ الْمَحْتَمُونَ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ"  
 "سفیان بن عروج کے بعد پانچ علاقوں پر عورت کے حمل کی مدت کے برابر (نوماہ)  
 حکومت کریگا۔" پھر فرمایا: استغفر اللہ، اونٹ کے مدت حمل کے برابر اور یہ  
 حتیٰ امر ہے اس کا ہونا لادری و لازمی ہے۔" (غنیۃ طوسی)

### سفیان بن عروج کا کوفہ میں ورود اور علی کے شیعہ کے سر کی قیمت ایک ہزار درہم

فضل نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے عثمان بن جبہ سے، انھوں نے  
 عمر بن ابان کلبی سے روایت کی ہے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
 سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"كَأَنَّيَّ بِالسَّفِيَانِيِّ أَوْ بِصَاحِبِ السَّفِيَانِيِّ قَدْ طَرَحَ رَحْلَهُ فِي  
 رَحْبَتِكُمْ بِالْكُوفَةِ، فَنَادَى مُنَادِيَهُ مِنْ جَاءِ بَرٍّ أَوْ مِنْ شَيْعَةٍ  
 عَلِيٍّ فَلَهُ الْفَنَ دَرَاهِمٍ، فَيُثَبُّ الْجَارُ عَلَيَّ جَارَهُ، وَيَقُولُ: هَذَا  
 مِنْهُمْ، فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَيَأْخُذُ الْفَنَ دَرَاهِمٍ"  
 "گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیان بن عروج یا اس کے کسی مصاحب نے تمہارے کونے کے  
 باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اس کی طرف سے کوئی منادی نڈھے رہا ہے کہ جو شخص علی  
 کے شیعہوں میں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اس کو ایک ہزار درہم دوں گا  
 یہ سن کر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر چھپے گا اور کہے گا کہ یہ بھی ان میں سے ہے اور  
 اس کا سر کاٹ کر لیجائے گا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا۔"

پھر فرمایا: "أَمَّا رَأَى مَا رَأَيْتُمْ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ كُنْتُمْ إِذْ لَا وَوَلَدَ الْبَغْيَا وَكَأَنَّ  
 أَنْظَرَ إِلَى صَاحِبِ الْبَرِيقِ "قلت: وَمَنْ صَاحِبِ الْبَرِيقِ؟  
 فقال: رَجُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُ يَقُولُ كَمْ يَلْبَسُ الْبَرِيقَ فَيُحَوِّشُكُمْ فَيُفَكِّمُكُمْ  
 وَلَا تَعْرِفُونَهُ فَيُغْمِزُكُمْ رَجُلًا أَمَّا إِنَّهُ لَيَكُونُ إِذْ أَنْ لَيْسَ بِكُمْ"  
 "اور اس وقت تم لوگوں پر حاکم اور امیر کوئی نانا زادہ ہوگا۔ اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں

کہ ایک نقاب پوش: "میں نے عرض کیا کہ وہ نقاب پوش کون ہے؟"  
 فرمایا: وہ تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا جو تم ہی لوگوں جیسی باتیں کرے اور وہ  
 نقاب پوش ہوگا اور تم لوگوں کی نشاندہی کرے گا، وہ تم لوگوں کو پہچانتا ہوگا  
 مگر تم لوگ اُسے پہچانتے ہو گے اور تم میں سے ایک ایک مرد کی نشاندہی کرے گا  
 اور وہ بھی زنا زادہ ہوگا۔" (غنیۃ طوسی)

### علامات ظہور

ایک جماعت نے ابو الفضل شیبانی سے، انھوں نے ابو نعیم زمر بن عوام ابن مغیرہ  
 عمری سے، انھوں نے ابو یوسف یعقوب بن نعیم عمرو قرظانہ کا تب سے، انھوں نے احمد ابن  
 محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، انھوں نے اسماعیل بن عباس سے، انھوں نے  
 مہاجر بن حکیم سے، انھوں نے معاویہ بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی  
 علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
 "إِذَا اخْتَلَفَ رُحْمَانُ بِالشَّامِ فَهُوَ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى"

قيل: ثُمَّ مَهْ وَ

قال: ثُمَّ رَجْفَةٌ تَكُونُ بِالشَّامِ فَتَهْلِكُ فِيهَا مِائَةٌ أَلْفٌ يَجْعَلُهَا  
 اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَذَابًا عَلَى الْكَافِرِينَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
 فَانظُرُوا إِلَى أَصْحَابِ الْبَرَادِيزِ الشَّهْبِ وَالرَّيَّاتِ الصَّفْرِ  
 تَقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ حَتَّى تَحُلَّ بِالشَّامِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانظُرُوا  
 خَسْفًا بِقَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ يُقَالُ لَهَا: خَرَشْنَا، فَإِذَا  
 كَانَ ذَلِكَ فَانظُرُوا ابْنَ أَسْكَلَةَ الْأَكْبَادِ الْبَوَادِي الْيَابِسِ"  
 "جب شام میں دونیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے  
 ایک نشانی ہے۔"

عرض کیا گیا: پھر کیا ہوگا؟

فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مؤمنین کے لیے رحمت اور کافروں  
 کے لیے عذاب ہوگا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مر جائیں گے جب ایسا  
 ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا  
 آئے گا اور شام میں وارد ہوگا جب ایسا ہوگا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ



جس کا نام خرشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا  
کہ وادی یا بس سے ہندہ جگر خوار (جگر چبانے والی) کا بیٹا (سفیانی) خروج  
کرے گا۔ (غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۳) مدتِ اقتدارِ سفیانی

قرقارہ نے محمد بن خلف سے، انھوں نے حسن بن صالح بن اسود سے، انھوں نے  
عبدالجبار بن عباس بہرانی سے، انھوں نے عمار دھنی سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”کرتعدون بقاء السفیانی فیکم؟“

قال: قلت: حمل امرأة تسعة اشهر

قال: ما اعلمکم یا اهل الکوفة۔“

”تم لوگوں کا کیا خیال ہے سفیانی کی حکومت تم لوگوں پر کتنے دنوں تک رہے گی؟  
میں نے عرض کیا: ایک عورت کے مدتِ حمل کے برابر یعنی نو ماہ۔“

فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگوں میں یہ شخص کتنا زیادہ جاننے والا ہے۔

(غیبۃ طوسی)

### ۴۵) سفیانی نصرانی کے بھیس میں

قرقارہ نے اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمن سے،  
انھوں نے جعفر بن سعد کاہلی سے، انھوں نے اعش سے، انھوں نے بشیر بن غالب سے اور بشیر کا  
بیان ہے کہ: ”یقبل السفیانی من بلاد الروم منتصراً فی عنقہ صلیب و

هو صاحب القوم“

”سفیانی بلادِ روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا اس کے گلے میں صلیب

(غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۶) دریائے فرات میں شدید سیلاب

احمر بن علی رازی نے محمد بن اسحاق مقری سے، انھوں نے مقانعی سے، انھوں نے  
بکار سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن سعد اسدی سے، انھوں نے اپنے والد  
سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

”عام أو سنة الفتح ینشق الفرات حتی یدخل اذقۃ الکوفة“  
”فتح (ظہور) کے سال دریائے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفہ کی  
گلیوں تک پانی بھر جائے گا“ (غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۷) خراسان سے سیاہ علم کو فرمائیں گے

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سناک سے، انھوں نے ابراہیم بن  
عبداللہ ہاشمی سے، انھوں نے ابراہیم بن ہانی سے، انھوں نے نعیم بن حماد سے، انھوں نے سعید سے  
انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ:

”تنزل الرايات السود التي تخرج من خراسان الى الکوفة

فاذا ظهر المسدحی بعث اليه بالبيعة“

”وہ سیاہ علم خراسان سے نکل کر کوفہ تک آئیں گے جب حضرت امام مہدی

ظہور فرمائیں گے تو وہ بیعت کے لیے بھیج دیے جائیں گے۔“ (غیبۃ طوسی ۲)

### ۴۸) امام قائم کا لشکر قبیل سارے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا

قرقارہ نے محمد بن خلف حماد سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان ازری سے، انھوں نے  
سفیان بن ابراہیم جریری سے انھوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

”انفس الرکبة غلام من آل محمد اسمہ محمد بن الحسن یقتل

بلا جرم ولا ذنب فاذا قتلوه لم یبق لهم فی السماء عا ذرو

لا فی الارض ناصہ، فعند ذلک یبعث الله قائم آل محمد

فی عصبة لهم اذق فی اعین الناس من الکحل، فاذا خرجوا

سبکی لهم الناس، لا یرون الا اثمهم یختطفون، یفتح الله

لهم مشارق الارض ومغاربها الا وهم المؤمنون حقاً الا

ان خیر الجهاد فی آخر الزمان“

”نفسِ رکیہ آلِ محمد میں سے ایک کسب بچہ ہوگا جس کا نام محمد بن حسن ہوگا۔“

اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر آسمان پر ان کے لیے کوئی معذرت چاہنے والا نہ ہوگا اور نہ زمین پر ان کا کوئی مددگار ہوگا، اس وقت اللہ تعالیٰ قائم آل محمد کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ جب یہ لوگ خروج کریں گے تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے۔ ان کا خیال ہوگا کہ یہ بیچارے تو ذرا دیر میں اچک لیے جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے ذریعے سے سارے مشرق و مغرب کے حاکم کو فتح کر دے گا۔ آگاہ ہو وہی لوگ حقیقی مومن ہوں گے۔ اور یہ بھی مومن لو کہ بہترین جہاد آخر زمانہ کا ہے۔“

(غیبیہ طوسی)

### آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا

(۷۹)

قرقارہ نے عباس بن یزید بخرانی سے، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انھوں نے معمر سے، معمر نے ابن طاووس سے، انھوں نے علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ: ”لا یشخروج المسدئی حتی تطلع مع الشمس ایة“

حضرت امام مہدی ۲ اُس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔“

(غیبیہ طوسی)

### مسجد براءثا

(۸۰)

محمد بن شہدی نے محمد بن قاسم سے انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے مشایخ سے، انھوں نے سلیمان اعش سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے، انھوں نے کہا کہ حجج سے خادم رسول اللہ بن مالک نے بیان کیا کہ:

”و لما رجع امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام من قتال اهل التہرون و نزل براءثا و کان بہا راہب فی قلایتہ و کان اسمہ الحباب ، فلما سمع الراہب الصیحة و العسکو اشرقت من قلایتہ الی الارض فنظر الی عسکو امیر المؤمنین ا فاستفطع ذلک و نزل مبادراً فقال : من ہذا ؟ و من رئیس ہذا العسکو ؟“

فقیل لہ : ہذا امیر المؤمنین و قد رجع من قتال اهل التہرون

فجاء الحباب مبادراً یتحطی الناس حتی وقف علی امیر المؤمنین فقال : السلام علیک یا امیر المؤمنین حقاً حقاً : فقال لہ : و ما علمک بائی امیر المؤمنین حقاً حقاً ؟ قال لہ : سبذالک اخبرنا علماؤنا و احبارنا۔

فقال لہ : باحباب !۔ فقال لہ الراہب : و ما علمک باسی ؟ فقال لہ : آعلمنی بذالک حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

فقال لہ الحباب : مد یدک فانا أشہد ان لا إله الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ و انک علی بن ابی طالب و صیتہ۔

فقال لہ امیر المؤمنین علیہ السلام : و آیین تاوی ؟ فقال : اکون فی قلائیة لی ہہنا۔ فقال لہ امیر المؤمنین : بعد یومک ہذا لا تسکن فیہا ، و لکن ابن ہرہنا مسجداً و اسمہ باسم بانیہ فیناہ رجل اسمہ براءثا فسنتی المسجد ببراءثا باسم البانی لہ۔

ثم قال : و من این تشریب یا حباب ! فقال : یا امیر المؤمنین من دجلة ہہنا۔ قال : فلم لا تحفر ہہنا عیناً أو بئراً فقال لہ : یا امیر المؤمنین کما حفرنا بئراً و جداولنا ما لحتہ غیر عذبة ، فقال لہ امیر المؤمنین : احفر ہہنا بئراً فحفر فخرجت علیہم صخرة لم یستطیعوا قلعہا فقلعہا امیر المؤمنین فانقلعت عن عین احملی من الشمد و الذین من الزبید۔

فقال لہ یا حباب ! یکون شربک من ہذہ العین اما انتہ یا حباب ! سببتنی الی جنب مسجدک ہذا مدینة و تکثر الیجا برة فیہا و تعظم البلاء حتی انہ لیرک فیہا کل لیلۃ جمعة سبعون الف فرج حرام فاذا عظم بلاؤہم شدت و اعلى مسجدک بفضوة ثم وابنه بنین ثم وابنه لایہدمہ الا کافر ثم بیتاً۔ فاذا فعلوا ذلک منعوا الحج ثلاث سنین و اجترقت خضرہم و سلط اللہ علیہم رجلاً من اهل السفح لا یدخل بلد الا اہلک و اہلک

أهلها ثم ليعد عليهم مرة أخرى ثم يأخذهم القحط والغلا  
ثلاث سنين حتى يبلغ بهم الجهد ثم يعود عليهم  
ثم يدخل البصرة فلا يدع فيها قائمة الأسخطها واهلكها  
واسخط أهلها، وذلك إذا عمرت الخربة وبنى فيها مسجد  
جامع، فعند ذلك يكون هلاك البصرة، ثم يدخل مدينة  
بناها الحجاج يقال لها واسط. فيفعل مثل ذلك ثم يتوجه نحو  
بغداد، فيدخلها عفواً ثم يلتجئ الناس إلى الكوفة ولا  
يكون بلد من الكوفة تشوش الأمر له ثم يخرج هو والذي  
ادخله بغداد نحو قبرى لينبشه فيتلقاهما السفيا فيهنرهما  
ثم يقتلهما ويوجه جيشنا نحو الكوفة فيستعيد بعض أهلها  
ويجئ رجل من أهل الكوفة فيلجئهم إلى سور من لجا  
اليها أمن، ويدخل جيش السفيا في الكوفة فلا يدعون  
احداً إلا قتلوه وإن الرجل منهم ليمر بالذرة المطروحة  
العظيمة فلا يتعرض لها ويرى الصبي الصغير فيلحقه  
فيقتله.

فعد ذلك يا حباب يتوقع بعد ما هيها هيها و أموم  
عظام وفتن كقطع الليل المظلم فاحفظ عني ما أقول لك يا حبا  
” ترجمہ ” جب امیر المومنین علیؑ لام اہل نہروان سے جنگ کر کے واپس ہوتے تو راہ  
میں آپ نے مقام بُراٹا پر منزل فرمائی، وہاں ایک راہب جس کا نام حباب تھا  
اپنے دیر میں رہتا تھا جب اس نے اپنے دیر کے قریب لشکر کے شور و غل کی  
آواز سنی تو اس نے جھانک کر دیکھا تو یہ امر اس کو قبیح محسوس ہوا۔ فوراً دیر سے  
اترا اور کہنے لگا یہ فوج کیسی ہے؟ اور اس کا سردار کون ہے؟ تو اس سے کہا  
گیا کہ اس کے امیر سردار امیر المومنین ہیں جو جنگ نہروان سے واپس ہوتے  
ہیں۔ یہ سیکر وہ مجمع کو چیرتا ہوا آیا اور امیر المومنین کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا:  
اے واقعی اور حقیقی امیر المومنین! آپ پر میرا سلام ہو۔

آپ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں واقعی اور حقیقی امیر المومنین ہوں؟  
وہ بولا: اس بات کی خبر ہمارے علماء اور دینی پیشواؤں نے دی ہے۔

— آپ نے فرمایا: اے حباب!  
— اُس نے کہا: آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟  
— آپ نے فرمایا: اس کی خیر میرے حبیب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے۔  
— حباب نے کہا: اب آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، پس میں گو اسی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی  
— اللہ سوائے اللہ کے محمد ﷺ کے رسول ہیں اور بیشک آپ علی ابن ابی طالب  
ان کے وصی ہیں۔

— امیر المومنین نے فرمایا: تم کہاں رہتے ہو؟  
— اس نے کہا: یہاں میرا ایک دیر ہے اسی میں رہتا ہوں۔  
— آپ نے فرمایا: اب آج کے بعد اس میں نہ رہو، بلکہ اس کے بدلے یہاں ایک مسجد  
بنو اور اس کے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام رکھ دینا۔  
چنانچہ ایک شخص نے جس کا نام بُراٹا تھا وہاں ایک مسجد تعمیر کرا دی، اس لیے اسکے  
بانی کے نام پر اس مسجد کا نام مسجد بُراٹا رکھ دیا گیا۔  
— آپ نے پھر پوچھا: اے حباب! تم یہاں پانی کہاں سے پیتے ہو؟  
— اُس نے عرض کیا: یا امیر المومنین! دریا سے دجلہ سے پانی لاتا ہوں۔  
— آپ نے فرمایا: پھر تم یہاں ایک چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیتے؟  
— عرض کیا: یا امیر المومنین! جب بھی یہاں کنواں کھودتا ہوں کھارا پانی نکلتا ہے،  
میٹھا پانی نکلتا ہی نہیں۔

— آپ نے فرمایا: اچھا، اس مقام پر کنواں کھودو۔  
جب وہاں سے کھودا گیا تو ایک بہت بڑی پتھر ملی چٹان نکلی جس کو  
لوگ اکھاڑ نہ سکتے۔ چنانچہ امیر المومنین علیؑ نے اس چٹان کو  
ایک اشارے سے اکھاڑ پھینکا اور جو پانی وہاں سے برآمد ہوا وہ  
شہد سے زیادہ شیریں اور تکھن سے زیادہ لذیذ تھا۔

— پھر آپ نے فرمایا: اے حباب! اب تم اس چشمے سے پانی پیتے رہنا، مگر سنو!  
عنقریب تمہاری اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر آباد ہوگا اور اس میں ظالموں اور  
بدکاروں کی کثرت ہوگی، ہر شب جسم ستر ہزار حرام کاریوں کا ارتکاب ہوگا اور  
تمہاری اُس مسجد پر جانور مانرے جائیں گے اور اس کو ایک کافر منہدم کرے گا۔ تین  
سال تک حج روک دیا جائے گا، لوگوں کی زراعتیں جلا دی جائیں گی، اور پھر ان

لوگوں پر ایک بیکار مسلط ہوگا۔ وہ جس شہر میں جائے گا اسے برباد کرے گا اور اہل شہر کو ہلاک کرے گا، پھر وہ وارد بصرہ ہوگا اور وہاں کے پرستون کو گرائے گا وہاں کے باشندوں کو بے سکون کر دے گا۔ اس کے بعد کھنڈرات پھر سے آباد ہوں گے اور وہاں ایک جامع مسجد تعمیر ہوگی، اس کے بعد بصرہ پھر سے تباہ ہوگا۔ وہ بیکار یہاں سے شہر واسط میں جائے گا جس کو حجاج نے آباد کیا ہوگا اور اس شہر کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا، پھر بغداد پہنچے گا اس کو مٹائے گا، لوگ وہاں سے بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے۔ پھر وہ اور جس نے اس کو بغداد آنے کی دعوت دی ہوگی دونوں میری قبر کھودنے کے لیے چلیں گے۔ ان دونوں کا مقابلہ سفیانی سے ہوگا اور وہ انھیں شکست دیگا اور انھیں قتل کر دے گا اور اس کی فوج کوفہ کی جانب بڑھے گی اور کوفہ میں داخل ہوگی تو وہاں وہ جس کو چاہے گا قتل کرے گا حتیٰ کہ ایک بچے کو پائے گا اسے بھی قتل کر دے گا۔ پھر اس وقت اے حباب! انسوس انسوس، بڑے بڑے منظام اور قتلوں کی امید رکھو، اور جو کچھ میں بتا رہا ہوں اسے یاد رکھو۔“

(کشف الیقین)

### دجال اور اس کے ساتھیوں کی جنگ

(۸۱)

سعد نے احمد بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اور ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”من اراد ان یقاتل شیعة الدجال فلیقاتل الباکی علی دم عثمان بن علی اهل نہروان ان من لقی الله مؤمناً بان عثمان قتل مظلوماً لقی الله عز وجل ساخطاً علیه ولا یدرك الدجال۔“

فقال رجل: یا امیر المومنین! فان مات قبل ذلك؟

قال: فبیعت من قبره حتی لا یؤمن به وان رغب انفسه۔“

و جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دجال کے پیروکاروں سے جنگ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ عثمان کے قتل پر اور اہل نہروان پر رونے والوں سے جنگ کرے اور اگر کوئی مسلمان ایمان رکھتا ہو اللہ سے ملاقات کرے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوئے تو اللہ تعالیٰ

اس پر سخت غضبناک ہوگا اور وہ دجال کو نہ پائے۔ پس ایک شخص نے کہا: یا امیر المومنین! وہ اس سے قبل ہی مر گیا؟ آپ نے فرمایا: پس اللہ اس کو قبر سے اٹھائے گا حتیٰ کہ وہ ایمان نہ لائے

### علامات ظہور کی ایک فہرست

(۸۲)

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”الارشاد“ کے باب اول صفر ۳۳۶ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ بہت سی احادیث میں ان علامات و حادثات اور واقعات کا تذکرہ ہے جو امام قائم کے قیام و ظہور سے پہلے وقوع پذیر اور رونما ہوں گے

”ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں“

مثلاً ”خروج السفیانی و قتل الحسنی و اختلاف بنی العباس فی الملك الدنیوی و کسوف الشمس فی النصف من شهر رمضان و خسوف القمر

فی اخره علی خلاف العادات و خسف بالیداء، و خسف بالمغرب و خسف

بالمشرق و رکود الشمس من عند الزوال الی اوسط اوقات العصر و طلوعها من المغرب، و قتل نفس زکیة ینظر الکوفة فی سبعین من الصالحین

و ذبح رجل ما شعی بین الرکن و المقام و هدم حائط مسجد الکوفة و

اقبال رایات سود من قبل خراسان و خروج الیمانی و ظہور المفرجی بمصر و

تملكه الشامات و نزول الترك الحزيرة و نزول الرور الرملة

و طلوع نجم بالمشرق یعنی القمر ثم ینعطف حتی یکاد یتقی

طرفاه، و حمرة ینظر فی السماء و ینشر فی افاقها، و نار تطهر بالمشرق طویلاً و تبقى فی الجویث لثیة ایام و خلع العرب اعنتها و تمکنها البلاد و خروجها عن

سلطان العجم، و قتل اهل مصر امیرهم، و خراب الشام، و اختلاف ثلاث

رایات فیہ، و دخول رایات قیس العرب الی مصر، و رایات کنده الی

خراسان، و ورود خیل من قبل العرب حتی تربط بفناء الحیره، و اقبال رایات

سود من المشرق نحوها و یبقی فی الفرات حتی یدخل الماء ازقة الکوفة

و خروج ستین کذاباً کلهم یدعی النبوة و خروج اثنا عشر من

الابی طالب کلهم یدعی الامامة لنفسه و اخراق رجل عظیم القدر من

شیعة بنی العباس بین جلولام و خانقین، و عقد العجم ما یلی الکرخ

بمدینة السلام، و ارتفاع ریح سودا ربها فی اول النهار و زلزلة حتی

ينخسف كثيرا منها، وخوف يشمل اهل العراق وبعداد وموت ذريع فيه و  
نقص من الاموال والافس والتسليمت -

و جراد يظهر في اوانه وفي غير اوانه، حتى ياتي على الزرع والغلات وقلة  
ريح لما يزرعه الناس، واختلاف صنفيين من العجم وسفك دماء كثيرة فيما بينهم  
و خروج العبيد عن طاعات ساداتهم و قتلهم مواليتهم ومسوخ لقوم من اهل  
البيدع حتى يصيروا قردة و خنازير، وغلبة العبيد على بلاد السادات و نداء من  
الساخر حتى يسمعها اهل الارض كل اهل لغة بلغتهم، ووجه صدر يظهر ان للناس  
في غير الشمس واموات ينشرون من القبور حتى يرجعوا الى الدنيا فيتعارفون فيها و  
يتزاورون -

ثُمَّ رَجَعْتَ ذَلِكَ بَارِعَ وَعَشْرِينَ مَطْرَةً يَتَّصِلُ فَتَحِي بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ  
مَوْتِهَا وَتَعْرِفُ بِرُكَاثِهَا وَيَنْزِلُ بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّ عَاشَةِ عَنْ مَعْتَقِدِي الْخَوْتِ  
شَيْعَةِ الْمُهَدِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَعْرِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ ظُهُورَهُ بِمَكَّةَ فَيَتَوَجَّهُونَ  
نَحْوَهُ لِنَصْرَتِهِ كَمَا جَاءَتْ بِذَلِكَ الْاخبار

و من جملة هذه الاحداث محتومة ومنها مشروطة، واللّه اعلم  
بها ليكون واتما ذكرناها على حسب ما ثبت في الاصول وتضمنها الاثر المنقول و  
باللّه نستعين (كتاب الارشاد)

ترجمہ: ” خروج سفیانی، ایک حسنی کا قتل، دنیاوی سلطنت کے لیے نبی عباس میں اختلاف  
پندرہ رمضان کو شروع کریں، اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن جو بالکل خلافت عادت ہوگا  
سیابان میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، مشرق میں زمین کا دھنسنا  
وقت زوال سے عصر کے وقت تک آفتاب کا ٹھہر جانا اور حرکت نہ کرنا اور اس کا مغرب سے  
طلوع ہونا، ستر صالحین کے ساتھ نفس زکیہ کا پشت کو فہرقتل کیا جانا، ایک مرد ہاشمی کا  
رکن و مقام کے درمیان ذبح کیا جانا، مسی کو فہر کی دیوار کا منہدم کیا جانا، ایک مغربی شخص  
کا مصر میں فروغ کرنا اور شام کے تمام علاقوں پر قبضہ جالینا، شرک کا رٹ میں نازل ہونا -  
اور مشرق سے ایک ستارے کا طلوع ہو کر چاند کی طرح چمکنا پھر اس کا اس طرح  
مڑنا کہ جیسے اس کے دونوں کنارے آپس میں ملنے ہی والے ہیں، آسمان میں سرخی کا نمودار  
ہونا اور پھر اس کا تمام آفاق پر پھیل جانا، مشرق سے ایک طویل آگ کا ظاہر ہونا اور رضا  
میں تین یا سات دن تک باقی رہنا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، شام کی بربادی، تین جہڑوں

میں اختلاف، قیس اور عرب کے جہڑوں کا مصر میں داخل ہونا، کندہ کے جہڑوں کا  
خراسان میں داخل ہونا اور عرب کی طرف سے ایک فوج کا آنا اور صحیحہ میں پڑاؤ ڈالنا،  
سیاہ جہڑوں کا مشرق سے اس طرف آنا اور دریائے فرات میں طغیانی اور کوفے کی  
گلیوں میں پانی بھر جانا۔

ساتھ عدد دعویداران نبوت کا ظہور، آل ابی طالب میں سے بارہ دعویداران امامت  
کا ظہور، جلولا اور خانقین کے درمیان بنی عباس کے ایک عظیم القدر شخص کا آگ  
میں جلایا جانا، مدینۃ السلام اور بغداد میں کرخ کے قریب ایک پل کی تعمیر، صبح کے وقت  
سیاہ آندھی کا بلند ہونا اور زلزلہ اور اکثر کازمین میں دھنس جانا، اہل بغداد اور اہل  
عراق پر خوف و ہراس چھا جانا، جان و مال اور ثمرات کا تلف ہونا۔

ہڈیوں کا موسم اور بلا موسم ظاہر ہونا جو کھیتوں اور غلوں کو چٹ کر جائیں گی  
کاشتکاروں کی پیداوار میں کمی، عجم کے دو گروہوں میں جنگ اور آپس میں بہت زیادہ  
خونریزی، غلاموں کا اپنے آقاؤں کی اطاعت سے باہر ہو جانا اور اپنے مالکوں کو قتل  
کرنا، اہل بدعت میں سے ایک گروہ کا مسخ ہو کر بندر اور سوربن جانا، سادات کے  
شہر پر غلاموں کا اقتدار، آسمان سے ایک اعلان جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سن لیں گی  
آفتاب کے اندر ایک جسد کا چہرہ وسیئہ نمودار ہونا، مردوں کا قبور سے برآمد ہونا اور  
دنیا میں پھر واپس ہونا اور ایک دوسرے کو پہچاننا اور ملاقات کرنا۔

اور حتی طور پر مسلسل چالیس دن تک بارش کا ہونا جس سے مردہ زمین زندہ ہو جائیگا  
اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور اہل حق یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں کی تمام  
مصیبتیں دور جائیں گی۔ اس وقت انھیں معلوم ہوگا کہ مکہ میں آپ کا ظہور ہو چکا ہے تو وہاں  
آپ کی نصرت کے لیے پہنچنا۔ یہ سب علامات احادیث میں ہیں۔

مگر ان تمام واقعات و حادثات میں بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں اور اللہ ہی  
کو معلوم ہے کہ اس میں حتمی کیا ہے اور مشروط کیا ہے۔ ہم نے احادیث میں جو کچھ پایا وہ  
مختصراً نقل کر دیا ہے۔ (کتاب الارشاد)

### آفاق اور انفس کی تفسیر

(۱۳)

علی بن ابی حمزہ نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے  
اس قول یعنی آیت ”سَنُورِيهِمُ الْاٰتِیَاتِیَ الْاَفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ“ (سورہ حٰجّہ السّجّہ)

ترجمہ: "عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں آفاق میں اور ان کے نفسوں میں"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"الفتن فی آفاق الارض والمسخر فی اعداء الحق"

آفاق میں نشانوں کا مطلب زمین میں فتنے و فساد اور نفسوں میں

نشانوں کا مطلب دشمنانِ خدا کا مسخ ہونا ہے" (الارشاد)

## آفتاب کا ٹھہر جانا اور اس میں ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا

۸۳

وہب بن حفص نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام

محمد باقر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت:

"ان نشاء نُنزِلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورۃ الشعراء آیت ۲۱)

اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت (نشانی) نازل کرتے

جس کے آگے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جاتیں۔"

(مذکورہ آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

"سيفحل الله ذلك بهم"

قلت: من هم؟

قال: بنو أمية وشيعتهم

قلت: وما الآية؟

قال: ركود الشمس من بين زوال الشمس الى وقت العصر وخروج

صدر رجل ووجه في عين الشمس يعرف بحسبه ونسبه

وذلك في زمان السفيا في وعندها يكون بواره وبوار قومه"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ایسا کرے گا"

میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ کے فرمایا: بنی امیہ اور ان کے شیعہ (گروہ اور ماننے والے)

میں نے عرض کیا: وہ آیت اور نشانی کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: آفتاب کا وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک ٹھہر جانا حرکت نہ کرنا۔ اور

اس کے اندر ایک انسانی سینے اور منہ کا ظاہر ہونا جس کا حسب و نسب

جانا پہچانا ہونا ہوگا۔ اور یہ سفیانی کے دور میں رونما ہوگا اور اس وقت

سفیانی اور اس کی قوم تباہ ہی ہوگی۔" (الارشاد)

## آسمان ایک گ اور سرخی کا نمودار ہونا

۸۵

حسین بن زید نے منذر جوزی سے روایت کی ہے اور منذر نے حضرت ابو عبد اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

"يُزجر الناس قبل قيام القائم علي السلام عن معا صيهم بنا تظهر

لهم في السماء وحررة تجل السماء وخسف ببغداد وخسف

ببلدة البصرة ودماء تسفك سبها وخراب دورها وفتاء يقع

في اهلها وشمول اهل العراق خون لا يكون معه قوار"

ترجمہ: "قبل قیام قائم علیہ السلام لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک گ اور سرخی سے

ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہوگی۔ شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہوگی

(سین کشت و خون ہوگا گھر کے گھر خراب و سار ہو جائیں گے۔ اہل عراق پر خون

طاری ہوگا انہیں چین و سکون پھر نہ آئے گا۔" (الارشاد)

## اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے

۸۶

عجلان بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:

"لا تمصي الايام والليالي حتى ينادى مناد من السماء: يا اهل الحق

اعتزلوا يا اهل الباطل اعتزلوا في عزل هولاء من هولاء و

يعزل هولاء من هولاء"

قال قلت: اصلحك الله يخاطب هولاء وهولاء بعد ذلك التدار؟

قال: كذلك يقول في الكلب "ما كان الله وليد المؤمنين

على ما أنت عليه حتى يميد الخبيث من الطيب" (آل عمران آیت ۱۰۱)

ترجمہ حدیث: ”کچھ زیادہ دن نہ گزریں گے کہ آسمان سے اعلان ہوگا ”اے اہل حق! تم ایک طرف ہو جاؤ اور اے اہل باطل! تم ایک طرف ہو جاؤ“ تو یہ دونوں الگ الگ ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ فرمائیے کہ کیا یہ دونوں جدا ہونے کے بعد پھر مل جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اور اللہ صاحبان ایمان کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہے کہ جس میں تم ہو، تا ایسکہ وہ پاکیزہ لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کرے

ظہور کی علامتیں

(۱۶)

جابر جعفی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ فرمایا

کرتے تھے:

”الزمر الارض لا تحركن يدك ولا رجلك ابدا حتى اترى علامتا اذ كرهالك في سنة وتري مناديا يتادى بدمشق وحسف بقربة من قراها ويسقط طائفة من مسجد ها، فاذا رأيت الترك جازوها فاقبلت الترك حتى نزلت الجزيرة واقبلت الزوم حتى نزلت الزملة وهي سنة اختلاف في كل ارض من ارض العرب۔

وإن اهل الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات الاصعب والابقع والسفيا في مع بنى ذنب الحمار مضرو مع السفيا في احواله من كلب فيظهر السفيا في ومن معه على بنى ذنب الحمار حتى يقتلوا قتلا لم يقتله شئ قط ويحضر رجل بدمشق فيقتل هو ومن معه قتلا لم يقتله شئ قط وهو من بنى ذنب الحمار وهي الآية التي يقول الله تبارك وتعالى:

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

مَشْهَدِ يَوْمِ عَظِيمٍ“ (سورہ مريم آیت ۳۰)

ويظهر السفيا في ومن مع حتى لا يكون له همة إلا آل محمد صلى الله عليه وسلم وشيعتهم فيبعث بعثا إلى الكوفة فيصاب باناس من شيعة آل محمد بالكوفة قتلا وصلبا ويقبل راية من خراسان حتى ينزل لساحل الداجلة، يخرج رجل من الموالي ضعيف ومن تبعه فيصاب بظهر الكوفة ويبعث بعثا إلى المدينة فيقتل بها رجلا ويهرب المهدي والنصور منها ويؤخذ آل محمد صغيرهم وكبيرهم لا يترك منهم احد إلا حبس ويخرج الجيش في طلب الرجلين

ويخرج المهدي منها على سنة موسى خائفا يترب حتى يقدم مكة، ويقبل الجيش حتى اذا نزلوا البدار وهو جيش الهملات خسف بهم فلا يفلت منهم الا مخبر فيقوم القائل بين الركن والمقام فيصلى وينصرون ومعه وزيره فيقول: يا ايها الناس انا نستنصر الله على من ظلمنا وسلب حقنا، من يحاجنا في الله فانا اولى بالله ومن يحاجنا في ادم فانا اولى الناس بادم ومن حاجنا في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجنا في ابراهيم فانا اولى الناس بابراهيم ومن حاجنا ب محمد فانا اولى الناس ب محمد ومن حاجنا في النبيين فنحن اولى الناس بالنبيين ومن حاجنا في كتاب الله فنحن اولى الناس بكتاب الله۔ انا نشهد وكل مسلم اليوم انا قد ظلمنا وطررنا ونجي علينا، واخرجنا من ديارنا واموالنا واهالينا وقهرنا إلا انا نستنصر الله اليوم وكل مسلم۔

ويجي والله ثلاث مائة وبضعة عشر رجلا فيهم خمسون امرأة يجتمعون بمكة على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف، يتبع بعضهم بعضا وهي الآية التي قال الله تعالى: ”اَيْنَمَا تَكُونُوا آيَاتُ اللَّهِ جُنُوبًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ“

قیقول رجل من آل محمد صلى الله عليه وسلم وهو القرية الفائلة  
أهلها.

ثد يخرج من مكة هو ومن معه ثلاثمائة وبضعة عشر  
بياحونه بنين الزكن والمقام معه عهد نبي صلى الله عليه وسلم  
ورايته، وسلاحه، ووزيرة معه، فينادي المناذي بمكة  
باسمه وأمره من السماء حتى يسمعه أهل الأرض كلهم  
اسمه اسمه نبي.

ما اشكل عليكم فلم يشكل عليكم عهد نبي الله ص وايته  
وسلاحه والنفس الزكية من ولد الحسين فان اشكل  
عليكم هذا فلا يشكل عليكم الصوت من السماء باسمه  
وأمره إياك وشذاذ من آل محمد صلى الله عليه وسلم  
فان لآل محمد على السلام وعلت رايته وبغيره رايات  
فالزم الأرض ولا تشبع منهم رجلاً ابداً حتى ترى رجلاً من  
ولد الحسين عليه السلام، معه عهد نبي الله ورايته وسلاحه  
فان عهد نبي الله صار عند علي بن الحسين ثم صار عند  
محمد بن علي، ويفعل الله ما يشاء.

فالزم هؤلاء أبداً و إياك ومن ذكرت لك فاذا خرج  
رجل منهم معه ثلاثمائة وبضعة عشر رجلاً ومعه راية  
رسول الله صلى الله عليه وسلم عامداً إلى المدينة حتى يتر بالبيدار  
حتى يقول: هذا مكان القوم الذين يخسف بهم و  
هو الآية التي قال الله: "وَأَقَامِ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ  
أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ  
حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ" (سورة النحل آية ٢٥) "أَوْ يَأْخُذَهُمْ  
فِي تَقْلُيبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ" (سورة النحل آية ٤٢) "  
فاذا قدم المدينة اخرج محمد بن الشجرى على  
سنة يوسف ثم يأتي الكوفة فيطيل بها الملك ما شاء  
الله أن يمكث حتى يظهر عليها ثم يسير حتى يأتي العدا

هو ومن معه وقد ألحق به ناس كثير والسفياغ  
يومئذ بوادي الرملة.

حتى اذا التقوا وهم يوم الابدال يخرج اناس كانوا  
مع السفياغ من شيعة آل محمد عليه السلام ويخرج ناس  
كانوا مع آل محمد عليه السلام إلى السفياغ، فهم من  
شيعة حتى يلحقوا بهم ويخرج كل ناس إلى  
رايتهم وهو يوم الابدال.

قال امر المؤمنين عليه السلام: ويقتل يومئذ السفياغ ومن معهم حتى  
لا يدرك منهم مخبر، والحائب يومئذ من خاب من  
غنيمة كلب، ثد يقبل إلى الكوفة فيكون منزله بها.  
فلا يتوك عبداً مسلماً إلا اشتراه وأعتقه ولا غارماً  
الاقضى دينه، ولا مظلمة لأحد من الناس إلا ردّها  
ولا يقتل منه عبد إلا ادعى ثمنه، "دِيَةٌ مُسَلِّمَةٌ  
إِلَى أَهْلِهَا" ولا يقتل قتيل إلا اقضى عنه دينه و  
والحق عياله في العطاء حتى يبدأ الأرض قسطاً وعدلاً  
كما ملئت ظلماً وجوراً وعدواناً ويسكنه هو واهل  
بيته الرحبة.

والرحبة انما كانت مسكن نوح وهي أرض طيبة ولا  
يسكن رجل من آل محمد عليه السلام ولا يقتل إلا بأرض  
طيبة زاكية فهم الاوصياء الطيبون.

ترجمہ حدیث امام محمد باقر علیہ السلام:

”آپ نے فرمایا: زمین پر طے رہنا اور زہار کھنی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ  
لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ایک سال تم  
دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں  
دھنسن گیا ہے، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ  
گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں، اور اہل روم بھی بڑھے ہیں، انھوں نے زمہ میں  
اپنا پڑا تو ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی



اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔  
اور یہ کہ اہل شام میں مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے، ایک جھنڈا تو چنگبر ہوگا، دوسرا سرج اور تیسرا سفیانی کا۔ اور سفیانی کے ساتھ ہی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں گئے ہوں گے سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا نقل عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا ہوگا اور بنی ذنب الحار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ من اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”و پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے ان پر جو یوم عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں۔“ (سورہ مہم آیت ۳۷)

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمد اور ان کے شیعہ ہوں گے۔ چنانچہ وہ ایک فوج کو ذبح بھیجے اور وہاں بہت سے آل محمد کے شیعہ قتل کیے جائیں گے یا سولی پر لٹکاتے جائیں گے۔ اور فراسان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحل دجلہ پر اترے گا اور فوج کا ایک دستہ رہنے کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام مہدیؑ اور منصور مدینے نکل جائیں گے اور آل محمد کے سب چھوٹے بڑے گرفتار کر لیے جائیں گے اور قید کر لیے جائیں گے پھر ان دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی حضرت امام مہدیؑ حضرت موسیٰؑ کی طرح وہاں سے خائف و مترقب وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور فوج انکی فکر میں آئے بڑھے گی جب وہ بیابان میں پہنچے گی تو زمین شقی ہو جائے گی اور سب اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔ اس وقت امام مہدیؑ علیہ السلام رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ صبح کو خطاب فرمائیں گے: ”ایہا الناس! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں، اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا اور ہم اس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں، اور جو ہم سے آدم کے لیے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدم کے وارث و حقدار ہیں، اور جو شخص ہم سے نوح کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں

کہ ہم نوح کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں، اور جو ہم سے حضرت ابراہیم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے انبیائے کرام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم انبیائے کرام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتاب خدا کے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتاب خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔

بیشک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا، اور قہر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور داد خواہ ہیں۔

اور بخدا تین سو دس سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے ایک کے پیچھے ایک موسم خریف یعنی برسات میں جمع ہوا کرتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

”و جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورہ بقرہ ۱۲۸)

پھر آل محمد میں سے ایک شخص کہے گا کہ یہ وہ قریب ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

اس کے بعد (حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ۳۱۳ آدمی جنھوں نے رکن و مقام کے درمیان ان سے بیعت کی ہوگی مکہ سے خروج کریں گے ان کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام تبرکات اور علم آنحضرتؐ کا اور آپ کے اسلحہ وغیرہ ہوں گے اور امام مہدیؑ علیہ السلام کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا، مکہ میں ایک منادی ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے، ان کا نام ان کے نبی کا نام ہوگا۔

اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال و قباحت درپیش ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات، ان کے علم اور ان کے اسلئے ہیں تو کوئی اشکال و قباحت نہ ہونی چاہیے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال و تردد ہو تو ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آل محمد میں سے شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمد اور علی کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور ان کے علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہذا تم کو زمین پر طرے رہنا لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ شخص اولادِ امام حسین میں سے ہے اور اس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات آنحضرت کا پرچم اور آپ کے اسلئے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات حضرت علی ابن ابی طالب کے پاس رہیں گے پھر ان سے حضرت محمد بن علی کو ملیں گے اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

پھر تم ان حضرات کے دامن سے متمسک رہنا اور ان لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس کے ساتھ ۲۱۳ آدمی ہوں اور اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات ہوں اور وہ مدینے کا قصد کرے اور بیابان سے گزرے اور کہے کہ یہ جگہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ووسیاءہ لوگ جنھوں نے بُری تدبیریں کیں اپنے آپ کو اس بات سے امان میں خیال کرتے ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر اُس طرف سے عذاب آجائے جس کا انھیں شعور بھی نہ ہو۔ یا وہ ان کو چیلنے پھرنے اپنی گرفت میں لے لے لے اور وہ اُس کو عاجز نہیں کر سکتے۔“ (سورہ نحل آیت ۴۵-۴۶)

جب وہ مدینہ پہنچیں گے تو محمد بن شہری حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپ کو فہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ٹھہریں گے اور اس پر تسلط حاصل کریں گے پھر وہاں سے وہ اور ان کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذرا پر پہنچیں گے (اور یہ دمشق میں وہ مقام ہے جہاں معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا تھا اور بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور سفیانی ان دنوں وادیِ رطل میں ہوگا۔

لے اور امام حسین کی اولاد میں سے نفسِ رکیبہ

اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) ٹر بیٹھیں گی تو وہ دن اول بدل کا ہوگا۔ یعنی شیعیانِ آلِ محمد میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج ہوں گے وہ اُسکی فوج سے نکل کر امام مہدی علیہ السلام کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں میں سے جو لوگ امام مہدی کی فوج میں ہوں گے وہ اُس سے نکل کر سفیانی کی فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے پرچم تلے پہنچ جائے گا اور وہی یومِ ابرال یعنی اول بدل کا دن ہوگا۔

امیرالمومنین نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اور اُس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے انکی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اُس دن بنی کلب کے مالِ غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا۔ پھر آپ وہاں سے کوثر تشریف لائیں گے اور اسی کو ابی منزل بنائیں گے۔

پس آپ کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیں گے اور ہر قرضدار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا منظرہ اور بار ہوگا تو اس کو بھی ادا کریں گے۔ اگر کوئی غلام قتل ہو لے تو اُس کا خون بہا اُس کے وراثت کو ادا کریں گے، اگر کوئی مرد آزاد قتل ہو لے تو اُس کا قرض آپ ادا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کو عطا و بخشش سے نوازیں گے، بہا تک کہ زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پھر آپ اور آپ کے اہل بیت مقامِ رجبہ میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک و طیب جگہ ہے اور حضرت نوح کی جائے سکونت تھی۔

(تفسیر عیاشی)

مومنین و منافقین چھانٹ کر  
الگ الگ کر دیے جائیں گے

۸۸

جہابی نے محمد بن موسیٰ حفرمی سے، انھوں نے مالک بن عبید اللہ سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں نے اسحاق بن ابو یحییٰ کعبی سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے منصور رجبی سے، انھوں نے خراش سے، انھوں نے حذیفہ بن یمانی سے روایت کی ہے کہ خلیفہ کا بیان ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ”یَمِيزُ اللّٰهَ اَوْلِيَاءَهُ وَاَصْفِيَآءَهُ حَتّٰى يَطْلُوَهُمُ الْاَرْضَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ“

الضَّالِّينَ وَاَسْمَاءَ الضَّالِّينَ وَحَتَّى تَلْتَقِيَ بِالرَّجُلِ يَوْمَئِذٍ  
خَمْسُونَ اَمْرًا كَهٰذِهِ تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ اسْتَرْتَنِي وَهٰذِهِ  
تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ اُوْنِي "

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کو منافقین اور گرگراہوں اور ان کی  
اولاد سے چھانٹ چھانٹ کر الگ کر دے گا۔ حدیث ہے کہ ایک مرد کے پاس  
پچاس پچاس عورتیں آئیں گی، ایک کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے فریالے  
دوسری کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔"

### قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم

(۸۹)

ابن عقده نے احمد بن محمد دنیوری سے، انھوں نے علی بن حسن کوفی سے، انھوں نے  
عمرہ بنت اوس سے، اس نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جد خضر بن عبدالرحمن نے، اور خضر نے  
عبداللہ بن عمرہ سے، انھوں نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے، کعب کہتے ہیں کہ:

" اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَشَى الْخَلْقِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَصْنَافٍ : صَف  
رُكْبَانٍ ، وَصَفٌ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ مِشْوَنٌ ، وَصَفٌ مَكْبُوتٌ  
وَصَفٌ عَلٰى وُجُوهِهِمْ صَفْرٌ بَكْرٌ عَسِيٌّ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ  
وَلَا يَكْتُمُوْنَ وَلَا يُؤْذِنُ لِحَدِيْعَتِمْ ذُرُوْعٌ اَوْلِيَاكَ الَّذِيْنَ  
تَلْفَحُ وُجُوْهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالْحَوْنِ --- "

ترجمہ " قیامت کے دن تمام لوگ چار قسموں میں ہوں گے۔ کچھ لوگ اپنی اپنی سواروں  
پر آئیں گے، کچھ لوگ پا سپاہ آئیں گے، کچھ لوگ جھکے ہوئے آئیں گے اور کچھ  
لوگ منہ کے بل گرتے پڑتے، انہیں بہرے اور گونگے آئیں گے وہ بات نہ  
کر سکیں گے اور نہ انھیں یہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش  
کر سکیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے چہرے آتش جہنم سے جھلے ہوئے اور  
وہ اپنے ہونٹ لٹکائے ہوئے ہوں گے۔

پس کہا گیا کہ اے کعب! وہ لوگ کون ہوں گے جو اپنے چہروں کے بل

محمشور ہوں گے اور ان کا یہ حال بد ہوگا؟

کعب نے جواب دیا: وہ لوگ گمراہ اور مرتد اور بیعت کر کے توڑنے والے ہوں گے اور وہ اللہ کی  
بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوں گے، انھوں نے اپنے خلیفہ اپنے نبی کے وصی

اپنے عالم اپنے فاضل اور حاملِ لوار، ولی حوض کوثر اور اس دنیا کے بعد  
اُس عالمِ آخرت میں سب کی امیدگاہ سے جنگ کی، حالانکہ وہ ایسے صاحبِ علم  
ہیں کہ جن کی ذاتِ گرامی سے ناواقفیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، اور یہی وہ  
خدا کی طرف سے حجت ہیں کہ جس نے ان کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور سیدھا جہنم  
میں گیا۔

رب کعبہ کی قسم، وہ علی ہی ہیں جو سب سے زیادہ صاحبِ علم ہیں، منزل  
تسلیم و تصدیقِ اسلام میں سب سے مقدم و سبقت کرنے والے اور سب سے  
زیادہ صاحبِ حلم ہیں۔

کعب کو ان لوگوں پر تعجب ہوا جنہوں نے علی پر دوسروں کو مقدم کیا  
جو امام قائم مہدی علیہ السلام کے بارے میں شک کرتے ہیں، جو زمین کی کایا ہی  
پلٹ دیں گے اور عیسیٰ بن مریم ان کے متعلق نصاریٰ روم و چین کے سامنے  
گواہ ہوں گے۔ امام مہدی نسلِ علی سے ہوں گے اور وہ تمام لوگوں کے مابین  
خلق و خلق، صورت و ہیبت میں حرقتِ عیسیٰ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں گے  
امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور وہ  
اسی طرح غیبت میں ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیبت میں تھے  
اور وہ اسی طرح واپس آئیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے  
پھر وہ غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے اور رے کے برباد ہونے  
اور بغداد کی زمین کے دھنس جانے اور فروج سفیانی اور اولادِ عباس کے  
آرمینہ و آذربایجان کے جوانوں کے ساتھ جنگ ہو جانے کے بعد ہی ظہور  
کریں گے۔

یہ وہ جنگ ہوگی جس میں ہزاروں ہزار قتل ہوں گے، ہر ایک چکلدار  
تلوار لیے ہوئے ہوگا اور سب سیاہ پرچم کے تلے ہوں گے، یہ جنگ موتِ احرار  
اور طاعونِ اکبر کا پیش خیمہ ہوگی۔  
(غیبتِ نوائی)

### حاملانِ عرش کے خون کے آنسو

(۹۰)

انہیں اسناد سے خضر بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے، انھوں نے اپنے  
دادا عمر بن سعد سے روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لایقوم القائل حتى تفقأ عين الدنيا وتظهر الحمرة في السماء وتلك دموع حملة العرش على اهل الارض وحتى يظهم فيهم قوم لا خلاق لهم يدعون لولدي وهدبراء من ولدي“ (غیبتہ نعمانی)

”امام قائم ۳ اس وقت ظہور و قیام کریں گے جب دنیا کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہوں گی اور آسمان پر سرخی نمودار ہوگی اور یہ سرخی درحقیقت حاملان عرش کے خون کے آئینہ ہوں گے جو وہ اہل زمین کے حالِ زار پر بہائیں گے، یہ اس وقت ہوگا جب ایسے بد اخلاق لوگ پیدا ہوں گے کہ جب وہ اپنے بیٹے اور اولاد کو پکاریں گے اور وہ ان کی ایک نہ سنیں گے اور وہ ان سے بیزار ہونگے“ (غیبتہ نعمانی)

### ۹۱) آسمان کی گردش کا مطلب

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن سماء سے انھوں نے احمد بن الحسن سے، انھوں نے زائدہ بن قدامہ سے اور زائدہ نے عبدالکریم سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

”و انی یکون ذلک ولم یستدر الفلک حتی یقال مات اوهلک، فی امتی وادسلک“

فقلت: وما استدارة الفلک؟

فقال: اختلاف الشيعة بينهم“

ترجمہ: ”ابھی یہ کہاں ممکن ہے ابھی تو آسمان ہی گردش میں نہیں آیا، اور یہ وقت ہوگا جب لوگ یہ کہنے لگیں کہ (صاحب الامر امام قائم) مر چکے یا کسی دوسری وادی میں نکل گئے۔“

میں نے عرض کیا: آسمان کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: شیعوں کے درمیان آپس کا اختلاف“

### ۹۲) ۱۵ ہجری کے بعد کیا ہوگا

ابن عقبرہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، علی نے ابوعلی الحسن

بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، جعفر نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، ابراہیم نے ابن طلحہ سے، ابن طلحہ نے ابن نباتہ سے، اور ابن نباتہ نے حضرت ابوالامام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”یا تیکر بعد الخمسين والمائة اهل كفرة وأمناء خونة وعرفاء فسقة، فتكثر التجار وتقل الأرباح ويشفو السبأ، وتكثر اولاد الزنار وتتناكر المعارف وتعظم الاهلة وتكتفى النساء بالنساء، والرجال بالرجال“

فحدث رجل عن علي بن ابي طالب عليه السلام انه قال للميه رجل حين يحدث بهذا الحديث:

فقال له: يا امير المؤمنين! وكيف نضنع في ذلك الزمان؟

فقال له: الهرب الهرب وانته لا يزال عدل الله مبسوطاً على هذه الأمة ما لم يمل قراً أو هم إلى امر الله وما لم يزل ابواهم يذمهم فجاءهم، فان لم يفعلوا ثم استقروا:

فقالوا: لا إله الا الله قال الله في عرشه: كذبتم وستر بها صا دقین“

ترجمہ: ”۱۵ ہجری کے بعد تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب کافر لوگ امیر و حاکم بنیں گی خیانت کرنے والے امین سمجھے جائیں گے، فاسق لوگ عارف باللہ کہے جائیں گے، تجارت کثرت سے ہوگی مگر منافع کم ہوگا، سود کا کاروبار کھلے عام ہوگا، زنا زادوں کی کثرت ہوگی، نیکی کو بدی سمجھا جائے گا، خوبصورت و حسین لڑکوں کی تعظیم کی جائے گی، عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، اور مرد مردوں پر اکتفا کریں گے۔“

ایک شخص کا بیان ہے کہ جب وقت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرما رہے تھے تو ایک شخص مجمع سے اٹھا اور:

خائس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! پھر ایسے دور میں ہم لوگوں کے لیے کیا لازم ہے؟

آپ نے فرمایا: بھاگو بھاگو (ان سب سے دور رہو) اللہ تعالیٰ کے عدل کا سایہ اس امت پر ہمیشہ رہے جب تک کہ اُن کے قاریانِ قرآن اپنے حاکموں کی طرف مائل نہ ہوں اور جب تک اس امت کے نیک بندے، فاجروں کو برائیوں کے

از کتاب منع نہ کرتے رہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور من زبان سے کہتے رہیں گے کہ لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم جھوٹے ہو، سچے نہیں ہو۔“

### ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خوف میں مبتلا ہوں گے

(۹۳)

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”و لا بُدَّ اَنْ يَكُونَ قَدَامًا الْقَائِمُ سَنَةَ تَجُوعٍ فِيهَا النَّاسُ وَ يَصِيبُهُمْ خَوْفٌ شَدِيدٌ مِنَ الْقَتْلِ، وَ نَقْصٌ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الشَّمَرَاتِ فَانْ ذَالِكُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبِينٌ شَرٌّ تِلْكَ هَذِهِ الْآيَةُ:

”وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَ نَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَ الشَّمَرَاتِ وَ كَثِيْرٍ الضَّعِيْفِيْنَ“ . . . . . (سورة البقرة آیت ۱۵۵)

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ایک سال لازمی ایسا آئے گا کہ لوگ بھوک اور فتنے میں مبتلا ہوں گے اور انھیں قتل کا شدید خوف ہوگا، ان کو جان و مال اور بچوں کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس لیے کہ یہ بات کتاب خدا میں آچکی ہے“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ آیت: ”اور البتہ تم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور جانوں و مالوں اور بچوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدے۔۔۔“

(غیبۃ لغانی)

### آیت ”وَلَنْبَلُوْكُمْ...“ کی تفسیر

(۹۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن حفص سے، انھوں نے عمرو بن شعراء سے، انھوں نے جابر الجعفی سے روایت بیان کی ہے اور جابر الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت ”وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ...“

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”یا جابر! ذلک خاصٌ و عامٌ فأما الخاصُّ من الجوع بالکوفة یخصُّ اللہ بہ اعداء آل محمد فیہلکم و أما العامُّ فبالشام یصیبہم خوف و جوع ما أصابہم سربہ قط، و أما الجوع فقبل قیام القائم علیہ السلام و أما الخوف فبعد قیام القائم علیہ السلام“

ترجمہ: ”اے جابر! یہ آیت خاص بھی ہے اور عام بھی۔ خاص تو یہ ہے کہ اہل کوفہ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور اس کو آل محمد کے دشمنوں کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور عام یہ کہ: بھوک اور خوف میں اہل شام ایسے مبتلا ہوں گے کہ اس پہلے کبھی مبتلا نہیں ہوئے ہوں گے۔ اور قبل ظہور قائم، بھوک میں مبتلا ہوں گے اور بعد ظہور قائم خوف میں مبتلا ہوں گے۔“

### ظہور قائم کی تین نشانیاں

(۹۵)

ابن عقده نے محمد بن مفضل سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے ثعلبہ نے معمر بن یحییٰ سے، معمر نے داؤد رجبی سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”سُئِلَ امِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى)

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ“ (سورة مريم آیت ۳۷)

(سورة زحرف آیت ۷۵)

فَقَالَ: أَنْتَظِرُوا الْفُرُجَ مِنْ ثَلَاثَ

نَقَلْتُ: يَا امِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ! وَمَا هُنَّ؟

فَقَالَ: اخْتِلَافُ أَهْلِ الشَّامِ بَيْنَهُمُ وَالرَّايَاتِ السُّودِ مِنْ خِرَاسَانَ

وَالْفِرْعَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

فَقِيلَ: وَمَا الْفِرْعَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟

فَقَالَ: أَمَّا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ:

”إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضِعِينَ“ (سورة شعراء آیت ۴)

”آية تخویم الفتاه من خدرها و توقظ النائمة و تفرج اليقظان“

ترجمہ: ” حضرت امیر المؤمنین علیؑ سے قول خدا آیت سورہ مریم:

” فَأَخْلَفَ الْوَجْهَ مِنْ بَيْنِهِمْ “ (سورہ مریم ۳۷)

(پس گروہوں نے آپس میں اخلافت کیا۔) (سورہ نزع ۶۵)

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: علامتوں کے بعد فرج و کشادگی کا انتظار کرنا۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ علامتیں کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف، سیاہ جھنڈوں کا خراسان کی طرف سے آنا اور ماہ رمضان میں فرج (خون و دہشت)۔

میں نے عرض کیا: ماہ رمضان میں کیا فرج اور دہشت و خوف؟

آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ:

” إِنَّ نَسْأَ نُزِّلَ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ  
أَعْنَقُهُمْ لَمَّا خَضِعِينَ “ (سورہ شعرا آیت ۲)

(اگر ہم چاہتے تو ہم ان کے اوپر آسمان سے کوئی علامت و نشانی نازل

کر دیتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جاتیں)

وہ ایسی آیت اور نشانی ہوگی کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس کو دیکھنے کے لیے پردے سے نکل آئیں گی، سوتے ہوئے لوگ جاگ اٹھیں گے، جاگتے ہوئے لوگ خوف سے کانپنے لگیں گے۔“ (عینتہ لعمالی)

### اعلانِ ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان

(۹۶)

ابن عفرہ نے احمد بن یوسف سے، احمد نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائنی سے انھوں نے اپنے والد سے اور وہ بیہبے اور انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” اِذَا رَأَيْتُمْ نَارًا مِنَ الْمَشْرِقِ شَبَهَ السُّهْرِيِّ الْعَظِيمِ تَطْلُعُ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ ، فَتَوَقَّعُوا فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ إِِنْ شَاءَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: الصبحہ لا تكون الا في شهر رمضان شهر الله وهو صبحہ جبریل

الذي هذا الخلق

ترجمہ: ” بنا دی مناد من السماء باسم القائم علی السلام فیسمع من  
بالمشرق ومن بالمغرب لا یسعی راقدا الا استیقظ ولا قائما  
الا قعد ، ولا قاعدا الا قام علی رجلیه فرجا من ذلك  
الصوت ، فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فأجاب ،  
فان الصوت الاول هو صوت جبرائیل الروح الامین ۔

وقال ۳ : الصوت في شهر رمضان في ليلة جمعة ليلة ثلاث و  
عشرين فلا تشكوا في ذلك واسمعوا واطيعوا ، وفي آخر  
النهار صوت ابليس اللعين ينادي ” اَلَا اِنَّ فُلَانًا قَتَلَ  
مَظْلُومًا لِيَشْكَلَكَ النَّاسُ وَيَفْتَنَهُمْ ، فَكَذَلِكَ الْيَوْمَ مِنْ  
شَاكٍ مَتَحِيَّرٌ قَدْ هَوِيَ فِي النَّارِ ، وَاِذَا سَمِعْتُمُ الصَّوْتِ  
فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا تَشْكُوا اِنَّهُ صَوْتُ جِبْرَائِيلَ وَعَلَامَةٌ  
ذَلِكَ اِنَّهُ يَنَادِي بِاسْمِ الْقَائِمِ وَاسْمِ رَجُلِهِ حَتَّى تَسْمَعَهُ  
الْعَذْرَاءُ فِي خَدْرِهَا فَتَحْرِضُ اَبَاهَا وَاَخَاهَا عَلَى الْخُرُوجِ  
وقال ۴ : لا بد من هذين الصوتين قبل خروج القائم علی السلام  
صوت من السماء وهو صوت جبرائیل وصوت من الارض  
فهو صوت ابليس اللعين ينادي باسم فلان انه قتل مظلوماً  
يريد الفتنة فاتبعوا الصوت الاول وایاکم والآخر ان  
تفتنوا به ۔

وقال ۵ : لا يقوم القائم الا على خوف شديد من الناس وزلازل و  
فتنة وبلاء يصيب الناس طاعون قبل ذلك وسيف  
قاطح بين العرب واختلاف شديد بين الناس وتشيت  
في دينهم وتغيير في حالهم حتى يتمتى المتمنى (الموت)  
صباحاً مساءً من عظم ما يرى من كلب الناس واكل  
بعضهم بعضاً ۔

وقال ۶ : فخوجه علی السلام اذا خرج يكون عند اليأس والقنوط  
من ان يروا فرجاً فيك طوبى لمن ادركه وكان من انصاره  
والويل كل الويل لمن ناواه وخالفه وخالف امره وكان من اعدائه ۔

وقال عمر: يقوم بأمر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء  
(جديد) على العرب شديد، وليس شأنه إلا القتل لا يستبقى  
أحدًا ولا يأخذ في الله نومة لأثره.

ثم قال عمر: إذا اختلف بنو فلان فيما بينهم فعند ذلك (فانتظروا)  
الفرج وليس في حكم إلا فرج اختلاف (بني) فلان فإذا اختلفوا  
فتوقعوا الصيحة في شهر رمضان بخروج القاتل: إن الله  
تفعل ما يشاء، ولن يخرج القاتل ولا ترون ما تجنون  
حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم فإذا كان ذلك  
طمع الناس فيهم واختلفت الكلمة وخروج السفيا في  
وقال علي السلام: لا بد لبني فلان أن يملكوا، فإذا ملكوا اختلفوا  
تفرق كلهم وتشتت أمرهم حتى يخرج عليهم الخراسان  
والسفياني: هذا من المشرق، وهذا من المغرب يستبقان  
إلى الكوفة كقرسى رهان: هذا من هنا، وهذا من هنا  
حتى يكون هلاك بنو فلان على أيديهما، أما أنما يسبقون  
منهم أحدًا

ثم قال علي السلام: خروج السفيا في واليماني والخراساني في سنة  
واحدة وفي شهر واحد في يوم واحد ونظام كنظام الخرز تبع  
بعضه بعضًا فيكون البأس من كل وجه، ويل لمن ناواه  
وليس في الرايات اهدي من راية اليماني هي راية  
هدى لأنه يدعو المصالحكم، فإذا خرج اليماني حرم  
بيع السلاح على (الناس و) كل مسلم وإذا خرج اليماني  
فأنهص إليه، فأن رايته هدى ولا يحل مسلم  
أن يلتوي عليه، فمن فعل فهو من أهل النار لأنه  
يدعو إلى الحق وإلى طريق مستقيم

ثم قال علي السلام لي: إن ذهاب ملك بنو فلان كقصع الفخار وكوجل  
كانت في بيده فخارة وهو عيشي إذا سقطت من يده و  
هو ساه عنبرًا فانكسرت، فقال حين سقطت: هاه —

سبه الفزع، فذهاب ملكهم هكذا اغفل ما كانوا عن ذهابه  
وقال علي السلام: على منبر الكوفة: إن الله عز وجل ذكره قد ربي ما قدرو  
قضى بأنه كائن لآية منه، أخذ بنو أمية بالسيف جبهة  
وإن أخذ بنو فلان بغتة —

وقال علي السلام: لا بد من حرج تطحن، فإذا قامت على قطنها وثبتت على  
ساقها بعث الله عليها عبدًا عسفًا خاملاً أصله، يكون النضر  
معه، اصحابه الطويلة شعورهم، اصحاب السبال، سود  
شبابهم، اصحاب رايات سود، ويل لمن ناواه يقتلونهم  
هرجًا —

والله لكأني أنظر المهجر وإلى أفعالهم، وما يلقي من الفجار  
منهم والأعراب الجفافة بسططهم الله عليهم بلا رحمة  
فيقتلونهم هرجًا على مدينتهم بشاطئ الفرات البرية  
والبحرية جزاء بما عملوا وما ربك بظالم للعبيد —

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا:“

”جب تم لوگ دیکھو کہ مشرق سے ایک عظیم آگ کر کم (زعفران ہندی) کے  
مانند نمودار ہوئی جو تین یا سات دن تک برابر روشن رہی تو اس وقت آل محمدؐ  
کے فرج و کشادگی کی توقع رکھنا، انشاء اللہ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ تو ہی اور  
حکمت والا ہے۔“

پھر فرمایا: صبح (باؤزیندا اعلان) ماہ رمضان ہی میں ہوگا جو اللہ کا مہینہ ہے اور یہ  
صبح و اعلان کل مخلوق کے لیے جبرائیل امین کریں گے۔

پھر فرمایا: ایک منادی آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسے  
سارے مشرق و مغرب کے لوگ سُنیں گے۔ اس اعلان کو سُن کر سوتا ہوا شخص  
جاگ جائے گا، بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا اور بیٹھا ہوا خون کے مارے کھڑا ہوگا  
گا اور اللہ رحم کریگا اس بندے پر جو اس آواز پر لبیک کہے گا، اس لیے کہ یہ پہلی  
آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی۔

پھر فرمایا: یہ اعلان ۲۳ رمضان شب جمعہ میں ہوگا۔ اس اعلان میں کوئی شک نہ کرنا اس  
آواز پر لبیک کہنا اور شام کے وقت دہلیس طعون اعلان کرے گا کہ آگاہ ہوگا

فلان مظلوم قتل کر دیا گیا، تاکہ لوگوں کو شک اور فتنے میں مبتلا کر دے۔ اور اُس دن کتنے لوگ اہلبیس ملعون کی اس آواز کو سن کر شک میں پڑیں گے اور وہ واصل جہنم ہوں گے۔ غرض تم لوگ جب ماہ رمضان میں سنو تو شک نہ کرنا کیونکہ اس کی واضح پہچان یہ ہوگی کہ یہ اعلان حضرت امام قائم علیہ السلام سے اور آپ کے پڑ کے نام کے ساتھ ہوگا۔ اس اعلان کو پڑھ لیں عورتیں بھی سنیں گی اور اپنے باپ اور بھائیوں کو خروج کرنے کے لیے ہمت بڑھائیں گی پھر فرمایا: یہ دونوں اعلان قبل ظہور امام لازم ہوں گے۔ ایک اعلان آسمان سے جو حضرت جبریل کریں گے اور ایک اعلان زمین سے جو اہلبیس لعین کرے گا کہ فلان شخص مظلوم قتل ہوا۔ اس اعلان سے وہ فتنہ برپا کرنا چاہے گا۔ اس لیے تم لوگ پہلی آواز پر لبیک کہنا اور دوسری آواز سے محتاط رہنا اور نہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اور فرمایا: کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو اس سے پہلے لوگوں میں شدید خوف و ہراس ہوگا، زلزلے آئیں گے فتنے برپا ہوں گے لوگ مصائب میں مبتلا رہیں گے۔ طاعون پھیلا ہوا ہوگا۔ عرب کے اندر آپس میں تلواریں چل رہی ہوں گی، ان میں شدید اختلاف ہوگا، ان کے دین میں انتشار ہوگا، لوگ اس قدر بد حال ہوں گے کہ صبح و شام موت کی تمنا کرنے لگیں گے، ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام کا ظہور اُس وقت ہوگا جب لوگ انتہائی مایوسی کے عالم میں ہوں گے، انہیں امید نہ ہوگی کہ اب فرج و کشادگی ہوگی۔ کتنا خوش بخت ہوگا وہ جو ان کے زمانے کو پائے گا اور ان کے انصاف میں شامل ہوگا اور بد بخت اور حدود جہنم نصیب ہوگا وہ جو ان کو تسلیم نہ کرے۔ ان کی مخالفت کرے اور ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

اور فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام امر جدید، کتاب جدید، سنت جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، وہ اہل عرب پر بہت سخت ہوں گے، ان کی نظر میں ان لوگوں کی سزا صرف قتل ہوگی، وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا نہ چاہیں گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کریں گے پھر فرمایا: جب بنی فلان آپس میں اختلاف ہو تو اُس وقت فرج و کشادگی کا انتظار کرنا۔ ان لوگوں کے آپس میں اختلاف ہی کے اندر تم لوگوں کے لیے فرج و کشادگی ہے۔ جب ان میں اختلاف پایا جائے تو توقع رکھنا کہ ماہ رمضان میں امام قائم علیہ السلام

کے ظہور کا اعلان آسمان سے ہوگا، ویسے اللہ جو چاہے کرے۔ مگر امام قائم اُس وقت تک ظہور و خروج نہ کریں گے اور جو کچھ تم لوگ چاہتے ہو وہ اُس وقت تک نہ ہوگا جتنک کہ بنی فلان میں اختلاف نہ ہو۔ جب ایسا ہوگا تو دوسرے ان سے حکومت چھین لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ انہیں اختلاف پسند ہو جائے گا اور ان کا کلمہ متفرق ہو جائے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔ اور فرمایا: اور یہ بھی لازمی ہے کہ بنی فلان کی حکومت ہو پھر جب یہ حاکم ہو جائیں تو انہیں آپس کے اندر اختلاف پیدا ہو جائے اور یہ سب متفرق ہو جائیں گے۔ انکی حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان پر خراسانی مشرق سے اور سفیانی مغرب سے خروج کرے گا جیسے دوڑ کے دو گھوڑے ایک ادھر سے دوسرا ادھر سے یہاں تک کہ بنی فلان ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

پھر فرمایا: سفیانی و خراسانی اور ہامی، ان تینوں کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا جیسے موجی کی ستاری جو ایک کے پیچھے ایک (دھاگے) ڈالتی ہوتی (چلتی ہے)۔ اُس وقت ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہوگی۔ ان تینوں کے جھنڈوں میں ہدایت کا جھنڈا صرف ہامی کا ہوگا، اس لیے کہ وہ تمہارے امام کی طرف بٹائے گا۔ جب یامانی خروج کرے گا تو وہ اسلحوں کی خرید تمام لوگوں خصوصاً تمام مسلمانوں پر حرام کر دے گا اور امام قائم کی طرف چلے گا کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا نشان ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جواز نہیں کہ اس کا ساتھ دے، اور جو اس سے گریز کرے گا وہ جہنم ہی ہوگا کیونکہ وہ حق کی طرف بٹائے گا اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ بنی فلان کی حکومت تو اس طرح ٹوٹے گی جیسے کہ مٹی کا پیالہ، اور جیسے کوئی شخص مٹی کے کسی برتن کو ہاتھ میں لیے جا رہا ہو اور اچانک وہ برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑے اور پاش پاش ہو جائے اور اُس کے گرتے ہی وہ ہائے گریہ بیٹھ جائے۔ بس اسی طرح ان کی حکومت ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گی جبکہ حکومت کے چلے جانے کا انہیں اس سے پہلے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے منبر کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ طے کر دیا وہ طے ہے اور جو فیصلہ



کر دیا اس کو ہونا ہے۔ بنی اُمیہ پر حکومت تلوار کے ذریعے بالاعلان حاصل کریں گے اور بنی فلان کو ناگہانی طور پر یہ حکومت مل جائے گی۔

نیز فرمایا: اس چکنی کو لاڑا چلنا ہے، اور جب یہ اپنے قطب (کیلی) پر اور اپنے پاؤں اور ساق پر کھڑی ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ ایک ظالم غلام کو، جس کی اصل کا پتہ نہ ہوگا اس کی طرف بھیجے گا اور فتح و نصرت اس کے ساتھ ہوگی، اس کے ساتھیوں کے لیے لیے بال ہوں گے، موٹھیں ہوں گی، سیاہ لباس میں ہوں گے، ان کے پرچم بھی سیاہ ہوں گے۔

خدا کی قسم! گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ان کے افعال کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بدکرداروں اور ظالم عربوں کے اوپر کیا گذرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بد اعمالیوں کے بدلے انھیں زعمام کی فوج کو ان لوگوں پر مسلط فرمائے گا جو ان ہی کے شہر میں دیا تے فرات کے کنارے ان کو قتل کریں گے۔ اور تیرا پروردگار اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔“ (غیبۃ لغمانی)

### چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

(۹۷)

محمد بن ہمام نے فرمایا ہے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب سے، انھوں نے وشاء سے، انھوں نے عباس بن عبید اللہ سے، انھوں نے داؤد بن سرجان سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا:

”العام الذی فیہ الصیحة قبلہ الایة فی رجب:

قلت: وما هی؟

قال: وجہ یطلع فی القمر، وید بارزۃ“

ترجمہ: ”حسب سال آسمان سے صبحہ داؤد سنانی دے گی تو اس سے قبل رجب میں ایک اور نشانی دیکھی جائے گی۔“

میں عرض کیا: وہ نشانی کیا ہوگی؟

فرمایا: چاند کے اندر ایک چہرہ نظر آئے گا۔“ اور ایک ہاتھ اٹھا ہوا ہوگا۔“ (غیبۃ لغمانی)

### ظہور کی حتمی علامتیں

(۹۸)

علی بن احمد نے حمید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے یعقوب بن یزید سے، انھوں نے

زیاد بن مروان سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الشداء من المحتوم والسفیان من المحتوم، و قتل النفس

الذکیة من المحتوم و کت یطلع من السباء من المحتوم

وقال علیہ السلام: و فزعة فی شہور رمضان توقظ السائر و تفرزع

الیقظان و تخرج الفتاة من خدرها۔“

ترجمہ: ”آسمانی ندا حتمی ہے، خروج سفیانی حتمی ہے، قتل نفس ذکیہ حتمی ہے اور آسمان سے ایک ہاتھ کا نمودار ہونا حتمی ہے۔“

اور فرمایا: اور ماہ رمضان میں خون و ہراس، سوتے ہوئے لوگوں کا بیدار ہونا اور جاگتے ہوئے لوگوں کا خوف سے کانپنا، اور پردہ نشین عورتوں کا پردے سے باہر نکل آنا۔

### سفیانی، یمانی اور مروانی کا خروج حضرت امام قائم سے قبل ہونا ہے

(۹۹)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے بزلفی سے، اور بزلفی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”قبل هذا الامر السفیانی والیمانی والمروانی وشعیب

بن صالح فکیف یقول هذا هذا۔“

ترجمہ: ”امام قائم کے ظہور سے پہلے تو سفیانی و یمانی اور مروانی اور شعیب بن صالح

کا خروج ہوگا۔ پھر یہ لوگ (یعنی محمد بن ابراہیم وغیرہ) کیسے کہتے ہیں کہ وہ

امام قائم ہیں۔“

(غیبۃ لغمانی)

### دابة الارض اور صیحة

(۱۰۰)

ابن عقده نے علی بن اکھین سے، انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد

بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابن ابی یعفور سے، اور ان کا بیان

ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد سے ارشاد فرمایا کہ:

”آمسك ببيدك هلاك الفلاني وخرجه السفيا في وقت النفس

وجيش الخسف والصوت“

قلت: وما الصوت؟ هو المنادي؟

قال: نعم، وبه يعرف صاحب هذا الامر-

ترجمہ: الفرج كلفه هلاك الفلاني (من بج عباس)

”فلان شخص کی ہلاکت، سفیانی کے خروج، قتل نفس زکیہ، لشکر کے زمین میں

دھنسے اور صیغہ یعنی آسمانی آواز تک اپنا ہاتھ روکے رہو۔“

میں عرض کیا: آواز کیسی؟ کیا آواز دینے والا وہ ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی آواز صاحب الامر کا تعارف کرانے کی۔

پھر فرمایا: ساری کشادگی تو فلان کی ہلاکت پر ہے (بنی عباس میں سے)

و

انہیں اسناد کے ساتھ حسین سے، انہوں نے ابن سیابہ سے، انہوں نے عمران بن میثم سے، انہوں نے عبایہ ابن ربیع سے روایت کی ہے اور عبایہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ چار آدمی اور تھے اور میں باپچال اور ان میں سب سے کم سن تھا۔ آپ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”حدثني اخي رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال:

”اتي خاتم الف نبي وابتك خاتم الف وصي و

كلفت مالهم ليكفوا“

فقلت: ما انصفت القوم (يا امير المومنين)

فقال: ليس حيث تذهب يا ابن اخ، والله (اتي) لا علم الف

كلمة لا يعلمها غيري وغير محمد صلى الله عليه وسلم و

اشهر لي قرون منها آية في كتاب الله عز وجل، وهي

”واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض

تكلهم ثم ان الناس كانوا يائسا لا يؤقنون“ (النمل ۸۲)

وما يتدبرونها حتى تدبرها-

الا أخبركم باخر ملك بنی فلان؟

قلنا: بلى يا امير المومنين

قال: قتل نفس حرام، في يوم حرام، في بلد حرام عن قوم

من قریش والذي فلق الحبة وبرأ النسمة مالهم ملك

بعده غير خمسة عشر ليلة

قلنا: هذا من شيء اوبعد؟

فقال: صيحة في شهر رمضان، تفرع اليقظان وتوقظ الناس و

تخرج الفتاة من خدرها“

ترجمہ: ”میں نے اپنے بھائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا خاتم ہوں اور (لے علی!) تم ایک ہزار اوصیاء کے

خاتم ہو۔ اور میں نے ایسی شدید تکالیف برواشت کیں جو کسی نبی نے برواشت نہ کیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! قوم نے واقعاً آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا: لے بیٹھے! تم جیسا کہتے ہو ایسا ہی نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم، میں ایک ہزار باتیں

ایسی ہیں جنہیں سولے میرے اور سولے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی اور نہیں جانتا۔ یہ لوگ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہیں مگر اس پر غور نہیں

کرتے۔ ”واذا وقع... لا يؤقنون“ (سورہ نمل پآیت ۸۲)

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک

دابتہ (ذی حیات) کو برآمد کریں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر

یقین نہیں کرتے تھے۔“

درحقیقت یہ لوگ اس پر تدبر اور غور و فکر سے کام لیتے ہی نہیں۔

کیا میں بنی فلان کا آخری بادشاہ تم کو نہ بتا دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: قوم قریش میں سے ایک نفس حرام، بروز حرام، شہر حرام میں قتل ہوگا اور اس وقت

کی قسم جس نے دینے کو شکافتنہ کیا اور ذی حیات کو پیدا کیا اس کے بعد ان کا کوئی

بھی بادشاہ پندرہ دن سے زائد حکومت نہیں کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: پھر اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: ماہ رمضان میں ایک صیغہ (اعلان) ہوگا جس کو سن کر جاگتے ہوئے خوفزدہ ہو جائیں

گے اور سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں گے اور پروردہ نبین عورتیں اپنے گھروں سے نکل پڑیں گی۔

(عبیہ نعمانی)

## خراسانی و سفیانی کا خروج

(۱۰۱)

ابن عقده نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے ابی سیمان بن کلیب سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے ابن عمیرہ سے، انھوں نے حفصی سے اور حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”لَا بُدَّ أَنْ يَمْلِكَ بَنُو الْعَبَّاسِ فَإِذَا مَلَكَوْا وَ اخْتَلَفُوا وَ تَشَتَّتْ

أَسْرُهُمْ خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْخُرَّاسَانِيُّ السَّفِيَانِيُّ هَذَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَ هَذَا

مِنَ الْمَغْرِبِ ، يَسْتَبِقَانِ إِلَى الْكُوفَةِ كَفَرَسَى رَهَانَ هَذَا

مِنْ هَهُنَا وَ هَذَا مِنْ هَهُنَا، حَتَّى يَكُونَ هَلَاكُهُمْ عَلَى

أَيِّدِيهِمَا أَمَّا أَنْتَهُمَا لَا يَبْقَوْنَ مِنْهُمَا أَحَدًا (ابداً)“

ترجمہ: ”بنی عباس کی حکومت لازمی ہے اور جب ان کو حکومت مل جائے گی تو یہ لوگ

آپس میں اختلاف کریں گے، ان میں چھوٹ پڑے گی پھر ان پر فراسانی اور سفیانی

خروج کریں وہ مشرق سے اور یہ مغرب سے، یہ دونوں کوڑکی جانب اس طرح

دوڑ لگائیں گے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے۔ یہ ادھر سے اور وہ ادھر سے۔

چنانچہ ان دونوں کے ہاتھوں یہ سب ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے

کوئی نہ بچے گا۔ (ہمیشہ کے لیے) (غیبۂ نعمانی)

## ظہور کی علامتیں

(۱۰۲)

ابن عقده نے قاسم سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبلی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابو عبد امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ کیا صاحب امر کے ظہور سے پہلے کوئی علامت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: وہ کیا علامت ہوگی؟

فقال ۴: ”هَلَاكُ الْعَبَّاسِي، وَخُرُوجُ السَّفِيَانِيِّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَ

الْخُسْفَانُ بِالْبَيْدَامِ، وَالصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

فقلت: جعلت فداك أخاف أن يطول هذا الأمر؟

فقال: لا إنمّا (هو) كنظام الخرز يتبع بعضه بعضاً - “  
ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: عباسی کی ہلاکت، سفیانی کا خروج، قتل نفس زکیہ، بیابان میں زمین کا دھنسا، اور صدائے آسمانی“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مجھے ڈر ہے کہ پھر اس میں بہت دیر لگے گی؟

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ تمام باتیں ایک کے پیچھے ایک ہوں گی۔“

(غیبۂ نعمانی)

(۱۰۳) ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو، فوراً دوڑ پڑو

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن ہرآن سے، انھوں نے ابن ابی اسحاق اور وہیب سے، انھوں نے ابوالبصیر سے اور ابوالبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”يَقُومُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تَمْرٍ مِنَ السَّنِينَ: سِتْعَ، وَاحِدَةً، ثَلَاثَ

خَمْسَ، وَقَالَ ۲: إِذَا اخْتَلَفَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ذَهَبَ مَلِكُهُمْ ثُمَّ يَمْلِكُ

بَنُو الْعَبَّاسِ فَلَا يَزَالُونَ فِي عَنُقَانِ مِنَ الْمَلِكِ وَغَضَارَةَ مِنَ

الْعَيْشِ حَتَّى يَخْتَلِفُوا نِيْمًا بَيْنَهُمْ (فَإِذَا اخْتَلَفُوا) ذَهَبَ مَلِكُهُمْ

وَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الشَّرْقِ وَ أَهْلُ الْغَرْبِ نَعْمَ وَ أَهْلُ الْقَبْلَةِ وَ يَلْقَى

النَّاسَ جَسَدًا شَدِيدًا مَتَمًّا يَمْرُؤًا مَسْرُومًا مِنَ الْحَوَى.

فَلَا يَزَالُونَ بِتَلْكَ الْحَالِ حَتَّى يَنَارِيَ مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا

نَادَى فَالْغَرْبُ النَّفْرَ، فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّظَرَ لِيَهْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ

الْمَقَامِ، يَبْأِيحُ النَّاسَ بِأَمْرٍ جَدِيدٍ وَ كِتَابٍ جَدِيدٍ وَ سُلْطَانٍ جَدِيدٍ

مِنَ السَّمَاءِ - أَمَّا إِنَّهُ لَا يَرُدُّ لَهُ رَايَةَ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ -“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کا ظہور کسی طاق سال میں ہوگا جیسے نو، یا ایک، یا تین یا پانچ

پھر فرمایا: جب بنی امیہ میں اختلاف ہوگا تو ان کی سلطنت جاتی رہے گی اور بنی عباس حکمران

ہو جائیں گے اور حکومت کے ابتدائی دور میں وہ بھی بہت عیش سے رہیں گے مگر پھر

ان میں بھی اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کی بھی سلطنت جاتی رہے گی اور

پھر اہل مشرق اور اہل مغرب اور ہاں، اہل قبلہ میں اختلافات رونما ہوں گے اور دنیا

خون اور کشمکش سے گزر رہے گی اور یہ حال مسلسل رہے گا یہاں تک کہ ایک منادی

آسمان سے نداء لگا اور جب آسمان سے نداء سنو تو فوراً دوڑ پڑو، فوراً دوڑ پڑو اس لیے کہ

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان ایک امر جدید و کتاب جدید اور سلطانِ جدید کے لیے حکم و اعلانِ آسمانی لوگ بیعت کر رہے ہیں۔  
(غیبیہ نعمانی)

## ظہور کی علامات؛ خوش بخت، وہ جو؟

(۱۰۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن علامہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بعد سے قیام حضرت قائم علیہ السلام تک کے لیے کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی، یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے زمین کو کب پاک کرے گا؟

آپ نے فرمایا: "لا یطهر الله الارض من الظالمین حتی یسفک الدماء الحرام" ترجمہ (اللہ تعالیٰ زمین کو ظالمین کی آسوت تک پاک نہ کرے گا جب تک حرام خون نہ بہ جائے) اس کے بعد آپ نے ایک طویل حدیث میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کا ذکر کیا اور فرمایا: "اذا قام القاتل یخراسان و غلب علی الارض کوفان و الملتان و جاز جزیرة بنی کاوان، و قام منّا قاتل رجیلان و اجابته الابر و الذیلد و ظہرت لولدی زبایات الترتک متفرقات فی الاقطار و الحوامات و کافوا بین ہنات و ہنات۔"

اذا خربت البصرة و قام امیر الامرة (فحکمی حکا یہ طویلة) ثم قال: "اذا جهزت الالون و صفت الصفوف و قتل الکبش الخروف هناك یقوم الخرف و یثور الثائر و یهلك الکافر۔ ثم یقول القاتل المأمول، و الامام المجهول، له الشرف و الفضل و هو من ولدک یا حسین لا ابن مثله یظہر بین الرکنین فی دریسین بالیین یظہر علی الثقلین و لا یتربک فی الارض الالذنین طویلی لمن أدرك زمانه و لحق اوانه و شهد ايامه۔"

ترجمہ: "جب خراسان سے ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور سرزمینِ کرمان و ملتان پر قبضہ کریگا اور بنی کاوان کے جزیرے (بصرے کا ایک جزیرہ) کو پار کر کے گادوم میں سے ایک کھڑا ہونے والا جیلان سے کھڑا ہوگا جسے آبر اور دیم تسلیم کریں گے اور

میری اولاد میں سے ایک کے لیے متفرق جھنڈے قطار در قطار ادھر ادھر سے بلند ہوں گے، اور جب شہر بصرہ برباد ہوگا، امیر الامراء اٹھے گا۔۔۔"

اور اس کے بعد آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی: پھر فرمایا:

"جب ہزاروں کاشکرتیار ہوگا اور صفیں باز دھلی جائیں گی اور بکر ازبج ہوگا، اس وقت دوسرا کھڑا ہوگا، وہ اس کا انتقام لے گا اور کافر ملک ہوگا اس کے بعد وہ قائم مامول اور امام غیر متعارف (صاحب الامر علیہ السلام) جو صاحب فضل و شرف ہوگا ظہور کریگا۔ اور اے حسین! وہ تمہاری اولاد میں سے ہوگا اور ایسا فرزند کوئی نہ ہوگا۔ وہ دو دو کونوں کے درمیان ظہور کریگا جو ساری دنیا پر غالب آجائے گا زمین کا کوئی حصہ نہ چھوڑے گا۔ خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اس کے زمانے کو پائیگا اور اس کے دور میں اس کو دیکھے گا۔"

(غیبیہ نعمانی)

## ایک لاکھ جابروں کا قتل

(۱۰۵)

ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب کا بیان ہے کہ کلینی کے قول کے مطابق علی بن ابراہیم نے اپنے والد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابن عیسیٰ اور علی بن محمد وغیرہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے کہا اور ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن عبداللہ نے انھوں نے احمد بن محمد بن ابی یاسر سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، انھوں نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"یا جابر الزم الارض و لا تحرك یداً ولا رجلاً حتی تری علامات اذکرها ان ادرکتها۔"

اولها اختلاف بنو العباس و اراک تدرك ذلك و لكن حدثت به (من) بعدی عتی و منادی ینادی من السماء و یجیکم الصوت من ناحية دمشق بالفتح و تخسف قرية من قرى الشام تسعی الجابية و تقسط طائفة من مسجد الایین و مارقة تشرق من ناحية الترتک و یعقبها هرج الروم و سيقبل اخوان الترتک حتی ینزلوا الجزیرة و ستقبل مارقة الروم حتی ینزلوا الرملة فتلك السنة یا جابر اختلاف کثیر فی کل ارض من ناحية المغرب۔

فأول أرض المغرب أرض الشام ويختلفون عند ذلك على ثلاث  
 رايات ، راية الاصب و راية الابقع و راية السفيا في  
 فيلتقي السفيا في الابقع فيقتتلون و يقتله السفيا في ومن  
 معه و يقتل الاصب ، ثم لا يكون له همة الا الاقبال نحو  
 العراق و يترجى حيشه بقرقيا فيقتتلون بها فيقتل من الحبارين  
 مائة الف ، و يبعث السفيا في جيشا الى الكوفة و عدتهم  
 سبعون الفا فيصيبون من اهل الكوفة قتلا و صلبا و سبيا  
 فبينما هم كذلك اذا قبلت رايات من قبل خراسان  
 تطوى المنازل طيا حثيثا و معهم نفر من اصحاب القائم ثم  
 يخرج رجل من موال اهل الكوفة في ضعاء فيقتله امير جيش  
 السفيا في بين الحيرة و الكوفة و يبعث السفيا في ثبعا الى  
 المدينة فينفر المهدي منها الى مكة ، فيبلغ امير جيش  
 السفيا في ان المهدي قد خرج الى مكة ، فيبعث جيشا  
 على اثره فلا يدركه حتى سيدخل مكة خائفا يتروى على  
 سنه موسى بن عمران -

قال ٣: و ينزل امير جيش السفيا في البيدار فينادي مناد من السماء:  
 يا بيدار ابيدي القوم فيخسف بهم فلا يغفل منهم الا  
 ثلاثة نفر - يقول الله ووجههم الى اقفيتهم وهدم من كل  
 وفيه نزلت هذه الآية :  
 ” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا  
 لِمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلِ أَن نَّطْفِئَ وَجوهًا فَتَرُدَّهَا عَلَى  
 أَدْبَارِهَا “ (سورة النساء آيت ٤٠)

قال ٤: و القائم يومئذ بمكة و قد اسند نظره الى البيت الحرام  
 مستنجدا به ينادي : يا ايها الناس انا استنصر الله و  
 من اجابنا من الناس ، وانا اهل بيت نبيكم محمد و  
 نحن اولي الناس بالله وبي محمد صلى الله عليه وسلم  
 فمن حاجني في ادم فانا اولي الناس بادم ، و من

حاجني في نوح فانا اولي الناس بنوح و من حاجني في ابراهيم  
 فانا اولي الناس بابراهيم و من حاجني في محمد صلى الله عليه وسلم  
 فانا اولي الناس بمحمد و من حاجني في النبيين فانا اولي الناس  
 بالنبيين : ليس الله يقول في محكم كتابه :

” إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ نُوحًا وَ آلَ اِبْرَاهِيمَ وَ  
 آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهُمْ مِّنْ  
 بَعْضٍ وَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ “ (سورة عمران ٣٣)

فانا بقیة من ادم و ذخيرة من نوح و مصطفى من ابراهيم  
 و صفوة من محمد صلى الله عليه وسلم - الا و من حاجني في  
 كتاب الله فانا اولي الناس بكتاب الله ، الا و من حاجني في  
 سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا اولي الناس بسنة رسول الله  
 فانشد الله من سمع كلامي اليوم لتابلغ الشاهد منك الغائب  
 و اسألكم بحق الله و رسوله و بحقني - فان لم عليك  
 حق القرني من رسول الله - الا اغنتمونا ، و منعتهمونا ممن  
 يظلمنا ، فقد اخفنا و ظلمنا و طردنا من ديارنا و ابنا لنا و  
 بغى علينا و دفعنا عن حقنا فأتوا اهل الباطل علينا -  
 قاله الله فينا لا تخذلونا و انصرونا ينصركم الله -

قال ٥: فيجمع الله عليه اصحابه ثلاثمائة و ثلاثة عشر رجلا  
 و يجمعهم الله على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف (وهي)  
 يا جابر الآية التي ذكرها الله في كتابه :

” اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ “ (سورة البقرة ١٢٨)

فيبايعونه بين الركن و المقام و معه عهد رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قد توارثته الابناء عن الآباء و القائم  
 رجل من ولد الحسين عليهما السلام يصلح الله له امره في ليلة  
 فما اشكل على الناس من ذلك يا جابر ! فلا يشكل عليهم  
 و لادته من رسول الله و وراثته العلماء عالما بعد عالم

فان أشكل هذا كله عليهم فأتوا الضوت من السما رايشكل

عليهم اذا نودي باسمه واسم اميه وأمه -

ترجمہ: ”امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں:

ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کرینا۔

اور پھر آسمان سے ایک منادی کی ندا، اور دمشق کی طرف سے فح کی آواز کا بلند ہونا، اور شام کے ایک قریہ جابیه ”کاز میں میں دھنس جانا، اور مسجد دمشق کی دائیں جانب

کے ایک حصے کا گر جانا، ترک کی جانب سے خارجیوں کا فروج اور اہل روم کا اُنکے تعاقب میں نکلنا، پھر اخوان ترک کا آگے بڑھنا اور جزیرے میں وارد ہونا، اور روم

کے خوارج کا پیشقدمی کرنا اور منزل رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیا بر مغرب میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا۔

اور دیا بر مغرب میں سب سے پہلا ملک شام ہے جس میں اختلاف رونما ہوگا اور ان کے تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک سیاہ و سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا

جھنڈا، پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیشقدمی کریگا اور اس کا لشکر مقام قریسا سے گذریگا

اور وہاں ایک لاکھ جاہروں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی ستریزہ کا لشکر کو فروانہ کریگا جو اہل کوفہ میں سے کچھ کو قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکانے کا اور کچھ

کو گرفتار کرے گا۔ ابھی یہ لوگ اس کارزار میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے

آہستہ آہستہ منازل راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائم کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہل کوفہ کے موالیوں میں ایک

شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیر لشکر حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیا گا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدی وہاں سے نکل کر مسد

چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیر لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدی مکہ چلے گئے تو وہ ان کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ امام مہدی حضرت موسیٰ

کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

اور فرمایا: اور ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالے گا تو آسمان سے ایک منادی

ندائے گا کہ اے بیابان اس قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں گے

اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو کتوں کی شکل میں مسخ کر کے ان کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے:

ترجمہ آیت: ”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دیا گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا، جو تصدیق کرنے والا ہے اُس کی جو تمہارے پاس پہلے

سے (موجود ہے)، اس سے پیشتر کہ ہم چہرے بگاڑیں اور ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں...“ (سورہ نسا، آیت ۴۸، ترجمہ)

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اس روز مکہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیکے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: اے لوگو! میں اللہ سے

مدد کا طلبگار ہوں اور ان لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر نیکے ہیں سنو! میں تمہارے نبی حضرت محمدؐ کے اہل بیت میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں

سب سے زیادہ حضرت محمدؐ کا وارث اور حقدار ہوں۔ اور جو مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں

آدمؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ نوحؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث

ہوں، اور جو مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیمؑ کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے

حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث

اور حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاءؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارث انبیاءؑ اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے

اپنی حکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا کہ: ”ویشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام

جہانوں (کے لوگوں) پر (فوقیت دیکر) منتخب کیا“ (آل عمران ۳۴) چنانچہ میں آدمؑ کا بقیہ، نوحؑ کا ذخیرہ، ابراہیمؑ کا برگزیدہ اور خلائق محمدؐ ہوں

آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتابِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں اور سن لو جو شخص مجھ سے سنتِ رسولِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں یہ ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ رسولِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں، لہذا اس وقت جو لوگ میری تقریریں رہے ہیں میں انھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ رسول اللہ کے قریب دار ہونے کی وجہ سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے، کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکو، اس لیے کہ ہماری بہت تخفیف ہو چکی ہے ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں، ہمیں ہمارے دیار و اسار سے نکالا گیا، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا، اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو۔

ہمارے معاملے میں اللہ کو پہنچاؤ اور اللہ کو پہنچاؤ تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو ہماری مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ امام کے پاس ان کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع فرمایا جس طرح موسمِ برسات کے بادل کے ٹکڑے ادھر ادھر سے آکر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”وتم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو یکجا جمع کر دے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورۃ البقرۃ ۱۲۸)

پس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے اور آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ تبرکات ہوں گے جو آپ نے انبیاء کی وراثت میں اپنے آباؤ کے ذریعے سے پائے تھے۔ اور امام قائم علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کے تمام امور درست کر دے گا اور لوگوں کو ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہوگی اور نہ ان کو سمجھنے میں وقت ہوگی کہ یہ رسول اللہ

کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ کا علم آپ کے پاس وراثتاً ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔ اے جابر! اگر بالفرض یہ شکل بھی ہوا تو پھر آسمان کی ندا کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی۔ اس لیے کہ آسمان سے ان کے نام، ان کے پر بزرگوار کے نام اور ان کی والدہ گرامی کے نام کے ساتھ یہ اعلان ہوگا۔ “ (غیبۃ لغانی، اختصاص، تفسیر عیاشی)

### ۱۰۶) خروجِ سفیانی اور ظہور قائم ایک ہی سال میں ہوگا

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے محمد بن سلیمان سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد بن مسلم، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”السفیانی والقائم سنة واحدة“

(خروجِ سفیانی اور امام قائم علیہ السلام کا ظہور ایک ہی سال میں ہوگا۔)

(غیبۃ لغانی)

### ۱۰۷) مشرق سے آگ کا نمودار ہونا

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن بھاتی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بینا الناس وقوفاً بعرفات اذا اتاهم ركب على اناقة ذعلية

یخبوہم بموت خلیفة، عند موتہ فرج ال محمدی و

فرج الناس جميعاً۔“

وقال: اذا رايت علامة في السماء: ناراً عظيمة موقبل

المشرق تطلع ليال، فعندها فرج الناس وحققت امر

القائم بقليل“

ترجمہ ”ایک مرتبہ جب لوگ عرفات کے اندر وقوف میں تھے کہ ایک شخص ایک

تیز رفتار ناقہ پر سوار آیا اور اس نے لوگوں کو خلیفہ (وقت) کی موت کی

اطلاع دی اور یہ کہ اس کی موت سے آل محمد، بلکہ تمام مسلمانوں کو کٹا دگی

نصیب ہوگی۔“ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ یہ آسمانی نشانی دیکھو کہ ایک

عظیم آگ مشرق کی جانب سے نمودار ہوتی اور وہ کئی شب تک روشن رہی تو اس وقت تم لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی اور یہ امام قائمؑ کے ظہور کے کچھ ہی دن پہلے ہوگی۔“ (غیبۃ لغائی)

### فلان کی موت کے بعد غضب

(۱۰۸)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو احمد سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے عمرو بن شریب سے، انھوں نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواثر نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے غضب کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”ہیہات الغضب ہیہات موتات فیہت موتات وراکب الذعلبة و ما راکب الذعلبة ، مختلط جوفها بوضینہا یخبرہم بخبر یقتلونہ ، ثم الغضب عند ذلک“

ترجمہ: ”افسوس غضب افسوس، اس میں تو موتی ہی موتی ہیں۔ اور تیز رفتار ناقہ سوار، ایسا تیز رفتار ناقہ جو بالکل پتلا دہلا ہوگا اور وہ لوگوں کو خبر دے گا کہ لوگوں نے اس (فلان) کو قتل کر دیا، اس کے بعد تو پھر غضب ہی ہوگا۔“

### سب کے سب خلیفہ خدا

(۱۰۹)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن ابی مالک سے، انھوں نے محمد بن ابی حکم سے، انھوں نے عبداللہ بن عثمان سے، انھوں نے حسین مکی سے، انھوں نے ابو طفیل سے، انھوں نے حذیفہ بن یمان سے، انھوں نے کہا:

”یقْتَل خلیفۃ مالہ فی السماء عاذر ولا فی الارض ناصرو یخلفہ خلیفۃ حتی یمشی علی وجہ الارض لیس لہ من الامر شیء و یمتخلف ابن الستہ“

قال فقال ابو الطفیل ریا ابن اخی الینخی انا و انت من کورۃ قال قلت؛ ولیمتمتی یا خال! ذالک؟

قال: لانت حذیفۃ ( حدثنی أنّ الملك یرجع فی اهل النبوة ترجمہ: ”ایک خلیفہ قتل کیا جائے گا کہ جس کا آسمان پر ہی نہ کوئی عاذر ہوگا اور نہ

زمین پر کوئی ناصر۔ اور ایک خلیفہ سے خلع خلافت کر لی جائے گی پھر وہ زمین پر عام لوگوں کی طرح پھیل ہی گھومتا پھرے گا اور حکومت میں اس کا کوئی دخل نہ ہوگا اور پھر ایک چھ سال کا لڑکا خلیفہ ہوگا۔

حسین مکی کا بیان ہے کہ پھر ابو طفیل نے کہا: اے بھائی! کاش ہم اور تم دونوں اس وقت موجود ہوتے۔

میں نے کہا: ماموں جان! آپ کو اس کی تمنا کیوں ہوتی؟

انھوں نے کہا: اس لیے کہ حذیفہ نے کہا ہے کہ اس دور میں حکومت اہل بیت نبوت کی طرف پلٹ کر آئے گی۔“ (غیبۃ لغائی)

### (۱۱۰) آیۃ سُرُّهُمْ اَیَاتِنَا... کی تفسیر

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطنی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہیب سے، انھوں نے ابویبیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت الہی کی تفسیر دریافت کی:

”سُرُّهُمْ اَیَاتِنَا فِی الْاَفَاقِ وَ فِی اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَّبِعِنَ لَہُمْ اَنۡہُ الْحَقُّ“ (سورہ حُجَّۃ السَّجِدَہ آیت ۵۳)

قال: ”یریبہم فی الفسہم المسخ ، و یریبہم فی الافاق : اِنۡتِ قِضَ الْاَفَاقِ عَلَیہم فیردون قدرة اللہ فی الفسہم و فی الافاق فقولہ: حَتّٰی یَتَّبِعِنَ لَہُمْ اَنۡہُ الْحَقُّ“ یعنی بذالک خروج القاتل هو الحق من اللہ عزّ ووجلّ یراہ ہذا الخلق لا بدّ منہ۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نشانوں کو ان کے نفسوں ہی میں دکھائے گا ان کی صورتوں کو مسخ کر دیگا، اور آفاق عالم میں اس طرح دکھائے گا کہ ان کے لیے آفاق عالم کی فضا کو تنگ کر دے گا، اس طرح وہ اللہ کی قدرت کو اپنے نفسوں میں اور آفاق میں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ: تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے۔“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ نے ظہور امام قائمؑ کو کیا ہے کہ یہ حق ہے، اور یہ منجانب اللہ ہے یہ سب مخلوق کو دکھایا جائے گا اور یہ لازمی ہونا ہے۔“ (غیبۃ لغائی)



## ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْخِيَوَةِ“

(سورة حم السجدة آیت ۱۷)

(۱۱۱)

الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ“ کی تفسیر

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے علی بن ہزبار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے ابو بصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے قول خدا ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْخِيَوَةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ“... ترجمت (ہم انہیں) حیات دنیا میں رسوا کرنا اور عذاب میں گئے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ ہوگا) مذکورہ بالا آیت کی تفسیر دریافت کی: تو آپ نے فرمایا:

قال: ”وَ اَيُّ خَزْيٍ يَا اَبَا بَصِيرٍ! اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَ حِجَالِهِ وَ عَلَى اَخْوَانِهِ وَ سَطْرِ عِيَالِهِ اِذْ شَقَّ اَهْلَهُ الْجِيُوبُ عَلَيْهِ وَ صَرَخُوا - فَيَقُولُ النَّاسُ مَا هَذَا؟ فَيَقَالُ مَسِخٌ فَلَانَ السَّاعَةَ“

فقلت: قبل قيام القاتل أو بعده؟

قال: لا، بل قبله“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اے ابو بصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں اپنے اہل خاندان اور اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اُس کے اہل و عیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چیخے چلانے لگیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟۔۔ انہیں بتایا جائے گا کہ ابھی ابھی فلاں شخص کا چہرہ مسخ ہو گیا۔

میں نے عرض کیا: یہ بات ظہور قائم سے پہلے ہوگی یا ظہور کے بعد؟

آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ظہور سے قبل۔

(غیبت لغائی)

## تبرکات رسول خدا ﷺ

(۱۱۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن الواحش سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے روایت کی ہے، اور یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ آپ حضرت

شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

قال: ”اِذَا اَخْتَلَفَ وُلْدُ الْعَبَّاسِ وَ هُوَ سُلْطَانُهُمْ وَ طَمَعَ فِيهِمْ مَنْ لَدَيْكَ يَطْمَعُ، وَ خَلَعَتِ الْعَرَبُ اَعْتَبَهَا وَ رَفَعَ كُلَّ ذِي صِيحَةٍ صِيصِيَّتِهِ، وَ ظَهَرَ السَّفِيَانِيُّ وَ الْبِمَانِيُّ وَ تَحَرَّكَ الْحَسَنِيُّ خَرَجَ صَاحِبُ هَذَا الْاَمْرِ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى مَلَكَةِ بَنِي تَرَاثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ“

قلت: و ما تراث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟

فقال: سَيْفُهُ وَ دَرْعُهُ وَ عِمَامَتُهُ وَ بَرْدَةٌ وَ قَصِيْبَةٌ وَ فَرَسُهُ وَ لَوْنَتُهُ وَ سَرِيحُهُ“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: جب اولاد عباس میں اختلاف ہوگا، اُن کی سلطنت کمزور ہو جائے گی اور ایسے ایسے لوگ اس کی طرح کریں گے جنہوں نے سلطنت کی کبھی خواہش نہ کی تھی اور اہل عرب سے عنان حکومت چھین لی جائے گی اور سبیل اس کی طرف اپنے سینک اٹھائے گا سیفِ بانی اور یابی فرج کریں گے اور حسنی حرکت میں آئے گا، صاحب الامر مدینہ سے مکہ کی طرف تمام تبرکات رسول اللہ لیکر چلے جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: تبرکات رسول اللہ (میں) کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آنحضرت کی تلوار، آنحضرت کی زرہ، آنحضرت کا عمامہ، آنحضرت کی ردا، آنحضرت کا عصا، آنحضرت کی سواری کا گھوڑا، آنحضرت کے اسلحہ جنگ اور آنحضرت کی زین۔“

(غیبت لغائی)

## قبل از ظہور شدید گزری

(۱۱۳)

محمد بن ہمام نے فراری سے، فراری نے معاویہ بن جابر سے، معاویہ نے بز نطی سے روایت کی ہے، بز نطی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ: ”قبل هذا الامر بئسوح فله ادر ما لبئسوح فحججت فسمعت

اعرابيًا يقول: هذا يوم بئسوح - فقلت له: ما لبئسوح؟

فقال: الشديد العرش“ (ترجمہ) ”ظہور قائم سے قبل بئسوح ہوگا“ میں نے بئسوح کے معنی نہ سمجھا

اس کے بعد سچ کو کیا تو ایک عرب کو کہتے ہوئے سنا کہ آج بہت بئسوح ہے۔ میں نے پوچھا: بئسوح کیا ہے؟ اُس نے کہا شدید گزری؟

## علامتِ ظہور ۱۲ ارضان کو سورج گہن

۱۱۴

بطانتی نے ابولبیر سے اور ابولبیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” علامتہ خروج المہدیٰ کسوف الشمس فی شہر رمضان لیلۃ ثلاث عشرة واربع عشرة منہ “ (غیبۃ نغانی)  
ترجمہ ” حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ (مجہبی) ہے کہ ماہ رمضان کی تیرہ اور چودہ کو سورج گہن ہوگا۔ “

## آیت سأل سائل بعذاب واقع کی تاویل

۱۱۵

محمد بن بہام نے قزازی سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے حسین بن علی سے، انھوں نے صالح بن سہل سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے قول خدا ” سأل سائل بعذاب واقع “ (التکوٰۃ) کے متعلق فرمایا:

” تاویلہا یا قی عذاب یقع فی الشویۃ یعنی ناراً حتی ینتھی الی الکناستہ بنی اسد حتی یمز بتقیف لایذع وتراً لول محمداً الا اخرقته و ذلک قبل خروج القائم “  
ترجمہ ” اس کی تاویل یہ ہے کہ جانوروں کے ہارے میں آگ لگے گی جو کناستہ بنی اسد تک پہنچے گی اور وہاں سے گذر کر تقیف تک اور آل محمد کے کسی دشمن کو بغیر جلائے نہ چھوڑے گی اور یہ ظہور امام قائم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔ “

(غیبۃ نغانی)

نیز جابر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبۃ نغانی)

مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے

کے لیے خسرو ج کرے گی

۱۱۶

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر سے، انھوں نے موسیٰ سے، انھوں نے معمر بن یحییٰ بن سام سے، انھوں نے

ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” کأنی بقوم قد خرجوا بالمشرق، یطلبون الحق فلا یعطونہ ثم یطلبونہ فلا یعطونہ فاذا رأوا ذلک وضعوا سیوفہم علی عواتقہم فیعطون ما سألوا فلا یقبلونہ حتی یقوموا ولا یدفعونہا الا الی صاحبکرم قتلہم شہداء اما انی لو أدركت ذلک لا بقیت نفسی لصاحب هذا الأمر “  
ترجمہ ” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم مشرق سے حق طلب کرنے کے لیے نکلی مگر اسکو حق نہ دیا گیا، انھوں نے پھر حق طلب کیا مگر پھر بھی حق نہ دیا گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ دیکھا کہ انھیں ان کا حق نہیں دیا جا رہا ہے، تو انھوں نے اپنی تلواریں کاڈھے پر رکھ لیں۔ یہ دیکھ کر لوگ جلدی سے ان کا حق دینے کے لیے تیار ہو گئے، مگر انھوں نے اب اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جنگ کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر یہ لوگ اس حکومت کو (حاصل کر کے) تمہارے امام کے سوا کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے، ان کے قتل ہونے والے شہید ہوں گے، اور اگر میں اس زمانے تک رہتا تو صاحب الامر کے لیے خود کو باقی رکھتا۔ “

(غیبۃ نغانی)

## خراسانی خراسانی سجتانی سجتانی

۱۱۷

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے یعقوب سے، انھوں نے زیاد بن قزی سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے معرون بن خربوذ سے اور معرون کا بیان ہے کہ میں جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہی فرماتے ہوئے سنا کہ

” خراسان خراسان سجتان سجتان “

(خراسان خراسان سجتان سجتان)

گویا آپ اسی کی بشارت دیا کرتے تھے۔

(غیبۃ نغانی)

## بیعت طفلِ خورد سال

۱۱۸

ابن عقده نے علی سے، علی نے حسن اور محمد ابن علی بن یوسف سے ان دونوں نے اپنے والد سے، ان کے والد نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے، اور

انہوں نے ابو الجارود سے، ابو الجارود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا کہ:

”و اذا ظهرت بيعة القسبي قام كل ذي صيصية بصيصيته“  
(جب نو عمر لوگ کی بیعت ظاہر ہوگی تو ہر بیل اپنے سینگ اٹھائے گا۔) (غنیۃ نعمانی)

ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت

کا موقع دیا جائے گا:

(۱۱۹)

ابن عقدرہ نے علی سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” ما يكون هذا الا مرحق لا يبقى صنف من الناس الا (قدا)  
و لو ا على الناس حتى لا يقول (قائل): انا لو ولينا لعد لنا شر

يقوم القائل بالحق والعدل“ ..... (غنیۃ نعمانی)  
ترجمہ: ”صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ہر قوم کو حکومت کا موقع نہ دے دیا جائے، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہماری حکومت ہوتی تو ہم عدل قائم کرتے، ان سب کے بعد امام قائم، حق و عدل کے ساتھ ظہور کریں گے۔“

وقت ظہور آبادی کا تناسب

(۱۲۰)

انہیں اسناد کے ساتھ ہشام نے زرارہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ندرتے حق کیلئے؟

قال: ” اى والله حتى يسمع كل قوم بلسانهم“  
وقال: ” لا يكون هذا الا مرحق يذهب تسعة اعشار الناس“ (غنیۃ نعمانی)  
ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: خدا کی اس ندرتے حق کو ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گا۔“  
نیز فرمایا: صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ انسانوں کی آبادی کا دس حصوں میں سے نو حصے آبادی ختم نہ ہو جائے۔“

(غنیۃ نعمانی)

بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے ان کی زیارت کی ہے

(۱۲۱)

عبدالواحد نے احمد بن محمد سے، انہوں نے احمد بن علی حمیری سے، انہوں نے حسن بن ایوب سے، انہوں نے عبدالکریم سے، عبدالکریم نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

” لا يقوم القائم على السلام حتى يقوم اثنا عشر رجلا كلهم يجمع على قول انه قد راوه في كذا بونهم“ (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ: ”حضرت امام قائم علیہ السلام اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ بارہ آدمی اٹھ کر اس امر کا دعویٰ نہ کریں کہ ہم نے ان جناب کو دیکھا ہے اور لوگ انکی تکذیب کریں گے۔“

جنگِ قیس

(۱۲۲)

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، حسن نے احمد بن حسن میثقی سے، میثقی نے ابو الحسن علی بن محمد سے، ابو الحسن نے معاذ بن مطر سے معاذ نے ایک شخص سے، اس نے کہا میں ابوسیار کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، ابوسیار کا بیان حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” قبل قيام القائم، يحرك حرب قيس“ (غنیۃ نعمانی)  
ترجمہ: ”قبل ظہور امام قائم، جنگِ قیس حرکت میں آئے گی۔“

سفیانی کی آنکھ پھوڑنے والا

(۱۲۳)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن علی کوئی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، اور عبید بن زرارہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب سفیانی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا

” احق يخرج ذالك، ولم يخرج كاسر عينه بصنعاء“

ترجمہ: ”ابھی وہ کہاں خروج کرے گا، ابھی تو صنعاء سے اس کی آنکھ پھوڑنے والا

بھی نہیں نکلا ہے۔“

(غنیۃ نعمانی)

## ظہورِ چاند سال پہلے کا حال (۱۲۴)

ابن عقده نے علی بن حسن بمبلی سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن خالد سے، انھوں نے حماد بن عثمان سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے، انھوں نے حمزہ بن ابراہیم بن ابولہاد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے (ابوالائمہ حضرت امام) علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِلِ سَنِينَ خَدَّاعَةَ يَكْتَدِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيَصْدِقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَقْرُبُ فِيهَا الْمَاحِلُ (وَفِي حَدِيثٍ) يَنْطِقُ فِيهَا الرَّؤْيِيضَةُ"

قلت: وما الرؤيضة وما الماحل؟

قال: "أما تقرؤون القرآن قوله "وهو شديد المحال" (رعد آیت ۱۶)

قال: (بيريذ المكر)

فقلت: وما الماحل؟

قال: بيريذ المكار

ترجمہ: "ظہورِ امامِ القام سے پہلے چند سال دھوکہ دینے والے ایسے آئیں گے کہ جن میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق۔ مکاروں کو تقرب حاصل ہوگا اور رؤیضہ (کینے) بولنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور رؤیضہ اور ماحل سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے۔ قولِ خدا ہے "اور وہ شدید تدبیروں والا ہے"

پھر فرمایا (مکر)۔ رؤیضہ معنی وہ بولنے والا جو مسائلِ عوام میں نطق سے عاری ہو

میں نے عرض کیا: اور ماحل کے معنی کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: مکار

(غیبۂ نغانی)

## مقامِ قرقیسا میں خدائی دسترخوان (۱۲۵)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قرشی سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حذیفہ بن منصور سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ مَأْنَدَةٌ وَفِي غَيْرِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ مَا دَبَّةٌ بَقَرِ قَيْسِيَا يَطْلُعُ مَطْلَعُ مِنَ السَّمَاءِ فَيَنَادِي: يَا طَيْرُ السَّمَاءِ رَوِّبَا سَبَاعِ الْأَرْضِ هَلَسُوا إِلَى الشَّيْبِ مِنْ لَحْمِ الْجَبَّارِيْنَ" (غیبۂ نغانی)

ترجمہ: "قرقیسا میں اللہ کی طرف سے ایک دسترخوان سجایا جائے گا اور آسمان سے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ لے لے مائسانِ فضا اور لے زمین کے درندو! آؤ اور جباروں کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔"

## امام کو حکمِ ظہور ان کے نام سے ہوگا (۱۲۶)

احمد بن ہوزہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"يُنَادِي بِاسْمِ الْقَائِلِ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَقْمًا"

ترجمہ "امام قائم کا نام لیکر آواز دی جائیگی کہ لے فُلان بن فُلان اُٹھ کھڑے ہو۔"

(غیبۂ نغانی)

## آیت اذا اخذت الارض زخرفها کی تفسیر (۱۲۷)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یونس سے، انھوں نے (ابراہیم بن ہراس سے، ابراہیم نے اپنے والد سے) انھوں نے علی بن حزوڑ سے، انھوں نے محمد بن بشیر سے روایت کی ہے اور محمد بن بشیر نے کہا کہ میں نے حضرت محمد بن حنفیہ سلام اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:

يقول: "إِنَّ قَبِيلَ رَايَاتِنَا رَابِيَةَ لِأَلِ جَعْفَرٍ وَأَخْرَجِي لِأَلِ مَرْدَاسِ فَأَمَّا رَابِيَةُ أَلِ جَعْفَرٍ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ فَغَضِبْتُ وَكُنْتُ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَيْهِ"

فقلت: جعلت فداك ان قبيل راياتكم (رايات)؟

قال: اعي والله ان لبني مرداس ملكا موطدا اليعرفون في

سلطانهم شيئا من الخير سلطانهم عسر ليس ليس يدنون

فيه البعيد ويقصون فيه القريب حتى اذا امنوا مكر الله و

عقاب صبح بهم صيحة ليريق لهم (راع يجمعهم و)

مَنَادٍ يَسْمَعُهُمْ وَلَا جَمَاعَةٌ يَجْتَمِعُونَ فِيهَا وَقَدْ ضَرَبَهُمُ  
 اللَّهُ مَثَلًا فِي كِتَابِهِ: " حَقٌّ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا  
 وَازْيَنْتَتْ " (سورہ یونس ۶۳)  
 تَرَحَّلَتْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِاللَّهِ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ  
 فَقُلْتُ: جَعَلْتَ فِدَاكَ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي عَنْ هُوَلَاءِ بِأَمْرِ عَظِيمٍ فَمَتَى  
 يَسْمَعُونَ؟

نَقَالَ: وَيْحَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ خَالَفَ عِلْمَهُ وَقَدْ مَوَّقَتَيْنِ  
 وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَّ قَوْمَهُ (ثَلَاثِينَ يَوْمًا) وَكَانَ  
 فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زِيَادَةٌ عَشْرَةَ أَيَّامًا لَمْ يَخْبُرْ بِهَا مُوسَى  
 فَكَفَرَ قَوْمَهُ ، وَاتَّخَذُوا الْعَجَلُ مِنَ بَعْدِهِ لَمَّا جَازَ  
 عِنْدَهُ الْوَقْتُ -

وَإِنَّ يُونُسَ وَعَدَّ قَوْمَهُ الْعَذَابَ ، وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ  
 أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ ، وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ وَلَكِنْ  
 إِذَا رَأَيْتَ الْحَاجَةَ قَدْ ظَهَرَتْ ، وَقَالَ الرَّجُلُ : بَيْتُ  
 اللَّيْلَةِ بَغِيرَ عِشَاءٍ وَحَتَّى (يَلْتَقَاكَ الرَّجُلُ بِوَجْهِ نَقْرٍ)  
 يَلْتَقَاكَ بِوَجْهِ آخَرَ -

قُلْتُ: هَذِهِ الْحَاجَةُ قَدْ عَرَفْتَهَا وَالْأُخْرَى أَيْ شَيْءٌ هُوَ؟  
 قَالَا: يَلْتَقَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ ، فَذَا جِئْتَ سَتَقْرُضُهُ قَرْضًا  
 لَقِيكَ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْوَجْهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقَعُ الصَّيْحَةُ  
 مِنْ قَرِيبٍ .

ترجمہ: " آپ نے فرمایا: ہمارے جھنڈوں سے پہلے آل جعفر اور آل مرداس کے جھنڈے  
 بلند ہوں گے۔ لیکن آل جعفر کا شمار کسی میں نہ ہوگا۔  
 (یہ سن کر مجھے طیش آیا حالانکہ میں ان کا سب سے زیادہ مقرب تھا)  
 میں نے عرض کیا: میں آپ پر زبان، کیا آپ حضرات کے جھنڈوں سے پہلے اور بھی جھنڈے  
 بلند ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم آل مرداس کی شاہی پادشاہی ہوگی۔ یہ لوگ اپنی شاہی  
 میں خیر کو نہ پہنچائیں گے کیونکہ ان کی شاہی میں بہت درستی و سستی ہوگی، نری تو

تو بالکل نہ ہوگی، وہ اپنے دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور کرے گی  
 جب ان کو اس وجہ سے لے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے کی تدبیر کرے گا اور  
 پھر ان پر ایک طمان (چیچ) پڑے گی جس سے ان کا کوئی گلہ بان جو ان کے  
 گلے کو جمع کرے باقی نہ رہے گا اور نہ کوئی آواز دینے والا ہوگا جو انہیں یکجا جمع  
 کرے اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی جس میں وہ لکھے ہو کر بیٹھ سکیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل  
 ان ہی لوگوں کی مثال اپنی کتاب میں بیان فرماتی ہے: (سورہ یونس آیت ۱۲)  
 تَرَجُّزَ آيَتٍ: " یہاں تک کہ زمین نے اپنے زیورات (دھننے و خرنپے) نکالے اور زمین ہو گئی  
 اور اہل زمین نے خیال کیا کہ بیشک وہ اس پر قادر ہیں (یعنی وہ ان کی ملکیت میں)  
 لیکن ناگہان اُس (زمین) پر سہارا حکم (عذاب) آپہنچا کسی رات کو یادن کو،  
 پس ہم نے اس سب (آرائش و حزامین) کو مٹا دیا کیونکہ وہ کل تھی  
 ہی نہیں۔"

اس کے بعد حضرت محمد حنیفہ نے کہا بخدا یہ آیت ان ہی لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے  
 میں نے عرض کیا: میں آپ پر زبان، آپ نے تو یہ بہت اہم بات بتائی ہے۔ یہ بھی فرمائیے کہ یہ  
 لوگ کب ہلاک ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: وہ ہوتے پر لے محمد (بن بشیر) اللہ تعالیٰ کا علم وقت معین کرنے والوں کے اوقات  
 (بتانے والوں) کے خلاف ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے وعدہ کیا (تیس  
 دن کا) اور اللہ تعالیٰ کے علم میں دن دن سے زیادہ تھے، مگر یہ بات اللہ نے  
 حضرت موسیٰ کو نہیں بتائی تھی۔ (موسیٰ کے وعدے کو پورا نہ ہوتا دیکھ کر) موسیٰ کی  
 قوم کافر ہو گئی اور جب وقت وعدہ تجاؤز کر گیا تو ان لوگوں نے گوسالہ کی پرستش  
 شروع کر دی۔

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا، مگر اللہ تعالیٰ  
 کے علم میں تھا کہ ان لوگوں معاف کر دیا جائے گا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم  
 ہے (بلند صبح وقت تو نہیں بتایا جاسکتا البتہ اتنا یاد رکھو کہ) جب یہ دیکھو کہ  
 فادہ کشی بہر طرٹ چھا گئی اور لوگ کہیں کہ آج رات ہم بغیر کچھ کھائے ہو کسے گئے  
 تھے اور جب تم سے ایک شخص کسی رُخ سے لے اور دوسرے وقت وہ شخص کسی  
 اور رُخ سے ملنے لگے۔

میں نے عرض کیا: فادہ کشی کی بات تو سمجھ میں آگئی، مگر یہ اور رُخ کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کشادہ روئی سے ہے، مگر جب تم اس سے قرض لینا چاہو تو پھر اس کی وہ کشادہ روئی نہ ہے، تو بس سمجھ لو کہ آسمانی ڈانٹ (سچی) عنقریب پڑنے ہی والی ہے۔“

(غیبۃ نغانی)

### شکرِ غضب سے مراد

(۱۲۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن علی بن غالب سے، انھوں نے یحییٰ بن علیم سے، انھوں نے ابو جہیل سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا راسی السیب بن نجبر نے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ابن مسوداء بھی تھا، اس نے کہا: یا امیر المومنین! یہ شخص اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ لگاتا ہے اور گواہ آپ کو بنا تا ہے کہ آپ نے بتایا ہے۔

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: کیا کوئی بہت لمبی چڑی بات ہے، یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: یہ لشکرِ غضب کا ذکر کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

”خَلَّ سَبِيلَ الرَّجُلِ: اَوْلِيكَ قَوْمًا يَأْتُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قُرْعَ كَفْرِعِ الْخَرِيْفِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَانِ وَالشَّلَاثَةِ، فِي كُلِّ قَبِيْلَةٍ حَتَّى يَبْلُغَ تِسْعَةَ اِمَاوَالِهِ اِنِّى لَأَعُوْنُ اَمِيْرَهُمْ وَاَسْمَهُ وَمَنَاخَ رِكَابِهِمْ ثُمَّ نَضُّ وَهُوَ يَقُوْلُ (بَاقِرًا) بَاقِرًا بَاقِرًا ثُمَّ قَالَ: ذَالِكَ رَجُلٌ مِّنْ ذُرِّيَّتِي يَبْقُرُ الْحَدِيْثَ بِقُرْآنٍ“

ترجمہ: ”اس شخص کو نہ روکو چھوڑ دو۔ (شکرِ غضب) ایک قوم ہوگی آخری زمانے میں آئے گی اور وہ برسات کے بادلوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے جم ہوگی ہر قبیلے سے ایک ایک، دو دو اور تین تین یہاں تک کہ نو نو اس میں ہوں گے۔ بخدا میں تو ان کے سردار کو بھی پہچانتا ہوں، اس کا نام بھی جانتا ہوں اور ان لوگوں کی سواریوں کے باندھنے کی جگہ بھی جانتا ہوں۔“

پھر آپ یہ فرماتے ہوئے چلے: (باقر) باقر باقر اور فرمایا میری ذریت میں سے ایک شخص ہوگا جو حدیث کو کھولے گا جو کھولنے کا حق ہے۔“

(غیبۃ نغانی)

### دورِ غضب

(۱۲۹)

علی بن حسین مسعودی نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابو حماد سے، انھوں نے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے، انھوں نے عتبہ بن سعدان بن یزید سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور احنف کا بیان کہ ایک مرتبہ میں اپنی ایک ضرورت کے لیے حضرت ابوالاکثر امام علیؑ کی خدمت میں تھا کہ ابن کو آوشیث بن رجبی دونوں آگئے اور انھوں نے آپ سے ملنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے پہلے ہی اپنی حاجت بیان کر لی، اب اگر کہو تو میں ان دونوں کو بلالوں؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! انھیں بلا لیجئے۔

آپ نے ان کو اجازت دی۔ جب وہ دونوں آئے تو آپ نے فرمایا: کیا امر داعی ہوا جو تم دونوں حسد و رزا میں میرے خدان جنگ کے لیے نکل کھڑے ہوئے؟ انھوں نے کہا: ہم چاہتے تھے کہ آپ غیظ و غضب میں آجائیں۔

آپ نے فرمایا: تم دونوں پر ولے ہو، کیا ہمارے عہد حکومت میں غیظ و غضب ممکن ہے؟ یا آئندہ ہو سکتا ہے؟ غضب کا دور تو اس وقت آئے گا جب ایسے ایسے واقعات ہوں گے۔

(غیبۃ نغانی)

### سفیانی کے دورِ حکومت کی مدت

(۱۳۰)

ابن عقدہ نے محمد بن فضال بن ابراہیم سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے نقلہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعین سے اور عیسیٰ بن اعین نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی من المحتوم وخروجه من اول خروجہ الی اخرہ خمسۃ عشرًا: ستۃ اشهر یقاتل فیہا فاذا ملک السکور الخمس ملک تسعة اشهر ولم یزد علیہا یومًا۔“ (غیبۃ نغانی)

ترجمہ: ”سفیانی کا فروع ارحم ہے اور اس کے ابتدائے فروع سے لیکر آخری پندرہ مہینے کی مدت ہوگی، جس میں چھ مہینے وہ جنگ کرتا رہے گا اور جب پانچوں علاقوں پر قبضہ ہو جائے گا تو نو ماہ حکومت کرے گا، اور اس سے زیادہ وہ ایک دن بھی نہیں کر سکے گا۔“

(غیبۃ نغانی)

### (۱۳۱) امورِ حتمی ہوئیں اور کچھ غیر حتمی

ابن عقده نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے محمد بن بشیر احوال سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعمین سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے روایت کی ہے اور معقل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ

” من الامر محتوم، ومنہ ما لیس بمحتوم ومن المحتوم

خروج السفیانی فی رجب“

ترجمہ: ” کچھ امر حتمی ہوتے ہیں اور کچھ امور غیر حتمی اور سفیانی کا خروج حتمی ہے جو ماوراء میں ہوگا۔“

### (۱۳۲) خروجِ سفیانی حتمی ہے

ابن عقده نے علی بن الحسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے عبد اللہ بن بکر سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے عبد الملک بن اعمین سے اور عبد الملک بن اعمین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں حضرت امام قائم کا تذکرہ آیا، میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ سفیانی کا خروج نہ ہو اور امام قائم کا ظہور ہو جائے؟ فقال: ” لا والله انہ لمن المحتوم الذی لا بد منہ“

آپ نے فرمایا: ” نہیں، بخدا بلاشبہ یہ (خروجِ سفیانی) تو یقیناً حتمی ہے اس کا ہونا لازمی ہے۔“

### (۱۳۳) اجل محتومہ اور اجل موقوفہ

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن خالد اصم سے، انھوں نے ابن بکر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حران بن اعمین سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

” وَتَقْضَىٰ آجُلًا وَّآجُلًا مَّسْبُومًا عِنْدَ“ (سورہ النعام ۲)

کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” انھما اجلان: اجل محتومہ و اجل موقوفہ“

قال له حران: ما المحتوم؟

قال: الذی لا یكون غیرہ

قال حران: وما الموقوف؟

قال: هو الذی لله فیہ المشیئة -

قال حران: انی لأرجو ان یکون اجل السفیانی من الموقوف

فقال ابو جعفر: ” لا والله انہ من المحتوم“

ترجمہ: ” آپ نے فرمایا: اجل (وقت) دو قسم پر ہے۔ ایک اجل حتمی اور دوسری

اجل موقوف۔

حران نے کہا: اجل حتمی کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل حتمی تو یہ ہے کہ اس کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔

حران نے پوچھا: اور اجل موقوف کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل موقوف یہ ہے کہ اس میں اللہ کی مشیئت اسکو چاہے تو ہو جائے۔

اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو، یہ اس کی مشیئت پر موقوف ہے۔

حران نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ خروجِ سفیانی امر موقوف ہو۔؟

حضرت ابو جعفر نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم یہ تو امر محتوم ہے۔

(غیبیہ نعمانی)

### (۱۳۴) خروجِ سفیانی امر حتمی ہے

ابن عقده نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عبد الرحمن ازری سے، انھوں نے عثمان بن سعید طویل سے، انھوں نے احمد بن مسلم سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے فضیل سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ” ان من الامور اموراً موقوفہ و اموراً محتومہ وان السفیانی

من المحتوم الذی لا بد منہ۔“ (غیبیہ نعمانی)

ترجمہ: ” آپ نے فرمایا: بعض امور موقوفہ اور بعض امور محتومہ ہوتے ہیں اور خروجِ سفیانی حتمی امر میں سے ہے۔“

### (۱۳۵) خروجِ سفیانی

محمد بن ہمام نے فرزی سے، انھوں نے عباد بن یعقوب سے، انھوں نے خالد صالح

سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” السفیانی لا بد منہ ولا یخرج الا فی رجب“ (خروجِ سفیانی لازماً اور ماہِ رجب میں ہوگا)

فقال له رجل: يا ابا عبد الله! اذا خرج فما حالنا؟

قال: "اذا كان ذلك فالكين"

ترجمہ: ایک شخص نے آپ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! جب اس کا خروج ہوگا تو اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟

آپ نے فرمایا: "جب ایسا امر رونما ہو تو تم ہماری ہی طرف رہنا۔"

(غیبۂ نعمانی)

محمد بن حسین نے بھی حفص اور اس نے عباد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (امالی)

## خروج شیبانی

(۱۳۶)

احمد بن ہزہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ حماد انصاری سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سفیانی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: "وانتی لکمر بالسفیانۃ، حتی یشخرج قبلاً الشیبانی یشخرج

بارض کوفان ینبع کما ینبع الماع فیقتل وفد کمر فتوقعوا

بعد ذلک السفیانۃ، وخرج القائم علیہ السلام" (غیبۂ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "تمہیں سفیانی سے کیا مطلب؟ جب تک کہ اس سے پہلے شیبانی خروج نہ کرے

جو سرزمین کوفان سے اس طرح نکلے گا جس طرح پانی چشمے سے پھوٹ کر نکل پڑتا

ہے اور وہ تمہارے گروہ کو قتل کرے گا۔ اس کے بعد سفیانی کا خروج اور امام قائم

کا ظہور ہوگا۔"

## بنی عباس کی ازسرنو حکومت

(۱۳۷)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انہوں نے حسن بن علی بن یسار سے، انہوں نے خلیل بن راشد سے، اور انہوں نے بطانسی سے، روایت کی ہے۔ بطانسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ سے مرینہ جاتے ہوئے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق علیہ السلام کی معیت میں سفر کر رہا تھا۔ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا:

"توأت اهل السماوات والارض خروجا علی نبی لعیاس لتسقیتم

الارض دماءہم حتی یشخرج السفیانۃ"

قلت له: یا سیدی! امرہ من المحتوم؟

قال: "من المحتوم"۔ ثم اطرق۔ ثم رفع رأسه

وقال: ملک بنی العباس مکر وخذع یدہب حتی لم یبق منه

شیء ویتجدد حتی یقال: ما مرّ به شیء۔"

آپ نے فرمایا: "خروج سفیانی سے پہلے اگر سارے اہل آسمان و اہل زمین بنی عباس کے مقابلے

میں جنگ کریں تو ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی۔"

میں نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا سفیانی کا خروج حتمی ہے؟

آپ نے فرمایا: "ہاں، یہ امر حتمی ہے۔"

پھر سر اقدس جھکا کر ذرا خانوش ہو گئے، اس کے بعد سر اقدس بلند کیا اور فرمایا:

"بنی عباس نے مکاری اور فریب کاری سے حکومت حاصل کی ہے اور وہ ان کے

ہاتھ سے اس طرح نکل جاتے گی جیسے اس سے قبل کچھ تھا ہی نہیں۔ اس کے بعد

ازسرنو ان کی حکومت اس طرح قائم ہو جائے گی جیسے کچھ گیا ہی نہ تھا۔"

(غیبۂ نعمانی)

## امر محتوم میں ہمارے میعاد میں نہیں

(۱۳۸)

محمد بن ہمام نے محمد بن (احمد بن) عبد اللہ خالنجی سے، انہوں نے داؤد بن ابوالقاسم

سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد تقی بن امام علی الرضا علیہ السلام

کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں سفیانی اور اس کے متعلق جو روایات مشہور ہیں ان کا تذکرہ شروع ہوا کہ

اس کا خروج حتمی ہے تو میں نے ان جناب سے عرض کیا: امر محتوم (حتمی امر) میں بھی اللہ تعالیٰ کیلئے

بدار (حکم جدید) ممکن ہے؟

قال: "نعم، قلنا له: فنحن ان یسجدوا لله فی القائم؟"

قال: "القائم من المیعاد"

آپ نے فرمایا: "ہاں، بدار (حکم جدید) ممکن ہے؟"

میں نے عرض کیا: مجھے تو ڈر ہے کہ ظہور امام قائم کے متعلق اللہ تعالیٰ بدار نہ کرے؟

آپ نے فرمایا: "امام قائم کے لیے بدار نہیں (حکم جدید) نہیں ہے اس لیے کہ یہ میعاد سے متعلق ہے"

(والله لا یخلف وعده)

اور اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا)

وقوله تعالیٰ "ان الله لا یخلف المیعاد" (بیشک اللہ میعاد کی مخالفت نہیں کرتا) (غیبۂ نعمانی)



## حکومت بنی عباس میں خروج سفیانی ہوگا

(۱۳۹)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ

سے، انہوں نے محمد بن موسیٰ سے، انہوں نے احمد بن ابوجہد سے، انہوں نے محمد بن علی قرظی سے، انہوں نے حسن بن ابراہیم سے روایت کی ہے اور حسن بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ کو سلامت رکھے، لوگ کہتے ہیں کہ جب بنی عباس کی حکومت چلی جائے گی تو سفیانی کا خروج ہوگا؟

قال: "كذبوا ان الله ليقوم وان سلطانهم لقاتلهم"

آپ نے فرمایا: "وہ غلط کہتے ہیں کہ اس کا خروج ہوگا اور بیشک ان ہی کی سلطنت

میں خروج ہوگا" (یعنی اس سلطنت بنی عباس میں نہیں بلکہ دوبارہ جب ان کی

سلطنت قائم ہوگی تب سفیانی کا خروج ہوگا۔)

(غیبۂ نغانی)

## بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ

(۱۴۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے عبید اللہ بن حماد سے، انہوں نے حسین بن ابوالعلاء سے، انہوں نے ابن ابویعفور سے روایت کی ہے ابن ابویعفور کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"ان لول العباس وللمروانی لوقعة بقر قیسا یشیب فیہا الغلام

الجزور، ویرفع الله عنہم النص ویوحی الی طیر السماء

سباع الارض: اشبعی من لحوما الجبارین تقریخ خروج السفیانی"

ترجمہ: "بنی عباس اور مروانیوں کے درمیان مقام قر قیسا میں ایسی جنگ چھڑے گی کہ

اس میں نوجوان (لڑکے) بوڑھے ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درمیان

سے فتح و نصرت کو اٹھائے گا، اور طائران فضا (آسمانی) اور زمین کے درندوں کی

طوت وحی کرے گا کہ ان جباروں (ظالموں) کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔

اس واقعے کے بعد سفیانی خروج کریگا۔"

(غیبۂ نغانی)

## سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ

(۱۴۱)

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، انہوں نے عباس بن عامر ابن ربیع سے،

انہوں نے محمد بن ربیع اقرع سے، انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اذا استولى السفیانی علی الكور الخمس فعدّ والده تسعة

اشهر" وزعمه ہشام ان الكور الخمس دمشق و فلسطین والأردن

وحمص وحلب (غیبۂ نغانی)

آپ نے فرمایا "جب سفیانی پانچ علاقوں پر قابض ہو جائے گا تو اس کے لیے نو مہینے شمار کرو

(اس کے بعد وہ ختم ہو جائیگا)"

(ہشام کا خیال ہے کہ پانچ علاقوں سے مراد، دمشق، فلسطین، اردن، حمص

اور حلب ہے۔)

## خروج سفیانی اور اس کا حشر

(۱۴۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے عبید اللہ بن محمد سے، انہوں نے

محمد بن خالد سے، انہوں نے حسن بن مبارک سے، انہوں نے ابواسحاق سہلانی سے، انہوں نے حارث

سے، انہوں نے حضرت ابوالائمہ امام علی بن ابوطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"المهدی أقبل جعدا بحدیہ خال یكون مبداء من قبل

المشرق، واذا كان ذلك خرج السفیانی فیملك قدر

حمل امرأة تسعة اشهر یخرج بالشام فینقاد له اهل الشام

إلا طوائف من المقیمین علی الحق، یعصمهم الله من الخروج

معه، ویأتی بالمدينة بجیش جرّار، حتی اذا انتھی الی

ببداء المدينة خسف الله به وذاك قول الله عزوجل فی

کتابہ: "وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ فَرَعُوْا اَفْلاَکَ فَوُتَ وَاَخَذُوا مِنَ

مَسْکَانِ کَرِیْبٍ" (سورة السبا آیت ۵۱)

ترجمہ: "امام مہدی کی آنکھیں ابھری ہوتی، بال گھنسا گھریا لے اور رخصا پر ایک تل ہوگا

وہ مشرق سے ظہور کریں گے جب ایسا ہوگا تو سفیانی شام میں خروج کرے گا اور

ایک عورت کے مدت حمل کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کریگا۔ تمام اہل شام اسکی

اطاعت کر لیں گے سولے چاند کے جو حق پر قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں

سفیانی کے ساتھ خروج سے بچالیگا اور وہ ایک فوج بھرا لیکر مدینہ کی طرف بڑھے گا

جب مدینہ سے متصل بیابان میں پہنچے گا تو بیابان کی زمین شق ہو جائے گی اور سارا لشکر اس میں دھنس جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

” اور اے کاش، تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو، جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے انھیں لے لیا جائیگا (لے لیے جائیں گے)۔“ (ترجمہ سورہ سبا آیت ۵۱)

(غیبیہ نعمانی)

### خروج یمانی اور سفیانی کی مثال

(۱۴۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے اور ہشام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” الیمانی والسفیانی کفر سنی رھان “  
” (خروج) یمانی اور سفیانی دک مثال ایسی ہے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے “ یعنی دونوں کا خروج ساتھ ساتھ ہوگا۔ (غیبیہ نعمانی)

### ظہور کی علامات

(۱۴۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابوالاحد سے، انھوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے مہاجر بن حلیم سے، انھوں نے مغیرہ ابن سعد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” اذا اختلف رحمان بالشام لرد تنجیل الآءن آیة من آیات اللہ“ قبیل: رواھی یا امیر المؤمنین ؟

قال: ” رجفة تكون بالشام ميهلك فيها اكثر من مائة الف يجعله الله رحمة للمؤمنين وعذابا على الكافرين فاذا كان كذلك فانظروا الى اصحاب البراذين الشهب المحذوذة والرايات الصفر تقبل من المغرب حتى تحل الشام وذلك عند الجوع الاكبر والموت الاحمر۔“  
فاذا كان ذلك فانظروا وحسب قرية من قري دمشق يقال لها

حرشا (خریشا) فاذا كان ذلك خرج ابن اكلة الاكباد من الوادی حتی یستوی علی منبر دمشق فاذا كان ذلك فانظروا خروج المهدي ۴“ (غیبیہ نعمانی)

ترجمہ: ” جب شام میں دوزخ سے نکلے گا تو اللہ کی نشانوں میں سے ایک نشانی نبی (اور واضح) ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین وہ کیا ہوگی ؟

آپ نے فرمایا: ” شام میں زلزلہ آئے گا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی ہلاک ہوں گے۔ یہ زمین

کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ مغرب کی جانب سے کچھ لوگ ایسے سرخ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے چھوٹے چھوٹے کان اور چھوٹی چھوٹی دم ہوں گی اور زرد جھنڈے ہوں گے، پھر قتل کا بازار گرم ہوگا اور چیخ و پکار مچے گی، جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ دمشق کے قریوں میں سے ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہوگا جس کا نام ” حرشا (خریشا) ہے۔ جب ایسا ہوگا تو ہندہ جگر خوارہ کا فرزند وادی سے فرعون کرے گا اور اگر منبر دمشق پر بیٹھے گا اور جب ایسا ہو تو اس وقت امام جہدی علیہ السلام کا انتظار کرو۔“ (غیبیہ نعمانی)

### شکر سفیانی

(۱۴۵)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے حسن بن وہب سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے یونس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

” اذا خرج السفیانی بیعت حیثا الینا وحیثا الیکہ فاذا کان كذلك فانتونا علی صعب وذلول “ (غیبیہ نعمانی)

آپ نے فرمایا ” جب سفیانی خروج کرے گا تو ایک لشکر ہماری جانب اور ایک لشکر تم لوگوں کی طرف بھیجے گا۔ جب ایسا ہو تو تم لوگ ہماری جانب چلے آنا۔“

### سفیانی کا حلیہ اور اوصافِ رذیلہ کا ذکر

(۱۴۶)

ابن عقده نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، انھوں نے ابو علی حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابوالوہب

سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی احمر اشقر اذرق لم یعبدا الله قط ولم یرمکة ولا المدینة قط یقول: یاری تاری والنار، یاری تاری والنار“  
ترجمہ: ”سفیانی، سُرخ مائل بھورے اور نیلے رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے نہ کسی اللہ کی عبادت کی ہوگی اور نہ اُس نے کبھی مکہ و مدینہ دیکھا ہوگا اور بار بار کہے گا ”پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم میں چلا جاؤں۔ پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم ہی میں چلا جاؤں۔“  
(غیبۃ لغائی)

### علامہ ظہور قدرے تفصیلاً

۱۲۷۶

روضۃ الکافی میں محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے بعض اصحاب اور علی بن ابراہیم سے، علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے، انھوں نے حران سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کے سامنے شیعوں کی حالت زار کا ذکر آیا تو آپ نے خود اپنا حال بیان فرمایا:

فقال ۴: ”انی سرت مع اخی جعفر (المنصور) وهو فی مرکبہ وهو علی فرس و بین یدیه خیل ومن خلفہ خیل وانا علی حمار الی جانبہ“  
فقال لی: یا ابا عبد اللہ! قد کان ینبغی لک ان تفرح بما اعطانا الله من القوة وفتقر لنا من العز ولا تخبر الناس انک احمق بهذا الامر منا واهل بیتک فتغربنا بک وبہم۔  
قال: نقلت: ومن رفع هذا الیک عتی فقد کذب۔

فقال: اتحلفت علی ما تقول

ترجمہ: ”ایک مرتبہ ابو جعفر منصور (دوایمقی) اپنے لاولاد کے ساتھ کہیں جا رہا تھا اسکے آگے اور پیچھے سواروں کا دستہ تھا۔ وہ خود گھوڑے پر سوار تھا اور میں اُس کے پہلوں میں ایک گدھے پر سوار تھا۔ اسی دوران وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: بے ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ کو خوش ہونا چاہیے، نہ کہ آپ یہ کہیں کہ تم اور تمہارے اہل بیت اس حکومت کے ہم لوگوں سے زیادہ اس حکومت کے ہمدرد ہیں اس سے تو ہم ان کے اور تمہارے ساتھ بری پر مجبور ہوئے ہیں میں نے کہا: کیسی مجبور ہوئے ان کے کہا: حلف ہے:“

قال: نقلت: ”ان الناس سحرة۔ یعنی۔ یحبون ان یفسدوا قلبک علی۔ فلا تمکنہم من سمک فانا الیک احوج منک الینا۔ فقال لی: تذکر یوم سألک: ”هل لنا ملک؟“ نعم، طویل عریض“  
شہید فلا تزالون فی مہلۃ من امرکم، وفسحة من ذنباکم حتی تصیبوا منا بہا حراماً فی شہر حرام فی بلد حرام؟“  
فعرفت انہ قد حفظ الحدیث:

فقلت: لعل الله عز وجل ان یکفیک فانی لم اخصک بهذا التما هو حدیث رویتہ۔ ثقل لعل غیرک من اهل بیتک ان یتولی ذلک فسکت عتی۔

ترجمہ: ”میں نے کہا: لوگ بہت شعبہ باز ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے برائی ڈالیں۔ تم ان سنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کرو اس لیے کہ جتنی تمہیں میری ضرورت ہے اس سے زیادہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔“

منصور نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے ایک دن میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہم لوگوں کے لیے حکومت ہے؟ آپ نے کہا تھا کہ ہاں، بڑی لمبی چوڑی حکومت ہوگی اور تم لوگوں کو اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت ملے گی۔ اور تمہاری دنیا میں تمہیں کسادگی ملے گی، یہاں تک کہ تم لوگ شہر محترم (مدینہ) کے اندر ماہ محترم میں ہمارے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔؟

پس میں سمجھ گیا کہ میری وہ بات اس کو یاد ہے اس لیے میں نے جواب دیا۔ پھر تو میری صفائی کے لیے یہی بات تمہارے لیے کافی ہوئی چاہیے، اور یہ بات ہونے سے متعلق نہیں ہے بلکہ میں نے ایک حدیث کی روایت کی تھی جو کہتا تھا کہ تمہارے ہی خاندان میں سے کسی اور شخص کو یہ حکومت ملتی۔۔۔۔۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔

”فلما رجعت الی منزلی آتانی بعض موالینا، فقال: جعلت فدک واللہ لقد رأیتک فی مرکب اخی جعفر وانت علی حمار وهو علی فرس وقد اشرف علیک بکلمک کأنک نحتہ، نقلت بیخی و بین نفسی: ہذا حجة الله علی الخلق وصاحبنا الامیر الذی یقتدی بہ و ہذا الآخر یعمل بالجزو ویقتل اولاد الانبیاء و یسفک الدما و فی الارض بما لا یرجى الله وهو فی مرکبہ وانت علی حمار فد خلنی“

من ذلك شاك حتى خفت على ديني ونفسي -  
قال: فقلت: لو رايت من كان حولي، وبين يدي ومن خلفي وعن يميني  
وعن شمالي من الملائكة لاحتقرته واحتقرت ما هو فيه -  
فقال: الآن سكن قلبي - ثم قال: الى متى هؤلاء يملكون؟ او متى  
الراحة منهم؟

فقلت: أليس تعلم ان لكل شئ مدته؟  
قال: بلى

فقلت: هل ينفعك ذلك؟ ان هذا الاسر اذا جاء كان اسرع من  
طرفة العين. انك لو تعلم حالهم عند الله عز وجل وكيف هي  
كنت لهم أشد بغضاً ووجهدت وجهه اهل الارض ان  
يدخلوه في اشد ما هو فيه من الأذى لم يقدروا فلا  
يستفزتك الشيطان فان العزة لله ولرسوله وللمؤمنين  
ولكن المنافقين لا يعلمون -  
الا تعلم ان من انتظر امرنا وصبر على ما يرى من الأذى  
والنحو هو غدا في زموتنا -

(١٨٢) فاذا رايت الحق قد مات وذهب اهله ورايت الجور قد  
شمل البلاد، ورايت القرآن قد خلت واحداث فيه ما  
ليس فيه ووجه على الاهواء، ورايت الدين قد انكفأ  
كما ينكفي الأبناء

(١٨٣) ورايت اهل الباطل قد استعدوا على اهل الحق ورايت الشر  
ظاهراً لا ينهي عنه ويعد راصحابه ورايت الفسق قد ظهر  
واكتفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ورايت المؤمن صامتاً  
لا يقبل قوله: ورايت الفاسق بكذب ولا يرد عليه كذبه  
وفريته ورايت الصغير يستحق بالكبير، ورايت الارحام  
قد تقطعت ورايت من يمتدح بالفسق يضحك منه  
ولا يرد عليه قوله -

(١٨٤) ورايت يعطى ما تعطى المرأة، ورايت النساء يتزوجن النساء

و رايت النساء قد كثروا، ورايت الرجل ينفق المال في غير  
طاعة الله فلا ينهي ولا يؤخذ على يديه ورايت الناظر  
يتعوذ بالله مما يرى المؤمن فيه من الاجتهاد، ورايت  
الجار يؤذي جاره وليس له مانع -

(١٨٥) ورايت الكافر فرحاً لما يرى في المؤمن مراً لما يرى في

الارض من الفساد، ورايت الخمر تشرب علانية ويجمع  
عليها من لا يخاف الله عز وجل، ورايت الامم بالمعروف ذليلاً  
ورايت الفاسق فيما لا يحب الله قوياً محموداً، ورايت اصحاب  
الآيات يحقرون ويحتقرون من يحبهم، ورايت سبيل الخير  
منقطعاً وسبيل الشر مسلوكاً، ورايت بيت الله قد عطل و  
ينؤمن بتركه، ورايت الرجل يقول ما لا يفعله -

(١٨٦) ورايت الرجال يتسمنون للرجال والنساء للنساء ورايت  
الرجل معيشته من ديرة، ومعيشة المرأة من فرجها ورايت  
النساء يتخذن المجالس كما يتخذها الرجال -

(١٨٧) ورايت التائب في ولد العباس قد ظهر واظهر وانحضا  
وامتشطوا كما تمتشط المرأة لزوجها، واعطوا الرجال الاموال  
على فروجهم، وتنوفس في الرجل وتغاب عليه الرجال وكان  
صاحب المال اعز من المؤمن، وكان الربا ظاهراً لا يعير وكان  
الزنا تمتدح به النساء -

(١٨٨) ورايت المرأة تصانع زوجها على نكاح الرجال ورايت

اكثر الناس وخير بيت من يساعد النساء على فسقهن  
ورايت المؤمن منحزوماً محتقراً ذليلاً، ورايت البدع و  
الزنا قد اظهرت، ورايت الناس يعتدون بشاهد الزور  
ورايت الحرام يحلل، ورايت الحلال يحرم، ورايت  
الدين بالزنى، وعطل الكتاب واحكامه، ورايت الليل  
لا يستخفي به من الحرمة على الله -

(١٨٩) ورايت المؤمن لا يستطيع ان ينكر الا بقلبه، ورايت

العظيم من المال ينفق في سخط الله عز وجل -

(٨) — ورأيت الولاة يقربون اهل الكفر ويباعدون اهل الخير، ورأيت الولاة يرتشون في الحكم، ورأيت الولاية قبالة لمن زاد -

(٩) — ورأيت ذوات الارحام يتكهن، ويكتفى بهن ورأيت الرجل يقتل على ( التهمة وعلى) الظنة ويتجاوز على الرجل الذكر قييداً له نفسه وماله، ورأيت الرجل يعير على إتيان النساء، ورأيت الرجل يأكل من كسب امرأته من الفجر، يعلم ذلك ويقدم عليه، ورأيت المرأة تقهر زوجها، وتعمل ما لا يشتهي وتنفق على زوجها -

(١٠) — ورأيت الرجل يكره امرأته وجاريتته ويرضى بالذم من الطعام والشراب، ورأيت الايمان بالله عز وجل كثيرة على الزور، ورأيت القمار قد ظهر، ورأيت الشراب تباع ظاهراً ليس عليه مانع، ورأيت النساء يبذلن أنفسهن لأهل الكفر، ورأيت الملاح قد ظهرت يمر بها لا يمنعها أحداً أحداً، ولا يجترى، وأحد على منعها ورأيت الشرهين يستذله الذي يخاف سلطانه، ورأيت أقرب الناس من الولاة من ينتدح بشتمننا اهل البيت، ورأيت من يحبنا يزور ولا يقبل شهادته، ورأيت الزور من القول يتنافس فيه -

(١١) — ورأيت القرآن قد ثقل على الناس استماعه، وخفت على الناس استماع الباطل ورأيت الجار يكره الجار خوفاً من لسانه، ورأيت الحدود قد عظمت وعمل فيها بالاهواء، ورأيت المساجد قد زخرفت، ورأيت أصدق الناس عند الناس المفتري الكذب، ورأيت الشر قد ظهر والسعي بالنميمة، ورأيت البغي قد نشأ، ورأيت

(١٢) — ورأيت طلب الحج والجهاد لغير الله، ورأيت السلطان يذل للكافر المؤمن، ورأيت الخراب قد أذيل من العزائم ورأيت الرجل معيشته من بخص المكيال والميزان ورأيت سفك الدماء يستخفت بها -

(١٣) — ورأيت الرجل يطلب الرياسة لعرض الدنيا ويشهر نفسه بغبث اللسان ليتقى وتسد اليه الامور، ورأيت الصلاة قد استخفت بها، ورأيت الرجل عنده المال الكثير لم يزره منذ ملكه، ورأيت الميت ينشر من قبره ويؤدي وتباع أكفانيه ورأيت الهرج قد كثرت -

(١٤) — ورأيت الرجل يسمى نشوان، ويصبح سكران لا يهتقر بما يقول) الناس فيه ورأيت البها تهرتكح، ورأيت البها تهرتفرس بعضها بعضاً، ورأيت الرجل يخرج الى مصلاه ويرجع وليس عليه شيء من ثيابه، ورأيت قلوب الناس قد قست وجهدت أعينهم وثقل الذكركر عليهم ورأيت السحت قد ظهر يتنافس فيه، ورأيت المصلين إنما يصلون ليراه الناس -

(١٥) — ورأيت الفقيه يتفقه لغير الدين يطلب الدنيا والرياسة، ورأيت الناس مع من غلب، ورأيت طالب الحلال يذم ويعير، وطالب الحرام يمدح ويعظم ورأيت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله لا يمنعم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح أحد ورأيت المتعارف ظاهرة في الحرمين -

(١٦) — ورأيت الرجل يتكلم بشيء من الحق ويأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فيقوم اليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موصوع، ورأيت الناس ينظر بعضهم لبعض ويقصدون باهل الشرور، ورأيت مسلك الخير وطريقه خالياً لا يسلكه أحد، ورأيت الميت يهتر به فلا يغفر له أحد -

(۱۷) — اور آیت کل عام يحدث فيه من البدعة والشئ أكثر مما كان ، ورأيت الخلق والمجالس لا يتابعون إلا الأغنياء ورأيت المحتاج يعطى على الضحك به ، ويرحم بغير وجه الله ، ورأيت الآيات في السماء لا يفزع لها أحد ، ورأيت الناس يتسافدون كما تسافد البهائم ، لا ينكر أحد منكراً تخوفاً من الناس ، ورأيت الرجل ينفق الكثير في غير طاعة الله ، وينع السير في طاعة الله .

(۱۸) — ورأيت العقوق قد ظن ، واستخف بالوالدين ، وكانا من أسوأ الناس حالاً عند الولد ويفرح بأن يفترى عليهما (۱۹) — ورأيت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امر ، لا يؤقى إلا ما لهن فيه هوى ، ورأيت ابن الرجل يفترى على أبيه ، ويدعو على والديه ، ويفرح بموتها ، ورأيت الرجل إذا مرَّ به يوم ولو يكسب فيه الذنوب العظيمة من فجور أو خسر مكيال أو ميزان أو غشيان حرام أو شرب مسكر كئيباً حزيباً يحسب أن ذلك اليوم عليه وضحة من عمره .

(۲۰) — ورأيت السلطان يحتكر الطعام ، ورأيت أموال ذوي القربى تقسم في الزور ويتقاربها ويشرب بها الخمر ورأيت الخمر تبيد أروى بها ، وتوصف للمؤمنين ويستشفى بها ، ورأيت الناس قد استوروا في ترك الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وترك التدبیر به ، ورأيت رياح المنافقين وأهل النفاق رائحة ، ورياح أهل الحق لا تحرك .

(۲۱) — ورأيت الأذان بالأجر والصلاة بالأجر ، ورأيت المساجد محتشية ممن لا يخاف الله مجتمعون فيها للغيبة وأكل لحم أهل الحق ويتواصفون فيها شراب المسكر ، ورأيت السكران ان يصلى بالناس فهو لا يعقل ولا يشان بالسكر

وإذا سكر اكرم واتقى وخيف ، وترك لا يعاقب ويعدد بسكرة .

(۲۲) — ورأيت من اكل أموال اليتامى يحدث ، ورأيت القضاة يقضون بخلاف ما أمر الله ، ورأيت الولاة يأتمنون الخونة للطمع ، ورأيت الميراث قد وضعت الولاة لأهل الفسوق والجرمة على الله يأخذون منهم ويخلونهم وما يشتهون ، ورأيت المنابر يؤمر عليها بالتقوى ولا يعمل القائل بما يأمر .

(۲۳) — ورأيت الصلاة قد استخفت بأوقاتها ، ورأيت الصلاة بالشفاعة لا يراد بها وجه الله وتعطى لطلب الناس ، ورأيت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا يباليون بما أكلوا وبما نكحوا ، ورأيت الدنيا مقبلة عليهم ورأيت اعلام الحق قد درست .

(هدايت) — فكن على حذر واطلب من الله عز وجل النجاة واعلم ان الناس في سخط الله عز وجل وانما يهملهم لا يريد اذ بهم ، فكن مترقباً ! واجتهد ليوالك الله عز وجل في خلاف ما همد عليه ، فان نزل بهم العذاب وكننت فيهم ، عجلت الى رحمة الله ، وان آخرت ابتدوا وكننت قد خرجت متأهد فيه ، من الجرمة على الله عز وجل واعلم ان الله لا يضيع أجر المحسنين : وان رحمة الله قريب من المحسنين .

ترجمہ :

”اب جب میں اپنے گھر واپس ہوا ، تو میرا ایک دوست میرے پاس آیا اور بولا : (مولا واقا) میں آپ پر قربان ، میں نے ابو جعفر (منصور دوانیقی) کے گھوڑوں کے درمیان اور اس کی ہر کابی میں آپ کو دیکھا کہ آپ تو گدھے پر سوار ہیں اور وہ گھوڑے پر ۔ اور وہ آپ سے اس طرح (کبر و نخوت کے انداز میں) مڑ مڑ کر آپ سے باتیں کر رہا تھا گویا آپ اُس کے ماتحت و ملازم ہیں ، معاً میں نے

اپنے دل میں کہا کہ یہ تو ساری مخلوق پر اللہ کی طرف سے حجت ہیں اور ایسے صاحبِ علم ہیں جن کی اقتدا کی جائے اور یہ (کعبت و بدبخت) ظلم پرور، انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے اور زمین پر خون بہاتا ہے جو اللہ عزوجل کو ناپسند ہے، اپنے گھوڑے پر سوار ہے، اور یہ (مامن) گدرے پر۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں شکسا پیدا ہوا اور خطرہ بھی لاحق ہوا کہ میں بیدین نہ ہو جاؤں۔؟

پس میں نے کہا: ”کاش، تم میرے آگے، میرے پیچھے اور میرے راست و چپ ملائکہ کی فوج دیکھ لیتے تو تمہاری نظریں ابو جعفر (منصور دوانیقی) اور اس کا وہ سارا لاؤشکر حقیر اور بیچ ہو جاتا۔

یہ سن کر اس نے کہا، جی ہاں، اب میرے دل کو سکون میسر ہوا ہے، مگر یہ بھی تو فرمائیے کہ یہ سب لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ان ظالموں سے کب چھٹکارا نصیب ہوگا؟

میں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شے کی ایک مدت مقرر ہے؟  
اُس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: پھر اگر تمہیں مزید معلوم ہو جائے تو اُس سے ملو کیا فائدہ ہوگا۔ اور سنو! وقت جب آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں (سب معاملہ درہم و برہم ہو جائیگا) کاش تمہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ عزوجل کی نظریں یہ لوگ کتنے بڑے اور بدبخت ہیں تو پھر تم ان سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتے، اور اگرچہ یہ لوگ شدید گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کے باوجود اگر تم اور تمام اہل زمین ملکر ان کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں کر سکتے (اس لیے کہ ان کے لیے مدت مقرر ہے) لہذا: دیکھو! کہیں شیطان تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے اور عتوت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین اس کو نہیں سمجھتے۔

کیا تمہیں نہیں معلوم: جو شخص ہمارے صاحب امر کا انشکار کرے اور وہ خون اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے ان پر صبر کرے تو وہ کل (بروز قیامت) ہمارے گروہ میں ہوگا۔  
(اب سوال یہ کہ ہمارا صاحب امر کب آئے گا) تو سنو!

ترجمہ (الف) ”جب تم دیکھو کہ حق بالکل بے جان ہو چکا ہے اور اہل حق دنیا سے رخصت ہو گئے اور دیکھو کہ ظلم و جور کا (بادل) سارے شہروں پر چھا گیا ہے، جب دیکھو کہ قرآن مجید کو فرسودہ و کتاب کہنہ سمجھ لیا گیا ہے اور اس میں وہ نئی نئی باتیں پیدا کی جا رہی ہیں جو ان

نہیں ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق اس کی توجیہات بیان کی جا رہی ہیں، اور جب دیکھو دین کو اس طرح الٹ پلٹ دیا گیا ہے جس طرح پالی کو الٹ پلٹ دیا جاتا، (۱) اور جب دیکھو کہ اہل باطل، اہل حق پر چھلگے نہیں، اور جب دیکھو کہ بُرائیاں کھلے عام ہو رہی ہیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے اور بُرائی کرنے والا مغزرت بھی نہیں چاہتا، اور جب دیکھو کہ فسق و فجور کھلم کھلا ہو رہا ہے، اور مرد پر مرد، اور عورت پر عورت اکتفا کر رہی ہے۔ ہے، اور دیکھو کہ مومن بیچارہ اور خاموش ہو کر گیا ہے اسکی بات کوئی نہیں مانتا، اور دیکھو کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اسکی تردید نہیں کی جاتی۔ اور دیکھو کہ چھوٹے بڑوں کی تحقیر کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ قطع رحم کیا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فسق و فجور کی تعریف اور مدح کی جا رہی ہے اور کوئی اس کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۲) اور دیکھو کہ بڑکوں کو بھی اس طرح مہر دیا جا رہا ہے جیسے عورت کو مہر دیا جاتا ہے، اور عورتیں، عورتوں سے تزویج و نکاح کرتی ہیں، اور دیکھو کہ عورتوں کی کثرت ہو گئی ہے، اور دیکھو کہ مرد اپنا مال غیر اطاعتِ خدا میں صرف کر رہے ہیں مگر انہیں منع نہیں کیا جاتا، ان کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا، اور دیکھو کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ستا رہا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے۔

(۳) اور جب دیکھو کہ مومن کا حال زار دیکھو کہ کافر خوش ہو رہا ہے اور وہ زمین پر فتنہ و فساد دیکھ کر شخی سے اتر رہا ہے، اور دیکھو کہ شرابِ علانیہ پینے جانے لگی ہے اور وہ لوگ جو خوفِ خدا سے نہیں ڈرتے شراب نوشی پر ایکایکے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرنے والا ذلیل سمجھا جانے لگا، اور جب فاسق وہ کام کرنے لگا جو اللہ کو پسند نہیں اور اُس کی تعریف کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صاحبانِ آیات، اور اُن سے محبت رکھنے والوں کی تحقیر کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ خیر اور نیکی کے راستے بند ہیں اور شرک کے راستے کھلے ہوئے ہیں، اور دیکھو کہ اللہ کا گھر بالکل معطل اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ جو کہتے ہیں اُس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(۴) اور جب دیکھو کہ مرد، مرد کے لیے اور عورت، عورت کے لیے آراستہ کی جانے لگی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کو اُس کے شوہر کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ اپنے ساتھ (اپنی دُبیوں) بد فعلی کے لیے مال فروغ

کرتے ہیں اور عورتوں نے سبے حیاتی کو اپنی معیشت قرار دیا ہے، اور دیکھو کہ عورتیں، مردوں کی طرح مجالس میں جاتی ہیں۔

(۵) اور جب دیکھو کہ اولاد عباس میں نسوانیت ظاہر ہو رہی ہے خضاب لگا رہے ہیں اور وہ اس طرح لنگھی کرتے ہیں بطرح عورتیں اپنے شوہر دیکھنے کرتی ہیں اور لوگوں کو نود سے بڑھتی کرنے کیلئے پیسے دیتے ہیں اور ان لوگوں میں آپس میں نفسا نفسی کا عالم ہے اور مومن سے زیادہ، دولت مندوں کی عزت کی جاتی ہے، اور سود خوری عام ہے، اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا، اور زنا کاری عورتوں کے لیے قابلِ تعریف (فیشن) ہو گئی ہے۔

(۶) اور جب دیکھو کہ عورت خود اپنے شوہر کو مرد سے بڑھتی کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے، اور دیکھو کہ بہترین خاندان (بانی فیملی) وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی عورتوں کی فسق و فجور کے لیے بہت افزائی کرے، اور دیکھو کہ مومن غمزدہ ہے اور لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں، اور دیکھو کہ بدعت اور زنا عام ہے لوگ جھوٹی گواہیوں کے عادی ہو گئے ہیں، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے، قرآن کے احکام معطل کر دیے گئے ہیں، اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر محمول کر دیا ہے، اور اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے رات کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے۔

(۷) اور جب دیکھو کہ مومن زبان نہیں کھول سکتا کہ کسی کو بُرائی سے روک سکے اور وہ اپنے دل ہی دل میں کڑھ رہا ہے، اور دیکھو کہ مال کا ایک بڑا حصہ اللہ عزوجل کی ناراضگی کے لیے خرچ کیا جا رہا ہے۔

(۸) اور جب دیکھو کہ حکام وقت اہل کفر کو اپنے قریب اور اہل غیر (نیکیوں) کو اپنے سے دور رکھتے ہیں، اور احکام جاری کرنے کے لیے بھی رشوت طلب کرتے ہیں اور دیکھو کہ ملازمت اسے دی جاتی ہے جو زیادہ رشوت دے۔

(۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں، عورتوں سے نکاح کرنے لگی ہیں اور اسی پر اکتفا کر رہی ہیں، اور دیکھو کہ مرد صرف تہمت اور شبہ کی بنا پر قتل کیے جاتے ہیں، اور لوگ اپنے ساتھ بڑھتی کے لیے رقم دیتے ہیں، اور دیکھو کہ عورت سے مباشرت کو مرد کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے، اور مرد اپنی عورت سے پیشہ کرتا، اسی کمائی پر گزارہ کرتا اور باوجود علم کے اس پر راضی رہتا ہے، اور دیکھو کہ عورت اپنے شوہر

کو ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے اور وہ کام کرتی ہے جو شوہر کو ناپسند ہیں اور اپنے شوہر کا خرچ اپنے کسب سے چلاتی ہے۔

(۱۰) اور جب دیکھو کہ مرد اپنی زوجہ یا اپنی کنیز کو کراتے پر چلاتا ہے، اور لقمہ حرام اور شراب کو پسند کرتا ہے، اور اللہ پر ایمان کا اکثر دار و مدار جھوٹ اور مکاری پر ہے، اور کھلے بندوں جو اٹھایا جاتا ہے، کھلم کھلا شراب فروشی ہوتی ہے اور اس کا روکنے والا بھی کوئی نہیں ہے، اور دیکھو کہ عورتیں خود کو کافروں کے حوالے کر رہی ہیں، اور لہو و لعب (کھیل کود، راگ رنگ وغیرہ) عام طور پر جاری ہے اور کوئی روکنے والا ان افعال سے منع کرنے اور روکنے کی جرات نہیں رکھتا، طاقت اور قوت والا شریفوں کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ والیان سلطنت کا سب سے زیادہ مقرب وہی بن جاتا ہے جو ہم اہل بیت کو بُرا کہے، اور جب ہمارے دوستوں کو جھوٹا اور مکار سمجھا جانے لگا اور ان کی گواہی قبول نہیں کی جاتی، اور جب جھوٹ بولنے اور مکاری کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوششیں کی جائیں۔

(۱۱) اور جب دیکھو کہ قرآن مجید کی تلاوت کا سننا لوگوں پر باہر ہے، اور دیکھو کہ سخنہائے باطل کا سننا لوگوں کو بہت پسند ہے، ظالم و جابر کا اکرام اُس کا پڑوسی اس لیے کرتا ہے کہ وہ اُس کی زبان سے ڈرتا ہے، اور شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہیں اور ان میں اپنی خواہش کے مطابق عمل ہوتا ہے، اور دیکھو کہ مسجدوں کو خوب آراستہ کیا گیا ہے، اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو جھوٹ اور افتراء سے کام لیتا ہو، شر اور غیبت و چغنی پوری کھلے عام ہو گئی ہے، بغاوت اور نافرمانی علانیہ ہو رہی ہے، اور غیبت بطور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

(۱۲) اور جب دیکھو کہ حج اور جہاد غیر خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے، اور سلطان وقت ایک کافر کو خوش کرنے کے لیے مومن کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ تعمیر پر تخریب غالب ہے، اور دیکھو کہ ناپ تول میں کمی اور کھوٹ اور اشیائیں ملاوٹ لوگوں کی معیشت اور پریشی بن گیا ہے، اور جب کسی کا خون بہانا معمولی سی بات ہے۔

(۱۳) اور جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی ریاست بڑھانے کے لئے سرداری حاصل کرتے ہیں، وہ اپنی بزرگانی سے خود کو مشہر کرتے ہیں، تاکہ اُن سے ڈرا جائے اور تمام امور میں لوگ بس انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور جب دیکھو کہ نماز کا مذاق اڑایا جاتا



اور دیکھو کہ لوگوں نے بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے مگر زکوٰۃ کبھی ادا نہیں کی اور دیکھو کہ میت کو قبر سے نکال کر اُسے اذیت دی جاتی ہے اور اس کا کفن بیجا جا رہا ہے۔ اور دیکھو کہ ہرج مرج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (سہ، فتنہ و فساد)

(۱۴) اور جب دیکھو کہ لوگ صبح و شام شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں اور انہیں پروا نہیں ہے کہ اور لوگ اُسے دیکھیں گے، اور دیکھو کہ جانوروں کا بھی نکاح و بیاہ رچایا جانے لگا ہے، اور دیکھو کہ ایک جانور دوسرے کو بچھا رکھتا ہے اور دیکھو کہ آدمی اپنے مصلے پر جاتا ہے اور پلٹ کر آتا ہے مگر اس کے جسم پر کوئی لباس نہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں، آنکھیں پتھر آگئیں اور ذکرِ خدا ان کی طبیعت پر بار ہے، اور دیکھو کہ حرام کاری کھل کر جاری ہے، بلکہ باہم مقابلہ ہوتا ہے کہ کون حرام کاری میں فرسٹ اور کون سیکنڈ ہے تاکہ انعام حاصل کرے) اور دیکھو کہ نماز پڑھنے والا دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔

(۱۵) اور جب دیکھو کہ فقیہ حصولِ دنیا اور طلبِ ریاست و منفعت کے لیے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے دین کے لیے نہیں، اور دیکھو کہ لوگ اُسی کا ساتھ دیتے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے، حرام کمانے والوں کی تعریف اور مدح کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) میں ایسے کام کیے جانے لگے ہیں جن کو اللہ پسند نہیں کرتا، اور ان کا بے ناپسندیدہ پراٹھیں کوئی منع کرنے والا بھی نہیں ہے، ان کے درمیان اور ان اعمالِ بیج کے درمیان کوئی حائل ہونے والا بھی نہیں ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین میں گانا بجانا کھلے عام ہو رہا ہے۔

(۱۶) اور جب دیکھو کہ ایک شخص حق بات کہہ رہا ہے نیکی کا حکم دے رہا ہے، بُرائی سے روک رہا ہے اور اُس کے مقابلے پر دوسرا شخص اٹھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ تم اپنی طرف سے اپنے دل سے کہہ رہے ہو (یعنی حکمِ خدا اس طرح نہیں ہے) اور لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں، اور اہل شرک پیڑی کرنے پر لوگوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے، اور دیکھو کہ خیر اور جھلائی کا راستہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر کوئی چلنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ میت پر کوئی رونے والا نہیں، بلکہ اس کا استہزاء و مزاق اڑایا جا رہا ہے۔

(۱۷) اور جب دیکھو کہ بدعتوں اور شراروں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے اور

دیکھو کہ محتاجوں کو دیتے بھی ہیں لیکن ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اللہ کی خوشنودی یا اُس کے حکم کے لیے نہیں دیا جاتا اور ان پر غیر خدا کے لیے رحم و کرم کیا جا رہا ہے۔ اور جب دیکھو کہ آسمان پر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ان سے کوئی خوفزدہ نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ جانوروں کی طرح جفتی کھاتے ہیں اور لوگوں کے ڈر سے کوئی ان کو منع کرنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں تو کثیر مال صرف کر رہے ہیں اور اطاعتِ خدا میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو منع کر رہے ہیں۔

(۱۸) اور جب دیکھو کہ نافرمانی علانیہ ہونے لگی، اور والدین کو ذلیل کیا جانے لگا ہے اور ان پر افترا پردازی کر کے خوش ہوتے ہیں

(۱۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں ملک پر غالب ہیں، ہر معاملے میں مردوں کے اوپر حاوی ہیں، ہر کام ان ہی کی مرضی سے ہوتا ہے، اور جب دیکھو کہ بیٹا اپنے باپ پر غلط الزام لگاتا ہے، اور اپنے والدین کے لیے بددعا کرتا ہے اور انکی موت پر خوش ہوتا ہے، اور دیکھو کہ آدمی پر ایک دن ایسا گذر گیا کہ جس میں وہ کوئی کتناہِ عظیم نہ کر سکا ہو جیسے فحور و بدکاری، ناپ تول میں کمی، شراب نوشی وغیرہ تو اس کو بڑا دکھا اور رنج ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا یہ دن تو بالکل بیکار گذر گیا۔

(۲۰) اور جب دیکھو کہ بادشاہ خود بھی اشیاءِ خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوث ہو رہا ہے، اور دیکھو کہ اپنے عزیزوں اور قرابتداروں کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اُس مال سے قمار بازی اور شراب نوشی کی جاتی ہے اور دیکھو کہ مریض کا علاج شراب سے کیا جانے لگا اور مریض کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیانتداری کو ترک کیے ہوئے ہیں، جب دیکھو کہ نفاق کی ہوا تین سلسل چل پڑی ہے، اور اہل حق کی ہوا تین ساکن ہو چکی ہیں۔

(۲۱) اور جب دیکھو کہ اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے اور مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوتی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے، اور مسجد میں ان کا مجمع صرف اس لیے ہے کہ غیبت کریں اور اہل حق کا گوشت کھائیں اور شراب کی تعریف اور توصیف بیان کریں، اور دیکھو کہ نشے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھائی جاتی ہے اور اس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اگر وہ نشے میں ہو تو اس کی زیادہ عزت ہوتی ہے اور

اُس سے ڈرا جاتا ہے، لوگ اُس سے خوفزدہ ہیں اور اُس کی شراب نوشی اور نشے کے بارے میں طرح طرح کے عذر بہانے اور تاویلات پیش کی جاتی ہیں۔

(۲۲) اور جب دیکھو کہ یتیموں کا مال کھانا قابل تعریف کام سمجھا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فیصلے اللہ کے احکام کے خلاف کیے جانے لگے، اور دیکھو کہ والی سلطنت خیانت اور طمع کرنے لگے، بادشاہ اہل فسق و فجور کو میراث عطا کر رہا ہے اور اللہ کے خلاف جرأت کی جانے لگی، اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں کوئی منع کرنے والا نہیں، اور دیکھو کہ منبروں سے زہد و تقویٰ کی گفتگو پوری ہے لیکن خود حکم دینے والا اعلیٰ سے خالی ہے (صرف دوسروں کو حکم دیتا ہے)۔

(۲۳) اور جب دیکھو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھا جاتا اور اوقات نماز کی بے قدری کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صدقہ دیا بھی جاتا ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لیے، اور دیکھو کہ لوگوں کو صرف اپنے پیٹ اور خواہشات شہوانی کی فکر ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ کیا کھا رہے ہیں، اور کس سے نکاح کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے پاس دولت دنیا خوب آ رہی ہے اور جب دیکھو کہ حق کا پرچم کہیں بلند نہیں ہو رہا ہے۔

حکم امام ۴: پس تم کو چاہیے کہ اُس وقت تم ڈرتے رہو اور اللہ عزوجل سے اپنی نجات کی دعا کرتے رہو، اور یہ سمجھ لو کہ سب غضب الہی کی لپیٹ میں ہیں مگر اُس نے ان لوگوں کو اپنی کسی مصلحت کی بنا پر مہلت دے رکھی ہے، پھر تم انتظار کرو کہ اللہ عزوجل تمہیں وہ دکھا دے جو ان سب کے برخلاف ہے۔ اب اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تم ان کے درمیان موجود تو فوراً وہاں سے بھاگ نکلو، تو اللہ تم پر رحم کرے گا، ورنہ وہاں رہے تو تم خود بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اور یہ یاد رکھو کہ:

”اللہ عزوجل نیکی کرنے والوں کے ثواب کو کبھی ضائع نہیں کرتا، اور اللہ کی

رحمت نیکی کرنے والوں کے باکمل قریب ہے۔“ (کافی،  
(سورہ توبہ، ۱۲-۱۱- سورہ نساء، ۵۷)

علامہ ظہور بزبان رسول اللہ ص

۱۳۸

جاہرا بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ص کے ساتھ آپ کے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر میں نے بھی حج کیا، جب آنحضرت ص تمام مناسک حج سے فارغ ہوئے تو

کعبے سے رخصت ہونے کے لیے کعبے کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے در کعبہ کے حلقے کو کپڑا اور بلند آواز سے ارشاد فرمایا: اَيْهَا النَّاسُ! رَلِّے لَوْکُو!

آپ کی یہ آواز سن کر اہل مسجد اور اہل بازار سب جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! میں وہ باتیں بتاتا ہوں جو میرے بعد رونما ہوں گی، لہذا جو اس وقت یہاں موجود ہیں وہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچادیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

یفرما کر آپ پر گریہ طاری ہو گیا، آپ کو دیکھ کر سارا مجمع رونے لگا جب گریہ موقوف ہوا تو قَالَ ۴: اَعْلُو اِرْحَمْکُمُ اللّٰهُ اِنَّ مِثْلَکُمْ فِیْ هٰذَا اَلْیَوْمِ کَثَلٌ وَّرَقٌ لِّالشُّوْکِ فِیْہِ الِیْ اَرْبَعِیْنَ وَّمِائَةِ سَنَةٍ تَمْرٌ یَّاقِیْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ شُوْکٌ وَّوَرَقٌ اِلِیْ مِائَتِیْ سَنَةٍ تَمْرٌ یَّاقِیْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ شُوْکٌ لَّا وَرَقٌ فِیْہِ حَتّٰی لَا یَرٰی فِیْہِ اِلَّا سُلْطٰنَ جَائِرٍ اَوْ غَنَیٌّ یَّخْلِیْ اَوْ عَالِمٌ مَّرَاغِبٌ فِی الْمَالِ اَوْ فُقِیْرٌ کَذَّابٌ اَوْ شَیْخٌ فٰجِرٌ اَوْ صَبِیٌّ وَّفَحٌّ اَوْ اِمْرَاةٌ رِّغْنَاءٌ

تمر کی رسول اللہ ص علیہ والہ وسلم

فقہاء الیہ سلمان الفارسی و قال: یا رسول اللہ! اخبرنا

متی یکون ذالک؟

فقال: یا سلما ن اذا قلت علما وکرم، وذہبت قرا وکرم وقطعتہم زکاتکم و اظہرتہم منکر اتکم، وعلت اصواتکم فی مساجدکم وجعلتم الدُّنْیَا فِیْ فِوْجِ رُؤُوسکم والعلم تحت اقدامکم و الکذب حدیثکم والغیبة فاکتمکم، والحرام غنمیتکم ولا یرحم کبیرکم صغیرکم، ولا یوقر صغیرکم کبیرکم۔

ف عند ذلک تنزل اللعنة علیکم ویجعل باسکم

بینکم وبقی الدین بینکم لفظاً با استکم۔

فاذا اوتیتم هذه الخصال توقعوا الريح الحمراء

اومسحاً او قذفا بالحجارة وتصديق ذلك في كتاب الله

عز وجل: "فَلْهُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا

مِنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اَوْ یَلْسَکُمْ لِسَانًا وَّیَذِیْبَ

بَعْضَکُمْ بِاَسِّ بَعْضٍ اَنْظُرْ کَیْفَ نَصَرْتُمُ الْاٰیةِ لَعَلَّکُمْ تَفْقَهُوْنَ" (سورة النور)

(۲) فَقَامَ إِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْ اصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا  
مَتَى يَكُونُ ذَلِكَ؟

(۳) فَقَالَ: "عِنْدَ تَأْخِيرِ الصَّلَوَاتِ، وَاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَشَرِبِ  
الْقَهَوَاتِ، وَشَتْمِ الْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ -

(۴) حَقِّ تَرَوْنَ الْحَرَامَ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا، وَاطَاعِ

الرَّجُلَ زَوْجَتَهُ وَجِفَا جَارَهُ وَقَطَعَ رَحِمَهُ وَذَهَبَتْ رَحْمَةُ

الْكَابِرِ وَقُلَّ حَيَاءُ الْأَضَاغِرِ وَشَيَّدَ الْبَنِيَانُ وَظَلَمُوا

الْعَبِيدَ وَالْإِمَاءَ وَشَهِدُوا بِالْهَوَىٰ وَحَكَمُوا بِالْجَوْرِ وَيَسَّبُ

الرَّجُلَ أَبَاهُ وَيَحْسُدُ الرَّجُلَ إِخَاهُ وَيَعَامِلُ الشَّرَكَاءَ بِالْخِيَانَةِ

وَقُلَّ الْوَفَاءُ وَشَاعَ الزِّنَا وَتَزَيَّنَ الرَّجَالُ بِثِيَابِ الشَّيْءِ

وَسَلَبَ عَنْهُمْ قَنَاقَ الْحَيَاءِ وَدَبَّ الْكِبْرُ فِي الْقُلُوبِ كَدَيْبِ

السَّمِّ فِي الْأَبْدَانِ وَقُلَّ الْمَعْرُوفُ وَظَهَرَتِ الْجَرَائِمُ وَ

هَوَّتِ الْعِظَامُ وَطَلَبُوا الْمَدْحَ بِالْمَالِ وَانْفَقُوا الْمَالَ لِلْغِنَاءِ

وَشَغَلُوا بِالدُّنْيَا عَنِ الْآخِرَةِ، وَقُلَّ الْوَرَعُ وَكَثُرَ الطُّغْيَانُ وَ

السَّرْحُ وَالْمَرَجُ، وَاصْبَحَ الْمُؤْمِنُ ذَمِيلًا وَمُنَافِقٌ عَزِيمًا،

مَسَاجِدُهُمْ مَعْمُورَةٌ بِالْأَذَانِ وَقُلُوبُهُمْ خَالِيَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ وَ

اسْتَخَفُّوا بِالْقُرْآنِ، وَبَلَغَ الْمُؤْمِنُ عِزَّهُ كُلَّ هَوَانٍ -

(۵) فَعِنْدَ ذَلِكَ تَرَىٰ وَجْهَهُمْ وَجْهَ الْأَدْمِيِّينَ وَقُلُوبَهُمْ

قُلُوبَ الشَّيَاطِينِ، كَلَامُهُمْ أَحْلَ مِنْ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ

مِنَ الْحَنْظَلِ، فَهَذَا ثَابٌ وَعَلَيْهِمْ شِيَابٌ، مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا

يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

"أَفْبَى تَخْتَرُونَ؟ أَمْ عَلَيَّ تَجْتَرُونَ؟" وَ"أَفْصَيْبُكُمْ

أَسْمًا خَلَقْتُكُمْ عَبِيدًا وَأَنْتُمْ إِلَيْنَا لَا تَرْجِعُونَ" (سورة مؤمنون آیت ۱۱۵)

فَوَعِزِّي وَجَلَّالِي، لَوْلَا مَنْ يَعْْبُدُنِي مُغْلِبًا مَا أَمَهَلْتُ مِنْ يَعْصِيَنِي

طُرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَوْلَا وَرْعُ الْوَرَعِيْنَ مِنْ عِبَادِي لَمَا أَنْزَلْتُ

مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَةً وَلَا أَنْبَتُ وَرْقَةً خَضْرَاءَ فَوَاعِجِبَاءَ

لِقَوْمٍ إِلهْتَمُّوا مَوَالَهُمْ وَطَالَتْ أُمَمُهُمْ وَقَصُرَتْ أَجَالُهُمْ

وَيَطْمَعُونَ فِي جُبَاوِرَةٍ مَوْلَاهُمْ وَلَا يَصِلُونَ إِلَيَّ ذَلِكَ  
إِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا يَتِمُّ الْعَمَلُ إِلَّا بِالْعَقْلِ"

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: "اللہ تم لوگوں پر رحم کرے یہ سمجھ لو کہ آج کل تمہاری مثال اُس پودے کے مانند

ہے جس میں صرف پتے ہی پتے ہیں کوئی کاٹنا نہیں ہے اور یہ صورت مسئلہ تک

رہے گی، پھر اس میں پتے اور کانٹے دونوں پیدا ہوں گے اور یہ صورت مسئلہ

تک رہے گی۔ اس کے بعد اس (پودے) میں صرف کانٹے ہی کانٹے پیدا ہونگے

پتا ایک بھی نہ ہوگا یعنی اس (زمانے) میں ظالم و جاہل بادشاہ، دولت مند بخیل

دنیا کے حریص عالم، جھوٹے فقیر، فاسق بوڑھے، بد چلن لڑکے اور رعوت

رکھنے والی عورت کے سوا کوئی نظر نہ آئے گا۔"

یہ فرما کر آپ نے پھر گریہ فرمایا:

۱۱۲) یٰ سَيِّدُ سُلَمَانَ فَارِسِيٍّ اُطْعِمْنِي اَوْ رَضِيْنِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَسَاءُ كَيْفَ؟

آپ نے فرمایا: "اے سلمان! ایسا اُس وقت ہوگا جب تم میں علماء کی قلت ہوگی، قرآن مجید

کے قاری گزر جائیں گے، جب تم زکوٰۃ دینا بند کر دو گے، علانیہ گناہوں کا ارتکاب

کرنے لگو گے، مسجدوں میں شور و غل مچاؤ گے، دولت دنیا کو اپنے سروں پر

اور علم کو پاؤں کے نیچے رکھو گے، تمہاری باتیں جھوٹ پر مبنی ہوں گی، غیبت کو

تفریح جان لو گے، حرام کی کمائی کو غنیمت سمجھو گے۔ تمہارے بڑے تمہارے چھوٹوں

سہرا بانی نہ کریں گے اور تمہارے چھوٹے تمہارے بڑوں کی عزت نہ کریں گے اسوقت

تم پر لعنتیں برسیں گی، تمہارے اندر آپس میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور دین

کامرت لفظ رہ جائے گا جو صرف تمہاری زبانوں پر ہوگا۔

جب تم میں یہ باتیں آجائیں تو پھر تم امید رکھو کہ سرخ آندھیاں آئیں گی،

صورتیں سبز ہو جائیں گی، پتھروں کی بارش ہوگی اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ

نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمائی ہے:

ترجمہ آیت: "کہہ دیجیے: وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر، تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں

کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا تمہیں گروہ بندی میں ملوث کر کے ایک (گروہ)

کو دوسرے (گروہ) سے ضرر کا مزا اچکھائے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح آیات کو

کھول کر بیان کرتے ہیں۔ شاید (کاش) کہ وہ سمجھ سکیں۔" (الاعلام آیت ۲۵)

(۳) یہ سب صحابہ کی ایک جماعت اٹھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سب کچھ ہوگا؟  
آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ سب اُس وقت ہوگا جب تم لوگ نماز میں تاخیر اور لیت و لعل (یعنی  
تساہلی اور لا پرواہی) کرنے لگو گے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرو گے، تب وہ  
(شراب) پینے لگو گے، اپنے باپوں اور ماؤں کو گالیاں دینے لگو گے۔“

(۴) یہاں تک کہ مال حرام کو غنیمت اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھنے لگو گے۔ مرد اپنی

زوجہ کا تابع اور اطاعت گزار ہوگا، پڑوسی پر ظلم و جفا کی جائے گی، رشتہ داروں  
سے پرسوئی ہونے لگے گی، بزرگوں میں مہربانی نہ رہے گی، خردوں میں شرم حیا

کی قلت ہوگی، مستحکم عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، غلاموں اور کنیزوں پر ظلم ہوگا  
اپنی خواہشات کے مطابق شہادتیں ہوں گی، نا انصافی سے فیصلے ہوں گے۔ بیٹا

اپنے باپ کو گالیاں دے گا، بھائی اپنے بھائی سے حسد کرے گا، شریک کار  
بددیانتی کریں گے، بیوفائی بڑھ جائے گی، زنا کاری عام ہو جائے گی، مرد عورتوں

کا لباس پہنیں گے، عورتوں کی ردائے حیا چھین جائے گی، تکبر لوگوں کے قلوب  
میں اس طرح پھیل جائے گا جیسے جسم میں زہر پھیلتا ہے، نیکیاں کم ہونے لگیں

گی، جرائم میں ترقی ہو جائے گی، رقم دیکر لوگ اپنی تعریف چاہیں گے، گانے بجا  
پر مال صرف کیا جائے گا، آفرت کو چھوڑ کر لوگ دنیا طلبی میں مشغول ہو جائیں گے

تقویٰ کی کمی ہو جائے گی، حرص و لالچ بڑھ جائے گا، مومن کو ذلیل اور منافق کو  
عزت دار سمجھا جائے گا، مساجد اذان سے معمور ہوں گی مگر لوگوں کے قلوب ایمان

سے خالی ہوں گے، قرآن کو معمولی و سبک سمجھا جائے گا، مومن کو لوگوں سے  
بہر صورت تو بہین نصیب ہوگی۔

(۵) اُس وقت تم دیکھو گے کہ ان لوگوں کی صورتیں تو آدمیوں جیسی ہوں گی مگر

ان کے قلوب شیاطین کے قلوب کی مانند ہوں گے، ان کی گفتگو شہد سے زیادہ  
شریں، مگر دل اندرائن (زہر) سے زیادہ تلخ ہوں گے، وہ درحقیقت بھیڑے

ہوں گے جو انسانوں کا لباس پہنے ہوں گے۔ ہر روز اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں  
پکار کر کہے گا۔ ”تم لوگ مجھ سے دھوکہ کر رہے ہو یا واقعاً مجھ سے گستاخ ہو گے؟“

آیت کا ترجمہ: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور اب تم لوگ ہمارے  
پاس پلٹ کر نہ آؤ گے۔“ (ترجمہ سورہ مومنون ۱۱۵)

(۶) میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں ہمارے چند مخلص بندے

نہ ہوتے جو خلوص سے ہماری عبادت کرتے ہیں تو ان گناہگاروں کو چشم زدن  
کے لیے بھی مہلت نہ دیتا۔ اگرچہ مشقیوں کا تقویٰ نہ ہوتا تو آسمان سے ایک قطرہ  
پانی کا نہ برساتا اور نہ زمین سے ایک پتہ نباتات کا اُگاتا۔ پس بڑا تعجب ہے اس  
قوم جس نے مال و دولت کو اپنا خدا سمجھ لیا ہے، اُن کی تمتائیں اور آرزوئیں بڑی  
طویل و بولیں ہیں مگر عرس بڑی کم ہیں، چاہتے ہیں کہ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں  
مگر یہ بغیہ عمل کے ممکن نہیں اور عمل بغیہ عقل کے ناتمام ہے۔“

(جان الاخبار)

### بنی عباس کا زوال

(۱۴۹)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے اسحاق بن عمار سے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لا ترون ماتحتیون حتی یختلف بنو فلان فیما بینہم، فاذا

اختلفوا طمع الناس وتفرقت الکلمة وخرج السفیانی“

”تم لوگ جو کچھ چاہتے ہو وہ اُس وقت تک نہ ہوگا، جب تک بنی فلان کے اندر

پھوٹ نہ پڑ جائے۔ اُن کی باہمی چپقلش کو دیکھ کر لوگ ان کی حکومت چھیننے

کی لالچ نہ کریں، اور جب تک کلمہ میں اختلاف نہ ہو جائے اور سفیانی خروج نہ کرے“

(کافی)

### شیعوں کا حال زار

(۱۵۰)

عدہ نے احمد بن محمد سے، احمد نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے

انھوں نے ابو الجارود سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے

قال: ”لاترون الذی تنظرون، حتی تنکونوا کالمغزی المواتة التي

لا یبالی الخابس ابن یصنع سیدہ منہا لیس لکم شرف ترفونہ

ولا سناد لتسندون الیہ امرکھہ“

آپ نے فرمایا: ”تم لوگ جس امر کا انتظار کر رہے ہو وہ اُس وقت تک نہ دیکھ سکو گے جب تک

کہ تم لوگ اُن بے جان بکروں کے مانند نہ جاؤ کہ شیر جس پر چاہے پنج بار دے

جب تک تم میں کوئی ہنز شرف نہ رہ جائے کہ جس سے تم ترقی کرو، جب تک

تم میں کوئی ایسی مرکزی شخصیت نہ ہو کہ تم اس کی طرف اپنے امور میں رجوع کرو۔“

(کافی)

### (۱۵۱) دنیا کا برا حال

عذہ نے سہل سے، اُنھوں نے موسیٰ بن عمیر سے، اُنھوں نے ابو شیبہ جعفی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”لِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُظَوَّرُ فِيهِ الْفَاجِرُ وَيُقْرَبُ فِيهِ

الْمَاجِنُ وَيُضْعَفُ فِيهِ الْمُنْعَفُ“

قال فقيل له: ”متى ذلك يا امير المومنين؟“

فقال: ”اذا اتخذت الامانة مغنماً والزكوة مغزماً والعبادة

استطالة والصلة متناً“

قال فقيل له: متى ذلك يا امير المومنين؟

فقال: ”اذا تسلطن النساء وسلطن الاماء وامر الصبيان

لوكوناً پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فاسق و فاجر کو اچھا سمجھا جائے گا

بے حیا و بے شرم کو تقرب نصیب ہوگا، منصف مزاج کو کمزور سمجھا جائے گا۔“

آپ سے عرض کیا گیا: یا امیر المومنین! ایسا کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جب دوسرے کی امانت کو مالِ غنیمت، زکوٰۃ کو نقصان، عبادت کو بے عزت

اور لاطائل رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو احسان سمجھ لیا جائیگا۔“

عرض کیا گیا: یہ سب کب ہوگا؟ یا امیر المومنین!

آپ نے فرمایا: جب عورتوں اور کینڑوں کا تسلط ہوگا، جب کسین بچوں کو امیر و حاکم بتایا

جائے گا۔“

### (۱۵۲) ایک بد صورت اعرابی کی لشکر کشی

عذہ نے سہل سے، سہل نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے محمد بن منصور

خرامی سے، اُنھوں نے علی بن سوید اور محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں

نے ابن بزیع سے، اُنھوں نے اپنے چچا حمزہ سے، اُنھوں نے علی بن بن سوید اور حسن بن محمد

سے، اُنھوں نے محمد بن احمد نہدی سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے محمد بن منصور

سے، اُنھوں نے علی بن سوید سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کو حکم دیا

آپ قید خانے میں تھے خط لکھا اور آپ سے چند مسائل دریافت کیے، آپ نے اُس کے جو جوابات دیے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا:

”اِذَا اَلَيْتَ الْمَشْوَةَ الْاِعْرَابِيَّ فِي جِجْفَلٍ جَرَّارٍ فَانْتَظِرْ فُرْجَكَ

وَلِشَيْعَتِكَ الْمَوْمِنِينَ، وَاِذَا اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَارْفُ بِبَصْرِكَ

اِلَى السَّمَاءِ وَانْظُرْ مَا فَعَلَ اللهُ عَنَّا وَجَلَّ بِالْمَوْمِنِينَ، فَقَدْ

فَسَّرْتَ لَكَ جَمَلًا جَمَلًا وَصَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَاللهُ الْاِخْيَارُ“

ترجمہ: ”جب تم ایک بد صورت اعرابی کو ایک لشکر جراری میں دیکھو تو اُس وقت اپنے

لیے اور اپنے مومنین شیعوں کے لیے فرج و کشادگی کا انتظار کرو۔ اور جب

آفتاب کو گہن لگے تو اپنی نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو کہ اللہ عزوجل

نے مومنین کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے یہ بات تم کو مجھلا بتا دی ہے۔ اور اللہ

محمدؐ اور ان کی آلِ اخیار پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔“ (کافی)

### (۱۵۳) امام مہدی سفیانی کو قتل کریں گے

حمید بن زیاد نے عبید اللہ دہقان سے، عبید اللہ نے طاہری سے، طاہری نے

محمد بن زیاد سے، محمد نے ابان سے، ابان نے صباح بن سیاہ سے، صباح نے ابن خنیس سے

اور ابن خنیس روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عبدالسلام بن نعیم اور سید و غیرہ کے بہت سے خطوط

دیکھ کر حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے

جب (ابو مسلم خراسانی کا) سیاہ پوش لشکر اولادِ نبی عباس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوا تھا۔ آپ نے

ان خطوط کو زمین پر پھینکیا، اس میں تحریر تھا کہ ہم لوگ اس معاملے میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

قال: ”اَفْتُ مَا اَنَا لَهُوَلَاؤُا بِاِمَامٍ اَمَّا يَعْلَمُونَ اِنَّهُ اِنَّمَا

يَقْتُلُ السَّفِيَانِيَّةَ“

آپ نے فرمایا: ”افسوس افسوس، میں ان لوگوں کا امام نہیں، کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم

کہ وہ (صاحب امر) سفیانی کو قتل کرے گا۔“ (کافی ۲)

### (۱۵۴) امام مہدی، امام حسین کی زویں پشت میں ہونگے

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”مَتَامَ مَدْحَى هَذِهِ الْاُمَّةِ اِذَا صَارَتِ الدُّنْيَا هَرَجًا وَمَرَجًا“

وتظاھرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض  
فلا كبير يوحى صغيراً ولا صغير يوقر كبيراً، فيبعث الله  
عنه ذلك مهادياً، التاسع من صلب الحسين يفتح حصون  
الفسلاة وقلوباً غفلاً يقوم في السنين في آخر الزمان كما  
قمت به في أول الزمان ويملا الأرض عدلاً كما ملئت جوراً“  
آپ نے فرمایا کہ اس امت کا مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا۔ جب ساری دنیا ہرج و مرج  
میں مبتلا ہوگی، ہر طرف فتنے سر اٹھائیں گے، ہر جانب رزنی کا دور ہوگا  
ایک دوسرے پر ڈاکہ زنی کرے گا، نہ بڑا چھوٹے پر مہرانی کرے گا اور  
نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک مہدی کو بھیجے گا  
جو نسل حسین میں نویں پشت میں ہوگا۔ وہ گمراہی کے قلعوں اور غافل دلوں  
کو فتح کرے گا۔ اور وہ دین کو آخر زمانہ میں اسی طرح قائم کرے گا جس طرح  
ابتدائی زمانے قائم ہوا تھا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا  
جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (کفایہ)

### از خطبہ لؤلؤ امیر المؤمنین ۴

(۱۵۵)

علقہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیؑ نے ہم لوگوں کو منبر کوئٹہ  
سے ایک خطبہ دیا جو "خطبہ لؤلؤ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبہ میں جہاں آپ نے اور بہت سی باتیں  
فرمائیں، وہاں آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

”أول ما عرفنا من عن قوريب ومنطلق الى الميغب فارتقبوا  
الفتنة الأموية والمملكة الكسروية وإماتة ما أحياء  
الله وإحياء ما أماته الله واتخذوا أصوامكم بيوكم  
وعضوا على مثل جمر الغضا وأذكروا الله كثيراً فذكره  
أكبر لو كنتم تعلمون۔“

ثُمَّ قَالَ: وتبنى مدينة يقال لها الزوراء بين دجلة ودجيل و  
انفوات، فلورأيتموها مشيدة بالحصن والأجر منخرقة  
بالذهب والفضة والأزورد والمومر والرخام والبواب  
العاج، والخير والقباب والستارات۔“

وقد عيت بالساج والعرعر والصنوبر والشب و  
شيدات بالقصور وتوالت عليها ملك بنى شيسان (شيطان)  
اربعة وعشرون ملكاً، فيسوا السفاج والمقلاس والجبج  
والخمروع والمنظر والموت، والتظار والكيش والمهور  
والعتار والمصطلم والمستصعب والعلام والرهبان و  
المخلع والسيار والمتون والكديد والاكتب المسن  
والاكتب والوسيمر والصيلام والعينوق۔  
وتعمل القبة الغبراء ذات الفلاة الحمراء وفي عقبها  
قائداً للحق يسفر عن وجهه بين الاقالير كالقمر المضي  
بين الكواكب الدررية۔

أول ما نرى لخروجه علامات عشرة أولها طلوع الكوكب  
ذو الذنب ويقارب من الحادي ويقع فيه هرج ومرج  
وشغب وتلك علامات الخصب۔

ومن العلامة ان العلامة عجب، فاذا انقضت العلامات  
العشرة اذ ذلك ينظر القمر الا زهر وتمت كلمة الاخلاص  
لله على التوحيد“ (کفایہ)

ترجمہ: ”آگاہ ہو جاؤ، میں عنقریب کوچ کرنے والا اور پردے میں جانے والا ہوں اب  
تم اسکی امیر رکھو کہ نبی امیر کے فتنے ہوں گے کسری جیسی سلطنت ہوگی جس چیز  
کو اللہ نے زندہ کیا ہے، وہ مردہ کر دی جائے گی اور جسے اللہ نے مردہ کیا ہے وہ  
زندہ کی جائے گی۔ اب اپنے گھروں کو اپنا عبادت خانہ بنالینا اور درواتوں انکا سے  
چبانا اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اس لیے کہ اللہ کا ذکر بہت عظمت والی  
چیز ہے اگر تم سمجھ لو۔“

پھر فرمایا: دیکھنا دجلہ و دجيل و فرات کے درمیان مقام زوراء پر ایک شہر آباد ہوگا۔  
کاش تم دیکھتے کہ اس میں ایسے پختہ مکانات ہوں گے جو اینٹ اور چونے سے بنے  
ہوں گے جن کو سونے چاندی، لاجورد، سنگ مرمر، سنگ رخام سے زینت دی  
گئی ہوگی، اس میں ہاتھی دانت کے دروازے ہوں گے جسے اور فتنے اور طرح طرح کے  
پردے ہوں گے۔“

ان میں ساگون و سرو اور صنوبر ہیں، اس میں بہت سے قصر ہیں اور بنی شیمان (شیطان) کے چوبیس سلاطین اس کے والی ہوں گے جن کے یہ نام ہیں: سفاح، مقلص، جوج و خدوع و مظفر و موت و نظار و کبش و مہتور، و غثار و مصطم، و مستعصب، و علام و ربہانی و خلیع و سیار و مزف و کبریہ و اکتب، و مسرف، و اکتب، و وسیم و صیلام و عینوق۔ اور ایک خاکستری رنگ کا تہ سرخ صحر میں تعمیر کیا جائے گا جس کے عقب میں قائم ہوں گے جن کا چہرہ اس طرح چمکتا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند۔

اور آگاہ رہو کہ اس کے ظہور کی دس علامات ہیں۔ سب سے پہلے دہر استارہ طلوع ہوگا اس کے بعد عجیب سے عجیب تر علامتیں ظاہر ہوں گی یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہو چکیں گی، تب وہ چمکتا ہوا چاند (امام قائم) نمودار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ توحید امام کو پہنچے گا۔ (کتاب)

### مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے

(۱۵۷)

سالم ابی خدیجی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی، سالم کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپ سے یہ سوال کیا تھا اور میں بھی سن رہا تھا۔ آپ اس کا جواب دے رہے تھے۔ سائل نے عرض کیا کہ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بقدر واجب ذکر الہی کرتا ہوں پھر چاہتا ہوں کہ لیٹ رہوں اور طلوع آفتاب سے پہلے سو رہوں مگر میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: یہ کیوں؟

اس نے عرض کیا: اس لیے کہ ہمیں آفتاب اپنے مطلع کو چھوڑ کر کسی دوسرے مطلع سے طالع نہ ہو جائے آپ نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ دیکھو! جس جگہ سے فجر طلوع ہوتی ہے وہیں سے آفتاب بھی طالع ہوگا۔ لہذا جب تم ذکر الہی کر چکو تو اب تمہارے سورہے میں کوئی حرج نہیں۔

قول امام کا عنی متن یہ ہے:

” لیس بذالك خفاء، انظر من حيث يطلع الفجر، فتن ثم تطلع الشمس، لیس عليك من حرج ان تنام اذا كنت قد ذكرت الله “ (تہذیب جلد ۱ ص ۲۲۷ - اور استنبصار جلد ۱ ص ۱۷۷)

### پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے

(۱۵۷)

علی بن بابویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، صفوان بن یحییٰ نے معاویہ بن عمار سے، انھوں نے ابی عبیدہ خدری سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ظہور صاحب الامر کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کب ہوگا؟

قال ۴ ” ان كنته تؤملون ان يجيئكم من وجه فلا تنكروا له “ آپ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو یہ امید ہے کہ وہ بہر صورت آئے گا تو پھر پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟ (کتاب الامت والتمبرہ)

### ○ قرب قیامت میں چند امراض

ہارون بن موسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن علی بن خلف سے، انھوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت امام موسیٰ بن امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار سے، اور ان جناب نے اپنے آبا کے کرام سے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” ظهور البواسیر وموت الفجاءة والجذام من اقتراب الساعة “  
” قرب قیامت میں مرض بواسیر، و مرگ مفاجات اور جذام ظاہر ہونگے “

(کتاب الامت والتمبرہ)

### حکومت بنی عباس کے بعد ہی فرج

(۱۵۸)

### اور کشادگی کا زمانہ آئے گا۔

کتاب الملاحم بطائنی میں ابویصر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بالاتر ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑے تو میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قرآن، کوئی ایسی بات تو بتائیں جس سے دل کو سکون ہو۔

قال ۴ ” یا ابا محمد! لیس یرى امة محمد فرجا ابدا مادام لولہ

بنی قیلان ملک حتی ینقض ملکهم فاذا انقض ملکهم

اتاج الله لامّة محمد برجل من اهل البيت يشير بالتقى ويعمل

بالهدى ولا يأخذ في حكمه الرشا

وَاللّٰهُ اِنِّى لَاعْرِفُهٗ بِاسْمِهٖ وَاَسْمَآءِ بِيَهٗ ، ثُمَّ يَا تِنَا الْغَلِيْبُ  
الْقَمْرَةَ ، ذُو الْخَالِ وَالشَّامَتِيْنَ الْقَائِدَ الْعَادِلَ ، الْحَافِظَ  
لِمَا اسْتَوْعَبَ يَمَلِكُهَا عَدْلًا وَتَسْطٰكُمَا مَلٰٓئِكَةُ الْفَجَارِ جَوْرًا  
وَظُلْمًا ۔“ (اقبال الاعمال)

آپ نے فرمایا ” اے ابو محمد! انت محمد کو اُس وقت تک فرج و کشادگی نصیب نہ ہوگی جب تک کہ نبی شکرانہ کی حکومت ختم نہیں ہو جاتی۔ جب ان کی حکومت ختم ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ امت محمد کو ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص عطا کرے گا جو حقیقی ہوگا، عادل بہ ہدایت ہوگا اور رشوت ستانی نہیں کرے گا۔

اور خدا کی قسم، میں اس کا اور اس کے والد کا نام بھی جانتا ہوں۔ پھر اس کے بعد ایک شخص آئے گا جو گراز بدن، میانہ قد ہوگا اس کے زخسار پرتل ہوگا، درشن پر زلفیں ہوں گی۔ وہ تمام (انبیاء کی) امانتوں کا محافظ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھروسے گا جس طرح ظالموں اور ناجاہروں نے اُسے ظلم و جور سے بھر رکھا ہوگا۔“

### شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع

(۱۵۹)

سید علی بن عبد الحمید کی کتاب ”سرور اہل ایمان“ میں مرقوم ہے کہ جابر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال ۴: ”و الزمر الارض ولا تحرك يداً اولاً رجلاً حتى ترى علامات اذكها لك ، وما اراك تدرك ذلك ، اختلاف بين العباد ومناد ينادى من السماء وخسف في قرية من قرى الشام بالجابية ونزول الترك الجورية ونزول الزور الرملة واختلاف كشير عند ذلك في كل ارض حتى تخرب الشام ويكون سبب ذلك اجتماع ثلاث رايات فيه : راية الاصب وراية الابقع وراية السفيفي“۔

آپ نے فرمایا ” تم باہل ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ، زمین پکڑے رہو جب تک وہ علامات ظاہر نہ ہو جائیں جنہیں میں بیان کرتا ہوں، اگرچہ مجھے نظر نہیں آتا کہ تم اُس وقت تک رہو گے : بندوں میں اختلاف، آسمان سے منادی کی نداء، شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین

میں دھنس جانا، ترک کا جزیرہ میں وارد ہونا، رومیوں کا رملہ میں نازل ہونا اور اُس وقت ساری روئے زمین پر اختلاف ہی اختلاف، اور ملک شام کی برادری اور اس کا سبب یہ کہ وہاں تین جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ اصہب کا جھنڈا، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی جھنڈا۔“ (سرور اہل ایمان)

### شام میں تین جھنڈوں سے ڈرو

(۱۶۰)

برید نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

قال ۴: ”يا برید! اتق جمع الاصب“

قلت: وما الاصب؟

قال ۴: ”الابقع“

قلت: وما الابقع؟

قال ۴: ”الابریص، و اتق السفیانی و اتق الشریدین من ولد فلان یا تیان

مکة، یقسمان بہا الاموال یتشبهان بالقائم علی السلام و اتق

الشذاذ من آل محمد“

قلت: و یرید بالشذاذ الزیدیة لضعف مقالہم و اما کونہم

من آل محمد لا شہد من بنی فاطمة۔“

ترجمہ: ”اے برید! اصہب کے اجتماع سے ڈرتے رہنا۔

میں عرض کیا: اصہب کیا ہے؟

فرمایا: ابقع

میں عرض کیا: ابقع سے بھی واقف نہیں ہوں۔؟

فرمایا: ”ابریص اور سفیانی سے بھی ڈرنا۔ فلان کی اولاد میں ان دونوں سے ڈرنا جو گھر

سے نکلے ہوئے ہیں وہ مکہ میں آئیں گے اور وہاں اموال تقسیم کر کے امام قائم ہو

سے مشابہت کی کوشش کریں گے اور اُس شخص سے بھی ڈرنا جو آل محمد میں سے ہوگا مگر

ان سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔

(غالباً اس سے آپ کی مراد زیدیہ ہیں جو آل محمد میں سے شمار ہوتے ہیں اس لئے کہ اولاد ظالم ہیں)



## حضرت محمد حنفیہ سے روایت

(۱۶۱)

باسناد، احمد بن عمر بن مسلم نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جبار سے انھوں نے محمد بن بشر سمرانی سے روایت کی ہے محمد بن بشر سمرانی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد بن حنفیہ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا بھی ایک جھنڈا ہوگا اور آل فلان کا بھی ایک جھنڈا ہوگا۔ کیا اس کے متعلق آپ کو بھی کچھ معلوم ہے؟

قال: "أما راية بنی جعفر فلیست بشیءٍ وأما راية بنی فلان (فان)"

لهم ملکا یقربون فیہ البعید و یبعدون فیہ القریب عسر لیس فیہم لیسر تصیبهم فیہ فزعات و رعدات کل ذلک ینجلی عنہم کما ینجلی السحاب حتی اذا أمنوا و اطمانوا و اطمأنوا و اطمأنوا ملکهم لا یزول فیصیر فیہم صیحة فلم یبق لہم راع یجمعہم و لاداع یسمعہم، و ذلک قوله تعالیٰ:

”حَتَّىٰ اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُهَا وَاَزَيَّنَّتْ وَظَنَّتْ اَهْلِمَا اَنَّهُم قَدِ رُوْنَا عَلَیْهَا اَتَاَهَا اَمْرًا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِیْدًا كَاَنَّ لَمْ تَخْتِ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نَفْصِلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ“ (سورة یونس آیت ۶۲)

(ترجمہ روایت)

فرمایا: "آل جعفر کا جھنڈا تو کسی شار میں نہیں، ہاں بنی فلان کا جھنڈا، تو وہ حکومت کریگا اور اس حکومت میں نزدیک کے لوگ دور اور بعید کے لوگ قریب کیے جائیں گے ان لوگوں پر بڑی سختی ہوگی، نرمی کا نام بھی نہ ہوگا۔ اس میں ان لوگوں کو گرج اور چمک کا بھی سامنا ہوگا، مگر یہ سب بادل کی طرح چھٹ جائیں گے اور جب ان کو ہر طرح سے اطمینان ہوگا اور وہ یہ سمجھیں گے کہ اب ہماری حکومت کو زوال نہیں تو ان کے اندر ایک آواز بلند ہوگی جس کو وجہ سے نہ ان میں کوئی گتہ بان باقی رہے گا جو سب کو جمع کرے گا اور نہ کوئی ایسا پکارنے والا ہوگا جس کی بات سُنیں اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”ترجمہ آیت ۱۱“ حتی کہ زمین نے اپنے زلزلات اخذ کر لیے اور زمین ہوگی اور اہل زمین گمان کیا کہ بلاشبہ وہ اس پر فادریں، ناگمان ہمارا عذاب، حکم کسی رات یا کسی دن کو آپہنچائیں ہم نے اسے اس طرح

کاٹ ڈالا جیسے کہ وہ گل تھی ہی نہیں، ہم اپنی آیتوں کو اس طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کے واسطے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے؟

فرمایا: نہیں، اس لیے کہ اللہ کا علم وقت مقرر کرنے والوں پر غالب ہے۔ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، مگر اس میں دس دن کا مزید اضافہ فرما دیا اور یہ بات نہ حضرت موسیٰ کو بتائی اور نہ بنی اسرائیل کو۔ جب تیس دن پورے ہو گئے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ نے ہمیں دھوکا دیا اور انھوں نے گوسالہ کا پرستش شروع کر دی۔ (اس لیے کوئی وقت مقرر نہیں بتایا جاسکتا)۔

ترجمہ: "ولکن اذا کثرت الحاجتہ و الفاقة فی الناس، و اسکر بعضهم بعضاً فعدنا ذلک توقعوا امر اللہ صباحاً و مساءً“

لیکن جب لوگوں کی حاجات میں کثرت اور فقر و فاقہ میں زیادتی ہو جائے اور اور بعض بعض سے انکار کرے تو اس وقت توقع رکھو کہ امر الہی صبح یا شام آیا ہی چاہتا ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، فقر و فاقہ تو میں سمجھ گیا، مگر انکار کی بات سمجھ میں نہیں آتی؟ آپ نے فرمایا: "ایک شخص اپنے دوست کے پاس کسی ضرورت کے لیے جائے تو اس کا دست اُس سے اس طرح بات نہیں کریگا جس طرح پہلے کرتا تھا بلکہ اب اس کا لہجہ بدلا ہوا ہوگا۔“

## ○ سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا

انھیں اسناد کے ساتھ عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے انھوں نے سیر سے روایت کی ہے اور مدیر نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "یا سدید! الزم بیتک و کن حلساً من احلاسہ و اسکن ماسکن اللیل و النهار فاذا بلغ انت السفیانی قد خرج فارحل الینا و لوعی رجلك"

قلت: جعلت فداک هل قبل ذلک شیء؟

قال: "نعم، (و اشار بیدہ بثلاث اصابعه الی الشام)

وقال: "ثلاث رأیات، رأیة حسنیة و رأیة أمویة و رأیة قیسیة"

فیناهم (على ذلك) إذ قد خرج السفیانی فی حصدہم  
 حصد الزرع ما رأیت مثله قط “  
 آپ نے فرمایا: ” اے سردی تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور (اس طرح) مجھے رہو (جس طرح یہ ہیں  
 اور آسمان مجھے ہوتے اور ساکن ہیں)۔ اور جب تمہیں سفیانی نے خروج کی خبر  
 پہنچے تو فوراً ہمارے پاس پہنچو خواہ تم کو پاسبانہ چل کر ہی پہنچنا پڑے۔  
 میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟  
 آپ نے فرمایا: ” ہاں “

پھر اپنی تین انگلیوں سے شام کی طرف اشارہ کیا اور۔۔۔

فرمایا: ” تین جھنڈے ہوں گے، حسنی جھنڈا، اموی جھنڈا اور قیسیہ جھنڈا۔ ابھی  
 یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ سفیانی خروج کرے گا اور ان لوگوں (تینوں) کو  
 گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دے گا۔ “ (روضۃ الکافی ص ۲۱۲)

### حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
 قال: ” یا جابر! لا یظہر القاتل حتی یشمل اهل البلاد فتنہ یطلبون  
 منها المخرج، فلا یجدونه، فیکون ذلك بین الحیرة و  
 الکوفہ، قتلہم فیہا علی السری وینادی مناد من السماء: “  
 آپ نے فرمایا: ” اے جابر! امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت ہوگا جب حیرہ و کوفہ  
 کے درمیان اہل بلاد فتنوں میں گھرے ہوتے ہوں گے اور اس سے نکلنے کی  
 راہ تلاش کرتے ہوں گے اور ان کے مقتولین نزی کے کنارے پڑے ہونگے  
 کہ اتنے میں آسمان سے ایک منادی نرا دے گا۔ “

### سفیانی اور اولاد شیخ کا خروج

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت  
 منقول ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ:

” لایکون ذلك حتی یخرج خارج من ال ابی سفیان یملك  
 تسعة اشہم كحمل المرأة، ولایکون حتی یخرج من اولاد الشیخ

فسیر حتی یقتل بطن النجف۔ فوالله کأنی انظر الی  
 رماحہم وسیوفہم وامتعتہم (الی حائط من حیطان  
 النجف، یوم الاثنين، ویستشهد یوم الاربعاء۔ “  
 آپ نے فرمایا: ” ظہور امام قائم م۔ اس وقت ہوگا جب آل ابی سفیان میں سے ایک  
 خروج کرنے والا نوماہ ۲ عورت کے مدت حمل کے برابر حکومت کر لے گا۔ اور  
 یہ اس وقت ہوگا جب اولاد شیخ میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور نجف کے  
 درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ خدا کی قسم گویا میں ان کے نیزوں، تلواروں اور  
 ان کے سارے سامانوں کو نجف کے ایک باغ میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ دن پیر  
 (دوشنبہ) کا ہوگا اور وہ چہار شنبہ (بدھ) کو قتل کر دیا جائے گا۔ “

### اسوقت جائے امن مکہ ہوگا

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
 کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ:

” اذا سمعتوا باخنان الشام فیما بینہما فالیہرب من الشام فان  
 القتل بہا والفتنة “  
 قلت: الی احو البلاد؟  
 فقال: الی مکة فانہا خیر بلاد یرہب الناس الیہا  
 قلت: فالکوفہ؟  
 قال: الکوفہ ما ذالیقون؟ یرقتل الرجال الا شامحت و لکن  
 الویل لمن کان فی اطرافہا، ما ذایمر علیہم من اذی بہم  
 وتسبی بہا رجال ونساء و احسنہم حالاً من یعبء الفرات  
 ومن لایکون شہداً لہا۔ قال: فما تری فی مکان سوادہا؟  
 فقال: سیدہ یعنی لا

ثرقک: الخروج منها خیر من المقام فیہا۔ . . . قلت: کم کیون ذلك  
 قال: ساعة واحدة من نہار۔ . . . قلت: ما حال من یؤخذ منهم  
 قال: لیس علیہم بأس اما انہم سینفذہم (توامر علیہم عند اهل الکوفہ  
 یومئذ قد، اما لا یجوزون بہم الکوفہ۔ “

آپ نے فرمایا: ”جب تم سو کہ اہل شام کے درمیان باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو شام سے بھاگ نکلو۔ اس لیے کہ پھر وہاں فتنہ اور خونریزی ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: وہاں سے بھاگ کر میں کس شہر میں جاؤں؟  
آپ نے فرمایا: ”مکہ چلے جانا، اس لیے کہ وہ بہترین شہر ہے لوگ بھاگ کر وہیں پناہ میں گئے ہیں اور کوفہ؟“

آپ نے فرمایا: کوئی پر کیا افتادہ آئے گی، تمہیں معلوم ہے؟ شامیوں کے سوا وہاں کے باشندوں میں مردوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کے اطراف میں رہنے والوں پر تو افسوس ہی افسوس ہے کہ ان کے اوپر کیا مصائب گزر جائیں گے۔ وہاں کے مرد اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے گا۔ مگر سب سے اچھا وہ رہے گا جو فرات کو عبور کر کے اُس پار ہو جائے اور اس کا شاہرہ ہی ذکر ہے (کہ وہاں کیا ہو رہا ہے)

میں نے عرض کیا: سوا کوفہ کے رہنے والوں کے متعلق کیا رتے ہے؟  
آپ نے فرمایا: وہاں قیام کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے نکل جائیں۔

میں نے عرض کیا: یہ سب کتنے عرصے میں ہو جائے گا؟  
آپ نے فرمایا: صرف دن کی ایک ساعت میں۔  
میں نے عرض کیا: اور جو لوگ ان میں سے گرفتار ہوں گے ان کا کیا حشر ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: ان کو کوئی گزند پہنچے گی۔ اس لیے کہ ان کو وہ لوگ چھڑالیں گے جن کی قدر و منزلت اہل کوفہ کے نزدیک اُس وقت نہ ہوگی، اور انہیں گرفتار کر کے کوفہ سے باہر نہیں بھیجا جائے گا۔“

### عربی جہنیوں کی خصوصیات

(۱۶۵)

انہیں اسناد کے ساتھ حسین بن الوعلاء نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا:

”سألتہ عن رجب؟ قال: ذلک شہر کانت الجاہلیۃ تعظمہ  
وکانوا یستونہ الشہر الاصح۔“

قلت: شعبان؟ قال: تشعبت فیہ الامور۔

قلت: رمضان؟ قال: شہر اللہ تعالیٰ وفیہ ینادی باسراء صاحبکم واسمہ

قلت: فشتوال؟ قال: فیہ یشول امر القوم۔

قلت: فذوالقعدة؟ قال: یقعدون فیہ۔

قلت: فذوالحجة؟ قال: ذلک شہر الدمار۔

قلت: فالحرم؟ قال: یحرم فیہ الحرام ویحل فیہ الحرام۔

قلت: صفور وریح؟ قال: فیہا خزی فظیع، وامر عظیم۔

قلت: جمادی؟ قال: فیہا الفتح من اولہا الی آخرہا۔

ترجمہ: ”میں نے ماہِ رجب کے متعلق دریافت کیا؟ تو فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ ایامِ جاہلیت میں بھی اس کو معظم سمجھا جاتا تھا اور اہل عرب اس کو ماہِ اہم کہتے تھے (بہر مہینہ)۔ میں نے عرض کیا: اور شعبان؟ فرمایا: اس میں تمام اُمور درست ہو جاتے ہیں۔ (شاخیں پھوٹی ہیں) میں نے عرض کیا: اور رمضان؟ فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اسی میں تو تمہارے صاحبِ امر کے نام کا ان کے والد بزرگوار کے نام کے ساتھ آسمان سے اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر شتوال؟ فرمایا: اس میں قوم کے کام سٹ جاتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اور ذوالقعدہ؟ فرمایا: اس میں قوم بھیڑتی رہتی ہے۔

میں نے عرض کیا: ذی الحجہ؟ آپ نے فرمایا: یہ خون کا مہینہ ہے (قربانی کا)

میں نے عرض کیا: اور محرم؟ آپ نے فرمایا: اس میں حلال حرام ہوتا ہے اور حرام حلال۔

میں نے عرض کیا: اور صفر وریح اول وریح الثانی؟ فرمایا: اس میں شرم ہی شرم اور مصیبت ہی مصیبت ہے اور ایک بڑا حادثہ ہے۔

میں نے عرض کیا: اور جمادی؟ آپ نے فرمایا: اس میں فتح ہے اول میں بھی اور آخر میں بھی۔

### جب خروجِ سفیانی ہو، تو.....

(۱۶۶)

انہیں اسناد کے ساتھ اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ابن عمیرہ سے، اور انہوں نے حفصی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب سفیانی کا خروج ہوگا تو اُس وقت ہم لوگ کیا کریں؟

قال: ”تغیب الریحال وجوہا منہ ولیس علی العیال باس، فاذا

ظہر علی الاکوار الخمس یعنی کورانشام فانفروالی صاحبکم“

آپ نے فرمایا: تم میں جتنے مرد ہیں وہ تو روپوش ہو جائیں، اور اہل عیال کو کوئی گزند نہیں ہوگا۔

جب وہ شام کے پانچوں علاقوں پر قبضہ کرے تو تم لوگ اپنے صاحبِ امر کے پاس چلے جانا۔“

## صاحب منبر سلونی نے فرمایا...؟

(۱۶۷)

اصح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے کہ:

يقول للناس: سلوني قبل أن تفقدوني لا تأتي بطرق السماء أعلم من العلماء و بطرق الأرض أعلم من العالم، أنا يعسوب الدين (۱) أنا يعسوب المؤمنين و إمام المتقين و ديان الناس يوم الدين، أنا قاسم النار، و خازن الجنان، و صاحب الحوض و الميزان، و صاحب الأعراف فليس منا إمام إلا و هو عارف بجميع أهل ولايته، و ذلك قوله عز وجل:

﴿آيت ۵﴾: "إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَبِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" (سورة الرعد آيت ۵)

(۲) أَلَا أَيْمَنَّا النَّاسَ! سلوني قبل أن تفقدوني (فإن بين جوانحي علماً جماً فسلوني قبل أن) تشغير برجلها فتنة شرقية و رطاً في خطامها بعد موتها و حياتها و تشب نار بالخطب العزل من غربي الأرض، رافعة ذيلها تدعو يا ويلها لرحله و مشارها، فإذا استدار الفلك، قلتم مات أو هلك، يأتي واد سلك، فيومئذ تأويل هذه الآية:

﴿آيت ۳﴾: "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ بَنِينَ وَ جَعَلْنَا كُفْرًا كَثِيرًا نَفِيرًا" (سورة بنی اسرائیل آیت ۶)

و لذلك آيات و علامات، أولهن إحصار الكوفة بالرصد و الخندق، و تخريب الروايا في سكك الكوفة و تعطيل لاجد اربعين ليلة و كشف الهيكل و خفق رايات حول المسجد الأكبر تهتز، القاتل و المقتول في النار، و قتل سريع، و موت ذريع و قتل النفس الزكية بنظر الكوفة في سبعين و المذبوح بين الركن و المقام و قتل الأسقع صبرا في بيعة الأصنام:

(۴) و خروج السفيا في برأية حمراء أميرها رجل من بني كلب و اشقى عشر الف عنان من خيل السفيا في يتوجه إلى

مكة و المدينة أميرها رجل من بني أمية يقال له: خزيمه اطسرا العين الشمال على عينه ظفيرة غليظة يمشل بالرجال لا ترد له رأية حتى ينزل المدينة في دار يقال لها: دار أبي الحسن الأومى و يبعث خيلاً في طلب رجل من آل محمد و قد اجتمع اليه ناس من الشيعة يعود إلى مكة أميرها رجل من غطفان إذا توسط القاع الأبيض حسفت بهم فلا ينجو إلا رجل يحول الله وجهه إلى قفاه لينذرهم و يكون آية لمن خلفهم و يومئذ تأويل هذه الآية: (سورة اسبا ۵۱)

﴿آيت ۵﴾: "وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ" و يبعث مائة و ثلاثين الفاً إلى الكوفة و ينزلون

الروحاء و الفارق فيسير منها ستون الفاً حتى ينزلوا الكوفة موضع قبر هود عليه السلام بالنخيلة، فيهمجون اليه يوم الزينة و أمير الناس جبار عنيد، يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة الزوراء إلى همدان أمير في خمسة آلاف من الكهنة و يقتل على جسرهما سبعين الفاً حتى تحمى الناس من الغزاة ثلاثة أيام من الدماء و نتن الاجساد و يسبى من الكوفة سبعون الف بكر لا يكشف عنها كفت و لا قناع حتى يوضعن في المحامل و يذهب بهن إلى الثوية و هي الغرمة

(۶) ثم يخرج من الكوفة مائة الف مابن مشرك و

مناصف، حتى يقدم موارد مشق لا يصد همدانها صاد و هي ارم ذات العماد و يقبل رايات من شرقي الأرض غير معلمة ليست يقطن ولا كتان ولا حوير، محتوم في رأس القناة يخاتم السيد الأكبر يسوقها رجل من آل محمد تظهر بالشرق، و توجد ريجها بالمغرب كالسك الأذفر يسير الرعب أمامها بشم حتى ينزلوا الكوفة طالبين بدماء أبائهم

(۷) فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَتْ خَيْلُ الْيَمَانِيِّ وَالْخِرَاسَانِيِّ  
يَسْتَبِقَانِ كَاتِبَهَا فَرَسِي رِهَانِ شَعَثٌ غَيْرُ جَرْدٍ أَصْلَابُ  
نَوَاطِي وَأَقْدَاحُ إِذَا نَظَرْتَ أَحَدَهُمْ بِرَجْلِهِ بَاطِنُهُ فَيَقُولُ:  
لَا خَيْرَ فِي مَجْلِسِنَا بَعْدَ يَوْمِنَا هَذَا اللَّهُمَّ فَا تَنَا التَّائِبُونَ وَ  
هُمُ الْإِبْدَالُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيمِ:  
” إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ “ (البقرة ۲۲۲)  
وَنَظَرَ أَوْ هَدَمَ مِنَ الْفُحْمِ -

(۸) وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ يَسْتَجِيبُ لِلْإِمَامِ فَيَكُونُ  
أَوَّلَ النَّصَارِيِّ إِجَابَةً فِيهِمْ دَرَبِيْعَتُهُ وَيَدُقُّ صَلِيْبَهُ  
فَيَخْرُجُ بِالرَّوَانِيِّ وَضَعْفَاءِ النَّاسِ ، فَيَسِيرُونَ إِلَى النَّخِيلَةِ  
بِأَعْلَامٍ هَدَى فَيَكُونُ يَجْمَعُ النَّاسَ جَمِيعًا فِي الْأَرْضِ كُلِّهَا  
بِالْفَارُوقِ فَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ثَلَاثَةَ  
أَلْفٍ لَنْ يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَوْمَئِذٍ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ  
” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَضِيْدًا  
خَمِيْدِيْنَ “ (سورة الانبياء آیت ۱۵)

(۹) وَيُنَادِي مُنَادٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ عِنْدَ  
الْفَجْرِ : يَا أَهْلَ الْهَدْيِ اجْتَمِعُوا ! وَيُنَادِي مُنَادٌ مِنْ  
قَبْلِ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَغِيْبُ الشَّمْسُ : يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ اجْتَمِعُوا :  
وَمَنْ الْغَدَّ عِنْدَ النَّظْمِ تَتَلَوْنَ الشَّمْسُ وَتَصْفُرُ فَتَصِيرُ  
سُودًا مُظْلَمَةً ، وَيَوْمَ الثَّلَاثِ يَفْرَقُ اللَّهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ  
وَتَخْرُجُ دَابَّةُ الْأَرْضِ وَتَقْبَلُ الرُّومَ إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ عِنْدَ  
كَهْفِ الْغَفِيَةِ ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ الْغَفِيَةَ مِنْ كَهْفِهِمْ مَعَ  
كَلْبِهِمْ ، مِنْهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : مَلِيخَا وَأَخْرَجْمَلَاهَا وَ  
هَذَا الشَّاهِدَانِ الْمُسْلِمَانِ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امیر المؤمنین نے فرمایا) ...

ترجمہ روایت ” ان لوگوں کو مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے تم نہ پاسکو۔  
کیونکہ مجھے آسمان کے راستوں کا تمام علم ہے اور میں زمین کے

راستوں کا تمام جاننے والوں میں سب سے بہتر جاننے والا ہوں۔ میں زمین کا  
یعسوب (سردار) ہوں، میں مومنوں کا یعسوب (امیر) ہوں، اور میں  
مستقیبوں کا امام ہوں، اور میں بروزیقیامت لوگوں کا حساب و کتاب لینے والا  
ہوں، میں قاسمِ نار اور خازنِ جنت ہوں، میں حوضِ کوثر کا صاحب و  
مالک ہوں اور صاحبِ میزان ہوں، میں صاحبِ اعزاز ہوں اور ہم میں سے  
ہر امام اپنے تمام اہلِ ولایت (محبوں) کو جاننے والا ہوگا۔ اسی کلمے اللہ تعالیٰ  
نے ارشاد فرمایا ہے۔

(ترجمہ آیت) ” اس کے سوا نہیں ہے کہ آپ ایک نذیر و تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم  
کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے۔ “ (رُحَدَّ آيَةُ ۷)

(۲) آگاہ ہوئے لوگو! مجھ سے سوال کرو جو تم چاہو۔ قبل اس کے کہ تم مجھ کو  
نہ پاسکو۔ اس لیے کہ میرے سینے میں علم خزینے موجود ہیں، لہذا سوال کرو مجھ  
سے، قبل اس کے کہ مشرق سے ایک فتنہ اُٹھے اور خو خوار کتے کی طرح اپنی ہی  
ٹانگ کو پھاڑ کھائے اور مغرب سے ایک آگ بلند ہو جو بڑی بڑی لکڑیوں کو جلا  
ڈالے اور تم جھپٹے ہی رہ جاؤ کہ ہائے وہ (صاحبِ امر) کہاں گئے، بلکہ آسمان  
کا گردشِ دن بھی لائے گی کہ تم لوگ کہو گے کہ وہ (صاحبِ امر) یا تو مر گئے  
یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے۔ اور اسی دن اس آیت کی تادیل بھی تمہارے  
سامنے آئے گی: (سورة بنی اسرائیل آیت ۶)

(ترجمہ آیت) ” پھر ہم نے تمہیں ان کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے  
اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مردگی اور تمہیں کثرتِ اولاد عطا کی “  
اور ان کے ظہور کے لیے بہت سی علامتیں ردنا ہوں گی۔ پہلی علامت  
(۳) کونے کا خندق و رمد سے حصار۔ کونے کی گلیوں میں مشکیزوں کا پھٹنا، مساجد  
کا چالینس شب معطل رہنا، ہیکل و مجسمے کا انکساث، سب بڑی مسجد کے اطراف  
مختلف جھنڈوں کا لہرانا، جس میں قاتل و مقتولین دونوں جہنمی ہوں گے، بہت  
تیزی کے ساتھ قتل اور پٹانسی کی موت ہوگی، پشت کو نہ پرستہ آدمیوں میں نفس  
زکیہ کا قتل، رکن و مقام کے درمیان ایک شخص کا ذبح کیا جانا، بت خانے میں  
ایک سفید سروالے کو قید کر کے قتل کرنا۔

(۴) اور سرخ جھنڈے کے ساتھ سفیانی کا خروج، جس کا سردار شکر بنی کا ہے

میں سے ایک شخص ہوگا اور بارہ ہزار سواروں کا ایک لشکر سفیانی کی فوج میں سے مکہ اور مدینہ روانہ ہوگا جس کا سردار نبی اُمیہ میں سے ایک شخص "حزمیہ" نامی ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانانا ہوگا اس کی آنکھ پر سخت قسم کا (آنکھ میں گہرا اور واضح قسم کا) ناخن (ناخن) ہوگا جس کے جھنڈے کو کوئی روک نہ سکے گا اور وہ مدینے میں ایک گھر میں ٹھہرے گا جس کا نام دارالابراہیم اموی ہوگا۔ پھر وہ آل محمد کے ایک شخص کی تلاش میں ایک فوج کا دستہ روانہ کرے گا اور اس کے پاس شیعوں کا ایک گروہ جمع ہو جائے گا جو اسے مکہ کی طرف پلٹا دے گا اس کا سردار بنی غطفان کا ایک شخص ہوگا۔ جب وہ سفید بیابان کے وسط میں پہنچے گا تو زمین دھنس جائیگی سب کا سب دستہ اس میں سما جائے گا سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اس کا بھی چہرہ پشت کی طرف مڑ جائے گا تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ڈریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا چہرہ موڑ کر کسی سخت سزا دی ہے۔ اور آئندہ عبرت حاصل کریں۔ اُس دن لوگوں کو اس آیت کی تاویل کا پتہ چلے گا:

ترجمہ آیت: "اور لے کاش تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہما سے وہ لے ڈلے جائیں گے۔" (سورۃ سبا آیت ۵۱)

(۵) اور (سفیانی) ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کو فوج بھیجے گا جو روحاء اور فاروق میں پڑاؤ ڈلے گا، اس میں سے ساٹھ ہزار فوجی کو فوج میں حملہ نخبیدہ میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر کے پاس خیمہ زن ہوں گے، پھر لوم زینت لوگ ان پر یلغار کریں گے اور ان لوگوں کا سردار ایک جبار عنید و سرکش ہوگا جسے کاہن و ساحر کبکریکا را جائے گا اور وہ شہر زورار سے ان پر فوج کرے گا جسکے ساتھ پانچ ہزار کاہن ہوں گے اور وہ وہاں کے پل پر ستر ہزار آدمیوں کو قتل کرے گا، تین دن تک دریا تے فرات خون سے رنگین رہے گا اس میں لاشیں مڑیں گی، کوفے سے ستر ہزار لڑکیاں قید کر کے محلوں میں بٹھا کر انھیں مقام ثویہ غری بیجا یا جاتے گا۔

(۶) پھر کوفے سے ایک لاکھ افراد نکلیں گے جن میں مشرک و منافق سب ہی ہوں گے اور وہ دمشق پہنچیں گے، انھیں روکنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہی ارم ذات العباد ہے۔ اور زمین کے مشرقی حصے سے کچھ جھنڈے آئیں گے جنکا

پھر برانہ تو سوتی ہوگا اور نہ کتان کا، نہ ریشمی۔ اس کے اوپر سید اکبر کی مہر لگی ہوگی جس کی قیادت آل محمد میں سے ایک شخص کرے گا جو مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس کے پھریرے کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی وہ خوشبو مسک (سٹک) جیسی ہوگی، اُس کے آگے آگے ایک ماہ کی مسافت تک رعب و دیدہ چلے گا اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لینے کے لیے کوفے میں نزل اجلال فرمائے گا۔ ابھی وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ خراسانی اور یامانی کا گروہ آگے

(۷) بڑھے گا اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرے گا اور جب انہیں سے ایک دیکھے گا تو کہے گا کہ اب آج کے بعد بیٹھے میں کوئی بھلائی نہیں، پروردگار! ہم لوگ توبہ کرتے ہیں۔ اور یہی وہ ابدال ہیں کہ جنکا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ذکر فرمایا ہے: (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲) کا ترجمہ:

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور پاک و پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" اور وہ آل محمدؐ کی فرد کے منتقل ہوں گے۔

(۸) پھر اہل بخران میں سے ایک شخص نکلے گا جو امام کی دعوت پر لبیک کہیگا اور وہ نصاریٰ میں سے پہلا شخص ہوگا جو لبیک کہیگا اور وہ اپنا کلیسا منہدم کر دیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اور مولیوں اور ضعفا کو لیکر نکلے گا اور علم ہدایت لے ہوئے خیمہ پہنچے گا اور مقام فاروق پر تمام دنیا کے انسانوں کا مجمع ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس دن تین لاکھ آدمی قتل ہوں گے، اور اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی: (سورۃ انبیاء آیت ۱۵)

ترجمہ آیت: "پس ان کی یہ بیکار جاری رہی، یہاں تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی (اور) بھی ہوئی رکھ بنا دیا۔" - تنوار کے ذریعے سے۔

(۹) ماہ رمضان میں صبح کے وقت مشرق سے ایک منادی ندا کرے گا، لے اہل ہدایت! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ پھر مغرب سے شام کے وقت جبکہ شفقت کی سُرخی ختم ہو جائے گی، ایک منادی ندا دے گا کہ اے اہل باطل تم سب بھی ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ اور اس کے دوسرے ہی دن ظہر کے وقت آفتاب رنگ بد لے گا، پہلے زرد ہو جائے گا، پھر سیاہ اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا جدا کرے گا اور دابۃ الارض کا ظہور ہوگا، اور روم بڑھ کر ساحل ہند تک آجائے گا، جہاں اصحاب کہف مخدو خواب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اصحاب کہف

کو مع ان کے کتے کے مبعوث فرمائے گا جنہیں سے ایک مرد کا نام ملیجا اور دوسرے کا نام خضلاہا ہے۔ اور یہ دونوں امام قائم علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کر لیں گے اور ان کے گواہ بنیں گے۔“ (العدد)

### علامہ ظہور برایت سلمان فارسی

(۱۶۸)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ تنہا تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کی اولاد میں سے امام قائم کب تشریف لائیں گے؟ یہ سن کر آپ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: ”لایظہر القائم حتی یکون امورا الصبیان، ویضیع حقوق الریحین، ویبتغی بالقران، فاذا قتلت ملوک بنی العباس اولی العمی والالتباس، اصحاب الریح عن الاقواس بوجہ کالتراس، وخریت البصرة، هنالك یقوم القائم من ولد الحسین علیہ السلام“ (العدد)

ترجمہ ”وہ اس وقت ظہور کریں گے جب بچوں کی حکمرانی ہونے لگے اور حقوق اللہ کو ضائع کیا جائے گا، اور قرآن کو گانے کے طور پر پڑھا جائے گا، جب سلاطین بنی عباس کو قتل کیا جائے لگے گا، بصرہ برباد ہوگا، اس وقت امام، حسین کی اولاد میں سے امام قائم کا ظہور ہوگا۔“

### بہت سی علامات ظاہر ہو چکیں

(۱۶۹)

کتاب العدد میں مرقوم ہے کہ:

”قد ظہر من العلامات عدۃ کثیرة مثل: خراب حائط مسجد الکوفة، وقتل اهل مصر امیرهم، وزوال ملک بنی العباس علی ید رجل خرج علیہم من حیث بدوا ملکهم وموت صبد اللہ آخر ملوک بنی العباس، وخراب الشامات، ومسلما الجسوم سالی الکرخ ببغداد، کل ذلك فی مدة يسيرة وانشقاق الفرات وسمیل المساء انشاء اللہ الی ازقة الکوفة.“

ترجمہ روایت: ”امام قائم کے ظہور کی جو علامات بتائی گئی ہیں اکثر ظاہر ہو چکی ہیں، مثلاً مسجد کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا۔ بنی عباس کی حکومت کا ایک ایسے شخص کے ہاتھوں زوال جس نے ان کے اوپر یورش کی اور ان کی حکومت کو ختم ہی کر دیا، اور بنی عباس کے آخری بادشاہ کی موت اور شام کے علاقوں کی تباہی، محلہ کرخ (کوفہ) سے متصل جسر بغداد کا بڑھنا۔ یہ سب مختصر سی مرتب ہی میں ظہور پذیر ہو گیا اور دہائیے فرات میں انشقاق ہو چکا ہے انشاء اللہ اس کا پانی کونے کی گلیوں میں بھی جا پہنچے گا۔“

### خروج یمانی وسفیانی

(۱۷۰)

حسین بن ابراہیم ترمذی نے محمد بن وہبان سے، انھوں نے احمد بن ابراہیم سے، انھوں نے حسن بن علی زعفرانی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سفیانی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

”أما الرجال فتواری وجوهما عنه وأما النساء فليس عليهن بأس.“ (امالی شیخ)

”اس وقت مرد تو روپوش ہو جائیں گے اور عورتوں کو کوئی گزند نہ پہنچے گا۔“

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ بھی روایت ہے کہ جب طالب حجت نے خروج کیا تو حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ امید ہے کہ یہ یمانی ہو آپ نے فرمایا: ”لا، الیمانی یتوالی علینا، وهذا یدرأ منه“ (نہیں، یمانی تو حضرت علی سے تولا رکھتا ہوگا اور یہ ان کا دشمن اور تبرا رکھتا ہے)

اور ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

”الیمانی والسفیانی کفر سنی رھان“

(یمانی اور سفیانی کا خروج گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہی ہوگا۔)

## دجال کو سولی دی جاتے گی

(۱۴۱)

شیخ احمد بن محمد کتاب المہذب وغیرہ میں ان ہی اسناد کے ساتھ معلیٰ بن خنیس سے روایت کی ہے کہ معلیٰ بن خنیس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال: "یوم التیروز هو الیوم الذی یظہر فیہ قائمنا اهل البیت وولایة الامر، ویظفرہ اللہ تعالیٰ بالسدّ جال فیصلبہ علی کناسۃ الکوفۃ"

ترجمہ "آپ نے فرمایا: یوم نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہل بیت کے قائم و ولی امر ظہور کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں دجال پر توجہ و ظفر عطا فرمائے گا اور وہ دجال کو کناسہ کوفہ میں سولی پر لٹکائیں گے"

## ملا و اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا حدیث معراج میں انکشاف امر

(۱۴۲)

کتاب المحتضر میں حسن بن سیمان نے شیخ صالح ابو محمد حسن کی کتاب المعراج کے حوالے سے نقل کیا ہے ان ہی کی اسناد کے ساتھ صدوق سے، انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سہیل سے، انہوں نے محمد بن آدم نسائی سے، انہوں نے اپنے والد آدم بن ابویاس سے، انہوں نے مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے وہب بن منبہ سے مرفوعاً اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انہ لما عرج بی ربی جلّ جلالہ، اتانی النداء: یا محمد! قلت: لبتک رب العظمتہ لبتک، فأوحی الیّ: یا محمد! فیم اختصم الملاء الاعلیٰ؟"

قلت: الیّ! لا علم لی۔ فقال لی: یا محمد! هل اتخذت من الادمیین وزیراً و أخاً و وصیاً من بعدک؟ قلت: الیّ! ومن اتخذ؟ فخیّرانت لی یا الیّ! فأوحی الیّ: یا محمد! قد اخترت لك من الادمیین علی بن ابیطالب قلت: الیّ! ابن عقی؟ فأوحی الیّ: یا محمد! ان علیاً وارثک

و وارث العلم من بعدک و صاحب لوائک لواء الحمد یوم القیامۃ و صاحب حوضک، یسقی من ورد علیہ من مومنی امتک۔  
ثُمَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنِّي قَدْ آتَمْتُ عَلَى نَفْسِي تَسَاحُطًا لَا يَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْحَوْضِ مَبْغُضٌ لَكَ وَلَا أَهْلُ بَيْتِكَ وَذُرِّيَّتِكَ الطَّيِّبِينَ، حَقًّا (حَقًّا) أَقُولُ يَا مُحَمَّدُ! لَا دَخَلَ الْجَنَّةَ جَمِيعَ أُمَّتِكَ إِلَّا مِنْ أَلِيٍّ۔  
(۲)

قلت: الیّ! واحد یا بی دخول الجنّة؟ فأوحی الیّ: بلی یا بی۔

قلت: وکیف یا بی؟

فأوحی الیّ: یا محمد! اخترتک من خلقی و اخترتک وصیاً من بعدک و جعلتہ منک بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوت بعدک و القیت محبته فی قلبک و جعلتہ أباً لولدک فحقه بعدک علی امتک کحقتک علیہم فی حیاتک فمن جحد حقّه جحد حقک و من ألیّ أن یوالیه فقد ألیّ أن یدخل الجنّة۔

فخررت لله عزّوجلّ ساجداً شاکراً لما أنعم علیّ فاذا منادینادی، یا محمد! ارفع رأسک، سلنی أعطک فقلت: الیّ! أجمع امتی من بعدی علی ولایة علی بن ابیطالب لیردوا علیّ جمیعاً حوضی یوم القیامۃ۔  
(۳)

فأوحی الیّ: یا محمد! (فی قد قضیت فی عبادی ان اخلقهم و قضائی ما من فیهم لا ھلک بہ من أشاء و اھدی بہ من أشاء و قد اتیتہ علیک من بعدک و جعلتہ وزیرک و خلیفتک من بعدک علی اھلک و امتک عزیزة منی: لا یدخل الجنّة من أبغضہ و عاداه و أنکر ولایتہ من بعدک فمن أبغضہ أبغضک و من أبغضک أبغضنی و من عاداه فقد عاداک و من عاداک فقد عادانی، و من أحبہ فقد أحبک و من



أحبك فقد أحبني -

(۶) وقد جعلت (له) هذه الفضيلة واعطيتك أن  
أخرج من صلبه أحد عش مہدیاً کلہم من ذریتک  
من البکر البتول، آخر رجل منہم یصلی خلفہ عیسی  
ابن مریم، یملاً الارض عدلاً کما ملئت جوراً وظلماً  
أنجی بہ من السلکة واهدی بہ من الضلالة وأبری  
بہ الاعمی وارشفی بہ المریض -

(۷) قلت: الہی! فمتی یکون ذلک؟  
فأوحی الیّ عز وجل: یکون ذلک اذا رفع العلم وظهر الجہل وکثر  
البقراء وقئل العمل وکثر القتل (القتل) وقئل الفقہاء  
الریادون وکثر فقہاء الضلالة الخونة وکثر الشعراء -  
وانتخذ امتک قبورہم مساجد وحذیت المصاحف  
(۸) وزخرفت المساجد وکثر الجور والفساد وظهر المنکر وأمر امتک  
بہ ونہوا عن المعروف واکتفی الرجال بالرجال والنساء  
بالنساء وصارت الامراء کفرة واولیاء کفرة فجرة واعوانہم  
ظلمة وذوو الرأی منہم فسقة -

(۹) وعند (ذالک) ثلاثة خسون، خسف بالمشرق وخسف  
بالمغرب، وخسف بجزیرة العرب وخراب البصرة علی یدی  
رجل من ذریتک یتبعہ الزنوج وخرج ولد من ولد  
الحسن بن علیؑ وظهر السدجال ینخرج بالمشرق من  
سجستان، وظهر السفیانی -

(۱۰) قلت: الہی! وما یکون بعدی من الفتن؟  
فأوحی الیّ: وأخبرنی ببلاء بنی أمیة وفتنة ولد عمی  
وما هو کائن الی یوم القیامة، فأوصیت بذالک ابن عمی  
حین ہیبت الی الارض وادیت الرسالة فلیلہ الحمد  
علی ذالک کما حمده النبیین وکما حمده کل  
شیء قبلی وما هو خالفہ الی یوم القیامة -

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ حدیث معراج)

” جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو آواز آئی تو میں نے عرض کیا:  
حاضر ہوں تیری بارگاہ میں لے صاحبِ عظمت پروردگار! میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے  
میرے طرف سے ارشاد فرمایا: لے محمدؐ! تمہیں معلوم ہے کہ ملاء اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا تھا؟  
میں نے عرض کیا: پروردگار! مجھے تو اس کا علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لے محمدؐ! کیا آدمیوں میں سے اپنا کوئی وزیر، اور بھائی اور  
اپنا وصی بھی منتخب و مقرر کیا ہے؟ اپنے بعد کے لیے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! اور لے میرے معبود! میں کس کو منتخب کروں؟  
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمدؐ! میں نے علی بن ابی طالب کو آدمیوں میں سے تمہارے  
لیے منتخب کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! کیا میرے چچا زاد (بھائی) کو؟  
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمدؐ! بلاشبہ تمہارے بعد علی ہی تمہارا وارث اور تمہارے  
علم کا وارث اور قیامت کے دن تمہارا حامل نواہ یعنی نواہِ حمر کا اٹھانے  
(اور بلند کرنے) والا، اور تمہارے حوض (کوثر) کا ساتی ہوگا۔ تمہاری امت  
میں سے جو محمدؐ پر ایمان لانے والا وہاں وارد ہوگا وہ (علی) اُسے آبِ کوثر سے  
سیراب کرے گا۔

اور یہ بھی وحی کی گئی: (لے محمدؐ) میں نے اپنے نفس و ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو بھی تمہارا  
(۲) دشمن، تمہارے اہل بیت کا دشمن اور تمہاری پاکیزہ ذریت کا دشمن ہوگا، وہ  
اس حوض (کوثر) سے پانی نہیں پیے گا۔ اور لے محمدؐ! میں سچ ہی کہتا  
ہوں کہ تمہاری ساری امت کو داخل جنت کر دیں گا سوائے ان لوگوں کے جو  
جنت میں داخل ہونے سے انکار کریں گے۔

(۳) میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! بھلا کوئی جنت میں جانے سے بھی انکار کرے گا؟  
وحی کی گئی میری طرف: ہاں ہاں انکار کرے گا۔

میں نے عرض کیا: کوئی کیسے انکار کرے گا؟

میری طرف وحی آئی: لے محمدؐ! میں نے اپنے تمام بندوں اور مخلوق میں تم کو منتخب کیا اور  
تمہارے بعد کے لیے تمہارا ایک بھی منتخب فرمایا ہے اور اس کو  
تم سے وہی نسبت و منزلت عطا فرمائی جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ سوائے اسکے

کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میں نے اس کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی  
تمہارے فرزندوں کا اسے والد بنایا، پس تمہارے بعد تمہاری امت پر اس کو  
وہی حق حاصل ہوگا جو تمہیں اپنی زندگی میں ان لوگوں کے اوپر حاصل ہے۔ اب  
جو اُس کے حق سے انکار کرے گا، اُس نے گویا تمہارے حق سے انکار کیا جس نے  
اُس کی ولایت سے انکار کیا گویا اُس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔

(۴) یہ سنکر میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے فوراً سرسجدے میں رکھ دیا  
کہ اللہ کا یہ بہت بڑا کرم ہے۔ اتنے میں ایک مُنادی نے ندا دی کہ لے تمہارا اپنے  
سر کو سجدے سے اٹھا لو۔ تم مجھ سے جو مانگو گے میں عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! میری ساری امت کو علی بن ابی طالب کی ولایت متحد کر دے  
تاکہ یہ سب کے سب قیامت کے دن میرے پاس میرے حوضِ کوثر پر  
وارد ہوں۔

(۵) پس وحی کی گئی میری طرف: اے محمد! میں نے اپنے بندوں کے لیے ان کو پیدا کرنے  
سے قبل ہی فیصلہ کر لیا ہے اور یہ فیصلہ ان میں نافذ ہو کر رہے گا کہ میں جس کو  
چاہوں گا اس (علی) کی وجہ سے ہلاک کروں گا اور جسے چاہوں گا اس کی وجہ سے  
ہدایت دوں گا۔ اور میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اس کو عطا فرما دیا ہے اور  
اس کو تمہارا وزیر بنایا ہے، تمہارے بعد تمہارے اہل اور تمہاری امت پر  
اس کو تمہارا خلیفہ مقرر فرما دیا ہے۔ اور میں نے طے کر لیا ہے کہ جو اسے بغض  
اور دشمنی رکھے گا اور اس کی ولایت سے انکار کرے گا وہ جنت میں ہرگز نہ جائیگا  
اور یہ سمجھ لو کہ: جس شخص نے اس (علی) سے عداوت کی اُس نے گویا تم سے عداوت کی، اور  
جس نے تم سے عداوت کی، گویا اُس نے مجھ سے عداوت کی۔ اور جس نے  
اُس سے محبت کی اُس نے تم سے محبت کی، اور جس نے تم سے محبت کی اُس نے  
مجھ سے محبت کی۔

(۶) اور میں نے اُس (علی) کے لیے یہ فضیلت بھی قرار دی ہے، اور یہ کہ  
اُس کے صلب سے آگیا رہ جہدی پیدا کروں گا۔ اور یہ سب کے سب تمہاری  
ذریعت اور بتوں کی اولاد میں سے ہوں گے جن میں آخری جہدی وہ ہوگا جس کے  
پچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح  
بھردے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں اُس کے ذریعے سے

لوگوں کو ہلاکت سے نجات دوں گا اور گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا، اور اس  
کے ذریعے سے انہوں کو آنکھیں اور سیاروں کو شفا بخشوں گا۔  
میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! یہ کب ہوگا؟

پس میری طرف وحی آئی کہ یہ اُس وقت ہوگا جب علم دنیا سے اٹھ جائے گا، جہل چھا جائیگا  
قاریوں کی کثرت ہوگی، عمل کم ہوگا، قتل زیادہ ہوگا، ہدایت کرنے والے فقہاء  
کم اور گمراہ اور خیانت کرنے والے فقہاء کی کثرت ہوگی اور شعراء کی زیادتی  
ہوگی۔

(۸) (یہ اُس وقت ہوگا جب) تمہاری امت قبروں کے اوپر مساجد تعمیر کرے گی  
مصاحف (قرآن مجید) آراستہ ہوں گے، مسجدوں کی زینت و آرائش ہوگی  
ظلم و فساد کی بہتات اور گناہ علانیہ کیے جائیں گے اور تمہاری امت کو برائی  
اور گناہ کا حکم دیا جائے گا اور انہیں نیکیوں سے روکا جائے گا، مرد پر مرد اکتفا  
کریں گے اور عورت، عورت پر اکتفا کرے گی۔ امر اور حکام کافر ہوں گے  
اور ان کے حوالی و موالی فاجر ہوں گے اور ان کے اعوان و انصار ظالم ہوں گے  
اور ان کے مشیر فاسق ہوں گے۔

(۹) اس وقت تین مقامات کی زمین دھنس جائے گی۔ ایک مشرق کی طرف  
اور دوسری مغرب میں اور تیسری جزیرۃ العرب میں۔ اور تمہاری ذریعت میں  
سے ایک شخص کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا، جس کی پیروی زونج کریں گے اور  
اولادِ حسن میں سے ایک شخص ظہور کریگا، اور رجال ظاہر ہوگا جو مشرق کی  
جانب سبستان سے نکلے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

(۱۰) میں نے عرض کیا: میرے معبود! میرے بعد کیا فتنے رونما ہوں؟  
پس مجھ پر وحی ہوئی، اور مجھے بنی امیہ کی آفت اور میرے چچا (عباس) کی اولاد  
کے فتنے کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت تک ہونے والے واقعات  
کے متعلق بھی بتایا گیا۔ انحضرت میں مزاج سے زمین پر واپس آیا تو میں نے اپنے  
ابن عم (حضرت علیؓ) کو اس کی وصیت و ہدایت کی اور اللہ کا پیغام ان تک پہنچایا  
میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح انبیاء و ماسلف نے اس کی حمد کی ہے  
جس طرح مجھ نے قبل لوگ اس کی حمد کر چکے ہیں اور جس طرح وہ تمام چیزیں جو قیامت تک  
پیدا ہونے والی اُس کی حمد و تعریف کریں گی۔

حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے ارشاد فرمایا:  
 "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَقْرَبُ فِيهِ إِلَّا الْبَاحِلُ وَلَا  
 يَطْرُقُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ وَلَا يَضَعُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصَفُ  
 يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غَرْمًا وَصَلَةَ الرَّحْمِ مَتَا  
 الْعِبَادَةُ اسْتِطَالَةَ عَلَى النَّاسِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ  
 السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ الْأَمَاءِ وَإِمَارَةُ الصُّبْيَانِ وَتَدْبِيرُ  
 الْخَصِيَانِ" (بج البلاغ)

ترجمہ " لوگوں پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ جس میں چغلیخورد مقرب ہوگا، فاجر کو ہرشیار اور زریک سمجھا جائے گا، انصاف پسند کو کمزور کہا جائے گا صدقہ دینے کو نقصان میں شمار کیا جائے گا، اعزاز کے حقوق کی ادائیگی کو احسان سمجھا جائے گا، عبادت لوگوں پر گراں (ناگوار) ہوگی، اس وقت حکومت کینروں کے مشوروں سے ہوگی، بچے امیر اور حاکم ہوں گے، خواجہ سرا (نامرد) انتظام حکومت سنبھالیں گے۔ " (بج البلاغ)

# بَحَارُ الْأَخْوَارِ



## بَابُ ۲۱

بِسْتِ وَشْتَمِ



حَالَاتِ يَوْمِ ظَهْرٍ

# باب ۲۶

## حالاتِ یومِ ظہور

### ① ظہور جمعہ کے دن ہوگا

آبی نے سعد سے، سعد نے ابنِ زبیر، انھوں نے ابنِ ابوعبیر سے اور انھوں نے متعدد لوگوں سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "بیخرج قائلنا اهل البيت يوم الجمعة الخبز" "ہم اہل بیت کا قاتم جمعہ کے دن ظہور و خروج کریگا" (الغمال)

### ② سب پہلے حضرت جبریل بیعت کریں گے

آبی نے محمد عطار سے، انھوں نے اشعری، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے ابنِ سنان سے، انھوں نے ابوسعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعین سے اور بکیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر الاسود اور اس رکن کے متعلق جن میں حجر الاسود لکھا ہوا ہے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ومن ذلك التوكت يهبط الطير على القائم عليه السلام

فاول من يبايعه ذلك الطير، وهو والله جبريل والى

ذلك المقام يسند ظهره، وهو الحجة والدليل على

القائم، وهو الشاهد لمن وافى ذلك المكان تمام الخبز

ترجمہ " اور اسی رکن سے ایک طائر امام قائم علیہ السلام کے پاس اترے گا اور وہ

طائر سب سے پہلے ان کی بیعت کرے گا اور وہ طائر خدا کی قسم حضرت جبریلؑ

ہوں گے اور امام قائمؑ اپنی پشت کو ٹیک لگاتے ہوئے کھڑے ہوں گے

اور یہ امام قائمؑ کی حجت و دلیل ہے اور جو شخص اس کے پاس جائے گا

وہ آگ کے سامنے امام قائمؑ کی گواہی دے گا۔ "

(علل الشرائع)

## ③ امامِ عصر کی رعایا نہ ہوں گے

حنان بن سدر نے اپنے والد سدر بن حکیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسعید عقیبی سے اور انھوں نے حضرت امام حسن بن علی (علیہما السلام) سے روایت کی ہے کہ:

آپ نے فرمایا: "ما منا احد الا ويقع في عنقه بيعه لطاغية زمانه الا

القائم الذي يصلي خلفه روح الله عيسى بن مريم فان

الله عز وجل يخفي ولادته ويغيب شخصه لئلا يكون

لاحد في عنقه بيعة اذا خرج، ذلك التاسع من ولد

اخى الحسين ابن سيده الاماء بطيل الله عمره في غيبته

ثم يظهره بقدرته في صورة شاب ذواربعين سنة

ذلك ليعلم ان الله على كل شئ قدير" (الاحتجاج)

ترجمہ: "ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے زمانے کے کسی ظالم کے تحت حکومت

نہ ہو، سوائے اس امام قائم کے جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریم نماز

پڑھیں گے۔ اللہ برتر و بزرگ اسی لیے ان کی ولادت اور ان کی ذات کو

غائب رکھے گا، تاکہ وہ کسی کے زیر حکومت نہ رہیں۔ یہ میرے بھائی حسین

کی اولاد میں سے نوین پشت میں ہوں گے اور ایک کینز (سیدۃ الاماؤ) کے

بطن سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیبت میں ان کی عمر کو طویل کرے گا

اور جب وہ ظہور کریں گے تو دیکھنے میں معلوم ہوگا کہ یہ چالیس سال کے جوان

ہیں۔ یہ اس لیے کجاں لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ہر شے پر قادر ہے۔"

(احتجاج)

### حمر عسقی کی تفسیر، اس میں

### ④ سنِ امام قائمؑ پوشیدہ ہے

احمد بن علی اور احمد بن ادریس دونوں

نے محمد بن احمد علوی سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے سلیمان

بن ساعد سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے، انھوں نے یحییٰ بن میسرہ نخعی سے اور انھوں

نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ان جناب

کو فرماتے ہوئے سنا: " (يقول ۴) (حمر) عسقی عدد اذ سننى القائم،

و "ق" جبل محیط بال دنیا من زمرد أخضر و خضرة  
السماء من ذلك الجبل و علم كل شیء فی "عسق"  
ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "حطّ عسق" امام قائم علیہ السلام کے سن کے اعداد ہیں  
اور "ق" ایک پہاڑ ہے جو زمرد سبز کا ہے جو ساری دنیا کو گھیر کھوٹے  
ہے اور آسمان پر سبزی درحقیقت اسی پہاڑ کا عکس ہے۔ اور ہر شے کا  
علم "عسق" میں مضمر ہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵ امام عصر بوقت ظہور جوان ہوں گے

ابن سعد نے ازدی سے روایت کی ہے اور ازدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور  
ابولصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ عبدالعزیز  
بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: مولا!

"آنت صاحبنا؟"

فقال: (فی لصاحبکم)؛

ثم: اخذ جلدۃ عضدہ فمدّها:

فقال: آنا شیخو کبیر و صاحبکم شابٌ حدث

ترجمہ: "کیا آپ ہمارے صاحب الامر ہیں؟"

فرمایا: میں تمہارا امام ہوں۔

پھر: آپ نے اپنے بازو کی جلد کپڑی اور لے کھینچ کر فرمایا:

دیکھو "میں بہت بوڑھا ہوں (چھریاں پڑی ہوئی ہیں) اور تمہارا صاحب الامر

(قرب الاسناد)

تو جوان ہوگا۔"

### ۶ امام عصر کی حکومت چالیس سال رہے گی

زید بن وہب جبینی نے حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) سے

اور آپ نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے:

قال: "یبعث الله رجلاً فی آخر الزمان وکلب من الدهر ورجل من الناس

یؤیدہ الله مملکة وینصرہ بایاتہ

ویظہرہ علی الارض حتی یدینوا طوعاً او کرہاً مملکة الارض

عدلاً و قسطاً و نورا و برهاناً یدین له عرض البلاد و طولها  
لا یبقی کافر الا امن و لا طاح الا صلح و تصطلح فی ملکہ  
السباع، و تخرج الارض نباتها و تنزل السماء برکاتها و  
تظہر له الكنوز یملک ما بین الخافقین اربعین عاماً  
فطوبی لمن أدرك آیامہ و سمع کلامہ۔" (کتاب الاحتجاج)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو مرکز زمانہ  
اور لوگوں میں غیر معرور ہو جس کی تائید و نصرت اللہ اپنے فرشتوں سے کریگا  
اس کے انصار و مددگاروں کی حفاظت کرے گا، اپنی آیات و نشانیوں سے  
اس کی مدد کرے گا اور وہ ساری روئے زمین پر غالب آئے گا، لوگ بخوشی  
یا مجبوراً بہر حال دین کو قبول کریں گے، وہ زمین کو عدل و داد سے، نور و برہان  
سے بھر دیگا، کوئی کافر بغیر ایمان لائے، اور بد اطوار بغیر اصلاح قبول کیے  
ہوئے نہ رہے گا۔ اس کی حکومت میں درندے بھی درست ہو جائیں گے اور  
زمین اپنی ساری نباتات اُگا دے گی، آسمان سے برکتیں نازل ہوں گی، زمین  
کے اندر مدفون خزانے اُس پر ظاہر ہو جائیں گے اور ساری دنیا پر چالیس سال  
تک حکومت کرے گا، خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اُس کے دورِ حکومت کو  
پائے اور اُس کے کلام کو سنے۔" (کتاب الاحتجاج)

### ۷ صرف ایک شب میں اقدار قائم ہوگا

محمد بن ابراہیم بن اسحاق نے حسین بن ابراہیم بن عبد اللہ بن منصور سے انھوں نے

محمد بن یارون ہاشمی سے، انھوں نے احمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے احمد سلیمان، دہادی سے، انھوں نے

معاویہ بن ہشام سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد ابن حنیفہ سے، انھوں نے اپنے والد محمد سے انھوں

نے اپنے والد بزرگوار حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"المہدی حج منّا اھل البیت یصلہ اللہ لہ امرہ فی لیلۃ"

ترجمہ: "مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا اللہ ایک ہی شب میں اس کا اقدار اور

اسکی حکومت قائم کر دے گا۔"

(کمال الدین)

## ۸ امام زمانہ کا بوقت ظہور ارشاد ہوگا

طالقانی نے (ابن ہمام) سے، انھوں نے جعفر بن مالک سے، انھوں نے حسن ابن محمد بن سماع سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” اذ اقام الله القائم قال: ” ففقرت منكم لما خفتكم فوهب لي ربي حكما وجعلني من المرسلين “ (الشعر آیت ۲۱)

ترجمہ روایت ” جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو (حضرت موسیٰ کی طرح) یہ کہیں گے ” ترجمہ آیت ” پس میں تم میں سے راہ فرار اختیار کر گیا، جب میں تم سے خوفزدہ ہو گیا تھا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا۔“

(اکمال الدین)

## ۹ آپ کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

ابی اور ابن ولید نے سعد اور حمیری اور احمد بن ادریس نے ابن سب نے ابن عیسیٰ و ابوالہی خطاب و محمد بن عبد الجبار اور عبد اللہ بن عامر سے، ان سب نے ابن ابو نجران سے، انھوں نے محمد بن مساور سے، انھوں نے مفضل بن عمر جعفی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ” اياكم والتنويه اما والله ليغيبت امامكم سنيانا من دهركم وليمحص حتى يقال مات او هلك يا حي وادسلك ولتد معن عليه عيون المؤمنين ولتكفات كما تكفا السفن في امواج البحر فلا يخو الا من اخذ الله ميثاقه وكتب في قلبه الايمان وايداه بروج منه ولترفعن اثنتا عشرة راية مشبهة لا يدري اى من اى“

قال: فبكيك:

فقال لي: ما يبكيك يا ابا عبد الله؟

فقلت: وكيف لا أبكي وانت تقول ترفع اثنتا عشرة راية مشبهة

لا يدري اى من اى؟ فبكيك تصنع؟

قال: فنظر الى شمس داخلية في الصفة فقال: يا ابا عبد الله ترى هذه الشمس؟ قلت: نعم.

قال: . والله لا امرنا ابي من هذه الشمس“

ترجمہ: فرمایا ” دیکھو! اس بات کو مشہور نہ کرنا۔ خدا کی قسم تمہارا امام قائم ۴ برسوں تک غیب کے پردے میں پوشیدہ رہے گا، اور اتنی طویل مدت تک غائب رہے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے، ”وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے“ مومنین کی آنکھوں سے ان کے لیے آنسو جاری ہوں گے اور وہ ایسے تھپڑے کھائیں گے جیسے کوئی کشتی سمندر میں تھپڑے کھاتی ہے۔ اس (دور) میں بس وہی شخص (اپنا ایمان) سلامت رکھے گا جس سے روز ازل اللہ نے عہد و پیمانہ لے لیا ہے اور اس کے دل پر ایمان نقش کرو یا ہے۔ اور روح الامیان سے اس کی مدد کی ہے، ان کے ظہور کے وقت بارہ جھنڈے لہراتے ہو گئے اور یہ پتہ بھی نہ چلے گا کہ حق کا جھنڈا کونسا ہے اور باطل کا کونسا جھنڈا ہے، لوگ اشتباہ میں پڑ جائیں گے۔

ادوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں رونے لگا۔

یہ نے دریافت کیا: کیوں گریہ کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: کیونکہ نہ گریہ کروں جب کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ بارہ جھنڈے بلند ہوں گے جو

مشتبہ حالت میں ہوں گے پتہ نہ چلے گا کہ کونسا جھنڈا کس کا ہے۔ یہ صورت ہوگی

تو اس وقت ہم لوگ کیا کریں گے۔؟

سنکر آپ نے روشندان سے آفتاب کو دیکھا

پھر فرمایا: اے ابا عبد اللہ! تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو نا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: امام قائم ۴ بجھا، اس سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔ (اس میں

پریشانی کی کیا بات ہے) (اکمال الدین)

غیبتہ نعمانی میں بھی ابن ابی نجران نے محمد بن عیسیٰ و عبد اللہ بن عامر

و ابن ابو خطاب کے حوالے سے اور ان سب نے حمیری و جعفر بن محمد بن مالک

نے محمد بن ہمام کے حوالے سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

عینیہ طوسی میں احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے  
 انھوں نے ابن ابی بجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔  
 (محمد یعقوب) کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے  
 عبدالکریم سے اور انھوں نے ابن ابی بجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبہ لغاتی)

### ① درحقیقت ہر امام قائم بامر اللہ ہے

سنائی نے اسدی سے، انھوں نے سہل سے، اور سہل نے عبدالعظیم حسنی سے  
 روایت کی ہے کہ عبدالعظیم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمد تقی بن حضرت علی بن موسیٰ،  
 سے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ اہل بیت محمد میں سے آپ ہی وہ امام قائم ہوں گے جو زمین کو عدل و  
 دلس سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی؟

فقال: "يا ابا القاسم! ما متنا إلا قائم بامر الله عز وجل وهاذا إلى دينه  
 ولكن القائل الذي يطمع الله به الأرض من أهل الكفر والجد  
 ويملاها عدلاً وقسطاً هو الذي يخفي على الناس ولادته ويغيب  
 عنهم شخصه ويحرم عليهم تسميته وهو ستي رسول الله  
 وكنيته وهو الذي تطوى له الأرض ويذل له كل صعب  
 يجتمع إليه أصحابه عدّة أهل بدر ثلاثة عشر رجلاً من  
 اقاصي الأرض وذلك قول الله عز وجل:

• آیت "وَإِنَّمَا تَكُونُوا آيَاتٍ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ البقرہ آیت ۱۷۷)

فاذا اجتمعت له هذه العدة من أهل الاخلاص اظهر  
 أمره، فاذا اكمل له العقد وهو عشرة الاف رجل خرج  
 باذن الله عز وجل، فلا يزال يقتل اعداء الله حتى يرضى  
 الله عز وجل۔

قال عبدالعظیم: فقلت له: يا سيدي! وكيف يعلم ان الله قد رضى؟  
 قال: يلقى في قلبه الرحمة فاذا دخل المدينة اخرج اللات و  
 العزى فأحرقهما۔

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے تو ہر امام قائم بامر اللہ ہے اور

اُس کے دین کی طرف ہدایت کرنے والا ہے لیکن وہ امام قائم جو زمین کو اہل کفر  
 اور منکرین سے پاک کرنے کا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا، وہ ہوگا جسکی  
 ولادت اور ذات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور جس کا نام لینا بھی  
 حرام ہوگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمنام ہوگا اور ہم کنیت ہوگا  
 وہی وہ ہوگا جس کے لیے زمین سے ملے گی، ہر سختی اُس کے لیے آسان ہوگی، زمین کے  
 دور دراز خطوں سے اس کے اصحاب جنکی تعداد اصحاب بدر کے برابرین سوتیرہ  
 ہوگی اُس کے پاس حج ہوں گے۔ اسی کے لیے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو (گے) اللہ تم سب کو حج کر کے لے آئے گا

بیشک اللہ ہر شے کے اوپر قادر ہے" (البقرہ ۱۲۸)

جب آپ کے یہ سارے اصحاب حج ہو جائیں گے تو آپ اپنی حکومت کا اعلان

فرمائیں گے اور جب دس ہزار آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے تب آپ

اللہ کے حکم سے فرج فرمائیں گے اور دشمنان خدا کو قتل کرنا شروع کریں گے اور اتنا قتل کریں گے کہ

اللہ عزوجل راضی ہو جائے گا۔"

عبدالعظیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! انھیں (امام قائم) کو یہ کیسے علم

ہو جائے گا کہ اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ پہنچیں گے

تو لات و عزری (بتوں) کو نکال کر جلا ڈالیں گے۔" (اکمال الدین)

کتاب الاجتہاد میں بھی عبدالعظیم کی یہی روایت مرقوم ہے۔

### ① "فَاذْ انْقُرْ فِي النَّاقُورِ" کی تفسیر

ایک جماعت رواۃ نے ابو مفضل سے، انھوں نے محمد حمیری سے، انھوں نے اپنے والد سے

انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبداللہ بن قاسم سے،

انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت

ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جابر کی تفسیر سے متعلق دریافت کیا:

فقال: "لا تحدّث به السفله فيذيعونه أمّا تقرأ كتاب الله

"فَاذْ انْقُرْ فِي النَّاقُورِ" (سورہ بقرہ آیت ۸)

إِنَّ مَنَا إِمَامًا مُسْتَتْرًا فَاذْ ارَادَ اللَّهُ اظْهَارًا مَرَّةً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ

نکتہ فظہر فقام بأمر اللہ - (غیبہ طوسی)

ترجمہ روایت: ”سفلوں اور پشت ذہنیت والوں سے ان کی تفسیر بیان نہ کرنا، ورنہ وہ اس کو شہرہ کر دیں گے۔ کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے:

ترجمہ آیت: ”پس جب صور میں پھونکا جائے گا۔“ (مذکر آیت ۸)

بلاشبہ ہم میں سے ایک امام پوشیدہ و مستور ہوگا اور جب اللہ کا ارادہ ہوگا کہ اپنے امر کو ظاہر کرے تو ان کے دل میں یہ بات ڈال دے گا پس وہ ظاہر ہوں گے اور اللہ کے حکم سے قیام کریں گے۔ (کھڑے ہوں گے) (غیبہ طوسی)

★ رجال کشتی میں بھی آدم بن محمد بلخی نے علی بن حسن بن ہارون دقاق سے، انھوں نے علی بن احمد سے، انھوں نے احمد بن علی بن سلیمان سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے علی بن حسان سے اور انھوں نے مفضل سے یہی روایت بیان کی ہے جو مرقوم ہے۔ (رجال کشتی)

۱۲) ”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ...“ کی شان نزول

محمد بن عباس نے عبد اللہ بن اسد سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے انھوں نے احمد بن معمر اسدی سے، انھوں نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے کلبی سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے ابن عباس سے اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خَضِعِينَ“ (شورہ الشعراء آیت ۴)

کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا:

قال: ”هذه نزلت فينا وفي بني أمية؛ تكون لنا دولة تذلُّ

أعناقهم لنا بعد صعوبة وهو ان بعد عزِّ“

انھوں نے کہا: ”یہ آیت ہم لوگوں کے متعلق اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ہمارے خاندان کو اقتدار حاصل ہوگا اور بنی امیہ کی گردنیں دلت کے ساتھ جھک جائیں گی۔“

ترجمہ آیت: ”اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت (معجزہ) نازل کر دیں جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں“ (شورہ ۴)

۱۳) آیت: ”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ...“ کی شان نزول

محمد بن عباس نے احمد بن حسن بن علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے حنان بن سدير سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ان جناب کے اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خَضِعِينَ“ (شعراء آیت ۴)

کے متعلق دریافت کیا

قال: ”نزلت في قائلهم محمد صلى الله عليه وآله وسلم ينادي باسمه  
من السماء“

ترجمہ ”یہ آیت حضرت قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ان کے نام کا آسمان سے اعلان ہوگا۔“ (کنز العمال الفوائد)

۱۴) آیت: ”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ...“ کی شان نزول

محمد بن عباس نے حسین بن احمد سے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے یونس سے انھوں نے صفوان سے، انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے معنی بن خنيس سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد ہے کہ:

قال: ”انتظروا الفرج في ثلاث“

قيل: وما هي؟

قال: ”اختلاف اهل الشام بينهم، والرايات السود من خراسان  
والفرعة في شهر رمضان“

قيل له: وما الفرعة في شهر رمضان؟

قال: ”أما سمعتم قول الله عزوجل في القرآن:

”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خَضِعِينَ“ (شعراء آیت ۴)



قال ۴: "إِنَّهُ يَخْرُجُ الْفَتَاةَ مِنْ خَدْرِهَا وَيَسْتَيْقِظُ التَّامِرَ وَيُنْفِخُ  
الْبِقِظَانَ - " (کنز جات الفوائد)

ترجمہ: "تین علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوج و ظہور امام قائم کا انتظار کرنا۔"  
عرض کیا گیا: وہ تین علامتیں کیا ہیں؟  
فرمایا: "اہل شام کا آپس میں اختلاف، فرسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا نمودار  
ہونا، اور ماہ رمضان میں فزع (خون)۔"

دریافت کیا گیا: ماہ رمضان میں خون کیسا؟  
فرمایا: "سیاہ لوگوں نے اللہ عزوجل کا یہ قول قرآن مجید میں نہیں سنا ہے کہ:  
"إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خُضِعْنَ" (اشعار آیت ۴)  
ترجمہ روایت: "یعنی اس وقت عورتیں پردے سے نکل پڑیں گی اور خوابیدہ لوگ نیند سے جاگ  
اٹھیں گے اور خون سے کانپنے لگیں گے۔" (کنز جات الفوائد)

### ۱۵ آیت: إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ... کی تفسیر

حسین بن عبید اللہ نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے  
ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے مثنیٰ  
حناط سے، انھوں نے حسن بن زیاد صیقعل سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
الإعبد اللہ امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:  
يَقُولُ: "إِنَّ الْقَائِمَ لَا يَقُومُ حَتَّى يَبْنِي دِي مَنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ تَسْمَعُ  
الْفَتَاةَ فِي خَدْرِهَا وَيَسْمَعُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَفِيهِ  
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

"و إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خُضِعْنَ" (اشعار آیت ۴)

آپ نے فرمایا "بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک  
منادی آسمان سے ندا نہ دے گا جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق  
اور مغرب والے سنیں گے۔ اسی کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ہے: (آیت مذکورہ ہے)  
يَقُولُ: "إِنَّ نَشَأْ نُنَزِّلْ... خُضِعْنَ" (اشعار آیت ۴)

### ۱۶ امام عصر کے لیے پیری نہیں ہے

طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے، انھوں نے ہرومی سے روایت کیا ہے اور  
ہرومی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ حضرات  
کے امام قائم کی کیا پہچان ہوگی

قال ۴: "علامته أن يكون شيخاً مسنّاً شاباً المنظر حتى آت  
الناظر إليه ليحسبه ابن أربعين سنة أو دونها وإن من  
علامته أن لا يسهر بمرور الأيام والليالي عليه حتى يأتي  
أجله -" (امکال الدین)

آپ نے فرمایا: "ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ بہت کیرالنسن ہونے کے باوجود جوان نظر آئینگے  
اور دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ یہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے ہوں گے۔  
دوسری پہچان یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے مرتے دم تک بوڑھے نہ ہوں گے۔"  
(امکال الدین)

### ۱۷ آپ کا ظہور بروز عاشورا ہوگا

ابن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابوہازی سے،  
انھوں نے بطائنی سے، انھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے  
روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ يَوْمَ السَّبْتِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ  
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

"امام قائم علیہ السلام بروز شنبہ یوم عاشورا، جس دن امام حسین علیہ السلام  
قتل کیے گئے تھے، ظہور و خروج فرمائیں گے۔" (امکال الدین)

### ۱۸ سب پہ جبریل بیعت کریں گے

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے ابن زبیر سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے،  
انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ابان تغلب سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَبَايِعُ الْقَائِمَ جِبْرِيلٌ يَنْزِلُ فِي صُورَةِ طَيْرٍ مِثْلِ

فِي بَابِهِ ثُمَّ يَضَعُ رَجُلًا عَلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَرَجُلًا عَلَى  
بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ يَبْدَأُ بِصَوْتِ طَلْقِ ذَاقِ تَسْمِعَهُ الْخَلَائِقَ  
(آية): "أَتَى أَهْلَ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ" (سورة نمل آیت ۱)  
ترجمہ: "امام قائمؑ کی سب سے پہلے جبریل بیعت کریں گے وہ ایک سفید طاٹر کی شکل  
میں نازل ہوں گے، ایک پاؤں خانہ کعبہ پر رکھیں گے اور ایک پاؤں اُن کا  
بیت المقدس پر ہوگا اور ایک بلند اور خوش کن آواز کے ساتھ اعلان  
کریں گے کہ:

ترجمہ آیت "اللہ کا مرتب ہے پس اس کے لیے جلدی مت کرو۔" (نمل آیت ۱)

ایک دوسری روایت میں ابان بن تغلب نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اور  
حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔  
(تفسیر عیاشی)

آپ کی فوج کے سرپاسی کی تلوار  
کے اوپر ایک کلمہ تحریر ہوگا

19

ان ہی اسناد کے ساتھ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا: "سَيَأْتِي فِي مَسْجِدِ كَرْمَلَةَ ثَمَانِيَةٌ وَثَلَاثَةٌ عَشْرَ رَجُلًا يَعْنِي  
- مسجد مکہ - يعلم اهل مكة انه لم يولد لهم) اباؤهم  
ولا اجدادهم، عليهم السيوف، مكتوب على كل سيف  
كلمة تفتح الف كلمة، فيبعث الله تبارك وتعالى  
ريحا فتنادي بكل واحد: هذا المهدي يقضي بفقار  
داود وسليمان عليهما السلام لا يريد عليهما بيته -"  
ترجمہ: "عنقریب تمہاری مسجد (خانہ کعبہ) میں تین سو تیرہ اشخاص ایسے آئیں گے  
جنکے متعلق اہل مکہ کو قطعی علم نہ ہوگا کہ وہ کب پیدا ہوتے اور ان کے آبا و  
اجداد کون ہیں۔ ان کے پاس تلواں ہوں گی، ہر تلوار پر ایک کلمہ مرقوم ہوگا جس  
سے ہزار ہزار کلمے پیدا ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو مبعوث فرمائے گا  
جو ہر وادی میں پکار کر اعلان کرے گا کہ یہ مہدی ہیں۔ حضرت داؤد و سلیمان کے  
مانند فیصلہ کریں گے اور کسی سے گواہ طلب نہ کریں گے۔" (اکمال الدین)

۲۰ ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے

غیبۃ لغمانی بن علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ غطّار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے،  
انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے،  
اور انھوں نے ابان بن تغلب سے ایسی ہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ ہے کہ:

"مکتوب علیہا الف کلمة کل کلمة مفتاح الف کلمة"

"ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے اور ہر کلمے سے ہزار کلمے برآمد ہوں گے"

(غیبۃ لغمانی)

۲۱ اصحاب امام کی بادلوں پر سواری

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے  
محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، مفضل کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"لقد نزلت هذه الآية في المفتقدين من اصحاب لقائم"

وقوله عز وجل "اَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا جَمِيعًا" (سورة بقرہ آیت ۱۴۸)

انہم المفتقدون عن فرشہم لیلًا، فیصبحون بہمکة و بعضہم

یسیر فی السحاب نہارًا یعرف اسمہ واسمہ ابیہ و حلیتہ و

نسبہ۔ قال: فقلت: جعلت فداک آیہم اعظم ایمانًا؟

قال: أَلَدَى یسیر فی السحاب نہارًا؟ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت: "امام قائم کے اصحاب کی شان میں یہ آیت نازل ہوتی ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا" (بقرہ ۱۴۸)

ترجمہ روایت: "وہ (اصحاب امام) رات کے وقت اپنے اپنے فرش خواب سے اچانک

غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں جا پہنچیں گے اور کچھ لوگ تو دن کے دن

بادلوں پر سواری ہو کر (خدمت امام) میں حاضر ہوں گے۔ جن کے نام ان کے

والد کے نام، ان کا حلیہ اور ان کا نسب امام جانتے ہوں گے۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، ان دونوں میں از روئے ایمان کوا افضل ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ لوگ، جو دن کے وقت بازلوں پر سواری ہو کر آئیں گے۔"

(اکمال الدین)

## آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہونگے

(۲۲)

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے عمر بن طرخان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن عمر بن علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” إِنَّ وَلِيَّ اللَّهِ يَحْمُرُ عَمْرًا بِرَأْسِهِ خَلِيلٍ عَشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَيُظْهِرُ فِي صُورَةٍ فَتْحَى مَوْفِقَ ابْنِ ثَلَاثِينَ سَنَةً - “

ترجمہ: ” بلاشبہ حضرت ولی اللہ (امام عمرؓ) وقت ظہور حضرت ابراہیمؑ کی عمر کی طرف جو ایک سو بیس سال تھی گمروہ دیکھنے میں ایک تیس سالہ جوان معلوم ہوتے تھے۔ تیس سال کے جوان ہوں گے۔ (غنیۃ طوسی)

## ابتداء میں لوگ آپ کا انکار کریں گے

(۲۳)

محمد بن بہام نے حسن بن علی عاقلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” لَوْ خَرَجَ الْقَائِمُ لَقَدْ انكَرَهُ النَّاسُ، يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ شَابًا مَوْفِقًا فَلَا يَلْبِثُ عَلَيْهِ إِلَّا كَلُّ مُؤْمِنٍ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ فِي الذِّكْرِ الْأَوَّلِ “

ترجمہ: ” جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا، تو لوگ ان کے ماننے سے انکار کریں گے، اور آپ ان کی طرف بھر پور جوان کی صورت میں جائیں گے، لیکن وہ مومن کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں عہد و ميثاق لیلیا ہے، فوراً مان لیا۔“ (غنیۃ طوسی)

## لوگ تو امام عصر کو کبیر السن خیال کریں گے

(۲۴)

علی بن حسین مسعودی نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن وادی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن جبیلہ سے، انھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مذکورہ بالا روایت کے مثل روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ مزید ہے کہ سب بڑی آرائش یہ ہے کہ لوگ کبیر السن خیال کریں گے۔

لے غنیۃ نعمانی

## ندائے آسمانی کیلئے ابو جعفر منصور کی روایت

(۲۵)

الغضائری نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے اسماعیل بن صباح سے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابو جعفر منصور (دوانقی) کے پاس تھا میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ:

” يَا سَيْفُ بْنُ عَمِيرَةَ لَا بَدَّ مِنْ مَنَادٍ ينادي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ ابْنِ طَالِبٍ مِنَ السَّمَاءِ “

فقلت: يرويه احد من الناس؟

قال: والذی نفسی بیدہ لسمیح اذنی منه یقول: لا بَدَّ مِنْ مَنَادٍ ينادي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ -

قلت: یا امیر المومنین! ان هذا الحدیث ما سمعت بمثلہ قط فقال: یا سیف! اذا كان ذلك فتن اول من بحبیبه اما انت احد بنی عمنا -

قلت: ائی بنی عمکم؟

قال: رجل من وُلْدِ فاطمة علیها الصلوة والسلام -

ثم قال: یا سیف! لولا انی سمعت ابا جعفر محمد بن علی یحدثنی به ثم یحدثنی به (اهل الدنیا ما قبلت منهم ونکتہ محمد بن علی) ترجمہ: ” اے سیف بن عمیرہ! لائبری و لازمی ہے کہ ابوطالب کی اولاد میں سے ایک شخص کے نام کا اعلان آسمان سے ہو۔“

میں نے پوچھا: کیا اس کے متعلق کسی شخص نے کوئی روایت نقل کی ہے؟

اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آسمان سے ایک شخص کے نام کا اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! مگر میں نے تو اس قسم کی کوئی حدیث کبھی نہیں سنی۔

ابو جعفر منصور نے کہا: اے سیف! جب ایسا کوئی اعلان ہوگا تو میں سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہوں گا، لیکن یہ کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے کسی کا نام ہوگا۔

میں نے پوچھا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد؟

منصور نے کہا: وہ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے ہوگا۔

پھر کہا: اے سیف! اگر یہ بات میں نے ابو جعفر محمد (باقر) بن علی سے نہ سنی ہوتی تو اگر ساری دنیا بھی کہتی تو اعتبار نہ کرتا، مگر یہ بات تو محمد بن علی (امام محمد باقر) نے ہی ہے۔ (پھر کیسے برا اعتبار کروں)۔  
(غیبۃ طوسی)

☆ کتاب الارشاد میں علی بن بلال نے محمد بن جعفر مؤدب سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔  
(ارشاد)

### ۲۷) اصحابِ امام قائم ہی اُمتِ معدودہ ہی

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مندرجہ ذیل آیات کے متعلق سنا:

”فَأَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تُكُونُوا آيَاتٍ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا“ (سورۃ النبؤہ ۱۲۸)

آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔  
اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ”أَيْنَمَا تُكُونُوا آيَاتٍ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا“ اس سے مراد امام کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں اور وہی خدا کی قسم ”مگر ناکارنا گروہ“ یعنی اُمتِ معدودہ ہے قال: ”یجتمعون والله في ساعة واحدة قزع كقزع الخريف“

یعنی (یہ لوگ خدا کی قسم ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے برسات کے بارل جمع ہو جاتے ہیں)۔  
(کافی)

### ۲۸) قبل از ظہور چند جتنی امور

(خط) احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا (آپ کے پدر بزرگوار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج جتنی امر ہے، آسمانی ندا جتنی امر ہے، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا جتنی ہے اور بہت سی باتوں کے لیے وہ جناب فرمایا کرتے تھے کہ یہ امر جتنی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”واختلاف بنی فلان من المحتوم وقتل النفس الزکیة من

المحتوم وخروج القائم من المحتوم“

قلت: وكيف يكون النداء؟

قال: ينادى مناد من السماء اول النهار يسمعه كل قوم بالنهم

”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ“

ثم ينادى ابليس في اخر النهار من الارض:

”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ وَشِيعَتِهِ“

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَوْتَابُ الْمَبْطُلُونَ“ (غیبۃ طوسی)

ترجمہ روایت: ”اور بنی فلان کے ماہین اختلاف بھی امر جتنی ہے اور قتلِ نفسِ زکیہ بھی جتنی امر ہے اور امام قائم کا ظہور بھی امر جتنی ہے۔“

اور امام قائم کا ظہور بھی امر جتنی ہے۔“

میں نے عرض کیا: نزلتے آسمانی کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: صبح کے وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ:

”وآگاہ بوجاد، حق علیٰ اور ان کے شیعوں میں ہے۔“

پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا:

”وآگاہ بوجاد، حق عثمان اور ان کے شیعوں میں ہے۔“

ابلیس کی اس ندا کو سنکر اہلِ باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ کتاب الارشاد میں بھی ابن شاذان سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (ارشاد)

### ۲۸) آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا اور....

خط (غیبۃ طوسی) میں سعد بن حسن بن علی زینونی اور حمیری سے ایک ساتھ اور انھوں نے احمد

ابن بلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور انھوں نے حضرت ابو الحسن امام

علی الرضا علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جسے ہم یہاں بقدر ضرورت مختصراً بیان کرتے

ہیں: قال: لا بد من فتنة صماء صيد بسقط فيهما كل بطانة و

وليجة، وذلك عند فقد ان الشيعة الثالث من ولدي

يبكى عليه اهل السماء واهل الارض وكم من مؤمن متأسف

حزان حزين عند فقد الماء المعين كأتى بهما سر ما يكونون

وقد نودوا نداءً يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب  
يكون رحمة للمؤمنين وعداً أبا على الكافرين  
فقلت: أعم نداء هو؟

قال: ينادون في رجب ثلاثة اصوات من السماء صوتاً منها:  
"ألا لعنة الله على الظالمين"  
والصوت الثاني: "أزفت الأوفة يا معشر المؤمنين"  
والصوت الثالث يرون بدناً بارزاً نحو عين الشمس:

"هذا امير المؤمنين قد كثر في هلاك الظالمين"  
وفي رواية الحميري: والصوت بدن يري في قرن الشمس يقول:

"إن الله بعث فلاناً فاسمعه له واطيعوا"  
وقال: جميعاً فعند ذلك يأتي الناس الفرج وتود الناس لو كانوا  
احياء ويشقى الله صدور قوم مؤمنين۔" (غيبۃ طوسی)

ترجمہ روایت:

"یہ لازمی و ضروری ہے کہ آئندہ ایک سخت اذیت رساں اور مصیبتناک فتنہ کھڑا ہو  
جس میں ساری رازدار باطن ختم ہو جائیں گی، اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے تیسرے  
نذرند سے شدید محروم ہو جائیں گے (یعنی امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد) جس  
پر اہل آسمان اور اہل زمین گریہ کریں گے اور کتنے ہی مومنین چشمہ آب شیریں کے غائب ہونے  
پر متاسف، مغموم اور محزون رہیں گے، گویا میں دیکھ رہا ہوں اُن کا بے حال ہونا کہ اتنے  
میں ان کے لیے ایک نداء آئے گی جس کو دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے قریب  
والے۔ یہ ندامتین کے لیے رحمت ہوگی اور کافروں کے لیے عذاب۔

میں نے عرض کیا: وہ نداء کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ماہِ رجب میں تین مرتبہ آواز آئے گی۔

پہلی آواز یہ ہوگی: "ألا لعنة الله على القوم الظالمين"

دوسری آواز یہ ہوگی: "أزفت الأوفة يا معشر المؤمنين"

تیسری آواز کے وقت سورج سے ایک جمجمہ نمودار ہوگا اور آواز آئے گی:

"هذا امير المؤمنين قد كثر في هلاك الظالمين"

اور ایک روایت میں حمیری کا بیان ہے کہ ایک جمجمہ سورج سے نمودار ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے فلاں کو بھیجا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو"  
اور اُس وقت لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی، بلکہ مردے بھی زندہ کر کے کاش  
ہم زندہ ہوتے اور مومنین کے قلوب کا رنج و غم دور ہو جائے گا۔" (غیبۃ طوسی)

فی: غیبۃ نعمانی میں محمد بن ہام نے احمد بن مابنداد اور حمیری سے ایک ساتھ اور ان  
دونوں نے احمد بن ہلال سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے (غیبۃ نعمانی)

۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان عاشور محرم کو ظہور (۲۹)

خط: الفضل نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے وہب بن حفص سے، انھوں نے  
ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:  
"إن القائم صلوات الله عليه ينادي باسمه ليلة ثلاث وعشرين  
ويقوم يوم عاشورا يوم قتل فيه الحسين بن علي عليه السلام"  
"۲۳ تاریخ کو امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان ہوگا اور یوم عاشورا محرم  
جس دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا، ظہور امام قائم ہوگا۔"  
(غیبۃ طوسی)

رکن و مقام کے درمیان بیعت (۳۰)

خط: الفضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حجتی بن  
مروان سے، حجتی نے علی بن ہبیز سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا:

"كأني بالقائم يوم عاشورا يوم السبت قائماً بين الركن و

المقام بين يديه جبريل، ينادي: البيعة لله فيملاها

عدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً۔"

ترجمہ: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام روزِ شنبہ عاشورا کے دن

رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور ان کے سامنے حضرت جبریلؑ یہ

اعلان کر رہے ہیں کہ "اللہ کے لیے ان کی بیعت کرو، یہ زمین کو عدل و قسط

سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔"

خط: غیبۃ طوسی

### (۳۱) آسمان وزمین سے اعلان

غظ: الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: "خروج القائم من المحتوم"

قلت: وكيف يكون النداء؟

قال: ينادى مناد من السماء اول النهار: "اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عِلِّيِّ" و"شِيعَتِهِ" ثم ينادى ابليس في اخر النهار: "اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عِثْمَانَ وَشِيعَتِهِ" فعند ذلك يتراب المبلطون

آپ نے فرمایا: "امام قائم کا ظہور حتمی امر ہے"

میں نے عرض کیا: ان کے ظہور کا اعلان کیسے ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آسمان سے ایک منادی صبح کے وقت نداءے گا کہ "و آگاہ ہو جاؤ حق

حضرت علیٰ اور ان کے شیعوں میں ہے"

پھر شام کے وقت ابلیس اعلان کرے گا کہ: "آگاہ ہو جاؤ حق عثمان اور ان

کے شیعوں میں ہے"

یہ اعلان سن کر اہل باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ غظ = (غیبتہ طوسی)

### (۳۲) اعلان جبرئیل کو سب نہیں گے

غظ، (غیبتہ طوسی) میں ہے کہ الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے محمد

بن مسلم سے، اور ان کا بیان ہے کہ:

"ينادي مناد من السماء باسم القائم فيسمع ما بين المشرق الى

المغرب، فلا يبقى راقدا الا قام، ولا قام الا قعد، ولا قاعد

الا قام على رجله من ذلك الصوت، وهو صوت جبرئيل

الروح الامين"

محمد بن مسلم نے کہا: "آسمان سے ایک منادی امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسکو

تمام اہل شرق و مغرب نہیں گے جسکو سنکر سونے والے جاگا نہیں گے، جو کھڑا ہوگا وہ

بیٹھا جائیگا، بیٹھا ہو کھڑا ہو جائے گا۔ اور یہ آواز حضرت جبرئیل روح الامین کی ہوگی"

### (۳۳) امام قائم کے تین نام

فضل نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے اعش سے، انھوں نے ابی وائل سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حذیفہ کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنانے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ میں نے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّهُ يَبِيعُ بَيْنَ التُّوَكُنِ وَالْمَقَامِ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَالْمَهْدِيُّ

فَهَذِهِ اسْمَاؤُهُ ثَلَاثَتُهُمَا" (غیبتہ طوسی)

"ان (امام مہدی) کی بیعت رکن و مقام کے درمیان ہوگی، ان کے

تین نام ہیں احمد، عبد اللہ اور مہدی"

### (۳۴) امام قائم کی حکومت ۳۰۹ سال ہوگی

فضل نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے، انھوں نے

ابو الجارود سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"اِنَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ ثَلَاثَ ثَمَائَةِ وَتِسْعَ سَنِينَ كَمَا لَبِثَ اَهْلُ الْكَفَّةِ

فِي كَهْفِهِمْ، يَمْلِكُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مَلَّتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا

وَيَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَهَا، وَيَقْتُلُ النَّاسَ حَتَّى لَا

يَبْقَى اِلَّا دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ بَسِيرَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ

دَاوُدَ" غظ = (غیبتہ طوسی)

امام نے فرمایا "بلاشبہ امام قائم علیہ السلام تین سو نو سال حکومت کریں گے جتنے عرصے تک

اصحاب کہف کے غار میں رہنے کی خبر ہے۔ وہ اپنے دور حکومت میں زمین کو

عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی

ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو سارے شرق و غرب زمین پر فتح عطا فرمائے گا

اور لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سولے دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ وہ حضرت سلیمان ابن داؤد کی (طرح حکومت

کریں گے) سیرت پر عمل کریں گے۔" (غیبتہ طوسی)

(غظہ یعنی غیبتہ طوسی)

### ۳۵ امام قائم کی مدت حکومت

فضل نے عبد اللہ بن قاسم حفری سے، انھوں نے عبد الکریم بن عمرو خثمی سے، اور خثمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟

قال: "سبع سنين يكون سبعين سنة من سنيتكم هذه" (الارشاد)

آپ نے فرمایا: "سات سال (حکومت کریں گے) مگر یہ سات سال تم لوگوں کے ستر سال کے برابر ہوں گے۔"

### ۳۶ آپ کا ظہور طاق سال ہی میں ہوگا

ابن محبوب نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "لا يخرج القائم الا في وتر من السنين سنة احدى او ثلاث او خمس او سبع او تسع" (الارشاد ص ۲۴)

آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہوگا جیسے، ایک، تین، پانچ، سات یا نو" (یعنی جو سال دو سے تقسیم نہ ہو)

### ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ

### آپ کے پاس جوق در جوق جمع ہونگے

ابو سینینہ نے حضرت ابو الحسن علیہ السلام کے غلام سے روایت بیان کی ہے ان کا (غلام کا) بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام سے قول خدا کے متعلق دریافت کیا:

قوله: "اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللهُ جَمِيعًا" (سورة البقرة ۱۲۸)

(جہاں کہیں بھی تم ہو گے، تم کو اللہ یکجا جمع کر دیگا)

قال: "وذلك والله ان لو قد قام قائمنا يجمع الله اليه شيعتنا من جميع البلدان" (شی = تغیر عیاشی)

آپ نے فرمایا: "مخدا جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو تمام ممالک سے ان کے پاس جمع کر دیگا۔"

### ۳۸ آپ کی حیات پر شک کیا جائیگا

عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حمری سے انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد الکریم بن عمرو اور محمد بن فضیل سے، انھوں نے حماد بن عبد الکریم جلاب سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

فقال: "امنا الله لو قد قام لقال الناس اني يكون هذا وقد

بليت عظامه مذكذوا كذا" (فی = غیبتہ لغائی)

یہ آپ نے فرمایا: "(امام قائم کا) بلاشبہ جب ان کا ظہور ہوگا تو لوگ کہیں گے کہ بھلا یہ قائم کہاں ہو سکتے ہیں، ان کو تو پیدا ہوتے ہی ایک عرصہ گزر چکا ہے اب تک تو ان کی ہڈیاں بھی گل چکی ہوں گی۔"

### ۳۹ امام قائم ظہور کے بعد اس آیت مندرجہ ذیل کی تلاوت فرمائیں گے

محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے حسن بن (محمد بن) سماع سے، انھوں نے حارث انطاہلی سے، انھوں مفضل سے۔ (ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے احمد بن نصر سے اور انھوں نے مفضل سے روایت نقل کی ہے کہ:

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"ان لصاحب هذا الامر غيبة يقول فيها:

الآية: "فَقَسْرَتْ مِنْكُمْ لَنَا خِفْتِكُمْ" (غیبتہ لغائی)

فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ" (الشعرا آیت ۱۱)

ترجمہ روایت: "بیشک صاحب الامر جب غیبت کے بعد ظہور فرمائیں گے تو اس آیت کی تلاوت فرمائیں:

(ترجمہ آیت) "پس میں تم میں سے جہاں نکلا جب میں تم سے ڈرتا تھا

اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا فرمائی، اور مجھے مرسلین

میں سے قرار دیا۔" (ابن عقدہ) (غیبتہ لغائی)

☆ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی جری سے، انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبدالکریم ختعی سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل سے اور مفضل سے حضرت ابو عبداللہ سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبۃ نعمانی)

### ۴۰ نزائے آسمانی اور اعلان ابلیسی

ابن عقده نے علی بن حسن تمیلی سے، انھوں نے عمر بن عثمان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ موجود تھا کہ آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ عوام انہیں ہم پطعنہ زنی کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا اعتقاد ہے کہ تمہارے صاحب الامر کے نام کا اعلان ایک منادی آسمان سے کرے گا۔

یہ سن کر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام جو تکیے کا سہارا لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اچھا؛ تو پھر تم لوگ اس روایت کو میری طرف سے مت بیان کرو بلکہ میرے پدر بزرگوار کی طرف منسوب کر کے بیان کرو، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبَيِّنٌ حَيْثُ يَقُولُ: ” إِنَّ نَشَأَ نَزُولٍ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ لَمَّا خَضِعِينَ “

(سورة الشعراء آیت ۴)

فَلَا يَسْمَعُونَ فِي الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا خَضَعَ وَذَلَّتْ رِقَبَتُهُ لَهَا فَيَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ إِذَا سَمِعُوا الصَّوْتِ مِنَ السَّمَاءِ: إِلَّا إِنَّ الْحَقَّ فِي عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَشَيْعَتِهِ “ فَذَاكَ كَانَ الْغَدَّصَدِ ابْلِيسُ فِي السَّمَوَاتِ حَتَّى تَبْتَوَّارِي عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ثُمَّ يَنَادِي: ” أَرَأَيْتَ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَشَيْعَتِهِ فَإِنَّهُ قُتِلَ

مَنْظُومًا فَاطْلُبُوا بَدْمَهُ “ قَالَ: فَيَنْبَغِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلَى الْحَقِّ وَهَوِّنُوا

الْأُولَى وَيَتَابِ يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمَرْضَى وَاللَّهُ عَادَاؤُنَا، فَحَسْبُ ذَلِكَ يَتَمَسَّحُونَ مِنَّا وَيَنَادُوا لَوْلَا نَفِيْقُونَ ” إِنَّ الْمَنَادِي الْأُولَى سَحْرًا مِنْ سَحْرَاهِلِ هَذَا الْبَيْتِ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الآية) ” كَوْنٌ يَسْرُونَ آيَةً يَعْزُضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ “ (القرآنیۃ ۲) (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ روایت: ” خدا کی قسم یہ بات (نزلے آسمانی) خدا کی کتاب میں صاف اللہ عزوجل نے ارشاد فرماتا ہے ” اگر تم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔ “

چنانچہ جبریل نے یہ (آسمانی ندا) ہوگی گرتے زمین پر ہر شخص اطاعت قبول کر لینگا اور عاجزی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیگا اور جب (ہل زمین آسمان کی اس آواز کو سنیں گے کہ: ” آگاہ ہو حق علیٰ ابن ابیطالب اور ان کے شیعوں میں ہے ” تو ایمان لائیں گے۔ دوسرے دن ابلیس ہوا (فضا) میں بلند ہوگا اور اہل بیت کی نگاہوں سے چھپ کر یہ اعلان کرے گا کہ ” آگاہ ہو کہ حق عثمان بن عفان اور ان کے شیعوں میں ہے وہ منظوم قتل کیے گئے، ان کے خون کا انتقام لو۔

پس وہ لوگ جو صاحب ایمان ہوں گے، پہلے ہی اعلان آسمانی پر ثابت قدم رہیں گے، مگر وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہوگا اور وہ مرض خدا کی قسم ہماری عداوت ہے، وہ شک میں پڑ جائیں گے اور ہم سے برأت کا اظہار کرنے لگیں گے، ہمیں برا کہنے لگیں گے کہ پہلا اعلان اس گھرانے والوں کا سحر و جادو ہے۔ یہ فرما کر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے قول کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: (ترجمہ آیت) ” اور اگر وہ لوگ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہنے لگتے

ہیں کہ یہ تو مسلسل جادو ہے۔ “ (سورة قمر آیت ۲) (غیبۃ نعمانی)

☆ ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعد بن اسحاق اور احمد بن حسین (اور محمد بن احمد قطفوانی) سب نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ ابن عقده نے قاسم بن محمد بن حسین بن حازم سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبلی سے، انھوں نے عبدالصمد بن بشر سے اور انھوں نے کہا کہ اہم سے یہ سوال عامہ ہمدانی نے کیا تھا۔

سہ حواہر روایات میں مذکور ہوا ہے اس کے جواب میں حضرت ابو عبداللہ نے یہ روایت بیان فرمائی



### (۳۱) آسمانی ندا کا ذکر قرآن میں ہے

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر حلبی سے، حلبی نے حسین بن موسیٰ سے، انھوں نے فضیل بن محرز سے، اور فضیل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "أما رات، السماء الرادل من السماء باسم القائم في كتاب الله  
لبين"

قلت: ابن هو اسلمك الله؟  
فقال: "في" طسّم تلك آيت الكشيب المين " (الشعر آيت)  
قوله: "إن نشأ نزل عليهم من السماء آية فقلت  
أعناقهم كما خضعين" (سورة الشعراء آيت)  
قال: "إذا سمعوا الصوت أصجوا وكأتما على رؤسهم الطير"  
ترجمہ روایت "یقیناً آسمان سے امام قائم کے نام کے اعلان کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے"  
میں نے عرض کیا: "وہ ذکر کہاں ہے، اللہ آپ کا بھلا کرے؟"  
آپ نے فرمایا: "طسّم تلك آيت الكشيب المين" میں اس کا ذکر ہے  
اور اس آیت میں بھی :-

ترجمہ آیت "اگرچہ چاہتے تو آسمان سے ان پر کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے  
عاجزی سے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں۔" (الشعر آیت ۴)  
پھر فرمایا: "جب لوگ اس آواز کو سنیں گے تو ایسے دم بخود ہو جائیں گے جیسے ان کے  
مروں کے اوپر طائر بیٹھے ہوئے ہیں۔" (غیبیہ نعمانی)

### (۳۲) کتاب جدید پر بیعت

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے  
(ابن) بھٹائی سے انھوں نے (اپنے والد اور وہب سے) انھوں نے ابوبصر سے روایت  
کی ہے اور ابوبصر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ  
قال: "إذا صعد العباسي أعود منبر مروان أدرج ملك بني العباس  
وقال: قال في أبي: يعني الباقر عليه السلام: "لا لبنة لنا من أذربيجان لا يقوم"

لهما شئاً فاذا كان ذلك فكونوا احلاس بيوتكم (والله وما  
البدنا) والستاء (وخسف) بالبيد او فاذا تحركت متحرك  
فاسعوا اليه ولو حبواً، والله كافي النظر اليه بين الركن و  
المقام يسايح الناس على كتاب حديد على العرب شديد

وقال: "ويل للعرب من شر قد اقترب -"  
آپ نے فرمایا "جب مروان کے منبر کی سیڑھیوں پر عباسی چڑھے تو عباس کے خاندان کی  
حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

نیز فرمایا، میرے پر بزرگوار یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اور یہ بھی  
لازی ہے کہ آذربيجان سے ہمارے لیے کوئی تحریک اُسے گی۔ جب ایسا ہوگا تو  
تم اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہنا جس طرح ہم غار نشین ہیں۔ آسمان سے نرا آیت لگی  
اور بیابان میں زمین دھنس جائے گی، جب ٹھہر کرنے والا ٹھہر کرے تو تم فوراً  
اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ گھٹنوں کے بل ہی جانا پڑے۔ بخدا میں  
گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جیسے وہ رکن و مقام کے درمیان لوگوں سے کتاب جدید  
پر بیعت لے رہا ہے جو عرب کے لیے بہت گراں گذرے گا۔"

اور فرمایا: افسوس کہ عرب شر سے بہت قریب ہیں۔"

(غیبیہ نعمانی)

### (۳۳) ندائے آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے

ابن عقده نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے محمد اور احمد  
سے (یعنی دونوں بھائیوں سے) ان دونوں نے علی بن یعقوب سے، انھوں نے ہارون بن مسلم  
سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے  
روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ينادي باسم القائم عليه السلام فيؤتى وهو خلف المقام،  
فيقال له: قد نودي باسمك فما تنتظر؟ ثم يؤخذ بيد  
فيبايع -"

"جو وقت (آسمان سے) امام قائم علیہ السلام کا نام پکارا جائے گا اس وقت  
آپ مقام (ابراہیم) کے پیچھے ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ آپ کے نام کا اعلان تو  
ہو چکا ہے اب آپ کو کس بات کا انتظار ہے پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی بیعت کی جائے گی" (غیبیہ نعمانی)

### قبل از ظہور حتمی امور

(۳۳)

وبہذا الاسناد: ہارون مسلم نے (ابو) خالد قاطا سے، انھوں نے حران بن اعین سے، اور حران نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: **قال: "من المحتوم الذي لا بد ان يكون قبل قيام القائم خروجه السفياي وحسب بالبيداء وقتل النفس الزكية والمنادي من السماء"**۔  
آپ نے فرمایا: "وہ حتمی امر جو قیام قائم علیہ السلام سے پہلے ظہور پذیر ہوں گے وہ سفیائی کا فروج، بیابان کا زمین میں دھنس جانا، قتل نفسِ زکیہ اور نرے آسمان ہے۔"  
(غیبۃ نعمانی)

### شیطان بھی اعلان کرے گا

(۳۵)

ابن عقده نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے حسن بن علی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہب بن حفص سے، انھوں نے ناجیر عطار سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا **قال: "انّ المنادي ينادي: انّ المهديّ فلان بن فلان باسمه واسم أبيه، فينادي الشيطان انّ فلانا وشيعته على الحق، يعني رجلاً من بني أمية"**۔  
آپ نے فرمایا: "بلاشبہ (آسمان سے) نرے آتے گی کہ فلان بن فلان امام، مہدی ہیں۔ اور ادھر شیطان، بنی اُمیہ میں ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ فلان اور اس کے شیعہ حق پر ہیں۔"  
(غیبۃ نعمانی)

### علی اور ان کے شیعہ کامیاب ہیں: نذر:

(۳۶)

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ابن کبیر سے، انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا: **يقول: "ينادي من السماء انّ فلانا هو امير وينادي مناد انّ علياً وشيعته هم الفائزون"**۔  
قلت: فمن يقاتل المهدي بعد هذا؟  
(غیبۃ نعمانی)

فقال: انّ الشيطان ينادي: انّ فلانا وشيعته هم الفائزون  
رجل من بني أمية "

قلت: فمن يعرف الصادق من الكاذب؟

قال: يعرفه الذين كانوا يرون ويقولون انّهُ يكون قبل ان يكون ويعلمون انهم هم المحقون الصادقون "

آپ نے فرمایا: "آسمان سے ایک منادی نرے آگیا کہ آگاہ رہو "فلان امیر ہے اور ایک منادی نرے آگاہ رہو، فلان اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر اس اعلان کے بعد امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کون کرے گا؟  
آپ نے فرمایا: مگر اس (اعلان) کے بعد شیطان بنی اُمیہ کے ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ "آگاہ رہو، فلان اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر پتہ کیسے چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اس نرے ہونے سے پہلے لوگ اس کی روایت کرتے چلے آ رہے ہیں (اس طرح کے دو اعلان ہوں گے) ان کو علم ہو جائے گا کہ ان میں کون سچا ہے؟  
(غیبۃ نعمانی)

### تو پھر امام مہدی سے جنگ کون کریگا؟

(۳۷)

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے (حسن بن علی بن یوسف سے) انھوں نے مشقی سے، انھوں نے زرارہ سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: خدا آپ کو سلامت رکھے، مجھے تعجب ہے جب بیابان میں شکر کا دھنس جانا، آسمان سے نرے آتے، جیسی علامات کو دیکھ لیں گے تو پھر امام قائم سے ان تمام باتوں کے باوجود کون جنگ کرے گا؟

فقال: "انّ الشيطان لا يدعهم حتى ينادي كما نادى برسول الله صلى الله عليه وسلم يوم العقبة"

پہلے آپ نے فرمایا: "شیطان کب چھوڑ دے گا وہ بھی تو اعلان کریگا جس طرح اس نے یوم عقبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف اعلان کیا تھا۔"

### سچا اعلان کونسا ہوگا؟ اعتراض

(۳۸)

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے

انہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اسحاق کا بھائی حریری ہم لوگوں پر اعتراض کرتا اور کہتا ہے کہ تم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ اُس وقت دو طرح کا اعلان ہوگا، پھر کیسے پتہ چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ؟

فقال: "قولوا له: انّ الذی اخبرنا بذلك وانت تشکران هذا

بیكون هو الصادق " (غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "اُس سے کہو کہ تم لوگ تو اعلان کے منکر ہو، مگر جن لوگوں نے اس کی خبر دی ہے کہ وہ اعلان ہوگا تو اسی سے پتہ چل جائے گا کہ یہ خبر دینے والا سچا ہے۔"

### (۴۹) اعلانات کے اوقات

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو عبد اللہ

علیہ السلام نے فرمایا:

"هما صیحتان: صیحة فی اول اللیل وصیحة فی اخر اللیلة

الثانیة۔"

قال نقلت: کیف ذالک ؟

فقال: واحدة من السماء وواحدة من البلیس۔

فقلت: کیف تعرف هذه من هذه ؟

فقال: يعرفها من كان سمع بها قبل ان تکون۔"

آپ نے فرمایا: "اُس وقت دو اعلان ہوں گے، ایک اعلان اول شب میں اور دوسرا اعلان

آخر شب میں ہوگا۔"

اس نے کہا، میں نے پوچھا: یہ اعلان کیسے ہوگا ؟

فرمایا: پہلا اعلان آسمان سے ہوگا اور دوسرا اعلان البلیس کے گے

میں نے عرض کیا: پھر ان دونوں میں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اعلان کس کا ہے ؟

فرمایا: وہ شخص جس نے پہلے ہی سے سنا ہوا ہے کہ اس طرح کے دو اعلان ہوں گے

پہلا حق دوسرا باطل (تو اُس کو علم ہو جائے گا وہ اسے پہچان لے گا کہ پہلا اعلان

کونسا ہے۔"

(غیبۃ نعمانی)

### (۵۰) اعلان حق سے کون متعارف ہوگا

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن خالد سے

انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انہوں نے عبدالرحمن بن سلمہ سے روایت کی ہے اور عبدالرحمن نے

بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم پر لوگ اعتراض

کرتے ہیں کہ جب دو طرح کے اعلان ہوں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ حق کون سا اور باطل کونسا ہے ؟

آپ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا ؟

میں نے عرض کیا: ہم اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

فقال: قولوا لهم: یصدق بها اذا كانت من كان مؤمناً بها قبل

ان تکون قال الله عز وجل:

الآیة: "وَأَقْسَمُ بِمَدَدِیْ اِلَی الْحَقِّ اِنَّهُ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَا یَهْدِیْ

اِلَّا اَنْ یُّهْدِیْ فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَخْکُمُوْنَ ؟" (سورہ یونس آیت ۳۵)

آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو یہ جواب دو: اس اعلان کے ہونے سے پہلے جو شخص اس پر ایمان

رکھتا ہے وہی حق و باطل میں فرق سمجھ لے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "سچ کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ

مستحق ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو ہدایت نہیں کر سکتا

بلکہ ہدایت کیا جاتا ہے؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو؟" (یونس ۳۵)

### (۵۱) ندائے آسمانی امام زمانہ کے نام سے ہوگی

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی کی کتاب جو ۲۷۰ھ ربیع الثانی کے حوالے سے، انہوں نے

محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن ولید بن خالد خزازی سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے

عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق

علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

یقول: "اِنَّهُ ینادی باسم صاحب هذا الامر من السماء: الامر

لفلان بن فلان فقییم القتال"

آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامر کے نام کے ساتھ ایک منادی آسمان سے نرادیگا کہ

فلان بن فلان صاحب الامر ہیں پس کس لیے جنگ کرتے ہیں؟" (غیبۃ نعمانی)

### خبردار ہو جاؤ... جنگ کیوں کرتے ہو

(۵۲)

ابوسیمان نے احمد بن ہودہ باہلی سے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق نبھاوند (سنة ۳۸۴) سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے ماہ رمضان ۱۲۰ھ میں عبداللہ بن سنان سے یہ روایت کی اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: **يقول: " لا يكون هذا الامر الذي تمدون أعينكم اليه حتى ينادى مناد من السماء: ألا آت فلاناً صاحب الامر فعلا من القتال؟ "** وہ امر جس کی طرف تم لوگ اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہوئے ہو وہ اس وقت تک ظاہر نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ کرے گا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ فلان صاحب الامر ہے، پھر جنگ کیوں کرتے ہو؟ " (غیبہ نغانی)

### لوگ بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے

(۵۳)

ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حمین اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: **يقول: " يشتمل الناس موت و قتل حتى يلجأ الناس عند ذلك الى الحرم: فينادى مناد صادق من شدة القتال والقتال؟ صاحبكم فلان "**

آپ نے فرمایا: " اس وقت لوگ موت اور قتل اور جنگ میں مبتلا ہوں گے اور بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے تو ایک سچا منادی ندا کرے گا کہ یہ قتل و قتال کیوں کرتے ہو، تمہارا صاحب الامر فلان ہے۔ " (غیبہ نغانی)

### ليستخلفهم في الأرض کی تفسیر

(۵۴)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے اشعری سے، انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے یونس بن ظبیان سے اور یونس نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: **قال: " اذا كان ليلة الجمعة اهبط الرب تبارك وتعالى ملكا الى السماء الدنيا، فاذا طلع الفجر نصب محمد وعلي و الحسن و الحسين "**

منابر من نور عند البيت المحمور، فيصعدون عليهما ويجمع لهم الملائكة والنبئين والمؤمنين ويفتح ابواب السماء فاذا زالت الشمس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " يارب ميعادك الذي وعدت في كتابك وهو هذه الآية: "

**" وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ "** (سورة التور آیت ۵۵)

ويقول الملائكة والنبئون مثل ذلك ثم يخبر محمد وعلي والحسن والحسين سجدا ثم يقولون " يارب اغضب فانه قد هتك حرمتك و قتل اصفياءك و اذل عبادك الصالحون " فيفعل الله

ما يشاء و ذلك وقت معلوم۔ " (غیبہ نغانی)

ترجمہ روایت: " آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو آسمان دنیا پر اتارے گا اور طلوع فجر کے وقت حضرت محمد علی و حسن و حسین کے لیے چند نوری منبر بیت معور کے قریب نصب کیے جائیں گے اور یہ حضرات ان پر بیٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین کا مجمع فراہم کرے گا اور آسمان کے دروازے کھول دے گا، پھر زوال آفتاب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے کہ پروردگار! وہ وعدہ جو تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ:

**ترجمہ آیت: " اللہ نے تمہیں سے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے اور اعمال صالح**

بجالائے وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ

بنائے گا جس طرح کہ ان سے قبل والوں کو اس نے خلیفہ بنایا تھا۔ " (نور ۵۵)

اب اس وعدے کو پورا کرنے کا وقت آگیا، اور یہی بات (آنحضرت کی تصدیق میں) تمام انبیاء اور ملائکہ بھی کہیں گے۔ اس کے بعد حضرت محمد علی و حسن و حسین سجدے میں چلے جائیں گے اور اس کے بعد عرض کریں گے کہ پروردگار! ان لوگوں نے بڑی ہتک حرمت کی ہے تیرے منتخب بندوں کو قتل کیا ہے، تیرے صالح بندوں کو ذلیل کیا، ان پر غضب نازل فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس وقت معلوم پر جو چاہے گا کرے گا۔ " (غیبہ نغانی)

### ۵۵) امام کا نام لیکر نذا ہوگی

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابویصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قال ۲ " ینادی باسم القائم " یا فلان بن فلان - " (رقم) فی المصدر ۳

آپ نے فرمایا: " (نذائے آسمانی میں) امام قائم کا نام پکارا جائے گا کہ لے فلان بن فلان " (غیبہ لغائی)

اور المصدر میں (رقم) کا اضافہ ہے۔ یعنی لے فلان بن فلان کھڑے ہو جاؤ

### ۵۶) ظہور بروز عاشور

ان ہی اسناد کے ساتھ ابویصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" یتقوم القائم یوم عاشور " (غیبہ لغائی)

" امام قائم ۲ یوم عاشور از ظہور فرمائیں گے "

### ۵۷) علامت ظہور، شام میں فتنہ برپا ہوگا

ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

" یا جابر! لا یظہر القائم حتی یشمل الشام فتنۃ یطلبون المخرج منها فلا یجدونہ ویکون قتل بین الکوفۃ والحیرۃ قتلاہم علی سواہ وینادی مناد من السماء " (غیبہ لغائی)

" لے جابر! امام قائم ۲ اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ شام میں ایک فتنہ برپا نہ ہو جائے، جس سے لوگ نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے مگر انہیں کوئی راہ فرار نہ ملے گی، اور کوفہ و حیرہ کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی اور آسمان سے ایک منادی نذا دے گا۔ "

(غیبہ لغائی)

### ۵۸) دمشق سے ایک آواز

ان ہی اسناد کے ساتھ ابن محبوب نے عمار سے، عمار نے محمد سے، محمد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۲: " توفعوا الصوت یا تیمم نبنتہ من قبل دمشق فیہ لکم فرح عظیم "

آپ نے فرمایا: " امید رکھو کہ دمشق کی جانب سے ایک آواز آجائے بلند ہوگی جس میں تمہارے لیے بڑی فرح و کشادگی ہوگی۔ "

(غیبہ لغائی)

### ۵۹) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقده نے علی بن حسن تیلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف سے انھوں نے اپنے والد اور محمد بن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے حمزہ بن حمران سے، انھوں نے ابن ابویعفور سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۲: " ملک القائم تسع عشرة سنة و اشہر "

آپ نے فرمایا: " امام قائم ۲ کی حکومت انیس سال چنڈ ماہ رہے گی۔ "

(غیبہ لغائی)

### ۶۰) مدت حکومت امام قائم ۲

ابو سیمان بن ہودہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری انھوں نے ابن ابویعفور سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۲: " ملک القائم منا تسع عشرة سنة و اشہر "

" ہم میں سے امام قائم ۲ انیس سال اور چنڈ ماہ حکومت کریں گے "

### ۶۱) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقده نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اور سعدان بن اسحاق ابن سعید اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسین سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن

اور انہوں نے جابر بن زید جعفی اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "وَاللّٰهُ لِيَمْلِكَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ مِائَةِ سَنَةٍ  
وَيَزِدَادُ تَسْعًا"

قالَ فَقُلْتُ لَهُ: مَتَىٰ يَكُونُ ذَلِكَ؟

قال: "بَعْدَ مَوْتِ الْقَائِمِ" قُلْتُ لَهُ: وَكَمَ يَقُومُ الْقَائِمُ فِي عَالَمِهِ حَتَّىٰ

يَمُوتُ؟

قال: "تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً مِّنْ يَوْمِ قِيَامِهِ اِلَىٰ يَوْمِ مَوْتِهِ" (غيبۃ نغانی)

ترجمہ :- " بخدا ہم اہل بیت میں سے ایک مرد تین سو سال تک حکومت کرے گا لیکن اس میں نو سال کا اور اضافہ کر دیا جائے گا۔ " لہ

اس جگہ سنیہ عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی موت (رحلت) کے بعد۔

سنیہ آپ عرض کیا: امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کر کے وفات پائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ان کے قیام و ظہور سے ان کی وفات و موت تک انیس سال کا عرصہ ہوگا۔ لہ

(غیبۃ نغانی)

### ۶۲) مدت حکومت امام قائم

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے بعض اپنے آدمیوں سے، انہوں نے احمد بن حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن عمر بن سعید سے، انہوں نے حمزہ بن حران سے، انہوں نے ابن ابویعفور سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال: "اِنَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَاَشْهُرًا" (غیبۃ نغانی)

آپ نے فرمایا: حضرت امام قائم ۹ انیس سال اور چند ماہ حکومت کریں گے۔

### ۶۳) امام قائم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہونگے

محمد بن یحییٰ و فیروز نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو سعید قماط سے، انہوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حجرِ اسود

خانہ کعبہ کے جس رکن پر رکھا ہوا ہے، یہ یہاں کیوں رکھا گیا ہے کسی دوسری جگہ کیوں نہیں رکھا گیا؟

قال: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَضَعَ الْحَجْرَ الْاَسْوَدَ، وَهُوَ جَوْهَرَةٌ اُخْرِجَتْ

مِنَ الْجِبَّةِ اِلَىٰ اَدَمَ فَوَضَعَتْ فِي ذَٰلِكَ الرُّكْنَ لَعَلَّ الْمِثْقَالَ

وَذَٰلِكَ اَنَّهٗ لَمَّا اَخَذَ مِنْ بَنِي اٰدَمَ مِنْ طَهْوَرِهِمْ ذَرِّيَّتَهُمْ حِينَ

اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمِثْقَالَ فِي ذَٰلِكَ الْمَكَانِ وَفِي ذَٰلِكَ الْمَكَانِ تَرَامِي

لَهُمْ وَمِنْ ذَٰلِكَ الْمَكَانِ يَسْبِطُ الطَّيْرُ عَلٰى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَاَزَلَّ مِنْ يَمَانِيهِ ذَٰلِكَ الطَّيْرُ وَهُوَ وَاللّٰهُ جَبْرئِيلُ وَالَّذِي ذَٰلِكَ

الْمَكَانَ يَسْتَدِ الْقَائِمُ طَهْوَرَهُ، وَهُوَ الْحَجَّةُ وَالذَّمِيلُ عَلٰى الْقَائِمِ"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو یہاں پر رکھا ہے۔ دراصل یہ ایک ایسا پتھر ہے

جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے حضرت آدم کے پاس بھیجا تھا اور ميثاق

کی وجہ سے اس رکن کے پاس رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم سے

جبکہ وہ ابھی صلیبوں میں تھے، عہد ميثاق لیا تو اسی مقام پر لیا گیا اور اسی

مقام پر حضرت امام قائم کے لیے ایک طاہر اترے گا اور سب سے پہلے وہ طاہر

آپ کی بیعت کرنے کا، اور وہ بخدا جبرئیل امین ہوں گے اور اسی مقام پر

امام قائم اپنی بیعت کیے ہوئے کھڑے ہوں گے اور یہ امام قائم کے لیے

حجت اور دلیل ہے۔ " (کافی جلد ۱ ص ۱۸۴)

### ۶۴) اعلان حق کی پہچان

ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، انہوں نے ابن فضال اور حجاج

دونوں سے، انہوں نے ثعلبہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن سلمہ جری سے اور ان کا

بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ

ہم لوگوں کو جھٹلایا جاتا ہے اس بات پر کہ اس وقت دوسیم (اعلان) ہوں گے، لوگ کہتے ہیں

کہ تم یہ کیسے پہچانو گے کہ حق کا اعلان کونسا ہے اور باطل کا اعلان کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا: پھر تم نے ان لوگوں کو جواب کیا دیا؟

میں نے عرض کیا: ہم تو کوئی جواب نہ دے سکے۔

قال: "قُولُوا: يَبْصُرُ قَلْبًا اِذَا كَانَتْ مِنْ كَانِ يَوْمِنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ

عَلَىٰ مَنْ يَّهْدِيْهِ اِلَى الْحَقِّ اِنَّ الْحَقَّ اَنَّ يَبْصُرَ اَمِّنْ لَا يَهْدِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّهْدِيْهِ مَالِكُمْ لَيْتَ تَحْكُمُوْنَ"

☆ ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے انھوں نے ثعلبہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (عنایت نمائی)

☆ کافی میں ابوعلی اشعری نے محمد سے، انھوں نے ابن فضال اور جمال سے، انھوں نے داؤد بن فرقد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### ندائے آسمانی! بودوانیت کی روایت

(۶۵)

کافی میں، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی نجران وغیرہ سے، انھوں نے اسمعیل بن صباح سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک شیخ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ مجھ سے سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں بودوانیت کے ہمراہ تھا اس نے از خود مجھے مخاطب کر کے کہا کہ:

”یاسیف بن عمیرہ لا بد من مناد ینادی باسم رجل من ولد ابیطالب (قلت: یرویه أحد من الناس؟ قال: والذی نفسی بیدہ لسمعت اذنی منہ یقول: لا بد من مناد ینادی باسم رجل)

قلت: یا امیر المؤمنین! ان هذا الحدیث ما سمعت بمثله قط؟

فقال لی: یاسیف! اذا كان ذلك فنحن اول من یجیبه اما انہ احد بنی عمنا! قلت: اسی بنی عمکم؟ قال: رجل من ولد فاطمة۔ ثم قال: یاسیف! لو اذنی سمعت اباجعفر محمد بن علی یقولہ ثم حدثنی به اهل الارض ما قبلت منهم ولکنہ ہمد بن علی“ (کافی)

ترجمہ: ”اے سیف بن عمیرہ! یہ لازمی امر ہے کہ اولاد ابوطالب میں سے ایک شخص (کی حکومت کے لیے آسمان سے) ایک منادی نرا کرے گا۔

میں نے کہا: کیا راویوں میں سے کسی نے اس قسم کی کوئی روایت بیان کی ہے؟

اس نے کہا: اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے ان کاٹوں سے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرد کے نام سے (آسمان سے) نرا آئے گی۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ حدیث یا اسی قسم کی کوئی حدیث تو میں نے کبھی نہیں سنی۔

پس اس نے مجھ سے کہا: اے سیف! جب یہ نرا ہوگی تو میں سب پہلے اس پر نیک کہوں گا، مگر ہرگز یہ ہے کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے ہوگا۔

میں نے عرض کیا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد میں سے ہوگا؟

اس نے کہا: وہ نذا اولادِ فاطمہ میں سے ایک مرد کے لیے آئے گی (پھر کہا) اے سیف! اگر میں خود حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو بیان کرتے ہوئے نہ سنتا تو روئے زمین پر اگر کوئی بھی کہتا تو میں اس کو باور نہ کرتا، مگر یہ حدیث تو محمد (باقر) بن علی سے سنی ہے۔“ (کافی)

### امام زمانہ کے پاس تبرکاتِ رسول ہونگے

(۶۶)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے یعقوب سراج سے اور ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ (فرزندِ رسول!) آپ کے شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

فقال: ”اذا اختلف ولد العباس ووهی سلطانه وطمع فیہم (من لم یکن یطمع فیہم) وخلصت العرب اعنتها ورفح کل ذی صیصیة صیصیة وظهر الشامی واقبل الیسانی وتحرک الحسنی وخرج صاحب هذا الامر من المدینة الی مکة بتراث رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم“

قلت: ما تراث رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم؟

قال: سیف رسول الله ودرعہ وعمامة وبردہ وقصیبه ورايته ولا مته ودرعہ حتی ینزل مکة فیخرج السیف من غمده ویلبس الدرع وینشر الراية والبردة والعمامة ویتناول القضیب بیداه ویستأذن الله فی ظہورہ فیطلع علی ذلک بعض موالیه فیأتی الحسنی تبخبرہ الخبر فیبتدر الحسنی الی الخروج فیثب علیہ اهل مکة فیقتلونہ ویبعثون برأسه الی الشام۔

فیظہر عند ذلک صاحب هذا الامر فیبايعه الناس ویبعثونہ ویبعث الشامی عند ذلک جیشا الی المدینة فیہلکهم الله عز وجل دونها ویهرب یومئذ من کان بالمدينة من ولد علی علیہ السلام الی مکة فیلحقون بصاحب

هَذَا الْأَمْرَ وَيَقْبَلُ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ نَحْوَ الْحَرَّاقِ وَيَبِيعُ  
جَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَأْتِي مِنْ أَهْلِهَا وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا - " (کافی)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا:

"جب اولاد عباس کے درمیان سلطنت کے لیے اختلاف ہوگا اور ایسے لوگ  
بھی سلطنت کی طبع کریں گے جنہیں سلطنت کا خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ عرب والوں کے  
ہاتھ سے عنان سلطنت جاتی رہے گی اور ایک شخص اس پر اپنا پنجہ مارے گا  
ایک شامی خروج کرے گا اور یہاں پیشقدمی کرے گا، ایک مرد حسنی حرکت میں  
آجائے گا، پھر حضرت صاحب الامر کا ظہور ہوگا۔ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ  
علیہ السلام کے تمام تبرکات لیے ہوئے مدینہ سے مکہ تشریف لائیں گے۔  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) رسول اللہ ﷺ کے تبرکات کیا ہوں گے؟  
آپ نے فرمایا: آنحضرت کی سیف، زرہ، عمامہ، ردا، عصا، پرچم، زرہ مخصوص اور  
زین۔ آپ جب مکہ پہنچیں گے تو تلوار، سیف کو نیام سے نکالیں گے، زرہ کو  
زیچیم فرمائیں گے، رایت کا پھر بر اکھولیں گے، ردا دوش پر ڈالیں گے اور  
عمامہ سرافندس پر رکھیں گے، ہاتھ میں عصا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ سے ظہور کی اجازت  
طلب کریں گے، اسکی اطلاع آپ کے کسی موالی دُحُب کو ہو جائے گی تو وہ ایک  
مرد حسنی کے پاس جائے گا اور اسے خبر دے گا (کہ ظہور کا حکم ہو چکا ہے) پس  
وہ حسنی جلدی سے خروج کرے گا تو اہل مکہ اس پر چھپٹ پڑیں گے اور اسے قتل  
کر کے اسکا سر کاٹ کر شام بھیج دیں گے۔

اس وقت صاحب الامر ظہور کریں گے اور لوگ ان کی بیعت کریں گے۔  
یہ خبر سنکر شامی اپنی ایک فوج مدینہ بھیجے گا، مگر مدینہ پہنچنے سے قبل ہی اللہ  
اس فوج کو ہلاک کر دے گا۔ اس وقت اولاد علیؑ میں سے جتنے لوگ مدینہ  
میں ہوں گے وہ مکہ چلے جائیں گے اور صاحب الامر سے وابستہ ہو جائیں گے  
پھر صاحب الامر وہاں سے عراق جائیں گے اور وہاں سے ایک فوج مدینہ والوں  
کی حفاظت کے لیے روانہ کریں گے، وہ فوج اہل مدینہ کو اس دن پناہ دے گی  
شہر چھوڑ کر چلے جانے والے واپس مدینہ پہنچ جائیں گے۔"

(کافی)

غیبہ نمانی میں اسناد کے ساتھ ابن محبوب سے بھی اسی کے مثل روایت ہے

حضرت زید بن علیؑ کے لیے حضرت امام  
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

(۶۷)

"کافی" میں علی نے اپنے والد سے

انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام  
جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ خدائے واحد لا شریک سے ڈرو اور اپنے نفسوں  
پر نگاہ رکھو۔

ثم قال: "فوالله ان الرجل لبيكون له الغنم فيها الراعي فاذا وجد

رجلا هو اعلم بغنمه من الذي هو فيها يخرج به ويحجى  
بذلك الذي هو اعلم بغنمه من الذي كان فيها۔

ثم قال: والله لو كانت لاحدكم نفسان يقاتل بواحدة يجرب بها

ثم كانت الاخرى باقية فعمل على ما قد استبان لها ولكن

له نفس واحدة اذا ذهبت فقد والله ذهبت التوبة

فانتم احق ان تختاروا لانفسكم ان اتاكم ات منا فانظروا

على احدى شيئا تخرجون؟ ولا تقنوا خرج زيدا، فان زيدا

كان عالما وكان صدوقا ولم يدعكم الى نفسه انما

دعاكم الى الرضى من آل محمد ولو ظهر نوفي بما دعاكم

اليه انما خرج الى سلطان مجتمع لينقضه۔

فانحاج منا اليوم الى احدى شيئا يدعوكم؟ الى الرضى

من آل محمد؟ فنحن نشهدكم اننا لسنا نرضى به وهو يعصينا

اليوم وليس معه احد وهو اذا كانت الرايات والا لوية

احد ان لا يسمع منا الا (مع) من اجتمعت بنو فاطمة مع

فوالله ما صاحبكم الا من اجتمعوا عليه، اذا كان رجب

فاقبلوا على اسم الله عز وجل وان احببتم ان تتأخروا

الى شعبان فلا ضير، وان احببتم ان تصوموا في اهل بيتم

فلعل ذلك ان يكون اقوى لكم وكفاكم بالسفيا في علامة

(کافی)



ترجمہ: ” خدا کی قسم اگر تم میں سے کسی کے پاس دو نفس ہوتے تو وہ ایک نفس سے مقاتلہ کرتا اور تجربہ حاصل کرتا (کہ قتل کے بعد کیا ہوتا ہے) اور دوسرا نفس رکھتا اور اپنے تجربے کے مطابق عمل کرتا، لیکن نفس تو ایک ہی ہے اگر وہی چلا گیا تو پھر توبہ کا موقع بھی ہاتھ سے گیا۔ لہذا تم لوگ زیادہ حقدار ہو اس امر میں کہ اپنے نفس کے لیے کونسا کام پسند کرتے ہو، اور اگر ہم میں سے کوئی مرد خروج کرتا ہے تو دیکھو اور سوچ لو کہ تم لوگ کس بات پر خروج کر رہے ہو۔ ۹ اور تم یہ مت کہو کہ زید نے خروج کیا تھا اس لیے کہ زید عالم تھے، صاحبِ صدق و صفا تھے انھوں نے اپنے نفس کے لیے کسی کو دعوت نہیں دی تھی بلکہ انھوں نے تو تم لوگوں کو آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دی تھی۔

اب آج جو ہم میں سے ایک شخص جو خروج کر رہا ہے بناؤ کہ وہ کس بات کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ کیا وہ آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ تو پھر سنو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم لوگ اُس کے اس اقدام سے راضی نہیں، وہ ہماری بات نہیں مان رہا ہے۔ اُس کے ساتھ کوئی نہیں ہے ہم میں سے کوئی خواہ کتنے ہی پھر بیسے و علم لیکر نکلے وہ اس لائق نہیں کہ اُس کی بات سنی جائے سوائے اس کے جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہو جائیں۔ خدا کی قسم تمہارا صاحبِ امر وہی ہو گا جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہوں گے۔ چنانچہ جب ’ماہِ حجب آئے تو اللہ کا نام لیکر آگے بڑھ جانا اور اگر تاخیر کرنا چاہو تو شعبان تک تاخیر کرنے میں کوئی ہرج نہیں، تاخیر کر سکتے ہو، اور اگر چاہتے ہو کہ اپنے اہل و عیال میں رہ کر روزہ رکھو تو شاید میرے خیال میں تم لوگوں کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے ظہور کی علامت تو ایک سقیانی کا خسروج بھی کافی ہے۔“

ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج کرنا اولاد کا ہوگا

کافی ” میں عملی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ریحی سے مرفوعاً، انھوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ” واللہ لا یرجح واحد متنا قبل خروج القائم الا کان مثله مثل“

۱۰ محمد بن عبد اللہ بن حسن بن شیبہ کو امام شمس نے خروج کیلئے نہ پایا تھا اور حماد بن عیسیٰ کے قتل کی پیشگوئی بھی نہائی تھی لیکن وہ نہ ملا۔ اور خروج کے بعد قتل ہوا۔

فروح طار من وکرہ قبل ان یستوی جناحاه فاخذہ الصببیاں  
فجبتوا بہ۔“ (کافی)  
آپ نے فرمایا ” بخدا، قبل ظہور امام قائم، ہم میں سے جو بھی خروج کرے گا اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کسی چڑیا کا بچہ جس کے ابھی پوری طرح بازو مضبوط بھی نہ ہوئے ہوں اور وہ اپنے گھونسلے سے نکل پڑے اور بچے اس کو پکڑ کر اُس کے ساتھ کھیلنے لگیں۔“

زمانہ غیبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(۴۹)

احمد بن محمد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمد سے، انھوں نے سدید سے روایت کی ہے، اور سدید کا بیان ہے کہ محمد سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ” یا سدید! الزم بیتک وکن جلدًا من احلاسہ واسکن ماسکن اللیل والنهار فاذا بلغک انت السفیا فی قد خرج فارحل الینا ولو علی رجلك“ (کافی)  
ترجمہ ” اے سدید! اپنے گھر میں رہا کرو اور بائبل خانہ نشین ہو جاؤ جب تک یہ دن اور رات ساکن و خاموش ہیں تم بھی خاموش رہو، مگر جب تمہیں یہ خبر ملے کہ سقیانی نے خروج کیا، تو فوراً ہمارے پاس آ جاؤ خواہ تمہیں پیدل ہی چلکر کیوں نہ آنا پڑے“ (کافی)

پانچ کتابوں میں ایک سی روایت

(۵۰)

روعی نداء المنادی من السماء باسم المہدی علیہ السلام و  
وجوب طاعتہ احمد بن المنادی فی کتاب ”الملاحم“ و ابو نعیم  
المحافظ فی کتاب ” اخبار المہدی“ و ابن شیرویہ الدیلمی فی  
کتاب ” الفردوس“ و ابو العلاء المحافظ فی کتاب ” الفتن“  
ترجمہ، ” روایت کی گئی کہ ” آسمان سے ایک منادی امام مہدی علیہ السلام  
کے نام سے ندا دے گا اور یہ کہ آپ اطاعت واجب ہے۔“

اس روایت کو احمد بن منادی نے کتاب ”السلام“ میں اور حافظ  
ابو نعیم نے اپنی کتاب ” اخبار المہدی“ میں، اور ابن شیرویہ دہلی نے  
اپنی کتاب ” فردوس الاخبار“ میں اور حافظ ابو العلاء نے اپنی کتاب ” الفتن“ میں نقل کیا ہے۔

## سُنِّيهِمْ آيَاتِنَا... کی تفسیر

(۷۱)

سہل نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے طیار سے اور طیار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”سُنِّيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ...“ (سورہ حَمَّ السَّجْدَةِ آیت ۵۳)

ترجمہ آیت: ”عزیز بہم ان کو کائنات میں اور خود ان کے انسوں میں اپنی نشانیاں دکھلائی گئے، حتیٰ کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا کہ بیشک یہی بات حق ہے...“

کی تفسیر کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”خسف ومسح و قدون“

قال قلت: ”حتى يتبين لهم“

قال: ”دع ذا ذلك قيام القائم“

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد خسف (زمین کا دھسننا)، مسح (ہوجانا) (ایک شخص کا) اور پتھروں کی بارش ہونا ہے۔“

میں نے عرض کیا: اور ”حتى يتبين لهم“ سے کیا مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑو، یہ ظہور امام قائم علیہ السلام کے متعلق ہے۔“ (کافی)

## وقت ظہور کی ایک خاص علامت

(۷۲)

ابو الفضل شیبانی نے کلینی سے، انھوں نے محمد عطار سے، انھوں نے سلمہ ابن خطاب سے، انھوں نے محمد طیاسی سے، انھوں نے ابن ابی عمیرہ اور صالح بن عقبہ دونوں سے اکٹھے، انھوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور علقمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله ﷺ يا علي! ان قاسنا اذا خرج يجتمع اليه ثلاثمائة و ثلاثون رجلاً عدد رجال بدر فاذا حان وقت خروجه يكون له سيف مغمود ناداه السيف: قم يا ولي الله! فاقتل اعداء الله -“

ترجمہ: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جب ہمارا قائم ظہور کریگا تو اصحاب بدر کی تعداد کے برابر زمین سو تیرہ آدمی ان کے پاس جمع ہو جائیں گے اور جب وقت خروج آئے گا تو آپ کی تلوار خود بخود نیام سے باہر نکل آئے گی اور آواز دے گی: اے اللہ کے ولی! اٹھیے اور دشمنانِ خدا کو قتل کیجیے:“ (کافی)

## بوقت ظہور امام زمانہ کی شان

(۷۳)

اختصاص میں ہے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن معقل فرمیسینی نے، انھوں نے محمد بن عاصم سے، انھوں نے علی ابن الحسین سے، انھوں نے محمد بن مرزوق سے، انھوں نے عامر سراج سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت نقل کی ہے حذیفہ کا بیان ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اذا كان عند خروج القائم ينادى مناد من السماء ايها الناس! قطع عنكم مدة الجبارين وولى الامر خير امة محمد فالحقوا بمكة، فيخرج الذجباء من مصر والابدال من الشام وعصائب العراق رهبان بالليل، ليوث بالنهار كائن قلوبهم زبر الحديد فيبايعونه بين الركن والمقام -“

قال عمران بن الحصين: يا رسول الله! صف لنا هذه الرجل؟

قال: هو رجل من ولد الحسين كاتته من رجال شنسوة عليه عبا

قطوا نيستان اسمه اسمي، فعند ذلك تفرح الطيور في

او كارها والحيتان في بحارها وتمدد الانمار وتفيض العيون

وتنبت الارض ضعف اكلما شتم يسير مقدمته جبرئيل

وساقته اسرافيل فيملا الارض عدل وقسطا كما ملئت

جورا وظلما“ (اختصاص)

آپ نے فرمایا: ”جب ظہور امام قائم کا وقت آئے گا تو آسمان سے ایک منادی نداء دے گا

لے لوگو! اب تم پر جابروں اور ظالموں کے تسلط کی مدت ختم ہو گئی۔ اب تم

محمدؐ کی بہترین ہستی ولی امر ہیں جاؤ اور مکہ میں ان سے ملو“

یسنک: نجباء مہر اور ابدال شام اور عصائب عراق نکل کھڑے ہوں گے جو شب کو

راہب و عابد اور دن کے وقت شیر ہوں گے، ان کے دل فولاد جیسے ہوں گے اور مکہ آکر رکن و مقام کے درمیان حضرت صاحب الامر کی بیعت کرینگے عمران بن حصین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کبچھ اس مرد (صاحب الامر) کے متعلق بھی ارشاد فرمائیے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: وہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، ان کا نام میرا نام ہوگا ان کے ظہور کے بعد چڑیاں اپنے گھونسلوں میں خوب بچے نکالیں گی، دریاؤں میں چھلیاں بکثرت پیدا ہوں گی۔ دریاؤں میں پانی خوب لہریں مارے گا، جگہ جگہ پانی کے چشمے بھی اُٹھیں گے، زمین ضرورت سے زیادہ غلہ اگاتے گی۔ جب وہ چلیں گے تو آگے آگے جبریل ہوں گے اور پچھے ان کے امرا فیئ ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھردیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (اختصاص)

### ۴۳) ظہور کی پانچ علامتیں

کافی میں، محمد بن یحییٰ نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابویوب خزازی سے، انھوں نے عمر بن حنظلہ سے اور ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "خمس علامات قبل قيام القائم: الصيحة، والسفياي، والحصف، وقتل النفس الزكية، والياماني" " فقلت: جعلت فداك ان خرج احد من اهل بيتك قبل هذه العلامات اخرج معه؟

قال: لا

فلتأ كان من الغد تلوت هذه الآية:

(الآية) "ان نشأ نزرل عليهم من السماء آية فطلت اعناقهم لهمنا لخضيعين" (سورة اشعرا آیت ۴)

فقلت له: أهي الصيحة؟

فقال: "أما لو كانت خضعت اعناق اعداء الله" (کافی)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ صیحہ (ندا آسمانی)

سفیانی، حصف (زمین کا شہ ہونا) قتل نفس زکیہ اور یامانی (کاخروج)۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر ترسان، ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر آپ کے اہل بیت میں سے کوئی شخص خروج کرے تو کیا ہم اُس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

پھر میں نے دوسرے دن اس آیت کی تلاوت کی: ان نشأ... خضیعین " ترجمہ آیت: "اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر معجزہ نازل کر دیں اور اُن کی گردنیں زلت کے ساتھ جھک جائیں۔" (اشعرا ۴)

اور عرض کیا کہ اس سے مراد صیحہ ہے؟

آپ نے فرمایا: (ہاں) اگر اس سے خدا کے دشمنوں کی گردنیں جھک جائیں۔ (کافی)

### ۴۵) دو طرح کی ندا ہوگی

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ابو جمیل سے انھوں نے محمد بن علی حبیبی سے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: يقول: "اختلاف بنی العباس من المحتوم، والثناء من المحتوم و خروج القائم من المحتوم"

قلت: وكيف الثناء؟

قال: "ينادي مناد من السماء اول النهار: الا ان عليا وشيعته هم الفائزون" قال: وينادي مناد اخر النهار: الا ان عثمان

وشيعته هم الفائزون" (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: "بنی عباس میں اختلاف حتی امر ہے، ندائے آسمانی امر حتی ہے اور امام قائم کا ظہور امر حتی ہے۔"

میں نے عرض کیا: ندا کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "دن کی ابتداء میں آسمان سے ایک منادی ندا دیگا، آگاہ ہو جاوے گا کہ علی اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔" پھر دن کے آخر (شام کے وقت) میں ایک منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو عثمان اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

(کافی)

### ۴۶) جب تم صبح کی وقت اٹھو گے تو.....؟

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنے استاد کے ساتھ بحوالہ احمد بن محمد ایادی فرمودہ

انہوں نے عبداللہ بن عبد اللہ سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے حضرت قائم علیہ السلام کا ذکر کیا کہ ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ ان کا خروج ہو گیا۔؟

آپ نے فرمایا: ”یصیج احدکم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب طاعته معروفة“

”جب تم لوگ صبح کے وقت اٹھو گے تو تمہارے تکیہ کے نیچے سے ایک پرچہ نکلے گا جس پر تحریر ہوگا: طاعته معروفة“ یعنی (ان کی اطاعت کرنا ہی نیکی اور بہتر ہے)

آپ کے علم کے پھر پیر کی عبارت؟

فضل بن شاذان سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ:

”يكون في راية المهدي عليه السلام "اسمعوا واطيعوا“  
امام مہدی علیہ السلام کے علم کے پھر پیر سے پر تحریر ہوگا: ”سنو اور اطاعت کرو“

”تمام بزرگوں کے وارث امام زیاد میں۔“

اور اسناد کے ساتھ فضل نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا خست بجيش السفىانى الى ان قال: والقائم يومئذ  
بمكة عند الكعبة مستجيراً بيا، يقول: ”أنا ولي الله  
أنا اولى بالله وبمحمد ص فمن حاجني في آدم فانا اولى الناس  
بآدم، ومن حاجني في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجني  
في ابراهيم فانا اولى الناس براهيم، ومن حاجني في  
محمد فانا اولى الناس بمحمد ومن حاجني في النبيين  
فانا اولى الناس بالنبيين ان الله تعالى يقول:“

”ان الله اصطفى آدم ونوحاً وال ابراهيم وآل عمران  
على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم“

(سورہ آل عمران ۳۳)

فانا بقية آدم وخيرة نوح ومصطفى ابراهيم وصفوة محمد الا ومن  
حاجني في كتاب الله فانا اولى الناس بكتاب الله الا ومن حاجني  
في ستة رسول الله فانا اولى الناس بستة رسول الله وسيرته  
وانشد الله من سمع كلامي لما يبلغ الشاهد الغائب-

فيجمع الله له اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشرة رجلاً  
فيجمعهم الله على غير ميعاد فزع كقزع الخريف-

ثم تلا هذه الآية: ”ايمانا تكلو تايات بكم الله جميعا“ (البقرة ۱۲۸)

فبا يعونه بين الركن والمقام ومعه عمد رسول الله قد تواترت  
عليه الايات فان اشكل عليهم من ذلك شئ فان الصوت من  
السماء لا يشكل عليهم اذا نودي باسمه واسم آبيه-

ترجمہ روایت: ”آپ نے سفیانی کے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اس دن حضرت قائم علیہ السلام مکہ میں خانہ کعبہ کے پاس یہ کہتے ہوئے ہوں  
گے کہ میں اللہ کا ولی ہوں، میں اللہ اور محمد ص کا زیادہ حقدار ہوں۔ اگر کوئی  
مجھ سے حضرت آدم کے متعلق بحث کرے تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدم کا تمام لوگوں  
سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی نوح کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت

کروں گا کہ میں نوح کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، جو شخص حضرت ابراہیم  
کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت ابراہیم کا تمام لوگوں  
میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص حضرت محمد مصطفی کے متعلق بحث  
کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں محمد ص کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو

شخص دیگر انبیاء کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں انبیاء  
کرام کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: ”بشک اللہ نے آدم و نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو منتخب کیا تمام عالمین  
پر، ان میں سے بعض، بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

میں بقیہ آدم ہوں، میں منتخب نوح ہوں، میں برگزیدہ ابراہیم ہوں اور  
میں صفوة و برگزیدہ محمد ہوں۔ آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں  
بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ مستحق ہوں،  
آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے سنت رسول اللہ ص کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ

میں سنت رسول خدام کا سب سے زیادہ حقدار ہوں، میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچاؤں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔“

اس کے بعد: اللہ تعالیٰ ان (امام قائم) کے تین سو تیرہ اصحاب کو ان کے پاس اس طرح جمع کر دے گا جیسے موسمِ برسات کے باروں ایک کے پیچھے ایک۔

پھر اپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی: (سورہ بقرہ آیت ۱۳۸)

ترجمہ آیت: ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کر دیگا“

اس کے بعد لوگ ان کی بیعت رکنِ مقام کے ماہین کریں گے۔ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام برکات ہوں گے جو بتواتر نسلِ نبوی (یعنی ان کے آیا و واجداد سے) ان تک پہنچے ہیں، اور اگر ان برکات کے بعد بھی کسی کو پہنچانے میں دشواری و اشکال درپیش ہوگا تو پھر آسمانی ندا سے ساری شکل دور ہو جائے گی جب ان کا نام ان کے والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔“

### ۴۹ امام زمانہ کیلئے براق لایا جائیگا

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے امام قائم علیہ السلام کے ذکر میں ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ

قال: ” فیجلس تحت شجرة سمرة فیجئہ جبرئیل فی صورة رجل من

بنی کلب، فیقول: یا عبد اللہ! ما یجسک ههنا؟ فیقول:

یا عبد اللہ! انی انتظر ان یأتین العشاء فاخرج فی دبره الی

مکة واکره ان اخرج فی هذه الحجرة۔ قال: فیضحک فاذا

ضحک عرفه آتہ جبرئیل۔ قال: فیأخذ بیده ویصافحه

ویسلم علیہ ویقول له: قم ویجئہ بغرس یقال له البراق

فیورکبه ثم یاتی الی جبل رضوی فیأتی محمد وعلی فیکتبان

له عهداً منشوراً یقرؤه علی الناس ثم یخرج الی مکة والناس

یجتمعون بہا۔

قال: ” فیقوم رجل منه فینادی ایہا الناس! هذا اطلبکم قد جاؤکم

یدعوکم الی ما دعاکم الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال:

فیقومون، قال: فیقوم ہونفسہ، فیقول: ایہا الناس! انا فلان بن فلان، انا ابن نجب اللہ، ادعوکم الی ما دعاکم الیہ نجب اللہ۔

فیقومون الیہ لیقتلوہ، فیقوم ثلاثاً وینیف

علی الشلا ثماتہ فینیعونہ منہ خمسون من اهل الکوفة

و سائرہ من ابناء الناس لا یعرف بعضهم بعضاً اجتمعوا علی

غیر مبعاد۔“

ترجمہ: اپنے زمانا! ... پھر امام قائم ایک بول کے درخت کے نیچے بیٹھ جائیں گے،

اتنے میں حضرت جبرئیل ان کے پاس ایک مرد بنی کلب کی شکل میں آئیں گے

اور کہیں گے، اے بندہ خدا! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

آپ فرمائیں گے اے اللہ کے بندے! مجھے انتظار ہے کہ شام ہو جائے تو کہہ جاؤں

اس دعوے اور گری کی تازت میں مجھے چلنا پسند نہیں۔

پھر جبرئیل ہنس پڑیں گے۔ انہیں ہنستا ہوا دیکھ کر آپ پہچان لیں گے کہ یہ جبرئیل ہی

پھر جبرئیل آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر ہاتھ پکڑ کر ہاتھ پکڑ کر ہاتھ پکڑ کر ہاتھ پکڑ کر

اجتہاداً اب اٹھیں۔ پھر گھوڑا لائیں گے جس کو ”براق“ کہتے ہیں، اس انہیں

سوار کریں گے اور ان کو لیکر جبل رضوی پہنچیں گے اور وہاں حضرت

محمد وعلی تشریف لائیں گے اور یہ دونوں ان کو ایک منشور لکھ کر دیں گے تاکہ

لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں، یہ منشور لیکر امام قائم مکہ آئیں گے تو لوگ

ان کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر ان میں سے ایک شخص اٹھ کر اعلان کرے گا: اے لوگو! تم لوگ جسکی تلاش میں تھے

وہ آگیا، یہ اسی چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں جسکی طرف حضرت رسول اللہ

دعوت دیا کرتے تھے۔

یہ سن کر لوگ کھڑے ہو جائیں، امام قائم بھی کھڑے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ:

اے لوگو! میں فلان بن فلان ہوں، میں اللہ کے نبی کا فرزند ہوں، میں تم لوگوں کو

اسی امر کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف اللہ کے نبی نے تمہیں دعوت دی تھی

آپ کے اس اعلان پر لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے بڑھیں گے تو تین سو سے کچھ زائد

آدمی جنہیں پچاس آدمی کو نہ کھے ہوں گے باقی مانرہ دوسرے لوگ جو مختلف اطراف

ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے مختلف اوقات میں آئے ہوتے ہوں گے وہ سب اٹھ کر آپ کی حفاظت کریں گے اور قبل سے بچائیں گے۔

### مقام ذی طوی میں انتظار

(۸۰)

ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ” اِنَّ الْقَائِمَ يَنْتَظِرُ مِنْ يَوْمِهِ ذِي طَوِي فِي عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَةَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا حَتَّى يَسْنُدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْحِجْرِ وَيَسْمُرُ الرَّايَةَ الْمَغْلَبَةَ “  
ترجمہ: ” اس دن سے امام قائم علیہ السلام اپنے تین سوتیرہ اصحاب کے ساتھ مقام ذی طوی میں انتظار کریں گے، پھر حجاز کی طرف اپنی پشت کر کے کھڑے ہوں گے اور اپنا پرچم لہرائیں گے۔ “

### آنحضرت امام قائم کو کتاب جدید دیں گے

(۸۱)

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک طویل حدیث میں یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ: ” يَقُولُ الْقَائِمُ لِاصْحَابِهِ: يَا قَوْمِ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ لَا يَرِيدُونَ نِيَّيَ وَنَكْتِي مَرْسِلَ الْبَيْتِمْ لَاحْتِجَ عَلَيْهِمْ جَمَاعَةٌ مِثْلِي اِنْ يَحْتِجَ عَلَيْهِمْ -“

فَيَدْعُو رَجُلًا مِنْ اصْحَابِهِ فَيَقُولُ لَهُ: اِمضِ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ اِنَّا رَسُولُ فَلَانِ الْبَيْتِمْ وَهُوَ يَقُولُ لَكُمْ اِنَّا اَهْلُ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَمَعْدَنُ الرَّسَالَةِ وَالْخَلْفَةِ وَنَحْنُ ذُرِّيَّةُ مُحَمَّدٍ وَسُلَالَةُ النَّبِيِّينَ وَاِنَّا قَدْ ظَلَمْنَا وَاَضْطَهَدْنَا وَتَوَهَّرْنَا وَاَبْتَرْنَا مَنَاحِقَنَا مِنْذُ قَبْضِ نَبِيِّنَا اِلَى يَوْمِنَا هَذَا فَنَحْنُ نَسْتَنْصِرُكُمْ فَاَنْصُرُونَا -“

فاذا تكلمتم هذا الفضي بهذا الكلام اتوا اليه قد بجوه بين الزكك والمقام ، وهي النفس الزكية . فاذا بلغ ذلك الامام قال لاصحابه : انا اخبرتكم ان اهل مكة لا يريدون نيتي ولا يدعونني حتى يخرج في هبط من عقبه طوي في ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا

عِدَّةُ اَهْلِ بَدْرٍ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، فَيُصَلِّي فِيهِ عِنْدَ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، وَيَسْنُدُ ظَهْرَهُ اِلَى الْحِجْرِ الْاَسْوَدِ ، ثُمَّ يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ -“

فَيَكُونُ اَوَّلُ مَنْ يَضْرِبُ عَلِيَّ يَدَهُ وَيَسَابِعُهُ جَبْرِيْلُ ؟ وَ مِيكَائِيلُ وَيَقُومُ مَعَهُمَا رَسُولُ اللهِ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَدْفَعَانِ اِلَيْهِ كِتَابًا جَدِيْدًا هُوَ عَلَى الْعَرَبِ شَدِيْدٌ بَخَا تَمِ رَطْبُ فَيَقْرَءُوْنَ لَهُ : اَعْمَلْ بِمَا فِىهِ وَيَسَابِعُهُ الثَّلَاثَاةُ وَقَلِيْلٌ مِنَ اَهْلِ مَكَّةَ -“

ثم يخرج من مكة حتى يكون في مثل الحلقة -“

قلت: وما الحلقة؟ قال: عشرة الأون رجل، جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله، ثم يسمر الراية الجليلة ويشرها وهي راية رسول الله ﷺ السحابة ودرع رسول الله السابغة ويتقلد بسيف رسول الله ﷺ ذي الفقار -“

وخبير آخر: ما من بلدة الا يخرج معه منهم طائفة الا اهل البصرة فاسته لا يخرج معه منها احد -“

ترجمہ: ” امام قائم علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اے قوم! یہ اہل مکہ تمہیں کلمہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن میں ان کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجوں گا تاکہ ان پر حجت تمام کر دوں! “

پھر آپ اپنے اصحاب میں سے ایک کو بلا کر فرمائیں گے کہ تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے اہل مکہ! میں فلان کا فرستادہ و قاصد ہوں وہ تم لوگوں سے یہ فرماتے ہیں کہ میں اہل بیت رحمت اور معدن رسالت و خلافت ہوں، میں ذریت محمد ﷺ اور انبیاء کا خلاصہ ہوں جب سے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس وقت سے آج تک مسلسل ہم پر ظلم و ستم کیا جاتا رہا ہے ہم تمہیں کہتے ہیں، ہمارا حق ہم سے چھپا لیا گیا ہم تم لوگوں سے مدد چاہتے ہیں تم لوگ ہماری مدد کرو۔

جب یہ جوان ان لوگوں تک جا کر یہ پیغام پہنچائے گا تو وہ اسے پکڑ کر (نفس زکیہ)

مکان و مقام کے درمیان ذبح کر دیں گے، اور یہی نفسِ زکیمہ ہے۔ جب یہ خبر  
امام قائمؑ کو پہنچے گی تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے۔ کیا میں نے تم  
سے نہیں بتایا تھا کہ یہ اہل مکہ نہیں تسلیم نہیں کریں گے؟ پھر آپ اصحاب بدر  
کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو سبک عقبہ طوبی سے اتر کر مسجد حرام میں  
تشریف لائیں گے اور مقام ابراہیمؑ پر چار رکعت نماز پڑھیں گے۔ پھر حجر اسود سے پشت  
لگا کر کھڑے ہوں گے اور حمد و ثنا سے الہی سبحانائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم کا ذکر کریں گے ان پر درود بھیجیں گے اور ایک ایسا خطبہ دیں گے کہ آج تک  
ایسا خطبہ کسی نے نہ دیا ہوگا۔

اس خطبے کے بعد سب سے پہلے جو شخص آپ کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کریگا  
وہ جبریل اور پھر میکائیل ہوں گے اور ان ہی دونوں کے ساتھ حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین علیؑ بھی کھڑے ہوں گے، آپ حضرت  
امام قائمؑ کو ایک کتاب جدید جو ملے کریں گے، جو اہل عرب کینے بہت  
مشہور ہوگی اور اس کے اوپر تازہ مہر لگی ہوگی اور امام قائمؑ سے فرمائیں گے کہ اس  
تحریر کے اندر جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تین سو آدمی (آپ کے اصحاب)  
اور اہل مکہ میں سے چند لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔

پھر آپ مکہ سے برآمد ہوں گے تو ایک حلقہ کے اندر ہوں گے۔ میں نے  
عرض کیا: حلقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دس ہزار آدمیوں کا ایک حلقہ ہوگا، حضرت  
جبریلؑ اپنے جانب اور حضرت میکائیلؑ آپ کے بائیں جانب ہوں گے۔ پھر آپ  
اپنا بچھلال علم لہرائیں گے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہوگا جس کا  
نام سحابہ ہے اور آپ کی زرہ سا بے زین تن کریں گے اور رسول اللہ کی  
سیف ذی الفقار کو کمر میں لٹکائیں گے۔

”ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر شہر کے کچھ لوگ آپ کے ساتھ ہونگے  
سولے بھرہ کے، وہاں سے آپ کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔“

### امام قائمؑ کے لشکریوں کی شان

(۸۲)

فضیل بن یسار نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی ہے کہ

قال: ”لہ کثر بالطاقان ما ہو بذهب ولا فضة، وراية لم تنشر

منذ طويت، ورجال كانت قلوبهم زبور الحديد لا يشوبها  
شك في ذات الله أشد من الحجر، لو حملوا على الجبال  
لا ذلوا، لا يقصدون براياتهم بلدة إلا خربوها، كانت  
على خيولهم العقبان يتسجون بسرج الامام عليه السلام يطلبون  
بذلك البركة، ويحقوقون به يقونذ بانفسهم في الحروب و  
يكفونہ ما يريد فيهم۔

رجال لا ينامون الليل، لهم دوى في صلاتهم كدوى  
النحل، يبيتون قياما على اطرافهم ويصبحون على خيولهم  
رهبان بالليل ليوث بالتمار هم اطوع له من الامة لسيدها  
كالصايح كانت قلوبهم القناديل، وهم من خشية الله مشفقون  
يبدعون بالشهادة و يمتنون ان يقتلوا في سبيل الله شعاهم  
يا نارات الحسين، اذا ساروا بسير الرعب اما هم مسيرة شهر  
يمشون الى المولى ارسالا، بهم ينصر الله امام الحق۔“

ترجمہ: ”امام قائمؑ علیہ السلام کے ساتھ طالقان کا ایک خزانہ ہوگا جو سونے چاندی کا  
نہیں ہوگا، اور وہ علم ہوگا کہ جب سے پیدا کیا ہے ابھی تک نہیں کھولا گیا۔ کچھ  
مرد ہوں گے جن کے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے جنہیں شک کا شائبہ بھی  
نہ ہوگا اور وہ اللہ کے معاملہ میں (فی سبیل اللہ) پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوں گے  
وہ ایسے (بہت دلمے) ہوں گے کہ اگر پہاڑوں پر بھی حملہ آور ہوں تو انہیں بھی ان کی  
جگہ سے ہٹادیں، اور جس شہر کا بھی رخ کریں گے اس کو تہس نہس کر دیں گے  
اور حصول برکت اور دل میں قوت پیدا کرنے کے لیے امام قائمؑ علیہ السلام کی زین  
کو بوسہ دیتے جائیں گے۔ آپ ان لوگوں سے جو توقع رکھیں گے وہ اسے پورا کریں  
وہ ایسے مرد ہوں گے کہ راتوں کو نہ سوتیں گے نمازوں میں مشغول رہیں گے،  
ان کی تلاوت کی آوازیں اس طرح سنائی دیں گی جیسے شہر کی گھنٹیوں کی بھینبنا ہٹ۔  
کھڑے کھڑے رات بسر کریں گے اور صبح کو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے رات  
کو رامپ وزاہد ہوں گے اور دن کو شیروں کی طرح نرم ہوں گے۔ ایک کنیز اپنے  
آقا کی جتنی اطاعت کرتی ہے اس سے بھی زیادہ یہ اپنے امام کے مطیع ہوں گے  
ان کے قلوب (ایمان کے لحاظ سے) مثل ان قذیبوں کے ہوں گے جنہیں چراغ روشن ہوا

وہ اللہ سے ڈرتے ہوں گے، وہ شہادت کو دعوت دیں گے، انہیں تمتا ہوگی کہ  
راہِ خدا میں قتل ہو جائیں، اُن کا نعرہ ہوگا: ”یا ثاراتِ الحسین“۔  
یعنی ”امام حسین کے خون کا انتقام“ جب کسی طرف کوچ کریں گے تو ان کا رعب  
ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے (دور دور تک) ہوگا۔ ان ہی کے ذریعے  
سے اللہ تعالیٰ امام حق کی نعمت کرے گا۔“

### بعد خروجِ عملِ امام زمانہ ۴

(۸۳)

اپنے اسناد کے ساتھ کابل سے اور کابل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے، آپ نے فرمایا:

”بِإِصْحَابِ الْقَائِمِ بِمَكَّةَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَيَسْتَعْمَلُ  
عَلَى مَكَّةَ، ثُمَّ يَسِيرُ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَيُبْلِغُهُ أَنَّ عَامِلَهُ قَتَلَ  
فِي رَجْعِ الْيَمَمِ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَلَا يُزِيدُ عَلَى ذَلِكَ  
ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ بَيْنَ الْحِجَابِ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ  
سُنَّةِ رَسُولِهِ وَلَوْلَا بَيْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْبِرَامَةَ مِنْ  
عَدُوِّهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْبَيْدَاءَ وَيُخْرِجَ إِلَيْهِ جَيْشَ السَّفِيَانِيِّ  
فَيُخَسِّمُ اللَّهُ بِهِمْ

وَفِي خَيْرٍ آخِرٍ: يُخْرِجُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَيُقِيمُ بِهَا مَا شَاءَ  
ثُمَّ يُخْرِجُ إِلَى الْكُوفَةِ وَيَسْتَعْمَلُ عَلَيْهَا رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِهِ  
فَإِذَا نَزَلَ أَشْفَرَةَ جَاءَهُمْ كِتَابُ السَّفِيَانِيِّ أَنْ لَمْ يَقْتُلُوهُ  
لَا قَتَلَتْ مُقَاتِلِكُمْ وَلَا سَيِّئَتْ ذُرَارِيَكُمْ فَيَقْبَلُونَ عَلَى  
عَامِلِهِ فَيَقْتُلُونَهُ

فَيَأْتِيهِ الْخَبْرُ فَيَرْجِعُ الْيَمَمَ فَيَقْتُلُ قَرِيبًا  
حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَكَلَةُ كَبْشٍ ثُمَّ يُخْرِجُ إِلَى الْكُوفَةِ  
وَيَسْعَمِلُ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقْبَلُ وَيُنْزِلُ النَجْفَ -“  
ترجمہ: ”مکہ میں امام قائم علیہ السلام کی بیعت کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا  
پر کی جائے گی۔ پھر آپ مکے میں اپنی طرف سے ایک عامل مقرر کر کے مدینہ  
تشریف لیجائیں گے تو آپ کو خبر ملے گی کہ آپ کے عامل کو قتل کر دیا گیا۔“

پس نہ کہ آپ مکہ واپس آئیں گے اور اُس کے قاتلوں کو قتل کریں گے پھر مکہ  
اور مدینہ کے درمیان لوگ کو کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا اور علی ابن  
ابیطالب کی ولایت اور اُن کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دیتے چلیں  
گے، یہاں تک کہ بیدار (صحرا) میں پہنچیں گے تو سفیانی کا لشکر آپ پر خروج  
کرے گا اور لشکرِ سفیانی بیدار (صحرا) میں پہنچ کر زمین میں دھنس جائیگا  
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ مدینہ تشریف لیجائیں گے اور وہاں  
بچھ دنوں قیام کریں گے پھر کوفہ تشریف لے جائیں گے اور مدینہ میں اپنے اصحاب  
میں سے کسی کو عامل مقرر فرمائیں گے، جب آپ مقامِ شفرہ پر پہنچیں گے تو  
اہلِ مدینہ کو سفیانی کا خط ملے گا کہ، اگر تم لوگوں نے اُن کے عامل کو قتل نہ کیا تو  
ہم پہنچ کر تم سب کو قتل کر دیں گے اور تمہارے اہل و عیال کو قیدی بنالیں  
گے۔ لہذا اہلِ مدینہ آپ کے عامل کو قتل کر دیں گے۔

جب آپ کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو پلٹ کر آئیں گے اور ان لوگوں  
کو اور قریش کو اتنا قتل کریں گے کہ بس بکری کے چارے کے برابر نہ جائیں گے  
اور وہاں اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنا عامل مقرر کر کے کوفہ جائیں گے اور پھر  
نجف اشرف میں منزل فرمائیں گے۔“

### یومِ نوروزِ یومِ ظہورِ امام

(۸۴)

شیخِ اہرنِ فہر نے اپنی کتاب ”المہذب“ میں اور دوسروں نے اپنی کتابوں میں اپنے اپنے  
اسناد کے ساتھ معنی بن خنیس سے روایت تحریر کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
”یومِ النیروزِ هو یومِ الذی یظہر فیہ قائمنا اهلِ البیتِ وولایةِ الامرِ و  
یظفرہ اللہ تعالیٰ بالدجالِ فیصلبہ علی کناسۃِ الکوفۃِ ومان یومِ  
نیروزِ الآ و نحن نتوقع فیہ الفرجِ لآئتنا من آیامنا حفظتہ الفرس و  
ضیتحموہ۔“

ترجمہ: ”یومِ نوروزِ وہ دن ہے جس میں ہم اہلِ بیت کا قائم ظہور کریگا، اور انہیں دجال پر فتح ہوگی اور وہ دجال  
کو کناسہ کوفہ میں سولی پر چڑھا دیں گے اور ہر سال نوروز کو ہم نوگ فرج و کشادگی کی امید رکھتے  
ہیں اس لیے کہ یہ ہمارا دن ہے جسک اہلِ فارس نے حفاظت کی اور تم لوگوں نے اسے خالی کر دیا۔“



# بهارِ الاخوار

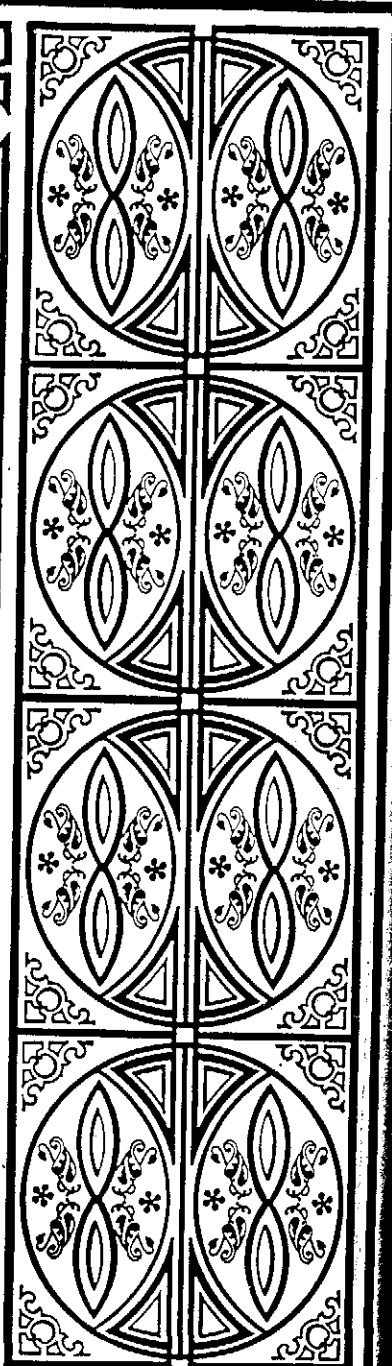


## باب

پست و پفتم



سیرت و اخلاقِ امام زمانہ  
تعدادِ اصحاب اور ان کے  
حالات



## باب ۲۷

سیرت و اخلاق امام زمانہؑ . تعداد اصحاب اور ان کے حالات

### ① نظام زمینداری کا خاتمہ

بارون نے ابن زیاد سے اور ابن زیاد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ اپنے پسر بزرگوار سے روایت نقل کی ہے کہ :

قال: " اذ اقام قائمتنا اضمحلت القطائع فلا قطائع - "

آپ نے فرمایا: " جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین کے نظام مالگداری و مقاطعہ کو ختم کر دیگا " (قرب الاسناد)

### ② تین جدید احکام کا نفاذ

ابن موسیٰ نے حمزہ بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عبداللہ بن عمران سے، انھوں نے محمد بن علی مہلانی سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ :

" لو قد قام القائم لحکم بثلاث لم یحکم بہا احد قبلة : یقتل الشیخ الزانی و یقتل مانع الزکاة ، و یورث الاخ اخواہ فی الاظلمة " جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو تین احکامات ایسے جاری کریں گے کہ ان سے قبل کسی نے جاری نہ کیے ہوں گے۔ یعنی۔ بوڑھا شخص اگر زنا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے، زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کو قتل کر دیا جائے، عالم ارواح میں اخوت پر سبھی ایک بھائی دوسرے بھائی کا وارث قرار پائے گا۔ (الخصال)

### ③ امام زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہونگے

ابی نے سعد بن یزید سے، انھوں نے مصعب بن یزید سے، انھوں نے عوام ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :  
" و یقبل القائم علیہ السلام فی خمسة و اربعین رجلاً من تسعة

احیاء : من حجت رجل و من حجت رجلان ، و من حجت ثلاثة و من حجت اربعة ، و من حجت خمسة و من حجت ستة و من حجت سبعة ، و من حجت ثمانية و من حجت تسعة

ولا یزال کذا الذک حتی یجتمع له العدد " (الخصال) ترجمہ : " امام قائم علیہ السلام نو قبیلوں میں سے پینتالیس آدمیوں کے ساتھ ظہور فرمائیں گے۔ ایک قبیلے سے ایک آدمی آئے گا، دوسرے قبیلے سے دو، تیسرے قبیلے سے تین، چوتھے قبیلے سے چار، پانچویں قبیلے سے پانچ، چھٹے قبیلے سے چھ، ساتویں قبیلے سے سات، آٹھویں قبیلے سے آٹھ، نویں قبیلے سے نو افراد آتے رہیں اور یہ تعداد پوری ہوگی " (الخصال)

### ④ علم کا پھیرا اور تلوار امام زمانہ سے اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے

احمد بن ثابت دو ایسی نے محمد بن علی بن عبدالصمد سے، انھوں نے علی بن عامر سے انھوں نے ابو جعفر ثانی حضرت امام علی النقی علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب سے امام قائم علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ :  
" ان الله تعالى ركب في صلب الحسن عيسى م (امام حسن عسکری) نطفة مباركة زكية طيبة طاهرة مطهرة ، يرضى بها كل مؤمن ممن قد اخذ الله ميثاقه في الولاية و يكفر بها كل جاحد فهو امام تقى نقى سائر مرضى هاد ممدى يحكم بالعدل و يأمر به بصدق الله عز وجل و يصدق الله في قوله يخرج من تهامة حين تظهر الدلائل و العلامات وله كنوز لا ذهب ولا فضة الا خيول مطهرة ، و رجال مسومة يجمع الله له من اقصا البلاد على عدة اهل بدر ثلاثمائة و ثلاثة عشر رجلاً معه صحيفة مختومة فيها عدد اصحابه باسمائهم و بلدانهم و طبائعهم و حلالهم و كناهم كذا دون عبدون في طاعته -

لا مکر مطهر : جان کا علاقہ تہامہ  
سلا : اسکی نسبت سے تہامی  
(دو تہامی تہامی تہامی تہامی)

فقال له أجي : وما دلائله وعلاماته يا رسول الله ؟

قَالَ لَهُ عَالِمٌ إِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ انْتَشِرْ ذَلِكَ الْعِلْمَ مِنْ نَفْسِهِ وَ  
انْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَنَادَاهُ الْعَالِمُ ، اخْرُجْ يَا وَلِيَّ اللَّهِ فَاقْتُلْ  
اَعْدَاءَ اللَّهِ ، وَهَذَا آيَاتَانِ ، وَعِلْمَانِ .

وله سيف معتمد ، فاذا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ اقْتُلْ ذَلِكَ  
السَّيْفَ مِنْ عَمْدَةٍ ، وَانْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادَاهُ السَّيْفُ : اخْرُجْ  
يَا وَلِيَّ اللَّهِ فَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَقْعُدَ عَنْ اَعْدَاءِ اللَّهِ فَيَخْرُجُ وَ  
يَقْتُلُ اَعْدَاءَ اللَّهِ حَيْثُ تَقْفِئُمْ وَيَقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَيُحْكَمُ بِحُكْمِ  
اللَّهِ يَخْرُجُ وَجِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيكَائِيْلُ عَنْ بَيْسَرَتِهِ وَسُوْفُ  
تَذَكَّرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَلَوْ جَدَّ حَيْنٌ وَافْوُضْ اَمْرِي اِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
يَا اَبِيُّ ! طُوْبِي لِمَنْ لَقِيَهُ ، وَطُوْبِي لِمَنْ اَحْبَبَهُ وَطُوْبِي لِمَنْ  
قَالَ بِهِ يَنْجِيْهِمْ مِنَ الرَّمْلِةِ وَبِالْاِقْرَارِ بِاللَّهِ وَبِرِسُوْلِهِ وَبِجَمِيْعِ  
الْاُمَّةِ يَفْتَحُ اللَّهُ لِهِمُ الْجَنَّةَ مِثْلَهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمِثْلِ الْمَسْكِ  
الَّذِي يَسْطَعُ رِيْحُهُ فَلَا يَتَغَيَّرُ اَبْدًا وَمِثْلَهُمْ فِي السَّمَاءِ كَمِثْلِ  
القَمَرِ الْمُنِيْرِ الَّذِي لَا يَطْفَأُ نُوْرَهُ اَبْدًا .

قال ابي : يا رسول الله ! كيف حال هؤلاء الائمة عن الله عز وجل ؟  
قال : ان الله تعالى انزل حلي اثنى عشر صحيفة اسم كل امام على  
خاتمه وصفته في صحيفته .

ترجمہ : ” بلاشیر اللہ تعالیٰ نے صلب امام حسن (عسکری) علیہ السلام میں ایک ایسا مبارک  
زکی ، قیّیب ، طاہر مظہر نطق و دیعت قرار دیا ہے جس کا ہر وہ مومن مقرر و مجب  
ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی ولایت کا عہد و میثاق لے لیا ہوگا اور جس سے  
ہر کافر و منکر خدا و رسول ” انکار کرے گا۔ وہ امام ہوگا ، صاحب تقویٰ اور صاحب  
طہارت ہوگا ، وہ راضی برضائے الہی اور بادی و مہدی ہوگا ، وہ عدل کے ساتھ  
حکومت کرے گا اور عدل کا حکم دے گا ، وہ اللہ کے قول کی تصدیق کرنے والا  
ہوگا اور اللہ برتر و بزرگ اس کے قول کو سچا کر دکھائے گا۔

وہ سرزمین تہامتہ سے اس وقت خروج کرے گا جب اس کے ظہور کی تمام  
علامات ظاہر ہو چکی ہوں گی ، اس کے پاس فرمائے ہوں گے ، مگر سونے اور  
چاندی کے نہیں ، بلکہ حسین و خوبصورت گھوڑے اور نسا نثار سواروں کے فرمائے

لے مکہ معظمہ اور حجاز کے کچھ علاقے کو تہامتہ کہتے ہیں ، وہاں کے باشندے کو تہامتہ کہتے ہیں

جو مختلف ممالک سے اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ حج ہوں گے۔  
اس امام کے پاس ایک صحیفہ مہر شدہ ہوگا جس میں اس کے اصحاب کے نام اور  
ان شہروں کے نام ، ان کی طبیعت و مزاج ، ان کے خلیے اور ان کی کنیت بھی تحریر  
ہوگی۔ وہ اپنے امام کی اطاعت میں انتہائی انہماک اور جدوجہد سے کام لیں گے۔

یہ سنکر اُبی نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! اس (امام) کے دلائل و علامت کیا ہیں ؟  
آنحضرت نے ارشاد فرمایا : اس کے پاس ایک علم ہوگا ، جب وقت خروج آئے گا تو اس کا پھر یہ از خود  
کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے قوت گویائی عطا فرمائے گا تو وہ علم اس طرح کلام  
کرے گا کہ : ” اے اللہ کے ولی ! خروج کیجئے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجئے۔ “  
(پھر یہیے کا از خود کھل جانا اور امام سے کلام کرنا) یہ دونسا نیاں اور علامتیں  
ہوں گی۔

پھر ان کی سیف نیام میں ہوگی لیکن جب وقت خروج آئے گا تو سیف بھی از خود  
نیام سے باہر نکل آئے گی اور اللہ برتر و بزرگ اس کو بھی قوت کلام عطا فرمائے گا  
تو اس طرح اپنے امام سے کلام کرے گی کہ ” اے اللہ کے ولی ! اب آپ نکل کھڑے  
ہوں ، اب آپ کے لیے اللہ کے دشمنوں کو چھوڑ کر اس طرح بیٹھے رہنا جائز نہیں۔ “  
یہ سنکر آپ (علم و سیف) بے ہوشے نکل کھڑے ہوں گے اور اس وقت خدا کے دشمنوں کو جہاں  
بھی پائیں گے قتل کریں گے ، حدود الہی کو قائم کریں گے ، احکام خدا کو نافذ کریں گے  
جبریل ان کے دہانے جانب اور میکائیل بائیں جانب ہوں گے۔ اور جو میں تم سے  
کہتا ہوں اسے آئندہ یاد کرو ، اگرچہ کچھ دنوں بعد ہی ہے ، اور میں اپنا معاملہ تو اللہ  
غالب و بزرگ کے ہی سپرد کرتا ہوں۔

اے اُبی ! خوش نصیب ہے وہ جو اس (امام) سے ملاقات کرے گا ، سعادت مند ہے وہ جو  
ان سے محبت کرے گا ، اور خوش قسمت ہے وہ جو ان کی امامت کا قائل رہے گا۔  
وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کے اقرار  
کیوجہ اللہ عزوجل اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیگا۔ ان لوگوں کی  
مثال روئے زمین پر بیشک کے مانند ہوگی جس کی خوشبو دور تک پھیلی ہے ، وہ  
کبھی خراب نہیں ہوتی ، اور آسمان پر ان کی مثال چمکتے اور نور قمر کی طرح ہے جسکی  
روشنی و نور کبھی ماند نہیں پڑتا نہ بجھتا ہے۔

اُبی نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ان ائمہ ظاہرین کا کچھ حال و احوال بیان فرمائیے ؟

آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بارہ صحیفے نازل فرمائے ہیں، اور ہر امام کا جو صحیفہ ہے اس کے اختتام پر اس کا نام اور اوصاف مرقوم ہیں۔“ (عیون الاخبار)

### ۵ شہ معراج امام تمام کا تذکرہ

ابن سعید ہاشمی نے فرات سے، انھوں نے محمد بن احمد ہمدانی سے، انھوں نے عباس بن عبد اللہ بخاری سے، انھوں نے محمد بن قاسم بن ابراہیم سے، انھوں نے ہروی سے اور انھوں نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے، اور آپ نے اپنے آبا سے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لما عرج بی الی السماء نودیت یا محمد!

فقلت: لبتک ربی وسعدیک تبارکت وتعالیت۔

فنودیت: یا محمد! أنت عبدی وانا ربک فایأی فاعبد وعلی

فتوکل، فانک نوری فی عبادی ورسولی الی خلقی وحبیبی علی

بریتی لک وامن تبعک خلقت جنتی، وامن خالفک

خلقت ناراً ولا اوصیاءک اوجبت کرامتی ولسیعتهم اوجبت ثوابی

فقلت: یارب ومن اوصیائی؟

فنودیت: یا محمد! اوصیاءک المکتوبون علی ساق عرشی فنظرت

فنظرت، وانا بین یدی ربی جل جلالہ الی ساق العرش فرأیت اثنی

عشر نوراً فی کل نور سطر أخضر علیہ اسم وصوت من اوصیائی

اولهم علی بن ابی طالب، وآخرهم ہمدانی اُمّتی۔

فقلت: یارب هؤلاء اوصیائی بعدی؟

فنودیت: یا محمد! هؤلاء اولیائی واحبائی واصفیائی وحبیبی

بعدک علی بریتی وهم اوصیاءک وخلقناک وخبیر خلقی

بعدک وعزتی وجلالی لا ظہرن بہم دینی ولا علین بہم

کلمتی ولا ظہرن الارض باخرهم من اعدائی ولا ملکته

مشارك الارض ومغاربہا، ولا سخرن لہ الریاح ولا ذللت

لہ السحاب الصعاب، ولا رقیبتہ فی الاسباب ولا نصرنتہ

بجندی ولا مدنتہ بملائکتی حتی یعلن دعوتی ویجمع

الخلق علی توحدی ثم لا دینت ملکہ ولا داولت الایام

بین اولیائی الی یوم القیامۃ۔“ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

آنحضرت ارشاد فرمایا: ”جب شب معراج مجھے آسمان پر لیا گیا تو آواز آئی لے محمد!

میں نے عرض کیا: لے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں، تری بابرکت اور عالی بارگاہ میں۔

آواز آئی: لے محمد! تم میرے بندے ہو میں تمہارا رب ہوں، صرف میری ہی عبادت

کرنا اور مجھ ہی پر توکل اور بھروسہ کرتے رہنا“ (دیکھو!) تم میرے بندوں میں میرے

نور ہو، میری مخلوق کی طرف میرے پیغامبر و فرستادہ ہو، میرے بندوں میں پری

حجت ہو، میں نے تمہارے اور تمہاری پروری کرنے والوں کے لیے اپنی جنت

اور تمہاری مخالفت کرنے والوں کے لیے اپنی جہنم پیدا کی ہیں، تیرے اوصیاء

کے لیے کرامت اور ان کے شیعوں کے لیے ثواب مقرر کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! میرے اوصیاء کون ہیں؟

آواز آئی: لے محمد! تمہارے اوصیاء کے نام ساق عرش پر مرقوم ہیں۔

(یسنکر) میں نے بارگاہ پروردگاری میں سامنے کھڑے کھڑے ساق عرش پر نظر ڈالی

تو دیکھا کہ اس پر بارہ نور ہیں اور ہر نور میں ہزار رنگ کی ایک سطر ہے، اور ہر

سطر میں میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام تحریر ہے جنہیں سے پہلا نام

علی ابن ابی طالب کا ہے اور آخری نام میری امت کے امام مہدی کا ہے۔

میں نے عرض کیا: لے میرے پروردگار! کیا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہوں گے؟

آواز آئی: (ہاں) لے محمد! یہی (انوار) میرے اولیاء، میرے جبار، میرے برگزیدہ

اور تمہارے بعد میری مخلوق پر میری حجت ہیں، یہی (انوار) تمہارے بعد

تمہارے جانشین، اور تمہارے خلیفہ و نائب اور مخلوقات میں سب سے بہتر

ہیں۔ میں اپنی عزت و جلالت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان ہی کے ذریعے

سے اپنے دین کو غالب اور گلے کو بلندی و رفعت بخشوں گا، اور ان میں سے

آخری (تاجدار و وصایت و ولایت) کے ذریعے سے زمین کو اپنے دشمنوں سے

پاک کروں گا، اور اس کو زمین کے تمام مشاقت و مغارب پر اقتدار عطا کروں گا

اس کے لیے ہوا کو مسخر کروں گا، بادلوں کو اس کا مطیع و فرمانبردار بنا دوں گا،

سارے وسائل پر اس کو قابو دوں گا، اپنی فوج سے اس کی نصرت کروں گا، اپنے

فرشتوں سے اسکی مدد کروں گا، تاکہ وہ میری طرف لوگوں کو بالاعلان دعوت دے سکے۔

اور میری توجیہ پر ساری مخلوق کو حج کر دے گا، میں اُس کی سلطنت کو ہمیشگی اور دوام بخشوں گا اور قیامت تک میرے ان اولیاء کے درمیان یہ سلطنت چلتی رہے گی۔  
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

## ۶ امام حسین کے دشمنوں کا قتل

بہرائی نے علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ہروی سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! آپ اس حدیث کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ”جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادوں کو ان کے باپ داداؤں کے جرائم کی پاداش میں قتل کریں گے“؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہوگا۔

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

”لَا تَنْزِرُ وَارِسًا وَرِثَةَ الْآخِرَةِ“ (سورة الانعام آیت ۱۷۱)

(کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

پھر اس کے کیا معنی؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر قول سچا ہے، بات یہ ہے کہ

”ولكن ذراری قتلة الحسين عليه السلام يرضون بفعال ابائهم

ويفتخرون بها، ومن رضى شيئاً كان كمن آتاه ولو أن رجلاً

قتل بالمشرك فوضى بقتله رجل بالعرب لكان الراضع عند

الله عز وجل شريك القاتل وإنما يقتلهم القائم عليه السلام اذا

خرج لرضاهم بفعل ابائهم“

قال قلت له: يا سيدي بيد القائم منكم اذا قام؟

قال: + بيد بني شيبه فيقطع ايديهم لا تهم سراق بيت الله

عز وجل۔“

آپ نے فرمایا ”ولیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادیں اپنے باپ داداؤں کے ان

تمام افعال پر راضی ہوں گی بلکہ اس پر فخر کریں گی۔“ اور یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی

بات پر راضی ہے گویا وہ بھی اس میں شریک ہے اور یہ ان کی اولادوں کی بات ہے

اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو قتل کر دے اور دوسرا شخص مغرب میں اُس کے قتل پر خوشی و رضامندی کا اظہار کرے تو اللہ کے نزدیک وہ راضی ہونے والا شخص بھی اس کے قتل میں شریک ہے۔ لہذا امام قائم علیہ السلام جب ظہور کریں گے تو ان لوگوں کو اسی لیے قتل کریں گے کہ وہ اپنے باپ داداؤں کے اس فعل پر راضی تھے۔

میں نے عرض کیا: جب امام قائمؑ خروج کریں گے تو آپ سزا دینے کا کام کہاں سے شروع کریں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ نبی شیبہ سے شروع کریں گے، ان کے ہاتھ قلم کریں گے، اس لیے کہ وہ لوگ بیت اللہ کے چور ہیں۔“  
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

## ۷ جعفر احمر سے مراد؟

حمزہ بن یعلیٰ نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے ربیع سے، انہوں نے رفید غلام ابن ہبیرہ سے، روایت کی ہے، رفید کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: فرزند رسول! میں آپ پر قربان، کیا امام قائم علیہ السلام بھی اہل سواد کے ساتھ ہی برتاؤ کریں گے جو حضرت علی امیر المؤمنین ابن ابیطالب نے کیا تھا؟

آپ نے فرمایا: ”لا، یا رفید ان علی بن ابی طالب علیہ السلام ساری اہل

السواد بما فی الجفرا لابیض وان القائم یسیر فی العرب بما فی

الجفرا الاحمر“

قال: فقلت: جعلت فداك وما الجفرا الاحمر؟

قال: فامر اصبعه على حلقه، فقال: هكذا، یعنی الذبح۔

ثم قال: یا رفید ان لكل اهل بیت نجیباً شاهدها عليهم شافعاً لثالم؟

ترجمہ: ”فرمایا: نہیں، اے رفید! حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے اہل سواد

کے ساتھ وہ برتاؤ کیا تھا جو جعفر ابیض میں تھا۔ امام قائم علیہ السلام عرب کے

ساتھ وہ برتاؤ کریں گے جو جعفر احمر میں ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، جعفر احمر کیا ہے؟

یہ سکر آپ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری، اور فرمایا: اس طرح۔

یعنی ذبح کر دیں گے۔“

## ۱. مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا کی تفسیر

ابی اور ابن ولید دونوں نے سعد سے، سعد نے برقی سے، برقی نے ابوزہر شیبہ بن انس سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابوحنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے دریافت فرمایا کہ **يَتَاوَدُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْسَ قَوْلِهِ سَيُرَوُّا فِيْهَا لِيَا لِي وَ اَيَا مَا اَمْنِيْنَ** (سبا آیت ۱۸) کا کیا مطلب ہے؟ اور زمین پر وہ خط کہاں ہے؟

ابوحنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان کا خط ہے (جہاں لوگ دن رات امن سے گزرتے ہیں)۔

یہ سنکر امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ بھی جانتے ہو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان لوگ راستے میں لوٹ لے جاتے ہیں، ان کے اسباب جھین لے جاتے ہیں اور ان کی جان کا خطرہ رہتا ہے بلکہ بعض بعض تو قتل بھی کر دیے جاتے ہیں؟ اصحاب نے کہا: جی ہاں، ایسا تو برابر ہوتا ہے۔

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش رہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے پھر فرمایا: اے ابوحنیفہ! اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: **كَانَ آمِنًا** (آل عمران ۹۶) کا کیا مطلب ہے؟

”وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا“ (آل عمران ۹۶)

(اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں ہے)

وہ کون سا مقام ہے کہ کوئی اس میں داخل ہو تو اس کے لیے امن ہے؟

ابوحنیفہ نے کہا: خانہ کعبہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس وقت عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ میں پناہ لی تو حجاج بن یوسف نے منجنيق سے سنگباری کر کے کعبہ کی چھتری کی اور عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا، کیا وہاں ابن زبیر کو امن ملا؟

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش ہو گئے۔ جب ابوحنیفہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو ابوبکر حضرت عوف بن علی میں آپ پر قسربان، ان دونوں کا کیا جواب ہے؟

آپ نے فرمایا: یا ابا بکر! **سَيُرَوُّا فِيْهَا لِيَا لِي وَ اَيَا مَا اَمْنِيْنَ**..... امینین، ”فقال: مع قائمنا اهل البيت“ جو ہم اہل بیت کا کیا تمہاری جگہ کا وہ امن میں ہوگا۔ اور **وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا** سے مراد جو ان کی بیعت کریگا، ان کے حلقے میں داخل ہوگا ان کے اصحاب میں شامل ہوگا وہ اس کے ماتحت ہوگا۔

(علل الشرح)

## ۹. حضرت محمد رحمت میں اور قائم نعمت

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن زبیر سلیمان سے، انھوں نے داؤد بن نعمان سے، انھوں نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے انکا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

” اَمَّا لَوْ قَامَ قَائِمُنَا لَعَدَّ رَدَّتْ اِلَيْهِ فُلَانَةٌ حَتَّى يَجْلِدَهَا الْحَدَّ وَ حَتَّى يَنْتَقِمَ لِابْنَةِ مُحَمَّدٍ فَاطِمَةَ مِنْهَا۔“

قلت: جعلت فداك ولم يجلد ها الحد؟

قال: لضررتها على أم ابراهيم صلى الله عليه۔

قلت: فكيف آخره الله للقائم علي السلام؟

فقال له: إن الله تبارك وتعالى بعث محمداً صلى الله عليه ورحمة وبعث القائم علي السلام نقمة“

ترجمہ: ”جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو فُلَانَةُ ان کے پاس لوٹائی جائے گی تاکہ وہ اس کو کوڑے لگائیں اور فاطمہ بنت محمد کا انتقام لیں۔“

میں نے عرض کیا: سزا میں اس کو کوڑے کیوں لگائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اُس نے اُمّ ابراہیم پر بھوٹ اور افترا کیا تھا۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ نے اس کی سزا کو مؤخر کیوں کر دیا؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نعمت کے لیے۔“ (علل الشرح)

## ۱۰. امام قائم وارث انبیاء ہیں

ابی نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے ابو خالد کاہلی سے روایت کی ہے ابو خالد کاہلی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”وَاللّٰهُ كَأَنَّ اَنْظَرَ اِلَى الْقَائِمِ عَلِيِّ السَّلَامِ وَقَدْ اسْتَدْرَجَتْهُ اِلَى الْحَجْرِ ثُمَّ يَنْشُدُ اللّٰهُ حَقَّهُ ثُمَّ يَقُولُ:

قَوْلُ الْقَائِمِ: اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يَحَاجِنِي فِي اللّٰهِ فَاَنَا اَوْلَى بِاللّٰهِ۔“

اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ يَحَاجِنِي فِي اَدَمٍ فَاَنَا اَوْلَى بِاَدَمٍ۔“

(علل الشرح)

أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجِنِي فِي نُوْحٍ فَأَنَا أَوْلَىٰ بِنُوْحٍ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجِنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوْلَىٰ بِإِبْرَاهِيمَ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجِنِي فِي مُوسَىٰ فَأَنَا أَوْلَىٰ بِمُوسَىٰ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجِنِي فِي عِيسَىٰ فَأَنَا أَوْلَىٰ بِعِيسَىٰ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجِنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَنَا أَوْلَىٰ بِمُحَمَّدٍ، أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجِنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوْلَىٰ  
 بِكِتَابِ اللَّهِ -

ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى الْمَقَامِ فَيَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَيُنشِدُ اللَّهَ حَقَّهُ -

ثُمَّ قَالَ ابُوجَعْفَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ:  
 (الْأَيَّةُ) "أَمَّنْ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْمَ وَيَجْعَلُكُمْ  
 خُلَفَاءَ فِي الْأَرْضِ" (سورة النحل آیت ۶۲)

فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَبَايِعُهُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ الثَّلَاثُ مِائَةَ وَالثَّلَاثَةَ  
 عَشَرَ، فَمَنْ كَانَ ابْتَلَىٰ بِالسِّيَرِ وَافِي، وَمَنْ لَمْ يَبْتَلِ بِالسِّيَرِ  
 فَقَدْ عَنِ فَرَاثِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ:  
 "هُمُ الْمَفْقُودُونَ عَنِ فَرَاثِهِمْ" وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَ قَاتِلُوا الْخَيْرَاتِ أَيُّهَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا اللَّهُ جَمِيعًا"  
 قَالَ: الْخَيْرَاتِ: الْوَلَايَةِ -

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ:

(الْأَيَّةُ) "وَلَكِنَّ آخِرَ تَابِعَاتِهِمُ الْعَذَابُ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ" (هُدَايَاتُ)  
 وَهُمْ وَاللَّهُ أَصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْتَمِعُونَ وَاللَّهُ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ  
 وَاحِدَةٍ فَاذْجَاءَ إِلَى الْبَيْدَاءِ يَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السَّفِيَاءِ فَيُتِ  
 فَيَأْتِيهِ اللَّهُ الْأَرْضَ نَتَّخِذُ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ:

(الْأَيَّةُ) "وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزَعُوا أَنْفُلَاتٍ فُوتَتْ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ  
 وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ رَبِّعِنَا أَقْدَامَنَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَآتَى لِكُفْرِهِمُ التَّنَادُوسُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدَةٍ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ  
 مِنْ قَبْلُ وَيَقْدُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَحِيلَ  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ (لَيْعْنَةُ الْأَيْدِي بَوَا) كَمَا فَعِلَ

بِأَشْيَاءِ عَمَّهِمْ مِنْ قَبْلُ (يعني من كان قبلاهم هلكوا) اِسْتَهْمُ كَانُوا  
 فِي شَكِّ مَرِيْبٍ" (سورة السبا آیت ۵۱ تا ۵۲)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

آپ نے فرمایا "خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیٰ نبی پشت حجر اسود سے  
 لگائے ہوتے کھڑے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کا تمام  
 لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔"

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت آدم کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں آدم کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت نوح کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں حضرت نوح کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت ابراہیم کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت ابراہیم کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت موسیٰ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں حضرت موسیٰ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت عیسیٰ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت محمد کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت محمد کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

☆ اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے بارے میں بحث کرے گا تو میں  
 ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اس کے بعد آپ مقام حضرت ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور لوگوں کو  
 اللہ کے حق کی قسم دیں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَمَّنْ ..... الْأَرْضِ"  
 (زمرہ آیت): "بھلا وہ کون ہے جو مضطر و پریشان کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اُسے  
 پکارتا ہے اور مصیبت کو دفع کرتا ہے اور جو تم کو زمین پر جان نشین بناتا ہے؟"

”اس آیت میں خدا کی قسم مضطر سے مراد امام قائم کی ذات ہے۔“

پھر سب سے پہلے حضرت جبریل ان کی بیعت کریں گے اس کے بعد تین سو تیرہ اشخاص بیعت کریں گے۔ کچھ لوگ خود سے چل کر پہنچیں گے اور کچھ راتوں رات اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے، اور انھیں لوگوں کے متعلق حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(ترجمہ آیت) ”پس تم نیکیوں میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو، اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا“ (بقرہ ۱۷۸)

آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔

نیز دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت) ”اور اگر تم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دینا...“ (سورہ ہود)

اس آیت میں بخدا ائمہ معدودہ سے مراد اصحاب امام قائم ہیں جو ایک ساعت میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر جب وہاں سے چل کر اپنے اصحاب کے ساتھ آپ بیدار (بیاباں) میں آئیں گے تو سفیانی ان پر فروغ کرے گا، اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دینگا کہ ”ان لوگوں کو پیروں کی طرف سے (شق ہو کر) لے لے۔ (نکل لے)۔“

(اور سفیانی کا لشکر زمین میں سما جائے گا) اسی کے متعلق اللہ کا قول ہے:

ترجمہ آیات: ”اور کاش کہ تم دیکھتے ان (اہل باطل) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوتے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے لے لے (نکل لے) جائیں گے (آیت ۵۶ تا ۵۷)“

اور وہ کہتے ہوں گے کہ ہم اس (حق والے گروہ) پر ایمان لے آئے (یعنی قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر اب دور مقام سے ان کی اُس تک رسائی کیسے ممکن ہے، جبکہ وہ پہلے اُس کا انکار کرتے رہے اور دور ہی بیٹھے غیب کے متعلق بلا تامل اُنکل سے باتیں بنا تے رہے۔ اور ان لوگوں کے مابین اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کرتے تھے ایک آڑ قائم کر دی جائیگی (یعنی عذاب کی آڑ) جس طرح اُن سے قبل انہی جیسے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ (یعنی جو لوگ ان سے پہلے ہلاک کر دیے گئے) بلاشبہ وہ پریشان کن شک میں مبتلا تھے۔“ (ترجمہ سورہ سبأ آیت ۵۱ تا ۵۲)

## حکومتِ امام قائم کی اک جھلک

(۱۱)

کتاب الخصال میں ہے کہ: حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے ارشاد فرمایا:

”بنا یفتح اللہ و بنا یختم اللہ و بنا یدجو ما یشاء و بنا یتثبت و بنا یدفع اللہ الزمان الکلک و بنا ینزل الغیث و فلا یغترتکم باللہ الغور، ما انزلت السماء قطرة من ماء منذ حسبه اللہ عزوجل و لو قد قام قائمنا لانزلت السماء فطرها ولا خرجت الارض بنا تها ولذہبت الشحنا و من قلوب العباد واصطلحت السباع و البہائم حتی تمشی المرأة بین العراق الی الشام لا تصنع قدمیہا الا علی الثبات و علی رأسها زبیلہا الی میہجما سبح لا تخافہ۔“

ترجمہ: ”ہم لوگوں سے ہی اللہ نے ابتداء کی ہے اور ہم پر ہی اللہ تعالیٰ ختم فرمایا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے ہی جو چاہتا ہے محفوظ رہے اور ہمارے ہی واسطے سے اللہ جو باقی رکھتا ہے (تحریر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کے واسطے سے قحط سالی دور کر دیتا ہے اور ہمارے واسطے سے ہی اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ دیکھو قریب میں مبتلا نہ رہو، جب سے اللہ نے روک دیا ہے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں برسایا، ہاں، مگر سہارا قائم جب قیام کریگا تو آسمان پانی بھی برسائے گا اور زمین اپنے پودے بھی اگائے گی، بندروں کے دلوں سے کینہ و دشمنی بھی دور ہوگی و درندوں اور چوہاؤں میں صلح و آشتی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ایسا امن و امان کا دور ہوگا، ایسی سرسبزی و شادابی کا عہد ہوگا کہ اگر کوئی عورت اپنی ٹوکرے سر پر رکھے ہوتے عراق سے شام کی طرف روانہ ہو تو اس کے قدموں کے نیچے سبزہ ہا سبزہ ہوگا اور وہ بخون چلی جائے گی کوئی درندہ بھی اُس کو نہ ستائے گا۔ (الخصال)

سہارے شیعوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں گی

(۱۲)

ابن ویدرنہ صفار سے، انھوں نے حسن بن علی بن عبد اللہ بن مغیرہ سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن ثور بن ابی فاختہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:



قال: " اذ اقام قائمنا اذهب الله عز وجل عن شيعتنا العاهة وجعل قلوبهم كزبر الحديد وجعل قوة الرجل منهم قوّة اربعين رجلاً ويكفون حكام الارض وسناهاها " (انخصال)

آپ نے فرمایا: " جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا تو اللہ برتر و بزرگ ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں دور کر دے گا ان کے دل فولاد کے مانند ہو جائیں گے۔ ایک ایک شخص میں چالیس چالیس آدمیوں کی طاقت آجائے گی اور روئے زمین پر وہی حاکم ہوں گے۔ " (انخصال)

### ۱۳ فضائل مسجد بہلہ اور امام قائم کا قیام

شیخ صدوق نے محمد بن علی بن فضل سے، انھوں نے احمد بن محمد بن عمار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حمران فلاسی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے مریم بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: يا ابا محمد راجي بصير) كافي ارضي نزل القائم في مسجد السملة باهله وعياله -

قلت: يكون منزله؟

قال: نعم، هو منزل ادريس وما بحث الله نبياً الا وقد صلى فيه والمقيم فيه كالمقيم في قسطنطينة رسول الله صلى الله عليه وآله وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه يحث اليه وما من يوم ولا ليلة الا والملائكة يا وون اليه هذا المسجد، يعبدون الله فيه يا ابا محمد! اما اني لو كنت بالقرب منك ما صليت صلاة الا فيه ثم اذا اقام قائمنا انتقم الله لرسوله ولنا اجمعين " (قصص الانبياء)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم مسجد بہلہ میں منجانب سے اہل وعیال کے وارد ہوئے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا مسجد بہلہ میں ان کی منزل وجائے قیام ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں، یہ مقام حضرت ادريس کی بھی منزل وجائے قیام رہ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اس میں قیام

کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمہ اقدس میں قیام کیا ہو۔ بہر مومن اور ہر مومنہ کا دل اس مسجد کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ نیز مرد اور بہرات اس مسجد میں ملائکہ آتے ہیں اور اس میں عبادت کرتے ہیں۔ لے ابو محمد! اگر میں تم لوگوں کے قرب و جوار میں رہتا تو اس مسجد کے سوا کسی اور جگہ ایک نماز بھی نہ پڑھتا۔ پھر یہ کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو وہ دنیا والوں کے (خدا و رسول کے دشمنوں سے) اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہمارا انتقام لے گا (قصص الانبياء)

### ۱۴ شیبہ کی اولاد پر حد سرقہ جاری ہوگی

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے اپنے بھائیوں محمد و احمد سے، انھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے سعید بن عمر جعفی سے، انھوں نے اہل مصر سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: " اما ان قائمنا لو قد قام لقد اخذ بنى شيبه وقطع

آيد بهم وطان بهم، وقال: هؤلاء سراق الله (علل الشرائع)

آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو اولاد شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھ کانٹے گا اور انہیں بازاروں میں گھمائے گا اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے چور ہیں۔ " (علل الشرائع)

### ۱۵ امام قائم کی ہمراہی میں فضیلت جہاد

شیخ مفید نے ابن قولویہ سے، انھوں نے کلینی سے، انھوں نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے یقطنی سے، انھوں نے یونس سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: " من ادرك قائمنا فقتل معه كان له اجر شهيدين ومن قتل بين يديه عدد النسا كان له اجر عشرين شهيداً "

آپ نے فرمایا: جس شخص کو ہمارے قائم کا عہد ملے اور ان کی ہمراہی میں قتل ہو جائے تو اسے دو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور جو شخص امام قائم کے ہمراہ کسی ایک دشمن کو بھی قتل کرے گا اس کو بیس شہیدوں کا اجر ملے گا " (امالی شیخ مفید)

## امام قائم اور علم کتاب سنت

(۱۶)

قال ابو جعفر عليه السلام " ان العلم بكتاب الله عز وجل وسنة نبيه صلى الله عليه وآله لينبت في قلب مهدينا كما ينبت الزرع على احسن نباته ، فمن منكم حتى يراه فليقل حين يراه " **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَالنَّبُوَّةِ وَ مَعْدِنِ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ -** (كتاب السد)

ترجمہ: "حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ کی کتاب اور سنت نبی اللہ کا علم ہمارے قائم کے دل میں اس طرح روئید ہوگا (الگے الگے) جس طرح کوئی بہت عمدہ زراعت اگتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اس وقت باقی رہے اور انہیں دیکھے تو یہ کہے:

(ترجمہ سلام) سلامتی (نازل) ہو آپ کے اوپر اے اہل بیتِ رحمت و نبوت اور علم کے ذخیرے (کان) اور رسالت کی جگہ و مقام، سلامتی ہو آپ کے اوپر اے اللہ کے بقیہ اس کا زمین میں۔" (کتاب العدد)

## احادیث ائمہ صعب مستصعب ہوتی ہیں

(۱۷)

احمد بن محمد نے جعفر بن محمد کوئی سے، انہوں نے حسن بن حماد طائی سے، انہوں نے سعد سے، اور سعد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "حدیثنا صعب مستصعب لا یحتملہ الا ملک مقرب اذنہ من رسول اذ مر من متحن او مدینة حصیة فاذا وقع امرنا وجاء مہدینا کان الرجل من شیعتنا آجری من لیث و امضی من سنان یطأ عدونا برجلہ ویضربہ بکفہ ، وذلک عند نزول رحمة الله و فرجہ علی العباد -"

(بصائر الدرجات)

ترجمہ روایت

آپ نے فرمایا "ہماری احادیث مشکل ہی نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہیں جن کا سمجھنا مشکل ترین امر

ان کو برداشت کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے) ان کا متحمل سوا مقرب فرشتے، نبی مرسل یا وہ مومن ہو سکتا جس (کے قلب کی آزمائش اللہ نے ایمان کے ذریعے) کر لی ہو۔ ان کے علاوہ دوسرا متحمل نہیں ہو سکتا۔ (سنو!) جب ہماری حکومت ہوگی اور ہمارا مہدی ظہور کریگا تو ہمارے شیعوں میں سے ہر شخص شیر سے زیادہ جرات مند، نیز سے زیادہ تیز ہوگا جو ہمارے دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کچل دیگا اور اپنے ہاتھوں سے پیٹے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور بندوں پر فرج و کشادگی کے باب کھلیں گے۔"

(بصائر الدرجات)

## امام قائم جعفر احمر پر عمل کریں گے

(۱۸)

احمر بن محمد نے ابن سنان سے، انہوں نے ابو ہبیرہ کے غلام رفید سے اور رفید نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

قال: "یا رفید! کیف انت اذا رأیت اصحاب القائم قد ضربوا فساطیطہم فی مسجد الکوفۃ ، ثم اخرج المشال الجدید علی العرب شدید -"

قال قلت: جعلت فداک ما هو؟

قال: الذبح -

قال قلت: یا حی شیء یسیر فیہم بما سار علی بن ابی طالب علیہ السلام فی اهل السواد؟

قال: لا۔ یا رفید! ان علیاً سار بما فی الجعفر الابيض وهو الکفت وهو یعلم انہ سیظن علی شیعتہ من بعدہ و ان القائم یسیر بما فی الجعفر الاحمر وهو الذبیح وهو یعلم انہ لا یظن علی شیعتہ -

آپ نے فرمایا: "اے رفید! اس وقت تیرا (تم لوگوں) کا کیا حال ہوگا، جب تو دیکھے گا کہ اصحاب قائم علیہ السلام نے اپنے نیچے مسجد کوفہ میں لگائے ہیں۔ پھر وہ ایک مثال عبدیہ نکالیں گے جو اہل عرب پر بہت سخت ہوگی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان وہ کیا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ذبح۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ اُن لوگوں کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالب کی سیرت پر عمل کریں گے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں، لے رفید! حضرت علی بن ابی طالب نے جو کچھ جفر ابیض میں تھا اس پر  
عمل کیا، اور وہ عمل تلوار کو روک لینا تھا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے بعد  
میرے شیعوں پر کیا کیا ظلم و ستم کرے گا اور امام قائم علیہ السلام ان لوگوں کے  
ساتھ وہ سلوک کریں گے جو جفر احمر میں ہے اور وہ ”ذبح“ ہے، کیونکہ وہ جانتے  
ہوں گے کہ اب یہ ہمارے شیعوں پر کوئی زیادتی نہ کر سکے گا۔ (بصائر الدرجات)

### امام قائم کے پاس عصائے موسیٰ ہے

(۱۹)

سلسلہ بن خطاب نے عبد اللہ بن محمد سے، انھوں نے منیع بن حجاج لبری سے،  
انھوں نے مجاشع سے، انھوں نے معقل سے، انھوں نے محمد بن فیض سے، انھوں نے محمد بن امام  
محمد باقر بن امام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "كان عصي موسى ۴ لآدم، فصارت الى شعيب، ثم صارت  
الى موسى بن عمران، وانشأ عندنا، وانشأ عندى بها أنفاؤ  
هى خضراء، كسبيتها حين انتزعت من شجرها، وانشأ  
لتنطق إذا استنطقت، أعدت لنا صنعا كما كان موسى  
يصنع بها، وانشأ لتروع وتلقف ما يأفكون وتصنع كما  
تؤمر، وانشأ حيث أقبلت تلقف ما يأفكون تفتح لها شفتان  
إحداهما فى الارض والاخرى فى السقف وبينهما ريجون ذراعاً  
وتلقف ما يأفكون بلسانها۔"

(اکمال الدین)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو عصا تھا وہ حضرت آدم ؑ کا  
تھا، پس اُن سے وہ عصا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا، پھر وہ حضرت  
موسى علیہ السلام کو ملا اور اب وہ عصا ہمارے پاس ہے اور اب تک ایسا  
ہی سرسبز ہے گویا ابھی درخت سے توڑا گیا ہے، جب اس سے کلام کرنے کو کہا  
جاتا ہے تو کلام بھی کرتا ہے۔ یہ ہمارے قائم علیہ السلام کے لیے رکھا ہوا ہے  
تاکہ وہ اس سے وہی کام لیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لیا تھا اور وہ اس

کو جو حکم دیں گے وہ اس پر عمل کرے گا، اور جب وہ آگے بڑھے گا تو جتنی بھی  
کرشمہ سازیاں ہوں گی سب کو ہٹ کر جاتے گا، اس کے دو ہونٹ اس قدر  
بڑے ہیں کہ جب وہ منہ کھولتا ہے تو ایک لب زمین پر اور دوسرا چھت پر  
ہوتا ہے ان دونوں لبوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ذراع (ہاتھ) ہوتا ہے  
اور جو چیز مقابلے آئے گی سب کو نکل لے گا۔"

”

آبی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے سلمہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔  
(اکمال الدین)

### آنحضرت کی زرہ امام قائم کے جسم پر ہوگی

(۲۰)

ابراہیم نے برقی سے، انھوں نے برنطی وغیرہ سے، انھوں نے ابوالیوب حذرار  
سے، ابوالیوب نے ابولبیر سے اور ابولبیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا: (فرزند رسول!) میں آپ کے  
قربان ہوجاؤں، میری دلی تمنا ہے کہ ذرا میں آپ کے سینہ مبارک و مقدس کو مس کروں۔  
آپ نے ارشاد فرمایا: "کرو۔"

اجازت پا کر (بڑی مسرت سے) میں نے اُن جناب کے سینہ اقدس اور دوش مبارک  
کو مس کیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: مگر اے ابو محمد! اس کی کیا حاجت تھی؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے آپ کے پدر گرامی قدر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائم  
کا سینہ مبارک کشادہ ہوگا، دونوں کاندھوں کے درمیان کی کشادگی کافی ہوگی۔

آپ نے ارشاد فرمایا: لے ابو محمد! میرے پدر عالی قدر نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
زرہ مبارک زیب تن فرمائی تو وہ زمین تک لٹک آئی، پھر میں نے پہنی تو میرے لیے  
بھی ایسی ہی ثابت ہوئی۔ اب وہ زرہ امام قائم کے لیے محفوظ ہے اور وہ اُن کے جسم  
پر اسی طرح ٹھیک آئے گی جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
جسم مطہر پر ٹھیک تھی۔ (علاوہ ازیں یہ کہ میرا سن چالیس سال سے زائد ہو چکا ہے) جبکہ  
امام قائم وہ ہوں گے جن کا سن چالیس سال سے زیادہ کا نظر نہ آئے گا۔

(عربی متن یہ ہے) فقال: یا ابا محمد! انّ آبی لبس درع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وکانت

تسحب على الارض وانی لبستها فکانت وکانت وانشأ تکون من القائم

حمران بن اعین سے روایت کی ہے، حمران کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ لوگ انبیاء ہیں؟

قال: لا۔ قلت: فقد حدثني من لا اتهم انك قلت: انكم انبياء؟ قال: من هو ابو الخطاب؟ قال قلت: نعم۔

قال: كنت اذا اهجرت؟ قال قلت: فيما تحكمون؟

قال: نحكم بحكم آل داود

آپ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے عرض کیا، مگر میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ انبیاء ہیں؟

آپ نے فرمایا: "وہ ابو الخطاب ہوگا (جس نے یہ حرکت کی ہے)؟"

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (اسی نے کہا ہے)

آپ نے فرمایا: اسی لیے تم بھی ہڈیاں بکنے لگے۔

میں نے عرض کیا: پھر آپ حضرات فیصلے کس بنا پر کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: "جس بنا پر آل داود فیصلے کیا کرتے تھے اسی بنا پر ہم بھی فیصلے کرتے ہیں،"

### ۲۲) امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلے کریں گے

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے منصور بن یونس سے، انہوں نے فضیل الاعور سے، انہوں نے ابو عبیدہ سے، ابو عبیدہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا قام قائم آل محمد يحكم بحكم داود وسليمان لا يسأل الناس بيته"

آپ نے فرمایا: "جب حضرت قائم آل محمد ظہور و قیام کریں گے تو وہ بھی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی طرح (مقدمات کا) فیصلہ کریں گے اور کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔" (بصائر الدرجات)

### ۲۵) امام قائم فصل الخطاب

حسن بن ظریف سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا اور دریافت کیا کہ جب حضرت

كما كانت من رسول الله صلى الله عليه وآله مشتمة كانه ترفع

لطاقها بحلقيتين، وليس صاحب هذا الامر من جاز اربعين

(بصائر الدرجات)

### ۲۱) امام قائم حضرت داؤد کے مانند

### مقدمات کے فیصلے کیا کریں گے

عبد اللہ بن جعفر نے محمد بن عیسیٰ سے

انہوں نے یونس سے، انہوں نے حرز سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "لن تذهب الدنيا حتى يخرج رجل منا اهل البيت يحكم

داود وال داود لا يسأل الناس بيته" (بصائر الدرجات)

آپ نے فرمایا: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا مرد (نہ پیدا ہو جائے) (خروج نہ کرے جو حضرت داؤد اور آل داؤد علیہ السلام

کی طرح فیصلے نہ کرے، وہ کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے

گا۔ ہر شخص کا فیصلہ اپنے علم کی بنیاد پر کرے گا۔"

(بصائر الدرجات)

### ۲۲) امام زمانہ کے فیصلے

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انہوں نے ابان سے روایت کی ہے، ان کا

بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے

فرمایا: "لا يذهب الدنيا حتى يخرج رجل مني يحكم بحكم داود وسليمان لا يسأل الناس بيته"

آل داؤد لا يسأل عن بيته، يعطى كل نفس حكمها"

"دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا

ہو جائے جو آل داؤد کی حکومت کی طرح حکومت نہ کرے، وہ کسی بھی

مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص کا فیصلہ خود (اپنے علم)

سے کرے گا۔"

(بصائر الدرجات)

### ۲۳) وہ ابو الخطاب ہی ہو سکتا ہے؟

محمد بن حسین نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو خالد قماط سے، انہوں نے

امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ لوگوں کے فیصلے کس بنیاد پر کیا کریں گے؟ اور ارادہ کیا تھا کہ چوتھیہ بخار کے لیے بھی دریافت کروں گا، مگر بھول گیا۔

جواب آیا: ”سألت عن الامام، فاذا قام بقبضی بین الناس بعلمه

كقضاء داود عليه السلام لا يسأل البيئنة“

ترجمہ: ”تم نے امام قائم علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ تو سنو! جب

آپ ظہور کریں گے تو لوگوں کے فیصلے اپنے علم کی بنا پر کیا کریں گے

جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام فیصلے کرتے تھے، اور آپ کسی سے

ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ (اور آپ کا فیصلہ بھی حضرت داؤد کی طرح

فصل الخطاب ہوگا۔) (بصائر الدرجات)

### سورہ رحمن کی آیت کی تفسیر

(۲۶)

ابراہیم بن ہاشم نے سلیمان دہلی سے، انھوں نے معاویہ دہلی سے اور انھوں نے

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”يَعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسَبْتِهَا هُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ“ (سورہ رحمن)

کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے معاویہ بتاؤ کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن مجرموں کو ان کی پشیمانوں سے شناخت

کرنے گا اور ان کے متعلق حکم دے گا کہ ان کے سر کے بال اور ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے:

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس نے ان مجرموں کو پیدا کیا ہے اور جو بھی اس کی مخلوق ہیں وہ ان کے

پہچاننے کے لیے نشانی کا محتاج کیسے ہو سکتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: ”لو قام قائمنا أعطاه الله السيما فيأمر بالكفر فيؤخذ

بنواصيتهم واقدامهم ثم يخط بالسيف خطا“

ترجمہ: ”جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک سیما (نشانی) بتا دے گا

اس کے ذریعے سے پتہ چل جائے گا کہ کافر کون ہے اور آپ حکم دیں گے کہ کافر کے

بال اور اس ٹانگ پکڑ کر گھسیٹے ہوئے لائیں گے اور اس کو تہ تیغ کریں گے“

(بصائر الدرجات)

### امام زانہ کی سواری میں ابر صعب ہوگا

(۲۷)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابو خالد اور ابو سلام سے اور انھوں نے

سورہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: امان ذ القوسين قد خيّر السحابين فاختار الذلول وذخر

لصاحبكم الصعب“

قال قلت: وما الصعب؟

قال: ما كان من سحاب فيه رعد وصاعقة أو برق فصاحبكم

يركب أمّا رتد سيركب السحاب ويرقى في الاسباب

السموات السبع والارضين السبع، خمس عوام واثنان

خبران“ (بصائر الدرجات)

ترجمہ: آپ نے فرمایا ”ذوالقرنین کو دو سماہوں (بادلوں) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لیے

منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے نرم و متواضع سحاب کو منتخب کر لیا۔

اور صعب و سخت سحاب کو تمھارے صاحب امر کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: سحاب صعب (سخت بادلوں) کسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ ابر ہے جس میں گرج و چمک ہو جلیاں کوندقی ہوں۔ وہ تمھارے صاحب

کی سواری ہوگا آپ ابر پر سوار ہو کر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی

سیر کریں گے جنہیں سے پانچ زمینیں آباد ہوں گی اور دو زمینیں غیر آباد ہوں گی“

(اختصاص) (بصائر الدرجات)

احمد بن محمد نے علی بن سنان سے، انھوں نے عبد الرحیم سے اور انھوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

(اختصاص)

### امام قائم کی مخصوص سواری

(۲۸)

محمد بن ہارون نے سہیل بن زیاد ابو یحییٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

إن الله خيّر ذ القوسين السحابين الذلول والصعب فاختار

الذلول وهو ما ليس فيه برق ولا رعد ولو اختار الصعب لم يكن

لَهُ ذَلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ أَخْرَجَهُ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو نرم اور سخت و دو طرح کے بادلوں میں سے ایک  
منتخب کر لینے کا اختیار دیا تو انھوں نے نرم بادل کو منتخب کیا جس میں گرج و چمک  
نہیں ہوتی، اگر وہ سخت کو منتخب کرتے تو یہ ان کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے  
سخت (رعد و برق والے) بادل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قائم قائم علیہ السلام  
کے تابع فرمان رکھا ہے۔ (اختصاص و بصائر الدرجات)

### حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا حکم

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں  
نے حسین ابن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی بن امام موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

قال: " لا دين لمن لا ورع له ولا ايمان لمن لا تقية له  
ان اكرم عند الله عز وجل اعلمكم بالتقية قبل  
خروج قائمتنا فمن تركها قبل خروج قائمتنا فليس منا  
فقيل له: يا ابن رسول الله! ومن القائم منكم اهل البيت؟

قال: الرابع من ولدي ابن سيدة الاما يطهر الله به  
الارض من كل جور ويقدر سها من كل ظلم وهو الذي  
يشك الناس في ولادته وهو صاحب الغيبة قبل  
خروجه، فاذا خرج اشرفت الارض بنور ربها ووضع  
ميزان العدل بين الناس، فلا ينظم احد احدًا -  
وهو الذي تطوى له الارض، ولا يكون له ظل"

وهو الذي ينادي مناد من السماء باسمه، يسبغه  
جميع اهل الارض بالدعاء اليه، يقول: "الا ان  
حجة الله قد طهر عند بيت الله فاتبعوه فان الحق  
معه وفيه"، وهو قول الله عز وجل:

(الاية) " ان نشأ نزل عليهم من السماء آية  
فقللت اعناقهم لعماء خضعين " (الشعراء آية ۴)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جس شخص میں ورع اور تقویٰ (گناہوں سے بچنا) نہیں اُس میں دین نہیں  
جس میں تقیہ نہیں، اس میں ایمان نہیں، اللہ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے  
زیادہ مکرم وہ ہے جو ہمارے امام قائم کے ظہور سے قبل تقیہ پر عمل کرتا رہے،  
جو شخص ظہور امام قائم سے قبل تقیہ ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپ سے عرض کیا گیا: فرزند رسول! آپ اہل بیت میں سے امام قائم کون ہے؟  
آپ نے فرمایا: میری نسل میں سے چوتھا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے زمین کو ہر طرح کے  
ظلم و جور سے پاک کرے گا، یہی وہ ہوں گے جن کی ولادت میں لوگوں کو شک  
رہے گا، ان کے لیے ظہور سے پہلے غیبت ہے جب ان کا ظہور ہوگا تو زمین  
پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی، عدل کی ترازو لوگوں کے درمیان نصب  
کر دی جائے گی اور کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کر سکے گا۔

یہی وہ ہوں گے جن کے لیے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائیگی) ان کے  
جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جن کے نام کا آسمان سے  
اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو ان کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہل زمین  
سنیں گے اور وہ منادی کہے گا کہ:

"آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے خانہ کعبہ کے پاس ظہور کیا ہے تم لوگ  
ان کی پیروی کرو کیونکہ حق ان کے ساتھ ہے اور ان میں (حق) ہے۔"

چنانچہ اللہ برتر و بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: " اگر ہم چاہتے تو ان لوگوں پر آسمان سے ایک معجزہ نازل کر دیتے  
پس ذلت سے ان کی گردنیں جھک جاتیں۔ " (شعراء آیت ۴)

(اکمال الدین)

\* کتاب اعلام الوری میں علی سے اسی کے مثل ایک روایت ہے۔

### امام قائم کی جسمانی قوت

(۳۰)

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ربیان بن صلت سے روایت  
کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (فرزند رسول!) کیا  
آپ صاحب الامر ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں! انا صاحب هذا الامر، ولكنی لست بالذی أملأها عدلاً كما

ملئت جوراً وكيف اكون ذاك على ما ترى من ضعف بدني؟  
وانّ القائم هو الذي اذا خرج كان في سن الشيخوخه، ومنظر  
الشباب قوياً في بدنه حتى يومئذ يده الى اعظم شجرة  
على وجه الارض لقلعها، ولو صاح بين الجبال لتدكككت  
صخورها ليكون معه عصا موسى وخاتم سليمان، ذاك الرابع  
من ولدي يغيبه الله في سترة ما شاء الله، ثم يظهره فيملا  
به الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً“ (اعلام الوری)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”ہاں، میں صاحب الامر تو ہوں، مگر وہ صاحب الامر نہیں جو زمین کو عدل و داد  
سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، اور میں وہ صاحب الامر ہوں  
جیسے ہو سکتا ہوں، تم تو دیکھتے ہو کہ میں جہاں کی طرح پرکتا کر دو رہوں، جبکہ وہ  
صاحب الامر اور قائم تو ایسا ہوگا جس کا سن تو بوڑھوں جیسا مگر شکل و صورت  
جو انوں جیسی ہوگی، اس کے بدن میں اتنی قوت ہوگی کہ اگر وہ چاہے گا تو بڑے سے  
بڑے تناور درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دے گا، اور پہاڑوں کے درمیان  
چیخ مارے گا تو ان کی چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی، اُس کے پاس حضرت موسیٰ  
کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی، وہ میری نسل میں چوتھی پشت میں تولد  
ہوگا، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو پردہ غیب میں رکھے گا۔ اس کے بعد  
اس کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے  
پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (اعلام الوری)

اعلام الوری میں ایک اور روایت اس اضافہ کے ساتھ ہے لوگ منادی کی ندا  
کو بعید و قریب سے یکساں سنیں جو مومنوں کے لیے تو باعثِ رحمت ہوگی  
مگر کافروں کے لیے عذاب۔ (اعلام الوری)

### ذوالقرنین کی غیبت

(۳۱)

منظر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے (محمد بن نصیر  
سے)، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے (حماد بن عیسیٰ سے) انھوں نے عمرو بن شمر سے،  
انھوں نے جابر جعفی سے، انھوں نے جابر انصاری سے، اور جابر انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

قال: ”انّ ذالقرنین كان عبداً صالحاً جعله الله حجّة على عباده  
فدعا قومه الى الله عزوجلّ و امرهم بتقوا، و فصر بوه  
على قبرته فغاب عنهم زماناً حتى قيل مات او هلك باي  
واد سلك - ثم ظهر ورجع الى قومه فصر بوه على قبرته.  
الا وفيكم من هو على سنته - وانّ الله عزوجلّ مكن  
له في الارض و آتاه من كلّ شيء سبباً، و بلغ المشرق  
و المغرب، و انّ الله تبارك و تعالیٰ سيجري سنته في القائم  
من ولدي و يبلغه شرق الارض و غربها حتى لا يبقى سهل  
ولا موضع من سهل ولا جبل و طئه ذوالقرنين الا و طئه  
و يظهر الله له كنوز الارض و معادنها و ينصره بالرعب  
يملا الارض عدلاً و قسطاً كما ملئت جوراً و ظلماً.

انحضرت نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ ”ذوالقرنین ایک عبد صالح تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بندوں پر حجت قرار  
دیا تھا، انھوں نے اپنی قوم کو اللہ عزوجلّ کی طرف دعوت دی اور انھیں تقویٰ  
اختیار کرنے کے لیے کہا، مگر ان لوگوں نے ان کے سر پر مارا (زخمی کر دیا)۔  
چنانچہ وہ ایک زمانے تک ان سے غائب رہے، پہاڑ تک کہ لوگ سمجھ گئے کہ  
وہ مر گئے یا کسی جگہ ہلاک ہو گئے یا وہ کسی وادی میں چلے گئے۔ مگر پھر انھوں نے  
ظہور کیا اور اپنی قوم کے پاس آئے۔ انھوں نے دوبارہ ان کے سر پر ضرب لگائی  
مگر ان چند لوگوں کے علاوہ جو سنت ذوالقرنین پر قائم تھے۔ پھر اللہ عزوجلّ  
نے روئے زمین پر ذوالقرنین کو اقتدار دیا اور ہر چیز کا سبب و وسیلہ عطا کیا وہ  
مشرق و مغرب تک جا پہنچے۔ اور اللہ عزوجلّ کی وادیاں ذوالقرنین کا یہی طبیعت  
سنت میرے فرزند امام قائم میں بھی جاری کریگا، وہ بھی زمین کے مشرق و مغرب  
تک پہنچیں گے، کوئی میدانی علاقہ یا کوئی پہاڑی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جس میں  
ذوالقرنین کے قدم پہنچے ہوں اور ان کے قدم نہ پہنچیں۔ ان کے لیے زمین اپنے  
خزانے اور معدنیات اُگل دے گی۔ اللہ عزوجلّ رعب و ڈر سے ان کی نصرت  
کے گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور  
سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (اکمال الدین)

### مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت ہے

(۳۲)

سعد نے ابو ہاشم جعفری سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: إذا قام القائم أمر بهدم المنار والمقاصير التي في المساجد

قلت في نفسي: لا يجي معنى هذا؟

فأقبل علي فقال: معنى هذا أنها محدثة مبتدعة لم بينها نبي

ولا حجة

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب امام قائم ظہور و قیام کریں گے تو مسجدوں کے تمام مینار اور مقصورے منہدم کر دیں گے۔"

سینے اپنے دل میں کہا: اس کے کیا معنی؟ (ایسا کیوں ہوگا)

فوراً آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کے معنی یہ کہ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں۔ یہ مینار اور مقصورہ نہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر کرایا اور نہ کسی حجت خدا نے؟

(غیبیہ طوسی)

### شکرِ امام زائدہ کی تعداد

(۳۳)

ابن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عسینی سے، انھوں نے ابو زری سے، انھوں نے ابو عمیر سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ امام قائم علیہ السلام کے ساتھ خروج کرنے والے کتنے لوگ ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "ما يخرج الا في اولى قوة وما يكون اولو القوة اقل من عشرة آلاف"

"وہ صاحب قوت ہو کر خروج کریں گے اور صاحب قوت ہونے کے لیے کم از کم دس ہزار افراد کی ضرورت ہوگی۔"

(اکمال الدین)

### اصحابِ امام قائم کی تعداد

(۳۴)

عطاء نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے

انھوں نے ابو خالد قنطاط سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت سید العابدین امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"المفقودون عن فرسهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عداة

أهل بدر فيصبحون بمكة وهو قول الله عز وجل:

(الاية) "أينما تكونوا يأت بكم الله جوبيحا" (سورہ بقرہ ۱۴۱)

آپ نے فرمایا "وہ لوگ جو اپنے بستروں سے غائب ہوں گے اُن کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی اور وہ صبح ہوتے مکہ جا پہنچیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں یکجا جمع کر دے گا۔" (نقرہ ۱۳۸)

امام نے فرمایا "وہم اصحاب القائم" (اور وہی اصحاب قائم)

(اکمال الدین)

### آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

(۳۵)

ابن ولید نے محمد عطار سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے منذر سے، انھوں نے بکار بن ابو بکر سے، انھوں نے عبد اللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے (ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، آشنا گفتگو میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ہمیں اُن حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

قال: "يصبغ احدكم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب

"طاعة معروفة"

آپ نے فرمایا: "تم لوگ سو رہے ہو گے کہ تمہارے سر ہانے سے (تکیوں کے نیچے سے)

ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: طاعة معروفة"

یعنی اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(اکمال الدین)

### يُظهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كَلْبُهُ كِتَابُ

(۳۶)

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے

انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ عزوجل کے



اِس قَوْلٍ: هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْبُدْعِ وَرَدَّيْنِ الْحَقِّ لِيُظَهِّرَهُ  
عَلَى الَّذِيْنَ كُذِّبَ وَكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورة توبه آیت ۳۲)  
(سورة انف آیت ۹)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

” وَ اَللّٰهُ مَا نَزَلَ تَاوِيْلَهَا بَعْدَ وَلَا يَنْزِلُ تَاوِيْلَهَا حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَائِمُ ۚ  
فَاِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ لَمْ يَبْقَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا مُشْرِكٌ بِالْاِمَامِ الْاَكْبَرِ  
كَرَّاهٍ خَرُوجَهُ حَتّٰى لَوْ كَانَ كَافِرًا وَّ مُشْرِكًا فِى بَطْنِ صَخْرَةٍ  
لَقَالَتْ: يَا مُؤْمِنِ فِى بَطْنِى كَافِرٌ فَاسْكُرْنِىْ وَاَقْتُلْنِىْ (اكمال الدين)

ترجمہ آیت ” - وہ وہی ذات (انکس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ  
(سورة توبه ۳۲) بھیجا، تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کشا ہی ناگوار ہو۔“  
اس آیت کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ روایت: ” بخدا جب سے یہ آیت نازل ہوئی آج تک نہ اس کی تاویل سامنے آئی، اور  
جب تک امام قائم کا ظہور نہ ہو، نہ اس کی تاویل سامنے آئے گی رہاں جب  
ان کا ظہور ہوگا تو نہ کوئی کافر باللہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مشرک بالامام جو ان کے  
ظہور کو پسند کرے، اور اگر کوئی کافر یا مشرک خوفزدہ کسی پتھر کی چٹان کے  
نیچے بھی جا چھے گا تو وہ پتھر کی چٹان پکا کر کہے گی کہ لے موں! میرے نیچے  
ایک کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے تم مجھے توڑ کر اسے نکالو اور قتل کر دو“ (اكمال الدين)

مکہ سے نجف کی طرف امام قائم کی  
روانگی حجر موٹی کے ساتھ ہوگی

(۳۴)

ماجیلوہ نے حجر عطار سے، انھوں نے  
ابن عینی اور ابن ابی خطاب سے ایک ساتھ، انھوں نے حجر بن سنان سے، انھوں نے ابوجارود سے  
انھوں نے حضرت ابوجعفر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال ۴: ” اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عَلَي السَّلَامِ مِنْ مَكَّةَ يَبْدَأُ بِمَنَادِيهِ:  
” اَلَا لَا يَحْمِلُنَّ اَحَدٌ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَحَمَلٌ مَعَهُ  
حَجْرٌ مَوْسِيٌّ بِنَ عَمْرٍا وَهُوَ وَقْرٌ بَعِيْرٌ فَلَا يَنْزِلُ مِنْزَلًا  
اِلَّا اَنْفَجَرَتْ مِنْهُ عَيُونٌ، فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ لَمْ  
كَانَ ظَمًا نَارُ رُومِ، وَرُوِيَتْ دَوَابُّهُمْ حَتّٰى يَنْزِلُوْا الْجَنَّةَ مِنْ ظَهْرِ الْكَوْكَبِ

آپ نے فرمایا: ” حضرت امام قائم علیہ السلام جب مکہ سے روانہ ہوں گے تو ان کی جانب سے  
ایک مناری اعلان کرے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لیس کر  
چلے کہیں کہ امام قائم کے ساتھ حجہ حضرت موسیٰ ہوگا جو ایک اونٹ پر بار ہوگا،  
اور آپ جس منزل پر قیام فرمائیں گے اُس حجر موسیٰ سے مختلف چٹے پھوٹے ٹکڑے لگیں گے  
جس سے ہر بھوکا شکم سیر ہوگا اور ہر پیاسے شخص اور ان کی سواری کے جانوروں کی  
بھی پیاس بجھے گی، یہاں تک کہ آپ منزل بہ منزل چل کر پشت کو ذرے سے ہوتے ہوتے  
نجف پہنچیں گے۔“ (اكمال الدين)

\* غیبہ نعمانی میں بھی محمد بن ہمام اور محمد بن حسن بن جہور سے، انھوں نے  
حسن بن محمد بن جہور سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سلیمان  
بن ساعد سے اور انھوں نے ابوجارود سے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)  
\* اور بصائر الدرجات میں بھی محمد بن حسین نے موسیٰ بن سعید سے، انھوں نے  
عبداللہ بن قاسم سے، انھوں نے ابوسعید خراسانی سے، انھوں نے حضرت  
ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدر  
سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

امام قائم صاحب معرفت ہونگے

(۳۸)

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن یزید سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے  
نے ابان بن عثمان سے۔ انھوں نے ابان بن تعلق سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام نے فرمایا:

” اِذَا قَامَ قَائِمٌ عَلَي السَّلَامِ لَمْ يَقُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ اِحَدٌ مِنْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ  
اِلَّا عَرَفَهُ صَالِحٌ هُوَامٌ طَالِحٌ؟ اَلَا وَفِيْهِ آيَةٌ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ  
وَهُوَ السَّبِيْلُ الْمَقِيْمُ“

ترجمہ ” جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو رحمن کی مخلوق میں سے جو بھی آپ  
کے سامنے آئے گا آپ اُسے فوراً پہچان لیں گے کہ نیک کون ہے اور بُر کون ہے؟  
آگاہ ہو، اس میں بھی اہل فکر و نظر کے لیے نشانی ہے اور یہ ایک صحیح و مقیم راستہ ہے“  
(اكمال الدين)

### ۳۹) اسلام میں دو خون ہیں ... ؟

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ نے ارشاد فرمایا: ”دماں فی الاسلام حلال من اللہ عزوجل لا یقضى فیما احد بحکم اللہ عزوجل حتی یبعث اللہ القائم من اهل البيت فیحکم فیہما بحکم اللہ عزوجل لا یرید فیہ بیئنة : الزانی المحصن یرجہ و مانع الزکاة یضرب رقبته“ (اکمال الدین)

ترجمہ ”اسلام میں دو خون حلال ہیں، مگر آج تک حکیم خدا کے مہابن کسی نے اس کا فیصلہ نہیں کیا، البتہ جب ہم اہل بیت میں سے امام قائمؑ ظہور کریں گے تو وہ حکم خدا کو جاری کریں گے اور کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ ایک زنا محصنہ (زانی محصن، یعنی وہ زانی جس کی زوجہ موجود ہو اور وہ زنا کرے۔) (شادی شدہ) تو امام قائمؑ اس کے رحم کا حکم دیں گے (سنگسار کا حکم ہوگا) دوسرا وہ شخص جو زکاة دینے سے انکار کرے گا تو اس کی گردن مار دینے کا حکم دیں گے“ (اکمال الدین)

### ۴۰) نصرتِ امام قائم کیلئے فرشتوں کا نزول

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

”کأتی انظر الی القائم علی ظہر نجف (فاذا استوی علی ظہر النجف) ركب فوسأدهم ائبتق بین عینیہ شراخ ثم ینتقض به فوسه یتقی اهل بلدة إلا وهم یظنون أنه معهم فی بلادهم، فاذا نشر رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحط علیہ آلف ملک وثلاثه عشر ملکاً کم ینتظرون القائمؑ وهم الذین كانوا مع نوح علی السلام فی السفینة والذین كانوا مع ابراهیم الخلیل علی السلام حیث ألقى فی النار وكانوا مع عیسیٰ علی السلام حیث رفع، واربعة آلف مسویین ومردفین وثلاثمائة وثلاثه عشر ملکاً یوم بدر وأربعة آلف مملک الذین هبطوا یریدون القتال مع الحسین بن علیؑ فکم

یؤذن لهم فصعدوا فی الاستیذان وهبطوا وقد قتل الحسین علی السلام فرسم شعث غبر یتکون عند قبر الحسین الی یوم القیامة وما بین قبر الحسین الی السماء مختلف الملائكة -“ (اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشت و نجف پہنچے ہیں، اور جب آپ پشت و نجف پر پہنچیں گے تو ایک چنگبرے گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہوگی۔ آپ کا گھوڑا ایک چغیر پھری لے گا، اہل شہر میں سے ہر ایک شخص یہی سمجھے گا کہ یہ بھی ہم ہی لوگوں میں سے کوئی شخص ہے، مگر جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا پھر پرا لہرائیں گے تو تیرہ ہزار وہ ملائکہ آسمان سے اتریں گے جو اب تک امام قائمؑ کا انتظار کر رہے تھے۔“

یہی ملائکہ حضرت نوحؑ کے ساتھ آپ کی کشتی میں تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو آپ کے ساتھ تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا تو آپ کے ساتھ تھے۔ نیز چار ہزار فرشتے ایسے گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن پر نشان لگا ہوا اور دو ہری سواروں والے ہوں گے۔ پھر تین سو تیرہ وہ جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار فرشتے وہ بھی ہوں گے جو یوم عاشور امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرنا چاہتے تھے مگر امامؑ نے ان کو اجازت نہ دی تھی تو وہ پرواز کر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کر کے قبر حسینؑ پر معوم و سوگوار اور گریہ کنان تاقیامت مجاور بنے ہوئے ہوں گے اور قبر حسینؑ سے آسمان کے درمیان ان فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی رہتی ہے۔“ (اکمال الدین)

### ۴۱) حضرت جبریل آپ کے علمبردار ہوں گے

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”کأتی انظر الی القائم قد ظہر علی نجف الکوفة فاذا اظہر علی النجف نشر رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودھا من عمد

عِشْرَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَاثِرَهَا مِنْ نَصْرِ اللَّهِ جَلَّ جَلَلُهُ  
لَا يَسْهُوِي بِهَا إِلَى أَحَدٍ إِلَّا أَهْلَكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ“  
قال: قلت: تكون معه أو يؤتى بها؟

قال: بل يؤتى بها يأتيه بها جبريل عليه السلام“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشت و نچت پر  
نمودار ہوئے، اور انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
وہ علم مبارک لہرایا جس کا عمود، عرش کے عمودوں میں سے ایک ہے اور  
اس کو لیکر جبر جا رہے ہیں اللہ جل جلالہ وہاں مشرکوں اور کافروں کو  
ہلاک کر رہا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم ۴ وہ علم خود اٹھائے ہوتے ہوں گے یا کوئی اور آپ کے  
ساتھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: حضرت جبریل اٹھائے ہوتے آپ کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔“

(اکمال الدین)

### منبر کوفہ سے خطبہ امام زمانہ ۴

(۳۶)

ماجیلوئیہ نے اپنے چچا سے، انہوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے،  
انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، اور مفضل نے حضرت امام جعفر صادق ۴  
سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا:

”كَأَنِّي أُنظَرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ وَحَوْلِ أَصْحَابِهِ  
ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عِدَّةَ أَهْلِ بَدْرٍ وَهُمْ  
أَصْحَابُ الْاَلْوِيَةِ وَهُمْ حُكَّامُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ عَلَى خَلْقِهِ  
حَتَّى يَسْتَخْرَجَ مِنْ قِبَائِهِ كِتَابًا مَحْتُمًا بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ  
عَمِدَ مَعْمُودٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَجْفَلُونَ عَنْهُ  
إِجْفَالَ الْغَنَمِ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الْوَزِيرُ وَاحِدٌ عَشْرَ نَقِيْبًا  
كَمَا بَقِيَ مَعَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ“

فَيَجُولُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ عَنْهُ مَذْهَبًا فَيَرْجُونَ  
إِلَيْهِ وَاللَّهُ إِنِّي لِأَعْرِفُ الْكَلَامَ الَّذِي يَقُولُهُ لَمْ يَكْفُرُونَ

بہ“  
(اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام منبر کوفہ پر تشریف فرما ہیں  
ترجمہ روایت: اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر

تین سو تیرہ ہے جنہیں سے ہر ایک صاحب علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین  
پر اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے۔ اسی دوران آپ نے اپنی قبائے مبارک

سے ایک کتاب نکالی جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے مہر لگی ہوگی جس پر  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ تحریر ہوگا، اسے دیکھ کر لوگ  
اس طرح بھاگ کھڑے ہوں گے جیسے سمیٹروں کا گڑ بھاگتا ہے۔ اور ایک وزیر  
اور گیارہ نقیبوں کے سوا وہاں کوئی نہ رہ جائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰ کے  
ساتھ ان کے وزیر اور گیارہ نقیب رہ گئے تھے، مگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے  
دلے ساری زمین میں پھریں گے، انہیں راستہ نہ ملے گا تو پھر آپ کے پاس ہی  
واپس آئیں گے (حضرت موسیٰ کی قوم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ بھی راہ نہ پاتے  
تھے اور جہاں سے چلتے تھے واپس وہیں پہنچ جاتے تھے)۔

اور نجد میں جانتا ہوں کہ آپ ان لوگوں سے کیا فرمائیں گے جس کی وجہ سے  
وہ لوگ انکار و گریز کریں گے۔“

(اکمال الدین)

### اصحاب امام قائم کے فضائل

(۳۷)

ابی نے سعد سے، انہوں نے احمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن جہور سے، انہوں  
نے احمد بن ابی ہریرہ سے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے،  
انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”كَأَنِّي بِأَصْحَابِ الْقَائِمِ وَقَدْ أَحَاطُوا بِمَا بَيْنَ الْخَافِقِينَ، لَيْسَ  
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ مَطْبُوعٌ لَهُمْ، حَتَّى سَبَّاحِ الْأَرْضِ وَسَبَّاحِ الطَّيْرِ  
تَطْلُبُ رِضَاهُمْ (فِي) كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى تَفْخُرَ الْأَرْضُ عَلَى الْأَرْضِ  
وَتَقُولُ: مَرَّ بِي الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب قائم ۴ ساری دنیا پر چھائے ہیں دنیا  
کی ہر چیز انکی مطیع ہے یہاں تک کہ زمین کے درند اور زھارے پرند بھی انکی رضا کے طالب ہیں زمین

ایک حد تک سر پر فخر کر کے کہتا ہے کہ آج اصحاب قائم میں ایک شخص میری طرف سے گذرا ہے“ (اکمال الدین)

## ۴۴) اوصاف اصحابِ امامِ قائمؑ

ابن مسرور نے ابنِ عامر سے، انھوں نے اپنے چچا سے، انھوں نے ابنِ ابو عمیر سے انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” ما كان يقول لوط عليه السلام:

(الاية) ” لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اَوْحِيَ اِلَيَّ رُكْنٌ شَدِيدٌ “ (ہود آیت)

اَلَا تَمَنِّيَا لِقُوَّةِ السَّامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا ذِكْرَ الرَّشْدَةِ اصْحَابِهِ

فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَعْطَى قُوَّةً اَرْبَعِينَ رَجُلًا وَاِنَّ قَلْبَهُ

لَا شَدُّ مِنْ زُبُرِ الْحَدِيدِ وَلَوْ مَثُرًا بِجِبَالِ الْحَدِيدِ لَقَطَعُوْهَا

لَا يَكْفُونَ سَيُوفَهُمْ حَتَّى يَرْضَى اللهُ عَنْ رَجُلٍ “ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت: ” حضرت لوط علیہ السلام جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

ترجمہ آیت: ” کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میرا کوئی

زبردست پشت پناہ ہوتا “ (سورہ ہود آیت ۸۰)

ترجمہ روایت: ” تو دراصل وہ تمنا کرتے تھے کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کی اور یاد کرتے

تھے اصحابِ امام قائم علیہ السلام کی طاقت کو، کیونکہ اصحابِ امام قائمؑ

میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کی طاقت عطا ہوگی اور ہر ایک کا قلب

فولاد سے بھی زیادہ قوی و مضبوط ہوگا، اگر وہ فولادی پہاڑوں کی طرف سے

بھی ہو کر گذریں گے تو انہیں بھی کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ اپنی تلواریں اس وقت

تک نہ روکیں گے جب تک اللہ عزت و بزرگی والا راضی نہ ہو جائے۔ “

(اکمال الدین)

## ۴۵) وارثِ موارثِ انبیاء

ماجیلویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد

بن اسماعیل سے، انھوں نے ابو اسماعیل سراج سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے

مفضل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے

یقول ” اتدری ما كان قميص يوسف عليه السلام ؟

قال: قلت: لا “ قال: ان ابراهيم عليه السلام لما اوقدت له النار

نزل اليه جبرئيل بالقميص واليه اياه فلم يضربه معه حوز ولا برد  
فلما حضرته الوفاة جعله في تيممة وعلقه على اسحاق على  
يعقوب فلما ولد يوسف علقه عليه وكان في عضده حتى كان  
من امره ما كان -

فلما اخرج يوسف من التيممة وجد يعقوب ريحاً وهو

قوله عز وجل:

(الاية) ” اِنِّيْ لَاجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْ اَنَّ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ “ (سورہ یوسف ۹۴)

قال: ” فهو ذاك القميص الذي من الجنة -

قلت: جعلت فداك فالى من صار هذا القميص ؟

قال: الى اهله وهو مع قائلنا اذا اخرج ثم قال: كل نبي ورث

علمنا او غيره فقد انتهى الى محمد صلى الله عليه واله وسلم -

(اکمال الدین)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: ” کیا تم جانتے ہو کہ قمیصِ حضرت یوسف کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا: نہیں “

آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ روشن کی گئی تو حضرت جبرائیل وہ

قمیص لیکر نازل ہوئے اور انہیں وہ قمیص پہنادی جس سے ان کو گرمی اور برکات

کوئی ضرر نہ پہنچا سکی۔ جب حضرت ابراہیمؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے

اُسے ایک تعویذ میں لپیٹ کر رکھ دیا اور پھر حضرت اسحاقؑ کے گلے میں ڈال دیا۔

اور حضرت اسحاقؑ نے اُسے حضرت یعقوبؑ کے گلے میں حائل کر دیا، اور جب

یوسفؑ تولد ہوئے تو حضرت یعقوبؑ نے اُس کو حضرت یوسفؑ کے بازو کے

اوپر باندھ دیا۔ پھر اس کا اثر جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

حضرت یوسفؑ نے اس قمیصِ ابراہیمی کو تعویذ سے نکالا تو حضرت یعقوبؑ

کو اس کی خوشبو محسوس ہوئی اور انھوں نے کہا:

(ترجمہ آیت): ” بلاشبہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے اگر تم مجھے

سٹھیایا ہونیال ذکرہ “ (یوسف آیت ۹۴)

” یہ وہ قمیص ہے، جو جنت سے آئی تھی۔ “

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اب وہ قمیص کس کے پاس ہے ؟

آپ نے فرمایا: وہ اس کے پاس ہے جو اس کا اہل ہے، اور جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ان کے پاس ہوگی۔

پھر فرمایا: ہر نبی کی علمی اور غیر علمی میراث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی ہے، (اکمال الدین)

☆ کتاب الخراج و الجراح میں بھی مفضل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

### ۴۶ امام قائم کے پیش نظر دنیا کی مثال

انہی اسناد کے ساتھ مفضل بن عمر نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

” اِنَّهُ اِذَا تَنَاهَتْ اَلْاُمُوْر اِلَى صَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ رَفَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهْ كُلَّ مَنْحَقُضٍ مِّنَ الْاَرْضِ وَخَفِضَ لَهْ كُلَّ مَوْتَفِعٍ حَتَّى تَكُوْنَ الدُّنْيَا عَسَدَةً بِمَنْزِلَةِ رَاحَتِهِ فَاَتِيَكُمْ لَوْ كَانَتْ فِي رَاحَتِهِ شَعْرَةٌ لَمْ يَبْصُرْهَا۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ” جب حضرت امام قائم صاحب الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحب برکت و برز زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دیگا اور آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہوا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے۔“ (اکمال الدین)

### ۴۷ امام قائم کے دست مبارک کا اعجاز

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انہوں نے معلیٰ سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے مثنی حنظل سے، انہوں نے قتیبہ اعشى سے، انہوں نے ابن ابو جعفر سے، انہوں نے مولیٰ بنی شیبان سے، انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” اِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعُ بِيَدِهِ عَلٰى رُؤُسِ الْعِبَادِ، فَجَمَعَ بِهَا عَقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بِهَا اَحْلَامَهُمْ۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ” جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو جس کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیں گے اس کی عقل درست اور ادراک و فہم مکمل ہو جائے گی۔“

(اکمال الدین)

☆ (کا) = کافی میں بھی حسین بن محمد نے معلیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

### ۴۸ مومنین اپنی قبروں میں ایک دوسرے کو ظہور امام زمانہ کی مبارکباد دیں گے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن

اسحاق سے، انہوں نے سعدان بن سلم سے، انہوں نے عمر بن ابان بن تغلب سے، اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيَّ نَجْمِ السَّكُوفَةِ وَقَدْ لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ هَوْبَهَا فَتَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ، فَيَخْشِيهَا بِخُدَاجَةٍ مِنْ اسْتَبْرَاقٍ وَيَرْكَبُ فَرَسًا اِدْهَمَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَمْرَاجٌ، فَيَنْتَفِضُ بِهِ اَنْتَافُضَةً لَا يَبْقَى اَهْلَ بِلَادٍ اِلَّا وَهَمَّ بِمَوْتِ اَنَّهٗ مَعَهُمْ فِي بِلَادِهِمْ فَيَنْشُرُ رَايَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَمُودِ الْعَرْشِ وَسَاوَرِهَا مِنْ نَصْرِ اللهِ، لَا يَهْوِي بِهَا اِلَى شَيْءٍ اَبَدًا اِلَّا اَهْلَكَهُ اللهُ فَاِذَا هَزَّهَا لَمْ يَبْقَ مُؤْمِنٌ اِلَّا صَارَ قَلْبُهُ كَنْزِيرَ الْحَدِيدِ وَيُعْطَى الْمُؤْمِنُ قُوَّةً اَرْبَعِينَ رَجُلًا وَلَا يَبْغِي مُؤْمِنٌ مَيِّتًا اِلَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفَوْجَةُ فِي قَبْرِهِ وَذَلِكَ حَيْثُ يَتَنَزَّلُونَ فِي قُبُورِهِمْ وَيَتَبَاشَرُونَ بِقِيَامِ الْقَائِمِ فَيَنْحَطُّ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ اَلْفًا مَلِكًا وَثَلَاثَمِائَةَ عَشَرَ مَلِكًا۔“

قلت: ” كُلُّ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةُ ؟“

قال: ” نَعَمْ اَلَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِيْنَةِ وَالَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ اِبْرَاهِيْمَ حَيْثُ اُلْفِيَ فِي النَّارِ، وَالَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ مُوسَى حَيْثُ فُلِقَ الْبَحْرُ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عِيْسَى حَيْثُ رَفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ وَ اَرْبَعَةَ اَلْفٍ مَلِكٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسُوْمِيْنَ وَ اَلْفَ مَرْدِيْنَ وَ ثَلَاثَمِائَةَ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَأَتْكَ بِدَرِيْسِيْنَ وَ اَرْبَعَةَ اَلْفٍ مَلِكٍ هَبُّوْا يَرِيْدُوْنَ الْقِتَالَ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمْ يُوْذَنْ لِمَنْ فِي الْقِتَالِ فَرَسَمَ عِنْدَ قَبْرِهِ“

شُحْتُ غَيْرِ بَيْكُوتِ الْيَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَرَيْسَهُمْ مَلِكٌ  
يُقَالُ لَهُ : مَنْصُورٌ فَلَا يَزُورُهُ زَائِرٌ إِلَّا اسْتَقْبَلُوهُ وَلَا يُوَدِّعُهُ  
مَوْقِعٌ إِلَّا شَيَّعُوهُ وَلَا يَمْرُضُ مَرِيضٌ إِلَّا عَادُوهُ وَلَا يَمُوتُ  
مَيِّتٌ إِلَّا صَلَّوْا عَلَيَّ جَنَازَتَهُ ، وَاسْتَغْفَرُوا لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ  
وَكَلُّهُ فُلُؤَامٌ فِي الْأَرْضِ يَنْتَظِرُونَ قِيَامَ الْقَائِمِ إِلَى وَقْتِ خُرُوجِهِ ۚ

(کامل الزیارتہ)

ترجمہ :

آپ نے فرمایا: ”گو یا، میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم، نجف کو ذمہ میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک زینب تن کیسے ہوئے ہیں اور اس کو خواب کے ایک لباس سے ڈھلپے ہوئے ایک ایسے سرمئی گھوڑے پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر ایک سفیدی لکیر ہے، آپ کو دیکھ کر سب لوگ یہ گمان کریں گے کہ یہ بھی ہمارے ہی اہل شہر میں سے ہیں۔ اتنے میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ علم مبارک لہرائیں گے جس کا چوب عرش کے چوبوں میں سے ایک ہے اسے دیکھ کر ہر مومن کا دل فولاد کی طرح مضبوط و قوی ہو جائے گا، اور اس کو چالیس مردوں کی طاقت ہو جائے گی، بلکہ جو مومن مرجحاً ہوگا وہ بھی اپنی قبر میں خوش ہو جائیگا وہ ایک دوسرے سے قبر میں ملاقات و زیارت کریں گے اور امام قائم علیہ السلام کے ظہور کی خوشخبری سنائیں گے، اور مبارکباد دیں گے۔ پھر آپ پر تیرہ ہزار اور فرشتے نازل ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: وہ سب کے سب فرشتے ہی ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہ وہی فرشتے ہوں گے جو حضرت نوحؑ کے ساتھ سینچے میں تھے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آگ میں ڈالے جانے کے وقت تھے، حضرت موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے دریا کو شگاف دیتے وقت تھے، حضرت عیسیٰ کے ساتھ آسمان پر اٹھاتے جانے کے وقت تھے اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور تین سو تیرہ وہ فرشتے ہوں گے جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو اس مقصد سے نازل ہوئے تھے کہ ہم حضرت امام حسین بن علیؑ کے ساتھ آپ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے، مگر امام حسینؑ نے انھیں جنگ کی اجازت نہیں دی تھی، اور اب وہ آپ کی قبر پر بال پریشان، سروں پر خاک اڑاتے ہوئے

قیامت تک آنسو بہاتے رہیں گے جبکہ سردار کا نام منصور ہے اور جو شخص آپ کی زیارت کے لیے آتا ہے یہ سب اس کا استقبال کرتے ہیں اور جب وہ وہاں سے زیارت کر کے رخصت ہوتا ہے تو یہ کچھ دور تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں، جب کوئی مرنے لگتا ہے تو یہ اس کی نماز جنازہ پڑھتے اور بعد موت اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں، اور یہ سب کے سب اسی سرزمین پر امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔“

(کامل الزیارتہ)

غیبۃ نعمانی میں بھی عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابو جعفر محمد بن یونس سے انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے اور انھوں نے عمر بن ابان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

اور ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد بن ابی علی بن یوسف سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، اور انھوں نے ابن تغلب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

### امام قائم کی نصرت غیر مسلم بھی کریں گے

(۴۹)

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے مثنیٰ سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قال: ”لینصرن الله هذا الامر من لاخلق له، ولو قد جاء

امرنا لقد خرج منه من هو اليوم مقیم علی عبادۃ الاوثان“

آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حضرت صاحب الامر کی نصرت ایسے لوگوں سے بھی کرے گا

جن کا کوئی دین و مذہب نہ ہوگا، اور جب صاحب الامر ظہور کریں گے تو

ایسے لوگ بھی جو اب تک بت پرستی کرتے تھے وہ بت پرستی ترک کر کے آپ کے

ساتھ ہو جائیں گے۔“

(غیبۃ طوسی)

### قبل از قیامت کوفہ میں مومنین کا اجتماع

(۵۰)

فضل نے حمزانی سے، انھوں نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے اجماع سے

انھوں نے عبد اللہ بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں گے قیامت نہیں آئے گی

لہ (غیبۃ طوسی)

### ۵۱) مومنین کا کوفہ میں اجتماع

(خط) فضل نے ابن عمیر اور ابن بزیع سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسمعیل بن جابر سے، انھوں نے ابوالخالد کابل سے، اور ابوالخالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا دخل القائم الكوفة لم يبق مؤمن الا وهو بها او يجهي

ليها وهو قول امير المؤمنين عليه السلام ويقول لاصحابه:

"سيروا بنا الى هذه الطاغية فيسير اليه" (غنيۃ طوسی)

ترجمہ: "جب امام قائم علیہ السلام کوفہ میں نزول اجلاں فرمائیں گے تو ہر مومن کوفہ

میں یا تو پہلے سے ہوگا یا وہاں پہنچ جائے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین

کے ارشاد کے بموجب حضرت امام قائمؑ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس

سرکش و طاغی (سفیانی) سے جنگ کے لیے ہمارے ساتھ چلو۔" (غنیۃ طوسی)

### ۵۲) کوفہ کی آبادی میں توسیع

رواۃ کی ایک جماعت نے تلکبری نے علی بن حبشی سے، انھوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے احمد بن ابو نعیم سے، انھوں نے ابراہیم بن صالح سے، انھوں نے محمد بن غزال سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: قال: "ان قاسمتنا اذا قام اشرفت الارض بنور ربها واستغنى العباد من ضوء الشمس ويعمر الرجل في ملكة حتى يولد له العت ذكرا، لا يولد فيه سم اشئ ويبنى في ظهر الكوفة مسجداً له الف باب ويتصل بيوت الكوفة بنهر كربلاء والبحيرة حتى يخرج الرجل يوم الجمعة، على بغلة سفوار يربيد الجمعة فلا يبدركما"

ترجمہ: "ہمارے قائم جب ظہور کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن

ہو جائے گی اور بندگان خدا کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی، انھی

مملکت میں ہر ایک شخص اتنی طویل عمر پائے گا کہ ایک ایک فرد سے ہزار ہزار لاکھ لاکھ

فرزند پیدا ہوں گے، بیٹی پیدا نہ ہوگی۔ آپ مسجد کوفہ سے باہر ایک ایسی مسجد

تعمیر کریں گے جس کے ایجاز دروازے ہوں گے اور کوفہ کے مکانات نہر کربلاء سے متصل ہو جائیں گے اور آبادی اتنی وسیع ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص ہزار ہزار جمع اپنے بغلہ (چمچ) پر سوار ہو کر چلے تو اس کو نماز جمعہ نہیں ملے گی۔"

(غنیۃ طوسی)

### ۵۳) لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی

ابو محمد محمدی نے محمد بن علی بن فضل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مالک سے، انھوں نے ابراہیم بن بنان خثمی سے، انھوں نے احمد بن یحییٰ بن معمر سے، انھوں نے عمرو بن ثابت سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

قال: "يدخل المهدي الكوفة وبها ثلاثا رايات قد اضطربت

بينها، فتصفوله فيدخل حتى يأتي المنبر ويخطب ولا يدرى

الناس ما يقول من البكاء وهو قول رسول الله صلى الله عليه واله

كأني بالحنيني والحسيني وقد قادها فيسلمها الى الحسيني

فيبايعونه فاذا كانت الجمعة الثانية، قال الناس: يا بن رسول الله

الصلوة خلفك تضاهي الصلوة خلف رسول الله صلى الله عليه واله

والمسجد لا يسعنا،

فيقول: انا مواتا لكم فيخرج الى الغرقي فيخط مسجداً له الف باب يسع

الناس عليه اصيص ويبعث فيحفر من خلف قبر الحسين عليه السلام

لسم نمرأ بجري الى الغريين حتى ينبذ في النجف ويعمل على

فوهته قناطر وأرجاء في السيل، وكأني بالبحوز وعلى

رأسها مكتل فيه بر حتى تطحنه بكر بلاء

ترجمہ: آپ فرمایا: "جب حضرت امام مهدی علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے تو وہاں تین جگہ

لہر رہے ہوں گے، لوگ آپ کیلئے راستہ چھوڑ دیں گے اور آپ منبر پر جا کر

خطبہ دیں گے اور لوگوں پر ایسی رقت طاری ہوگی کہ کسی کی ہڈی نہ آئے گا کہ آپ کیا

فرما رہے ہیں۔ پھر لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ جب دوسرا جمعہ آئے گا تو لوگ

عرض کریں گے کہ: فرزند رسولؑ! آپ کے پیچھے نماز ادا کرنا ایسا ہی ہے گویا رسولؑ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا ہے، مگر یہ مسجد اتنے بڑے مجمع کیلئے ناکافی ہے

آپ فرمائیں گے: "اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔  
یہ سہ ماہی کو ذہ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پر  
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوں گی کہ  
تمام حج کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبر  
امام حسین علیہ السلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھودیں اور  
نخعت و جیوہ کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو اسے پھیلنے  
پر تعمیر کریں۔

اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گھوٹوں سے  
بھری ہوتی ٹوکری رکھے ہوئے آٹا پوسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔" (غیبۃ طوسی)

اعلام الوری اور کتاب الارشاد میں بھی عمرو بن شمر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

### مسجد سہیلہ امام قائم کی قیامگاہ ہوگی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے اور انھوں نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہیلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے  
فرمایا: "آما ایتہ منزل صاحبنا اذا قدم باہلہ"  
"مسجد سہیلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے  
اہل و عیال کو لے کر یہاں آئیں گے۔" (غیبۃ طوسی)

کتاب کافی میں محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے  
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے اور  
جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:  
"جب تم میں سے کوئی ہمارے قائم سے ملاقات کرنے تو ان الفاظ میں ان کو سلام کرے:  
"السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ، وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ" (غیبۃ طوسی)

### اصحاب امام قائم کی آزمائش

فضل نے عبد الرحمن بن ابوباشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے  
ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "ان اصحاب موسیٰ ابتلوا بنہر و هو قولہ اللہ عزوجل:  
(الایہ) "ان اللہ یتسلط علیکم بنہر" (بقرہ آیت ۲۳۹)

وان اصحاب القائم یتسلون بہ مثل ذالک۔"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمایا گیا  
تھا۔ چنانچہ اللہ صاحب عزت و بزرگی کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ تم کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمائے گا" (بقرہ ۲۳۹)  
اور یقیناً اصحاب امام قائم علیہ السلام بھی اسی طرح آزمائے جائیں گے۔"  
(غیبۃ طوسی)

علی بن حسین نے محمد عمار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے  
انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اور انھوں نے ابن ابوباشم سے اسی  
کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

### مسجد الحرام اور مسجد الرسول کی دوبارہ تعمیر

فضل نے عبد الرحمن بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے  
اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:  
قال: "القائم ینہدم المسجد الحرام حتی یردہ الی اساسہ و مسجد  
الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ الی اساسہ و یردہ الی موضعہ  
واقامہ علی اساسہ و قطع اییدی بنی شیبۃ السُّرَّاقِ و  
عَلَّقَهَا عَلٰی الْكَبَّةِ."

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "امام قائم، مسجد الحرام اور مسجد رسول دونوں کو منہدم کر کے دوبارہ ان دونوں  
کو ان کی اصل بنیادوں پر تعمیر کریں گے، اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کریں گے  
اور اسے کعبہ پر لٹکائیں گے، کیونکہ کعبہ کے چور ہیں۔"

(غیبۃ طوسی)



## ۵۸) وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے سفیان جریری سے، انھوں نے ابوصادق سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "دولتنا آخر الدُّول ولن يبقى اهل بيت لعم دولته الا ملكوا قبلنا لئلا يقولوا اذا رأوا سيوتنا: اذا ملكنا سونا مثل سيرة هؤلاء وهو قول الله عز وجل:

الآية: " وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ " (سورہ اعراف ۱۲۸)  
ترجمہ: (اور عاقبت تو پرہیزگاروں کے لیے ہے)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: ہمارا عہد حکومت تو سب کے بعد ہی آئے گا، ہم سے قبل ہر خاندان اور قبیلے کو حکومت کرنے کا موقع دیا جا چکے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہے کہ اگر ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے " وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ " (سورہ قصص آیت ۲۸)

## ۵۹) نیا نظام حکومت

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم اور حسن بن علی سے، انھوں نے ابو خدیج سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: " اذ اقام القائم جاء بامر غير الحق كان " ترجمہ " جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ایسا نظام حکومت لائیں گے جو اس سے قبل نہ ہوگا

## ۶۰) حدیث امیر المؤمنین کا ایک جزو

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے، انھوں نے سعد بن ظریف سے، انھوں نے اصبع بن نباتہ سے، اور انھوں نے امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: " حتى انتهى الى مسجد الكوفة وكان مبيتاً بخزف ودنان وطين

فقال: " وويل لمن هدمك وويل لمن سبّل هدمك وويل لبانيك بالطبخ، المغيرة قبلة نوح، طوبى لمن شهد هدمك مع قائم اهل بيتي اولئك خيار الامة مع ابرار المعترة " (غیبت طوسی)

آپ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: "جب امام قائم، مسجد کوفہ پہنچیں گے جسکی چہار دیواری امت بختہ اینٹوں اور گارے سے بنی ہوگی تو اسے دیکھ کر فرمائیں گے: وویل ہواں گے لیے جس نے تجھے منہدم کیا، وویل ہواں گے لیے جس نے تیرے انہدام میں آسانی فرامیگی، اور وویل ہواں گے لیے جس نے تجھے بختہ اینٹوں سے بنایا، اور حضرت نوح کے قبلہ کو بدلا، اور خوش نصیب وہ لوگ ہونگے جو میرے اہل بیت کے امام قائم کے ساتھ انہدام کا مشاہدہ کریں گے وہی لوگ بہترین امت ہیں جو عترت ابرار کے ساتھ ہوں گے۔" (غیبت طوسی)

## ۶۱) مسجد کوفہ کی از سر نو تعمیر

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ، انھوں نے ابو بھیر سے روایت کی ہے اور ابو بھیر کی ایک طویل حدیث کو یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں کہ:

قال " اذ اقام القائم دخل الكوفة وامر بهدم المساجد الاربعة حتى يبلغ اساسها ويصيرها عريشاً كعريش موسى ويكون المساجد كلها جثاء لا شرف لها كما كان على عهد رسول الله صلى الله عليه و يوسع الطريق الاعظم فيصير ستين ذراعاً ويهدم كل مسجد على الطريق، ويسد كل كوة الى الطريق وكل جناح وكنيف وميزاب الى الطريق ويامر الله الفلك في زمانه فيبطل في دورة حتى يكون يوم ف ايامه عشرة ايام والشهر كعشرة (الشهر والسنة كعشر سنين من سنيتكم -

ثم لا يلبث الا قليلاً حتى يخرج عليه مائة الف من الموالي سرياً السكرة عشرة الاف شعاعهم: يا عثمان يا عثمان! فيدعوا رجلاً من الموالي فيقتله سيفه

فیخرج الیہم فیقتلہم حتی لا یبقی منهم احد ثم یتوجہ  
الی کابل شاہ وہی مدینۃ لم یفتحہا احد قط غیرہ  
فیفتحہا ثم یتوجہ الی الکوفۃ ، فینزلہا ویکون دارہ  
و یمہج سبعین قبیلۃ من قبائل العرب -  
و فی خبر آخر آتہ یفتح قسطنطینیۃ والرومیۃ وبلاد  
و بلاد الصین -

ترجمہ : " جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ میں نزولِ اجلال فرمائیں گے تو چاروں مسجدوں کو دنیا تک منہدم کر دینے کا حکم دیں گے اور حضرت موسیٰ کے عرشے کی طرح اس پر عرشہ مسابیان بنا دیں گے۔ کیونکہ مسجدوں کی ایسی تعمیریں کوئی شرف نہیں، عہدِ رسولؐ میں جیسی مسجدیں تھیں ویسی ہی بنائیں گے اور شاہراہوں کو اتنا چوراہا دکشاہہ کریں گے کہ ان کا عرض شاٹھ ہاتھ ہو جائے، راستے میں جو مسجدیں پڑیں گی ان کو منہدم کر دیں گے، راستے کی طرف کھلا ہوا ہر روشن دان، چھتے، پرزائے اور بیت الخلاء کو منہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ ان کے در حکومت میں اپنی گردش کو کم کرنے، چنانچہ اس وقت کا ایک دن تھا کہ وہ دن، ایک ہینہ دس ہینوں اور ایک سال تھانے دس سال کے برابر ہوں گے۔  
تھوڑے ہی دنوں بعد ان پر دس ہزار مار تین رسید دسکرہ سے خروج کریں گے اور ان کا نعرہ یا عثمان! یا عثمان! ہوگا۔ تو آپ اپنے مویلوں میں سے ایک کو بلا کر اس کی کمر میں اپنی تلوار جاٹل کر دیں گے وہ اکیسلا ہی ان سب کو قتل کر دے گا، ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ بچے گا پھر آپ کابل شاہ کا رخ کریں گے، یہ وہ شہر ہے جسے آج تک کسی نے فتح نہیں کیا۔ بس آپ ہی اس کو فتح کریں گے، اس کے بعد آپ کوفہ واپس تشریف لائیں گے اور وہاں منزل فرمائیں گے اور عرب کے ستر قبیلوں کو ترویج کریں گے۔  
(غیبۃ طوسی)

\* اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ قسطنطینیہ اور روم اور چین کے شہروں کو بھی فتح کریں گے۔

### ۶۲) اہل عرب کیلئے بدترین دور ۶

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے اپنے والد اسباط بن سالم سے، انھوں نے موسیٰ ابار سے، اور موسیٰ ابار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
اِنَّهُ قَالَ: " اتق العرب فان لهم خبیر سوء اما انتہ لم یخرج مع القائم منهم واحد "

آپ نے فرمایا " اہل عرب کو ڈرنا چاہیے کیونکہ ان کے لیے وہ بہت بُرا زمانہ آنے والا ہے اس لیے کہ امام قائم کے ساتھ ان میں سے کوئی فرد واحد بھی خروج نہ کرے گا۔"  
(غیبۃ طوسی)

### ۶۳) امام قائم کے اصحاب جوان ہونگے

فضل نے عبدالرحمان بن ابوشامہ سے، انھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، انھوں نے عمران بن ظبیان سے، انھوں نے حکیم بن سعد سے، اور انھوں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: " اصحاب المہدی شباب لا کسول فیہم الا مثل کسر العین و الملح فی الزاد و اقل الزاد الملح "

آپ نے ارشاد فرمایا: امام مہدی کے اصحاب سب جوان ہوں گے، ان میں بڑھا کوئی نہ ہوگا مگر بہت ہی کم جیسے آنکھ میں سُرد یا جیسے کھانے میں نمک اور ظاہر ہے کہ کھانے میں سب سے کم چیز تو نمک ہی ہوتا ہے۔  
(غیبۃ طوسی)

\* غیبۃ نعمانی میں علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابوشامہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی ص ۱، غیبۃ شیخ ص ۲۹)

### ۶۴) بیعت امام درمیان رکن و مقام

فضل نے احمد بن عمر بن مسلم سے، انھوں نے حسن بن عقیقہ نہیں سے، انھوں نے ابواسحاق البناؤ سے، انھوں نے جابر بن جعفر سے روایت کی ہے، اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

قال: "ببأج القائم بين الركن والمقام ثلاثمائة ونيّف  
عدّة اهل بدر، فيهم النجباء من اهل مصر و  
الابدال من اهل الشام والاخيار من اهل العراق  
فيقيم ماشاء الله ان يقيم."

آپ نے فرمایا: "حضرت امام قائم علیہ السلام کی بیعت رکن و مقام کے درمیان اصحاب  
کا تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی کریں گے جنہیں کچھ شرفائے اہل مفر  
کچھ ابدال اہل شام اور اہل عراق کے نیک لوگ ہوں گے اور جب اللہ  
چاہے گا وہاں سے خروج کریں گے۔"

(۶۵) "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا... کی تفسیر

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابو بصیر سے  
اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "كان امير المؤمنين يقول: لا يزال الناس ينقصون حتى لا  
يقال: الله: فاذا كانت ذلك ضرب يحسوب السنين بذنوبه  
فيبعث الله قوماً من اطرافها ويجيئون قزعا كقزع الخريف  
والله اتي لا عرفه و اعرف اسماءهم وقبائلهم واسم  
اميرهم، وهم قوم يحلمهم الله يمت شاء من القبيلة الرجل  
والرجلين حتى بلغ تسعة - فيتوافون من الافاق ثلاثمائة  
وثلاثة عشر رجلاً عدّة اهل بدر وهو قول الله تعالى:  
(الآية: ) "وَايْمَانًا تَكُونُوا يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ  
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورة بقره آیت ۱۲۸)  
حتى ان الرجل ليحسبني فلا يحل جوده حتى يبلغه الله  
ذلك" (غيبية طوسی)

آپ نے فرمایا "حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ لوگ گھٹتے گھٹتے  
اتنے ہو جائیں گے کہ اللہ کا نام تک لینے والا کوئی نہ رہے گا تو اس وقت  
دین کا سردار اٹھ کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اطراف و جوانب سے ایک گروہ  
کو بھیجے گا جو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح آکر جمع ہو جائیگی

اور خدا کی قسم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے  
ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انہیں  
اٹھائے گا، کسی قبیلے سے ایک، کسی سے دو، کسی سے تین، کسی سے چار کسی  
سے پانچ کسی سے چھ، کسی سے سات، کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اس طرح  
وہ اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ  
ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کرے گا۔ بیشک  
اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورة بقره ۱۲۸)

(۶۶) ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت  
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
قال: "من قاتلنا في آخر الزمان فكأثماً قاتلنا مع الدجال"  
قال ابو القاسم طائي: سألت علي بن موسى الرضا عليه السلام عن قاتلنا  
في آخر الزمان؟  
قال: "من قاتل صاحب عيسى بن مريم وهو المهدي عليه السلام -"  
ترجمہ "جو شخص آخری زمانے میں ہم سے جنگ کرے گا، وہ گویا دجال کے ساتھ  
ہو کر ہمارے ساتھ جنگ کرے گا۔"  
ابو القاسم طائی نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے دریافت کیا  
کہ آخر زمانہ میں آپ حضرات میں سے کس سے جنگ کرے گا؟  
آپ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھی یعنی امام مهدی علیہ السلام سے جنگ کریگا"  
(صیفة الرضا)

(۶۷) زاو مسفر کے بڑے حجروئی ساتھ ہوگا

ابو سعید خراسانی نے حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور  
آپ نے اپنے پیر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:  
"اذا قام القائم بمسكة و اراد ان يتوجه الى الكوفة نادى مناديه"

”ألا لا يحمل أحد منكم طعاماً ولا شراباً ويحمل حجراً مؤني  
الذي انبجست منه اثنتي عشرة عيناً فلا ينزل منزلاً  
إلا نصبه ، فانبجست منه العيون فمن كان جائعاً شبع  
ومن كان ظمآن روى فيكون زادهم حتى ينزلوا للنجف من  
ظاهرا لكونه ، فاذا نزلوا ظاهرها انبعث منه الماء واللبن  
دائماً ، فمن كان جائعاً شبع ومن كان عطشاً شرب روى .“  
ترجمہ : ”آپ نے فرمایا : امام قائمؑ مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور وہاں سے کوفہ جانے کا  
ارادہ کریں گے تو آپ کا ایک منادی ندادے گا : ”آگاہ ہو جاؤ ، جو شخص ہمارے  
ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے ہمراہ کوئی کھانے یا پینے کی چیز نہ لے جائے“  
اور آپ اپنے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ حجر (پتھر) رکھیں گے جس سے بارہ  
چنتے پھوٹ نکلے تھے ، اور جب کسی منزل پر قیام کریں گے تو اُسے ایک جگہ نصب  
کردیں گے پھر اس سے مختلف چشمے پھوٹ نکلیں گے جو بھوکا ہوگا وہ اس سے شکر میر  
ہوگا جو پیاسا ہوگا اُس سے اُس کی پیاس بجھے گی اور یہی اُن لوگوں کے لیے زادِ سفر  
ہوگا ، یہاں تک کہ آپ اُن سب کو لیکر نجف کوفہ کے باہر منزل فرمائیں ، اور وہاں بھی  
اُس سے مسلسل پانی اور دودھ جاری رہے گا جس سے بھوکے شکر میر ہوں گے اور  
پیاسے اپنی تشنگی بجھائیں گے“ (الخروج والبراء)

### بیچارے شفا پائیں گے (۶۸)

محمد بن عبدالمجید سے روایت ہے ، انھوں نے ابو جہیل سے ، انھوں نے ابو بکر حفصی سے  
اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :  
قال : ”من ادرك قائم اهل بيتي من ذى ساهة برأ ومن ذى  
ضعف قوى“

آپ نے فرمایا : ”جو شخص ہم اہلبیت کے قائم سے ملاقات کرے گا ، اگر بیمار ہوگا تو شفا یاب ہوگا  
اور جو کمزور و ناتوان ہوگا وہ قوی و طاقت ور ہو جائے گا۔“ (الخروج والبراء)

### اصحاب قائم کیسے ہوں گے ؟ (۶۹)

ابو بکر حفصی نے عبدالملک بن اعین سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس سے اٹھا تو اپنے ہاتھ کا سہارا لیکر اٹھا اور اپنی کمزوری و ناتوانی پر  
روپڑا ، پھر عرض کیا : (فرزندِ رسول!) مجھے تو تمنا ہے کہ صاحب الامرؑ کا دور آجائے تو میں طاقتور اور  
قوی ہو جاؤں۔

فقال : ”أما ترضون أن اعداءكم يقتل بعضهم بعضاً وانتم آمنون  
في بيوتكم إنه لو كان ذلك أعطى الرجل منكم قوة أربعين  
رحلاً ، وجعل قلوبكم كزبر الحديد ، لو قد فتم بها الجبال  
فلقتها وانتم قوام الأرض وحقق انبأ۔“

آپ نے فرمایا : ”کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارے دشمن خود ہی آپس میں ایک دوسرے  
کو قتل کریں اور تم لوگ اس دن سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو ، اور اگر جنگ  
کا موقع آیا بھی تو تم میں سے ہر شخص کو چالیس مردوں کی طاقت عطا کر دی جائے گی  
اور تمہارے دل فولاد کے مانند ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اگر تم ارادہ کرو تو سپاہ  
کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ تم ہی لوگ تو زمین کا انتظام چلاؤ گے اور اس کے خزاندار  
بنو گے۔“ (الخروج والبراء)

کافی میں محمد بن یحییٰ نے ابن عیسیٰ سے ، انھوں نے ابوازی سے ، انھوں نے  
فضالہ سے ، انھوں نے ابن عمیر سے ، انھوں نے حفصی سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### ہمارے شیعوں کے اوصاف (۷۰)

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے ، انھوں نے عمرو بن شمر سے ، انھوں نے جابر سے ، جابر نے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ، آپ نے فرمایا :

قال : ”إن الله نزع الخوف من قلوب شيعتنا واسكنه قلوب  
اعدائنا فواحدهم امضى من سنان وأجرى من بيت يلعن  
عدوة برمحه وبضربه بسيفه ويدوسه بقدمه۔“

آپ نے فرمایا : ”(ظہور قائمؑ کے بعد) اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف نکال دیا  
اور ہمارے دشمنوں کے دلوں میں خوف جاگزیں کر دیا۔ ہمارے ان شیعوں میں  
ہر ایک نیزے سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ جرأت مند ہوگا ، اپنے دشمنوں پر  
نیزے سے وار کرے گا ، اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے کرے گا اور اپنے پاؤں کے نیچے اُسے  
مسل دے گا۔“ (الخروج والبراء)

### ۴۱) امام قائم کی سیاحتی

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، انہوں نے منقذی سے، انہوں نے ابو خالد کابلی سے، اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "اذا قام قائمنا وضع يده على رؤس العباد فجمع به عقولهم واكمل به اخلاقهم"

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو جس شخص کے سر پر، اگر لوگوں کے سروں پر (ہاتھ پھیر دیں یا ہاتھ رکھ دیں گے تو ان کی عقلیں درست اور اخلاق کامل ہو جائیں گے۔" (الخروج والبراج)

### ۴۲) شیعوں کی قوتِ سماعت و بصارت

ایوب بن نوح نے عباس بن عامر سے، انہوں نے ربیع بن محمد سے، انہوں نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے، اور ابو ربیع شامی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "ان قائمنا اذا قام مده الله لشيعةنا في اسماعهم و ابصارهم حتى لا يكون بينهم وبين القائم برید يكلمهم فيسمعون و ينظرون اليه دهور في مكانه"

آپ فرماتے تھے کہ "جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی، امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کر لیں گے۔" (الخروج والبراج)

\* کتاب کافی میں ابو علی اشعری نے حسن بن علی کوئی سے، انہوں نے عباس بن عامر سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### ۴۳) پورا علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے جنہیں ...؟

موسیٰ بن عمر نے ابن محبوب سے، انہوں نے صالح بن حمزہ سے، انہوں نے ابان سے اور

ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "العلم سبعة وعشرون حرفاً فجميع ما جارت به الرسل حرفان فلم يعرف الناس حتى اليوم غير الحرفين فاذا قام قائمنا خرج الخمسة والعشرون حرفاً فبثها في الناس وضم اليها الحرفين حتى يبتثها سبعة وعشرون حرفاً"

ترجمہ: "علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے، تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ حروف دو حروف ہیں اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گے اور اسے دو حروف میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلائیں گے۔" (الخروج والبراج)

### ۴۴) امام قائم کے فیصلہ

سعد بن یقطنی سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے ابو علی خراسانی سے، اور انہوں نے ابان بن تغلب سے، ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"كأني بطائر ابيض فوق الحجر فيخرج من تحته رجل يحكم بين الناس بحكم آل داود وسليمان لا يبتغي بينة"

"گو یا میں ایک سفید طائر کو دیکھ رہا ہوں جو حجر اسود پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے سے ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو لوگوں کا فیصلہ بالکل آل داود و سلیمان کے مانند کر رہا ہے اور کسی سے ثبوت نہیں طلب کر رہا ہے۔"

(الخروج والبراج)

### ۴۵) امام قائم کے لشکر کی روانگی

حجّال نے ثعلب سے، انہوں نے ابو بکر حفصی سے، اور انہوں نے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "كأني بالقائم علي السلام على نجف الكوفة وقد سار اليها من مكة في خمسة آلاف من الملائكة جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن شماله والمؤمنون بين يديه"

و هو يفرق الجنود في البلاد (الارشاد)

آپ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مکہ سے نجات کو ذرا تشریف لاتے ہیں اور آپ کے جلو میں پانچ ہزار ملائکہ ہیں حضرت جبریل آپ کے دل پہنے جانب اور حضرت میکائیل بائیں جانب ہیں اور مومنین آگے آگے ہیں اور وہ حضرت اپنے لشکر مختلف مالک کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔“ (الارشاد)

## بیرون کوفہ ایک مسجد کی تعمیر جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے

(۷۶)

مفصل سے روایت ہے کہ میں نے خود

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ بِنِي فِي ظَهْرِ الْكُوفَةِ مَسْجِدًا لَ

الْفَتْ بَابٍ وَاتَّصَلَتْ بِبُيُوتِ الْكُوفَةِ بِسُهُوكِ مَبِيدٍ“

آپ فرما رہے تھے کہ ”جب امام قائم آل محمد ظہور کریں گے تو آپ بیرون کوفہ ایک ایسی مسجد تعمیر کریں گے جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کی عارتیں اور کربلا کی نہر متصل ہو جائیں گی۔“ (الارشاد)

## آپ کے دور حکومت میں کوئی حاجتمند نہ ہوگا

(۷۷)

عبدالکریم خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

ریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟

فقال: سبع سنين، يطول الأيام و الليليات حتى تكون السنة

من سنين مقداره عشرين سنين من سنينكم فيكون (سنو)

ملكه سبعين سنة من سنينكم هذه۔“

وإذا آن قيا مه مطر الناس جوارى الأخرة وعشرة أيام

من رجب، مطرًا لم تر الخلق مثله فينبت الله به

لحوم المؤمنين وابدانهم في قبورهم وكأني أظن اليهم

مقبلين من قبل جهنمه ينفضون شعورهم من التراب

وروى المفضل بن عمر قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول:

”إن القائم إذا قام اشرفت الأرض بنور ربها واستغنى العباد

عن ضوء الشمس، وذهبت الظلمة ويعمر الرجل في ملكه حتى يولد له الف ذكر لا يولد فيهم انثى و تنظر الأرض كنوزها حتى تراها الناس على وجسها و يطلب الرجل منكم من يصله بماله و يأخذ من زكاة لا يوجد أحد يقبل منه ذلك استغنى الناس بما رزقهم الله من فضله۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”سات سال (حکومت کریں گے) مگر اُس زمانے میں دن و رات اس قدر

طویل کر دیے جائیں گے کہ اُس وقت کا ایک سال تمہارے آجکل کے دس سال کے برابر ہوگا اور اسی طرح آپ کے سات سال کی حکومت تمہارے آجکل کے ستر سال کے برابر ہوگی۔“

اور جب قیامت کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو جمادی الآخر سے لیکر رجب تک ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے ایسی بارش کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ اُس بارش میں مومنین کے (مردہ) ابدان اور گوشت کو ان کی قبور میں اللہ تعالیٰ پیدا کر دے گا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں گویا مومنین اپنی قبور سے مٹی جھاڑتے ہوئے سر نکال رہے ہیں۔“

نیز مفصل بن عمر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”و جب بلائیں ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے

ضیا پائے اور جگہ جگہ اٹھے گی اور لوگوں کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی

لوگ اس سے مستغنی ہو جائیں گے، دنیا سے تاریکی دور ہو جائے گی آپ کی حکومت

میں ایک ایک شخص کی عمر اتنی طویل ہوگی کہ اُس سے ایک ایک ہزار روپے کے

پیدا ہوں گے اور لوگ کوئی پیدا نہ ہوگی۔ زمین اپنے خزانے اگل دے گی، اور

لوگ ان خزانوں کو روئے زمین پر مشاہدہ کریں گے۔ اور لوگ تلاش کریں گے

کہ کوئی ایسا نادار شخص مل جائے جس کے ساتھ مالی سلوک کیا جائے، کوئی زکوٰۃ

کی رقم لینے والا شخص نہ ملے گا (سب غنی ہوں گے) اور اللہ نے جو رزق انکو

عطا فرمایا ہے وہ اس کی وجہ سے کسی قسم کے مال یا امداد کے حاجتمند نہ

ہوں گے۔“ (الارشاد)

## جبریل سے پہلے بیعت امام کریں گے

(۷۸)

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِذَا أَدَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَائِمِ فِي الْخُرُوجِ، صَعْدَ الْمَنِيرُ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ وَنَاشَدَهُمْ بِاللَّهِ دَعَا هَمَّ إِلَى حَقِّهِ وَانْ يَسِيرُ فِيهِمْ بِسَيْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُ فِيهِمْ بِعَمَلِهِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَنْزِلُ عَلَى الْحَطِيمِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: إِلَى أَيِّ شَيْءٍ تَدْعُو؟ فَيُخْبِرُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَبَايِعُكَ ابْتِطَاعًا، فَيَسْحُ عَلَى يَدَيْهِ، وَقَدْ دَانَاهُ ثَلَاثًا مِائَةً وَبِضْعَةَ عَشْرَ رَجُلًا فَيُبَايِعُونَهُ وَيَقِيمُ بِمَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَصْحَابُهُ عَشْرَةَ آلَافٍ انْفُسًا ثُمَّ يَسِيرُ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ"

(الارشاد)

آپ نے فرمایا: "جب اللہ عزت و جلالت والا امام قائم علیہ السلام کو اذن ظہور فرمائے گا تو آپ منبر پر تشریف لے جائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے اور اللہ کا واسطہ دیکر لوگوں کو اپنے حق کی طرف بلائیں گے اور انہیں بتائیں گے کہ ہم تم لوگوں کے ساتھ وہ سیرت اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سیرت تھی اور وہی عمل کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا عمل تھا۔ پھر اللہ جلالت و بزرگی والا جبریل کو بھیجے گا وہ اگر حطیم پر نازل ہوئے اور امام قائم سے کہیں گے کہ آپ، لوگوں کو کس چیز کی طرف بلا رہے ہیں؟ اور حضرت قائم انہیں بتائیں گے تو وہ کہیں گے کہ سب سے پہلے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اپنا ہاتھ بڑھاؤں۔ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو وہ ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مسح کریں گے اُس وقت تین سو تیرہ آدمی بڑھیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے اور جب تک آپ سے بیعت کرنے والے دس ہزار نہ ہو جائیں گے آپ مکہ میں قیام کریں گے اس کے بعد آپ وہاں سے مدینہ روانہ ہوں گے۔"

## اہل قریش کا قتل

(۷۹)

عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا قَامَ الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَامَ خَمْسًا مِائَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ أَقَامَ خَمْسًا مِائَةً (فَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ خَمْسًا مِائَةً) أَخْرَجِي حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سِتِّ مَرَّاتٍ" قلت: وَيَبْلُغُ عَدَدَهُ هَؤُلَاءِ هَذَا؟

قال: نعم منهم ومن مواليتهم (الارشاد)

"جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو قریش کے پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردن مار دیں گے، پھر ان میں سے پانچ سو کو کھڑا کریں گے اور ان کی گردنیں بھی مار دیں گے اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں مار دیں گے۔"

میں نے عرض کیا: اُس وقت اتنی تعداد میں قریشی موجود ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہ ہوں گے اور ان کے موالی بھی ہوں گے۔ (الارشاد)

## بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے

(۸۰)

ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "إِذَا قَامَ الْقَائِمُ هَدَمَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتَّى يَبْرُؤَ إِلَى آسَاسِهِ وَحَوَّلَ الْمَقَامَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيهِ وَقَطَعَ أَيْدِي بَنِي شَيْبَةَ وَعَطَّقَهَا عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ وَكَتَبَ عَلَيْهَا هَؤُلَاءِ سَوَاقِ الْكَعْبَةِ"

"جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو مسجد الحرام کو منہدم کر کے اس کو اصل بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور مقام (ابراہیم) کو موجودہ جگہ سے اٹھا کر اس جگہ رکھیں گے جو واقعاً اس کی جگہ تھی اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کر کے خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکادیں گے اور اس پر ایک یہ کتبہ آویزاں کریں گے کہ "یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے"

## ۸۱ فرقہ بترتیب زیدیہ اور منافقوں کا قتل

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ ہے:

قال: "اذا قام القائم عليه السلام سار الى الكوفة، فيخرج منها بضعة عشر آتات أنفس يدعون البترتية عليهم السلاح فيقولون له: "ارجع من حيث جئت فلاحاجة لنا في بني فاطمة فيضع فيهم السيف حتى يأتي على آخرهم ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مرتاب ويهدم قصورها و يقتل مقاتليها حتى يرضى الله عز و علا " (الارشاد) ترجمہ: اپنے فرمایا: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو کوفہ کی جانب تشریف لے جائیں گے تو کوفہ سے بترتیب زیدیہ فرقے کے دس ہزار سے زیادہ مسلح افراد نکلیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ: تم جہاں سے آتے ہو وہیں واپس جاؤ ہیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ آپ ان سب کو تیرتخ کر دیں گے ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس کے بعد داخل کوفہ ہو کر تمام منافقوں کو قتل کریں گے ان کے قصور و محلات کو مسمار و منہدم کریں گے یہاں تک کہ اللہ عزت و بلندی والا راضی ہو جائے گا۔" (ارشاد)

## ۸۲ جدید احکامات جاری ہونگے

ابو خریجہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام القائم عليه السلام جابرا مارجديد كما دعا رسول الله

في سب و الاسلام الى امر جديد

فرمایا اپنے "جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں جدید احکامات جاری کیے تھے، آپ بھی اسی طرح جدید احکامات جاری کریں گے۔" (ارشاد)

لے بترتیب فرقہ کا تعلق معینہ بن سعد سے ہو گا جس کو ابتر کے نام سے پکارا جاتا ہے، یہ فرقہ زیدیہ کا ایک گروپ ہو گا

## ۸۳ عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا

علی بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے:

قال ابيه: "اذا قام القائم عليه السلام حكم بالعدل و ارتفع في ايامه

الجور و امنت به السبل و اخرجت الارض بركاتهما و ردت

كل حق الى اهله و لم يبق اهل دين حتى يظهر و الاسلام

و يجتروا بالايمان . اما سمعت الله سبحانه يقول:

(آية) "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

ترجمہ: "اذا سمعت الله سبحانه يقول: "و لئلا يأسلم من في السموات و الارض طوعا

(قصص: ۸۳)

(الاعراف: ۱۷۸)

ترجمہ: روایت:

پھر اس نے کہا: "اور امام قائم علیہ السلام، حضرت داؤد اور حضرت محمد (جس میں زلزلہ ہوا پھر پڑاؤ کی آلیہ پر)



کے فیصلوں کی طرح فیصلے کریں گے اُسوقت زمین اپنے خزانے اُگل دے گی اور اُس کی برکتیں اور قوت نشوونما نمودار ہو جائے گی۔ اُس دور میں تمام مومنین غنی اور دولت مند ہوں گے، کسی کو کوئی صدقہ و خیرات لینے والا نہ ملے گا۔

پھر کہنا: ”ہمارا دور حکومت آخری دور حکومت ہوگا، اور ہم سے پہلے ہر کبے اور قبیلے کو حکومت کا موقع دیا جائے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم لوگوں کو حکومت کا موقع ملتا تو ہم لوگ بھی یہی کرتے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(زمرہ آیت) ”اور عاقبت تو پرہیزگاروں کیلئے ہی ہے“ (ان، قصص، ۸۳)

(ارشاد)

### ۸۴) کوفے کی چار مساجد کا انہدام

ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے:

قال: ”اذا قام القائم، سار الى الكوفة فهدم بها اربعة مساجد ولم يبق مسجد على الارض له شرف الا هدمها وجعلها جوامعاً ووسع الطريق الاعظم وكسر كل جناح خارج عن الطريق وابطل الكنف والميازيب الى الطرقات ولا يتوك بدمه الا ازالها ولا سنة الا اقامها ويفتح قسطنطينية والقصين وجبال الديلم، فيمكت على ذلك سبع سنين مقدار كل سنة عشر سنين من سنينكم هذه ثم يفعل الله ما يشاء۔“

قال: قلت له: جعلت فداك فكيف تطول السنون؟

قال: ”يا مراه الله تعالى الفلك باللبوث، وقلة الحركة فتطول الايام لذلك والسنون“

قال: قلت له: انتم يقولون: ان الفلك اذا تغير فسدت؟

قال: ذلك قول الزنادقة فاما المسلمون فلا سبيل لهم الى ذلك

وقد شق الله القمر لنبيته صلى الله عليه وآله ورد الشمس من قبله ليوشع بن نون، و آخر بطول يوم القيامة هـ  
”وَأَنَّهُ كَأَلْفِ سَنَةٍ مَّا تَعْدُونَ“۔“

ترجمہ روایت: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کو فہ جائیں گے، اور وہاں کی چار مسجدوں کو منہدم کرادیں گے اور زمین پر کوئی ٹری نشانہ ناز مسجد کی نہ رہے گی جس کو منہدم نہ کرادیں، شاہراہوں کو وسیع کرادیں گے، راستے جتنے چھتے (یا لکونی) اور پر نالے نکلے ہوئے ہوں گے اور بیت الخلاء جو راستے کی طرف بنے ہوئے ہوں گے ان سب کو سار کرادیں گے، ہر بدعت کو ختم اور ہر سنت کو جاری فرمائیں گے قسطنطنیہ اور چین و جبال دیلم کو فتح کریں گے اس طرح آپ سات سال تک حکومت کریں، جس کا (آپ کی حکومت کا) ہر سال تمہارے دس سال کے برابر ہوگا، اُس کے بعد اللہ جو چاہے گا کرے گا۔“

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریباً، یہ سال استقدر طویل کیسے ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ اپنی حرکت کو کم کر دے اس لیے دن طویل ہو جائیں گے اور جب دنوں کو طول ہوگا تو سال خود بخود طویل ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: مگر لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر آسمان کے نظام میں ذرا بھی تبدیلی واقع ہوئی تو وہ فاسد و تباہ ہو جائے گا۔؟

آپ نے فرمایا: یہ قول زنادقہ کا ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لیے چاند کو شق (کر کے دو ٹکڑے) کیا اور اس سے قبل حضرت یوشع بن نون کے لیے آفتاب کو پلٹا دیا، پھر یہ کہ قیامت کے دن کے متعلق اُس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

”بیشک وہ (دن) تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔“

(ارشاد)

### ۱۵) قرآن کی تعلیم تنزیل کی مطابق ہوگی

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا قام القائم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محمد ضرب فساطيط لمن يعلم الناس القرآن على ما انزل الله جل جلاله فاصعب ما

یكون على من حفظه اليوم لآتته يخالف فيه التأليف  
 آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم آل محمد علیہ السلام ظہور کریں گے تو قرآن پڑھنے والوں  
 کے لیے ہر طرف جیسے نصب کر دیے جائیں گے جو لوگوں کو قرآن کی تعلیم اسی  
 ترتیب سے دیں گے جس طرح اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے۔ اور اس  
 صورت سے حافظان قرآن کو بڑی دقت و دشواری پیش آئے گی، اس لیے  
 کہ انہوں نے موجودہ ترتیب سے قرآن حفظ کیا ہے۔“ (ارشاد)

### ۸۷) مقدمات کے فیصلے الہام کے ذریعے ہونگے

عبداللہ بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
 نے ارشاد فرمایا: ”اذا قام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بین الناس بحکم داؤد  
 لا یتحاج الی بینة یارحمہ اللہ تعالیٰ فی حکم یعلمہ ویخبر  
 کل قوم بما استبطوہ ویعرفون ولیہ من عدوہ بالتوسم  
 قال اللہ سبحانہ:

آیة ”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّمَا  
 لِيَسْبِيحُوا مَقِيمًا ۝“ (سورہ الحجر ۴۵-۴۶)

ترجمہ روایت: ”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو لوگوں کے مقدمات  
 کا فیصلہ حضرت داؤد کی طرح کریں گے، آپ فیصلے کے لیے ثبوت کے محتاج  
 نہیں ہوں گے، بلکہ اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کریں گے اللہ تعالیٰ آپ پر  
 الہام فرمائے گا۔ آپ بتائیں گے کہ کس کے دل میں کیا بات چھپی ہوئی ہے  
 وہ اپنے دوست اور دشمن کو تو سم و قبائے سے پہچان لیں گے۔ چنانچہ  
 اللہ تعالیٰ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ”و بلاشبہ اس میں صاحبانِ فہم و فراست کے لیے نشانیاں (عبریں) ہیں  
 اور وہ (بستی تباہ شدہ) اب بھی سرراہ قائم ہے۔“ (الحجر ۴۵-۴۶)

### ۸۸) آپ کا دور حکومت انیس سال ہوگا

۱۴) روى أنّ مدة دولة القائم تسعة عشر سنة يطول

ایامها و شهورها على ما قدّ مناه ، وهذا أمر مغیب عننا  
 و انما اتقوا الینا ، منه ما یفعله اللہ تعالیٰ بشرط یعلمہ من  
 المصالح المعلومة جلّ اسمہ فلنسا نقطع علی احد امرین  
 و ان كانت الروایة بذكر سبع سنین اظہر و اکثر۔“ (ارشاد)  
 ترجمہ: ”روایت کی گئی ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا دور حکومت انیس سال ہوگا اور  
 اس کے دن اور مہینے جیسا کہ پہلے مذکور ہے طویل ہوں گے اور یہ ایک رازِ قدرت  
 ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے مگر جو کچھ ہمیں بتایا گیا وہ یہی ہے۔ ویسے وہ  
 (اللہ تعالیٰ) اپنی مصلحت کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم لوگ قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے  
 کہ آپ کی مدت حکومت ان دونوں میں سے کیا ہوگی۔ اور سات سال والی  
 روایات اظہر و اکثر ہیں۔“ (ارشاد)

### ۸۸) بخدا اگر ہماری حکومت ہوتی تو ؟

معلى بن خنيس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ  
 سے عرض کیا: کاش یہ حکومت آپ حضرات کی ہوتی تو ہم لوگ خوب عیش سے بسر کرتے ؟  
 قال: ”واللہ لو کان ہذا الامر الینا لما کان الا اکل الجشب و  
 لبس الخشن“ (دعوات راونزی)  
 آپ نے فرمایا: ”بخدا اگر یہ حکومت ہماری ہوتی تو تم لوگوں کو موٹا کھانا اور موٹا پہننا پڑتا۔“

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لو کان ہذا الامر الینا لما کان الا عیش رسول اللہ ؐ

وسیرة امیر المؤمنین ؑ“

”اگر ہماری حکومت ہوتی تو وہی طرز زندگی اختیار کرنی پڑتی جو رسول اللہ  
 کی تھی اور اسی سیرت کو اپنا نا پڑتا جو امیر المؤمنین کی تھی۔“

(دعوات راونزی)

”وَلَهُ أَسْلَمَ... کی شانِ نزول

رفاع بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ  
 کو اس آیت ”وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“ کی

تفسیر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "إِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَا يَبْقَىٰ أَرْضٌ إِلَّا نُورِي فِيهَا شَهَادَةٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا کہ جہاں سے یہ گواہی کی آواز بلند نہ ہو کہ:

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بیشک و تحقیق محمد اللہ کے رسول ہیں"

(تفسیر عیاشی)

### بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا

(۹۰)

ابن بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: "وَلَهُ اسْأَلَدَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا" کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

قال: "أُنزِلَتْ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا خَرَجَ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ وَالزَّنَادِقَةَ وَاهْلَ الرَّدَّةِ وَالْكَفَّارِ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَغَرْبِهَا، فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ فَمَنْ اسْلَمَ طَوْعًا أَمْرَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمُسْلِمُ وَيَجِبُ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْلَمْ ضَرْبَ عُنُقِهِ حَتَّى لَا يَبْقَىٰ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ أَحَدًا إِلَّا وَحْدَ اللَّهِ -

قلت له: جعلت فداك إن الخلق أكثر من ذلك؟

فقال: إن الله إذا أراد أمرًا قليل الكثير وكثير القليل -

(تفسیر عیاشی)

آپ نے فرمایا: یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو سارے شرق و غرب کے یہودیوں، نصرانیوں، زنادیق اہل ارتداد اور کفار کے سامنے اسلام پیش کریں گے، جو اس کو خوشی سے قبول کر لیں گے تو اسے نماز و زکوٰۃ اور ان تمام احکامات پر عمل کا حکم دیں گے جو ایک مسلمان پر واجب التعمیل ہیں، اور جو اللہ چاہتا ہے۔ اور جو اسلام قبول نہیں کر لیں گے، پھر شرق و غرب تک اللہ کو ایک ماننے والوں کے سوا کوئی نہ رہے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر مسلمانوں سے زیادہ تو دوسری قومیں ہیں (ان

سب پر کیسے غالب آئیں گے؟)

آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا تو قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل بنا دیگا۔

(تفسیر عیاشی)

### علامات بعد ظہور

(۹۱)

عبد الاعلیٰ حلبی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "يكون لصاحب هذا الامر غيبة في بعض هذه الشعاب -

ثم أوماً بيده إلى ناحية ذي طوى - حتى إذا كان قبيل

خروجه بليتين انتهت المولى الذي يكون بين يديه

حتى يلقى البعض أصحابه، فيقول: كم أنتم ههنا؟ فيقولون

نحو من أربعين رجلاً فيقول: كيف أنتم لو فداكم يديكم صاحبكم؟

فيقولون: والله لو يادى بنا الجبال لأديناها معه ثم يأتيهم

من القابلة فيقول لهم: أشيروا لي ذوى أسنانكم و

أخباركم عشرة، فيشيدون له إليهم فينطلق بهم حتى يأتون

صاحبهم ويعدهم إلى الليلة التي تليها -

ثم قال ابوجعفر: والله كما في النظر إليه وقد استظهره إلى

الحجر، ثم ينشد الله حقه ثم يقول: يا أيها الناس!

من يحتاجني في الله فأنا أولى الناس بالله - يا أيها الناس!

من يحتاجني في آدم فأنا أولى الناس بآدم - يا أيها الناس!

من يحتاجني في نوح فأنا أولى الناس بنوح - يا أيها الناس!

من يحتاجني في إبراهيم فأنا أولى الناس بإبراهيم - يا أيها الناس!

من يحتاجني في موسى فأنا أولى الناس بموسى - يا أيها الناس!

من يحتاجني في عيسى فأنا أولى الناس بعيسى - يا أيها الناس!

من يحتاجني في محمد صلى الله عليه وآله وسلم فأنا أولى الناس

بمحمد يا أيها الناس من يحتاجني في كتاب الله فأنا أولى

الناس بكتاب الله -

ثم ينتهي إلى المقام فيصلى عنده ركعتين ثم ينشد الله حقه

ثم قال ابو جعفر عليه السلام : هو والله المضطر في كتاب الله وهو قول الله  
 " آمَنْتُ بِحُجُبِ الْمُضْطَرِّ اِذَا دَعَاكَ وَكَشِفَتِ السُّوءُ  
 وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ اَلْاَرْضِ " (سورة النمل آيت ٢٢)  
 وجبريل على السيزاب في صورة طائر ابيض ، فيكون اول  
 خلق الله بياضه جبريل وبياضه الثلاثة مائة والبضعة  
 عشر رجلاً -

قال : قال ابو جعفر عليه السلام فمن استلم في المسير وافاه في تلك الساعة و  
 من لم يتل بالمسير فقد عن فراشه

ثم قال : هو والله قول علي بن ابي طالب عليه السلام "المفقودون عن  
 فرشهم" وهو قول الله - " وَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَا نَلَكُونَا  
 (آية) يَأْتِ بِكُمْ اللهُ جَمِيعًا " (سورة البقرة آيت ١٢٨)

اصحاب القائم الثلاثة مائة والبضعة عشر رجلاً ،  
 قال : وهم والله الأمة المحدودة التي ، قال الله في كتابه  
 (آية) " وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلَى اُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ " (هود آيت)  
 قال : يجتمعون في ساعة واحدة فزعاً كقزع الخريف فيصع  
 بمكة ، فيدعو الناس الى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله  
 عليه وآله وسلم فيجيبه نفر يسير ويستعمل على مكة ثم  
 يسير فيبلغه ان قد قتل عامله فيرجع اليهم فيقتل  
 المقاتلة لا يزيد على ذلك شيئاً - يعني السبي -

ثم ينطلق فيدعو الناس الى كتاب الله وسنة نبيه  
 عليه وآله السلام والولاية لعلي بن ابي طالب عليه السلام  
 والبراءة من عدوة ، ولا يستأى احداً حتى ينتهي  
 الى البيداء ، فيخرج اليه جيش السفيا في فيا مر الله  
 الارض فيأخذهم من تحت اقدامهم وهو قول الله :  
 " وَلَوْ تَرَى اِذْ فَزَعُوا فَلَاقَتِ وَاخِذُوا مِنْ  
 (آية) مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا اَلْمَتَابِ لَنَا " (سورة السبا : ٥١)

يعني : بقايم آل محمد " وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ " يعني بقايم آل محمد

الى آخر السورة -

فلا يبقى منهم الا رجلا يقال لها وترو وتيرة من مراد  
 وجوهها في آفتيتها يشيان القمقمري يخبرك الناس  
 بما فعل بأصحابهما -

ثم يدخل المدينة فيغيب عنهم عند ذلك قريش  
 وهو قول علي بن ابي طالب عليه السلام :

(قول) " والله لو دت قريش اى عندها موقفاً واحداً  
 جزر جزور بكل ما ملكت وكل ما طلعت  
 عليه الشمس او غربت "

ثم يحدث حدثاً فاذا هو فعل ذلك قالت قريش : اخرجوا  
 بنا الى هذه الطاغية ، فوالله ان لو كان محمداً ما  
 فعل ، ولو كان علوياً ما فعل ، ولو كان فاطمياً ما فعل  
 فيمنحه الله اكتافهم ، فيقتل المقاتلة ويسبي الذرية  
 ثم ينطلق حتى ينزل الشقرة فيبلغه انهم قد قتلوا  
 عامله فيرجع اليهم فيقتلهم مقتلة ليس قتل الحرّة  
 اليها بشئ ثم ينطلق يدعو الناس الى كتاب الله وسنة  
 نبيه والولاية لعلي بن ابي طالب صلوات الله عليه و  
 البراءة من عدوة ، حتى اذا بلغ الى الثعلبية قام اليه  
 رجل من صلب ابيه وهو من اشد الناس ببدنه ، و  
 اشجعهم بقلبه ما خلا صاحب هذا الامر فيقول : يا  
 هذا ما تصنع ؟ فوالله انك لتجفل الناس اجفال النعم  
 افبعد من رسول الله صلى الله وآله ولم آم بماذا ؟ فيقول  
 المولى الذي ولي البيعة : والله لتسكتن اولاً ضربت  
 التذي في عينك -

فيقول (له) القائم : اسكت يا فلان اى والله ان معي  
 عهداً من رسول الله هات لي (يا) فلان العيبة او الزنبيجة  
 فيأتيه بها فيقرؤه العهد من رسول الله فيقول : جعلني الله

فداك أعطني رأسك أقبله فيعطيه رأسه ، فيقبل بين عينيه ثم يقول : جعلني الله فداك ، حبة لنا بيعة فيجدها لهم بيعة -

قال ابو جعفر عليه السلام : لكا في انظر اليهم مصعبين من نجف الكوفة ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً كان قلوبهم زبر الحديد . جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره يسير الرعب امامه شهراً وخلفه شهراً امداه الله بخمسة آلاف من الملائكة مسؤمين حتى اذا سعد النجف قال لأصحابه : تعبه واليلتكم هذه فيبيتون بين راح وساجد ، يتضرعون إلى الله حتى اذا أصبح ، قال : خذوا بنا طريق النخيلة وعلى الكوفة خندق مخدق قلت : خندق مخدق ، قال : اي والله حتى ينتهي إلى مسجد ابراهيم عليه السلام بالنخيلة ، فيصلي فيه ركعتين فيخرج اليه من كان بالكوفة من مرجئها وغيرهم من جيش السفياخ فيقول لأصحابه : استظروا الراس ، ثم يقول : كروا عليهم ، قال

قال ابو جعفر عليه السلام (و) لا يجوز والله الخندق منهم مخبر ثم يدخل الكوفة فلا يبقى مؤمن إلا كان فيها أو حتى اليها ، وهو قول امير المؤمنين علي عليه السلام ، ثم يقول لأصحابه : سيروا إلى هذه الطاغية ، فيدعو إلى كتاب الله وستة نبيه صلى الله عليه وآله ، فيعطيه السفياخ من البيعة سلماً ، فيقول له كلب وهم اخواله : ما هذا ؟ ما صنعت ؟ والله ما بنايئك على هذا أبداً ، فيقول : ما أصنع ؟ فيقولون : استقبله فيستقبله ثم يقول له القائم صلى الله عليه : خذ حذرک فاننى اذيت اليك وأنا مقاتلك ، فيصبح فيقاتهم ، فيمنحه الله اکتافهم و يأخذ السفياخ أسيراً فينطلق به (و) يذبحه بيده -

ثم يرسل جريدة خيل إلى الروم ليستحضرها ببيعة بني أمية فاذا انتهوا إلى الروم قالوا : أخرجوا الينا اهل ملتنا عندكم فيا بون ويقولون : والله لا نفعل فيقول الجريدة والله لو أمرنا لقاتلناكم ، ثم يرجعون إلى صاحبهم فيعرضون ذلك عليه ، فيقول : انطلقوا فأخرجوا اليهم اصحابهم فان هؤلاء قد أتوا بسلطان عظيم وهو قول الله :

(آية) ﴿ فَلَمَّا أَحْسَبُوا أَنَّكُمْ آذَاهُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ﴿١٣﴾

لَا تَرْكُضُوا وَأَرْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ

مَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ (سورة الانبياء)

قال : يعني الكنوز التي كنتم تكتنزون :

(آية) ﴿ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿١٤﴾ فَمَا ذَاكَ

تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا

خَمِيدِينَ ﴿١٥﴾ (سورة الانبياء)

لا يبقى منهم مخبر -

ثم يرجع إلى الكوفة فيبيعت الثلاث مائة والبضعة عشر رجلاً إلى الآفاق كلها فيسمح بين اکتافهم وعلى صدورهم فلا يتعايون في قضاء ولا تقبل ارض الانودي فيها شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً رسول الله وهو قوله :

(آية) ﴿ وَكَأَنَّكُمْ مِنَ السَّالُوتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ (آل عمران آيت ٨٣)

ولا يقبل صاحب هذا الامر الجزية كما قبلها رسول الله صلى الله عليه وهو قول الله :

(آية) ﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

كُلَّهُ لِلَّهِ ﴿١٩٣﴾ (سورة البقرة - ١٩٣)

قال ابو جعفر عليه السلام : يقاتلون والله حتى يوحد الله ولا يشرك به

شيء وحتى يخرج العجوز الضعيفة من المشرق شريد

المغرب ولا ينهما أحد ويخرج الله من الأرض بذرها  
ويُنزل من السماء قطرها ويخرج الناس خراجهم  
على رقابهم إلى المسدع ويوسع الله على شيعتنا  
ولولا ما يدركهم من السعادة لبغوا۔

فبينما صاحب هذا الأمر قد حكم ببعض الأحكام وتكلم  
ببعض السنن إذ خرجت خارجه من المسجد  
يبريدون الخروج عليه ، فيقول لأصحابه : انطلقوا  
فيلحقوهم في التمارين فيأتونه بسم أسرى فيأمر  
بهم فيذبحون ، وهي آخر خارجه يخرج على قائم  
آل محمد صلوات الله عليه وآله وسلم۔ (تفسیر عیاشی)

(ترجمہ)

ترجمہ روایت ” حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام صاحب الامر علیہ السلام  
ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے، یہ فرما کر آپ نے  
اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: جب آپ کے ظہور میں  
دوراتیں باقی رہ جائیں گی تو آپ کا ایک خاص ملازم آپ کے کسی صحابی کے پاس  
آئے گا اور پوچھے گا کہ آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں؟ وہ جواب دیکھا کہ ہم لوگ  
چالیس آدمی ہیں۔ پھر وہ پوچھے گا، اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر کو دیکھ لیں تو  
کیا کریں گے؟ انھوں نے جواب دیا: واللہ اگر وہ حضرت یہاں سے چل کر کسی پہاڑ  
میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آنحضرت کے ساتھ ہی ہوں گے۔

پھر دوسری شب کو وہ دوبارہ ان کے پاس آکر کہے گا، آپ لوگ اپنے  
تمام ساتھیوں سے مشورہ کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کر کے آئینکے  
تو وہ ملازم انھیں لیکر صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوگا، اور  
آپ ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: واللہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت  
صاحب الامر علیہ السلام اپنی پشت حجرِ اسود سے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں اور  
اللہ کے حق کا واسطہ دیکر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کر دوں گا کہ

میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت نوح کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت ابراہیم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت عیسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت محمد کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے کتاب خدا (قرآن مجید) کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں کتاب خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

الغرض، یہ خطبہ دیکر آپ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت  
نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم کتاب خدا کی اس آیت:

”وَأَمَّا نَجِييبُ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاهُ وَنِيكَشَفُ السُّؤْرِ وَيَجْحَلُ كَلْمُ

خُلْفَاءِ الْأَمْرِ حَقًّا“ (نحل ۶۲)

ترجمہ آیت: ”بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور

اور مصیبت کو دور کرتا ہے، اور جو تمہیں زمین پر غلیف بنا تا ہے۔“

(اس آیت میں ”مضطر“ کا ذکر ہے، اس سے مراد یہی صاحب الامر ہیں۔

حضرت جبریل ایک سفید طائر کی شکل میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے اور مخلوق خدا

میں سب سے پہلے آپ ہی بیعت کریں گے۔ پھر تین سو کچھ آدمی آپ کی بیعت کریں گے

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پس جو شخص چل کر آسکتا ہے وہ فوراً اسی وقت

آپ کے پاس حاضر خدمت ہو جائے گا اور جو (بہت دور ہوگا) نہیں آسکتا تو وہ

شب کو اپنے بستر سے اٹھا لیا جائے گا۔ انہیں لوگوں کے متعلق حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے“ اور انہیں کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی قدر ہے:

ترجمہ آیت: ”اور سبقت کرو کارہائے خیر میں جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمکو ایک جگہ جمع کر دے گا۔“ (بقرہ ۱۴۸)

یعنی: جمع اصحاب قائم علیہ السلام تین سو تیرہ افراد ہوں گے۔ بخدا یہی امتِ محدودہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو طوی کر دیں“ (ہود-۸) آپ نے فرمایا: یہ سب کے سب ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح برسات کے موسم میں بادلوں کے بھرے ہوئے ٹکڑے ایک بیک جگہ ہوجاتے ہیں اور مکہ میں صبح کریں گے۔ پھر آپ لوگوں کو کتابِ خدا اور سنتِ رسول اللہ پر عمل کی دعوت دیں گے، مگر آپ کی اس دعوت پر بہت کم لوگ بیٹیک کہیں گے، اور آپ مکہ میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر فرما کر وہاں سے روانہ ہوں گے مگر دورانِ راہ ہی آپ کو اُس کے قتل کر دیے جانے کی اطلاع ملے گی، چنانچہ آپ واپس آکر پہنچیں گے اور اہل مکہ سے جنگ کریں گے مگر کسی کو قیدی نہ بنائیں گے۔

اس کے بعد پھر آپ روانہ ہوں گے اور کتابِ خدا، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے برأت و ہزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے، مگر کسی کا نام نہیں لیں گے۔ اس طرح آپ مقامِ بیداءِ مدینہ پہنچیں گے۔ وہاں لشکرِ سفیانی آپ کے مد مقابل آئے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا، زمین شق ہو جائے گی اور اس کا سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ آیت: ”اور کاش کہ تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے لے لیے جائیں گے اور“ (سبأ-۵۱)

کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔“ (سبأ-۵۱)۔

یعنی قائم آل محمدؐ پر ایمان لے آئے۔ (وقد کفوا وہ) حالانکہ اس سے قبل وہ قائم آل محمدؐ کے ماننے سے انکار کر چکے تھے۔ (جب اللہ کا عذاب ان پر آ پڑا اور وہ زمین میں دھسنے لگے تو خوفِ عذاب سے ایمان لانا بے سود تھا)

اس لشکر میں سے وتر اور فترہ دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچے گا اور انکے بھی منہ پشت کی طرف پھر جائیں گے اور وہ لوگوں کو جا کرتائیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا پیش آیا۔

اس کے بعد حضرت الامیر مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش، اہل مدینہ سے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ اس سرکش سے جنگ کے لیے چلو۔ خدا کی قسم اگر یہ محمدؐ ہی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر علوی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر فاطمی ہوتا تبھی ایسا نہ کرتا، تب آپ ان لوگوں سے جنگ کریں گے۔ ان کی اولادوں کو قید کر لیں گے اس کے بعد آپ وہاں سے چلکر مقامِ شقرہ پہنچیں گے تو اطلاع ملے گی کہ آپ کے عامل کو لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔ لہذا آپ واپس آئیں گے اور ایسا قتل عام کریں گے کہ واقفِ حصرہ بھی اس کے سامنے کچھ نہ ہوگا۔

اس کے بعد پھر کتابِ خدا، سنتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے ہزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ وہاں سے چلکر آپ منزلِ ثعلبہ پر پہنچیں گے تو آپ کے پیر بزرگوار کے صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپ کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا، بڑا شجاع و بہادر ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، واللہ آپ تو ان کو جانوروں کی طرح ہنکار رہے ہیں کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز؟

پس آپ کا لازم (غلام) خاص، کہے گا، خاموش ہو جا، ورنہ تیرا سر توڑ دوں گا لیکن آپ اپنے لازم خاص سے کہیں گے۔ اے فلان خاموش رہ، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ موجود ہے جو فلان قبیلے میں رکھا ہوا ہے جا کر لے آ۔

جب لازم خاص لیکر آئے گا تو آپ اُس شخص کے سامنے وہ عہد نامہ پیش کریں گے وہ اس کو لیکر پڑھے گا اور کہے گا، میں آپ پر قربان، ذرا آپ اپنا سراقہ میری طرف کیجئے تاکہ میں بوسہ دے لوں۔ آپ اپنا سراقہ اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپہی پیشانی مبارک کا بوسہ لینگا، پھر کہے گا، میں آپ پر قربان، میں تجھ پر بیعت کا خواہاں ہوں۔ اور آپ اس سے بیعت لیں گے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تین سو تیرہ

اصحاب کے لشکر ساتھ، جنکے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہونگے، جبریل آپکے  
دلہنے جانب اور میکائیل بائیں جانب، سوتے بخت کو فر روانہ ہیں اور آپ کا  
رعب و دہرہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک  
عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے  
ساتھ کر دے گا۔ جب آپ بخت اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے  
اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو۔ تو وہ سب لوگ وہاں مشب بھر کو  
اور سجد میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ انہیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے  
اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیم پہنچیں گے، وہاں دو رکعت نماز  
پڑھیں گے کہ اتنے میں کو فہ سے کچھ مرجئی اور کچھ سفیانی کے لشکر کی آپ کی طون  
ٹڑھیں گے تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کی گھات میں رہو، پھر  
حملہ کرنے کا حکم دیں گے۔ بالآخر آپ کو فہ میں داخل ہوں گے، سفیانی سے جنگ  
ہوگی، اور سفیانی کو گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ خود اپنے  
ہاتھ سے اس کو ذبح کریں گے۔

اس کے بعد آپ کچھ سواروں کا ایک دستہ روہم کیلئے روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ  
کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو۔ جب وہ  
انہیں آپ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپ خود اپنے اصحاب کے ساتھ  
وہاں پہنچیں اور ان لوگوں کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیں گے۔ لے  
پھر آپ کو فہ واپس آئیں گے اور اپنے تین سو تیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف جھوں  
میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیریں گے پھر انہیں کسی  
امر کے فیصلے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور پھر زمین کے ہر خطے میں  
یہ کلمہ شہادت ہوگا: اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

ترجمہ آیت: "فَلَمَّا اَحْسَنُوا... خَيْرِيْنَ" (انبیاء ۱۵۷)

پس جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔  
مت بھاگو، لوٹ آؤ، اپنے مساکن اور اس عیش و راحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا  
ناک تمہاری جواب طلبی کی تھی۔ ان لوگوں نے کہا، ہاتھ فوس ہم پر بیشک ہم ظالم تھے اور  
ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھیجی ہوئی راگھ بنا دیا۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کسی کافر سے کوئی چیز قبول نہیں کریں گے جس طرح  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کر لیا تھا اور کافروں سے صلح کر لی تھی  
بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کریں گے:

آیت مع "وَقَتْلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَّ يَكُوْنُ الدِّيْنُ لِلّٰهِ" (بقرہ ۱۹۳)  
ترجمہ: اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے  
(خالص) ہو جائے "

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا وہ لوگ استقدر جنگ کریں گے کہ سب  
اللہ کی توحید کا اقرار کرنے لگیں گے، کوئی مشرک باقی نہ رہ جائے گا اور دنیا میں  
ایسا امن و امان ہوگا کہ اگر ایک بوڑھی عورت مشرق سے مغرب کا سفر اختیار  
کرنا چاہے تو اس کے لیے کوئی رکاوٹ یا دقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ زمین سے ہر  
بیج کو اگا دے گا، اور آسمان سے بارش برسائے گا، لوگ اپنے اپنے خراج کی  
رقوم وغیرہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر امام مہدی علیہ السلام کے پاس خود حاضر  
ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو خوشامالی نصیب فرمائے گا۔

پھر ایک مرتبہ حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں  
گے اور بعض سنتوں کے متعلق گفتگو فرما رہے ہوں گے کہ بیرون مسجد سے ایک  
شور و غوغا بلند ہوگا، کچھ لوگ آپ پر حملہ آور ہونا چاہیں گے لیکن آپ اپنے اصحاب  
سے فرمائیں گے کہ ان کی سرکوبی کرو، آپ کے اصحاب انہیں راستے ہی میں جالیں  
اور گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان سب  
کو قتل کر دیا جائے گا، اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپ پر کیا جائے گا۔

(تفسیر عیاشی)

غیبت لغمانی میں بھی ابن عقدہ نے محمد بن علی سے، انہوں نے ابن بزیع سے  
اور محمد سے بیان کیا منصور بن یونس نے انہوں نے اسماعیل بن جابر سے  
اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت  
نقل کی ہے۔ (غیبت لغمانی)

امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں پر آکر کریں گے

(۹۱)

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ



قال ۴: "اذا قام قائم آل محمد استخرج من ظهر الكعبة سبعة وعشرين رجلاً، خمسة وعشرين من قوم موسى الذين يقضون بالحق ويبعدون وسبعة من اصحاب الكعبه ويوشع بن نون وصفي موسى ومومن آل فرعون وسلمان الفارسي وابا دجانة الانصاري ومالك الاشتر -"

آپ نے فرمایا: "جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو آپ پشت کعبہ سے ستائیس آدمیوں کو، قوم موسیٰ کے پچیس آدمیوں کو جو حق کے ساتھ عدل و فیصلے کیا کرتے تھے اور اصحاب کعبہ میں سے سات آدمیوں کو، اور یوشع بن نون و صفی موسیٰ کو، اور مومن آل فرعون کو، اور سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری اور مالک بن اشتر کو زندہ کر کے قبروں سے نکالیں گے۔" (تفسیر عیاشی)

\* کتاب الارشاد میں بھی مفضل سے یہ تغیر الفاظ یہ سلسلہ رجعت اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ (الارشاد)

### ۹۳) اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا

(شبی) عن ابی المقدم، عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ - "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" "يَكُونُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَقْرَبُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (تفسیر عیاشی)

\* "وقال فی خبر آخر: عنه: قال ليظهره الله في الرجعة" (تفسیر عیاشی)

ترجمہ روایت: (تفسیر عیاشی) میں ابو مقدم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

(آیہ) "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳)

(ترجمہ آیت) "تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو"

کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا، ظہور امام قائم کے دور میں بغیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کا اقرار کیے کوئی باقی نہ رہے گا۔" (تفسیر عیاشی)

\* اور آپ ہی نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: رجعت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔ (تفسیر عیاشی)

### ۹۲) بالآخر شرک کفر کو ترک کرنا ہی پڑیگا

(شبی) عن سلمة، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳)

قال ۵: "اذا خرج القائم لم يبق مشرك بالله العظيم ولا كافر الا كرهه خروجه -" (تفسیر عیاشی)

(تفسیر عیاشی) سماع نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: "وہ وہی ذات اقدس (راقس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے (اسلام کو) ہر دین پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکوں کو کتنا ناگوار کر دے۔" (توبہ - ۳۳)

آپ نے فرمایا: جب حضرت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہر مشرک و کافر کو بہ جبر واکراہ شرک و کفر سے نکلنا پڑے گا۔" (تفسیر عیاشی)

### ۹۵) امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن

سعد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں ایک شخص کہہ رہا تھا کہ صالح اور عیسیٰ بن علی کا گھر ابھی صبح و صلا ہے، وہ دور نبی عباس کا ذکر کر رہا تھا: تو دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرے یا ہمارے ہاتھوں برباد کرادے۔

قال ۶: "لا تنقل هكذا بل يكون مساكن القائم واصحابه" (تفسیر عیاشی)

اما سمعت الله يقول:

(آیہ) "وَسَكَنتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا انْفُسَهُمْ" (ابراہیم - ۶۵)

(ترجمہ آیت)

آپ نے فرمایا: "ایسا نہ کہو، یہ تو امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن ہوگا۔" قول خدا ہے کہ (ترجمہ آیت) (حالانکہ تم انہی کے مسکنوں میں مقیم ہوتے، جنہوں نے کہ اپنے

نفسوں پر ظلم کیا تھا۔) . . . . . (ترجمہ سورہ ابراہیم - ۶۵)

(تفسیر عیاشی)

## ۹۶) ابدال شام اور اشراق عراق کا اجتماع

جغالی نے ابن عقده سے، ابن عقده نے عمر بن عیسیٰ بن عثمان سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے خالد بن عامر بن عباس سے، انھوں نے محمد بن سوید اشعری سے روایت کی ہے اور اشعری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور قطر بن خلیفہ حضرت امام جعفر بن امام محمد بن الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف کچھ کھجوریں بٹھائیں، ہم نے کھانا شروع کیا، بعداً کچھ کھجوریں آپ نے نظر کو بھی دیں، تو اس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزند رسول!) ابدال اہل شام اور اشراق اہل کوفہ (عراق) کے متعلق جو حدیث ابو طفیل سے مروی ہے کہ "اللہ تعالیٰ جس دن ان لوگوں کو یکجا کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے لیے بدترین دن ہوگا"؟

قال: "رحمکم اللہ بنا یبدأ البلاء ثم بکم، و بنا یبدأ الرخاء ثم بکم رحم اللہ من حبنا الی الناس ولم یکثر ہنا الیہم" آپ نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم کرے سنو! پہلے ہم بلاؤں اور مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں پھر تم لوگ۔ اسی طرح پہلے ہمارے لیے خوشحالی آئے گی پھر تم لوگوں کے لیے اللہ رحم کرے اس پر جو لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرے، دشمنی اور نفرت نہ پیدا کرے۔" (محاسن مفید)

## ۹۷) امام قائم میں چار انبیاء کی مشابہت

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: "فی صاحب ہذا الامر سبہ من اربعة انبیاء: شبہ من موسیٰ و شبہ من عیسیٰ و شبہ من یوسف و شبہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

قلت: ما شبہ موسیٰ؟

قال: "خائف یترب"۔

قلت: وما شبہ عیسیٰ؟ فقال: "قیل فیہ ما قیل فی عیسیٰ"

قلت: فما شبہ یوسف؟ قال: السجین والغیبہ۔

قلت: وما شبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال: اذا قام بنا رب سیرة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ یتبین

آثار محمد و یضع السیف ثنائیۃ اشھر ہر جا ہرجا حتی یرضی اللہ

قلت: فکیف یعد رضا اللہ؟

قال: یتقی اللہ فی قلبہ الرحمة۔ (غیبۃ لغمانی)

(ترجمہ روایت: اس صاحب الامر میں چار انبیاء کی مشابہت ہوگی۔ کچھ مشابہت حضرت موسیٰ سے ہوگی، کچھ حضرت عیسیٰ سے، کچھ حضرت یوسف سے اور کچھ مشابہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: حضرت موسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: خوف (کی وجہ سے مہر چھوڑ کر دور نکل گئے تھے) اور (وقت کا) انتظار کرتے رہتے تھے) اور یہ بھی۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت عیسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جو کچھ عیسیٰ کے لیے کہا گیا، وہی ان کے لیے کہا جائیگا۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت یوسف سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: قید اور غیبت۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جب یہ ظہور کریں گے تو وہی سیرت اختیار کریں گے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی۔ اور حضرت محمد کے تمام آثار و نشانیوں کو پیش کریں گے۔ آٹھ

ماہ تک (کفار و مشرکین کو) قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے

راضی ہو جائے گا۔

میں نے عرض کیا: انہیں یہ کیسے معلوم ہو جائے گا کہ اب اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے دل میں رحم ڈالے گا۔ (غیبۃ لغمانی)

## ۹۸) امام قائم کے ساتھ اہل عرب کی قلت ہوگی

ابن عقده نے احمد بن یوسف جعفی ابوالحسن کی کتاب سے، انھوں نے اسماعیل

بن مہران سے (کتاب میں نقل کیا) اور انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد ابو وہب سے

انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

” مع القائم علیہ السلام من العرب شیءٌ یسیر ، فقیل له : ان من یصف هذا الامر منهم لکثیر ؟

قال : لبنة للناس من ان یمحضوا ویبیزوا ویغریبوا ، و سیخرج من الغریب خلق کثیر۔“ (عیبۃ لغانی)

ترجمہ: ” امام قائم علیہ السلام کے ساتھ عرب کے بہت کم لوگ رہیں گے۔ عرض کیا گیا: مگر ان میں امام قائم کی توصیف کرنے والے لوگ تو زیادہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے لازمی ہے کہ جھانٹا، پرکھا اور چھلنی میں چھانا جائے گا، اور جب چھلنی میں چھان لیا جائے گا تو اس میں سے بہت سے لوگ نکل جائیں گے۔“ (عیبۃ لغانی)

### شانِ ظہور اور خروج

(۹۹)

احمر بن محمد بن سعید نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف ابن کلیب سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے ابن حمید سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام (بن علی) کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

یقول ” لوقد خرج قائم آل محمد علیہ السلام لنصرة الله بالملائكة المسومین والمدرفین والمنزلین والکذوبین ، یکون جبرائیل امامه ومیکائیل عن یمینه واسرافیل عن یساره والرعب مسیره شهر امامه وخلفه وعن یمینه وعن شماله والملائكة المقربون حذاه ، اول من یتبعه محمد صلی الله علیه وآله وعلی علیہ السلام الثانی ، ومعہ سیف مخترط یفتح الله له الروم والصین والتوک والدایلم والسند والسند وکابل شاه والخزر۔

یا باحزرة ! لا یقوم القائم علیہ السلام الا علی خون شدید و زلزل وفتنة وبلاد یصیب الناس ، وطاعون قبل ذلك و سیف قاطع بین العرب ، واختلاف شدید بین الناس وتشتت فی دینهم وتغیر من حالهم حتی یتمنی المتمنی

الموت صباحاً و مساءً من عظم ما یرى من کلب الناس واکل بعضهم بعضاً ، وخروجه اذا خرج عند الایاس والقنوط۔ فیا طوبی لمن ادركه وکان من النصارة ، والویل لكل الویل لمن خالفه وخالف امره ، وکان من اعدائه۔

ثم قال : یقوم بأمر جدید وستة جدیدة وقضاء جدید ، علی العرب شدید ، ویس شأنه الا القتل ، ولا یتنبأ احداً ولا تأخذة فی الله لومة لائم۔“ (عیبۃ لغانی)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا ” جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ مسومین (نشان شدہ) و مدرفین (ایک کے پیچھے ایک) و منزلین (نازل ہونے والے) اور کذوبین (مقرب فرشتے) ان کی مدد کے لیے نازل فرمائے گا، حضرت جبرائیل ان کے آگے آگے ہوں گے، میکائیل دایسے جانب اور اسرافیل بائیں جانب اور رعب و درعب ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک پیچھے پیچھے، ایک ماہ کی مسافت تک دایسے جانب اور ایک ماہ کی مسافت تک بائیں جانب۔ پھر ملائکہ مقربین آپ کے پیچھے ہوں گے اور آپ کے عقب میں سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے عقب میں دوسرے حضرت علی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کے ہاتھ میں برمنہ تلوار ہوگی، تو اس طرح اللہ آپ کو روم، چین، ترک، دلیم، سند، ہند، کابل شاہ اور خزر پر فتح عنایت کرے گا۔

لے البحره (ثمالی) ! امام قائم علیہ السلام اس وقت ظہور کریں گے جب لوگ شدید خوف زلزلوں، فتنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے اور آپ کے ظہور سے قبل طاعون کی وبا پھیلے گی۔ اہل عرب کے درمیان باہم شدید اختلاف اور کشیدگی پیدا ہوگی، تلواریں چلیں گی، دین میں انتشار ہوگا اور ان کا ایسا برا حال ہوگا کہ لوگ صبح و شام موت کی تمنائیں کریں گے، اس لیے کہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہے، ظلم ڈھا رہا ہے۔ آپ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں پر ایسی اور ناامیدی چھائی ہوتی ہوگی۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو امام قائم علیہ السلام کا عہد مل جائے اور ان کے

انصار میں شامل ہو جائے۔ اور وہیں وائسکوس ہے اس پر جو ان کی مخالفت کرے  
ان کا حکم نہ مانے، ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔  
پھر فرمایا: آپ ظہور کریں گے تو امرِ جدید و سنتِ جدیدہ، فیصلہِ جدید کے ساتھ جو اہل  
عرب کے لیے بہت گراں ہوگا، کیونکہ ان کا کام صرف قتل ہوگا، وہ کسی ملامت  
کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۰۰) اہل قریش کا قتل عام

ابن عقبہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے،  
انھوں نے ابن جبکہ سے، انھوں نے علی بن ابومغیرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک سے  
انھوں نے بشر بن غالب اسدی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت امام حسین بن  
علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”یا بشر! ما بقاء قریش اذا قدم القائم المہدیؑ منہم  
خمسائة رجل فضرب اعناقہم صبرا ثم قدم خمسائة  
فضرب اعناقہم (صبرا) ثم قدم خمسائة فضرب  
اعناقہم صبرا؟“

قال نقلت: (لہ) اصلحك الله ابيغون ذلك؟  
فقال الحسين بن علي عليهما السلام ان مولى القوم منهم“

(غنیۃ لغائی)

ترجمہ اپنے فرمایا: ”اے بشر! امام قائم علیہ السلام کے سامنے قریش کے پانچ سو آدمی گرفتار ہو کر  
آئیں گے تو ان کی گردن ماری جائے گی۔ پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے، ان کی  
بھی گردن ماری جائے گی، پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے ان کی بھی گردن ماری  
جائے گی۔“

میں نے عرض کیا: خدا آپ کا بھلا کرے کیا ان کی اتنی تعداد ہوگی؟

پس امام حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: قوم کے غلاموں کا شمار بھی قوم ہی میں ہوتا ہے۔“

(غنیۃ لغائی)

### ۱۰۱) ایک فیصلہ

ابن عقبہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم سے، انھوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے

انھوں نے حارث بن مغیرہ اور ذریح الحارثی سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ما بقى بيننا وبين العرب الا الذبح واما مبيداه الى حلقه“  
ترجمہ ”ہمارے اور اہل عرب کے مابین مولے ذبح کے اور کچھ باقی نہیں ہے۔ اور یہ  
فرما کر آپ نے (اپنے حلق (گردن) کی طرف اشارہ کیا۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۰۲) خانہ کعبہ کے لیے ایک نذر

علی بن حسین نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے  
محمد بن علی صیرفی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے محمد بن علی خثعمی سے، انھوں نے  
سید صیرفی سے، انھوں نے اہل جزیرہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ:

”میں نے خانہ کعبہ کے لیے ایک کینز کی نذر مانی تھی لہذا میں نذر پوری کرنے کے لیے  
کینز کو لیکر مکہ معظمہ پہنچا اور وہاں خانہ کعبہ کے حاجیوں اور خادموں سے ملا  
اور ان سے اپنی نذر کے متعلق بیان کیا تو جس سے بھی اس نذر کا مسئلہ بیان  
کیا، اس نے یہی کہا کہ وہ کینز مجھے دیدو تمہاری نذر سمجھ لو کہ اللہ نے قبول کر لی۔  
ہر ایک کا یہ جواب سن کر میرے دل میں الجھن سی پیدا ہو گئی میں نے اس کا ذکر  
اہل مکہ میں سے اپنے دوست سے کیا۔ اس نے کہا: میری بات مانو گے؟“

میں نے کہا: ہاں۔ مان لوں گا۔

اس نے کہا: دیکھو! وہ ایک شخص جو اس کو پاس بیٹھا ہوا ہے جس کے گرد لوگ جمع ہیں۔ وہ ابو جعفر  
(امام) محمد (باقی) بن علی بن حسین علیہ السلام ہیں۔ ان سے اپنا یہ مسئلہ بیان  
کر دو اور جو کچھ حل وہ بتائیں اس پر عمل کرو۔

راوی کا بیان ہے: میں ان جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحمت نازل فرما  
میں ایک شخص جزیرے کا باشندہ ہوں، میرے ساتھ ایک کینز ہے جس کو اپنی  
ایک نذر پوری کرنے کیلئے خانہ کعبہ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ میں جب اس کو  
یہاں لے کر آیا اور اس کا تذکرہ حاجیوں اور خادموں سے کیا تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ  
یہ کینز مجھے دیدو، اللہ تمہاری نذر قبول کر لے گا۔ سب کا یہ مطالبہ سن کر میرے دل  
میں بڑی الجھن ہوئی۔ (اب آپ کی خدمت میں آیا ہوں)

قال ابو جعفر علیہ السلام: يا عبد الله! ان البيت لا ياكل ولا يشرب فبع جاريتك

واستقص وانظر اهل بلادك متن حج هذا البيت فمن  
عجز منهم عن نفقة فأعطه حتى يقوى على العود الى  
بلادهم۔“

ترجمہ (حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: اے بندۂ خدا! خانہ کعبہ نہ توکھاتا  
ہے نہ پیتا ہے۔ تم کثیر کو فروخت کرو اور وہ رقم اپنے اہل وطن حاجیوں میں  
سے جسے دیکھو کہ اخراجات کے لیے اُس کے پاس کچھ رقم گھٹ گئی اُس کو دیدو  
تاکہ وہ اپنے وطن واپس جاسکے۔“

پھر اُس نے کہا: میں نے اُن جناب کے فرمانے پر عمل کیا۔

اُس کے بعد میں جس حاجب اور خادمِ حرم سے ملا، اُس نے مجھ سے یہی پوچھا  
کہ تو نے کثیر کا کیا حل تلاش کیا؟  
میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا، وہی بتادیا۔  
”وہ کہنے لگے کہ وہ تو (معاذ اللہ) جاہل و کذاب ہے۔ پتہ نہیں کہ وہ یہ کیسے  
کہتا ہے۔“

پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جا کر اُن لوگوں کی باتیں بتادیں۔  
آپ نے فرمایا: اچھا، اُنکی باتیں تو تم نے مجھ سے بیان کر دیں، کیا میری بات بھی اُن تک پہنچاؤ گے؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔  
آپ نے فرمایا: اُن سے کہ دو:

”قال لكم ابو جعفر كيف بكم لو قد قطعت ايديكم وارجلكم و

علقت في الكعبة۔ ثم يقال لكم: نادوا نحن سراق الكعبة“

ترجمہ ”حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام تم لوگوں سے فرماتے ہیں کہ اُس وقت تمھارا

کیا حال ہوگا جب تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر خانہ کعبہ پر ڈکادیے جائیں گے

اور تم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اعلان کرو کہ ہم لوگ خانہ کعبہ کے چور تھے۔“

چنانچہ جب میں وہاں سے اُٹھنے لگا کہ جا کر اُن لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچا دوں تو آپ نے

فرمایا: مگر میں خود ایسا نہیں کروں گا، بلکہ ہم اہل بیت میں سے ایک مرد ایسا

کام انجام دے گا۔

(غیبۂ نغانی)

## غارِ الظاہر سے کتب آسمانی برآمد کریں (۱۰۳)

انہی اسناد سے محمد بن علی نے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے  
انھوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ  
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ پانچ سو درہم زکوٰۃ کے ہیں جو میں نے  
اپنے مال سے نکالے ہیں، آپ لے لیں۔

قال له ابو جعفر: خذها أنت فضعها في جدرانك من اهل الاسلام

والمساكين من اخوانك المسلمين۔

ترجمہ قال: اذا قام القائم اهل البيت قسم بالسوية وعدل في الرعية

فمن اطاعه فقد اطاع الله، ومن عصاه فقد عصى الله

وانما سئى المهدي لانه يهدى الى امر حفي۔

ويستخرج التوراة وسائر كتب الله عز وجل من غمام

بأنطاكية ورحم بين اهل التوراة بالتوراة وبين اهل

الانجيل بالانجيل وبنين اهل الزبور بالزبور وبين اهل

القرآن بالقرآن، ويجمع اليه اموال الدنيا من بطن

الارض وظهرها فيقول للناس: تعالوا الى ما قطعتم فيه

الارحام وسفكتم فيه الدماء الحرام وركبتم فيه ما

حرم الله عز وجل، فيعطى شيئا لم يعطه أحد كان

قبله ويملا الارض عدلا وقسطا ونورا كما ملئت ظلما و

جورا وشرًّا۔“ (غیبۂ نغانی)

ترجمہ: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تم اسے اپنے پاس رکھو اور

تمھارے قرب وجوار میں جو مسلمان ہیں وہ تمھارے اسلامی برادر ہیں ان میں سے

جو مساکین و مفلس ہوں، ان کو انہی میں تقسیم کر دینا۔

پھر فرمایا: جب ہم اہل بیت میں سے امام قائم ظہور کریں گے تو وہ سب پر برابر برابری تقسیم

کریں گے اور اپنی رعایہ کے ساتھ عدل سے کام لیں گے۔ جس نے ان کی اطاعت

کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی

کی۔ اُن کا نام مہدی اس لیے ہے کہ وہ ارضی کی طرف ہدایت کریں گے۔

اور توریت و نیز تمام کتب اللہ عزوجل (کی نازل کردہ) کو انطاکیہ کے غار سے برآمد کریں گے۔ پھر اہل توریت کا فیصلہ توریت کے مطابق، اہل انجیل کا انجیل کے مطابق، اہل زبور کا زبور کے مطابق اور اہل قرآن کا فیصلہ قرآن کے مطابق کریں گے۔ اور شکم ارض اور پشت زمین کی ساری دولت یکجا جمع کر کے لوگوں سے فرمائیں گے، (دھڑاؤ، اسی چیز کے لیے تو تم لوگ قطع رحم کیا کرتے تھے، ناجائز خون بہایا کرتے تھے اور حرام کاموں میں مشغول رہا کرتے تھے) پھر آپ ان سب کو اتنا کچھ عطا فرمائیں گے کہ اُس سے قبل کسی نے نہ دیا ہوگا، اور زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۰۴) تابوتِ آدم اور عصاِ موسیٰ کے وارث ؟

ابن عقبہ نے محمد بن مفضل سے اور سعدان بن اسحاق، اور احمد بن حسین، اور محمد طوطانی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول ۶: كانت عصى موسى قضيب آس من غرس البجته، آناه بسا جبرئيل لما توجه تلقاء مدین وهي و تابوت آدم في بحيرة طبرية ولن يبليا ولن يتغيرا حتى يخرجا القائم اذا قام عليه السلام۔“ (غیبۃ لغانی)

آپ فرماتے تھے کہ ”حضرت موسیٰ کا عصا، شجر آس کی ایک شاخ تھی جو جنت میں لگا ہوا ہے جسے حضرت جبرئیل ان کے پاس اُس وقت لائے جب وہ مرنے جانے لگے۔ وہ عصا اور تابوتِ حضرت آدم یہ دونوں بحیرہ طبریہ میں (موجود) ہیں، جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ متغیر (ہو کر خراب) ہوں گے۔ جب حضرت امام قائمؑ ظہور کریں گے تو آپ ان دونوں چیزوں کو نکالیں گے۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۰۵) زاد سفر اور حجرِ موسیٰ علیہ السلام

احمد بن ہوزہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابو جارد سے ابو جارد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا ظهر القائم ظهر براءة رسول الله صلى الله عليه وآله

وخاتم سليمان وحجر موسى وعصاه، ثم يا مرناديه فينادي  
”آلآ لا يحمل رجل منك طعاما ولا شرابا ولا علقتا فيقول  
اصحابه: انته يريد ان يقتلنا، و يقتل دو ابنا من الجوع  
والعطش، فيسير ويسرون معه، فأول منزل ينزل  
يضرب الحجر فينبع منه طعام و شراب و علف، فياكلون  
و يشربون و دو ابهم حتى ينزلوا التجمع بظهر الكوفة۔“  
(غیبۃ لغانی)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
کا علم مبارک، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی، حجر حضرت موسیٰ علیہ السلام  
اور ان کے عصا کو نکال کر کریں گے اور اپنے ساتھیوں میں اعلان کر دیں گے کہ کوئی  
شخص اپنے ساتھ بطور زاد راہ کھانے پینے کی چیزیں اور سواری کے جانوروں کا چارہ  
نہ لے کر چلے۔“ (یستکر) آپ کے ساتھی کہیں گے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمیں اور  
ہماری سواری کے جانوروں کو کھوکھو کا پیاسا مار ڈالنا چاہتے ہیں۔“ مگر جب آپ پہلی ہی  
منزل پر قیام فرمائیں گے تو حجرِ موسیٰ پر عصا سے ضرب لگائیں گے تو اُس میں سے کھانا  
پانی اور سواریوں کا چارہ اہل پڑے گا اور یہ لوگ اور ان کے جانور کھائیں پئیں گے  
اور اسی طرح منزل بہ منزل چلتے ہوئے پشت کوفہ یعنی نجف اشرف پہنچ جائیں گے۔“  
(غیبۃ لغانی)

### امام زمانہ کی حکومت میں مہینے میں دو بار تنخواہ اور سال میں دو بونس

۱۰۶) انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ نے ابن کبیر سے، انھوں نے حران سے، اور حران نے  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۶: ”كأنتي بد بيتكم هذا الا يزال موليا يفحص بدمه ثم لا  
يردّه عليكم الا رجل منا اهل البيت فيعطيكم في السنة  
عطاءين و يوزقكم في الشهر رزقين و تؤتون الحكمة في  
زمانه حتى آت المرأة لتقضى في بيتها بكتاب الله تعالى  
و سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم۔“ (غیبۃ لغانی)

ترجمہ: ”آپ فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو

سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو (بونس) عطا کرے گا اور چھینے میں دو مرتبہ روزی (روزینہ - نخوہ) دے گا، اور اُس کے زمانے میں علم و حکمت تم لوگوں کو اس قدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوتی کتاب خدا اور سنت رسول کے مطابق فیصلہ (خود ہی) کرے گی۔“ (غیبۃ نغانی)

### منبر کوفہ پر سر بہ مہر عہد نامہ سنانا

(۱۰۷)

سہیل نے ابن محبوب سے، انھوں نے اپنے بعض لوگوں سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "كأني بالقائم على منبر (الكوفة) عليه قبار فيخرج من وريان قباثه كتاباً محتوماً بخاتم (من) ذهب فيفكّه فيقرأه على الناس فيجفلون عنه إجمال الغنم فلم يبق إلا النقباء، فيتكلّم بكلام فلا ياحقون ملجأ حتى يرجعوا إليه واتي لأعوت الكلام الذي يتكلم به -" (کافی)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنی قباہ زینت کیے ہوئے منبر کوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی قباہ کے اندر سے ایک سر بہ مہر تحسیر نکالی، پھر مہر توڑی اور لوگوں کو پڑھ کر سنا یا تو لوگ آپ سے اس طرح بدک کر بھاگ رہے ہیں جس طرح بھیڑ بکریاں بدکتی ہیں اور سولے آپ کے نقیبوں کے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ بھاگے ہوئے لوگ مجبوراً واپس آگئے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے۔" (کافی)

### آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے

(۱۰۸)

عبدالواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حیري سے انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبد الکریم خثعمی سے، انھوں نے احمد بن حسن بن ابان سے، انھوں نے عبد اللہ بن عطا سے، اور انھوں نے شیخ الفقہاء (فقہاء میں سب سے بزرگ) یعنی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: میں نے ایک مرتبہ اُن جناب سے سیرت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا:

قال: "يصنع ما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله يهدم ما كان قبله

كما هدم رسول الله صلى الله عليه وآله امر الجاهلية ويستأنف الاسلام جديداً -" (غیبۃ نغانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ وہی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام رواسم کو ختم کر دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیام جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو ختم کر دیا تھا، اور اسلام کو ایک جدید انداز سے پیش کریں گے۔" (غیبۃ نغانی)

### سیرت رسول اللہ اور سیرت قائم میں فرق

(۱۰۹)

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد علی کوفی سے، انھوں نے برنطی سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزند رسول!) آپ امام قائم کا نام تو بتا دیں؟ فقال: اسمه اسمي -

قلت: أيسر سيرة محمد صلى الله عليه وآله؟

قال: هيها ت هيها ت يا زرارة ما يسير بسيرته -

قلت: جعلت فداك لمر؟

قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله سار في أمته باللين كان يتألف

الناس، والقائم عليه السلام يسير بالقتل، بذلك أمر

في الكتاب الذي معه: أن يسير بالقتل ولا يستتیب

احداً، ويل لمن ناداه -" (غیبۃ نغانی)

آپ نے فرمایا: اُن کا نام میرا نام ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہوگی؟

اُن نے فرمایا: افسوس، افسوس! لے زرارہ! وہ آنحضرت کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر تیراں، یہ کیوں؟

اُن نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی

اور تالیفِ قلوب کا سلوک کیا، مگر امام قائم، تو قتل کرینگے اور اسی کا اُن کو حکم دیا گیا ہوگا اس کتاب

میں جو اُنک پاس ہوگی، اس میں یہ قتل کا حکم ہوگا، تو یہ قبول نہ ہوگی، ویل ہے، اُس پر جس اُن سے منہ مڑوا۔ (غیبۃ نغانی)

## سیرتِ امامِ قائمِ علیہ السلام

۱۱۰

محمد بن علی کوئی نے عبدالرحمان بن (ابی) ہاشم سے، انھوں نے ابوذر جیحہ سے اور ابو خذیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین کا ارشاد ہے: "کان لی ان اقتل المولوی و اجبت علی الجریح ، و لکن ترکت ذلک للعاقبة من اصحابی ان جرحوا لم یقتلوا ، و القائم له ان یقتل المولوی و یجبت علی الجریح ۔" (غنیۃ لغائی) ترجمہ: "میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والے کو قتل کروں اور زخمیوں کی مرہم پی کروں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہو جائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائم منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجزین) کر دیں گے۔" (غنیۃ لغائی)

## امامِ قائم کے شیعہ تا ابد غالب ہیں گے

۱۱۱

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے ثعلبہ بن بیہون سے، انھوں نے حسن بن ہارون سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ معلی بن خنیس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزِ رسول!) کیا امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی سیرت (عقود و رنگد) کے خلاف سیرت اختیار کریں گے؟

آپ نے فرمایا: "نعم ، و ذلک انا علیاً سار بالموتی و الکف لانتہ علم ان شیعته سیظہر علیہم من بعدہ و ان القائم اذا قام سار فیہم بالسیف و السبی ، و ذلک انا یعلم ان شیعته

لم یظہر علیہم من بعدہ ابداً" (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ہاں، اور یہ اس لیے کہ حضرت ابوالائمہ علی علیہ السلام نے مہربانی اور درگزر کی سیرت اختیار کی تھی اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے بعد میرے شیعہ مغلوب ہو جائیں گے اور امام قائم علیہ السلام جب ظہور فرمائیں گے تو آپ عوامِ اناس کے ساتھ قتل اور قید کا بڑا ڈر کریں گے اس لیے کہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ (میرے بعد) ان کے بعد ان کے شیعہ تا ابد مغلوب نہ ہوں گے۔" (غنیۃ لغائی)

\* تہذیب " میں صفار نے محمد بن عبد الجبار سے انھوں نے ابن فضال سے انھوں نے ثعلبہ سے اسی کے شہ روایت کیا ہے

## اسلامی احکام کی تجدید ہوگی

۱۱۲

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رفاعہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ فقال: "یسدم ما قبلہ کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یستأنف الاسلام جدیداً" (غنیۃ لغائی) آپ نے فرمایا: "آپ اپنے سے قبل کے جاری شدہ رسم و رواج کو ختم کر دیں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ اور ایک جدید طرز سے اسلام پیش کریں گے۔" (غنیۃ لغائی)

## قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی

۱۱۳

علی بن الحسین نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے بزلفی سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد سے، اور محمد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "لو یعلم الناس ما یبضع القائم اذا خرج لاحت اکثرہم ان لا یروہ و ما یقتل من الناس ، اما انتہ لا یبدء الا بقریش فلا یأخذ منها الا السیف و لا یعطیہا الا السیف حتی یقول کثیر من الناس : لیس هذا من آل محمد لو کان من آل محمد لرحم" (غنیۃ لغائی) آپ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کیا کریں گے تو پھر اکثر لوگ تو یہی چاہیں گے کہ جس قدر وہ قتل کریں گے (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں۔ یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ ان لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نہیں لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نہیں لیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ شخص آل محمد میں سے نہیں ہے، کیونکہ اگر آل محمد میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا۔" (غنیۃ لغائی)



### ۱۱۳) امر جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ بزنجی نے عاصم بن حمید حنظل سے، انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”يقوم القائم ، بأمر جديد وكتاب جديد وقضاء جديد على العرب شديد ، ليس شأنه إلا بالسيف لا يستتبع أحداً ولا يأخذها في الله لومة لائم“ (غيبۃ نغانی)

”امام قائم علیہ السلام امر جدید و کتاب جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے، اور اہل عرب پر شدید ہوں گے، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے۔ وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں، پیروا نہ کریں گے۔“ (غیبۃ نغانی)

### ۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

انہی اسناد کے ساتھ محمد بن علی کوفی نے ابن محبوب سے، انہوں نے بطائنی سے انہوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ما تستعجلون بخروج القائم ؟ فوالله ما لباسه إلا الغليظ ولا طعامه إلا الجشب ، وما هو إلا السيوف والموت تحت ظل السيوف“ (غیبۃ نغانی)

”تم لوگ امام قائم کے ظہور کے لیے تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ خدا کی قسم وہ تو موٹا جھوٹا پنہیں گے، اور روکھی سوکھی کھائیں گے۔ ان کا کام تلوار اور صرف تلوار (چلانا) ہے اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت ہے۔“ (غیبۃ نغانی)

### ۱۱۶) آپ کی غذا نانِ شعیب ہوگی

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے ابن بطائنی سے، انہوں نے اپنے والد اور وہیب سے، اور انہوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: ”أذخرج القائم لم يكن بينه وبين العرب وقریش إلا السيف ( ما يأخذ منها ) ولا يستعجلون بخروج القائم ؟ والله ما طعامه إلا الشعير الجشب ولا لباسه إلا الغليظ ، وما هو إلا السيوف والموت تحت ظل السيوف“

(غیبۃ نغانی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آنجناب کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہور قائم میں تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا ان جناب کی غذا تو صرف جو کی بد مزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا، اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت۔“

(غیبۃ نغانی)

### ۱۱۷) آپ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، انہوں نے سعدان بن سلم سے، انہوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بيننا الرجل على رأس القائم عليه السلام يأمره وينهاه إذ قال: أديروه فيديرونه إلى قدامه فيأمر بضرب عنقه فلا يبقى في الخافقين شيء إلا خافه“ (غیبۃ نغانی)

”لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کی گردن زنی کا حکم دیں گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوفزدہ نہ ہو۔“

(غیبۃ نغانی)

علی بن احمد بندرہی نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعدان بن سلم سے، انہوں نے ہشام بن سالم سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبۃ نغانی)

## قمیصِ رسولِ امامِ قائم کے جسم پر ہوگی

۱۱۸

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، انھوں نے احمد بن حسن سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن اسماعیل سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ان جناب نے مجھ سے فرمایا:

” اِنَّ اُرِيكَ قَمِيصَ الْقَائِمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ ؟

فقلت: بلى - فدمًا بقمطر ففتحه واخرج منه قميصا كرايسين  
فنشره فاذا في كتفه الايسر دم -

فقال: هذا قميص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي عليه يوم

ضربت ربا عيتد وفيه يقوم القائم، فقبلت الدم و  
وضعتہ علی وجہی ثم طواه ابو عبد الله عليه السلام ورفعه -

(غیبۃ لغانی)

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: ” کیا میں تمہیں وہ قمیص دکھاؤں جسے پہن کر امام قائم ظہور فرمائیں گے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ نے ایک بستہ منگوا یا، اسے کھولا، اس میں سے ایک قمیص نکالی

پھر اسے پھیلا دیا، تو اس کی بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا، اسے دکھا کر آپ نے

فرمایا: یہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قمیص ہے جسے آپ اس دن

زیر تن کیے ہوئے تھے جس دن آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ یہی قمیص

پہن کر امام قائم مہتمم قیام فرمائیں گے۔

یسنکر میں نے اس خون کو بوسہ دیا جو اس قمیص کی آستین پر لگا ہوا تھا اور میں نے

اس کو اپنے چہرے پر رکھا۔ پھر حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے

اس کو طے کر کے رکھ دیا۔“

(غیبۃ لغانی)

## آیۃ: ”اَتَىٰ اَمْرًا لِّلّٰہِ...“ کی تفسیر

۱۱۹

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے علی

بن حسن سے، انھوں نے عبد الرحمن بن کثیر سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام

جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ”اَتَىٰ اَمْرًا لِّلّٰہِ فَلَا تَسْتَجِدُّہٗ“

(سورہ صافات آیت ۱)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

” هو امرنا امر الله عز وجل (أ) لا تستعجل به یوئیدہ“

بثلاثة اجناد بالملائكة والمؤمنين والرعب وخروجه

كخروج رسول الله صلى الله عليه وآله، وذلك قوله عز وجل:

(آیۃ) ”كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ تَوَاتُرًا فَرِيْقًا“

”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُرْهُوْنَ.“ (سورۃ الانفال آیت ۵)

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ” یہی ہمارا امر ہے جو امر خدا ہے ہم لوگ اس میں عجلت نہیں

چاہتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی (ہماری صاحب الامر کی) مدد افواج فرشتگان

اور مومنین اور رعب و دہرہ سے کرے گا۔ ان کا خروج بھی رسول اللہ

کے خروج کے مانند ہوگا۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ آیت ” جس طرح تیرے پروردگار نے تجھے تیرے گھر سے حق کے

ساتھ نکالا، حالانکہ مومنین میں سے ایک گروہ اسے بہت زیادہ

(سورۃ انفال آیت ۵)

اپسند کرتا تھا۔“

## تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول

۱۲۰

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے

انھوں نے بطانتی سے اور بطانتی نے حضرت امام علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے

ارشاد فرمایا: ” اذ اقام القائم علی السلام نزلت الملائكة بثلاثمائة وثلاثة“

عشر: ثلث علی خیول شہب، وثلث علی خیول بلق

وثلث علی خیول حو، قلت: وما الحو؟

قال: الحمر۔“ (غیبۃ لغانی)

ترجمہ روایت: ” آپ نے ارشاد فرمایا: ” جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو

تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے جن میں سے ایک تہائی شہب

(سیاہی مائل سفید رنگ کے) گھوڑوں پر، ایک تہائی ابلقی (سیاہ اور

سفید داغوں والے) گھوڑوں پر، اور ایک تہائی حو گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔“

میں نے عرض کیا: حو سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حمر“ (سرخ گھوڑے)۔

## ۱۲۱) ہر سپاہی کیلئے تلوار نازل ہوگی

اور انہی اسناد کے ساتھ بطاعتی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "اذا قام القائم علیہ السلام نزلت سیوف القتال علی کل سیف اسم الرجل واسم ابیه"

آپ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے (تو آسمان سے آپ کے فوجیوں کے لیے جہاد کے واسطے) تلواریں نازل ہوں گی جن پر ہر فوجی کا نام اور اسکے والد کا نام کندہ ہوگا۔"

## ۱۲۲) فرقہ مرجئہ کا خیال ہے کہ خون نہ بہے گا

ابن عقده نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر نبال سے، انھوں نے علی بن احمد سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسلم سے، انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں مرینہ گیا تو حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف پر حاضر ہوا، دیکھا کہ دروازے پر ایک خچر زین کسا ہوا کھڑا ہے۔ چنانچہ میں بیت الشرف کے ایک طرف جا بیٹھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ اندر سے برآمد ہوئے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ خچر پر سوار ہو چکے تھے لیکن مجھے دیکھ کر آپ فوراً ہی اتر پڑے اور میری طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: عراق کا رہنے والا ہوں۔

آپ نے فرمایا: عراق میں کہاں کے باشندہ ہو؟

میں نے عرض کیا: کوفے کا باشندہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: اس سفر میں تمہارے ہمراہ کون تھا؟

میں نے عرض کیا: محدثہ کا ایک گروہ۔

آپ نے فرمایا: محدثہ کون؟

میں نے عرض کیا: مرجئہ۔

آپ نے فرمایا: کل بھار قائم ظہور کرے گا تو یہ لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے؟

میں نے عرض کیا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ہمارے اور تمہارے ساتھ برابر کا انصاف ہوگا۔ آپ نے فرمایا: من تاب، من تاب، من تاب اللہ علیہ ومن استر نفاقاً فلا یبعد اللہ غیرہ ومن اظہر شیئاً اھرق اللہ دمہ۔

ثم قال: ینذبحم والذی نفسی بیدہ کما ینذبح القصاب شاتہ وَاوماً بیدہ اٰنی حلقہ۔

قلت: انہم یقولون: انہ اذا کان ذلک استقامت لہ الامور فلا ینھرق صحبۃ دم،

فقال: کلاً والذی نفسی بیدہ حتی نمسح وانتم العرق والعلق وَاوماً بیدہ اٰنی جہتہ۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: جو توبہ کرنے کا اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، مگر جو دل میں نفاق چھپائے ہوئے ہوگا اللہ اس کو دھتکار دے گا۔ اور اگر کوئی کچھ اور کرنے پر آمادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کا خون بہا دے گا۔

پھر فرمایا: یعنی۔ ان کو ذبح کر دے گا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب بکری کو ذبح کرتا ہے۔

اور یہ فرمایا کہ آپ نے اپنی گردن (حلق) کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے عرض کیا: وہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جب ان کی حکومت قائم ہو جائے گی تو وہ کسی کا خون نہ بہائیں گے آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم لوگ خون اور پیسے میں لت پخت (تھڑے) ہو گے اور ہم اُسے پونجھیں گے۔ یہ فرمایا کہ آپ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔

## ۱۲۳) بڑی خونریزی کے بعد آپ کی حکومت قائم ہوگی

ابن عقده نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عثمان بن سعید سے، انھوں نے احمد بن سلیمان سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر نبال سے یہی روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جب میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مرجئہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ہو گیا جب ظہور فرمائیں گے تو ان کی حکومت بغیر ایک قطرہ خون بہے آسانی سے قائم ہو جائیگی۔

قال: "کلاً والذی نفسی بیدہ لو استقامت لاحد عفواً

لاستقامت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین ادمیت دبا عینہ

وَشَجَّ فِي وَجْهِهِ كَلًّا وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى نَسَحَ  
نَحْوًا وَانْتَدَّ الْعِرْقَ وَالْعَلَقَ، ثُمَّ مَسَحَ جَبْهَتَهُ -“

آپ نے فرمایا ” ہرگز ایسا نہیں ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر کسی کا اقتدار یونہی قائم ہو جا یا کرنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقتدار سب سے پہلے اسی طرح قائم ہوتا۔ آنحضرت کا اقتدار بھی اُس وقت قائم ہوا جب آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کے چہرہ اقدس پر زخم آئے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ امام قائم کی حکومت بھی اُس وقت ہی قائم ہوگی جب تم لوگوں کی پیشانیاں خون اور پسینے سے تر رہ کر ہوں گی اور ہم اُسے پونچھیں گے۔“

پھر آپ نے اپنی پیشانی پونچھ کر بتایا کہ اس طرح پونچھیں گے۔“ (غیبۃ نغانی)

### محنت شاقہ کے بعد قیام حکومت (۱۲۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن معاویہ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عیسیٰ بن سلیمان، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے، مفضل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، جب آپ کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے امید ہے کہ امام قائم کی حکومت آسانی سے قائم ہو جائے گی۔

آپ نے فرمایا: ”لَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى تَمْسُحُوا الْعِرْقَ وَالْعَلَقَ“

ترجمہ: ”یہ نہیں، یہ حکومت اُس وقت قائم ہوگی جب تم لوگوں کو اپنی پیشانیوں سے خون اور پسینہ پونچھنا پڑے گا۔“ (غیبۃ نغانی)

### اہل حق ہمیشہ سختیوں میں رہے (۱۲۴)

عبدالواحد بن عبد اللہ سے، انھوں نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: ”إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مِنْذُكَ نَوَانِي شِدَّةٍ، أَمَا إِنَّ

ذَلِكَ أَلَى مَدَّةٍ قَرِيبَةٍ وَعَاقِبَةُ طَوِيلَةٍ -“ (غیبۃ نغانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”اہل حق، بلاشبہ جب سے بھی رہے، ہمیشہ شدت اور سختیوں میں رہے مگر یہ سختیاں ایک قریبی مدت تک رہیں، اسکے بعد اسکا انجام بہت طویل ہوگا۔“ (غیبۃ نغانی)

\* ابن عقده نے اپنے بعض رجال سے، انھوں نے علی بن اسحاق بن عمار سے انھوں نے محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نغانی)

### وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا (۱۲۵)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے معمر بن خلداد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کے سامنے حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو:

فَقَالَ: ”أَنْتُمْ (اَيُّوْم) اَرُخِي بِالْأَمْنِكُمْ يَوْمَئِذٍ“

قال: وکیف؟

قال: ”لَوْ قَدْ خَرَجَ قَائِمُنَا عَلَيِّسَلَامَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْعَلَقُ وَالْعِرْقُ

(و) الْقَوْمُ عَلَى السَّرْوِجِ وَمَا لِبَاسِ الْقَائِمِ عَلَيِّسَلَامَ إِلَّا الْخَلِيظُ

وَمَا طَعَامُهُ إِلَّا الْجَشْبُ“ (غیبۃ نغانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اس دور میں زیادہ آرام و چین سے ہو رہے نسبت اُس دور کے“ راوی نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو بڑی عرق ریزی اور خون ریزی کرنی

پڑے گی، قوم کو اپنی سواری کی پشت پر رہنا پڑے گا اور خود امام قائم کا

لباس بہت معمولی (موٹا جوٹا) اور آپ کا طعام بدمزہ ہوگا۔“

(غیبۃ نغانی)

### مظلومیت بھی نعمت ہے (۱۲۶)

عبدالواحد نے احمد بن ہوزہ سے، انھوں نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ ابن حماد سے، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حالت طوان میں ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب تھا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا

وَقَالَ لِي: ”يَا مَفْضَلُ مَا لِي أَرَاكَ مَسْمُومًا مَتَغَيِّرُ اللَّوْنُ؟“

قال: فقلت له: جعلت فداك نظري الى بنى العباس، وما في ايدى يهم من

هذا الملك والسلطان والجبروت ، فلو كان ذلك لكم  
لكتافيه معكم -

فقال: "يا مفضل! اما لو كان ذلك لم يكن الا سياسة الليل و  
سياحة النهار واكل الجشب ، وليس الخش ، سب  
امير المؤمنين علي السلام والا فالتار ، فزوى ذلك عتسا  
فصرنا ناكل ونشرب ، وهل رأيت طلامة جعلها الله  
نعمة مثل هذا ؟" (غيبته نغانی)

ترجمہ: اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے مفضل! کیا بات ہے میں تم کو کچھ محزون و غموم پارہا ہوں  
اور تمہارے چہرے کا رنگ بھی تغیر ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ، میں بنی عباس کو دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھوں میں سلطنت  
اور اقتدار و طاقت وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ کاش یہ سب کچھ آپ حضرات کے پاس  
ہوتا تو ہم لوگ بھی آپ حضرات کے ساتھ اس میں شریک ہوتے ؟

آپ نے فرمایا: اے مفضل! اگر ایسا ہوتا تو تم لوگوں کو بڑی محنت کرنی پڑتی ، راتوں کو لوگوں  
کی حفاظت اور دلوں کو چکر لگانا پڑتا ، بدمزہ کھانا اور موٹا جھوٹا پہننا پڑتا  
جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی السلام کے دور حکومت میں تھا ، اور اگر ایسا نہ  
کرتے تو انجام کار جہنم تھا۔ یہ ذمے داریاں ہمارے سر سے اٹھالی گئی ہیں ، اس  
ہم لوگ مناسب غذا کھاتے پیتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ ظلم کسی کھیلے  
باعث نعت بن گیا ہو ، جیسا کہ یہ ہے (اس دور میں ہے) " (غیبته نغانی)

اگر امت کے حکومت ملتی ... ؟

(۱۲۸)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے ، انہوں نے عمرو بن شمر سے روایت  
کی ہے ، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشرف  
میں حاضر تھا اور بیت الشرف لوگوں سے (کچھ کچھ) بھرا ہوا تھا ، ان لوگوں میں سے جو شخص آپ سے  
کچھ دریافت کرتا ، آپ اس کا جواب دیتے جاتے تھے اور میں بیت الشرف کے ایک گوشے میں بیٹھا ہوا  
رو رہا تھا کہ اس دوران :

فقال ما يبكي يا عمرو!

قلت : جعلت فداك وكيف لا أبكي وهل في هذه الأمة مثلك

والباب مغلق عليك والستور مخي عليك ؟  
فقال: لا تبك يا عمرو نأكل أكثر الطيب ونلبس اللين ولو  
كان الذي تقول لم يكن إلا أكل الجشب ولبس  
الخش ، مثل امير المؤمنين علي بن ابي طالب علي السلام و  
الا فمعالجة الأخلال في التار " (غيبته نغانی)

(ترجمہ) پس آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیوں رو رہے ہو؟  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) میری جان آپ پر نثار کیسے نہ روئے کہ آپ جیسا محترم  
شخص اس امت میں کوئی اور بھی ہے؟ اس کے باوجود آپ پر دروازہ بند ہے

آپ کی شخصیت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے؟  
آپ نے فرمایا: اے عمرو! نہ رو ، اس وقت تو ہم اکثر و بیشتر اچھی اور طیب غذا میں کھاتے  
ہیں اور اچھا لباس پہنتے ہیں ، اگر وہ ہوتا جو تم کہتے ہو ، تو پھر سولتے بدمزہ  
کھانے اور موٹا کپڑا پہننے کے اور کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی السلام  
کا معمول تھا ، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو (اے عمرو!) معالجہ جہنم میں زنجیریں ہوتیں۔ " (غیبته نغانی)

علم رسول کا پھریرا اور اقی جنت

(۱۲۹)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے ، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے اور  
عبداللہ بن سنان نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر (بن محمد باقر) الصادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

” ابي الله الا ان يخلف وقت الموقتين -

وہی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بہا جبریل یوم بدر سیر بہ  
ثم قال: يا ابا محمد! ما هي والله من قطن ولا كتان ولا قز ولا حریر  
فقلت: من ابي شيء؟

قال: من ورق الجنة ، نشرها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر ، ثم  
لقبها ودفعها الى علي علي السلام فتم نزل عند علي علي السلام حتى  
كان يوم البصرة ، فنشرها امير المؤمنين علي السلام ففتح الله عليه  
ثم لقبها -

وہی عندنا ہذا لا ينشرها أحد حتى یوم القائم

فاذا قام نشرها فلم يبق في المشرق والمغرب أحد إلا لعزما  
ويسير الرعب قدامها شهرا (و وراءها شهرا) وعن يمينها  
شهرا وعن يسارها شهرا۔

ثم قال: يا با محمد إنه يخرج موتورا غضبان أسفا لغضب الله على  
هذا الخلق عليه فميمص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي  
كان عليه يوم احد وعمامة السحاب، ودرع رسول الله صلى  
الله عليه وآله السابغة، وسيف رسول الله صلى الله عليه وآله ذوالفقار  
يجرد السيف على عاتقه ثمانية اشهر يقتل هرجا۔

فاؤل ما يبدا به ببخى شبيهة فيقطع ايديهم ويعلقن في الكعبة  
وينادي مناديه هولاء سراق الله، ثم يتناول قريشا فلا يأخذ  
منها الا السيف، ولا يعطيها الا السيف ولا يخرج القائم ۴  
حتى يقرأ كتابان كتاب بالبصرة وكتاب بالكوفة بالبراءة  
من علي بن ابي طالب۔

آپے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ وقت معین کرنیوالوں کے خلاف کرے گا۔  
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک ہے جس کو حضرت جبریل پوم  
بدلی کرنازل ہوتے تھے اور اسے لیکر چلے تھے۔  
پھر فرمایا: اے ابو محمد! بخدا اس علم کا پھر سیرا نہ موت کا ہے، نہ کتان کا، نہ حریر کا،  
نہ پرنیان کا۔

سینے عرض کیا: پھر کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کا پھر سیرا جنت کے اور ان کا ہو گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے پوم بدلیا یا تھا، پھر اسے لپیٹ کر حضرت علی بن ابي طالب کے حوالے کیا۔ وہ  
حضرت ابوالاثر علی بن ابي طالب کے پاس مسلسل رہا، یہاں تک کہ جنگ بھرہ (جمل)  
میں حضرت ابوالاثر امام علی بن ابي طالب نے وہی پھر سیرا پھر لہرایا اور اللہ تعالیٰ نے  
آپ کو فتح عطا فرمائی، اس کے بعد آپ نے اسے لپیٹ کر رکھ دیا۔ اور اب وہ پھر سیرا  
اس وقت ہمارے پاس ہے اور حضرت امام قائم علی بن ابي طالب کے ظہور سے قبل  
اسے کوئی نہیں لہرائے گا، جب آپ ظہور فرمائیں گے تو وہی اس کو لہرائیں گے جسے  
دیکھ کر مشرق و مغرب کا شخص اموگڑا کہے گا، مگر اس پھر سیرا کا رعب و دہرہ

ایک ماہ کی مسافت کے برابر آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر پیچھے،  
ایک ماہ کی مسافت کے برابر دوسری جانب اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر  
بائیں جانب چھایا رہے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! امام قائم علی بن ابي طالب غیظ و غضب کے عالم میں خروج کریں گے  
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلوق پر غضبناک ہوگا۔ آپ وہی قمیص زیب تن  
کیے ہوئے ہوں گے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم دحک (بدر  
زیب تن فرمائی ہوئی تھی، اور آپ کے فرق اندس پر عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
اور جسم مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالغہ نامی زبرہ اور دست پاکیزہ  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذوالفقار ہوگی جسے آپ آٹھ ماہ  
تک اپنے دوش مبارک پر رکھے ہوئے رہیں گے اور قتل عام کریں گے۔

اور قتل عام سب سے پہلے بنی شیبہ سے شروع کریں گے، ان لوگوں کے  
ہاتھ قطع کریں گے اور خانہ کعبہ میں لٹکا دیں گے اور ان کا ایک منادی اعلان کرے گا کہ  
”یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے۔“ اس کے بعد قریش کی گرفتاریاں ہونگی  
ان سے بھی سولے تلوار کے نہ کچھ لیں گے اور سولے تلوار کے نہ کچھ دیں گے اور جب  
امام قائم علی بن ابي طالب خروج فرمائیں گے تو آپ دو حجریں پڑھیں گے ایک تحریر بھرہ  
میں اور دوسری تحریر کوفہ میں جس کے اندر (لوگوں کی) حضرت ابوالاثر امام  
علی بن ابي طالب سے برأت کا اظہار ہوگا۔ “ (غنیۃ طوسی)

علم رسول اللہ جبریل لائیں گے

۱۳۰

عبدالواحد بن عبداللہ نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں  
نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حماد بن ابی طلحہ سے، انھوں نے (ثابت) شمالی سے روایت کی  
ہے کہ شمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علی بن ابي طالب نے فرمایا:  
”یا ثابت! کاتی بقائم اہل بیٹی قد اشرف علی نجفکم هذا  
وآدمابیدہ (النی) ناحیة الکوفة۔  
”فاذا هو اشرف علی نجفکم نشر رایة رسول اللہ ۴ فاذا هو  
نشرها انحطت علیہ ملائکة بدر۔“  
قلت: وما رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

قال: عودها من عبد عرش الله ورحمته وسائرها من نصر الله  
لا يهوى بها إلى شيء إلا أهلكه الله -

قلت: فمخبوءة (هي) عندكم حتى يقوم القائم فيجدها أم  
يؤتى بها؟

قال: لا بل يؤتى بها -

قلت: من يأتيه بها؟

قال: جبريل ۴ -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”اے ثابت! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا قائم اہل بیت تمہارے اس  
بجٹ پر نمودار ہوا ہے۔“

(یہ فرما کر آپ نے کونے کی طرف اشارہ کیا۔)

اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو لہرائیں گے اور  
اس کے لہرتے ہی جنگ بدر میں شریک فرشتے آسمان سے اترنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم کیسا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اس کا چوبہ عرش کا اور اللہ کی رحمت کا ایک چوبہ ہوگا اس کو لیکر اللہ کی نصرت کے  
ساتھ روانہ ہوں گے، یہ علم جس طرف بڑھے گا ادھر اللہ کے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا  
میں نے عرض کیا: وہ علم آپ حضرات کے پاس امام قائم علیہ السلام کے ظہور تک پوشیدہ رہے گا اور  
وہ اس کو (آپ حضرات کے ذریعے سے) پائیں گے یا اس وقت ان کے پاس  
لایا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ لایا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: وہ علم کون لیکر آئے گا؟

آپ نے فرمایا: جب جبریل علیہ السلام لیکر آئیں گے۔

۱۳۱) تاویل قرآن پر جنگ ہوگی

ابن عقده نے محمد بن فضال سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے، انھوں نے  
محمد بن مروان سے، انھوں نے فضیل سے روایت کی ہے، فضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ اسْتَقْبَلَ مِنَ النَّاسِ أَشَدَّ مَا اسْتَقْبَلَتْ

رسول الله صلى الله عليه من جفال الجاهلية -

فقلت: وكيف ذلك؟

قال: إن رسول الله صلى الله عليه أتى الناس وهم يعبدون الحجارة  
والصخور والعيدان والخشب المنحوتة، وإن قائمتنا إذا

قام أتى الناس وكلهم يتأول عليه كتاب الله، يحتج عليه به  
ثم قال: "أما والله ليدخلن عليهم عدله جوت بيوتهم كما يدخل

الحزب والقرن -"

(ترجمہ: ) آپ فرما رہے تھے:

”جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو انھیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ  
شدید مزاحمتوں کا سابقہ ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو درج جاہلیت کے جاہلوں کے ہاتھوں سابقہ پڑا تھا۔

میں نے عرض کیا: (فرزیر رسول!) یہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ  
پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے  
بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ہمارا قائم اس وقت آئے گا جب لوگ  
اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کر کے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے  
پھر آپ نے فرمایا: مگر خدا کی قسم امام قائم ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم  
کریں گے جس طرح ان کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہو کر اپنا اثر و نفوذ  
قائم کر لیتی ہیں۔“

۱۳۲) امام قائم کو مزاحمتوں کا سامنا

عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان  
محمد بن حسین بن مختار سے، انھوں نے ثمالی سے، روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
محمد بن امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ لَوْ قَدْ طَهَّرَ لِقَى مِنَ النَّاسِ مِثْلَ مَا لِقَى  
رسول الله صلى الله عليه (واكثر)

(ترجمہ: ) جب صاحب اللہ ظہور کریں گے تو انکو بھی رسول اللہ کی طرح مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ زیادہ

## ۱۳۳) تاویل قرآن پر جہاد ہوگا

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، انہوں نے حسن بن محمد بن سماء سے، انہوں نے احمد بن حسن مشہی سے، انہوں نے محمد بن ابو حمزہ سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” اِنَّ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَى فِي حَرْبٍ مَّا لَمْ يَلِقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُمْ وَهُمْ يَبِيدُونَ الْحِجَارَةَ الْمَنْقُوعَةَ وَالخَشَبَةَ الْمَنْحُوتَةَ ، وَإِنَّ الْقَائِمَ يَخْرُجُونَ عَلَيْهِ فَيَتَأَدَّلُونَ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَهُ عَلَيْهِ -“

ترجمہ: اپنے فرمایا: ” بلاشبہ امام قائم علیہ السلام کو اپنے جہاد میں ایسے دشوار امور پیش آئیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش نہ آئے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دور میں تشریف لائے تھے جب لوگ پتھروں اور لکڑیوں کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کی کرتے تھے اور امام قائم اُس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ اُن کے سامنے کتاب خدا کی تاویلات پیش کر کے آپ سے برسر پیکار ہوں گے۔“

## ۱۳۴) ظہور حق کو کیوں بُرا کہیں گے؟

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے قتیبہ اعشی سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ” اِذَا ظَهَرَتْ رَايَةُ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ، اَتَدْرِي لِمَ ذَلِكِ قُلْتَ : لَا . : قَالَ : لِذِي يَلْقَى النَّاسَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ قَبْلَ خُرُوجِهِ “

آپ نے فرمایا: جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل شرق و اہل غرب اُس کو بُرا کہیں گے۔ تمہیں معلوم ہے یہ کیوں کہیں گے؟

میں نے عرض کیا (فرزید رسول!) مجھے علم نہیں۔

آپ نے فرمایا: اُن کے ظہور سے قبل لوگوں کو اُس کے (اہل خاندان یعنی ہاشم) سے لوگوں کو نقصان پہنچا ہوگا۔“

(غیبۃ لغمان)

## ۱۳۵) اہل مشرق و مغرب مخالفت کریں گے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” رَفَعَتْ رَايَةَ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ “  
قلت له : مِمَّ ذَلِكَ ؟

قال: ” مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ -“

آپ نے فرمایا: ” جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل مشرق و اہل مغرب اس کو بُرا کہیں گے، میں نے عرض کیا: (فرزید رسول!) ایسا کیوں کہیں گے؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بنی ہاشم کی طرف سے لوگوں (ایمان) کیلئے سختی لگتی ہوگی جس سے ان کو اذیت پہنچی ہوگی۔“

(غیبۃ لغمان)

## ۱۳۶) تیرہ شہروں کے لوگ اور قبیلے جنگ کریں گے

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ اور احمد بن علی اعلم سے، انہوں نے محمد بن یعقوب صیرفی سے، انہوں نے محمد بن صدقہ اور ابن اذینہ عبیدی اور محمد بن سنان سے اور انہوں نے یعقوب سراج سے، اور یعقوب سراج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

سنا اپنے فرمایا: ” ثَلَاثَةَ عَشْرَ مَدِينَةٍ وَطَائِفَةَ يَحَارِبُ الْقَائِمَ اَهْلُهَا وَيَحَارِبُونَهُ (اهل مکہ و اهل المدينة و اهل الشام و بنو امیہ و اهل البصر و اهل دمیسان و الاکرد و الاعراب و قضبة و غنی و باهلة و آزد و اهل الریحی -“

ترجمہ: ” تیرہ شہروں اور قبیلوں کے لوگ امام قائم سے جنگ کریں گے۔ اہل مکہ،

اہل مدینہ، اہل شام، بنی امیہ، اہل بصرہ، اہل دمیسان، قوم کرد، اعراب قضبیہ، غنی، باہلہ، آزد اور اہل رے۔“

(غیبۃ لغمان)

## ۱۳۷) امام ششم نے فرمایا... ۹

ابن عقدہ نے احمد بن زیاد سے، انہوں نے علی بن الصباح سے، انہوں نے (ابی الحسن بن محمد حضرمی سے) انہوں نے علی بن محمد حضرمی سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے



ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت کی ہے اور ابراہیم بن عبد الحمید کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے خود حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ:

” اذ اخرج القائم علیہ السلام خرج من ہذا الامر من کان یری اللہ (من) اہلہ ودخل فی ستہ عبدة الشمس والقمر۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: ” جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو کچھ لوگ انہیں چھوڑ کر سورج اور چاند کو پوجنے والوں کی سیرت اختیار کر لیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### مومنین کو قوت واپس دے دیا تیگی

(۱۳۸)

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ابن بطائنی سے، انہوں نے مفضل بن محمد سے، انہوں نے حرزیہ سے، حرزیہ نے حضرت ابو عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے، اور آپ نے حضرت امام علی ابن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے:

” اِنَّہ قال: اذا قام القائم اذهب اللہ عن کل مؤمن العاہة ورد الیہ قوتہ۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: ” جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو کل مومنین کی نالوفانی دور ہو جائے اور انہیں ان کی قوت واپس دیدی جائے گی۔“ (غنیۃ لغائی)

### امام قائم مسجد کوفہ کا قبلہ درست کریں گے

(۱۳۹)

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انہوں نے حسن اور محمد ابی (علی بن) یوسف سے انہوں نے سعد بن مسلم سے، انہوں نے صباح مزنی سے، انہوں نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے حبیہ عربی سے، حبیہ عربی نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” کآئی انظر الی شیعتنا بمسجد الکوفہ، وقد ضلوا الفساطیط یعلمون الناس القرآن کما أنزل، أما ان قائمنا اذا قام کسرة وسوی قبلتہ۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: ” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے ہیں جس طرح وہ نازل ہوا تھا اور جب بلاشبہ ہمارا قائم، اٹھ کھڑا ہوگا تو اس (مسجد) کو توڑ کر اس کا قبلہ (ازمرو) درست کر دے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

### ازمرو تو تعلیم قرآن

(۱۴۰)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن رازی سے، انہوں نے محمد بن علی کو فی سے، انہوں نے عبد اللہ بن محمد النجاشی سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: کآئی بشیعة علی فی اید یہسم المشافی یعلمون الناس (المستأنف)۔

آپ نے فرمایا: ” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعیان علی کے ہاتھوں میں مثالی (قرآن) ہے اور وہ لوگوں کو ازمرو قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔“ (غنیۃ لغائی)

### مسجد کوفہ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے

(۱۴۱)

احمد بن یوزہ نے نہاد مدنی سے، نہاد مدنی نے عبد اللہ بن حمار سے، انہوں نے صباح مزنی سے، انہوں نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالانصہ امام علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ” کآئی بالعجم فساطیطہم فی مسجد الکوفہ یعلمون الناس القرآن کما أنزل۔“

قلت: یا امیر المومنین! اولیس ہو کما أنزل؟

فقال: بلا، محی منه سبعون من قریش بأسمائہم وأسماء آبائہم وما ترک البولہب الا لاراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لائتہ عتہ۔“ (غنیۃ لغائی)

آپ فرما رہے تھے: گویا میں عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بہت خیمے مسجد کوفہ میں نصب ہیں اور وہ لوگوں کو تنزیل کے مطابق قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! کیا یہ قرآن تنزیل کے مطابق نہیں ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں ستر قریشیوں کے نام مع ولایت موجود تھے جو محو کر دیے گئے ہیں اور البولہب کا نام اس لیے نہیں محو کیا گیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشگی لی جائے، کیونکہ وہ ان کا چچا تھا۔“

(غنیۃ لغائی)

## اصحابِ امامِ قائم کے خیمے مسجدِ کوفہ میں

(۱۲۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے اپنے ایک راوی سے، اُس نے جعفر بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

اِنَّهٗ قَالَ: "كيف انتم لو ضرب اصحاب القائم عليهما السلام الفساطيط في مسجد الكوفان، ثم يخرج اليهم المثل المتأنت

امر حديد، على العرب شديد۔" (غيبۃ لغمانی)

کہ اپنے فرمایا: "اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب اصحابِ امامِ قائم مسجدِ کوفہ میں اپنے خیمے نصب کریں، پھر ان (مسلمانوں) کے سامنے ایک امرِ جدید پیش کریں گے جو اہل عرب پر بہت گراں ہوگا۔" (غیبۃ لغمانی)

## حکومتِ حق و باطل

(۱۲۳)

محمد بن بہام نے فزاری سے، فزاری نے ابو طاہر وراق سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابو الصیاح کنانی سے روایت کی ہے کنانی کا بیان ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بوڑھے شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے بیٹے نے میری نافرمانی کی اور مجھ پر ظلم کیا۔

"فقال له ابو عبد الله عليه السلام: أو ما علمت أن للحق دولة وللباطل

دولة، وكلاهما ذليل في دولة صاحبه، فمن أصابته دولة

الباطل اقتصر منه في دولة الحق۔" (غیبۃ لغمانی)

"پس اس سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کبھی

حق کی حکومت ہوتی ہے اور کبھی باطل کی حکومت ہوتی ہے اور یہ دونوں اپنے

صاحب کی حکومت میں ذلیل رہتے ہیں۔ لہذا جب کسی فرد کو باطل کی حکومت میں

مصیبت برداشت کرنی پڑے تو وہ اس وقت قصاص لے گا جب حق کی حکومت آئے گی۔"

(غیبۃ لغمانی)

اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے ہدایت حاصل کرو

(۱۲۴)

احمد بن ہودہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے

محمد بن جعفر (صادق) سے اور محمد نے اپنے پر بزرگوار حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا قام القائم (بعث) في اقاليم الارض في كل اقليم رجلاً

يقول عهدك (في) كفك، فاذا ورد عليك ما لا تقهه و

لا تعرف القضاء فيه، فانظر الى كفك واعمل بما فيها۔"

قال: "ويبعث جنداً الى القسطنطينية فاذا بلغوا الى الخليج

كتبوا على اقدامهم شيئاً ومشوا على الماء (فاذا انظر

اليهم الرؤم يبشون على الماء) قالوا: هؤلاء اصحابه يمشون

على الماء فكيف هو؟

ف عند ذلك يفتحون لهم باب المدينة فيدخلونها

فيحكمون فيها بما يريدون۔" (غیبۃ لغمانی)

(ترجمہ: آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور و قیام فرمائیں گے تو آپ رو زمین پر جتنے

مالک ہیں ان میں اپنا ایک ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے

کہ تمہارے لیے ہدایتیں تمہارے ہاتھ کی ہتھیلی میں ہیں، جب مجھ کوئی ایسا معاملہ

درپیش ہو کہ جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اُس میں کیا فیصلہ کرو، تو تم اپنی ہتھیلی پر

نظر کرو اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔

بشکر کا سطح آب پر چلنا:

نیز فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام ایک فوج قسطنطنیہ روانہ کریں گے جب یہ

فوج خلیج تک پہنچے گی تو وہ اپنے پاؤں کے (تلوں پر کچھ لکھے گی اور پھر

وہ فوج سطح آب پر چلنے لگے گی۔ جب اہل روم یہ منظر دیکھیں گے کہ یہ لوگ

سطح آب پر چل رہے ہیں تو کہیں گے کہ یہ تو امام قائم کے اصحاب ہیں

جو پانی پر چل سکتے ہیں تو پھر وہ خود کیسے ہوں گے۔

پس یہ دیکھ کر شہر کا دروازہ کھول دیں گے اور یہ فوجی اس میں داخل

ہو کر جو احکام جاری کرنا چاہیں گے کریں گے۔" (غیبۃ لغمانی)

اہل حق اور باطل پرست میں علیحدگی ہو جائیگی

(۱۲۵)

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے،

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حرز سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: لا تذهب الدنيا حتى ينادى مناد من السماء: "يا اهل الحق اجتمعوا فيصيرون في صعيد واحد ثم ينادى مرة اخرى يا اهل الباطل اجتمعوا" فيصيرون في صعيد واحد۔

قلت: فيستطيع هؤلاء ان يدخلوا في هؤلاء؟  
قال: لا والله و ذلك قول الله عز وجل:

"وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ" (آل عمران، آیت ۱۰۹)

(غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت:

آپ فرماتے تھے: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ نذر نہ لگے کہ "اے اہل حق! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ اور وہ (دیسکر) ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ نذر ہوگی کہ: "اے اہل باطل! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔" وہ بھی سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ ممکن ہے کہ یہ لوگ اُن لوگوں میں داخل ہو جائیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں بخدا، ایسا ممکن نہ ہوگا، اور اس کے لیے قولِ خدا ہے کہ:

ترجمہ آیت: "وَمَا كَانَ... من الطَّيِّبِ" (آل عمران ۱۰۹)

: اور اللہ صاحبِ ایمان کو اس حالت میں نہیں چھوڑے گا جس میں کہ

تم ہو، تاکہ وہ پاک لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کر دے۔"

۱۴۶) اُس وقت کیلئے بہر صورت تیار رہو تاکہ...

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وہیب دونوں سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال: "لبعداً (ن) احدكم لخروج القائم ولو سهماً فان الله اذا علم ذلك من نيتته رجوت لان ينسى في عمرة حتى يبدركه، ويكون من اعوانه والنصاراة۔"

آپ نے فرمایا: "تم لوگوں میں ہر ایک کو چاہیے کہ امام قائم علیہ السلام کے خروج کیلئے اس کو فراموش کر کے تیار رہے، خواہ وہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری نیت دیکھ لیگا تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری عمر میں اتنا اضافہ فرمادے کہ تم اُن کے عہدِ خروج و ظہور کو پا لو اور امام قائم علیہ السلام کے اعوان و انصار میں شامل ہو جاؤ۔" (غنیۃ لغائی)

۱۴۷) "اسلام غربا رہے چلا ہے..."

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، اُنھوں نے محمد اور احمد (دونوں بھائیوں)

ابن الحسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے اور اُنھوں نے تمام اہل کناسہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور اُنھوں نے کامل سے، کامل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "ان قائمنا اذا قام دعا الناس الى امر جديد كما دعا

اليه رسول الله صلى الله عليه وآله وان الاسلام بدأ غريباً و

سيعود غريباً كما بدأ فطوبى للغرباء۔" (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور و قیام کرے گا تو لوگوں کو امر جدید کی طرف دعوت دیگا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی دعوت دی تھی۔ اور یہ یاد رہے کہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا جسے کہ شروع ہوا تھا اور خوشخبری ہے (کیا کہنا ہے) غربا رہے کیلئے۔" (غنیۃ لغائی)

۱۴۸) اور خوشخبری ہے غربا رہنے کیلئے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابن ابو خطاب سے، اُنھوں نے

محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابن مسکان سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت

ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

انه قال: "الاسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً كما بدأ فطوبى

للغرباء۔"

قلت: اشرح لي هذا اصلك الله؟

فقال: يستأنف الداعي منا دعاء جديد كما دعا رسول الله

صلى الله عليه وآله۔"

کہ آپ نے فرمایا: "اسلام غریب سے شروع ہوا اور بالآخر عنقریب غریب ہی کی طرف واپس جائے گا۔ پس خوشخبری ہے غریب کے لیے۔"

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسول!) اللہ آپ کا بھلا کرے، ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: ہمارا داعی (اسلام کی طرف بلانے والا) ایک امر جدید کی طرف بلانے کا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف (جہاد کو) بلایا تھا۔ یعنی دعوت دی تھی۔"

(غیبیہ نعمانی)

### ۱۴۹) اوصافِ امامِ قائمِ ناقابلِ بیانِ ہیں

اور انہی اسناد کے ساتھ ابن مسکان نے مالک جہنی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگ صاحب الامر علیہ السلام کے ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جو دنیا میں کسی شخص کے اندر نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا: "لا والله لا یكون ذلك أبداً، حتی یکون هو الذی یحتج علیکم بذلك ویدعو کھالیہ۔"

(غیبیہ نعمانی)

"نہیں، بخدا، ایسے اوصاف تم تا اب بیان نہیں کر سکتے، تا وقتیکہ اُن کے وہ معجزات و اوصاف تمہارے سامنے نہ آجائیں جن سے وہ تم لوگوں پر اپنی حجت قائم کریں گے اور اپنی طرف تم لوگوں کو دعوت دیں گے۔"

(غیبیہ نعمانی)

### ۱۵۰) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول

عبدالواحد نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے محمد بن عباس ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن بطنانی سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے:

"انّ الاسلام بدأ غریباً وسیعود کما بدأ فطوبی للغریبار فقال: "بابا محمد! ادا قام القائم علی السلام استأنت دعا جدیداً کما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ -... قال: نقمت الیہ فقبلت رأسه وقلت: اشهد انک امامی فی الدنیا والآخرۃ اوالی ولینک وأعادی عدوک، وانک ولیّ اللہ (فقالت: رحمک اللہ) (غیبیہ نعمانی)

قول امیر المومنین علیہ السلام کہ: "اسلام غریب سے شروع ہوا اور غریب ہی کی طرف واپس جائے گا، پس غریب کے لیے خوشخبری ہے (غریب کا کیا کہنا) اس کا مطلب سمجھا دیجیے؟ آپ نے فرمایا: "اے ابو محمد! سنو! جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو وہ دنیا کو امر جدید کی طرف دعوت دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف دعوت دی تھی۔"

راوی کا بیان ہے کہ: یہ سنکر میں کھڑا ہو گیا، آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دنیا و آخرت دونوں میں میرے امام ہیں، میں آپ کے دو دستاروں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں، آپ ولی خدا ہیں۔"

آپ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔"

(غیبیہ نعمانی)

### ۱۵۱) علمِ رسول اللہ کی خصوصیت ہے

محمد بن ہمام نے احمد بن مہنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابو المغزاس سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"لما التقی امیر المومنین علیہ السلام و اهل البصرۃ نشر الرایۃ رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فتزلزلت اقدامہم فما اصفرت الشمس حتی قالوا: امنتنا یا ابن ابی طالب فغضب ذلك۔"

قال: لا تقتلوا الا سراء، ولا تجسروا علی جریح، ولا تتبعوا مولیاً ومن اتقی سلاحہ فهو آمن ومن اعلق بایہ فهو آمن۔"

ولما کان یوم صفین، سألوه نشر الرایۃ فأبی علیہم فتحملوا علیہ بالحسن والحسین وعمار بن یاسر فقال للحسن: یا بنی انّ للقوم مدّة یبلغوننا وانّ هذه رایۃ لا ینشرها بعدی الا القائم صلوات اللہ علیہ۔"

(غیبیہ نعمانی)

ترجمہ: "جب امیر المومنین علیہ السلام کا (جنگِ جمل میں) اہل بصرہ سے مقابلہ ہوا تو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرایا۔ یہ دیکھکر حزبِ مخالف کے پاؤں کانپنے لگے اور چچلا اٹھے کہ اے ابن ابی طالب تم نے تو ہمیں ماری ڈالا۔"

اس کے بعد امیر المؤمنین علیؑ نے حکم دیا کہ ان کے اسیروں کو قتل نہ کیا جائے، اور زخمیوں کو نہ مارا جائے، بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈالے اُس کو امن دیا جائے، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھا ہے اس کے لیے بھی امن و امان ہے۔

مگر جب جنگ صفین چھڑی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ یہاں بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرا دیں، اور اس کے لیے امام حسنؑ و امام حسینؑ اور عمار بن یاسر کے ذریعے سے آپؐ پر زور ڈالا، تو آپؐ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے فرزند! اس قوم کے لیے ایک مدت مقرر ہے، وہ اُس مدت تک رہیں گے۔ اور یہ علم مبارک تو میرے بعد سوائے امام قائم علیہ السلام کے اور کوئی نہیں کھولے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

### رسول اللہ کا علم مبارک امام قائم کے ساتھ ہوگا

ابن عقده نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے یونس بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قال: "لا يخرج القائم من مكة حتى تكمل الحلقة" قلت: وكم الحلقة؟

قال: عشرة آلاف: جبرئیل عن یعینه، و میکائیل عن یساره ثم یرز الراية المخلبة، و یسیر بہا، فلا یبقی احد فی المشرق ولا فی المغرب الا لعنہا۔

ثم یجتمعون قرعاً کقرع الخریف من القبائل ما بین الواحد والاثنین والثلاثة والاربعة والخمسة، والستة، والسبعة، والثمانية، والتسعة، والعشرة۔“ آپ نے فرمایا: "امام قائمؑ مکہ سے اس وقت تک خروج نہ کریں گے جب تک کہ آپ کا حلقہ پورا نہ ہو جائے۔"

میں نے عرض کیا، آنجناب کے حلقے میں کتنے لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: دس ہزار ہوں گے۔ حضرت جبرئیل آپ کے دہستے جانب اور میکائیل بائیں

جانب ہوں گے اور آپ اس علم مبارک کو کھولیں گے اور اسے سیکر روانہ ہوں گے تو اُسے دیکھ کر مشرق و مغرب کا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو انھیں برا نہ کہے۔ پھر موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح مختلف قبائل سے کسی سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ کسی سے نو اور کسی سے دس افراد اگر آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔“

(غنیۃ لغائی)

### اصحاب امام بادلوں پر سوار ہو کر مکہ وارد ہوں گے

(۱۵۳)

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے علی کے فرزندوں حسن اور محمد سے انھوں نے سعد بن مسلم سے، انھوں نے ایک شخص سے، اُس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ:

قال: ابوصد الله علیہ السلام: اذا اذن الامام دعا الله باسمه العبرانی فأتیحت له صحابته الثلاثة وثلاثة عشر قریع الخریف وهم اصحاب الا لویة، منهم من یفقد عن فرأشہ لیلاً فیصبح بمكة، ومنهم من یرى سیر فی السحاب نہاراً یعرف باسمه واسم ابیہ وحلیتہ ونسبہ۔ قلت: جعلت فداک آیہم اعظم ایماًناً؟ قال: الذی یرى فی السحاب نہاراً وهم المفقودون وفیہم نزلت ہذہ الایة:

(الایة) " اَیْنَمَا تَکُونُوا یَاْتِ بِکُمْ اللّٰهُ جَمِیْعًا " (سورة البقرة ۱۲۸) (غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو اذن ظہور ہوگا تو آپؑ عبرانی زبان میں اللہ کے اسم کے ساتھ دعا کریں گے تو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح تین سو تیرہ افراد مختلف مقامات سے آپہنچیں گے اور یہ سب آپ کے علم برداران شکر ہوں گے۔ ان میں سے کچھ راتوں رات اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور صبح ہوتے ہوئے مکہ پہنچ جائیں گے، کچھ ایسے ہوں گے جو دن کے وقت بادلوں میں جاتے ہوئے نظر آئیں گے جبکہ نام مع ولادت اور ان کا حلیہ اور نسب مبارک علم ہے

(علی بن لوسف کے فرزندوں حسن اور محمد سے)

میں نے عرض کیا: اُن میں از روئے ایمان کون بلند ہے؟  
آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دن کے وقت بادلوں میں چلتے ہوئے نظر آئیں گے اور یہی وہ لوگ  
ہوں گے جنہیں مفقودوں (غائب ہوجانے والے)۔ اور قرآن مجید میں ان ہی  
کے لیے ارشاد فرمایا ہے:

” اَيْنَمَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَىٰ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا “ (سورہ بقرہ ۱۲۸)

ترجمہ: جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کرے گا۔

☆ تفسیر عیاشی میں بھی مفصل سے اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

### مفقودوں کون ہیں؟

(۱۵۲)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں نے محمد  
بن سنان سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، انھوں نے حضرت امام علی  
ابن امام حسین اور حضرت ابو جعفر امام محمد باقر (علیہم السلام) سے روایت کی ہے کہ:  
قال: ”الْفُقَدَاءُ قَوْمٌ يَفْقَدُونَ مِنْ فَرَشَمٍ فَيَصْبَحُونَ بِمَكَّةَ  
وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

رَأَيْتُمْ: ” اَيْنَمَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا جَمِيعًا “ (بقرہ ۱۲۸)

وہم اصحاب القائم علیہ السلام۔“

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ”مفقودوں“ وہ گروہ ہے جو شب کے وقت اپنے اپنے  
بستروں سے گم ہوجائیں گے اور صبح کے وقت مکہ پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ

اللہ عزوجل ان ہی لوگوں کے لیے ارشاد فرمایا ہے:

رَأَيْتُمْ: ” اَيْنَمَا تَكُونُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا جَمِيعًا “ (بقرہ ۱۲۸)

ترجمہ: ” جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کرے گا۔“

اور یہی اصحاب قائم علیہ السلام ہیں۔

### اصحاب امام قائم کے اوصاف

(۱۵۵)

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن کبیر سے  
انھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد کبریٰ

حضرت امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا  
” قال: ” يَا ابَانُ! سَيَأْتِي اللَّهُ بِثَلَاثِمِائَةِ وَثَلَاثِينَ رَجُلًا فِي مَسْجِدِكُمْ  
هَذَا يَعْلَمُ أَهْلَ مَكَّةَ أَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْ آبَاؤُهُمْ وَلَا أجدَادُهُمْ  
بَعْدَ عَلَيْهِمُ السِّيُوفُ مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ سَيْفٍ اسْمُ الرَّجُلِ  
وَأَسْمُ أَبِيهِ وَحَلِيَّتُهُ وَنَسَبُهُ ثُمَّ يَا مَرْنَادِيَا فِينَادِي:  
” هَذَا الْمَسْجِدُ يَقْضَىٰ بِقَضَاءِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ لَا

يَسْأَلُ عَلَىٰ ذَلِكَ بَيْتَةَ “ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ” اے ابان! تمہاری اس مسجد میں اللہ تعالیٰ تین سو تیرہ آدمی ایسے لاتے گا  
جن کے متعلق اہل مکہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ان لوگوں کے آباء و اجداد پیدا ہی نہیں

ہوئے۔ ان کے کانہوں پر تلواریں ہوں گی اور ہر تلوار پر، تلوار والے کا نام مع  
اس کی ولایت، اس کا حلیہ اور اس کا نسب کندہ ہوگا۔ پھر منادی کو حکم ہوگا اور  
وہ اعلان کرے گا کہ:

” یہی جہادی ہیں، آپ مقدمات و معاملات کا فیصلہ حضرت داؤد اور  
حضرت سلیمان کی طرح فرمائیں گے اور اس کے لیے آپ کسی شخص سے  
کوئی ثبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### آیہ ” اَمِّنٌ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ “ کی تفسیر

(۱۵۶)

علی بن احمد نے عبداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ہارون بن مسلم سے، انھوں نے  
سعید بن صدقہ سے، انھوں نے عبدالحمید طویل (طائی) سے روایت کی ہے اور عبدالحمید طویل نے  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیہ مبارکہ:

” اَمِّنٌ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ “ (سورہ النحل آیت ۷۷)

کے متعلق دریافت کیا کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: ” اُنزِلَتْ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجِبْرِيْلُ عَلَى الْمِيزَابِ فِي صُورَةِ  
طَيْرٍ أبيض، فَيَكُونُ أَوَّلَ خَلْقٍ يَبِيعُهُ وَيَبِيعُهُ النَّاسُ  
ثَلَاثِمِائَةَ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ. فَمَنْ كَانَ ابْتَدَىٰ بِالسِّيَرِ وَفِي  
تِلْكَ السَّاعَةِ وَمَنْ (لَمْ يَبْتَدِئْ بِالسِّيَرِ) فَقَدْ عَنَ فِرَاشَهُ  
وَهُوَ قَوْلُ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ” لِلْفُقَدَاءِ عَنَ فَرَشِهِمْ “

وہو قول اللہ عز وجل :  
 (آیہ) " فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تُكُونُوا آيَاتِ بَيْتِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا "  
 قال: " الخيرات " الولاية ( لنا اهل البيت ) " ( بقرہ ۱۲۸ )  
 ( غیبیہ نغانی )

( ترجمہ روایت )  
 آپ نے فرمایا: " یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت  
 جبریلؑ ایک طائر سفیدی شکل میں میزاب خانہ کعبہ پر بیٹھے ہوں گے اور تمام  
 مخلوقات میں سب سے پہلے وہی امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔  
 ان کے بعد تین سو تیرہ اشخاص آپ کی بیعت کریں گے۔ ان میں سے جو چاہے  
 آسکتا ہو گا وہ اسی وقت وہاں جا پہنچے گا اور جو چاہے نہیں پہنچ سکے گا، وہ  
 اپنے بستر سے ہی غائب کر لیا جائے گا۔ انہیں کے بارے میں امیر المؤمنینؑ نے  
 ارشاد فرمایا ہے:

" المفقودون عن فرشهم " ( اپنے بستروں سے غائب ہونے والے )  
 اور ان ہی کے متعلق اللہ بزرگ و عزت والے کا ارشاد گرامی قدر ہے:

" فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ . . . . . جَمِيعًا " ( بقرہ ۱۲۸ )  
 ترجمہ آیت: " پس تم نیکوں ( خیرات ) میں سبقت کرو، جہاں کہیں تم بھی ہو گے  
 اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا۔ " ( ترجمہ سورہ بقرہ ۱۲۸ )  
 آپ نے فرمایا: " الخیرات " سے مراد الولاية " یعنی ہم اہل بیت کی ولایت و دوستی ہے۔ "  
 ( غیبیہ نغانی )

### ۱۵۷) تین سو تیرہ اولادِ عم ہونگے

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے ابوجارود  
 سے روایت کی ہے اور ابوجارود کہتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا  
 قال: " اصحاب القائم ثلاثا وثلاثون وثلثون رجلاً اولاد العم  
 بعضهم يجمل في السحاب مناراً يعرفون باسمه واسم اميه و  
 نسبه و حليته و بعضهم نام علي فراشه فيرى في مكة  
 علي غير ميعاد " ( غیبیہ نغانی )

آپ نے فرمایا: " تین سو تیرہ اصحاب امام قائم علیہ السلام اولادِ عم ہوں گے جن میں سے  
 بعض دن کے وقت بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے نام ان کے آبا کے

نام، ان کے نسب اور ان کے حیلے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستروں  
 پر سوئے ہوئے ہونگے مگر صبح کو وہ مکہ میں نظر آئیں گے۔ " ( غیبیہ نغانی )

### ۱۵۸) ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن رازی سے، انہوں نے  
 محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے بطانتی سے، انہوں نے ابوبصیر سے  
 روایت کی ہے اور ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:  
 " ان القائم يهبط من ثنیة ذی طوی فی عداة اهل بدر  
 ثلاثا وثلاثون رجلاً حتی یسند ظہره الح  
 الحجر ویهز الراية الغالبة -  
 قال علی بن ابی حمزة: فذکرت ذلک لابی الحسن موسی بن  
 جعفر علیہما السلام -

فقال: " کتاب منشور " ( غیبیہ نغانی )  
 ترجمہ: آپ نے فرمایا: " بلاشبہ وہ تحقیق امام قائم علیہ السلام اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی  
 تین سو تیرہ آدمیوں کو لیکر ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال فرمائیں گے۔ پھر  
 حجر اسود سے اپنی پشت کو تکیہ لگا کر کھڑے ہونگے اور آپ غالب ہونے  
 والا علم مبارک لہرائیں گے۔ "  
 علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن امام جعفر  
 علیہما السلام سے کیا تو:

آپ نے فرمایا: " کتاب منشور " یعنی کتاب منشور، اسی علم کا پھر پیرا۔ ( ہولگا ) ( غیبیہ نغانی )

### ۱۵۹) شیعوں کو جوانوں کا اجتماع

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے  
 بطانتی سے اور یطانتی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے  
 قال: " بینا شباب الشيعة علی ظهور سطوحهم نیام اذا توافوا  
 الی صاحبهم فی لیلۃ واحدة علی غیر ميعاد فیصبحون بمكة " ( غیبیہ نغانی )  
 آپ نے فرمایا: " شیعوں کو جوانوں پر چڑھوانے کے لئے کہ ان کا ایک ہاں میں اپنے صاحب اللہ کے پاس گھر میں آج کریں گے "

## آیہ: "فَسَوْفَ... كَافِرِينَ" کی تفسیر

۱۶۰

ابن عقده نے علی بن فضال سے، انھوں نے محمد بن حمزہ اور محمد بن سعید سے انھوں نے عثمان بن حاتم سے، انھوں نے سلیمان بن یارون عجلی زنجلی سے روایت کیا ہے اور ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ مَحْفُوظٌ لَهُ، لَوْ ذَهَبَ النَّاسُ جَمِيعًا أُمَّتِي

اللَّهُ لَهُ بِأَصْحَابِهِ وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ لِسَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

"فَإِنْ تَكْفُرْ بِهَا هُنَّ لِأَعْرَاقِنَا فَكَلْبُنَا بِهَا قَوْمًا

لَيْسُوا بِهَا بِكُفْرِينَ" (سورۃ الانعام: ۸۹)

وَهُمَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِيهِمْ:

"فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةَ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةَ عَلَى الْكُفْرِينَ" (سورۃ المائدہ: ۵۴)

(غنیۃ لغت)

ترجمہ روایت: "بلاشبہ صاحب الامر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں، اگر سارے لوگ ختم بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو فتح ان کے اصحاب کے لئے گا، اور ان ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"فَإِنْ تَكْفُرْ... كَافِرِينَ" (انعام: ۸۹)

ترجمہ آیت: (پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعت ایسے لوگوں

کے سپرد کر دیں گے جو اُس کی ناشکر گزاری کرنے والے نہ ہوں گے)

اور ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: (پس عنقریب اللہ تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے

وہ محبت کرتا ہے، اور جو اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ مومنوں کے ساتھ

منکسر مزاج ہوں گے، اور کافروں کے لیے تند مزاج ہوں گے۔ (المائدہ: ۵۴)

## شیعہ شمر کے مانند بہادر ہوں گے

۱۶۱

جاہل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْقَى فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا الرَّعْبَ فَاذْأَقَامَ

قَائِمًا وَظَهَرَ مَسَدُ يَنَاكَانَ الرَّجُلِ اجْرِي مِنْ لَيْثٍ وَ

امضی من سنان۔" (کشف الغمہ)

ترجمہ: فرمایا (اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں میں رعب ڈال دے گا۔ اور جب ہمارا

قائم اٹھ کر اہوگا اور ہمارا ٹھہری ظہور کرے گا تو ان کے شیعوں کا ہر مرد

شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہو جائے گا۔)

(کشف الغمہ)

## حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا

۱۶۲

بہت سے لوگوں نے سہل سے، انھوں نے ابن شہتمون سے، انھوں نے اہم سے

انھوں نے خالک بن عطیہ سے، انھوں نے ابن تغلب سے روایت کیا ہے، ابن تغلب کا بیان ہے

کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"وَمَا فِي الْإِسْلَامِ حَلَالٌ مِنَ اللَّهِ لَا يَقْضِي فِيهَا أَحَدٌ حَتَّى

يَبْعَثَ اللَّهُ قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَاذْأَبْعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ حَكَمَ فِيهِمَا بِحَكْمِ اللَّهِ لَا يَرِيدُ عَلَيْهِمَا

بَيْتُهُ: الزَّانِي الْمَحْصَنُ يَرْجُوهُ وَمَا نَحَ الزَّكَاءُ يَضْرِبُ عُنُقَهُ۔"

(کافی)

ترجمہ: (دو خون اسلام میں اللہ کی طرف سے حلال ہیں، مگر آج تک کسی نے اس کو نافذ

نہیں کیا۔ اب جب ہمارا قائم اہل بیت آئے گا تو اس حکم خدا کو نافذ کرے گا

اور اس کے لیے کوئی ثبوت و گواہ طلب نہیں کرے گا۔ ایک وہ مرد جسکی زوجہ

ہو اور وہ زنا کرے اس کو جرم کا حکم دیں گے، دوسرے زکوٰۃ دینے سے

انکار کرنے والے کی گردن مارنے کا حکم نافذ کریں گے۔") (کافی)

## ایک عجیب واقعہ

۱۶۳

محمد بن ابو عبد اللہ اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں

نے احمد بن محمد سب نے حسن بن عباس بن حریش سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر الثانی

(امام تقی علیہ السلام) سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میرے پد بزرگوار خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص سر پر چادر ڈالے

ہوئے آپ کا انتظار کرنے لگا، آپ نے اُس کے لیے طواف ترک کر دیا۔ وہ اُنھیں ایک مکان میں جو



کوہ صفا کے پہلو میں تھا لے گیا، پھر اس شخص نے ہمارے پاس آدمی بھیجا، ہم تین آدمی تھے۔ جب میں پہنچا تو اس نے کہا: فرزند رسول! مرحبا۔ اس کے بعد اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: اے اپنے آباؤ کے بعد امین خدا! بارک اللہ۔

اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بیان کریں یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ سے بیان کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو مجھ سے دریافت کریں، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے دریافت کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں اور یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ کی تصدیق کروں۔ پھر اس شخص نے کہا: میں یہ سب کچھ چاہتا ہوں۔

اس کے بعد گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ اس شخص نے کہا:

”فوددت ان عینیک تکون مع مہدیٰ ہذہ الامۃ و  
الملائکۃ بسیوف آل داؤد بین السماء والارض تعذب  
ارواح الکفرۃ من الاموات و یلحق بہم ارواح اشباہہم  
من الاحیاء ثم اخرج

ثم اخرج سیفاً۔ ثم قال: ہا ان ہذا منہا۔

قال: فقال ابی: ای والذی اصطفیٰ محمدًا علی البشر۔

قال: فرد الرجل اعتجارہ وقال: انا الیاس ما سألتک عن

امورک ولی بہ جمالۃ، غیر انی احببت ان یکون ہذا

الحدیث قوۃ لاصحابک وساق الحدیث بطولہ انی

ان قال: ثم قام الرجل وذهب فلم ارہ۔“

ترجمہ: ”پس میری تمنا ہے کہ آپ کی دونوں آنکھیں اس امت کے مہدی کے ساتھ ہوں اور ملاکہ آل داؤد کی تلواریں لیے ہوئے زمین و آسمان کے درمیان موجود ہوں اور کفار

کی ارواح پر عذاب کرتے رہیں اور خدوں کی روجوں کو ان سے ملحق کرتے رہیں۔

پھر انھوں نے ایک تلوار نکالی اور کہا یہ بھی ان ہی تلواروں میں سے ایک ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمد کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا

یہ سکر اس شخص نے چادر اپنے سر سے ہٹائی اور کہا کہ میں الیاس (پہنچنا) ہوں۔ میں نے آپ کے

متعلق جو کچھ پوچھا، وہ اس لیے نہیں کہ میں اس سے ناواقف تھا، بلکہ اس لیے کہ

یہ حدیث آپ کے اصحاب کے لیے قوی ہو جائے۔  
اس کے بعد بھی سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ پھر وہ شخص (الیاس) اٹھا اور چلا گیا اور کسی کو  
نظر نہ آیا۔“ (کافی)

## حکومتِ امامِ قائم میں شیعوں کا اقتدار

(۱۶۴)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ  
”یکون شیعتنا فی دولة القائم علیہ السلام سنام الارض وحکامہا  
یعطی کل رجل منہم قوۃ اربعین رجلاً۔“

”حضرت امام قائم علیہ السلام کے دورِ حکومت میں ہمارے شیعہ روئے زمین پر  
بلند مقام کے مالک اور حکام ہوں گے، ان میں سے ہر ایک شخص کو چالیس افراد  
کی قوت عطا کی جائے گی۔“

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”القی الرعب فی قلوب شیعتنا من عدونا، فاذا وقع امرنا

وخرج مہدیٰنا کان احدہم اجری من اللیث و امضی

من اسنان، یطأ عدونا بقدمیہ و یقتلہ بکفیہ۔“

ترجمہ: ”اس وقت تو ہمارے شیعوں کے دلوں میں ہمارے دشمنوں کا خوف ڈال دیا

گیا ہے۔ مگر جب ہماری حکومت آئے گی اور ہمارا مہدی ظہور کرے گا تو ہمارے

شیعوں میں سے ہر ایک شیر سے زیادہ جری اور بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز

ہوگا۔ ہمارے دشمنوں کو اپنے پیروں تلے کچل ڈالے گا اور اپنے ہاتھوں سے

اس کا گلا کاٹ ڈالے گا۔ (یاد دہانے کا)

## یہ دور خاموشی کا ہے

اپنی اسناد کے ساتھ لہجی نے برید عملی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ کونہ میں ہمارے اصحاب کی بڑی تعداد ہے۔ اگر

آپ انھیں حکم دیں تو وہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کے حکم پر چلیں گے۔

تفعل: بیجی احدہم الی کیس اخیہ فیأخذ منہ حاجتہ؟ فقال: لا

قال: فہم بد ما دہم ابخل

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ فِي هَدَنَةٍ، نَتَاكِهِمْ وَنَوَارِثِهِمْ وَنَقِيهِمْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودَ وَنُؤُودِي أَمَانَاتِهِمْ حَتَّىٰ إِذَا قَامَ الْقَاسِمُ جَاءَتْ الْمِزَامِلَةُ وَيَأْتِي الرَّجُلَ إِلَىٰ كَيْسٍ أَخِيهِ فَيَأْخُذُ حَاجَتَهُ لَا يَمْنَعُهُ۔“ (کتاب الاختصاص)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ، کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک برادر میں کسی دوسرے اپنے برادر میں کے تھیلے سے اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال لے اور وہ اسے منع نہ کرے؟

اُس نے کہا: نہیں، (یہ دور ایسا نہیں ہے)

آپ نے فرمایا: (جب مال میں اتنا بخل ہے) تو کسی کے لیے خون دینے میں تو اس سے زیادہ بخل اور کنجوسی ہوگی۔

پھر فرمایا: سنو! یہ خاموشی اور جنگ بندی کا دور ہے اس میں ہم ان لوگوں سے شادی بیاہ کریں گے، ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں گے، اُن پر حدود قائم کریں گے اور انکی امانتیں بھی واپس کریں گے، مگر جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو اصل دوستی اور مراقت کا وہ دور ہوگا کہ اُس وقت ایک شخص اگر اپنے کسی بھائی کے تھیلے سے اپنی ضرورت بھر رقم نکال کر لیجائے گا تو وہ اُسے منع نہیں کرے گا۔“ (کتاب الاختصاص)

”امیر المؤمنین“ صرف حضرت علیؑ

کے لیے مخصوص لقب ہے

جعفر بن محمد فزاری نے عمران بن داہر سے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السلام کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کر سکتے ہیں؟

قال: ”لا۔“ ذلك اسم سماء الله امير المؤمنين لا يستحق به احد قبله ولا بعده الا كافر“

قال: فكيف نسلم عليه؟

قال: تقول: اسلّم عليك يا بقیة الله۔

ثم قرأ جعفر علیہ السلام: ”بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ“ (سورة هود آیت ۸۶) (کافی)

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیر المؤمنین (حضرت علی علیہ السلام) کیلئے مخصوص فرمادیا ہے۔ آپ سے قبل یا آپ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا، وہ کافر ہوگا۔

اُس نے عرض کیا: پھر ہم اُن کو کیا کہہ کر سلام کریں گے؟

آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیے کہ اس طرح سلام کرو۔ ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّتُ اللَّهِ“

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ“ (سورة هود آیت ۸۶)

(اللہ کا بقیۃ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا

(۱۶۶)

حسین بن علی بن زید بن علی نے روایت ہے انھوں نے بیان کیا ”اِذَا قَامَ الْقَاسِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ: يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ نَحْنُ الَّذِينَ وَعَدَكُمْ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ:

(الاية) ”الَّذِينَ اِنْ مَكَتُّهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا

الزَّكَاةَ وَامْرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ

عَاقِبَةُ الْمُؤْمِرِينَ“ (سورة الحج آیت ۴۱)

ترجمہ روایت ”جب قاسم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: لے لوگو! ہم وہ ہیں

جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا:

ترجمہ آیت: کہ ”یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز

قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور

تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“

ناصری، امام قائم کے دور حکومت میں؟

(۱۶۷)

قاسم بن عبید مغنعتا نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سورة فرقان کی مندرجہ ذیل (آیت ۶۳ تا آیت ۷۶) تیرہ آیتوں کے متعلق دریافت کیا:

(آیت ۶۳) ”الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ

ترجمہ: قَالُوا سَلَامًا“ (یہ وہی ہیں جو زمین پر بڑی انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ

ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں (غصے سے کوئی بات نہیں کہتے)  
 آیت: ”وَالَّذِينَ يَسْتَوُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا“ ۶۲

ترجمہ: (اور وہ میں جو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں ہی راتیں بسر کرتے ہیں۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا“ ۶۵

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو پھیر دے  
 (یعنی دور ہی رکھ عذابِ دوزخ کو) بلاشبہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔)

آیت: ”إِنَّمَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“ ۶۷

ترجمہ: (بیشک وہ (جہنم) نہایت بُرا ٹھکانہ اور (بُری) قیامگاہ و مقام ہے)

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ  
 بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا“ ۶۸

ترجمہ: (اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل  
 سے کام لیتے ہیں) اور ان کی روش اور طریقہ تو متوسط و میانہ ہے)

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ  
 الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ“ ۶۹

ترجمہ: (اور جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے نفس کو  
 قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہو، مگر حق کے ساتھ، اور  
 نہ وہ کبھی زنا کرتے ہیں، اور جو ایسا فعل کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔)

آیت: ”يُضَعَّفَ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا“ ۷۰

ترجمہ: (قیامت کے دن اُس پر عذاب دوگنا کر دیا جائے گا، اور وہ اُس (جہنم)  
 میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔)

آیت: ”إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ  
 اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا“ ۷۱

ترجمہ: (سوائے ان کے جنہوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اعمالِ صالح  
 بجالائے، پس وہی ہیں جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکوں میں بدل دے گا اور  
 اللہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔)

آیت: ”وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا“ ۷۲

ترجمہ: (اور جس نے توبہ کی، اور اعمالِ صالحہ بجالایا، پس وہ پلٹے گا اللہ کی  
 طرف (اس طرح) جیسا کہ رجوع کرنے (پلٹنے) کا حق ہے۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَشْعُرُونَ الشُّرُوءَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا  
 كِرَامًا“ ۷۳

ترجمہ: (اور وہ جو کبھی جھوٹے نہیں ہوتے گانے (کی محافل و اجتماعات) میں اور  
 جب لغویات (رگناہ کی چیزوں) کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ اور  
 بزرگانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا دُكِرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا  
 صُمًا وَعُمْيَانًا“ ۷۴

ترجمہ: (اور وہ کہ جب اُنہیں وعظ و نصیحت کی جائے اُن کے پروردگار آیتوں کے  
 ذریعے سے، تو وہ اُن کے خلعت نہیں ہو پڑتے اندھے اور بہرے ہو کر۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا  
 قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا“ ۷۵

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہماری ازواج  
 اور ہماری ذریعتوں میں سے ہمیں عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں  
 متقیوں کا امام بنا دے۔)

آیت: ”أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا  
 قُرَّةَ سُلْمًا“ ۷۶

ترجمہ: (ایسے ہی لوگوں کو جزا دی جائے گی بلند درجہ کی، بوجہ اُس صبر کے جو  
 اُنہوں کیا، اور اُن لوگوں میں بدیہ تہنیت اور سلام بھیجا جائے گا۔)

آیت: ”خُلِدِينَ فِيهَا ط حَسَنَاتٍ مُّسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“ ۷۷

ترجمہ: (وہ اُس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمدہ جائے رہائش اور  
 قیام گاہ ہے) ط

آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ”الذین یمشون علی الارض ہوناً“ سے مراد اوصیاء ہیں جو  
 زمین پر نرم رفتار رکھیں گے، مگر جب امام قائم، کا ظہور ہوگا تو تمام ناہمی،

(وشمنان اہل بیت) آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے:

قال: "فان اقر بالاسلام وهي الولاية والاخرت عنقه  
او اقر بالجزية فاذا هما كما يؤدى اهل الذمة"  
آپ نے فرمایا: (پس اگر انہوں نے اسلام یعنی ولایت کا اقرار کیا تو ٹھیک، ورنہ انکی  
گردن مار دی جائے گی، یا پھر یہ کہ وہ جزیہ دینے کا اقرار کریں، اور دومی کفار  
کی طرح وہ بھی جزیہ ادا کریں۔) (کافی)

### ۱۶۸) بنی شیبہ کی سزا

کچھ راویوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حسن تمیمی سے، انہوں نے آپ سے  
دو بھائیوں محمد اور احمد سے، انہوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انہوں نے مروان بن مسلم سے  
انہوں نے سعید بن عرفجہ سے، انہوں نے اہل مصر کے ایک شخص سے، اور اس شخص نے حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "اما ان تامننا عليه لوقد قام لخذ بنى شيبه وقطع  
ايديهم وطاف بهم - وقال: هؤلاء سراق الله" (کافی)  
آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم علیہ السلام ظہور کرے گا تو بنی شیبہ کو گرفتار کر لے گا اور  
ان لوگوں کے ہاتھ کاٹے گا، انھیں بازاروں میں پھرائے جانے حکم دے گا اور  
پیشہ کرانے کا کہہ دیکھو! یہ سب کے سب اللہ کے چور ہیں۔" (کافی)

### ۱۶۹) امام قائم کا پہلا عدل؟

محمد بن یحییٰ وغیرہ سے، انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے احمد بن محمد سے  
انہوں نے ایک شخص سے، اور اس شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "اول ما ينظر القائم من العدل ان ينادى صناديه ان يسلم  
صاحب النافلة لصاحب الفريضة الحجر الاسود والطواف"  
آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام سب سے پہلے عدل کا اظہار اس طرح فرمائیں گے کہ  
ان کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ صاحب نافلہ لوگ صاحب فريضة لوگوں کو حجر اسود  
اور طواف چوالے کریں۔"  
(کافی)

### ۱۶۵) چھت دار مسجدیں

علی نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن غیر سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے علی  
سے روایت کی ہے اور علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت  
کیا کیا کہ، کیا مسقف (چھت دار) مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

فقال: نعم، ولكن لا يضركم اليوم، ولو قد كان لعدل  
لرأيتكم كيف يصنع في ذلك۔" (کافی)

آپ نے فرمایا: ہاں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کوئی ہرج نہیں، البتہ جب عدل کا دور  
آئے گا تو دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

### ۱۶۱) تصویر دار مسجدیں

حسن بن علی علوی نے سہل بن جبور سے، انہوں نے عبد العظیم ابن عبد اللہ علوی سے  
انہوں نے حسن بن حسین عرفی سے، انہوں نے عمرو بن حجاج سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان  
کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تصویر لگی ہوئی مساجد  
میں نماز کا کیا حکم ہے؟

فقال: اكره ذلك، ولكن لا يضركم اليوم، ولو قد قام  
العدل لرأيتكم كيف يصنع في ذلك۔" (کافی)

آپ نے فرمایا: "میں اس کو مسکروہ سمجھتا ہوں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کو حرج نہیں،  
البتہ جب عدل قائم ہو گا تب تم دیکھنا کہ وہ اس سلسلے میں کیا کریں گے۔"  
(کافی)

### ۱۶۲) مسجد کوفہ کے وسط میں چار چشمے

احمد بن محمد نے یعقوب بن عبد اللہ سے، انہوں نے اسماعیل بن زید کاہلی کے غلام سے  
اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کا ارشاد ہے کہ حضرت  
ابیر الہوسین علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:  
قال: "في وصف مسجد الكوفة؛

في وسطه عين من دهن وعين من لبن وعين من  
مار، شراب للمؤمنين وعين من ماء طهور للمؤمنين۔" (تہذیب)

امیر المؤمنین نے فرمایا: کہ: اس (مسجد کوفہ) کے وسط میں ایک چتر تیل کا، ایک چتر دودھ کا اور ایک چتر پانی کا مومین کے پینے کے لیے اور ایک چتر پانی کا اور ہے جو مومین کے طہارت (کے کاموں) کے لیے ہے۔ (تہذیب)

### ۱۷۳ کوفہ میں چار تہی مساجد تعمیر ہوئی

محمد بن احمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے صالح بن عقبہ سے، انھوں نے عمرو بن ابومقارم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبہ بن عری سے روایت کی ہے، اور جبہ بن عری نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیؑ سلام جیرہ تشریف لے گئے فقال: "لِتَصَلِّتْ هَذِهِ بَهَذِهِ" "وَأَوْمَأَيْدِهِ إِلَى الْكُوفَةِ وَالْحَيْرَةِ" حتی یباع الذراع فيما بينهما بدنانیر ولینین بالحیرة مسجد الہ خمسائة باب یصلی فیہ خلیفة القائم علیہ السلام (۱۷۱) لَأَنَّ مَسْجِدَ الْكُوفَةِ لِيَضِيقَ عَلَيْهِمْ وَلِيَصَلِّيَنَّ فِيهِ أَشَاعِرُ أَمَا عَدْلًا۔"

قلت: یا امیر المؤمنین! وسیع مسجد الكوفة هذا الذي تصف الناس يومئذ؟ قال: "تبني له اربع مساجد، مسجد الكوفة اصغرها، وهذا ومسجدان في طرفي الكوفة، من هذا الجانب وهذا الجانب" "وَأَوْمَأَيْدِهِ نَحْوَ نَهْرِ الْبَصْرِيِّينَ وَالغُرَبِيِّينَ" آپ نے فرمایا: "یہ مقام، اس مقام سے مل جائے گا" "یہ فرما کر آپ نے چہرہ اور کوفہ کی طرف اشارہ فرمایا۔"

اور فرمایا: یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی زمینیں ایک ایک ہاتھ، ایک ایک دینار (۱۷۲) میں فروخت ہوں گی۔ اور مقام حیرہ پر ایک مسجد تعمیر ہوگی جس میں پانچ سو دروازے ہوں گے اور اس میں خلیفہ امام قائم نماز پڑھائیں گے، اس لیے کہ مسجد کوفہ (آبادی کے لحاظ سے) تنگ ہو جائے گی، اور اس میں بارہ امام عادل نماز پڑھائیں گے میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ مسجد کوفہ تو بقولے بہت وسیع ہے؟

آپ نے فرمایا: وہاں تو چار مساجد اس کے علاوہ اور تعمیر ہوں گی اور یہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی۔ یہ مسجد اور دو مساجد کوفہ کے اس جانب اور اس جانب اور ہوگی۔ "پھر آپ نے یہ نصیحتیں اور نصیحتیں کیوں اشارہ فرمائی؟" (تہذیب)

### حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائم کے خلاف بھی خروج ہوگا

۱۷۴

ابوالحسن بن عبداللہ نے ابن ابویعفور سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ امیرؑ سے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس چند آپ کے صحابہ موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: لے ابن ابویعفور! کیا تم نے قرآن مجید پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (فرزند رسول!) پڑھا تو ہے مگر یہی مروجہ قرآن مجید۔ آپ نے فرمایا: ہاں، ہاں، میں بھی اسی مروجہ قرآن مجید کے متعلق پوچھ رہا ہوں کسی اور کیلئے نہیں۔ میں نے عرض کیا: بہتر، مگر آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا؟

قال: "لأن موسى عليه السلام حدث قومہ يحدث لم یحتملوه عنه فخرجوا علیه بمصر، فقاتلوه فقاتلهم فقتلهم ولائ عیسیٰ عليه السلام حدث قومہ يحدث فلم یحتملوه عنه فخرجوا علیه بتکریت فقاتلوه فقاتلهم فقتلهم، وهو قول الله عز وجل: (سورة صف آیت ۱۷) "فَأَمَّنْتَ طَابِقَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرْتَ طَابِقَةً فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَّ عَدُوَّهُمْ فَأَضْحُوا الظَّهِيرِينَ" (روایت) وائتہ اول قائم یقوم منا اهل البيت یحدثکم بحدیث لا تحتملونه فتخرجون علیه برمیلة الدسکرة فیقاتلکم فیقتلکم، وهما اخرجار جة تكون۔" (کتاب حین بن سعید)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی، چنانچہ مصر میں ان پر چڑھائی کر دی اور حضرت موسیٰ کو ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کرنا پڑا۔ اور اس لیے (یہ بات تم سے پوچھی کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی اور مقام تکریت میں ان پر چڑھائی کر دی، چنانچہ انھوں نے بھی اپنی قوم سے جنگ کی اور قتل کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الایة) فَأَمَنْتَ ..... ظَلِيصْرَيْنِ ۱۷ (صَلَفٌ ۱۴)

ترجمہ آیت: (پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔) پس ہم نے مرد کی ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف اور وہ مغلوب ہوئے

(روایت) پھر ہم اہل بیت میں سے ایک قائم جب ظہور کرے گا اور تم لوگوں سے ایک بات کہیگا تو تم لوگ بھی اُسے برداشت نہ کرو گے اور تم لوگ مقام رسید میں اس پر ضرور جکڑو گے اور وہ بھی تم لوگوں سے جنگ کرے گا اور تمہیں قتل کر ڈالے گا۔ اور یہ آخری خروج ہوگا، جو امام قائم علیہ السلام پر کیا جائے گا۔ (کنز الدقائق ص ۱۰۷)

### ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

(۱۴۵)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے احوال سے، انھوں نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے۔ سلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا قام القائم علیہ السلام عرض الایمان علی کل ناصب فان دخل فیہ بحقیقۃ و الا ضرب عنقه او یؤدی الجزیۃ کما یؤدیہا الیوم اهل الذمۃ، و یشد علی وسطہ الرمیان، و یشتر من الامصار الی السواد۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہر ناصبی دشمن اہل بیت کے سامنے ایمان پیش کیا جائے گا، اگر وہ حقیقتاً داخل ایمان ہو گیا تو ٹھیک۔ ورنہ اُس کی گردن ماری جائے گی، یا جرح کا فزومی آجکل جزیرہ ادا کرنا ہے، وہ بھی جزیرہ ادا کرے گا، اور اپنی کرسیں بیاباں (روپیوں یا درہم و دیناروں کی تحصیل) باز نہ کر اُس دیار سے نکلی کر حبش کی طرف چلا جائے گا۔ (کافی)

### امام قائم کے ظہور کا اہم مقصد؟

(۱۴۶)

علی بن محمد نے صالح بن ابو حماد سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن مہران سے، انھوں نے عبد الملک بن بشر سے، انھوں نے عیثم بن سلیمان سے، انھوں نے معاویہ بن عمار سے، اور معاویہ بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا تمئی احدکم القائم فلیمتہ فی عافیۃ فان الله بعث محمدًا

صلی الله علیہ وآلہ وسلم رحمۃ و بیعت القائم ۴ نقمۃ۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی امام قائم علیہ السلام کے عہد کے پانے کا متمنی ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی عافیت کے لیے بھی دعا کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اور نرمی کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقت (و تدارک) کے لیے مبعوث فرمائے گا۔

نوٹ: (کیونکہ لوگوں کو بعثت پیغمبر سے ظہور امام قائم تک کے طویل زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی، اگر اس کے بعد بھی لوگ دین حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر ہی اڑے رہتے ہیں تو پھر اس کا تدارک نقت ہی ہے۔)

### آپ کا مسکن مسجد سہلہ میں ہوگا

(۱۴۷)

ابو بصیر سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے فرمایا: ”یا ابا محمد کاتی اری نزول القائم علیہ السلام فی مسجد السہلۃ باہلہ و عیالہ۔“

قلت: یکون منزله جعلت فداک؟  
قال: نعم، کان فیہ منزل ادریس، وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن، و ما بعث الله نبیاً الا وقد صلی فیہ و فیہ مسکن الخضر (و المقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول الله صلی الله علیہ وآلہ) و ما من مؤمن ولا مؤمنۃ الا و قلبہ یحییٰ الیہ

قلت: جعلت فداک؟ لایزال القائم فیہ ابداً؟  
قال: نعم۔

قلت: فمن بعدہ؟

قال: هكذا من بعدہ الی انقضاء الخلق۔

قلت: فما یکون من اهل الذمۃ عندہ؟

قال: ۴: یسلمہم کما سلمہم رسول الله صلی الله علیہ وآلہ و یؤدون عن ید و ہم ضاعرون۔

قلت: فمن نصب لکم عداوة؟

فقال: لا يا أبا محمد! ما لمن خالفنا في دولتنا من نصيب إن الله قد أحل لنا دماءهم عند قيام قائمنا، فالיום حرم علينا وعليكم ذلك فلا يغرنك أحد، إذا قام قائمنا انتقم الله ولسوله ولنا اجمعين۔“

آپ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد مسجد میں اترے ہیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا وہیں ان کا مکان ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہیں حضرت ادریس علیہ السلام کا بھی مکان تھا، اور وہیں حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا بھی مکان تھا اور جس نبی کو بھی اللہ نے مبعوث فرمایا اس نے اس میں نماز پڑھی اور وہ حضرت خضر علیہ السلام کا بھی مکان ہے اس میں قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمے میں قیام کیا اور بہر مومن و مومنہ کا دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا امام قائم علیہ السلام ہمیشہ اسی میں رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور ان کے بعد؟

آپ نے فرمایا: اسی طرح دنیا کے ختم ہونے تک۔

میں نے عرض کیا: اور ان کے دور میں اہل ذمہ (کافر ذمی) کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے صلح رکھی، وہ بھی ان سے صلح رکھیں گے مگر وہ جزیہ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! انہیں ہم لوگوں کے عہد حکومت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے بعد ان لوگوں کا خون اللہ نے ہمارے لیے حلال کیا ہے جو آجکل ہمارے اور تمہارے لیے حرام ہے۔ تم میں سے کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور ہم سب کا پورا پورا انتقام لیں گے۔“

(کتاب مزار)

۱۴۸ ابلیس کی مہلت کا اختتام

کتاب انوار المصیبہ میں اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان جناب سے ”ابلیس کی مہلت“ وقت معلوم کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

”فَأَنْتَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“ (سورہ الحجر آیت ۳۸)

قال: ”الوقت المعلوم، يوم قيام القائم، فاذا بعثه الله كان في مسجد الكوفة وجاء ابلیس حتى يجثو على ركبتيه فيقول يا ويلاه من هذا اليوم فيأخذ بناصيته فيضرب عنقه فذلك ”يوم الوقت المعلوم“ منتهى اجله“

آپ نے فرمایا: ”یوم وقت معلوم سے مراد یوم ظہور امام قائم علیہ السلام۔ جب اللہ تعالیٰ ان کو مبعوث فرمائے گا اور وہ جناب مسجد کوفہ میں ہوں گے تو ابلیس ملعون آہنگ اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا اور کہے گا، ہائے افسوس آج کا دن (مجھے دیکھنا پڑا)۔ تو آپ اس کو پیشانی سے پکڑ لیں گے اور اس کی گردن مار دیں گے بس وہی یوم وقت معلوم ہے اور اس کی مہلت کے دن کا خاتمہ ہے۔“

(انوار المصیبہ)

۱۴۹ رجبہ کوفہ کا دہینہ نکالا جائے گا

ابوالقاسم شعرائی نے مرفوعاً ابن زبیر سے، انھوں نے ابن حجاج، اور ابن حجاج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”إذا قام القائم علیہ السلام أتى رجبہ الكوفة، فقال برجله هكذا أو ما يبده الی موضع۔ ثم قال: احفروا ههنا فيحضرون فيستخرجون اثني عشر ألف درع واثني عشر ألف سيعة واثني عشر ألف بيضة، لكل بيضة وجهان ثم يدعوا اثني عشر ألف رجل من الموالی (من العرب) والجم، فيلبسهم ذلك، ثم يقول: من لم يكن عليه مثل ما عليكم فاقتلوه۔“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ جناب پایادہ (سیدل) (اختصاص) رجبہ کوفہ کی طرف آئیں گے۔ ”یہ فرما کر آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا) پھر فرمایا: وہ حکم دیں گے کہ اس مقام کو کھودو۔ جب لوگ اس کو کھودیں گے تو وہاں

تو بارہ ہزار زبر ہیں، بارہ ہزار تلواریں اور بارہ ہزار آہنی ٹوپیاں (بھٹ) جن کے درون ہوں گے برآمد ہوں گے اور اپنے موالیوں میں سے بارہ ہزار عرب اور عجم کے مردوں کو پہننے کے لیے دیں گے پھر انھیں حکم دیں گے کہ جس کے جسم پر یہ (اسلحہ) نہ ہوں جو تم نے پہنے ہوئے ہیں، اسے قتل کر دو۔“ (اختصاص)

﴿۱۸۰﴾ "فَلَمَّا أَحْسَبُوا.....خَيْدِ بْنِ" کی تشریح

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ بن سبیون سے، انھوں نے ابن خلیل ازدی سے روایت کی ہے اور ابن خلیل ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے قول خدا عزوجل:

”فَلَمَّا أَحْسَبُوا أَبَاسًا إِذْ أَهَمُّ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۚ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَامْسِكْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُونَ ۚ“  
قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۗ فَمَا آذَانُكَ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَيْدِ بْنِ ۙ“ (سورہ الانبیاء) ۱۵: ۱۵۳۱۲

کے بارے میں ارشاد فرمایا:

”اذا قام القائم علیہ السلام وبعث الی بنی امیة بالثام هریرا الی الروم فیقول لهم الروم: لاندخلکم حتی تنصروا (۱۸۱) فیعلقون فی اعناقهم الصلبان ویدخلونهم۔ فاذا نزل بحضرتہم اصحاب القائم علیہ السلام طلبوا الامان و الصلح، فیقول اصحاب القائم علیہ السلام: لا نفع لکم حتی تدفوا الینا من قبلکم منا۔ قال: فیدفونہم الیہم فذلک قوله لَمَّا لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَامْسِكْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُونَ ۚ“

قال: یسلم الکنوز، وهو أعلم بہما، قال: فیقولون: (الآیة) ”يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۗ“ ۱۵: ۱۵۳۱۲ فَمَا آذَانُكَ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَيْدِ بْنِ ۙ“ بالسیع“

تخریج روایت: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور بنی امیہ سے انتقام لینے کے لیے اپنی فوج شام روانہ فرمائیں گے تو وہ بھاگ کر شام سے روم

چلے جائیں گے، مگر اہل روم ان سے کہیں گے کہ جب تک تم نصرانی نہ بن جاؤ گے ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ بنی امیہ اپنے گلے میں صلیب لٹکا لیں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے۔

مگر جب اصحاب امام قائم علیہ السلام ان کے علاقے میں داخل ہوں گے تو اہل روم ان سے امان طلب کریں گے اور صلح چاہیں گے تو اصحاب قائم انھیں جواب دیں گے کہ ہمارے آدمی بھاگ کر تمہارے یہاں آگئے ہیں جب تک تم لوگ انھیں واپس نہ کرو گے ہم تمہیں امان نہ دیں گے اور نہ صلح کریں گے۔

چنانچہ وہ لوگ بنی امیہ کو واپس کر دیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَامْسِكْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُونَ ۚ“ (سورہ الانبیاء) ۱۳

(تخریج روایت) (مت بھاگو، اور پلٹ آؤ اپنے مسامن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیئے گئے تھے۔ تاکہ تم سے جواب طلب کیا جائے۔)

(تخریج روایت) یعنی ان کے خزانوں کے متعلق جواب طلب اور پوچھ گچھ کی جائے گی باوجودیکہ وہ خود ان خزانوں سے واقف ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ:

”قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۗ فَمَا آذَانُكَ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَيْدِ بْنِ ۙ“ (انبیاء) ۱۵

روایت (ان لوگوں نے کہا۔ ہائے افسوس! ہم پر۔ بیشک ہم ظالم تھے۔ اور انکی یہ پکار جاری رہی، جب تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھجی ہوئی راگہ نہ بنا دیا۔)

یعنی ہم انھیں تلواروں سے کاٹ کر رکھیں گے (مذکورہ آیت کے مطابق) (کافی)

﴿۱۸۱﴾ "وَيَكُونُ الدِّينُ... لِلَّهِ كَيْ تَأْوِيلُ...؟"

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے ابن مسلم سے، روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

”وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

كُلَّهُ لِلَّهِ ۙ“ (سورہ انفال آیت ۳۹) کے متعلق دریافت کیا:

اور ان سے جنگ کرو تا ایک فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے باقی رہ جائے



قَالَ: لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلَ هَذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْصُ بِسَمِّ لِحَاجَتِهِ وَحَاجَةَ أَصْحَابِهِ فَلَوْ تَدَجَّاءَ تَأْوِيلُهَا لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ وَلَكِنْ تَمَّ يَقْتُلُونَ حَتَّى يُوَحِّدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَتَّى لَا يَكُونَ شَرِكٌ (كافى)

آپ نے فرمایا: یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے اس کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، بلاشبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے اصحاب کی ضرورت کی بنا پر رہنے کی اجازت دیری، مگر جب اس آیت کی تاویل آجائے گی تو پھر ان لوگوں کا عذر قبول نہ ہوگا، اور سب کے سب قتل کر دیے جائیں گے تاکہ شرک باقی نہ رہے اور سب کے سب اللہ کو واحد و یکتا ماننے لگیں۔

### امام قائم ہر بدی کی نفی کریں گے

(۱۸۷)

حسین بن محمد نے معلیٰ سے، اُنھوں نے وشار سے، اُنھوں نے علی بن ابی نصر سے روایت کی ہے اور علی بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آپ حضرات اہل بیت رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس سے مخصوص فرمایا ہے۔

فَقَالَ لَهُ: كَذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا نَدْخُلُ أَحَدًا فِي ضَلَالَةٍ، وَلَا

نُخْرِجُهُ مِنْ هُدًى، إِنَّ الدُّنْيَا لَا تَذْهَبُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِمَّا أَهَلَ الْبَيْتِ يَعْمَلُ بَكْتَابِ اللَّهِ لَا يَبْرِي مِنْكَ إِلَّا أَنْتَ كَرِهَ (كافى)

آپ نے اس سے فرمایا: ایسا ہی ہے الحمد للہ کہ ہم کبھی گمراہی میں داخل ہی نہیں ہوتے اور نہ کبھی ہدایت سے باہر قدم رکھا۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ اللہ عز و جل ہم اہل بیت میں سے ایک ایسے مرد کو نہ بھیجے جو کتاب خدا پر کما حقہ عمل کرے اور وہ جو بھی بری و بُرائی دیکھے اس کی نفی کرے۔ (کافى)

### آپ کے اوپر سایہ ابر ہوگا

(۱۸۳)

فحام نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے احمد بن عبد اللہ بن علی سے، اُنھوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے، اُنھوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے، اُنھوں نے اپنے بھائی محمد سے

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پسر پسر گوار (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے حدیث لوح میں روایت کی ہے کہ:

”م ح م د یخرج فی آخر الزمان علی رأسه غمامة بيضاء تظله من الشمس، تنادي بلسان فصيح يسعها الثقلين والخافقين؛ هو المسمى من آل محمد يملك الارض عدلاً كما ملئت جوراً“۔ (امالی شیخ)

ترجمہ: ”م ح م د“ آخر زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے سر مبارک پر دھوپ سے بچنے کے لیے سفید ابر کا سایہ ہوگا اور فصیح زبان میں ایک آسمانی نذر آئے گی جس کو دونوں جہان کے لوگ سنیں گے کہ یہ مہدی آل محمد ہیں، جو زمین کو عدل و داد سے بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (امالی شیخ)

### میرے بعد امام بارہ ہوں گے

(۱۸۲)

عطار نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن عبد الجبار سے، اُنھوں نے محمد بن زیاد ازری سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے، اُنھوں نے ثمالی سے، اُنھوں نے حضرت امام علی ابن امام حسین سے، اور آپ نے اپنے پسر پسر گوار (امام حسین) سے، اور آپ نے (امام حسین) نے اُنکے جد امجد (حضرت ابوالکلام امام علی بن ابی طالب) سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ”الائمة من بعدى اثنا عشر أو اثم عشر أنت يا عتبي، و آخرهم القائم الذي يفتح الله تعالى ذكركه على يديه مشارق الارض ومغاربها“۔

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

ترجمہ: ”حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سب سے پہلے، اے عتبی! تم ہو اور ان میں سب سے آخر امام القائم ہوں گے۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ تمام مشارق و مغارب کو فتح کرے گا۔“

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

### بارہ ائمہ کے اسمائے گرامی

(۱۸۵)

طالقانی نے محمد بن ہمام سے، اُنھوں نے احمد بن مہنداد سے، اُنھوں نے احمد بن ہلال سے، اُنھوں نے ابن ابی عمیر سے، اُنھوں نے مفضل سے، اُنھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے

اور امام صادق آل محمد نے اپنے آباء کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے اور ان حضرات نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت سنی ہے کہ:

قال: "لنا أسرى جى أوحى إلت ربى جل جلاله وساق الحدیث إلی أن قال: فرفعت رأسى فاذا أنا بأناور علی و فاطمة والحسن والحسین وعلی ابن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسى بن جعفر، وعلی بن موسى و محمد بن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی و الجبحة بن الحسن القائم فى وسطهم كأنه كوكب درى."

قلت: یاریت من هؤلاء؟

قال الله: هؤلاء الأئمة وهذا القاسم الذى یحل حلالی و یحرم حرامی، وبه أنتقم من أعدائى و هو راحة لأولیائى و هو الذى یشفی قلوب شیعتك من القائلین و الجاحدین و الكافرین، فیخرج اللات و العزى طریقین فیحرقهما، فلفتنة الناس بهما یومئذ أشد من فتنة العجل و السامری۔"

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

"شب اسری (شب معراج) جب مجھے لیجا گیا تو میرے پروردگار بزرگ و برتر نے مجھے وحی فرمائی: (اس کے بعد مضمون بیان فرماتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا) پھر میں نے جب اپنا سر اٹھایا تو علی و فاطمہ و حسن و حسین اور علی ابن ابی طالب و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر، وعلی بن موسیٰ، و محمد بن علی، وعلی بن محمد و حسن بن علی کے انوار میری نظر کے سامنے جلوہ گر ہیں جن کے درمیان حضرت جنت بن الحسن قائم کا نور کوكب درى کی طرح (بہت زیادہ) منور و روشن تھا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ (کن کے انوار ہیں)

(آواز آئی) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ (انوار) ائمتہ میں اور ان کے درمیان وہ (نور) قائم ہے جو میرے حلال کردہ کو حلال کرے گا اور میرے حرام کردہ کو حرام قرار دے گا اور اس کے ذریعے سے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور یہ میرے اولیاء کے لیے باعث راحت ہوگا اور تمہارے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور

کافروں سے شفا بخشنے گا۔ اور لات و عزریٰ کو (قبروں سے) نکال کر نذر آتش کرے گا جن کو وجہ سے اس دن لوگ فتنہ سامری سے بھی زیادہ شدید فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (کمال الدین، عیون الاخبار الرضا)

سب سے آخری امام وہ ہوگا؟

(۱۸۶)

اسناد سابقہ کے ساتھ باب بیس ائمہ اثنا عشر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ:

قال: "آخرهم اسمہ علی اسمی، یخرج فیملک الارض عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً یا تیہ الرجل و المال کدس فیقول: یا مہدی اعطنی، فیقول: خذ"

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: "سب سے آخری (امام) وہ ہوگا جس کا نام میرا نام ہوگا، وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کے سامنے مال و دولت کا ڈھیر لگا ہوگا، لوگ اگر سوال کریں گے کہ لے مہتری! ہمیں کچھ عنایت فرمائیے۔ تو آپ اُس سے فرمائیں گے، جتنا چاہو لے جاؤ۔"

مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا

(۱۸۷)

مذکورہ اسناد کے ساتھ ابن عباس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "التاسع منهم قائم اهل بیتی و مہدی امتی أشبه الناس بی فی شمائلہ و اقوالہ و أفعاله، لیظہر بعد غیبة طویلة و حیدرة مضلّة، فیعلی امر الله، و لیظہر دین الله و یؤتید بنصر الله، و ینصر بملکة الله فیملک الارض عدلاً و قسطاً کما ملئت جوراً و ظلماً۔"

آنحضرت نے فرمایا: "ان (ائمہ) میں سے نواں میرے اہل بیت کا قائم اور میری امت کا مہدی ہوگا جو شمائل و شمائل، اقوال و افعال میں تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اور ایک طویل غیبت کے بعد اور لوگوں کو گمراہ کرنے والی حیرت کے بعد ظہور کرے گا اور امر خدا کو بلند اور دین خدا کو غالب کرے گا، تا سید الہی کے ساتھ اللہ کے ملائکہ اکی نعت کرینگے وہ زمین کو عدل سے اس طرح معمور کرے گا جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہوگی۔"

## امام قائمؑ قریہ یمن ظہور فرمائیں گے

اسانید کثیرہ باب مذکورہ کے ساتھ حضرت ابوالاکثر امام علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بعد عتہ الائتہ علیہم السلام اثم یغیب عنہم امامہم ما شاء اللہ ویکون لہ غیبتان احدھا اطول من الاخری ثم التفت الینا رسول اللہ ص فقال رافعا صوتہ: الحدرا الحدرا اذا فقد الخامس من ولد السابع من ولدی۔

قال علیؑ: فقلت: یا رسول اللہ ص! فما یكون (حالہ) عند غیبتہ؟ قال ص: یصبرحتی یاذن اللہ لہ بالخروج - فیخرج (من الیمن) من قریہ یتقال لہا: کرعہ؟ علی رأسہ عما تمی، متدرج بدرعی، متقلد بسیفی ذی الفقار ومانار ینادی: ہذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ! یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما وذلک عندھا تصیر الدنیا ہرجا ومرجا ویفارق بعضہم علی بعض، فلا یکبیر یرحم الصغیر، ولا القوی یرحم الضعیف فحینئذ یاذن اللہ لہ الخروج۔“

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ائمہ کے اسما گنوائے ہوتے ارشاد فرمایا کہ پھر ان لوگوں کا امام ان سے غائب ہو جائے گا اور اس کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت سے دوسری زیادہ طویل ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف منوہ ہوتے اور بلند آواز سے فرمایا: جب میرے ساتویں فرزند کا پانچواں فرزند غائب ہو جائے تو بچو، بچو!

حضرت ابوالاکثر علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ص! زمانہ غیبت میں امام قائمؑ کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ صبر سے کام لے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ظہور کی اجازت دے گا۔

جب اذن مل جائے گا تو وہ یمن کے ایک قریہ میں کھڑے رہے گا۔ کہا جاتا ہے ظہور کرے گا اس کے سر پر میرا علم ہوگا، جسم پر میری زہر ہوگی، کمر میں میری تلوار ڈالو الفقار ہوگی اور ایک منادی ندا کرے گا کہ: ”یہ میری خلیفہ خدا ہیں، تم لوگ ان کی پیروی کرو، یہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہے“

اور اس وقت دنیا کا یہ حال ہوگا کہ سب لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں گے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے درپے ہوں گے، نہ بڑے چھوٹوں پر رحم و کرم کریں گے اور نہ کوئی طاقتور کسی کمزور پر مہربانی کرے گا اس وقت اللہ تعالیٰ ان کو ظہور کا حکم دے گا۔

## حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا مطلب

۱۹۰

محمد بن سنان نے داؤد بن کثیر قتی سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا کیا مطلب ہے؟

فقال: ”ان اللہ تبارک و تعالیٰ لما خلق نبیہ ووصیہ وابتئہ وانبیہ وجمیع الائتہ وخلق شیعتہم اخذ علیہم الميثاق وان یصبروا ویصابروا ویربطوا، وان یتقوا اللہ۔ ووعدهم ان یتسلم لهم الارض المبارکة والحرم الامن وان ینزل لهم البیت المعمور، ویظهر لهم السقف المرفوع ویربحهم من عدوهم والارض التي ینزلها اللہ من السلام ویسلم ما فیہا لهم“ لاشیة فیہا“ قال:

قال: لخصوصہ فیہا لعدوہم وان یتسلم لهم فیہا ما یحبون وأخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جمیع الائتہ وشیعتہم الميثاق بذلك واتما السلام علیہ تذکرہ نفس الميثاق ویجدید لہ علی

اللہ لعلہ ان یعجلہ جبل وعر وبعجل السلام لکم بجمیع ما فیہ“ آپ نے فرمایا: ”بتحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی کو، ان کی دختر اور ان کے دونوں صاحبزادوں کو، تمام ائمہ اور ان کے شیعوں کو خلق فرمایا تو ان سے سب سے عہد و پیمانہ لیا کہ وہ صبر کریں گے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں گے، آپس میں رابطہ رکھیں گے اور تقویٰ و خوف خدا اختیار کیے رہیں گے۔“

اور ان سب حضرات نے وعدہ فرمایا کہ ارض مبارک و حرم امن ان کے سپرد کریں گے ان کے لیے بیت معمور نازل کرے گا، ان کے لیے سقف مرفوع ظاہر فرمائے گا، ان کی کشتیوں سے انھیں نجات دیگا اور وہ زمین جس کو اللہ نے سلام (سلامتی) سے بدل لیا ہے

جو کچھ اس میں ہے سب ان کے حوالے کرے گا جس کے لیے ان کے دشمن کوئی جھگڑا اور مخالفت نہ کر سکیں گے اور اس میں ان کو وہ سب کچھ ملیگا جو وہ چاہیں گے۔ چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلم ان کے اور ان کے شیعوں سے اس کا عہد و پیمان لیا۔

اب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام " اسی عہد و پیمان کی یاد دہانی ہے اور تجدید عہد الہی ہے تاکہ اس یاد دہانی کی وجہ سے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے عہد کو پورا کرنے میں تعجیل فرمائے اور تم لوگوں کو وہ سب سز میں سلام اور جو کچھ اس میں ہے مل جائے۔ " (کافی)

### مسجد سہیل مسکن امام قائم

(۱۹۱)

مروّف مزار کبیر نے اپنے اسناد کے ساتھ ابولہبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

" یا ابا محمد! کاتی اری نزول القائم فی مسجد السہلۃ بأہلہ و عیالہ:

قلت: یکون منزله جعلت فداک؟

قال: نعم کان فیہ منزل ادریس وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن وما بعث اللہ نبیاً الا وقد صلی فیہ، و فیہ مسکن الخضر والمقیم فیہ کالمقیم فی قسطنطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وما من مؤمن ولا مؤمنۃ الا وقلیہ یحیی الیہ۔

قلت: جعلت فداک: ولا ینزل القائم فیہ ابداً؟

قال: نعم۔

قلت: فمن بعدہ؟

قال: هكذا من بعدہ الی انقضاء الخلق۔

قلت: فما یکون من اهل الذمۃ عندہ؟

قال: ینالہم کما ینالہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یؤدّون الجزیۃ عن یدوہم صاعرون۔

قلت: فمن نصب لکم عداوۃ؟

فقال: لا، یا ابا محمد! ما لمن خالفنا فی دولتنا من نصب ان اللہ وقد احلّ لنا دماءہم عند قیام قائمنا، فالیوم محرم علینا وعلیکم ذلک، فلا یغیرنک احد اذا قام قائمنا انتقم للہ ولرسولہ ولنا اجمعین۔"

آپ نے فرمایا: "اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہیل میں وارد و نازل ہوتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قرآن کیا وہی ان کا مسکن ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی مقام حضرت ادریس کا بھی مسکن تھا، وہی حضرت ابراہیم خلیل الرحمن کا بھی مسکن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اس میں آکر تازہ ٹھہری، اسی میں حضرت خضر کا بھی مسکن ہے، اور اس میں قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے میں قیام کیا ہو۔ اور ہر مومن و مومنہ کا قلب اس مسجد سہیل کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم علیہ السلام اس میں ہمیشہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور ان حضرت کے بعد؟

آپ نے فرمایا: ہاں، اسی طرح ان حضرت کے بعد بھی وہ لوگ دنیا کے تمام ہوتے تک وہیں آباد رہیں گے۔

میں نے عرض کیا: پھر ان جناب کے عہد حکومت میں اہل ذمہ (کافر ذمی) کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (ذمیوں) سے صلح فرمائی تھی اسی طرح یہ بھی ان (ذمیوں) سے صلح فرمائیں گے لیکن وہ جزیرہ ضرور ادا کریں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، اے ابو محمد! ہماری سلطنت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں۔

ظہور امام قائم کے وقت ان دشمنوں کا خون ہمارے لیے مباح ہوگا، مگر آجکل

(اس دور) ان کا خون بہانا ہم پر اور تم لوگوں پر حرام ہے۔ تم میں سے کوئی شخص

غلط فہمی میں نہ رہے۔ جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا

اور تم سب کا انتقام لے لیگا۔ " (مزار کبیر)

## ۱۹۲) حضرت امام قائمؑ، آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے

صفار نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر اور محمد بن عبداللہ بن ہلال سے انھوں نے علاء سے، اور علاء نے محمد سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب کس سیرت پر عمل کریں گے۔

فقال: "بسیرة ما سار به رسول الله صلى الله عليه وآله حتى يظهر الاسلام قلت: وما كانت سيرة رسول الله صلى الله عليه وآله؟ قال: ابطل ما كانت في الجاهلية واستقبل الناس بالعدل وكذلك القائم عليه السلام اذا قام يبطل ما كان في السدنة مما كان في ايدى الناس ويستقبل بهم العدل" (تہذیب) آپ نے فرمایا: "امام قائمؑ، اسی سیرت پر عمل کریں گے جس پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا تھا، یہاں تک کہ اسلام غالب آجائے گا۔

میں نے عرض کیا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: آیام جاہلیت کے جتنے رسم و رواج تھے آنحضرتؐ نے ان سب کو باطل کر دیا تھا اور لوگوں کو عدل کی طرف مائل کیا تھا۔ اسی طرح حضرت امام قائم علیہ السلام جب ظہور کریں گے تو ان تمام چیزوں کو باطل کر دیں گے جو زمانہ جنگ بندی میں لوگوں کے درمیان جاری و ساری رہیں اور انھیں عدل کی طرف لیجائیں (مائل کریں) گے۔" (تہذیب)

## نوٹ: مخالفین کے اعتراض کا جواب

ہمارے شیخ و بزرگ حضرت علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اعلام الوری" میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے یہ کہا جائے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو اہل کتاب سے جزبہ قبول نہیں کریں گے، اور جس کی عمر بیسٹھ سال ہوگئی اور اس نے علم دین حاصل نہیں کیا اس کو قتل کر دیں گے، مساجد و مشاہد کو منہدم کر دیں گے جس طرح حضرت داؤد فیصلہ کیا کرتے تھے وہ فیصلے کریں گے اور اسی طرح کی اور بہت سی باتیں جو تم لوگوں کی روایات میں ہیں، تو اس سے تو شریعت بھی منسوخ اور اس کے

احکامات باطل ہو جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ لفظ ان کو نبی نہیں کہتے، مگر معنایاً ان کی نبوت ثابت کرتے ہو۔ اس کا جواب یہ ہے:-

"جو باتیں اعتراضاً لگی گئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ اہل کتاب سے جزبہ قبول نہیں کریں گے اور بیسٹھ سال کی عمر تک جس نے علم دین حاصل نہیں کیا اسے قتل کر دیں گے۔ یہ باتیں تو ہمارے یہاں کسی روایت میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض کیسی روایت میں ہوں بھی تو وہ غیر قطعی اور ناقابل اعتبار ہیں۔

رہ گیا مساجد و مشاہد کا انہدام تو اگر ان کی بنیاد تقویٰ کے خلاف اور حکم خدا کے خلاف رکھی گئی ہے تو اس کا انہدام تو شریعت کے عین مطابق ہے اور اس پر خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عمل کر چکے ہیں۔

اور وہ روایت جس میں یہ ہے کہ وہ جناب آل داؤد کی طرح فیصلہ فرمائیں گے اور کسی سے نبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے، تو روایت بھی غیر قطعی ہے۔ اور اگر بالفرض یہ روایت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ جناب اپنے علم (لٹری) پر فیصلہ کریں گے، اور یہ بریں امر ہے کہ اگر امام یا حاکم مقدمہ سے کا ذاتی علم رکھتا ہوگا تو وہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا کسی سے کیوں گواہی طلب کرے گا، اور اس سے شریعت کا منسوخ ہونا تو لازم نہیں آتا۔

علاوہ بریں جزبہ کا قبول نہ کرنا، یا کسی مقدمہ میں نبوت کا نہ سننا اگر یہ صحیح بھی ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ کر دینا کیسے لازم آئے گا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ امام قائمؑ میری ذریت و اولاد میں سے ہوگا اس کی اتباع اور اس کے احکامات پر عمل واجب ہے۔ تو اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں گے جو سابقہ احکامات کے خلاف ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں ہو سکتا، بلکہ رسول خدا کے حکم پر عمل ہے جو عین شریعت ہے۔ (اعلام الوری)

## ۱۹۳) ظہور امام قائمؑ کی روایا کو نزول عیسیٰؑ سے منسوب کر دیا گیا

حسین بن مسعود نے اپنی کتاب شرح السنۃ "میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: قال: "والذی نفسی بیدہ لیوسکنن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً"

یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة فیغیض المال حتی لا یقبلہ احد۔“

شم قال: قولہ: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب ابن مریم حکم اور عدل کے ساتھ تم لوگوں میں نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اس قدر سخاوت کریں گے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔“

اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

”صلیب کے توڑنے“ کا مطلب یہ ہے کہ ضرب نثرانیہ کو باطل کر دیں گے۔ اور حکم سے مراد، شرع اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

”خنزیر کو قتل کرنے“ سے مراد یہ ہے کہ اس کا کھانا، یا اس سے کوئی اور فائدہ حاصل کرنا حرام اور اس کے قتل کو جائز قرار دیں گے، اس لیے کہ وہ جس العین ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی شریعت کے حکم پر اس کو قتل کریں گے کیونکہ وہ ظاہر چیز یعنی بخش ہوا اس کا تلف کرنا مباح نہیں ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ وہ جزیہ کو اہل کتاب سے ختم کر دیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سب لوگوں کو اسلام پر لائیں گے۔

چنانچہ: ابوہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزول عیسیٰ کے متعلق روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا: ”ویملک فی زمانہ الملل کما را الا اسلام ویملک اللہ تجال فیمکت فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون“

ترجمہ: ”اور اُن کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتیں ہلاک (ختم) ہو جائیں گی، دجال ہلاک ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر زندہ رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے تو مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

آنحضرت ص کا یہ ارشاد، کہ امام قائم، جزیہ ختم کر دیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ:

”مال و دولت کی فردائی ہوگی، ایسا کوئی شخص نہ ملے گا جس پر جزیہ کی رقم صرف کی جائے، وہ مال دیں گے مگر اس کا قبول کرنے والا نہ ملے گا۔“

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوئے اور تمہارا امام تم میں سے ہے۔“

معروضہ: اس طرح کی روایات نہ صرف ہمارے یہاں بلکہ حسین بن مسعود صاحب کتاب ”شرح السنۃ“ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء اہل سنت نے بھی میرت حضرت امام قائم، میں اس طرح کی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ سب باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ ”امامکم منکم“ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ لہذا اس سلسلے میں جو جواب اہل سنت کا ہوگا وہی جواب ہمارا بھی ہے۔ یہ شبہ اور اعتراض دونوں کے لیے مشترک ہے۔

### حضرت ادریس کے صحیفے میں کیا تحریر ہے؟

(۱۹۲)

علامہ سید ابن طاووس قدس اللہ روحہ نے اپنی کتاب ”سعد السعود“ میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کے صحیفوں میں جہاں ابلیس کے سوال اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ:

ابلیس نے کہا: پروردگار! تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لا“ ”فانتک من المُنظرین۔ الی یوم الوقت المعلوم“ ”نہیں“ بلکہ تجھے یوم وقت معلوم تک کی مہلت ہے۔“

اس لیے کہ میں نے حتی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اس دن زمین کو کفر و شرک اور موعی

سے پاک کر دوں گا اور اُس وقت کے لیے میں نے ایسے بندے منتخب فرمائے ہیں

جن کے قلوب کا میں نے ایمان و خشوع و ورع و اخلاص و یقین و تقویٰ و صدق،

و حلم و صبر و وقار و زہد فی الدنیا اور اپنی طرف رغبت سے استمان لے لیا ہے

اور میں نے انھیں داعیان شمس و قمر اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے

اور انھیں اُس دین کا حاکم بناؤں گا جس کو میں نے اُن کے لیے پسند کیا ہے۔

اس کے باوجود وہ صرف میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک قرار

نہیں دیں گے، وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور

برائیوں سے روکیں گے۔

اور ہم اُس زمانے میں زمین پر امانت و دیانت اُتاریں گے کسی کوئی بھی شے

کسی شے کو ضرر نہیں پہنچائے گی، کوئی شے کسی شے سے خوف نہیں کھائے گی،

دندنے اور چرندے آدمیوں کے درمیان گھومتے پھریں گے لیکن کسی کو اذیت نہیں

پہنچائیں گے، ہم ہر ذہریے جانور کا ذہر دور کریں گے، ہر ڈنک مارنے والے کا ڈنک نکال دیں گے، آسمان سے برکتیں نازل کریں گے، زمین کو رونق بخشیں گے اچھے اچھے پودے اگیں گے جن پر لذیذ و طیب پھل آئیں گے۔

ہم لوگوں کے دلوں میں رحمت و نرمی ڈالیں گے جس سے لوگ آپس میں بڑا حسن سکوک کا برتاؤ کریں گے، اور مال برابر برا تقسیم کریں گے جس کی وجہ سے فقیر غنی ہو جائیں گے اور کوئی کسی پر اپنی بڑائی نہ دکھائے گا۔ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور چھوٹا، بڑے کا احترام کرے گا۔ سب لوگ دین حق پر چلیں گے، عدل سے کام لیں گے اور عدل سے فیصلہ کریں گے، وہی میرے اولیاء ہیں جن کے لیے ہم نے ایک نبی مصطفیٰ کو اور ایک امین مرتضیٰ کو منتخب کیا ہے، ہم نے ان کو نبی بنا دیا اور ان لوگوں کو ان کا ولی اور انصار بنا دیا، یہی وہ امت و گروہ ہے جسے ہم نے اپنے نبی مصطفیٰ کے لیے اور اپنے امین مرتضیٰ کے لیے منتخب کیا ہے، ان سب کو میں نے اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے اور اس کا ہونا الابدی ہے۔ اس دن میں مجھے اور تیرے تمام پیدل اور سواروں کے لشکر کو نیست و نابود کر دوں گا۔ جا اب تجھے یوم وقت معلوم تک کے لیے مہلت دیدی گئی۔“ (کتاب سعد السعود، ابن طاووس)

اب عرض یہ ہے کہ یہ جتنی باتیں مذکور ہوئیں مع البلیس اور اس کے لشکر کے نیست و نابود ہونگے۔ یہ کام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تو وقوع پذیر نہیں ہوا اور نہ آنحضرت کے بعد۔ لہذا لازمی ہے کہ یہ امام قائم کے عہد میں وقوع پذیر ہو۔

### غیبت کی وجہ

۱۹۵

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنی کتاب "غیبتہ" میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

(آیۃ) "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا" (اشعراۃ)

ترجمہ "پس میں تم میں سے فرار (غائب) ہو گیا کیونکہ میں تم سے خائف تھا اور (میرا رب) میرے پروردگار نے مجھے حکم عطا فرمایا۔"

روایت: "خفتکم علی نفسی وجتکم لمتا اذن لی ربی واصلح لی اموی"

ترجمہ روایت "یعنی: مجھے تم لوگوں سے اپنی جان کا خطرہ لاحق تھا اور اب آیا ہوں جب میرے پروردگار نے مجھے حکم ظہور فرمایا ہے اور میرے لیے میرے معاملات کو درست فرمایا ہے۔"

(کتاب الغیبتہ - ابن عبد الحمید)

### وقت ظہور کون ثابت قدم رہیگا

۱۹۶

اپنے اسناد کے ساتھ ابویسر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "لو خرج القائم علی السلام بعد ان انکرت اکثر من الناس یرجع الیہم شائباً فلا یثبت علیہ الا کل مؤمن اخذ الله میثاقہ فی الذر الاول"

ترجمہ "بہت لوگ آپ کے وجود سے انکار کر چکے ہوں گے اس وقت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو آپ عالم شباب جوانی میں ہوں گے، اور اس وقت ایمان پر سرورہ مومن ثابت قدم رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں عہد و میثاق لے لیا ہوگا۔"

اور اپنے اسناد کے ساتھ سماع سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"کأفی بالقائم علی ذی طوی قائماً علی رجليہ حافياً، یرتقب بسنة موسى علی السلام حتاً یأتی المقام فید عوافیہ"

ترجمہ: "گو ایسے دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مقام ذی طوی سے پاسبیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آ رہے ہیں اور جب مقام (ابراہیم) پر پہنچیں گے تو وہاں لوگوں کو دعوت دیں گے۔"

### کوفے میں مومنین کا اجتماع

۱۹۷

اپنے اسناد کے ساتھ حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"جبئویل عن یمنہ ومیکائیل عن یسارہ وعنتہ: قال: اذا قام القائم ودخل الکوفة لم یبق مؤمن الا وهو یما"

"امام قائم کے داینے جانب جبرئیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔ اور آپ نے فرمایا: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کوفہ تشریف لیا جائیگا پھر کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جو آپ کے ساتھ نہ ہو۔"

### مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں ؟

کتاب فضل بن شاذان میں سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوالانوار امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اور اس روایت کو سعد نے حضرت ابو محمد امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ: "قال ۴: لموضع الرجل في الكوفة أحب الي من دار في المدينة" "وہ مقام جہاں اس مرد (امام قائم) کا مسکن ہوگا مجھے مدینہ کے گھر سے زیادہ پسند ہے۔"

☆ اور سعد بن ابی صخر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ: "من كانت له دار بالكوفة فيتمسك بها" "جس کا گھر کوفہ میں ہو وہ اس سے متمسک رہے، اُسے نہ چھوڑے۔"

### امام قائم اُس کو شکست دینگے

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "يَهْزَمُ الْمَرْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةِ اَغْصَانِهَا مَدْلَاةٌ فِي الْحَيْرَةِ طَوِيلَةٌ" "حضرت امام جہری علیہ السلام مقام حیرہ میں ایک گھنے درخت کے نیچے (سفیان) کو شکست دیں گے۔"

### دو جھاڑو کے درختوں کو نکال کر جلائیں گے ؟

اپنے اسناد کے ساتھ بشیر نبال نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال ۴: "هل تدري اول ما يبده به القائم عليه السلام - ؟" قلت : لا -

قال ۴: يخرج هذين رطبين غضبين فيحرقهما ويدريهما في الزرع ويكسر المسجد - ثم قال ۵: ان رسول الله ۶ قال ۷: عريش كعريش موسى عليه السلام وذكر ان مقدم مسجد رسول الله ۸ كان طيناً وجانبه جريد النخل - ۹

آپ نے فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ امام قائم ۱۰ اپنا عمل کہاں سے شروع کریں گے؟ میں نے عرض کیا: (فرز نبی رسول!) مجھے تو علم نہیں ہے۔"

آپ نے فرمایا: "سب سے پہلے اُن دو جھاڑو کے جھاڑوں کو (مدفن) سے نکال کر جلا ڈالیں گے، اور اُن کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیں گے، اس کے بعد مسجد کو سمار کریں گے۔"

پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ چھتر کا سا تباہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سا تباہ تھا۔

پھر فرمایا: مسجد رسول میں مٹی کا چبوترہ تھا جس کے ایک طرف کھجور کے تنے کا ستون تھا۔

### چہار دیواری کا انہدام

اور اپنے اسناد کے ساتھ احماق بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۴: اذ اقدم القائم عليه السلام وثب ان يكسر الحائط الذي على

القبر فيبعث الله تعالى ريحاً شديدة وصواعق ورجوداً

حتى يقول الناس: انما ذاذا، فيتفوق اصحابه عنه

حتى لا يبقى معه احد، فياخذ المعول بيده، فيكون اول

من يضرب بالمعول ثم يرجع اليه اصحابه اذا راوه يضرب

المعول بيده، فيكون ذلك اليوم فضل بعضهم على بعض

ويصلبهما ثم ينزلهما ويحرقهما ثم يذريهما في الزرع

آپ نے فرمایا: "جب امام قائم پیشقدم کریں گے اور قبر کے گرد چہار دیواری کو توڑنے کے لیے آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ شدید آندھی کو گرج و چمک کے ساتھ بھیجے گا۔ لوگ

کہنے لگیں گے کہ یہ (آندھی وغیرہ) اسی وجہ سے ہے۔ اور آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ

چھوڑ جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا تو آپ کدال دکھال (خود اپنے ہاتھ میں لیں گے

اور آپ پہلے شخص ہوں گے جو اس پر کدال دکھال) چلائیں گے۔ پھر آپ کے ساتھی

جب یہ دیکھیں گے تو وہ بھی آجائیں گے اور اُس دن جس قدر جلد اور پہلے جو سبقت

کرے گا اس کو اتنی ہی فضیلت حاصل ہوگی اور سب ملکر چہار دیواری کو منہدم کر دیں گے

پھر دو جھاڑو کے جھاڑوں کو نکال کر جلائیں گے اور اُس کی راکھ ہوا میں اڑا دیں گے۔"



## حکومتِ امامِ قائم اور آپ کے اصحاب کے اوصاف

۲۰۲

اور ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”يملك القائم سبع سنين تكون سبعين سنة من سنينكم هذه“

ترجمہ: امام قائم علیہ السلام کی حکومت سات سال تک رہے گی جو تمہارے ستر سال کے برابر ہوں گے۔

☆ نیز ان ہی جناب (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت ہے:

قال ۴: ”كَأَنَّ النَّظَرَ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابِهِ فِي النَّجْفِ الْكُوفَةِ كَانَ عَلَى رُؤْسِهِمُ الطَّيْرُ قَدْ فَنِيَتْ أَزْوَاجُهُمْ وَخَلَقَتْ شِيَابَهُمْ، قَدْ أَثْرَ السُّجُودُ بِجَبَاهِهِمْ لِيُوثَّ بِالنَّهَارِ دَهْبَانَ بِاللَّيْلِ كَانَ قَلْبُهُمْ زَبْرُ الْحَدِيدِ، يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا لَا يَقْتُلُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا كَافِرًا وَمُنَافِقًا وَقَدْ وَصَفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالنُّوَسَمِ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ بِقَوْلِهِ:

(الآية) ” إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّمِينَ“ (سورة الحجرات ۴۵)

یعنی (بیشک اس میں باریک بین لوگوں (اپنی فراست) کے لیے نشانیاں ہیں)

آپ نے فرمایا:

ترجمہ روایت: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب نجب کو ذہین ہیں اور اس طرح خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر طائر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا زانو ہر ختم ہو چکا ہے، ان کے لباس بوسیدہ اور پرانے ہو گئے ہیں، ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہیں، دن کے وقت شیر جیسے نظر آتے ہیں اور سب کے وقت عابدانِ شب زندہ دار، ان کے قلوب گویا فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شخص میں چالیس آدمیوں کی طاقت ہے، ان میں سے ہر ایک سوائے کافر اور منافق کے اور کسی کو قتل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی صفت کا ذکر قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ وہ صاحبانِ فراست ہیں:

” إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّمِينَ“ (حجرہ ۵)

یعنی (بیشک اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔)

## عہد نامہ رسول آپ کی جیب میں ہوگا

۲۰۳

عبداللہ بن سنان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قال ۴: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَبْلُغَ السُّوقَ قَالَ يَقُولُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أَبِيهِ: إِنَّكَ لَتَجْفَلُ النَّاسَ إِجْفَالَ النِّعَمِ، فَيَعْبُدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِمَا ذَا؟“

قال ۳: ”وَلَيْسَ فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَشَدُّ مِنْهُ بَأْسًا فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ الْمُؤَالِفِ فَيَقُولُ لَهُ: لَسَكُنْتَ أَوْلَى ضَرْبٍ عَنَقَلْتَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمْدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب (دشمنوں کو) قتل کرتے ہوئے بازار میں پہنچیں گے تو آپ کے والد بزرگوار کی اولاد میں سے ایک شخص جس کی قوت و طاقت بہت زیادہ ہوگی وہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا، آپ سے کہے گا کہ آپ ان لوگوں کو اس طرح ہنکا رہے ہیں جس طرح جانوروں کو ہنکا یا جاتا ہے۔ کیا آپ کے پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز ہے؟“

یہ سن کر آپ کے موالیوں میں سے ایک شخص کہے گا، خاموش رہو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا اس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام اپنی جیب سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ نکال کر اس کو دکھائیں۔“

(گذشتہ روایت میں یہ بھی ہے کہ: پھر وہ شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔۔۔)

## صحرا میں پھلدار درخت

۲۰۳

کاہل نے حضرت امام علی ابن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۴: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْأَحْفَرِ وَيَصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ: قَالَ فَيَضْحَكُونَ وَقَدْ نَبَتَ لَهُمْ ثَمَرَةٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَنْزَوِدُونَ مِنْهَا، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى شَأْنَهُ (الآية) ” وَآيَةٌ لَهُمْ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا كَبَابًا فِيهَا يُأْكُلُونَ“ (سورة يس آیت ۳۳)

ثم يبدر حتى ينتهي الى القادسية وقد اجتمع الناس  
بالكوفة ويايعوا السفيناء -

آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام جب اہل مدینہ کو قتل کرتے ہوئے مقام اجفر تک پہنچیں  
تو آپ کی فوج شدید بھوک میں مبتلا ہوگی تو وہاں ان کے لیے پھلدار درخت اگیں  
گئے اور وہ ان (پھلوں) کو کھائیں گے اور ان ہی سے زادِ سفر مہیا کر لیں گے۔ اور  
اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے  
اس میں سے اناج کو نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔" (سورہ یس ۳۳)  
ترجمہ روایت: پھر وہاں سے چل کر قادسیہ پہنچیں گے۔ ادھر کوفہ میں بہت سے لوگ جمع ہونگے  
اور سفینیائی کی بیعت کر لیں گے۔"

### ۲۰۵ دشمنوں سے آپ کا برتاؤ کیا ہوگا؟

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے  
قال: "يقدم القائم عليه السلام حتى يأتي النجف فيخرج اليه من  
الكوفة جيش السفيناء واصحابه، والناس معه وذلك  
يوم الارباء، فيدعوهم ويناشدهم حقّه ويخبرهم أنّه  
مظلوم مقهور ويقول: من حاجني في الله فانا اولى الناس  
بالله... الى اخرها تقدّم من هذه...  
فيقولون: ارجع من حيث شئت لاحاجة لنا فيك، قد خبرناكم و  
اختبرناكم فيتفرقون من غير قتال -

فاذا كان يوم الجمعة يعاد فيجىء سهم فيصيب رجلاً من  
المسلمين فيقتله فيقال ان فلاناً قد قتل فخذ ذلك ينشر  
راية رسول الله صلى الله عليه وآله فاذا نشرها انحطت عليه  
ملائكة يدرفاذا زالت الشمس هبت الريح له فيحمل  
عليه هو واصحابه فيمنحهم الله اكتافهم ويولون،  
فيقتلهم حتى يدخلهم ابواب الكوفة وينادي مناديه ألا  
لا تشعروا مولياً ولا تجزوا على جريح ويسير بهم كما سار على يوم البصرة"

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام وہاں سے چل کر نجف اشرف پہنچیں گے  
اور ادھر کوفہ سے سفینیائی، اس کے اصحاب اور اس کا لشکر نیکے گا وہاں کے لوگ  
بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ یہ چہار شنبہ کلان ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام ان سب  
کو پکار کر اپنے حق کا دامن سپردیں گے اور بتائیں گے کہ وہ مظلوم و مقہور ہیں اور فرمائیں گے  
کہ جو مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کرے گا میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں سے  
زیادہ اللہ کا حقدار ہوں، وغیرہ وغیرہ (جو اس سے قبل روایات میں مذکور ہے)  
اور وہ لوگوں کو جواب دیں گے کہ:

"ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ ہم تمہیں تباہ کئے ہیں اور  
تم لوگوں کو آزما چکے ہیں۔"

یہ کچھ کروہ لوگ بغیر جنگ کے منتشر ہو جائیں گے۔

جمعے دن وہ لوگ پھر ملٹ کر آئیں گے اور ایک تیرہ سینکس گے جو مسلمانوں میں  
ایک شخص کو لگے گا اور وہ مرجلے گا اور لوگ کہیں گے کہ فلان شخص کو قتل کر دیا گیا  
یہ سکر امام قائم علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علیہ مبارک (کا پرچم)  
کھولیں گے اور اس کے نشتر ہوتے ہی طائفہ بدر نازل ہوں گے، زوال آفتاب کے  
وقت سخت آندھی چلے گی جو سفینیائی کی فوج پر حملہ کر دے گی وہ بھاگ کھڑے ہوں گے  
اور امام علیہ السلام ان کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور انہیں بھاگا کر کونے کے  
گھروں میں داخل کر دیں گے۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ ان بھاگنے والوں  
کا پیچھا نہ کرو اور زمینوں کو بھی قتل نہ کرو۔" اور آپ ان لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ  
کریں گے جو حضرت ابوالاعتراس امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جنگ بصرہ (جمل)  
میں کیا تھا۔"

### ۲۰۶ سفینیائی بیعت کر کے پھر جائے گا

جاہر بن زبیر سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:  
"اذا بلغ السفيناء ان القائم قد توجه اليه من ناحية الكوفة  
يتجرد بنخيله حتى يلقى القائم فيخرج فيقول: اخرجوا الى  
ابن عتي، فيخرج عليه السفيناء فيكلمه القائم عليه السلام:  
فيجيء السفيناء فيبايعه - ثم ينصرفون الى اصحابه"

فيقولون له: ما صنعت ؟

فيقول : اسلمت وبايعت :-

فيقولون له: قبح الله رايبك بين ما أنت خليفة متبوع فصرت تابعا

فيستقبله فيقاتله ، ثم يمسون تلك الليلة ، ثم يصبحون  
للقيام على السلام بالحرب فيقتتلون يومهم ذلك -

ثم ، ان الله تعالى يمنع القائم واصحابه اکتافهم فيقتلونهم حتى  
يفنؤهم حتى ان الرجل يخطف في الشجرة والحجرة فنقول  
الشجرة والحجرة : يا مؤمن ! هذا رجل كافرا فقتله  
فيقتله -

قال : فتشيع السباع والطيور من لحمهم ، فيقيم بها القائم ،  
ما شاء

ثم يقعد بها القائم عليه السلام ثلاث رايات : لواء الى القسطنطينية  
يفتح الله له ، ولواء الى الصين فيفتح له ، ولواء الى جبال  
الديلم فيفتح له -

ترجمہ روایت : " جب سفیانی کو یہ خبر پہنچے گی کہ امام قائم علیہ السلام نے اطراف کو ذسے اسکا  
طرف کا رخ کیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے کے ساتھ امام علیہ السلام کے مقابل  
جائے گا۔ تو امام علیہ السلام فرمائیں گے : میرے ابن عم کو میرے پاس بھیجو۔

چنانچہ سفیانی اپنے حلقے سے نکل کر آپ کے پاس آئے گا۔ امام قائم علیہ السلام اس سے  
گفتگو فرمائیں گے ، اس کے بعد وہ آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ پھر  
وہ پلٹ کر اپنے ساتھیوں میں جائے گا تو لوگ پوچھیں گے کہ تم نے کیا کیا ؟

وہ جواب دے گا : میں نے ان کو تسلیم کر لیا ہے اور ان کی بیعت کر لی ہے۔

اس کے ساتھ کہیں گے : اللہ تیرا منہ کالا کرے۔ ابھی تک تو تم خلیفہ تھے اور لوگ تمہارے تابع تھے۔

اب تم تابع بن گئے۔ تم آگے بڑھ کر ان سے جنگ کرو۔

چنانچہ وہ رات بھر وہیں رہیں گے اور صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کریں گے اور تمام دن جنگ  
جاری رہے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو ان لوگوں پر غلبہ عطا فرمائے گا تو یہ  
(اصحاب امام) ان لوگوں کو اس قدر قتل کریں گے کہ وہ فنا ہو جائیں گے اور اگر انہیں سے

کوئی شخص کسی درخت یا پتھر کی چٹان کے نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر آواز  
دے گا کہ " اے مؤمن ! ایک کافر یہاں چھپا ہوا ہے اگر اسے قتل کر دے۔ اور وہ  
جا کر اُسے بھی قتل کر ڈالیگا اور ان سب کے گوشت سے درندے اور پرندے  
اپنے پیٹ پھریں گے۔ پھر امام قائم علیہ السلام جنے دن چاہیں گے قیام فرمائیں گے  
اس کے بعد ، امام قائم علیہ السلام تین لشکر تیار کریں گے۔ ایک لشکر قسطنطنیہ روانہ کریں گے اور  
اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا ، ایک لشکر چین روانہ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بھی فتح  
عطا فرمائے گا ، اور ایک لشکر جبال دلم روانہ کریں گے وہ لشکر فتحیاب ہوگا۔

### \* اہل روم اسلام قبول کر لیں گے

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً البصر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے  
ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں آپ نے ارشاد فرمایا :

قال " وینہزم قوم کثیر من بنی امیہ حتی یلحقوا بارض الروم

فیطلبوا الی ملکها ان یدخلوا الیہ فیقول لهم الملك :

لا ندخلکم حتی تدخلوا فی دیننا وتکفونا ونکحکم و

تأکلوا اللحم الخنازیر و تشربوا الخمر وتلحقوا الصلبان فی

أعناقکم والزنا نیر فی ادسا طکم۔ فیقبلون ذلك فیدخلونهم

فیبعث الیهم القائم علیہ السلام ان : أخرجوا هؤلاء الذین

أدخلتوهم فیقولون : قوم رغبوا فی دیننا وزهدوا فی

دینکم فیقول علیہ السلام انکم ان لم تخرجوهم وضعنا السیف

فیکم ، فیقولون له : هذا کتاب الله بیننا و بینکم ؛

فیقول : قدرضیت به فیخرجون الیہ فیقرأ علیہم واذا فی شرطه

الذی شرط علیہم ان یدفعوا الیہ من دخل الیہم مرتدا

عن الاسلام ، ولا یدرد الیہم من خرج من عندهم راعبا الی

الاسلام فاذا قرأ علیہم الکتاب وراوا هذا الشرط لازما

لهم أخرجوهم الیہ ، فیقتل الرجال ویبقر بطون الحبالی !!

ویرفع الصلبان فی الروماح۔

قال: والله لَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِ وَالِي أَصْحَابَهُ يَقْتَسِمُونَ الدَّانِيَةَ  
عَلَى الْجَحْفَةِ ثُمَّ تَسْلِمُ الرُّومَ عَلَى يَدِهِ فَيَبْنِي فِيهِمْ مَسْجِدًا

وَيَسْتَخْلِفُ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْصُرُ -

(ترجمہ) اپنے ارشاد فرمایا: "اور بنی امیہ کی ایک کثیر تعداد شکست کھا کر بھاگے گی اور ملک روم پہنچے گی اور وہ لوگ وہاں کے بادشاہ سے ملک میں داخلے کی اجازت چاہیں گے وہ کہے گا: ہم اس وقت تمہیں داخلے کی اجازت دیں گے جب تم لوگ ہمارا دین قبول کرو، اور تم لوگوں (کی عورتوں) سے نکاح کریں گے اور تم لوگ ہم سے ازدواجی رشتے قائم کرو۔ اور تم لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانا پڑے، شراب پینی ہوگی نگلے میں صلیب اور کمر میں زاربان دھو گے۔

چنانچہ: بنی امیہ کے وہ لوگ ساری شرطیں قبول کریں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے پھر امام قائم علیہ السلام ان کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ جن لوگوں کو تم نے اپنے ملک میں داخل کر لیا ہے انہیں نکالو۔

وہ لوگ جواب دیں گے: ان لوگوں (بنی امیہ) نے تمہارا دین چھوڑ کر ہمارا دین اختیار کر لیا ہے۔ امام فرمائیں گے: اگر تم لوگ ان سب کو نہیں نکالو گے تو ہم تم ہی لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے: ہمارے اور آپ کے درمیان کتاب خدا ہے۔

آپ فرمائیں گے: مجھے منظور ہے بشرطیکہ تم لوگ ان سب کو ہمارے حوالے کر دو جو اسلام سے مرتد ہو کر تمہارے پاس آگئے ہیں۔ مگر تم میں سے جو شخص خود اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیا، ہم اس کو بھی واپس نہ کریں گے۔

الغرض: وہ لوگ بنی امیہ کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔ امام علیہ السلام ان کے مردوں کو قتل کریں گے، حاملہ عورتوں کے بچوں کو بھی ختم کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب مقام جحفہ پر آسپس دنیا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل روم آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیں گے اور ان کے لیے روم میں ایک مسجد تعمیر کرائیں گے اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو وہاں پر اپنا نائب مقرر فرما کے وہاں سے واپس ہوں گے۔"

### چار فیصلے چار انبیاء کے مطابق

۲۰۷

ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ:

قال: ۴: يقضى القائم بقضايها ينكرها بعض اصحابه ممن قد ضرب قدامه بالسيف وهو قضا آدم عليه السلام فيقتلهم فيضرب اعناقهم ثم يقضى الثانية فينكرها قوم آخرون ممن قد ضرب قدامه بالسيف وهو قضا داود عليه السلام فيقتلهم فيضرب اعناقهم ثم يقضى الثالثة فينكرها قوم آخرون ممن قد ضرب قدامه بالسيف وهو قضا ابراهيم عليه السلام فيقتلهم فيضرب اعناقهم ثم يقضى الرابعة وهو قضا محمد صلى الله عليه وآله ولم فلا ينكرها أحد عليه -

آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام ایک مقدمے کا فیصلہ حضرت آدم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو آپ کے کچھ ساتھی اس کی مخالفت کریں گے تو انہیں طلب کیے ان کی گردن مار دی جائے گی۔ پھر آپ دوسرا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق کریں گے تو ان کی بھی گردن مار دی جائے گی۔ پھر آپ تیسرا فیصلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو ان کی بھی گردن مار دی جائے گی، پھر چوتھا فیصلہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اس کی کوئی مخالفت نہ کرے گا۔"

### آپ نیکو کار و بدکار کو پہچان لیں گے

۲۰۸

اپنے اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ:

قال ابو عبد الله عليه السلام: اذا خرج القائم عليه السلام لم يبق بين يديه

احد الا عرفه صالح او طالح -

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کے سامنے جو شخص بھی آئے گا آپ اُسے پہچان لیں گے کہ صالح و نیک ہے یا غیر صالح و بدکار ہے۔

## ۲۰۹) نبی اور امام کی وحی میں فرق

اپنے اسناد کے ساتھ ابو جبارود سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسول!) آپ مجھے حضرت صاحبِ الامر علیہ السلام کے متعلق بتائیے۔؟

قال ۴: "يَمْسِي مِنْ أَخَوَاتِ النَّاسِ وَيُصْبِحُ مِنْ آمِنِ النَّاسِ يُوْحَى

إِلَيْهِ هَذَا إِلَّا مَرَّ لَيْلَهُ وَنَهَارُهُ"

قال: قلت: يُوْحَى إِلَيْهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ!؟

قال ۴: يَا أَبَا جَارُودِ! إِنَّهُ لَيْسَ وَحْيٌ نَبْوَةٌ وَلَكِنَّهُ يُوْحَى إِلَيْهِ كَوَحْيِهِ

إِلَى مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَإِلَى أُمِّ مَوْسَى وَإِلَى النَّحْلِ،

يَا أَبَا جَارُودِ! إِنَّ قَائِمَ آلِ مُحَمَّدٍ لَأَكْرَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مَرْيَمَ

بِنْتِ عِمْرَانَ وَأُمِّ مَوْسَى وَالنَّحْلِ۔"

آپ نے فرمایا: اُن کی شبِ انتہائی خوب کے عالم میں بسر ہوگی اور اُن کا دن (صبح) انتہائی

امن اور بخوشی کے عالم میں بسر ہوگا۔ ان پر شب و روز وحی نازل ہوتی رہے گی

میں نے عرض کیا: اے ابو جعفر (علیہ السلام)! کیا اُن پر بھی وحی نازل ہوگی؟

آپ نے فرمایا: اے ابو جبارود! اُن پر انبیاء جیسی وحی نہیں ہوگی، بلکہ جس طرح حضرت مریم

بنتِ عمران اور حضرت موسیٰ کی والدہ، اور شہید کی ہتھی کیطون وحی نازل

ہوتی تھی۔ (اسی طرح اُن پر وحی نازل ہوگی)

اے ابو جبارود! بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام اللہ کے نزدیک جناب

مریم بنتِ عمران، اُمّ موسیٰ اور شہید کی ہتھی سے زیادہ مکرم ہیں۔"

## ۲۱۰) تلوار کے سوا کچھ نہ ہوگا

اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ:

قال ابی عبد اللہ علیہ السلام: اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عَلَی السَّلَامِ لَمْ یَكُنْ بَیْنَهُ وَبَیْنِ

الْعَرَبِ وَالْفَرَسِ إِلَّا السَّيْفُ لَا جِأَ خِذْهَا إِلَّا بِالسَّيْفِ وَلَا

یُعْطِيهَا إِلَّا ب۔"

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام قائم علیہ السلام

ظہور کریں گے تو اُن کے درمیان اور اہل عرب و اہل فارس کے درمیان سوائے تلوار کے کچھ نہ ہوگا۔ اور وہ سولے تلوار کے اُن سے کچھ نہیں گے اور نہ سولے تلوار کے

انہیں کچھ دیں گے۔"

نیز اُن ہی جناب سے یہ روایت ہے کہ:

"لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَنْدَرِسَ اسْمَاءُ الْقِبَالِ، وَيَنْسِبُ

الْقَبِيلَةَ إِلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ فَيَقَالُ لَهَا: آلُ فُلَانٍ وَحَتَّى يَقُومَ

الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِلَى حَسْبِهِ وَنَسَبِهِ وَقَبِيلَتِهِ فَيُدْعَوُهُمْ

فَإِنْ أَحَابَوْهُ وَإِلَّا ضَرَبُوا عُنُقَهُمْ۔"

ترجمہ: "دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ تمام قبائل کے نام نہ مٹ جائیں اور تم لوگوں

میں سے کسی کی طرف قبیلہ منسوب ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ آلِ فُلان ہے۔ اور

جب کسی کو آلِ فُلان کہہ کر پکارا جائے گا تو اگر اُس نے جواب نہ دیا تو اس کی گردن

ماری جائے گی۔"

## ۲۱۱) اراضی کا صحیح مصرف؟

اور اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد کاہلی سے روایت ہے کہ:

قال ابو جعفر علیہ السلام: وَجِدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ

يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ فَمَنْ أَخَذَ

أَرْضًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَمَرَهَا فَلْيُؤَدِّ خِرَاجَهَا إِلَى الْأَمَامِ مِنْ

أَهْلِ بَيْتِي وَلَوْ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَنْظُرُوا الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(مَنْ أَهْلُ بَيْتِي) بِالسَّيْفِ فَيُخْرِجُهُمْ عَنْهَا كَمَا حَوَّاهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شَيْعَتِنَا

فَإِنَّهُ يَقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي

أَيْدِيهِمْ۔"

ارشاد فرمایا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے: میں نے کتابِ علی علیہ السلام میں

یہ لکھا دیکھا ہے کہ بلاشبہ پوری زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے

جس کو چاہے اس کا وارث بنائے اور انجام و عاقبت بخیر متقیوں کے لیے ہے۔"

پس مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص زمین لیکر اسے آباد کرے تو اسے چاہیے کہ اُس کی

مالگذاری ہم اہل بیت میں سے جو امام ہوئے ادا کرے اور جب تک ہم اہل بیت میں سے امام قائم علیہ السلام ظہور نہیں کرتے، وہ اس زمین سے کھا تا پیتا ہے کیونکہ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ ساری زمین ان سے ضبط کر لیں صرف ہمارے شیعوں کی زمین مقاطعہ پر شیعوں کے پاس رہنے دیں گے۔“

## دیوار گوش دارد

(۲۱۲)

اور اپنے اسناد کے ساتھ فرموا، جابر سے اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أول ما يبده القائم عليه السلام بالنكاية فيستخرج منها التوراة من غار فية عصى موسى وخاتم سليمان -

قال: "واسعد الناس به اهل الكوفة ،

وقال: "انما ستمي المهدي لانته يمدى الى امرحفت حتى انه يبعث الى رجل لا يعلم الناس له ذنب فيقتله حتى ان احدهم يتكلم في بيته فيخاف ان يشهد عليه الجدار -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اپنا عمل انطاکیکہ سے شروع کریں گے اور وہاں ایک غار سے توریت نکالیں گے اور اسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتری بھی محفوظ ہیں۔

آپ نے فرمایا: اور سب سے زیادہ خوش قسمت تو اہل کوفہ ہیں۔

پھر فرمایا: امام قائم علیہ السلام کا نام مہدی اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تمام امور پر نیک و خفی کی طرف رہنمائی کریں۔ حدیث ہوگی کہ آپ اپنا آدمی بھیجیں گے کہ جا کر فلان شخص کو قتل کر دو اور لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس کا جرم کیا تھا جس پر اسے قتل کیا گیا نیز شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں اس کے گھر کی دیوار ہی اس کے خلاف گواہی نہ دیدے۔“

## \* آپ کی مدت حکومت میں اضافہ

اور آپ (امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

قال: "يملك القائم ثلاثمائة سنة ويزداد تسعاً كما لبث

اهل الكوفة في كنفهم يملك الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وحرّاً فيفتح الله له شرق الارض وغربها ويقتل الناس حتى لا يبقى الا دين محمد (ويسير) بسيرة سليمان بن داؤد ويدعو الشمس والقمر فيجيبانه، تطوى له الارض ويوحى اليه فيعمل بالوحى بأمر الله۔

حضرت امام محمد باقر نے ارشاد فرمایا:

” امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں رسول کا اضافہ ہوگا جس طرح اصحاب کہف اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل و قسط سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو شرق و غرب پر فتح و کامرانی عطا فرمائے گا اور وہ (مخالف خدا و رسول) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دین محمد کے اور کوئی دین باقی نہ رہے گا آپ، حضرت سلیمان، ابن داؤد کی میرت پر عمل کریں گے، آپ، سوج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپ کی آواز پر تپک کہیں گے۔ آپ کے لیے زمین سرٹ جائے گی، آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

## \* ستر ہزار صدیقین آپ کے ساتھ ہونگے

نیز آپ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

” اذا ظمير القائم ودخل الكوفة بعث الله تعالى من ظهر الكوفة سبعين ألف صدیق فيسكونون في اصحابه وانصاره ويرد السواد الى اهله ، هم اهله ويعطى الناس عطايا مرتين في السنة ويرزقهم في الشهر رزقين ويسوي بين الناس حتى لا ترى محتاجاً الى الزكاة ويجي اصحاب الزكاة بزكاتهم الى المحاويع من شيعته فلا يقبلونها فيصرونها ويدورون في دورهم ، فيخرجون اليهم ، فيقولون: لا حاجة لنا في دراهمكم۔

وساق الحديث الى ان قال: ويجمع اليه اموال اهل الدنيا

كلها من بطن الارض وظهورها . فيقال الناس : تعالوا الى ما  
قطعتم فيه الارحام و سقتم فيه الدّم الحرام وركبتم فيه  
المحارم ، فيعطي عطاء لم يعطه احد قبله -“  
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ پشتِ کوفہ سے  
ستر ہزار صدیقین (آپ کی تصدیق کرنے والوں) کو بھیجے گا اور وہ آپ کے اصحاب  
اور انصاریں شامل ہوں گے۔ آپ ایک سال میں دو مرتبہ (بظور) لوگوں کو عطا  
سے نوازیں گے اور ایک جینے میں دو مرتبہ (بظور تنخواہ) لوگوں کو اتنا وظیفہ دیں گے  
کہ کوئی رقمِ زکوٰۃ کا لینے والا نظر نہ آئے گا، زکوٰۃ دینے والے اپنی زکوٰۃ کی رقم لیسکر  
شعبہ محتاجوں (مفروضہ مندوں) کو تلاش کریں گے، ایک ایک کے گھر پر جا کر آواز  
دیں گے اور لوگ اپنے گھروں سے نکل کر کہیں گے کہ ہمیں آپ کی رقم کی احتیاج نہیں ہے  
اور اسی حدیث میں آپ نے اور بہت کچھ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

” اور ساری دنیا کی دولت خواہ وہ زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر، سب کی سب  
امام قائم علیہ السلام کے پاس سمٹ کر آجائے گی اور آپ لوگوں سے فرمائیں گے کہ:  
” آؤ، جس دولت کے لیے تم قطع رحم کرتے تھے، آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے  
تھے اور اس کے حصول کے لیے ناجائز و حرام طریقے اختیار کرتے تھے وہ آج ہمارے  
پاس ہے، ہم سے بیجاؤ، پھر ان لوگوں کو اتنا عطا فرمائیں گے کہ ان سے قبل کسی نے  
(اتنا مال و زر) عطا نہ کیا ہوگا۔“

### ذریعہ مواصلات (ٹی وی وغیرہ)

۲۱۳

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابن مسکان نے روایت کی ہے کہ: میں نے حضرت ابو جعفر  
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ” إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي زَمَانِ الْقَاسِمِ وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ لِيُرَى آخَاهُ  
الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ ، وَكَذَا الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ لِيُرَى آخَاهُ  
الَّذِي فِي الْمَشْرِقِ -“

آپ فرماتے ہیں کہ امام قائم کے دور میں اگر کوئی مروجہ مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا  
دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔“

### امام قائم کی سواری کا گھوڑا

۲۱۴

کتاب العدد میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:  
قال: ” كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِ النَّجْمِ لَا يَسُورُ دَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْتَقِلُصَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْتَفِضُ بِهَا فَيَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ  
ثُمَّ يَغْشَى الدَّرَجَ بِشَوْبِ اسْتَبْرَقٍ ثُمَّ يَرْكَبُ فَرَسًا لَهُ أَبْلَقُ بَيْنَ  
عَيْنَيْهِ شِمْرَاخٌ ، يَنْتَفِضُ بِهِ لَا يَبْقَى أَهْلُ بِلْدَانِ إِلَّا آتَاهُمْ نُورٌ  
ذَلِكَ الشِمْرَاخُ حَتَّى يَكُونَ آيَةً لَهُ ، ثُمَّ يَنْشُرُ آيَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا نَشَرَهَا أَضَاءَ لَهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -  
آپ نے فرمایا: ” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت امام قائم علیہ السلام پشتِ نجف پر حضرت  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک پہنے ہوئے اور اسے لباسِ استبرق  
سے ڈھانپے ہوئے ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہیں جو ابلق (چمکبر) ہے اور اسکی  
پیشانی پر ایک سفید لکیر ہے اور اس سفید لکیر سے ایسا نور ساطع ہے جسے تمام  
اہل شہر دیکھ رہے ہیں، اور یہی ان کی سواری کی نشانی ہوگی۔

پھر آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرائیں گے جس سے سارا  
مشرق و مغرب روشن ہو جائے گا۔“ (کتاب العدد)

### حضرت حجت کی دعاء

دعاء

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” كَأَنِّي بِهِ قَدْ عُبِرَ مِنْ وَادِي السَّلَامِ إِلَى مَسِيلِ السَّمَلَةِ  
عَلَى فَوْسٍ مَحْجَلٍ لَهُ شِمْرَاخٌ يَزْهَرُ ، يَدْعُو وَيَقُولُ فِي دَعَائِهِ:  
” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام ایسے سفید ٹانگوں والے گھوڑے  
پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر سفید سفیدی لکیر بھی ہے وادی السلام کو عبور کر کے  
مسجدِ سہل کی طرف روانہ ہیں اور یہ دعاء پڑھ رہے ہیں:

” لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا ،  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا ،

اللَّهُمَّ مَعَزَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَوَجِيدٍ ، وَمَدْبَلِ كُلِّ

اپنی گردن میں ڈال رکھا ہے اور وہ سب تیری سطوت سے خائف و ترساں ہیں  
(اے میرے پروردگار) میں تجھ سے تیرے اس اسم پاک کا واسطہ دیکر سوال کرتا  
ہوں جس کے ذریعے سے تو نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا، اور ہر مخلوق تیری  
تابع فرمان ہے۔

میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور  
میرے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا، میرے لیے فرج و فتح میں تعجیل فرما۔ تو میرے  
لیے کافی بن جا، اور تو مجھے عافیت عطا فرما اور اسی وقت، اسی وقت، اسی شب  
اسی شب میری حاجات کو پورا فرما، بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔“

جِبَارٍ عَنِيدٍ ، اَنْتَ كُنْفِي حِيْنَ تَعَيَّنِي الْمَذْهَبُ ، وَ  
تَضِيْقُ عَلَيَّ الْاَمْرَاضُ بِمَا رَحِمْتَ -  
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِي وَكُنْتَ عَنِّيَا عَنْ خَلْقِي وَوَلَدًا نَصْرَكَ  
اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمُخْلُوْبِيْنَ ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ  
مَوَاضِعِهَا وَخُرْجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا ، وَيَا مَنْ  
خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوخِ الرَّفْعَةِ ، فَأَوْلِيَآؤُهُ بِعِزِّهِ  
يَتَعَزَّوْنَ يَا مَنْ وَضَعْتَ لَهُ الْمُلُوْكَ زَيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى  
اَعْنَاقِهِمْ ، فَهَمْ مِنْ سَطْوَتِهِ خَائِفُوْنَ -  
اَسْأَلُكَ يَا سَمِيكَ الَّذِي فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَكَ ، فَكُلُّ  
لَكَ مُذْعَنُوْنَ ، اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ  
وَ اَنْ تُنْجِزَ لِيْ اَمْرِيْ وَتُعَجِّلَ لِيْ فِي الْفَرَجِ ، وَتَكْفِيْنِي  
وَ تَقْضِيْ حَوَائِجِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ  
اِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .“

ترجمہ و معانی :-

” کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ حق ہی حق ہے، کوئی معبود نہیں سوائے  
اللہ کے ایمان و تصدیق کے ساتھ، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اذروئے  
عبادت اور عاجزی کے۔“

اے اللہ! اے اُس مومن کو عزت بخشے والے جو اکیلا ہے اور ہر ظالم و  
سکرس کو ذلیل کرنے والے، جب مختلف راہوں نے مجھے تھکا دیا ہوا اور زمین اپنی  
وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہو، تو ایسے وقت پر تو ہی میرے لیے پناہ،  
اے اللہ! (درحقیقت) تو مجھے پیدا کرنے کا محتاج نہ تھا، پھر بھی تو  
نے مجھے خلق فرمایا۔ (یہ تیرا بڑا احسان ہے) اور اگر تیری مدد و نصرت میرے  
شامل حال نہ ہوتی تو میرا شمار بھی یقیناً مغلوب ہو جانے والوں میں ہوتا۔ اے  
مرکز رحمت سے رحمتوں کی بارش کرنے والے اور خیر و برکت کے معدن کے برکتیں  
پیدا کرنے (نکالنے) والے! اے وہ ذات جس نے رفعت و بلندی کو صرف  
اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، تیرے اولیا، تیری ہی وجہ سے عزت  
پاتے ہیں۔ اے وہ ذات! کہ جس کے سامنے دنیا کے بادشاہوں نے ذلت کا جوا



# بخارا الاخبار



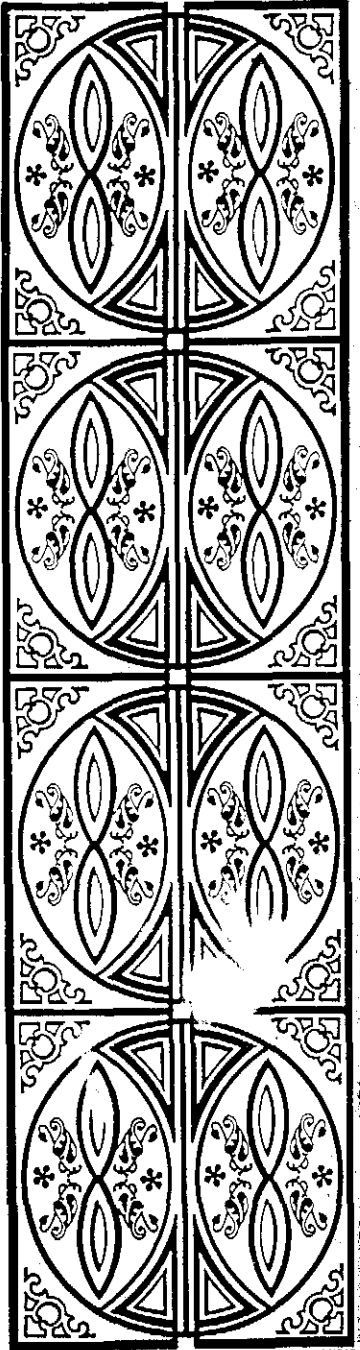
## باب ۲۸

بست ہشتم



ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا؟

بروایتِ مفصل بن عمر



## باب ۲۸

## ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا

بروایت مفضل بن عمر

ساعت سے مراد

ہمارے اصحاب نے حسین بن حمدان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل و مسلم بن عبداللہ الحسینی سے، انھوں نے ابی شعیب (و) محمد بن نصیر سے، انھوں نے عمر بن القزاق سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت بیان کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے سید و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ:

- کیا امام مامور منتظر مہدی علیہ السلام کے ظہور کا کوئی وقت مقرر ہے جو لوگوں کو بتایا جاسکے ؟
- آپ نے فرمایا: بخدا ہرگز ایسا نہیں ہے کہ ان کے ظہور کا ایسا وقت مقرر ہو جو ہمارے شیعوں کو بتایا جاسکے۔
- میں نے عرض کیا: میرے سید و سردار! ایسا کیوں ہے ؟

آپ نے فرمایا: یہ وہی وقت و ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

” كَيْسَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُوسِمًا قُلْ اِنَّمَا عَلِمْتُ مَا عِنْدَ رَبِّي لَآيُجَلِّسُهُمْ لَوْ قَرَّبْتُهَا اِلَّا هُوَ ثَقَلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ“ (سورہ الاعراف آیت ۱۸۷)

ترجمہ: ” وہ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھہراؤ کہاں ہے (وہ ساعت کب آئے گی) کہہ دیجیے اس کا علم صرف میرے پروردگار کے پاس ہے کوئی اس کے وقت کو واضح نہیں کر سکتا سوائے اسی کے وہ آسمانوں اور زمین پر بہت ثقیل و گراں ہوگا۔“

قال ۳: (وهو الساعة التي قال الله تعالى) يعني:

فرمایا ۴: (اور یہی وہ ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ النازعات آیت ۴۷ میں فرمایا)

” يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُوسِمًا“ (النازعات آیت ۴۷)

ترجمہ: ( لوگ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کب واقع ہوگی)

نیز فرمایا: ” وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ (سورہ لقمان آیت ۳۷ الزخون ۷۷)

ترجمہ: ( اور ساعت کا علم اسی کو ہے )

یعنی: یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم کسی اور کے پاس ہے۔

نیز فرمایا: ” فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَدْئَةً مِنْ دُوْرٍ اَشْرَاطُهَا“

ترجمہ: پس کیا وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ ساعت (قیامت) ایسا نکالے جو ایک نئے پس اس کی علامات قیامت میں (سورہ نوح آیت ۸۵) پر فرمایا:

” اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ اَنْشَقَّ الْقَبْرُ“ (القدر آیت ۱)

(ساعت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔)

پھر فرمایا: ” وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا“ (اعزاب آیت ۷۷)

ترجمہ: ( اور تو کیا جانے کہ شاید وہ ساعت قریب ہی ہو )

اور اس سے قبل یہ ہے:

” وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ“ (شوری آیت ۷۷)

ترجمہ: ( اور تجھے کیا پتہ ہے شاید ساعت قریب ہو )

” يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُوسِمًا“ (النازعات آیت ۴۷)

” اَمْ نُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا“ (النازعات آیت ۴۷)

” اِنَّ السَّاعَةَ لَآيُجَلِّسُهُمْ لَوْ قَرَّبْتُهَا اِلَّا هُوَ ثَقَلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ“ (سورہ الاعراف آیت ۱۸۷)

(سورہ شوری آیت ۷۷)

ترجمہ: ( جو لوگ اس (ساعت) پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہی تو اس میں تعبیل چاہتے ہیں اور وہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ یقیناً وہ برحق ہے۔ آگاہ ہو جاؤ وہ لوگ جو ساعت کے بارے میں مشکوک ہیں گرا ہی میں بہت دور جا چکے ہیں۔ )

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ” یَسْأَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ“ کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا ( یَقُوْلُوْنَ مَتَىٰ وِلْدٌ ۙ وَمَنْ رَأٰی ۙ وَ اَيْنَ يَكُوْنُ ۙ وَمَتَىٰ

يَطْمِئِنُّ ۙ وَ كَلَّ ذٰلِكَ اسْتِعْجَالًا لَّا مَرَاتِلَهُ، وَ شَكًّا فِي قَضَاءِ ۙ وَ دَخُوْلًا فِي قَدْرَتِهِ اَوْلِيٰكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا الدُّنْيَا

وَ اِنَّ لِلْكَافِرِيْنَ لَشَرًّا مَّآبٌ ۙ“

یعنی ” وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیرا ہی کب ہوئے ہیں ؟ اور انھیں دیکھا بھی کس نے ہے ؟ اور وہ رہتے کہاں ہیں ؟ اور وہ کب ظہور کریں گے ؟ اور یہ تمام باتیں امر خدا کے لیے عجلت چاہئے۔ قضاے الہی میں شک کرنے اور قدرت الہی میں دخل دینے کی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں گھامٹا اٹھانے والے ہیں اور بلاشبہ کافروں کے لیے برا ٹھکانہ ہے۔ “

میں نے عرض کیا: تو پھر کیا ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معین نہیں کیا گیا ہے ؟ آپ نے فرمایا:

” یا مفضل ! لا اوقت له وقتاً ولا یوقت له وقتاً ، ان من وقت لمہدینا وقتاً فقد شارك الله تعالیٰ فی علمه و ادعی انہ ظہور علی سرہ ، وما للہ من سر الا وقد وقع الی ہذا الخلق المعکوس الضال عن اللہ الراجب عن اولیاء اللہ وما للہ من خبر الا وہم اخص بہ لیسرہ وهو عندہم واتما اتقی اللہ الیہم لیکون حجة علیہم

( اے مفضل ! میں ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معین نہیں کرتا اور نہ اس کے لیے کوئی وقت معین کیا گیا ہے اور جو شخص ہمارے مہدی کے لیے کوئی وقت مقرر کرے گا تو گویا وہ خود کو علم میں خدا کا شرک سمجھتا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے اسرار پر حاوی اور چھایا ہوا ہے نیز کوئی سر الہی عام لوگوں تک نہیں پہنچا جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے اور اولیاء اللہ سے غافل ہیں اور اللہ کی خبر سے یہی انفراد مخصوص ہیں اور وہ انہی کے پاس محفوظ ہے اور خدا ان کو اس لئے الہام کرتا ہے تاکہ ان پر حجت تمام ہو جائے۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا مولا ! مہدی علیہ السلام کے ظہور کی ابتداء کس طرح ہوگی اور انھیں لوگ کیسے تسلیم کریں گے ؟

آپ نے فرمایا: ” یا مفضل ! یظہر فی شبہة لستین ، فی حلوذ کمرہ و یظہر امرہ ، و ینادی باسمہ و کنیتہ و نسبہ و

یکشر ذلک علی افواہ المحققین و المبطلین و الموافقین و المخالفین لتلزمہم بمعرفتم بہ علی آتہ قد قصنا و دللنا علیہ و نسبناہ و سمیناہ و کتیناہ و قلنا سمیٰ جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کنیتہ لئلا یقول الناس ما عرفناہ اسماً ولا کنیةً ولا نسباً۔

واللہ لیتحقق الا یضاح بہ و باسمہ و نسبہ و کنیتہ علی السننہم ، حتی لیسیتہ بعضهم لبعض کل ذلک لزوم الحجۃ علیہم ، ثم یظہرہ اللہ کما وعد بہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله عز وجل : ” هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّہٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ . “ (سورہ توبہ ۳۲)

”

آپ نے فرمایا: اے مفضل ! پہلے لوگ شبہ میں مبتلا رہیں گے پھر رفتہ رفتہ ان کا ذکر بلند ہوگا (آسمان سے) ان کے نام، ان کی کنیت اور ان کے نسب کا اعلان ہوگا اور یہ بات اہل حق، اہل باطل، موافقین اور مخالفین سب کی زبانوں پر کثرت سے جاری رہے گی تاکہ خود ان لوگوں پر حجت قرار پائے اور ہم نے ان کے حالات ان کی نشانیاں، ان کا نام، ان کی نشانیاں اور ان کا نسب بیان کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ ان (امام مہدی) کے جد اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ان کا نام رکھا ہے اور ان کی کنیت بتاتی ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہم لوگ ان کے نام سے واقف نہ تھے اور نہ ان کی کنیت و نسب سے۔

خدا کی قسم پوری وضاحت کے ساتھ ان کا نام، ان کی کنیت اور ان کا نسب لوگوں کی زبانوں پر ہوگا اور ہر ایک دوسرے کو ان کا نام بتائے گا اور یہی ان لوگوں پر حجت تمام ہونے کی بڑی دلیل ہوگی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ آنجناب کے جد نبذ گوار صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق ان کو ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے کہ:

ہو الذی . . . . . المشرکون ” (توبہ ۳۴)

” وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے

ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔  
مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! اللہ کے اس قول:  
”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“  
ترجمہ (تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے)

کی تفسیر بیان فرمائیے:  
آپ نے فرمایا: اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:  
وَرَوَّاقَاتُهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلَّهُ لِلَّهِ“ (سورہ انفال آیت ۲۹)

ترجمہ: (اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور تمام دین  
اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔)

خدا کی قسم۔ اُس وقت تمام اقوام و فرماہب کے اختلافات برطرف ہو جائیں گے، اور  
سب کا دین ایک ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقَدْ  
”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)  
ترجمہ (بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

نیز ارشاد ہوتا ہے کہ:  
”وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ  
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ“ (آل عمران آیت ۸۵)  
ترجمہ: (اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز  
قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔)

### تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اے میرے سردار و آقا! کیا آپ کے  
آباء و اجداد ابراہیم، نوح، موسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب کا دین اسلام ہی تھا؟  
آپ نے فرمایا: ہاں اے مفضل! ان سب کا دین اسلام ہی تھا۔ کوئی اور نہ تھا۔  
میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کہیں قرآن میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ہاں، اول سے آخر تک اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ سب پہلے تو یہی بات  
کہ: ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران - ۱۹)

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول: (سورہ الحج آیت ۷۸)  
”مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمُّهُ الْمُسْلِمِينَ“  
ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)  
نیز حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل کے قصے میں ارشاد ہوا:  
”رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ  
مُسْلِمَةٌ لَكَ“ (سورہ البقرہ آیت ۱۲۸)  
ترجمہ: (اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مسلم بنائے رکھ اور ہماری  
ذریعت میں سے ایک گروہ کو اپنا مسلم قرار دینا۔)

اور فرعون کے قصے میں فرمایا:  
”حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْعَرَقُ“ قَالَ أُمْتُ أَسَدٍ لَأِلَهِ  
إِلَّا السَّيِّئِ أُمَّتٍ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ“ (سورہ یونس آیت ۹۰)

ترجمہ: (یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اُس نے کہا کہ میں ایمان لایا  
بیشک وہی (معبود) ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے جس  
پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔)

اور حضرت سلیمان اور بلقیس کے قصے میں ہے:  
”قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ“ (شکل آیت ۲۸)  
ترجمہ: (قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مسلمان بن کر آئیں)

اور بلقیس کا یہ قول:  
”وَ أَسَلْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (شکل آیت ۲۴)  
ترجمہ (اور اب سلیمان کے ساتھ رب العالمین کے حضور اسلام  
قبول کرتی ہوں۔)

اور حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ:  
”مَنْ أَنْصَرَنِي إِلَى اللَّهِ فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ  
أَمْنَا بِاللَّهِ“ وَ اسْتَمَدَ بِنَا مُسْلِمُونَ“ (آل عمران - ۵۲)  
ترجمہ: (اللہ کی طرف میرا مددگار کن ہوگا؟ حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ کے مددگار  
ہم اللہ پر ایمان لائے اور تو بھی گواہی دے کہ ہم مسلم ہیں۔)

• اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے :  
 ”وَلَوْ أَنفَكُم مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا“  
 (سورۃ آل عمران ۱۳)

ترجمہ : ( اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بخوشی یا جبراً اُسی کے آگے مرتسّم فرم کیے ہوئے ہیں۔ )

• اور حضرت لوط کے قصے میں ہے :  
 ”فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؟“  
 ( اور ہم نے اُس (بستی) میں سولتے ایک گھرانے کے کسی کو

مسلم نہیں پایا۔ )  
 (سورۃ الذاریات آیت ۲۲) پانہ ۲۴ :

• اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول :  
 ”تَوٰنُوْا اٰمَنًا بِاللّٰهِ وَمَا اُنزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنزِلَ اِلَى الْاِبْرٰهِيْمَ  
 وَاسْلٰحِيْلَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبٰطِ وَمَا اُوْتِيَ  
 مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِّنْ رَّبِّهِمْۗ لَا  
 نَفَرِقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْۗ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَۗ“  
 (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۶)

ترجمہ : ” کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور اُس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو  
 کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب پر اور ان کی اولاد پر نازل  
 کیا ہے اور جو کچھ موسیٰ و عیسیٰ کو اور جو کچھ (دیگر) انبیاء کو ان کے رب  
 کی طرف سے دیا گیا ہے ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان کوئی تفریق  
 نہیں کرتے اور ہم اُسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔ “

### شریعتیں چار ہیں

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : میرے آقا ! ملتیں کتنی ہیں ؟

آپ نے فرمایا : چار اور اتنی ہی شریعتیں ہیں۔

میں نے عرض کیا : مولا ! آخر جو جس کو جو کس کیوں کہا جاتا ہے ؟

آپ نے فرمایا : لِرٰسْمِهِمْ تَمَجَّسُوْا فِي السَّرِيٰنِيَّةِ وَاذْعُوْا عَلٰى اٰدَمَ وَعَلٰى  
 شَيْثٍ وَهُوَ هِيۡةُ اللّٰهِ اَنْتَهُمَا اَطْلَقَا لِسْمَ نِكَاحِ الْاَقْمَاتِ

والاخوات والبنات والمخالات والعمات والمحرمات من  
 النساء وانتهما امراهم ان يصلوا الى الشمس حيث  
 وقفت في السماء ولم يجعلوا لصلواتهم وقتاً وانما هو  
 افتراء على الله الكذب وعلى آدم وشيث عليهما السلام  
 (ترجمہ)

آپ نے فرمایا : ” ان کو سربانی زبان میں مجوس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت آدم اور  
 حضرت شیث ہبۃ اللہ پر افترا کرتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ان دونوں نے  
 ماؤں، بہنوں، دختروں، خالائوں، پھوپھیوں اور دیگر محرم عورتوں سے  
 نکاح جائز کر دیا ہے اور ان دونوں نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جب آفتاب  
 طلوع ہو جائے تو اس کی طرف رخ کر کے عبادت کریں ان کے لیے عبادت  
 کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت آدم اور  
 حضرت شیث پر افترا اور جھوٹ ہے۔ “

### یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی ؟

مفضل نے عرض کیا : مولا و آقا اور قوم موسیٰ کو یہود کیوں کہتے ہیں ؟  
 آپ نے فرمایا : اس لیے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ اِنَّا هٰذٰنَا اِلَيْكَ  
 یعنی ہم نے تیری طرف ہدایت پائی۔ “  
 (سورۃ اعراف ۱۵۶)

پھر لوچھا : اور نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں ؟  
 آپ نے فرمایا : اس لیے کہ حضرت عیسیٰ کا قول قرآن مجید میں ہے کہ : (سورۃ آل عمران : ۵۲)  
 ”مَنْ اَنْصَارِيٌّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْخَوَارِثِيُوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“

ترجمہ ” اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے۔ خوارثیوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ “  
 تو دین الہی کی نصرت کی وجہ سے ان کا نام نصاریٰ ہو گیا۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : مولا و آقا ! صابئوں کو صابئی کیوں کہتے ہیں ؟

آپ نے فرمایا : اس لیے کہ یہ لوگ انبیاء و مرسلین اور تمام ملتوں اور شریعتوں کے باطل کرنے  
 کی طرف مائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، انبیاء کی نبوت، مرسلین کی رسالت اور  
 اوہیاء کی وصایت سے انکار کرتے ہیں یہ ان کی کوئی شریعت ہے نہ کتاب ہے  
 اور نہ کوئی رسول ہے وہ معطلہ ہیں۔

- مفضل نے کہا: سبحان اللہ، کتنا وسیع ہے یہ علم۔
- آپ نے فرمایا: اچھا ہے مفضل! تم یہ میری باتیں میرے شیعوں کو بھی بتا دینا تاکہ وہ دین میں شک نہ کریں۔
- مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! یہ فرمائیے کہ امام مہدی علیہ السلام زمین کے کس خطے میں ظہور فرمائیں گے۔؟
- آپ نے فرمایا: لا تراہ عین فی وقت ظہورہ الا رأتہ کل عین فمن قال لکم غیر ہذا فکذبوہ
- یعنی: (وقت ظہور ان کوئی ایک آنکھ نہیں دیکھے گی، بلکہ ہر آنکھ دیکھے گی اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کہے اس کو جھوٹا سمجھو۔)
- مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا ان کی ولادت کے وقت بھی کوئی ان کو نہ دیکھے گا آپ نے فرمایا:

” بللی واللہ، لیروی من ساعۃ ولادۃ الی ساعۃ وفاۃ ابیہ سننین وتسعۃ اشہر اول ولادۃ وقت الفجر من لیلة الجمعة، لثمان خلون من شعبان سنة سبع وخمسين و ما تین الی یوم الجمعة لثمان خلون من ربيع الاول من سنة ستین و ما تین و هو یوم وفاۃ ابیہ بالمدينة التي بشاطئ دجلة بینہا المتکبر الجبار المستوی باسم جعفر الضال الملقب بالمتوکل و هو المتاکل لعنة الله تعالی وھی مدینة تدعی بسور من رأی وھی ساء من رأی یروی شخصہ المؤمن المحق سنة ستین و ما تین ولا یراہ المشکک المرتاب، وینفذ فیہا امرہ و نسیہ و ینیب عنها فیظہر فی القصر بصابر بجانب المدینة فی حرم جدۃ رسول الله صلی الله علیہ و آلیہ و سلم فیلقاه هناك من یسعدہ الله بالنظر الیہ ثم ینیب فی آخر یوم من سنة ست و ستین و ما تین فلا تراہ عین احد حتی یراہ کل احد و کل عین“

۱ صابر بفتح الباء کما جوسکتہ فی مرو قالہ الفیروز آبادی (صابر۔ مرو میں ایک سکتہ ہے)

(ترجمہ)

”ہاں، ان کی ولادت سے لیکر ان کے پیر بزرگوار کی وفات تک دو سال نو ماہ، وہ دیکھے جاسکیں گے۔ یعنی وقت ولادت شب جمعہ بوقت فجر ۹ شعبان ۲۷ھ سے لیکر یوم جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۷ھ تک جو ان کے والد بزرگوار کی تاریخ وفات ہوگی۔ اور ان کی وفات دریائے دجلہ کے کنارے ایک شہر میں ہوگی جس کو ایک جابر و متکبر نے آباد کیا ہوگا، جس کا نام جعفر اور لقب متوکل ہوگا، مگر متوکل نہیں بلکہ متاکل ہوگا۔ اس شہر کا نام سور من رأی (یعنی جو دیکھے وہ خوش ہو جائے) ہوگا مگر درحقیقت وہ ساء من رأی (یعنی جو دیکھے وہ غمزدہ ہو جائے) ہے ۲۷ھ تک تو ان کو حقیقی مومن ہی دیکھ سکے گا، ریب و شک کرنے والا نہیں دیکھ سکے گا اور اس عرصے تک ان کے احکامات امر و نہی جاری رہیں گے۔

اس کے بعد وہ وہاں سے غیبت اختیار کریں گے اور پھر اپنے چہر بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلیہ و سلم کے حرم یعنی مرثیہ منورہ میں قصر صابر کے اندر ظاہر ہوں گے۔ اور وہاں ان سے وہی ملاقات کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ زیارت کی سعادت نصیب کرے گا۔ پھر ۲۷ھ کے آخری دن اس طرح غائب ہوں گے کہ ان کو کوئی نہ دیکھ سکے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا کہ ان کو سب لوگ دیکھ سکیں گے

• مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! اس دوران پھر وہ کس سے گفتگو کریں گے اور ان سے کون باتیں کرے گا؟

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”تخاطبہ المسلمکة و المؤمنون من الجن و یخرج امرہ و نہیہ الی ثقاتہ و ولاتہ و وکلانہ و یقعد ببابہ محمد بن نصیر الشمری فی یوم غیبتہ بصابر ثم ینظہر بیکتہ و اللہ یا مفضل کأنی انظر الیہ دخل مکة و علیہ بردة رسول الله صلی الله علیہ و آلیہ و سلم و علی رأسہ عمامة صفراء و فی رجليہ نعلان رسول الله صلی الله علیہ و آلیہ و سلم المخصوصة و فی

یاد ہوا وہ علیؑ سے یسوق بین یدہ عناناً عجافاً  
حتیٰ یصل بہا نحو البیت۔ لیس ثمّ احدٌ یعرفہ و  
یظہر و ہوشابٌ۔

ترجمہ: ”امام صادقؑ نے فرمایا: ان سے ملائکہ اور قوم جن میں سے مومنین باتیں کریں  
اور ان کے احکام امر و نہی ان کے ثقات (معتبر علماء) والیوں اور وکیلوں  
تک پہنچائیں گے۔ ان کے دربان بروز غیبت محمد بن نصیر میری ہوں گے،  
مقام صابر میں۔ اس کے بعد وہ مکہ میں ظہور کریں گے۔

خدا کی قسم اے مفضل! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مکہ میں داخل ہوئے  
ہیں، ان کے روش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت مبارک ہے  
سر پر زرد عمامہ ہے، دونوں پاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین  
ہیں جن میں ٹانگے لگے ہوئے ہیں، انکے ہاتھ میں آنحضرت کا عصا مبارک  
ہوگا، ان کے آگے آگے چند لاغر و کمزور بکریاں ہوں گی جنہیں وہ ہانک کر لائے  
ہوں گے۔ اس شان سے وہ خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے، مگر کوئی ان کو پہچان  
نے سکے گا اور وہ ظہور کے وقت جوان ہوں گے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ عالم شباب میں واپس آئیں گے یا بڑھاپے میں  
ظہور کریں گے؟

آپ نے فرمایا:

” سبحان اللہ و هل یعرف ذلک؟ یظہر کیف شارباً حی صوراً  
شاء اذا جاء الامر من اللہ تعالیٰ مجبداً و حبل ذکرہ۔“

ترجمہ: ”پاک ہے اللہ کی ذات، مہلا انہیں کوئی پہچان بھی سکے گا جب امر خدا ہوگا  
تو وہ جس شان سے چاہیں گے آئیں گے اور جس شکل میں چاہیں گے ظاہر ہوں گے۔“

### ظہور امام قائم علیہ السلام

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ کہاں اور کس طرح ظہور کریں گے؟

آپ نے فرمایا: ”یا مفضل! یظہر وحدہ و یأتی البیت وحدہ و یلج  
الکعبۃ وحدہ و یحییٰ علیہ اللیل وحدہ فاذا انامت  
العیون و غسق اللیل نزل الیہ جبرئیل و میکائیل علیہما السلام

والملائکۃ صفوفاً فیقول لہ جبرئیل: یا سیدی!  
قولک مقبول، وأمک جائز فیمسح علیہم یدہ علی  
وجہہ و یقول: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَّهُ وَ  
أَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَبَوًا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنَعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ“  
(سورۃ الزمر آیت ۴۲)

و یقف بین الرکن والمقام، فیصرخ صرخۃ فیقول: یا  
معاشر نقبائی و اهل خاصتی و من ذکرہم اللہ لنصرفی  
قبل ظہوری علی وجه الارض! ائتونی طاعتین! فترد  
صیحة علیہم و علیہم و ہم علی محاریبہم، و علی  
فرشہم، فی شرق الارض و غربہا فیسمعونہ فی صیحة  
واحدة فی اذن کل رجل، فیجیئون نحوہا ولا یمضی  
لکم الا کلمتہ بصر، حتیٰ یکون کلمہ بین یدئہ  
بین الرکن والمقام۔

فیامر اللہ عزوجل النور فیصیر عموداً من الارض  
الی السماء فیستضحی بہ کل مؤمن علی وجه الارض  
و یدخل علیہ نور من جوف بیتہ، فتفرج نفوس  
المؤمنین بذالک النور و ہم لا یعلمون بظہور قائمنا  
اهل البیت علیہ و علیہم السلام

ثمّ یصبحون و قوماً بین یدئہ و ہم ثلاثا  
و ثلاثہ عشر رجلاً بعدد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
یوم یبدد۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اے مفضل! وہ اکیلے ظہور کریں گے، اکیلے خانہ کعبہ تک  
آئیں گے، اکیلے کعبہ میں داخل ہوں گے، اکیلے ہی وہاں رات کو رہیں  
گے۔ جب رات گہری ہو جائے گی اور سب لوگ سو جائیں گے تو حضرت  
جبریل و میکائیل، صفوں ملائکہ کے ساتھ نازل ہوں گے اور جبریل  
بڑھ کر عرض کریں گے کہ اے سیدہ سردار! آپ کی دعا قبول ہوئی اب آپ  
کی حکومت ہوگی۔ یس کر آپ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر میں نے اور فرمائیں گے

” الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعُدَّةَا وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ  
تَسْبُوًا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ وَفِيهِمْ أَجْرٌ الْعَمَلِينَ ” (ترجمہ)

ترجمہ آیت: ” تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر ہے (نیک کام کرنے والوں کے لیے)۔“

پھر وہ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر باواز بلند پکاریں گے: ”اے میرے نقیبو! اے میرے مخصوص (دوستو!) اور وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے ظہور سے پہلے میری نصرت کے لیے روئے زمین پر بچا رکھا ہے میرے پاس فوراً آ جاؤ۔ پس یہ لوگ مشرق و مغرب میں جہاں بھی ہوں گے خواہ محراب عبادت میں ہوں یا اپنے بستر پر محو خواب ہوں اس آواز کو سنیں گے ان کی آواز ہر شخص کے کان میں پہنچے گی اور چشم زدن میں سب کے سب مگر پہنچ کر ان کے سامنے رکن و مقام کے درمیان صف بستہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ نور کو حکم دے گا اور زمین سے آسمان تک نور کا ایک ستون قائم ہو جائے گا جس سے روئے زمین کے سارے مومنین روشنی حاصل کریں گے اور ان کے گھروں کے اندر بھی اسی نور کی روشنی ہوگی جس سے مومنین کے دل خوش ہو جائیں گے مگر انھیں اس کا علم نہ ہوگا کہ ہمارے قائم اہل بیت علیہم وعلیہم السلام نے ظہور فرمایا ہے۔“

پھر یہ لوگ صبح تک امام ہدی علیہ السلام کے سامنے کھڑے رہیں گے انکی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی۔

مفضل نے عرض کیا: مولا آقا! کیا ان لوگوں کے ساتھ وہ بہتر افراد بھی ہوں گے جو حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام کے ساتھ قتل کیے گئے تھے؟

امام حسین کے ساتھ بارہ ہزار مومنین

قال: ” يظنهم ابو عبد الله الحسين بن علي في اثني عشر

الفامومنين من شيعة علي عليه عماد مة سودار  
ترجمہ: ” ان میں سے صرف حضرت ابو عبد اللہ حسین بن علی ظہور فرمائیں گے جن کے ساتھ بارہ ہزار مومنین شیعان علی میں سے ہوں گے۔ آپ کے سوا قس پر سیاہ عمامہ ہوگا۔“

قال المفضل: يا سيدي فبغير ستة القائم عليه السلام بايعوا  
له قبل ظهوره وقبل قيامه؟

ترجمہ: مفضل نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام کے پہلے ہی ان کے لیے بیعت لی جاسکتی ہے؟

فقال: يا مفضل كل بيعة قبل ظهوره القائم عليه السلام فبيعة كفر

ونفاق وخديعة. لعن الله المبيع لها والمبايع له  
بل يا مفضل يسند القائم عليه السلام ظهوره الى الحرم و  
يمد يده فترى بيضاء من غير سوء ويقول: ”هذه  
بيد الله وعن الله و بامر الله، ثم يتلو هذه الآية:

الآية: ”وَأَنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ بَدَّ اللَّهُ نُورًا  
أَيُّدِيهِمْ فَمَنْ تَكَثَّرَ فَأَتَمَّا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ“

(سورة الفتح آیت ۱۰)

### بیعت کا بیان

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! ہر وہ  
بیعت جو قبل ظہور قائم علیہ السلام کی جائے گی وہ کفر و نفاق ہے، دھوکا ہے، اللہ کی  
لعنت ہے اس پر جو ان کے لیے بیعت لے یا جو ان سے بیعت طلب کرے۔

” اے مفضل امام قائم علیہ السلام اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیک کر کھڑے

ہوں گے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو کف دست سے ایک نور

ساطع ہوگا، اور فرمائیں: دیکھو! یہی اللہ کا ہاتھ ہے، اللہ کی طرف سے ہے

اور اللہ تعالیٰ بیعت کا حکم دیتا ہے۔ (پھر اس آیت کی تلاوت کریں گے)

آیت (إِنَّ الَّذِينَ... نَفْسِهِ“ (الفتح آیت ۱۰)

ترجمہ آیت (یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی انہوں نے تو اللہ کی بیعت

کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جس کسی نے عہد شکنی کی تو

(وہ، اُس کے اپنے ہی خلاف ہے۔۔)

ترجمہ روایت: ” پس جو شخص سب سے پہلے ان کی دست بوسی کریں گے وہ جبرئیل

ہوں گے۔ پہلے وہ بیعت کریں گے اس کے بعد لاکھ اور شرفائے قوم جن

اس کے بعد نقیاب (امام کے اصحاب وغیرہ) ان کی بیعت کریں گے اور اہل مکہ



میں ایک شور و غل برپا ہو جائے گا وہ یہ کہیں گے کہ کعبہ کے پہلو میں یہ کون کون شخص ہے اور اس کے ساتھ کون لوگ ہیں، یہ آثار و نشانیاں کیسی ہیں جو ہم نے آج شب میں دیکھی ہیں، ایسی نشانیاں تو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔ پھر لوگ آپس میں کہیں کہ یہ وہی بکرہوں کا چرواہا ہے پھر وہ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھو! اس کے ساتھیوں میں سے کسی کو پہچان لو، لوگ کہیں گے کہ نہیں ہم تو صرف اہل مکہ میں سے چار اور اہل مدینہ میں صرف چار اشخاص کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتے اور وہ فلان، فلان ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس دن اول وقت طلوع آفتاب میں ہوگا۔ اور جب آفتاب پوری طرح چمکنے لگے گا تو چشمہ آفتاب سے ایک منادی انتہائی فصیح زبان میں ندا کرے گا جسے تمام اہل آسمان و زمین سنیں گے کہ لے کر وہ خلائق! یہی مہدی آل محمد ہیں جن کا نام بھی وہی ہے جو ان کے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور ان کی کنیت (ابوالقاسم) بھی وہی ہے ان کا سلسلہ نسب ان کے پدربزرگوار گیا رہوں امام حسن عسکری ؑ کے واسطے سے حضرت امام حسین ابن علی ؑ سے جا کر ملتا ہے، تم سب لوگ ان کی بیعت کرو، تو ہدایت پاؤ گے، ان کے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اس اعلان کے بعد سب سے پہلے جو ان کی دست بوسی کریں گے وہ ملائکہ ہوں گے پھر جن ہوں گے نقبا رہوں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے ندائے آسمانی سنی، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور مخلوقات میں سے جتنے بھی سننے والے ہیں سب اس ندا کو سنیں گے۔ اور جس ندا کو انھوں نے اپنے کانوں سے سنا اس کے بارے میں آپس میں ایک دوسرے سے استفسار کریں، خواہ وہ خشکی میں ہوں یا سمندر میں، جنگل میں ہوں یا حاضر ہوں۔

پھر جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوگا تو مغرب کی جانب سے ایک پکار والا پکارے گا کہ اے گروہ خلائق! تمہارے پروردگار نے وادی یابوس میں سرزمین فلسطین پر ظہور کیا ہے اور وہ عثمان بن عتبہ اموی زید بن معاویہ کی نسل سے ہے۔ تم لوگ اس کی پیروی کرو، ہدایت پاؤ گے، اس کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور ملائکہ اور جن اور نقبا اس کی روکریں گے اور

اسے جھٹلائیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم نے سنا مگر تمہاری بات نہیں مانتے۔ اُس وقت کوئی شک و شبہ والا منافق و کافر ایسا نہ ہوگا جو اس آخری ندا کو سن کر گمراہ نہ ہو جائے۔ اور ہمارے سید و سردار حضرت امام قائم علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: اے گروہ خلائق! سنو! ”اے گروہ خلائق! سنو! جو شخص حضرت آدم و حضرت شیث کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی آدم و شیث ہوں۔ جو شخص حضرت نوح اور ان کے فرزند سام کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی نوح اور سام ہوں۔ اور جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے، میں وہی ابراہیم و اسماعیل ہوں، اور جو حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی موسیٰ و یوشع ہوں، اور جو حضرت عیسیٰ اور حضرت شمعون کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ آگاہ ہو اور جو شخص حضرت محمد اور حضرت امیر المؤمنین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی محمد اور امیر المؤمنین ہوں، آگاہ ہو کہ جو امام حسن و امام حسین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی حسن و حسین ہوں اور جو امام حسین کی اولاد میں سے جو امتِ عظیم السلام ہیں انھیں دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی امت ہوں، میری پیکار پر لبیک کہو اور آؤ میں وہ تمام باتیں تمہیں بتاؤں گا جو بتانی جا چکی ہیں اور وہ باتیں بھی بتاؤں گا جو اب تک نہیں بتائی گئی ہیں۔

### امام قائم صحیفِ آسمانی کی تلاوت کریں گے

اچھا، جو شخص تم میں سے کتب آسمانی اور صحیفِ سہادی کو پڑھے ہوئے ہو وہ سننے میں پڑھتا ہوں۔ (اس کے بعد آپ ان صحیفوں کی تلاوت شروع کریں گے جو حضرت آدم اور حضرت شیث پر نازل ہوتے تھے اور حضرت آدم و حضرت شیث بیتہ اللہ کی امت اُسے سن کر کہیں گے کہ ہاں، واللہ یہی وہ مکمل صحیفہ ہیں جو انھوں نے ہمیں دکھا دیا جو ہم بھی نہیں جانتے تھے یا جو کچھ ہم سے مخفی رہ گئے تھے یا جو ان صحیفوں میں سے ساقط کر دیا گیا تھا اور جو ان میں تحریف اور رد و بدل کر دیا گیا تھا۔ پھر آپ صحیفِ نوح و ابراہیم، و تورات و انجیل اور

زبور کی تلاوت کریں گے تو اہل توریت و انجیل و زبور کہیں گے، واللہ یہی تو  
واقعاً لوح و اہل ہم کے صحیفے ہیں اور ان میں سے ساقط و حذف کر دیے گئے  
ہیں اور تبدیل و تحریف کر دیے گئے ہیں واللہ یہی توریت جامع اور مکمل زبور  
اور انجیل نام ہے اب تک جو ہم لوگ پڑھتے تھے یہ اس سے کہیں بہتر ہے۔  
پھر آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں گے تو سلمان کہہ اٹھیں گے کہ واللہ درحقیقت  
یہی وہ قرآن ہے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل  
فرمایا تھا۔ اس میں سے چند آیات ساقط کر دی گئی تھیں اس میں تحریف اور  
تبدیل سے کام لیا گیا تھا۔

### ظہورِ دابہ

پھر رکن و مقام کے درمیان ایک دابہ کا ظہور ہوگا اور وہ مومن کی پیشانی  
پر لکھ دے گا (یہ مومن ہے) اور کافر کی پیشانی پر لکھ دے گا کہ (یہ کافر ہے)  
پھر امام قائمؑ کے سامنے ایک شخص آئے گا جس کا چہرہ اس کی پشت کی طرف  
پھرا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا: اے میرے سید و سرور! میں بشیر ہوں اور  
مجھے ایک فرشتے نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صبح میں  
لشکرِ سفیانی کی بیداری میں ہلاکت کی خوشخبری سنا دوں  
آپ اس سے فرمائیں گے کہ تم اپنا اور اپنے بھائی کا سارا قصہ بیان کرو۔

### بشیر و نذیر دو بھائیوں کے سنہ پھر جانے کا قصہ

وہ (بشیر) بیان کرے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکرِ سفیانی میں  
تھے ہم لوگ دمشق سے نکل کر زوراء پہنچے، اُسے تاراج کیا۔ پھر ہم آگے  
بڑھے تو کوفہ تباہ کیا، وہاں سے مدینہ پہنچے اُسے برباد کیا، منبرِ رسولؐ  
کو توڑا مسجدِ رسولؐ میں گھوڑے باندھے جس میں گھوڑوں نے لیس دی۔  
پھر ہم لوگ تیرہ ہزار آدمی وہاں سے کعبہ کو مساجد کرنے اور وہاں کے بسنے  
والوں کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم لوگ بیدار (صحرا)  
میں پہنچے، وہاں پڑاؤ ڈالا تو ایک ہانفت نے آواز دی اے صحرا (بیدار)

اس ظالم قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو گئی اور سب کے  
سب اس میں سما گئے اور ان میں سے اس سرزمین پر میرے اور میرے  
بھائی کے سوائے اور کوئی نہ بچا۔ حدیث ہے کہ اونٹ کی ایک رسی تک نہ  
بچی، سب زمین میں سما گئی۔

پس اسی اثنا میں ایک مُلک نے ہم دونوں کے سنہ پر ایک ایک  
ظلمہ نچر سید کیا جس سے ہمارے سنہ پشت کی طرف پھر گئے جیسا کہ آپ  
دیکھ رہے ہیں۔ اور میرے بھائی سے کہا اے نذیر! تو دمشق جا کر دمشق جا کر  
سفیانی ملعون کو ظہورِ امام مہدیؑ کی اطلاع دیدے اور مجھ سے کہنا  
اے بشر! تم مکہ معظمہ میں جا کر جہدی علیہ السلام سے ملو اور انہیں ظالموں  
کی ہلاکت کی خوشخبری دے دو۔ اور ان کے سامنے اپنے پچھلے بڑا اعمال سے  
توبہ کرو۔ وہ تمہاری توبہ قبول کر لیں گے۔

پس یسین کر امام علیہ السلام اُس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں گے، اور وہ  
ٹھیک ہو جائے گا جیسا تھا۔ اور وہ ان کی بیعت کرے گا اور ان کے ساتھ  
ہی رہے گا۔

مفضل نے دریافت کیا: اے میرے سید و سرور! کیا اس زمانے میں فرشتے اور  
جن، انسانوں کو نظر آئیں گے؟

آپ نے فرمایا: اے اسی واللہ یا مفضل! ویخاطبونہم کما یکون الرجل  
مع حاشیتہ و اہلہ۔

ترجمہ: ”ہاں خدا کی قسم اے مفضل! بلکہ وہ ان سے اسی طرح بات چیت کریں گے  
جس طرح اپنے ساتھیوں اور اپنے اہل و عیال سے گفتگو کرتے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے آقا! پھر وہ لوگ ان کے ساتھ جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ”اے اسی واللہ یا مفضل و لیسزلن الارض الرجوة ما بین  
الکوفة و النجف و عدد اصحابہ علیہ السلام حینئذ سنتہ  
واربعون الفاً من الملائکة وستة آلا من الجن  
وفی روایة اُخری: ومثلها من الجن بیسم ینصرہ اللہ  
ویفتح علی یدیہ“

ترجمہ: ”(فرمایا) ہاں، خدا کی قسم اے مفضل! وہ کوفہ و نجف کے درمیان سرزمین ہجر

پر پڑاؤ ڈالیں گے اور اُس وقت آپ کے لشکر میں چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار جن ہوں گے ان کے ذریعے سے آپ کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت دے گا۔  
مفضل نے عرض کیا: مولا! پھر اہل مکہ کے ساتھ وہ کیا سلوک فرمائیں گے؟  
قال: "يُدْعُوهم بالحكمة والموعظة الحسنة فيطيعونه و يستخلف فيهم رجلاً من اهل بيته ويخرج يريد المدينة" ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اپنی طرف بلائیں گے اور وہ لوگ آپ کی اطاعت کر لیں گے۔ پھر آپ اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مکہ میں اپنا نائب بنا کر مینہ جانے کا ارادہ کر کے نکلیں گے۔  
مفضل نے دریافت کیا: اے سید و سرور! وہ کعبہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

### امام قائم بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: "ينقضه فلا يدع منه الا القواعد التي هي اول بيت وضع للناس ببكة في عهد آدم ۴۔ و الذي رفعه ابراهيم واسماعيل ۴ منها وان الذي بنى بعدها لم يبنه نوح ولا وصي، ثم يبنيه كما يشاء الله وليعفين آثار الظالمين ببكة والمدينة و العراق و سائر الاقاليم، وليهد من مسجد الكوفة وليبنيه علي بنيناہ الاول، وليهد من القصر العتيق ملعون ملعون من بناه۔"

ترجمہ

"آپ اس کو دغا نہ کجی کو منہدم کر کے ان ہی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدم ۴ میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیم و اسماعیل نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے۔ مکہ میں بھی مینہ میں بھی، بلکہ تمام ممالک میں

اسی طرح وہ مسجد کوفہ کو بھی منہدم کریں گے اور اس کو پہلی بنیاد پر تعمیر کریں گے۔ پھر قصر عتیق (پرانے قصر) کو بھی منہدم کریں گے اس لیے کہ اس کی تعمیر کرنے والے ملعون تھے ملعون تھے۔  
مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا امام مہدی علیہ السلام مکہ ہی میں قیام کریں گے؟  
قال: "لا يا مفضل! بل يستخلف منها رجلاً من اهلہ فاذا سار منها و ثبوا عليه فيقتلونه، فيرجع اليهم فيأتونہ مطيعين مقتعي رؤسهم بيكون و يتضرعون و يقولون: يا مہدی آل محمد التوبة التوبة فيعظمهم وينذرهم ويحددهم ويستخلف عليهم منہم خليفة و يسير فيثبون عليه بعده فيقتلونه فيرد اليهم انصاره من الجن والنقباء و يقولون لهم: ارجعوا فلا تبقوا منهم بشراً الا من امن، فلو لا ان رحمة ربكم وسعت كل شيء و انما تلك الرحمة لرحبت اليهم معكم، فقد قطعوا الا عذار بينهم وبين الله، و بيني و بينهم، فيرجعون اليهم فوالله لا يسلم من المائة منهم واحد لا والله ولا من الف واحد۔"

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، اے مفضل! بلکہ وہاں اپنے اہل بیت میں سے اپنا نائب مقرر کر کے وہاں سے روانہ ہوں گے اور ان کے روانہ ہوتے ہی اہل مکہ اس پر جمیٹ پڑیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے۔ یہ خبر سن کر آپ واپس آئیں گے تو آپ کے سامنے اہل مکہ گردن جھکا کر روتے اور تضرع و زاری کرتے ہوتے آئیں گے اور کہیں گے کہ "اے مہدی آل محمد! ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں۔" آپ ان لوگوں کو نصیحت فرمائیں گے، عذاب سے ڈرائیں گے اور ان میں پھر ایک اپنا نائب مقرر کر کے روانہ ہوں گے، اور ان کے روانہ ہوتے ہی پھر وہ لوگ اس پر تلخا کر کے قتل کر دیں گے۔ تو آپ اپنے انصار میں سے جنوں اور نقیبوں کو وہاں بھیجیں گے اور انہیں حکم دیں گے کہ وہاں جاؤ اور جو ایمان لائے اُسے، چھوڑ دینا اس کے علاوہ ایک فرد کو بھی نہ چھوڑنا، اگر تمھارے رب کی رحمت ہر شئی پر محیط نہ ہوتی اور وہ رحمت مہین

تو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا۔ ان لوگوں نے اللہ کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ پس خدا کی قسم وہ انصار جن مکہ میں آکر تلو میں سے ایک بلکہ ہزار میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“  
مفضل نے عرض کیا: مولا یہ تو بتائیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا بیت الشرف اور مومنین کے اجتماع کی جگہ کہاں ہوگی؟  
قال الصادق علیہ السلام:

”دار ملکہ الکوفة و مجلس حکمہ جامعہا و بیت مالہ و مقسم غنائم المسلمین مسجد السمریة و موضع خلوات الذکوات البیض من الغریبین۔“  
ترجمہ: ”امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
”ان کا دار الحکومت کوفہ ہوگا۔ جامع مسجد کوفہ سے ان کے احکامات نافذ ہوں گے اور مسجد سمریہ ان کا بیت المال اور تقسیم غنائم کی جگہ ہوگی۔“  
مفضل نے عرض کیا: مولا! کیا تمام مومنین اس وقت کوفہ ہی میں رہیں گے؟  
قال علیہ السلام:

”ای والله لا یبقی مؤمن الا کان فیہا اوجوا الیہا و لیبلغن مجالہ فرس منہا الفی درهم و لیوذن اکثر الناس اتہ اشتری شبرا من الارض السبع بشبر من ذهب، والسبع خطة من خطط همدان، و لیصیرن الکوفة اربعة و خمسين ميلا و لیجاورن قصورها کربلا و لیصیرن الله کربلا معقلا و مقاما تختلف فیہ الملائكة و المؤمنون و لیكونن لہا شان من الشان و لیكونن فیہا من البرکات مالو وقت مؤمن و دعا ربہ بدعوة لأعظاہ الله بدعوتہ الواحدة مثل ملکت الدنيا ألف مرّة۔“  
ثم تنفس الروعید الله علیہ السلام و قال:

”یا مفضل ان بقاع الارض تفاخرت: ففخرت کعبة البیت الحرام علی بقعة کربلا، فأوحى الله الیہا ان اسکتی کعبة البیت الحرام ولا تفتخری علی کربلا، فانہا البقعة المبارکة الّتی نودی

موسىٰ منہا من الشجرة و انہا الرّبوة الّتی اوتی الیہا مریم و المسیج و انہا الدالیة الّتی غسل فیہا راس الحسین علیہ السلام و فیہا غسلت مریم عیسیٰ علیہ السلام و اغتسلت من ولادتها و انہا خیر بقعة عرج رسول الله ص منہا وقت غیبتہ، و لیكونن لشیعتنا فیہا خیرة الّی ظہور قائمنا علیہ السلام۔“

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہرمون وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سب کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سب ہمدان کے خطوں میں سے ایک خطے کا نام ہے۔ اُس وقت کوفہ کی آبادی چون میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھادے گا کہ ہر وقت ملائکہ اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب سی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی بادشاہت کے ہزار گنا برابر سے اس کو عطا فرمائے گا۔

### کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا:  
”مفضل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطوں نے آپس میں تفاخر کیا چنانچہ کعبہ بیت الحرام نے سرزمین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی جانب وحی ہوئی کہ ”اے کعبہ بیت الحرام! چپ ہو جا، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ یہ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو شجرہ مبارکہ نے آواز دی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریم اور مسیح نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسین کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰ کو غسل دلایا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی بہترین

سرزمین ہے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے اور اس سرزمین میں ظہورِ امام قائم علیہ السلام تک ہمارے شیعوں کے لیے بھلائی ہی سملائی ہے۔“

### مدینہ منورہ میں آمدِ امام قائم

مفضل نے عرض کیا: مولا آقا! پھر حضرت امام ہمدانی علیہ السلام کہاں تشریف لے جائیں گے؟

قال الصادق علیہ السلام:

”الحی مدینة جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاذا وردھا کان لہ فیہا مقام عجیب ینظر فیہ سرور المؤمنین و خزی الکافرین۔“

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”پھر وہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جائیں گے جب وہ وہاں وارد ہوں گے تو قیام کریں گے اور ان کے قیام سے مومنین کو عجیب خوشی اور کافروں کو عجیب غم و غصہ ہوگا۔“

مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ خوشی اور غم کس بات سے ہوگی؟

### امام قائم کی کوفہ کی طرف روانگی

اس کے بعد حضرت امام ہمدانی علیہ السلام کوفہ روانہ ہوں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان منزل کریں گے، اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب، چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار جن اور نقیاء اور تین توتیوں کے اصحاب وغاص ہوں گے۔

مفضل نے عرض کیا مولا! اس وقت دارالفا سقین کا کیا حال ہوگا؟

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ”اس پر لعنت برستی ہوگی عذاب میں مبتلا ہوگا فتنے اس کو تباہ و برباد کر کے چھوڑیں گے۔ زرد رنگ کا جھنڈا اور مغرب کے مختلف جھنڈے حریر سے بیلغار کرنے والا، نیز سر قریب و بعید کے جھنڈے پہنچکر اس پر اور وہاں کے رہنے والوں پر مصیبتیں توڑیں گے۔“

خدا کی قسم زمانے کی ابتداء سے لیکر آخر تک متمرد اور سرکش قوموں پر جس جس قسم کے عذاب نازل ہو چکے ہیں وہ سب اس پر نازل ہوں گے بلکہ ایسے ایسے عذاب بھی نازل ہوں گے جنہیں نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔ وہاں تلواروں کا ایک طوفان برپا ہوگا۔ وائے ہو وہاں کے باشندوں پر جو وہاں مقیم رہے گا سمجھ لو بڑا بد بخت ہے، اور جو وہاں سے نکل گیا سمجھ لو اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔

خدا کی قسم، وہاں کے رہنے والے اس طرح رہیں گے کہ دیکھنے والے کہیں کہ اسی کا نام دنیا ہے۔ ان کے مکانات جیسے جنت کے قصور و محل، ان کی لڑکیاں مثل جنت کی حوروں کے اور لڑکے، جیسے جنت میں غلمان ہیں وہ سمجھتے ہوں گے کہ اللہ نے بندوں کے لیے جو رزق پیدا کیا ہے وہ تنہا ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔ وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں گے ان کے فیصلے قرآن کے بغیر ہوں گے، جھوٹی گواہیاں، شراب خوری، فسق و فجور، حرام کی کمائی اور کشت و خون وہاں اتنا ہوگا کہ ساری دنیا میں کہیں اتنا نہ ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ ان فتنوں اور ان مختلف جھنڈوں کے ذریعے سے اسے اس طرح

تباہ کرے گا کہ ادھر سے گزرنے والا گزرے گا تو یہ کہے گا کہ کبھی اس مقام پر زوراء کی آبادی تھی۔

اس کے بعد ایک خوش شکل جوان حسنی دہلم سے خروج کرے گا اور ایک اعلان ہوگا کہ: "لے آل محمد! او مظلوموں کی مدد کرو" یہ اعلان فریح مبارک کے پاس سے ہوگا۔ اور طالقان میں اللہ کے محفوظ کیے ہوئے فزانی نے اس کے لیے لہنگہ کہیں گے۔ وہ خزانہ چاندی سونے کا نہ ہوگا بلکہ کچھ مردا بہن ہوں گے جو سرخ گھوڑوں پر سوار ہوں گے ان کے ہاتھوں میں حربے ہوں گے جو ظالموں کو قتل کرتے ہوئے وارد کو قہ ہوں گے اور اتنے میں اکثر زین صاف ہو چکی ہوگی اور اب یہ ان کے لیے جاتے پناہ ہوگی۔

اسی دوران اُس مرحسنی اور اُس کے اصحاب کو امام مہدی علیہ السلام کی اطلاع ملے گی اور لوگ اُس مرحسنی سے عرض کریں گے کہ: فرزند رسول! یہ کون ہیں جو ہماری سرحد میں داخل ہو رہے ہیں؟

وہ مرحسنی جواب دے گا کہ چلو ہمارے ساتھ دیکھیں کہ یہ کون ہیں اور ان کا کیا ارادہ، حالانکہ اُس مرحسنی کو علم ہوگا کہ وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں مگر اپنے اصحاب سے ان کا تعارف کرنے کے لیے وہ ایسا کرے گا۔

چنانچہ وہ مرحسنی اپنے اصحاب کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئے گا اور کہے گا: اگر آپ امام مہدیؑ ہیں تو پھر آپ کے پاس آپ کے جبرائیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا، انگلی، رواتے مبارک، سواری کا دُلدا، ان کا گدھا "یعفور" وہ گھوڑا جس کا نام براق ہے اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا مصحف، یہ سب تبرکات کہاں ہیں؟

اور امام مہدی علیہ السلام یہ سب چیزیں نکال کر دکھائیں گے۔ اور ان میں سے سب پہلے آپ عصا دکھائیں گے اور اس کو ایک سخت ترین پتھر پر نصب کر دیں گے اور اس میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ اور یہ مرحسنی یہ باتیں اس کے کہے گا تاکہ اپنے اصحاب پر امام مہدی کا فضل و شرف (مبعوضہ) واضح کر دے اور لوگ اسے دیکھ کر ان کی بیعت کر لیں۔

۱۔ آپ کا ناقہ، عصا، عمامہ، سحاب، اور درعِ فاضل اور۔۔۔

الغرض اس معجزے کو دیکھ کر وہ مرحسنی کہہ اٹھے گا: اللہ اکبر، فرزند رسول! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ امام مہدیؑ اپنا ہاتھ بڑھائیں گے۔ تو مرحسنی اور اس کے ساتھ اُس کا سارا لشکر امام مہدی کی بیعت کرے گا، سوائے ان چالیس ہزار صاحبانِ مصحف کے جو زیدیہ کے نام سے معروف و مشہور ہوں گے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی بڑا جادو ہے۔

اب موافق و مخالف دونوں کے مقابل ہو جائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام پہلے اس مخالف و منحرف گروہ کو سمجھائیں گے اور تین دن تک انہیں دعوتِ حق دیتے رہیں گے، مگر ان کی سرکشی و نافرمانی بڑھتی ہی جائے گی، جب آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو قتل کا حکم دیں گے اور وہ سب لوگ قتل کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ اپنے اصحاب کو حکم دیں گے کہ ان مقتولین کے گلے میں لٹکے ہوئے مصحفوں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو۔ نہ لو۔ اور جس طرح انہوں نے مصاحف میں تغیر و تبدل اور تحریف کی ہے اور ان میں جو حکم ہے اس پر عمل نہیں کیا ہے اسی طرح ان پر حمت برتی رہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولانا! پھر اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کیا اقدام فرمائیں گے؟

### سفیانی ذبح کر دیا جائے گا

قال ۴: یشور سرا یا علی السفیانی الی دمشق، فیأخذونه و یذبحونه علی الصخرة  
 آپ نے فرمایا: "اس کے بعد وہ ایک لشکر دمشق کے لیے روانہ کریں گے وہ لشکر دمشق پہنچ کر سفیانی کو گرفتار کرے گا اور اسے صحرہ کے مقام پر ذبح کر دے گا۔"

### رحبت امام حسینؑ اور دیگر اصحاب

ثم یظہر الحسین علیہ السلام فی اثنی عشر الف صدیق و اثنین و سبعین رجلاً اصحابہ یوم کربلا فی مالک عندہم  
 کربلا زہراء بیضاء

ترجمہ: "اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام بارہ ہزار صدیقین اور پتے کر بلا کے بہتر اصحاب کے ساتھ حجت و ظہور فرمائیں گے اور کیا کہنا اُس روشن دور کا۔"

### رجعتِ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

ثم يخرج الصديق الاكبر امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام وينصب له القبّة بالتجف ويقام اركانها ، ركن بالتجف و ركن بهجر و ركن بصنعاء و ركن بأرض طيبة لكأني انظر الى مصابيح تشرقي في السماء والارض كأضواء من الشمس والقمر ، فعندها تسلي السرائر ، وتذهل كل مرصعة عما أرصعت الى آخر الآية ،

الآية: " . . . تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ " (سورة الحج آیت ۲)

ترجمہ روایت: "پھر صدیق اکبر حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام خروج کریں اور ان کے لیے ایک قبۃ نجف اشرف میں نصب ہوگا جس کا ایک ستون نجف اشرف میں ہوگا ، ایک ستون ہجر میں ، ایک ستون صنعاء میں ، اور ایک ستون سرزمین طیبہ میں ہوگا ، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اُس قبۃ کے چراغ آسمان و زمین کے درمیان اس طرح روشنی دے رہے ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہو۔ اور اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔"

ترجمہ آیت: "سر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنے حمل کو ساقط کر دے گی اور تو لوگوں کو مریوش دیکھے گا ، حالانکہ وہ نشے میں مریوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت شدید ہوگا۔"

### رجعتِ سید اکبر حضرت رسول خدا ص

ثم يخرج السيد الاكبر محمد رسول الله صلى الله عليه وآله في انصاره والمهاجرين ومن آمن به وصدق واستشهد معه ويحضر مكدّبوا والشاكون فيه والراذون عليه والقائلون فيه أنه ساحر وكاهن ومجنون وناطق عن السوى ومن حاربه وقتله حتى يقتص منهم بالحق ويجازون بافعالهم منذ وقت نطس رسول الله صلى الله عليه وآله الى ظهور المهدي مع امام امم وقت وقت ، ويحقي تاويل هذه الآية :

الآية " وَتُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ آيَةً وَيَجْعَلَهُمْ الْوَارِثِينَ ۗ وَنُتِمِّنُ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُدًى مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ . " (سورة القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ روایت: "اس کے بعد سید اکبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے انصار اور مہاجرین کے ساتھ ، نيزان لوگوں کے ساتھ جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کرنے والے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہو کر درجۂ شہادت پر فائز ہونے والے رجعت فرمائیں گے۔ اور ان لوگوں کو بھی حاضر کیا جائے گا جنہوں نے آپ کی تکذیب کی ، آپ کی نبوت میں شک کیا ، آپ کی بات نہ مانی اور یہ کہتے رہے کہ یہ جاوید گریں ، کاہن ہیں ، مجنون ہیں اور اپنے خواہش نفس سے بولتے ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی حاضر کیے جائیں گے جنہوں نے آپ سے جنگ کی ، مقابلہ کیا ، اور ان سے پورا پورا قصاص لیا جائے گا اور ظہور رسول سے لیکر ظہور امام مہدی تک ہر ایک امام کے دور میں جو جو مرتبے ان لوگوں نے کی ہیں ، ان سب کا جائزہ لیا جائے گا اور اس آیت کی تفسیر بھی ظاہر ہوگی اور تاویل بھی :- (سورة القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ آیت: "اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے ان پر احسان کریں ، اور

انھیں امام بنادیں اور انھیں وارث قرار دیں، اور انھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ دکھا دیں جس کا انھیں ڈر تھا۔“

مفضل نے دریافت کیا: مولا! فرعون و ہامان کون ؟  
فرمایا: فلان و فلان

مفضل نے عرض کیا: اے میرے آقا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنینؑ کے دونوں بھی امام مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے ؟

فقال: " لا بَدَّ اَنْ يَطَّاءِ الارض اِى وَاللَّهِ حَتَّى مَا وَّرَاةَ الْخَانِ اَعْرَ وَاللَّهِ وَمَا فِي الظُّلُمَاتِ وَمَا فِي قَعْرِ الْبَحَارِ ، حَتَّى لَا يَبْقَى

موضع قدم الا و طئا و اقا ما فيه الدين الواجب لله تعالى۔  
ترجمہ: ” آپ نے فرمایا: ضرور ہے کہ یہ دونوں حضرات ساری روئے زمین پہنچیں گے۔ بخدا یہاں تک کہ کوہ قاف کے پچھے تک اور ظلمات کے اندر سمندر کی گہرائیوں تک۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ ہوگی جہاں ان دونوں کے قدم ہیمنت لزوم نہ پہنچیں اور دین الہی کو قائم نہ کریں۔“

ثُمَّ نَكَاتِي انظر۔ يا مفضل! الينا معاشر الائمة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم نشكو اليه ما نزل بنا من الائمة بعدة، وما نالنا من التكذيب والركوب علينا وسبنا و لعننا وتخويفنا بالقتل، وقصد طواغيتهم الولاية لا مورهم من دون الامة بترحيلنا عن الحوزة الى دار ملكهم وقتلهم ايانا بالسحر والحبس، فيبكي رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول: يا بنيت ما نزل بكم الا ما نزل بجدكم قبلكم۔“

ترجمہ: ”پھر گویا اے مفضل! میں دیکھ رہا ہوں، ہم گروہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور ان کی امت نے ان کے بعد ہم لوگوں پر جو مظالم ڈھائے اس کی شکایت کر رہے ہیں کہ اس امت نے ہم لوگوں کو کس کس طرح جھٹلایا، ہماری باتوں کو رد کیا، ہمیں گالیاں دیں، لعنتیں کیں، قتل سے ڈرایا

اور امت کی آنکھوں کے سامنے اُس وقت کے ظالم و ایان حکومت نے ہم لوگوں کو وطن سے بے وطن کیا اپنے دارالحکومت میں سے گئے، ہمیں قتل کیا، زبردیا، قید کیا۔

یسن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے فرزندو! جو مصیبتیں تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں، وہ سب تم سے پہلے تمہارے جد پر بھی نازل ہو چکی ہیں۔

### مصائب جناب فاطمہؑ اور امیر المؤمنینؑ

ثُمَّ تَبَدَّى فَاطِمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَشَكُّو مَا نَالَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاخَذَ فِدْكَ مِنْهَا وَشِيرَهَا إِلَيْهِ فِي مَجْمَعٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَخَطَابِهَا لَهُ فِي أَمْرِ فِدْكَ، وَمَارَدَ عَلَيْهَا مِنْ قَوْلِهِ: ” إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا تُوْرِثُ وَاحْتِجَاجًا بِقَوْلِ ذِكْرِيَا وَيَحْيَىٰ وَقِصَّةِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ؛

وقول عمر: هَاتِي صَحِيفَتَكَ الَّتِي ذَكَرْتَ أَنَّ أَبَاكَ كَتَبَهَا لِلَّهِ وَ أَخْرَجَهَا الصَّحِيفَةَ وَأَخَذَهَا يَا هَا مِنْهَا وَنَشَرَهَا لِمَا عَلَى رُؤْسِ الْأَشْهَادِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَسَائِرِ الْعَرَبِ وَنَقَلَهُ فِيهَا، وَتَمَنَّى بَقِيَّةَ آيَاهَا وَبَكَتُهَا وَ رَجَعَهَا إِلَى قَبْرِ أَسْبِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَثَّلَهَا بِقَوْلِ بِنْتِ صَيْفِي

ترجمہ

سب سے پہلے حضرت فاطمہؑ صلوات اللہ علیہا شکایت شروع کریں گی اور جو اذیتیں ابو بکرؓ اور عمرؓ نے انھیں پہنچائیں، بیان کریں گی یعنی فِدْكَ کا ضبط کرنا اور مہاجرین و انصار کے بھرے مجمع میں ان سے اپنا حق طلب کرنا۔ فِدْكَ کے معاملے میں ان سے گفتگو کرنا اور ان کا یہ کہہ کر رد کرنا کہ انبیاء نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور ان معظّمہ کا حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ و حضرت داؤد و سلیمان کی وراثت کی دلیل میں قرآن مجید کی آیتیں پیش کرنا۔



پھر امیر المؤمنین علیؑ سلام کا ان تمام مصیبتوں کی شکایت کرنا، جو بعد رسولؐ ان پر ڈھائی گئیں۔

پھر امیر المؤمنین علیؑ سلام کا رسول اللہؐ سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ بھی وہی قصہ پیش آیا جو حضرت ہارون کو بنی اسرائیل سے پیش آیا تھا اور میں بھی وہی کہوں گا جو انھوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ:

حوالہ آیت: ”ابنِ اَمْرِانِ الْقَوْمِ... قَوْمِ الظَّالِمِینِ“ (الاعراف: ۱۵۰)

ترجمہ آیت: ”میرے مانجانے میری قوم نے مجھے کمزور جانا، اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے (کا موقع) نہ دیجئے اور مجھے ظالم لوگوں کا ساتھ نہ بنائیے۔“

چنانچہ۔ یا رسول اللہؐ! میں نے بھی صبر کیا اور ضبط سے کام لیا، راضی برضاے خدا رہا، حالانکہ ان لوگوں پر حجت تمام کی تھی اور وہ عہد جو آپؐ نے ان لوگوں سے لیا تھا وہ اپنے عہد کو توڑ چکے تھے۔

یا رسول اللہؐ! میں نے اتنا برداشت کیا جتنا کسی قوم کے وصیاء میں سے کسی وصی نے اس قدر برداشت کا مظاہرہ نہیں کیا، حد یہ ہے کہ مجھے عبدالرحمان ابن ملجم کی تلوار سے قتل کرایا گیا، اور ان لوگوں نے کس طرح میری بیعت کر کے توڑی اس کو اللہ خوب دیکھنے والا ہے۔

اور طلحہ وزبیر کا عائشہ کے ساتھ مکہ جانا اور یہ ظاہر کرنا کہ حج و عمرہ کو جارہے ہیں اور وہاں سے ان لوگوں کا بصرہ جانا، اور میرا ان لوگوں کے پاس جانا۔

اور یا رسول اللہؐ! میں نے انھیں اللہ کا، آپؐ کا اور قرآن کا واسطہ دیا، مگر اس کے باوجود وہ باز نہ آئے۔ نتیجے میں اللہ نے مجھے ان دونوں پر فتح دی اس جنگ میں بیس ہزار مسلمانوں کا خون بہا، اونٹ کی مہار پر ستر لاکھ قطع ہوئے یا رسول اللہؐ! وہ بڑا سخت دن تھا، اتنا سخت دن تو آپؐ کے غزوات میں اور اس کے بعد بھی کبھی مجھے دیکھنا نہیں پڑا، وہ سخت ترین لڑائی تھی جو مجھے لڑنی پڑی، وہ بہت ہی ہولناک تھی، وہ بہت اہم تھی، مگر میں نے صبر کیا جب کہ آپؐ نے مجھے صبر کا حکم دیا تھا اور اللہ نے آپؐ کو صبر کا حکم فرمایا تھا کہ:

حوالہ آیت: ”فَاصْبِرْ كَمَا... مِنَ الرَّسُولِ“ (سورہ احقاف آیت ۲۵)

ترجمہ آیت: ”پس صبر کر جس طرح کہ اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے“ (احقاف: ۲۵)

اور فرمایا: ”وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ (سورہ نحل آیت ۱۲۷)

ترجمہ آیت: ”اور صبر کرو، اور آپؐ کا صبر کرنا تو فقط اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے“

اور درحقیقت یا رسول اللہؐ! اس آیت کی تائید جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی امت کے لیے نازل فرمائی تھی، آپؐ کے بعد ظاہر ہوئی۔ یعنی:

حوالہ آیت: ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ... السَّائِرِیْنَ“ (آل عمران آیت ۱۴۴)

ترجمہ آیت: ”اور محمدؐ ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جاتا ہے وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔“

اے مفضل! اس بعد امام حسن علیؑ سلام اپنے جد بزرگوار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے کہ نانا جان! میں امیر المؤمنین کے ساتھ دارالہجرت کو نئے میں تھا کہ وہ جناب ابن ہبم لعنۃ اللہ علیہ کی تلوار سے قتل کر دیے گئے اور نانا جان! جو وصیت آپؐ نے ان جناب کو فرمائی تھی وہی وصیت انھوں نے مجھ سے فرمائی اور جب میرے پدر بزرگوار کے قتل کی اطلاع معاویہ کو پہنچی تو اس نے زیاد لعین کو ایک لاکھ پچاس ہزار فوج کے ساتھ کوفے بھیجا اور حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسینؑ اور میرے سارے بھائیوں اور میرے تمام خاندان کے افراد اور میرے شیعوں اور دوستوں کو گرفتار کر کے ہم سے معاویہ کے لیے بیعت لی جائے اور جو بیعت سے انکار کرے اس کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس بھیج دیا جائے۔

جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں اپنے گھر سے جامع مسجد کوفہ پہنچا، نماز پڑھی اور منبر پر گیا لوگ خطبہ سننے کے لیے جمع ہو گئے تو میں نے حمد و ثنائے الہی کے بعد کہا:

اے گروہ مردوم! (تم دیکھتے ہو کہ) ملک تیار ہو رہا ہے سارے آثار الہی کو مٹایا جا رہا، کہاں تک صبر کیا جائے، اب تو ان شیاطین کی حرکتیں اور ان خاندانوں کی حکومت برداشت سے باہر ہے۔ اب خدا کی حجت تمام ہو چکی، نشانی

بالکل واضح ہو گئیں اور اس آیت کی تاویل ہماری توقع کے مطابق سامنے آچکی ہے: "وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ... الشَّاكِرِينَ" (آل عمران آیت ۱۴۴) ترجمہ آیت: "اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔"

واللہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے اور میرے پدر بزرگوار قتل کیے جا چکے، لوگوں کے دلوں میں وساوس شیطانی آواز دینے لگے، فتنوں کے کوڑے کاٹیں کاٹیں کرنے لگے، تم لوگوں نے سنت رسول کی مخالفت کی۔ ہائے افسوس، یہ فتنہ بھی کتنا بہرا اور اندھا ہے کہ کسی کی بات نہیں سنتا اور کسی آواز پر لبیک نہیں کہتا۔ نفاق کی بات ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مخالفین اپنے پرچم ہر طرف لیے چکر بگا رہے ہیں مارقین کی فوجیں عراق و شام سے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ لہذا اللہ تم پر رحم کرے واضح روشنی فیض رساں علم، کبھی نہ بچھنے والے چراغ اور کبھی نہ چھیننے والے حق کی طرف دوڑ پڑو۔

اتہا الناس! خواب غفلت سے چونکو۔ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ اور روئیدگیلا اگا یا ہے اور اس کو غفلت کی ردا اڑھائی۔ اگر تم میں سے ایک گروہ بھی صفائی قلب و خلوص نیت سے، جس میں نفاق کا کوئی دھبہ اور افتراق کا کھوٹ نہ ہو تو میں قدم قدم پر ان سے تلوار کے ساتھ جنگ کروں گا ان کی تلواروں اور نیزوں اور سواروں کو آگے بڑھنے سے روک دوں گا۔

اللہ تم پر رحم کرے، بولو کیا کہتے ہو؟ مگر اس آواز پر کسی نے لبیک نہ کہی، سب کے منہ میں جیسے خاموشی کی لہام لگ گئی۔ صرف بیس آدمی مجمع سے اٹھے اور بولے! فرزند رسول! ہمیں مزہ اپنی ذات اور اپنی تلواروں پر اختیار ہے، ہم حاضر ہیں۔ آپ کے حکم کی بخوشی تعمیل کریں گے، آپ کی مرضی پر چلیں گے، لہذا آپ ہمیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ میں نے اسے دانے، ہائیں نظر دوڑائی تو سوائے اُن بیس آدمیوں کے اور کوئی بھی

لبیک کہنے والا نہ تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب مجھے اپنے جبر بزرگوار کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ابتدائی دور میں اگرچہ میرے جد امجد کے ساتھ انٹالیٹس آدمی تھے مگر آپ پوشیدہ طور پر عبادت کرتے تھے اور جب چالیس پورے ہو گئے تو آپ نے اظہار نبوت فرما دیا۔ بس اسی طرح جب میرے پاس بھی اتنی ہی تعداد میں لوگ ہو جائیں گے تو میں بھی راہ خدا میں ایسا جہاد کروں گا جو جہاد کا حق ہے۔

پھر میں نے اپنا سر آسمان کی جانب بلند کیا اور عرض کیا: پروردگارا! (تو دیکھا ہے) میں نے ان لوگوں کو دعوت حق دی، انہیں ڈرایا، انہیں نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا، مگر یہ لوگ میری دعوت حق پر لبیک کہنے کے لیے تیار نہ ہوئے، اور نصرت چھوڑ کر بیٹھ رہے، اور میری اطاعت میں کوتاہی کرنے لگے، اور میرے دشمن کی مدد کرنے لگے۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر اپنا ایسا قہر اور ایسا عذاب نازل کر جو ان ظالموں سے ٹل ہی نہ سکے۔ اور یہ کہہ کر میں منبر سے اتر آیا۔

پھر میں کونے سے نکلا اور مدینہ روانہ ہو گیا۔ اور اب وہ لوگ میرے پاس آئے اور بیان کرنے لگے۔ معاویہ کا لشکر اتبار اور کوفہ آیا، اس نے مسلمانوں کو لوٹا اور ان لوگوں کو قتل بھی کیا جو اُس سے جنگ نہیں کر رہے تھے۔ عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کیا۔

میں نے کہا: تم لوگ بے وفا ہو۔ مگر اس کے باوجود میں نے کچھ لوگ اور ایک فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب بھی میری بیعت کو توڑ کر معاویہ کے ساتھ جا ملے۔ اور وہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام سراپا خون میں ڈوبے اور اپنی معیت میں قتل ہونے والوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اُٹھیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اس حال میں دیکھیں گے تو زار و قطار گریہ فرمانے لگیں گے اور آپ کے گریہ کرنے پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین رو پڑیں گے۔ اور جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھ کر ایسی چیخ ماریں گی کہ زمین اور اہل زمین لرز اُٹھیں گے۔ امیر المومنین امام حسین کے دانے جانب مع امام حسن کے ہوں گے اور حضرت فاطمہ زہرا ان کے بائیں جانب ہوں گی اس طرح

امام حسینؑ آگے بڑھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے سینے سے لگا لیں گے اور فرمائیں گے: "لے حسین میں تم پر قربان اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے۔" اور امام حسینؑ کے اہل جانہ حضرت حمزہؓ شیر خدا ہوں گے اور بائیں جانب حضرت جعفر طیار ہوں گے اور حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت اسد محسن کو لیے ہوئے آئیں گی۔ وہ زار قطار رو رہی ہوں گی اور حضرت محسن کی ماں فاطمہ زہرا کہیں گی: "خواتین آیت: "هَذَا..... فَوَعَدَاؤُنَّ" (انبیاء آیت) حوالہ آیت: "يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَمَّا أَبْعِيدًا" (سورہ آل عمران آیت) ترجمہ: "یہ ہے تمہارا (وہ) دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔" (انبیاء آیت ۳) ترجمہ: "جس دن ہر نفس ہر نیک عمل کو جو اس نے کیا، اور ہر بُرے عمل کو جو اس نے کیا موجود پائے گا تو وہ، آرزو کرے گا کہ لے کا ش، میرے اُس کے مابین ایک طویل دوری ہوتی (اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے) ترجمہ روایت: یہ بیان کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام استقدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آنکھ کو کبھی خوشی دیکھنا نصیب نہ کرے جو اس ذکر پر آنسو نہ بہائے۔ پھر مفضل بھی دیر تک روتے رہے۔ پھر عرض کرنے لگے: مولا وا قایمیرے! ان آنسوؤں کا کیا اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: بے حساب، اگر یہ آنسو کسی حق شناس کی آنکھوں سے نکلیں۔ مفضل نے پھر عرض کیا: آپ اس آیت "وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ" (التکویر: ۸) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟ (التکویر آیت ۹) کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ ترجمہ آیت: اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ ترجمہ آیت: کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔ قال ۴: یا مفضل والمؤودة "والله محسن لأنه متلا غدير فمن قال غير هذا فكذبوه" ترجمہ: آپ نے فرمایا: مفضل "مؤودة" سے مراد بنو محسن ہیں کوئی اور نہیں اور جو اس خلاق کے اسکو جوا کہی

مفضل نے عرض کیا: لے میرے مولا وا قایمیرے! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ قال الصادق ۳: تقوم فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيقول: اللهم انجز وعدك وموعده لي فمن ظلمني وغصبني وضروني وجزعني بكل اولادي، فتبكيها ملائكة السماوات السبع وحملة العرش وسكان السموات ومن في الدنيا ومن تحت اطباق الثرى، صائحين صارحين الى الله تعالى، فلا يبقى احد من قاتلنا وتعلمنا ورضى بما جرى علينا الا قتل في ذلك اليوم الف قتلة دون من قتل في سبيل الله، فانه لا يذوق الموت وهو كما قال الله عز وجل: الآية "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أحياءٌ عند ربهم يُرزقون" فارجح بئنا انتم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوفٌ عليهم ولا هم يُدعون؟" (سورہ آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

ترجمہ روایت: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اس کے بعد) حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گی کہ لے اللہ! تو اپنا وعدہ پورا فرما اور جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا، میرا حق غصب کیا، اور مجھے زرد و کوب کیا اور مجھے میری بہر اولاد کے غم میں رُلایا، تو میرا اور ان کا فیصلہ فرما یہ کلمات سن کر سات آسمانوں کے فرشتے، حاملان عرش، فضائیں رہنے والے (سکّانِ فضا) اور اہل دنیا اور زمین کے طبقات کے نیچے (تحت الثری میں) جتنی مخلوق ہے وہ سب رونے لگے گی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔ پھر جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا، ہم پر ظلم کیا یا جو ہمارے قتل پر اور ہم پر ظلم کیے جانے پر راضی رہے ہوں گے وہ سب اُس دن ایک ہزار مرتبہ قتل کیے جائیں گے، برخلاف اس کے وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، ان کے لیے موت نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت : اور جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے تم ان ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں (۱۶۹۲) اور وہ اُس سے بہت خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور وہ اُن کے بارے میں بہت خوش ہشاش بشاش ہیں جو ابھی اُن سے نہیں ملے اور انکے پیچھے رہ گئے ہیں کہ اُن پر نہ کوئی خون ہوگا اور نہ ہی وہ آرزوہ خاطر ہوں گے۔ (آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

### رجعت کا ذکر قرآن میں ہے

مفضل نے عرض کیا: مولا! مگر آپ کے شیعوں میں سے بعض لوگ آپ حضرات کی رجعت کے قائل نہیں ہیں؟  
فقال ۴: انما سمعوا قول جدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن سائر الائمة نقول:

الآية ۵: وَلَنذِيْقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَذْيِ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ (سورة السجدة آیت ۲۱)

قال الصادق ۳: العذاب الأذني، عذاب الرجعة والعذاب الأكبر عذاب يوم القيامة -

الآية ۶: يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ - (سورة ابراهيم آیت ۲۸)

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: حالانکہ انھوں نے ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور ہم تمام ائمہ کا قول اس آیت کے متعلق سنا ہے:

ترجمہ آیت ۵: اور یقیناً ہم انہیں عذابِ ادنیٰ کا مزہ چکھائیں گے عذابِ اکبر کے علاوہ۔ (السجدة آیت ۲۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت کے زمانے کا عذاب ہے۔ اور "عذابِ اکبر" سے مراد قیامت کے دن کا

عذاب ہے۔ جس میں زمین و آسمان بدل دیے جائیں گے۔ یعنی

ترجمہ آیت ۶: جس دن زمین غیر زمین میں بدل دی جائے گی اور آسمان بھی، اور سب کے سب:

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! ہم جانتے ہیں کہ آپ حضرات (دگر وہ ائمہ) اللہ تعالیٰ کے اس قول:

(الآية) " نَزَّعَ دَرَجَاتٍ مِّنْ سَاءٍ " (سورة النعام ۸۳)

ترجمہ: " ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔ " نیز فرمایا: " اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ " (انعام ۱۲۴)

ترجمہ: اللہ ہی سب بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دیتا ہے اور نیز فرمایا: " إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَالْإِسْمَاعِيلَ " (آل عمران ۳۳-۳۴)

ترجمہ: " تحقیق اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو تمام جہانوں پر (فوقیت و بیکر) منتخب (برگزیدہ) فرمایا۔ اُن میں سے بعض بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ "

(ان تمام آیات) کے بموجب اللہ کے منتخب بندے ہیں۔

قال الصادق عليه السلام: يا مفضل! فأين نحن في هذه الآية؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اس قرآن میں ہمارا ذکر کہاں ہے؟

مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم! یہ مندرجہ ذیل آیت بتاتی ہیں۔ پہلی آیت: " إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا

السَّبِيحُ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآلِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ. (آل عمران ۶۷)

ترجمہ آیت: " بیشک ابراہیم سے قریب ترین انسانوں میں وہی لوگ ہیں جو اُن کی اور اس نبی کی اور اُن کی جو ایمان لائے پیروی کرتے ہیں اور اللہ مومنوں

کا دل ہے۔

دوسری آیت: " مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ ه (الحج آیت ۵)

ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے) تیسری آیت: قول حضرت ابراہیم ہے: " وَأَجِيبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ " (سورة ابراهيم ۳۵)

یعنی: (اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بت پرتی سے اجتناب کی تلقین کر) اور ہم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چشم زدن کے لیے بھی بت و

مورت کی پرستش نہیں کی اور نہ کبھی شرک کیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

”وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ  
 قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۗ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۗ  
 قَالَ لَا يَنْبَغُ لِي عِبَادَةُ الظَّالِمِينَ ۗ“ (سورہ بقرہ: آیت ۱۲۴)

ترجمہ آیت: ”اور جب ابراہیم کی آزمائش ان کے رب نے چند کلمات سے کی اور وہ ان میں پورے اترے تو اُس (اللہ) نے فرمایا: بیشک میں نے تمہیں لوگوں کا امام قرار دیا۔ انہوں (ابراہیم) نے عرض کیا: اور میری اولاد میں سے (کس کو یہ عہدہ امامت عطا ہوگا؟) اُس (اللہ) نے فرمایا: میرا عہد (یہ عہدہ امامت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔“

اس آیت میں عہد سے مراد عہدہ امامت ہے جو کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔ آپ نے فرمایا: اے مفضل! تمہیں کیسے معلوم کہ ظالم کو عہدہ امامت نہ ملے گا؟ مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! میرا امتحان نہ لیجیے، اس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے، میرے علم کو نہ آزمائیے، اس لیے کہ یہ علم تو ہیں آپ ہی حضرات سے ملا، آپ حضرات سے تو ہم نے فیض حاصل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم سچ کہتے ہو۔ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سلسلے میں عطا فرمائی ہے اگر تم اس کا اعتراف نہ کرتے تو آج تم ایسے نہ ہوتے۔

پھر فرمایا: اچھا مفضل! یہ بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہ کہاں ہے کہ کافر ظالم ہے؟ مفضل نے عرض کیا: جی ہاں اے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ“ (سورہ البقرہ آیت ۲۵۴)

اور کافروہ ہیں جو ظالم ہیں۔  
 ”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ“

”اور کافر ہی وہ ہیں جو فاسق ہیں“  
 اور جس نے کفر اختیار کیا، فسق کیا یا ظلم کیا اُس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا امام نہیں بنائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم نے بڑی اچھی بات کہی۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم لوگ ہماری رجعت کے کس طرح قائل ہو جبکہ ہمارے مقصد بنی شیعہ اور رجعت کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی ملک و سلطنت واپس دگا

لے یہ آت نہیں ہے بلکہ سورہ ماورہ کی ۲۲ ویں آیت سے مفہوم لیا گیا ہے

اور امام جہری علیہ السلام کو بادشاہ بناوے گا مگر ان لوگوں پر وائے ہو ہماری سلطنت اور ہمارا ملک ہم سے چھینا ہی کب گیا جو وہ ہمیں واپس کرے گا۔

مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم آپ حضرات کی سلطنت اور ملک آپ سے ہرگز چھینا نہیں گیا۔ اس لیے کہ آپ حضرات کا ملک و سلطنت تو نبوت، رسالت اور وصایت اور امامت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اگر ہمارے شیعہ قرآن میں تذبذب اور غور و فکر کرتے تو ہمارے فضائل میں کبھی شک نہ کرتے، کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے:

الآیة: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ  
 وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۗ وَنَمَكِّنَ  
 لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا  
 مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ“ (سورہ القصص آیت ۲۵-۶)

ترجمہ آیت: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس کا انہیں ڈر تھا۔“

واللہ یا مفضل! ان تنزیل هذه الآية في بني اسرائيل وتاويلها فينا وان فرعون وهامان تميم و عدي

ترجمہ: خدا کی قسم اے مفضل! مندرجہ آیت اگرچہ بنی اسرائیل کے قصے میں نازل ہوئی ہے مگر اس کی تاویل ہم لوگوں میں ہے اور فرعون و ہامان بنی تميم و عدي کے ہیں (یعنی فلان فلان)

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! متع کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

قال الصادق: المتعة حلال طلق والشاهد بها قول الله عز وجل  
 الآية: ”وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّصْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ  
 أَوْ أَكْنُتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَتَّكُمُ سِتْرًا لَّوْ تَلَّنَّ  
 وَلَكِنْ لَّا تُؤَاغِدُوهُمْ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا“

(سورہ البقرہ: ۲۳۵)

## اللہ نے تمتعہ کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے

قال الصادق: " والمتعة التي أحلها الله في كتابه واطلقها الرسول عن الله لسائر المسلمين فهي قوله عز وجل: **الْأُيَةُ** "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مِمَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ وَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا "

(سورة النساء آیت ۲۴)

والفرق بين المزووجة والمتعة ان للزوجة صداقا وللمتعة اجرة فتمتع سائر المسلمين على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله في الحج وغيره، وایام آبی بکر، وأربع سنين في أيام عمر، حتى دخل على أخته عفرا فوجد في حجرها طفلا يرضع من ثديها فنظر إلى درة اللبن في فم الطفل فأغضب وأرعد وأربد وأخذ الطفل على يده وخرج حتى اتى المسجد، وراق المنبر وقال: " نادوا في الناس إن الصلاة جامعة، وكان غير وقت صلاة يعلم الناس أنه لا مريداه عمر فحضر وقال: " معاشر الناس من المهاجرين والانصار واولاد قحطان من منكم يحب أن يرمى المحرمات عليه من النساء ولها مثل هذا الطفل؟ قد خرج من احشائها وهو يرضع على ثديها وهي غير متبعلة؟ فقال بعض القوم: ما نحب هذا؟ فقال: الستم تعلمون أن أختي عفرا بنت خيثمة أقمى وابت الخطاب غير متبعلة؟ قالوا بلى، قال فإني

دخلت عليها في هذه الساعة، فوجدت هذا الطفل في حجرها فناشدتها أتى لك هذا؟

فقالت: تمتعت -

فاعلموا سائر الناس! إن هذه المتعة التي كانت حلالا للمسلمين في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله قد رأيت تحريمها، فمن أبى ضربت جنبيه بالسوط فلم يكن في القوم منكر قوله: ولا راد عليه، ولا قائل لا يأتي رسول بعد رسول الله أو كتاب بعد كتاب الله - لانقبيل خلافك على الله وعلى رسوله وكتابه - بل سلوا ورضوا -

ترجمہ

"آپ نے فرمایا: تمتعہ حلال ہے اور جائز ہے، اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو حلال قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت تمام مسلمانوں کو دی، چنانچہ سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں ہے کہ: **ترجمہ آیت:** " اور وہ عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) جو کسی اور کے نکاح میں ہوں سوا ان کے جو تمہاری ملکیت ہو جائیں۔ اللہ کے اس تحریری حکم کی پابندی تم پر واجب ہے اس کے ماسوا (سب عورتیں) تم چلال ہیں، بشرطیکہ تم انھیں نیک نیتی سے اپنے اموال کے عوض (مہر ادا کر کے) حاصل کرو نہ کہ بدکاری کی غرض سے، اور ان میں سے جن عورتوں سے تم نے تمتعہ کیا، انھیں ان کے مہر جو تم نے مقرر کیے ہیں ادا کرو اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم باہمی رضامندی سے مہر مقرر کرنے کے بعد اس (مہر کے) معاملہ میں کوئی بھوتہ کر لو۔ بیشک اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔ "

ترجمہ روایت: اور زین مزوجہ اور زین ممتوعہ میں فرق یہ ہے کہ مزوجہ کے لیے مہر ہوتا ہے اور ممتوعہ کے لیے اجرت -

چنانچہ: سارے مسلمان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج وغیرہ کے موقع پر اور پورے عہد حضرت ابوبکر میں اور چار سال تک حضرت عمر بن خطاب کے

دور میں متعہ کرتے رہے، مگر ایک دن حضرت عمرؓ اپنی بہن عفرہ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اس کی گود میں ایک بچہ ہے جسے وہ دودھ پلا رہی ہے اور اس کی پستان بچے کے منہ میں ہے۔ یہ دیکھ انھیں غصہ آیا اور بہت غرتے اور گرجے اور بچے کو اس کی گود سے لیکر مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ گئے اور حکم دیا کہ نماز جماعت کے لیے اذان کہو، حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ تھا اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عمرؓ نے کسی اہم کام کے لیے بلا یا ہے۔ اس لیے لوگ فوراً جانپنچے تو انہوں نے مجمع سے کہا:

اے گروہِ ماجربین و انصار و اولادِ قحطان! تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ ان کی محرم عورتوں (بہن بیٹیوں) کے اس طرح کا لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کو دودھ پلائے جبکہ ابھی وہ شوہر دار بھی نہ ہو؟

بعض لوگوں نے کہا: نہیں، ہمیں تو یہ بات پسند نہیں ہے۔  
حضرت عمرؓ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ میری بہن عفرہ جو میری ماں خیمہ اور میرے باپ خطاب کی بیٹی ہے اور وہ ابھی غیر شوہر دار ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔  
وہ بولے: کہ میں ابھی اس کے پاس گیا تھا تو دیکھا کہ یہ بچہ اس کی آغوش میں ہے۔ تو میں نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ بچہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟  
اس نے جواب دیا کہ میں نے متعہ کیا تھا۔

اب آپ سب لوگ سن لیں کہ یہ متعہ جو عہدِ رسولؐ میں حلال تھا اس کو میں حرام قرار دیتا ہوں اور جو اس کی حرمت سے انکار کرے گا میں اس کی پشت پر کورے لگا دوں گا۔ لہذا ان کے گودوں کے خوف سے سب نے تسلیم کر لیا کسی کو انکار کی جرأت نہ ہو سکی، اور نہ کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول یا قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئی جو اس کے حکم کو منسوخ کر دے۔ لہذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کے خلاف تمہارا حکم نہیں مانتے، بلکہ سب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا و آقا! متعہ کے لیے کیا شرائط ہیں؟

آپ نے فرمایا: اس کے لیے ستر شرائط ہیں جس نے ان میں سے کسی ایک شرط کے بھی خلاف کیا متعہ کرے، اس نے خود زنا کر لیا۔

الغرض اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

پھر میرے جد حضرت علی بن ابیہاشم اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ انھیں اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی اُمت کے ہاتھوں جو ان پر ظلم ہوئے تھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر میں کھڑا ہوا جاؤں گا اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ میرے ساتھ منصور دوانیقی نے ظلم کیے ہیں ان کی شکایت کروں گا۔

پھر میرے فرزند موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہارون الرشید نے جو ظلم ان پر روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مامون الرشید نے جو کچھ ظلم ان کے ساتھ روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر محمد بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مامون الرشید کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن محمد کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متوکل کے ظلم و جور کی شکایت کریں گے۔

پھر حسن عسکری بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد بزرگوار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معتز باللہ کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر جہداری کھڑے ہوں گے جن کا نام میرے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا، اور ان کے جسم پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیدیں ہوں گی جو جنگ میں آپ کے دندان مبارک دہن مبارک سے جد ہونے کے وقت خون سے تر ہو گئی تھی۔ فرشتے ان کے جلوں ہوں گے اور وہ اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے اے جد بزرگوار! آپ میرے اوصاف بھی (انچا اُمت سے) بیان فرما کر گئے تھے، میرے بارے میں لوگوں کی

رہنمائی فرما گئے تھے، میرا نام و نسب بتا دیا تھا، اور آپ نے میری کنیت تک بیان فرمادی تھی مگر اس کے باوجود آپ کی اُمت نے مجھے ماننے سے انکار کیا، کشتی پر اتر آئی اور لوگ کہنے لگے کہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوئے، وہ کب تھے اور کہاں تھے اور اب کہاں ہیں؟ وہ کب ہوں؟ اور کہاں ہوں گے؟ اور اگر

رہے بھی ہوں گے تو اب تک مر چکے ہوں گے اور اب تو ان کی اولاد بھی کوئی نہیں ہے

اور اگر وہ صحیح ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تاخیر کیوں کرتا۔ میں یہ سب کچھ سن کر صبر کرتا رہا، مگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم ظہور دے دیا ہے لے چیز بزرگوار! یہ سب کچھ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

”حمرا س خدا کی جس نے ہم سے اپنا کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں ساری زمین کا وارث بنایا اور اب ہم جنت میں جہاں جا رہے ہیں گئے رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے یہ کتنا عمدہ بدلہ واہم ہے۔“

پھر فرمائیں گے: **جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ**: اللہ کی طرف سے نصرت آگئی اور فتح ہوگی

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول سچ و حق ہے: **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالرُّسُلِ** (توبہ: ۳۳) ترجمہ آیت: ”وہ وہی ذات (واقف) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں

کو کتنا ہی ناگوار گذرے!“

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: **أَنَا فَتَحْنَا لَكَ..... نَصْرًا مَزِيدًا** (فتح: ۱۰۱)

ترجمہ آیت: ”بیشک اُسے آپ کو فتح میں عطا فرمائی، تاکہ اللہ آپ کی انگی

پھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرما دے

اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپ کو

شاندار کامیابی عطا فرمائے۔“

”

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نسا گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”یا مفضل! اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ حَتِّنِي ذُنُوبِ

شِيْعَةَ اَخِي وَاَوْلَادِي الْاَوْصِيَاءِ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ اِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَلَا تَقْضِ حَتِي بَيْنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ

شِيْعَتِنَا فَحْتَلَهُ اللَّهُ اَيَاهَا وَعَفَّرَ جَمِيعًا۔“

ترجمہ روایت: ”اے مفضل رسول اللہ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء کے

شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تاقیامت اگلے اور پچھلے چھ پر ڈال دینا مگر انبیا و رسولین کے سامنے

مجھے شرمندہ نہ کرنا تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا۔“

مفضل کا بیان ہے کہ یسین کر میں دیر تک روتا رہا پھر عرض کیا: میرے مولا!

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم ہم لوگوں پر آپ حضرات کے صدقے میں ہے۔

آپ نے فرمایا: ”یا مفضل! ما هُوَ اِلَّا اَنْتَ وَاَمْثَالُكَ بَلِيَّ يَا مَفْضَلُ! لَا

يَحْدِثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ اَصْحَابُ الرَّحْصِ مِنْ شِيْعَتِنَا

فَيَتَكَلَّمُونَ عَلَيَّ هَذَا الْفَضْلُ، وَيَتَرَكُونَ الْعَمَلَ فَلَا يَفْعَلُونَ

عَنْهُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا لِأَنَّا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَبِنَا

الْأُيَةِ: ”لَا يَشْفَعُونَ اِلَّا لِمَنْ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ خَشِيَّتِهِ مُشَفِّقُونَ“

(سورة الانبياء: ۲۸)

ترجمہ روایت: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! وہ شیعہ تم اور

تم جیسے ہی لوگ ہیں، مگر یہ حدیث ہمارے شیعوں میں سے اصحابِ رحص نے

سے بیان نہ کر دینا، ورنہ وہ عمل ترک دیں گے اور پھر انہیں اللہ کے

غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا کیونکہ ہم بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ

نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”وہ سفارش نہیں کرتے مگر اُس کے لیے جس سے وہ راضی ہو اور

وہ اللہ کے خوف سے خائف و لرزاں رہتے ہیں۔“ (الانبياء: ۲۸)

”

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“

(تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے۔) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو تمام ادیان پر غالب نہیں آئے؟

امام صادق نے فرمایا: یا مفضل! لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الدین کلہ

ما كانت مجرسيّة ولا يهوديّة ولا صابئيّة ولا نصرانيّة

ولا فرقة ولا خلاف ولا شك ولا شرك ولا عبدة اصنام

ولا اوثان ولا اللات والعزى ولا عبدة الشمس والقمر

ولا النجوم ولا النار ولا الحجارة ، وانما قوله: ”لِيُظْهِرَهُ

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ في هَذَا الْيَوْمِ وَهَذَا الْمَسَدِيِّ وَهَذِهِ

الرَّجْعَةَ وَهُوَ قَوْلُهُ: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كَلِمَةً تَبَدَّدتْ

۲۰ ۱۱ ۱۱۱۱ (۳۹۰) اے اصحابِ رحص: کم درجہ کے شیعہ لوگ



(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا:

”مفضل! اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے ادیان پر غالب آجاتے تو دنیا میں نہ کوئی یہودی باقی رہ جاتا، نہ کوئی مجوسی، نہ کوئی صابئی، نہ کوئی نصرانی، نہ یہ فرقے رہ جاتے، نہ کوئی مخالف، نہ کوئی شک کرنے والا، نہ کوئی مشرک، نہ کوئی بت پرست، نہ لات و عزی کو پوجنے والا، نہ سورج اور چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے والا، نہ آتش پرست اور نہ پتھروں کی پوجا کرنے والا باقی رہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے

یہ تو اس دن کے لیے فرمایا ہے جب مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہ رجعت ہوگی اور اسی زمانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

”اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے خالص ہو جائے“ (سورہ انفال ۲۹)

”

مفضل نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے ماخوذ ہے آپ حضرات کے پاس اللہ کی عطا کردہ سلطنت و قدرت ہے آپ حضرات اللہ کے حکم سے بولتے ہیں اور اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

الغرض اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ثم يعود الممدحا الى الكوفة، وتمطر السماء وبها جرادا من ذهب، كما امطره الله في بني اسرائيل على ايوب، ويقسم على اصحابه كنوز الارض من تبرها ولجبينها وجوهرها۔“

ترجمہ: ”پھر امام مہدی علیہ السلام کوفہ واپس آئیں گے۔ اور آسمان سے سونے کی دھڑوں کی بارش ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب پر اس کی بارش کی تھی۔ اور آپ اپنے اصحاب پر زمین کے خزانے سونے چاندی اور جو اہرات تقسیم فرمائیں گے۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مرجائے اور اس پر انہوں کا یاغیوں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟  
قال الصادق ع: اول ما يبتدىء الممدحا عليه السلام ان ينادى في جميع العالم: اذ من له عند احد من شيعتنا دين فليذكره حتى يرد الشومة والخرولة فضلا عن القناطير المقنطرة من الذهب والفضة والاملاك فيوقه اياها۔“

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرادیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ ہر شخص کی ایک گانٹھ یا راتی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعوں پر کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادق ع: يأتي القائم عليه السلام بعد ان يطأ شرق الارض وغربها، الكوفة ومسجدها ويهدم المسجد الذعي بناء يزيد بن معاوية لعنة الله لما قتل الحسين بن علي عليه السلام و (وهي مسجد ليس لله ملعون ملعون من بناه)  
ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسمار کرادیں گے جس کو يزيد بن معاویہ لعنة اللہ علیہ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔“

”

مفضل نے عرض کیا: مولا! حضرت امام قائم علیہ السلام کی مدت حکومت کتنی ہوگی؟

قال ع: ”قال الله عز وجل:

الآية: ”فَبَيْنَهُمْ شِقَقٌ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقَقُوا فَفِي النَّارِ لَمَّا زِفِيمًا زَفِيرًا وَ شَقِيقٌ خَلِيدٌ فِيهَا مَا كَادَ امْتِ“

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ  
 فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ • وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي  
 الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ  
 إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ لَعَنَّا أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 وَالْمَجْدُودُ الْمُقَطَّوعُ " اسی عطاء غیر مقطوع عنہم بل  
 ہو دائم ابد و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع ، و امر لا  
 یبطل الا باختیار اللہ و مشیتہ و ارادہ الی الی لا یعلیہا  
 الا ھو ؛ ثُمَّ الْقِيَامَةُ وَمَا وُصِفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
 النَّبِيِّ وَالْإِسْلَامِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا •  
 ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :  
 ترجمہ آیت : پس ان میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ۔ اور  
 وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم داخل ہوں گے اور وہاں ان کے  
 لیے آہیں بسکیاں ( چیخ و پکار ) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے  
 جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو  
 منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے ۔  
 اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں  
 جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں ، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار  
 کو منظور ہو۔ ( اس کی یہ ) عطا منقطع نہیں ہوگی ۔  
 اس آیت میں " محمد و ذ " کے معنی " منقطع " کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں  
 کے لیے مسلسل اور غیر منقطع ہوگی ، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت  
 ختم نہ ہوگی ، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الہی نہیں  
 ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے ۔  
 پھر اس نے بد قیامت آئے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے  
 اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے ۔ اور  
 اللہ کی رحمت مارل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر  
 جو نبی ہیں اور آپ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام

# بَحَارُ الْاَنْوَارِ



## باب ۲۹

### بِسْتِ وَنَهْمِ



زَمَانَةُ رَجَعَتِ اَمَامَتَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ  
 فَعَالٌ بِمَا يُرِيدُ • وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي  
 الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا  
 إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ مَا عَطَاءٌ غَيْرُ فَجْدُ وَذِهِ (هُدَايَاتِ ۵۰ آتِ ۱۰۱)

والمجدوذ المقطوع ای عطاء غیر مقطوع عنہم بل  
 ہو دائم ابداً و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع ، و امر کا  
 یبطل الا باختيار الله و مشیتہ و ارادته التي لا یعلمها  
 الا هو ؛ ثم القيامة و ما وصفه الله عزوجل في كتابه  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
 النَّبِيِّ وَالْإِسْلَامِ الطَّاهِرِينَ وَالسَّلَامَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا •

ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :  
 ترجمہ آیت : پس ان میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ۔ اور  
 وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں ان کے  
 لیے آپہں بسکیاں (سج و پکار) ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے  
 جتنک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو  
 منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے ۔  
 اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں  
 جتنک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں ، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار  
 کو منظور ہو۔ (اس کا یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی ۔

اس آیت میں "فجدوذ" کے معنی "مقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں  
 کے لیے مسلسل اور غیر مقطوع ہوگی ، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت  
 ختم نہ ہوگی ، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الہی نہیں  
 ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے ۔

پھر اس نے بد قیامت آئے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے  
 اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے ۔ اور  
 اللہ کی رحمت لارل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر  
 جو نبی ہیں اور آپ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام ۔

# بَابُ الْأَنْوَارِ



## بَابُ

## بِسْتِ وَنَهْمِ



زَمَانَةُ رَجْعَتِ مَا قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

## باب ۲۹ زمانہ رجعت امام قائم علیہ السلام

① رجعت صرف مومن خالص اور خالص مشرکین کے لیے ہے

سعد نے ابن عسبی و ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے البزنطی سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے حمران بن اعین اور ابوالخطاب دونوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

يقول ۴: "أول من تنشق الأرض عنه ويرجع إلى الدنيا الحسين بن عليّ عليه السلام وإن الرجعة ليست بعامة وهي خاصة لا يرجع إلا من محض الايمان محضاً او محض الشرك محضاً"

ترجمہ: "سب سے پہلے جس کے لیے زمین قبرشٹن ہوگی اور دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے وہ حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام ہوں گے۔ رجعت عام نہیں ہوگی، بلکہ خاص لوگوں کی رجعت ہوگی۔ صرف خالص مومن اور خالص مشرک کی دنیا میں دوبارہ رجعت ہوگی۔" (منتخب البصائر)

② حضرت رسول اللہ اور حضرت امیر المؤمنین کی رجعت

بہذا الاسناد: حماد سے، انہوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسی مقدس ذات سے سنا جن کی صداقت میں مجھے شک و شبہ نہیں یعنی حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے۔ آپ نے فرمایا کہ "ان رسول اللہ وعلیاً سید جنان" ترجمہ: "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔"

## حجرت و طاعت کا ذکر رجعت چھوڑو تالیف انسان کرو۔ دل آزاری نہ کرو

③

بہذا الاسناد: حماد سے، انہوں نے فضیل سے، فضیل نے حضرت ابی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال ۲: "لا تقولوا الجبت و الطاغوت، ولا تقولوا الرجعة، فان قالوا لكم فاتكم قد كنتم تقولون ذلك فقولوا: أما اليوم فلا نقول، فان رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم قد كان يتألفن الناس بالمائة ألف درهم ليكفوا عنه فلا تتألفونهم بالكلام؟"

ترجمہ: "تم لوگ یہ نہ کہو کہ جبت و طاغوت (بے دین اور شرک) دونوں اس دنیا میں دوبارہ واپس کیے جائیں گے۔ اور اگر کوئی تم لوگوں سے کہے کہ تم تو اسی کے قائل تھے، تو ان سے کہہ دو کہ آج ہم لوگ یہ نہیں کہتے۔ اس لیے کہ خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک لاکھ درہم دے کر لوگوں کی تالیف کیا کرتے تھے۔ پھر کیا تم لوگوں کی تالیف کلام و زبان سے بھی نہ کرو گے۔"

(منتخب البصائر)

④ سوالی رجعت قبل از وقت ہے

اسنی اسناد: حماد سے، انہوں نے زرارة سے اور زرارة نے بیان کیا ہے کہ میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

فقال ۳: "ان هذا الذي تسألون عنه لم يجرى أوانه وقد قال الله عز وجل: "بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعَلَمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ" (يونس - ۳۹)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جو باتیں تم دریافت کر رہے ہو ابھی ان کا وقت نہیں آیا ہے چنانچہ، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "بلکہ انہوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی ان کے پاس نہیں آئی تھی۔" (منتخب البصائر)

### ۵ ہر مومن کے لیے رجعت ہے

سعد نے ابن یزید، و ابن ابی الخطاب و الیقطنی و ابراہیم بن محمد جمیعاً سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے محمد بن الطیار سے، اور انہوں نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

” وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا “ (سورہ نمل ۸۳)

ترجمہ: (اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے) کی تفسیر میں فرمایا: لیس احد من المؤمنین قتل الا سیرج حتی یموت ولا احد من المؤمنین مات الا سیرج حتی یقتل۔

ترجمہ روایت: ”مؤمنین میں سے ہر ایک اگر وہ قتل کیا گیا ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور پھر وفات پائے گا، یا اگر وفات پا گیا ہے تو دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے اور قتل کیا جائے گا۔“

(منتخب البصائر)

### ۶ اہل عراق منکرین رجعت ہیں

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انہوں نے الاہوازی سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے الحسین بن المختار سے، انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا اہل عراق رجعت کے منکر ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں

آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں پڑھا ہے؟

” وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا “ (سورہ نمل ۸۳)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)

(منتخب البصائر)

### ۷ حران بن اعین اور میسر بن عبدالعزیز کی رجعت

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انہوں نے البزنطی سے، انہوں نے حسین

بن عمر بن یزید سے، انہوں نے عمرو بن اَبان سے، انہوں نے ابن بکیر سے اور ابن بکیر نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال ۳: ”كَأَنِّي بَحْمَرَانَ بْنِ أَعِينٍ وَمَيْسَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْبِطَانِ النَّاسَ بِأَسْيَافِهَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ“

آپ نے فرمایا ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (زمانہ رجعت میں) حران بن اعین اور میسر بن عبدالعزیز صفا و مروہ کے درمیان اپنی تلواروں سے لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر رہے ہیں۔“

(منتخب البصائر)

### ۸ ”قتل فی سبیل اللہ“ سے مراد

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے عبد اللہ بن المغيرة سے انہوں نے ایک شخص سے، اُس نے جابر بن یزید سے اور جابر نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

” وَ لَكِنَّ قَتْلَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتَمَّرًا “ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۶)

اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مرجاؤ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

” یا جابر! اُنڈری ما سبیل اللہ؟“

اے جابر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”سبیل اللہ“ کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں، بخدا میں تو اتنا ہی علم ہے جتنا آپ حضرات سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: القتل فی سبیل علی علیہ السلام و ذریتہ، فمن قتل فی ولایتہ قتل فی سبیل اللہ، و لیس احد یؤمن بهذه الآية الا وله قتلة و میتة، انه من قتل ینشر حتی یموت، و من مات ینشر حتی یقتل۔“

ترجمہ: ”قتل فی سبیل اللہ سے مراد فی سبیل علی علیہ السلام اور ان کی ذریت ہے۔ جو شخص ان کی دوستی میں قتل ہوا سمجھ لو کہ وہ فی سبیل اللہ قتل ہوا، اور جو شخص بھی اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے قتل

بھی ہے اور موت بھی۔ لہذا جو شخص قتل ہوا وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے گا تا ایک

اُس کو موت آئے اور جس کو ان کی دوستی میں موت آئی وہ دنیا میں دوبارہ آئے گا تا قتل ہوا۔ (منتخب البصائر)

\* ابن مغیرہ سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (تغییر عیاشی)

## ۹) تمام انبیاء رجعت فرمائیں گے

سعد نے ابن عبینی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے فیض بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ ؕ أَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ط قَالُوا ؕ بَلَىٰ قَدْ أَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوا ؕ وَإِنَّا لَمَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ؕ“ (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تمہیں فرور اس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور فرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اس نے کہا، کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس (عہد) پر میرا وجہ اٹھا لو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس نے کہا۔ پس گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔“

کی تلاوت کرتے اور فرماتے ہوتے سنا کہ اس آیت میں ”لَيُؤْمِنُنَّ بِهِ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور ”وَلَيَنْصُرُنَّ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ انبیاء امیر المؤمنین حضرت علیؑ کی مدد فرمائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ انبیاء حضرات امیر المؤمنین کی مدد فرمائیں گے؟

قال: نعم والله من لدن آدم فرمام جبراً، فلم يعث الله نبياً ولا رسولا الا رجع جميعهم الى الدنيا حتى يقاتلوا بين يدي علي ابى طالب امير المؤمنين عليه السلام۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم، حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت خاتم تک جتنے

انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ حضرت علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد کریں۔“

نوٹ: مذکورہ بالا روایت ابی نے ابن ابو عمیر سے، انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ نمبر (۲۳) میں روایت کی ہے۔ جو (تفسیر علی بن ابراہیم) میں بیان ہوئی ہے۔

## ۱۰) يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ اہ کی تفسیر

سعد نے ابن (ابی) الخطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار ابن مسروق سے، انہوں نے المنخل بن جمیل سے، انہوں نے جابر بن یزید سے اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر آیت ۲۱) کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بذلك محمدًا صلى الله عليه وآله وقيامه في الرجعة بينذر

فيسأ:-“

وقوله: ”إِنَّمَا لِحُدَىٰ الْكُبْرَىٰ نَذِيرًا“ (مدثر- آیت ۲۶) یعنی محمدًا صلى الله عليه وآله ”نَذِيرًا لِلنَّاسِ“ في الرجعة وفي قوله: ”إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ“ (السبا- آیت ۷۸) (منتخب البصائر)

ترجمہ: فرمایا: ”مدثر“ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ”قُمْ فَأَنْذِرْ“ یعنی آپ کا قیام زمانہ رجعت میں ہوگا جس میں آپ لوگوں کو ڈرنے کے لیے کھڑے ہوں گے۔

اور اللہ کا قول: ”إِنَّمَا لِحُدَىٰ الْكُبْرَىٰ نَذِيرًا لِلنَّاسِ“ (مدثر- ۳۶)

یعنی: محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ رجعت میں بشر کے لیے نذیر ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نَذِيرًا“ (سبأ آیت ۲۸) یہ بھی زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

(منتخب البصائر)

## ۱۱) قیامت سے پہلے دوبارہ حیات پھر موت

ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ :  
 " اِنَّ امير المؤمنين صلوات الله عليه كان يقول : اِنَّ  
 المتدثر هو كائناً عند الرجعة "  
 فقال له رجل : يا امير المؤمنين ! اُحياة قبل القيامة ثم موت ؟  
 قال : فقال له عند ذلك : نعم والله لكفرق من الكفر بعد الرجعة  
 اشد من كفريات قبلها -"  
 ترجمہ : " امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ " متدثر " زمانہ رجعت  
 میں ہونا ہے ۔"

ایک شخص نے عرض کیا : یا امیر المؤمنین ! کیا قیامت سے پہلے دوبارہ حیات ہے  
 اس کے بعد موت ہے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، خدا کی قسم ، زمانہ رجعت میں پہلے سے زیادہ کفر موجود ہوگا۔

## ۱۲) لشکر امیر المؤمنین اور لشکر ابلیس میں جنگ (منتخب البصائر)

سعد نے ابن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے  
 عبد اللہ بن القاسم الحضرمی سے ، انہوں نے عبد الکریم بن عمرو الخثعمی سے  
 روایت کی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرماتے تھے  
 يقول : " اِنَّ ابليس قال : " اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ " (اعراف - ۱۵)  
 فاجاب الله ذلك عليه . " فَقَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ اِلَى يَوْمِ  
 الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ " " اِنَّكَ اَنْتَ الْوَقْتُ الْمَعْلُومُ ، ظمير ابليس لعنه الله في  
 جميع اشياءه منذ خلق الله آدم الى يوم الوقت المعلوم و  
 هي آخر سنة يكثرها امير المؤمنين عليه السلام  
 نقلت : واشبه الكثرات : قال : نعم . اشبه الكثرات وكثرات ما من  
 امام في قرن الا ويكثر معه البر والفاجر في دهره حتى يدل  
 الله المؤمن (من) الكافر -

فاذا كان يوم الوقت المعلوم كثر امير المؤمنين عليه السلام في  
 اصحابه وجار ابليس في اصحابه ، ويكون ميقاتهم في  
 ارض من اراضي الفرات يقال له : الرُّوحا قريب من  
 كونتكم ، فيقتتلون قتالاً لم يقتتل مثله منذ خلق الله  
 عز وجل العالمين فكأف انظر الى اصحاب علي امير المؤمنين  
 عليه السلام قد رجعوا الى خلفهم القسقرى مائة قدم وكأف  
 انظر اليهم وقد وقعت بعض ارجلهم في الفرات .  
 فعند ذلك يهبط الجبار عز وجل في ظلال من العنمام والملائكة  
 وتضي الامر رسول الله صلى الله عليه وسلم امامه بيده حربة  
 من نور فاذا نظر اليه ابليس رجح القسقرى ناكصاً على  
 عقبيه فيقولون له اصحابه : اين تريد وقد ظفرت ؟  
 فيقول : " اِنِّي ارمي ملائرون . اِنِّي اُخاف الله رب العالمين "  
 فيلحقه الشبى صلى الله عليه وسلم فيطعنه طعنة بين  
 كتفيه ، فيكون هلاكه وهلاك جميع اشياءه فعند  
 ذلك يُعبد الله عز وجل ولا يُشرك به شيئاً ويملك  
 امير المؤمنين عليه السلام اربعاً واربعين الف سنة حتى  
 يلد الرجل من شيعة علي عليه السلام الف ولد من صلبه  
 ذكراً وعند ذلك تظهر الجنة المدهامتان عند  
 مسجد الكوفة وما حوله بما شاء الله .

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے : (ترجمہ)

ترجمہ " ابلیس نے کہا : اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ " (اعراف - ۱۵)  
 (مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے)

تو اللہ نے اسے منظور کیا اور فرمایا : " اِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ اِلَى يَوْمِ  
 الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ " (اعراف - ۱۶) یعنی (مجھے یوم وقت معلوم تک  
 کی مہلت ہے ۔)

لہذا : جب یوم وقت معلوم آئے گا تو ابلیس اپنے تمام لوگوں کو بیکر ظاہر ہوگا  
 جو خلقت حضرت آدم سے بیکر یوم وقت معلوم تک اس کی پیروی کر چکے ہوں

اور یہ آخری جنگ ہوگی جو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اور ابلیس کے درمیان ہوگی۔

میں نے عرض کیا: کیا اس سے پہلے بھی جنگ لڑی جا چکی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا: جیسی ہوں گی اور برابر ہوں گی، اور ہر امام کے اپنے اپنے دور میں نیکی اور بری کی جنگ ہوتی رہے گی۔

اور جب یومِ وقت معلوم آئے گا تو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اپنے اصحاب کو لیکر آگے بڑھیں گے اور ابلیس اپنے اصحاب کو لیکر بڑھے گا اور یہ معرکہ تم لوگوں کے کوفہ کے قریب مقام "روحا" پر ہوگا جو دریائے فرات کے کنارے واقع ہے اور ایسا گھسان کا رن پڑے گا کہ جب سے دنیا ہوئی ایسا رن کبھی نہ پڑا ہوگا۔

چنانچہ: مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ حضرت علی امیر المومنین علیؑ سلام کے اصحاب کو مجبوراً سزاؤں سے بچنے پھینکانا پڑے گا اور ایسا بھی نظر آتا ہے کہ بعض اصحاب کے قدم پیچھے مٹتے دیرتے فرات میں اتر جائیں گے۔

اُس وقت خدا نے قہار و جبار نصرت کے لیے بادلوں سے فرشتوں کی فوج اتارے گا اور حکم خدا پورا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے ہوں گے ان کے ہاتھ میں نور کا ایک نیزہ ہوگا جب ابلیس کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے پیچھے کی طرف بھاگے گا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر اُس کے لشکر والے کہیں گے کہ کیوں بھاگتے ہو تم فتویاب و ظفریاب ہو رہے ہو؟

وہ جواب دیگا: "انی اسری ما لا ترون انی اخاف اللہ رب العالمین"  
(جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ کر اس کی پشت پر نیزہ ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اُس وقت مرنے والے اللہ کی عبادت کرنے والے رہ جائیں گے اور شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

پھر حضرت امیر المومنین علیؑ سلام جو ابلیس ہزار سال تک حکومت کرتے رہیں گے اور اس عرصے میں شیطان حضرت علیؑ سلام میں سے ہر ایک کے صلب سے ایک ایک ہزار فرزند ترینہ پیدا ہوں گے اس وقت مسجد کوفہ اور اس کے چاروں طرف

"جنتان مدہامتان" دوسری سزا و شاداب باغات ظاہر ہوں گے۔ (منتخب البصائر)

### ۱۳) حضرت امام حسینؑ اور حسابِ خلق

مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ عبداللہ بن القاسم سے، انھوں نے حسین بن احمد المنقری سے، انھوں نے یونس بن ظبیان نے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۴: انّ الّذی یلی حساب الناس قبل یوم القیامة الحسین بن علی علیہ السلام فاما یوم القیامة فاما ہو بعث الی الجنة وبعث الی النار؛

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "روزِ قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام تمام لوگوں کا حساب کتاب کر دیں گے۔ جس قیامت کے دن تو صرف لوگوں کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا۔" (منتخب البصائر)

### ۱۴) سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے

سعد نے ایوب بن نوح اور حسن بن علی بن عبداللہ وغیرہ سے اور انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے، انھوں نے عمران سے اور عمران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال ۴: "انّ اول من یرجع لعمار کما الحسین علیہ السلام فی ملک حتی تقع حاجبہ علی عینیہ من الکبر۔"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے اور اتنے عرصے تک حکومت کریں گے کہ بوڑھے ہو کر آپ کی بھویں لٹک کر آپ کی آنکھوں پر آجائیں گی۔" (منتخب البصائر)

\* سعد نے ابن عیسیٰ اور ابن عبدالجبار اور احمد بن الحسن بن فضال سے اور انھوں نے حسن بن فضال سے، انھوں نے ابو المغزاز سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے سندجہ بالا روایت کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصائر)



☆ اور یہی روایت سعد نے ابن عبّاس سے انھوں نے ابو ہزلی و محمد بن قیس سے اُنھوں نے نضر سے، اُنھوں نے یحییٰ بن حبیب سے، اُنھوں نے معقل بن عثمان سے اُنھوں نے معقل بن خنیس سے اور اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نمبر (۱۹) میں اور روایت نمبر (۵۴) میں بھی سعد و ابن عبّاس و عمر بن عبد العزیز جمیل بن دراج و معقل بن خنیس اور زید شحام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ (بحوالہ منتخب البصائر)

### (۱۵) ہر شخص کی حقیقت سامنے آجائے گی

سعد نے احمد بن محمد سیاری سے، اُنھوں نے احمد بن عبد اللہ بن قبیصہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے، اُنھوں نے اپنے کسی شخص سے اور اس شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُقْتَلُونَ“ (سورۃ الذاریات آیت ۱۳)

کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”يَكْسِرُونَ فِي الْكِبْرَةِ كَمَا يَكْسِرُ الذَّهَبَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ شَيْءٍ إِلَى شِبْهِهُ يَعْنِي إِلَى حَقِيقَتِهِ“

ترجمہ آیت: ”جس دن اُنھیں آگ سے عذاب دیا جائے گا۔“ (الذاریات: ۱۳)

آپ نے فرمایا کہ: ”لوگ زمانہ رجب میں اس طرح تپائے جائیں گے جس طرح آگ میں سونا تپایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر شخص کی حقیقت نکل کر سامنے آجائے گی۔“

### (۱۶) ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا

سعد نے یقطنی سے، اُنھوں نے قاسم سے، قاسم نے اپنے جد حسن سے حسن نے حضرت ابو ابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَتَرْجَعَنَّ نَفُوسٌ ذَهَبَتْ وَلَيَقْتَضَنَّ يَوْمَ يَقُومُ وَمَنْ عَذَّبَ يَقْتَضُ بَعْدَ ابْنِهِ وَمَنْ أُغِيظَ اغَاظَ بَغِيظِهِ وَمَنْ قَتَلَ اقْتَضَ بَقْتَلِهِ وَيُرَدُّ لِمَنْ اَعْدَاوَهُمْ مَعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا بِثَأْرِهِمْ ثُمَّ يَعْمُرُونَ بَعْدَهُمْ ثَلَاثِينَ شَهْرًا ثُمَّ يَمُوتُونَ“

فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ قَدِ ارْكُوا ثَأْرَهُمْ وَشَفَعُوا نَفْسَهُمْ  
وَيَصِيرُ عَدُوَّهُمْ إِلَى أَشَدِّ النَّارِ عَذَابًا ثُمَّ يَوْقِفُونَ  
بَيْنَ يَدَيِ الْجِبَارِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُؤْخَذُ لَهُمْ بِحَقِّ قَوْمِهِمْ -“

(ترجمہ)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: کچھ لوگ جو دنیا سے گزر چکے ہیں دوبارہ دنیا میں رجعت کریں گے اور اپنا قصاص لیں گے جس کو اذیت دی گئی ہے وہ اپنی اذیت کا بدلہ لے گا جس کو ستایا گیا ہے وہ اس ستائے جانے کا بدلہ لے گا جس کو قتل کیا گیا ہے وہ اپنے قتل کا بدلہ (اپنے قاتل سے) لے گا اور بدلے کا قصاص کے لیے اس کے دشمن بھی دوبارہ دنیا میں لائے جائیں گے تاکہ وہ (مظلوم اپنے دشمن سے) اپنا قصاص و انتقام لے سکے اور اس قصاص کے بعد وہ تیس ماہ زندہ رہیں گے اس کے بعد صرف ایک ہی شب میں سب کے سب مرجائیں گے۔ ان کے دلوں کو ٹھنڈک مل جائے گی اور ان کے دشمنوں کو جہنم کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا حق حاصل کریں گے۔“ (منتخب البصائر)

### (۱۷) رجب کا ذکر قرآن میں

مذکورہ اسناد سے حسن بن راشد نے محمد بن عبد اللہ بن حسین سے روایت کی کہ ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت میں حاضر تھا ان دونوں میں باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی اثنا میں میرے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کمرہ (رجب) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

قال: ”اقول فيها ما قال الله عز وجل وذلك ان تفسيرا لها (يعني تفسيرا للكثرة) صار الى رسول الله قبل ان يأتي هذا الحرف بخمسة وعشرين ليلة قول الله عز وجل: ”تِلْكَ اِذَا كُرَّةٌ خَاسِرَةٌ“ (النزعات آیت ۱۲)

اِذَا رَجَلُوا إِلَى الدُّنْيَا وَلَمْ يَقْضُوا ذُحُلَهُمْ -“

قال له الجي: يقول الله عز وجل ”فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ“ فاذا هم بالساهة اي شئ اراد بهذا؟ فقال اذا انتقم منهم وبانت بقية الاربعة

ترجمہ: ”امام نے فرمایا: میں اس کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو اللہ عزوجل فرماتا ہے

ترجمہ آیت: ”(یہ رجعت تو نقصان دہ ہی رہی) (نازعات ۱۲)  
یعنی جب وہ دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے اور اس میں بھی ان کا  
قصاص پورا نہ ہوگا تو وہ کہیں گے۔ (تلك... . . . . . خاسرة)

میرے والد نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟  
(آیت) ”فَانْتُمَا هِيَ سَرْجِرَةٌ وَاحِدَةٌ فَاِذَا هُمُ بِالشَّاهِرَةِ فِي النَّازِعَاتِ“  
(ترجمہ آیت) پس وہ تو ایک جھڑکی ہی ہوگی۔ پھر وہ اچانک بیدار ہوں گے  
آپ نے فرمایا: وہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے اور یقیناً لوگ ابھی نہ سوتے  
ہوں گے اور نہ ان پر موت طاری ہوگی۔“ (ستغیب البصائر)

### زماۃ رجعت میں حکومتِ ائمہ

(۱۸)

سعد نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت رواتہ سے، اس جماعت نے ابن  
ابوعثمان و ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دلمی سے، انھوں نے اپنے والد سے  
روایت بیان کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے قول خدا: ”اِذْ جَعَلْنَا فِيكُمْ اَنْبِيَاءً وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا“ (مائدہ: ۲۰)  
یعنی (جب اُس نے تم میں اپنے انبیاء قرار دیے اور تم کو بادشاہ بنا یا۔)

کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:  
”الانبياء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و ابراهيم واسماعيل و  
ذرّيته، والملوك الائمة عليهم السلام“

قال: فقلت: واعى ملك اعطيتهم؟

فقال: ”ملك الجنة وملك الكوفة۔“

ترجمہ: ”انبیاء سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابراہیم و حضرت  
اسماعیل اور ان کی ذریت ہیں اور ملوک سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔“

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: مگر آپ حضرات کو کونسی ملکیت اور بادشاہت ملی؟  
آپ نے فرمایا: جنت کی بادشاہت اور زماۃ رجعت کی حکومت و سلطنت۔“  
(ستغیب البصائر)

یہ روایت نمبر ۱۴ پر آچکی ہے۔

(۱۹)

### حضرت امیر المومنین صاحب کرات و رجائیں

(۲۰)

کتاب الواحدہ میں محمد بن الحسن بن عبد اللہ اطروش سے، انھوں نے جعفر  
بن محمد بجلي سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے ابن ابوجبران سے، انھوں نے عاصم بن حمید  
سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام روایت بیان کی ہے کہ حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَحَدٌ وَاحِدٌ تَفَرَّدَ فِي وُحْدَانِيَّتِهِ  
ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَصَارَتْ نُورًا ثُمَّ خَلَقَ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ  
مُحَمَّدًا اَصْلًا لِلَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَلَقَنِي وَذَرَّيْتِي۔“

ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَصَارَتْ رُوحًا فَاسْكَنَهُ اللهُ فِي ذَلِكَ النُّورِ  
وَاسْكَنَهُ فِي اَبْدَانِنَا فَنَحْنُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَاتُهُ فَبِنَا احْتَجَّ  
عَلَى خَلْقِهِ، فَمَا زِلْنَا فِي ظِلِّهِ خَضِرَاءُ، حَيْثُ لَا شَمْسُ

وَلَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ، وَلَا عَيْنٌ تَطْرُقُ نَجْدَهُ  
وَنَقْدَسَهُ وَنَسْبَحَهُ۔ وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ وَ

اَخَذَ مِيثَاقَ الْاَنْبِيَاءِ بِالْاِيْمَانِ وَالنُّصْرَةِ لَنَا وَ  
ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ”وَ اِذَا اخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا اتَّيْتُكُمْ  
مِّنْ كَيْسٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ  
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱)

یعنی: لَتُؤْمِنُنَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَتَنْصُرُنَّ وَصِيَّهُ  
وَ سَيْنُورَهُ جَمِيْعًا۔

وَ اِنَّ اللهَ اَخَذَ مِيثَاقِي مَعَ مِيثَاقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْمَ  
بِالنُّصْرَةِ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ، فَقَدْ نَصَرْتُ مُحَمَّدًا اَمْرًا وَ

جَاهَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَتَلْتُ عَدُوَّهُ وَوَفَيْتُ اللهُ  
بِمَا اَخَذَ عَلَيَّ مِنَ الْمِيثَاقِ وَالْعَهْدِ وَالنُّصْرَةِ

لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَمْ يَنْصُرْ فِي اَحَدٍ مِّنْ  
اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، وَذَلِكَ لِمَا قَبِضَهُمُ اللهُ اِلَيْهِ

وسوف ينصروننى ويكون لى ما بين مشرقها الى مغربها وليبعثن الله احياء من آدم الى محمد صلى الله عليه وسلم كل نبي مرسل ، يضرىون بين يدى بالسيف هام الاموات والاحياء والشقلين جميعا فيا عجباً وكيف لا اعجب من اموات يبعثهم الله احياء يلبون زمرة زمرة بالتلبية : لبيك لبيك يا داعى الله قد تخللوا بسكك الكوفة ، قد شهروا سيوفهم على عواتقهم ليضرىون بها هام الكفرة وجبايرهم واتباعهم من جبارة الاولين والآخرين حتى ينجز الله ما وعدهم فى قوله عز وجل :

الآية : " وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا " (سوره النور آيت ۵۵)  
اى يعبدونى آمنين لا يخافون احداً من عبادى ليس عندهم تقية -

وان لى الكرة بعد الكرة ، والرجعة بعد الرجعة وانا صاحب الرجعات والكرات وصاحب الصولات والنقمة والذوات العجيبات وانا قون من حديد ، وانا عبد الله وأخو رسول الله صلى الله عليه وسلم انا أمين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه ووجهه وصراله وميزانه وانا الحاشى الى الله ، وانا كلمة الله التى يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع -

وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا وآياته الكبرى وانا صاحب الجنة واثارها ، اسكن اهل الجنة الجنة و اسكن اهل النار النار ، والى تزويج اهل الجنة

والى عذاب اهل النار ، والى ايب الخلق جميعاً -  
وانا الايب الذى يؤوب اليه كل شى بعد القضاء والى حساب الخلق جميعاً -

وانا صاحب الهبات ، وانا المؤذن على الاعراف - وانا بارز الشمس ، انا دابة الارض ، وانا قسيم النار وانا خازن الجنان وصاحب الاعراف -

وانا امير المؤمنين ويعسوب المتقين وآية السابقين ولسان الناطقين وخاتم الوصيين وارث النبيين ، و خليفة رب العالمين وصراط ربي المستقيم ونسفاطه والحجة على اهل السماوات والارضين وما فيها وما بينهما وانا الذى اوحى الله به عليكم فى ابتداء خلقكم وانا الشاهد يوم الدين وانا الذى علمت علم المنيا والبلايا والقضايا وفضل الخطاب والانساب واستحفظت آيات النبيين انبى المستخفين المستحفظين  
وانا صاحب العصاء والميسم وانا الذى سخرت لى السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والرياح والجبال والبحار ، والنجوم والشمس والقمر ، انا القرن الحديد وانا فاروق الامة وانا السادى وانا الذى احصيت كل شى عدداً بعلم الله الذى اودعنيه وبسره الذى اسره الى محمد صلى الله عليه وآله واسره النبى صلى الله عليه وآله والى وانا الذى انحلنى ربي اسمه وكلمته وعلمه وفهمه -

يا معشر الناس اسألونى قبل ان تفقدونى ، اللهم انى اشهدك واستعديك عليهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ، والحمد لله متبعين امره -

ارشاد الميرزا محمد باقر ( ترجمه )

" بیشک اللہ تعالیٰ احد اور واحد ہے اور وہ اپنی وحدانیت میں بالکل تنہا تھا ، پھر اس کے لب قدرت سے ایک کلمہ نکلا اور وہ نور ہو گیا

پھر اُس نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مجھ اور میری نذرت کو خلق فرمایا۔

پھر لب قدرت سے ایک اور کلمہ نکلا اور وہ روح بن گیا۔ اور اللہ نے اس روح کو اس نور میں ساکن کر کے اُسے ہمارے ابدان میں ودیعت فرمایا لہذا ہم لوگ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اور ہمیں اللہ نے اپنی مخلوق پر حجت بنایا۔ پھر ہم سب سلسل ایک سینرنگ کے سائے میں رہے جبکہ نہ ابھی آفتاب تھا نہ ماہتاب، نہ رات تھی نہ دن تھا اور نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ تھی۔ ہم لوگ اللہ کی عبادت اور اس کی تقدیس و تسبیح کرتے رہے۔ اور کسی مخلوق کے خلق ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ہم لوگوں پر ایمان لانے اور ہماری نصرت کا عہد و پیمان لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْانْبِيَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي . . . . . وَكَتَبْنَا لَهُمْ فِي الْكِتَابِ هَٰذَا صَاحِبِ السُّورَةِ“ (سُورَةُ الْاٰنْجِلِ : ۱۱۱)

ترجمہ آیت: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا کہ جو کچھ تمہیں کتاب حکمت دی جائے، پھر تمہارے پاس کوئی نبی آئے جو تمہارے پاس والی چیز کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت بھی کرنا۔“

یعنی: یہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور یہ سب کے سب ان کے وصی کی نصرت کریں گے۔

اور بیشک اللہ نے مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد لیا کہ ہم دونوں باہم ایک دوسرے کی مدد و نصرت کریں گے۔ چنانچہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت میں اُن کے سامنے جہاد کیا، اُن کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو عہد مجھ سے لیا تھا وہ میں نے پورا کیا، مگر انبیاء اور رسولوں نے میری کوئی نصرت نہیں کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح قبض کر لی تھی، مگر آئندہ وہ لوگ میری مدد کریں گے اور مشرق مغرب تک میری حکومت ہوگی اور حضرت آدم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء و رسل ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں زندہ کر کے بھیجے گا اور وہ ہمارے سامنے نواہ سے جہاد کریں گے۔

مجھے تعجب ہے اور جھلا تھی کیونکہ نہ تعجب ہو کہ اللہ مردوں کو زندہ کر کے منجھو فرمائے گا جو گروہ درگروہ آگے بڑھیں گے اور کہیں گے کہ بیتک لبیک لے اللہ کی طرف دعوت دینے والے! اور وہ اپنی برہمنہ تلواریں اپنے دوش پر رکھے ہوئے کوفہ کی گلیوں اور کوچوں میں پھریں گے تاکہ کافروں اور ظالموں اور ان کے پیروکاروں کے سر قلم کر دیں، خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُس وعدے کو پورا کرے گا جو اُس نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”اللہ نے تم میں سے اُن (لوگوں) کے ساتھ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے، وعدہ فرمایا ہے کہ وہ بالفرد اُن کو زمین میں (اپنا) نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے (اپنا) نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً مستحکم بنائے گا تاکہ اُن کے خون کو اس کے ساتھ بدل دے۔ بس وہ میری ہی عبادت کریں اور وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرائیں“ (النور - آیت ۵۵)

یعنی: وہ لوگ بغیر کسی سے ڈرے ہوئے ہماری عبادت کریں۔ انھیں اُس وقت تقیہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اور میرے لیے کڑے بعد کڑے و رجعت بعد رجعت ہوگی۔ میں صاحبِ رجعات اور صاحبِ کرات ہوں۔ میں صاحبِ صولات (دببہ) اور طاقت والا ہوں اور بار بار انتقام لینے والا ہوں، میں عجیب و غریب دولت و سلطنت والا ہوں، میں فولادی سینگ ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔

میں اللہ کا امین اور اس کا خزینہ دار ہوں، میں راز دار الہی ہوں، میں اُس کا حجاب ہوں، میں وجہ اللہ ہوں، میں صراط الہی ہوں، میں میزان الہی ہوں، میں حاشر خلق ہوں، میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے وہ متفرق کو جمع اور جمع کو متفرق کرے گا۔

میں اسمائے حسنیٰ الہی ہوں اور اس کی اعلیٰ ترین امثال ہوں، میں اللہ کی آیت کہی ہوں میں صاحبِ جنت و نار (تقیہ جنت و جہنم کرنے والا) ہوں۔ میں اہل جنت کو

جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کروں گا۔ میں اہل جنت کی تزویج کروں گا اور اہل جہنم کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ ساری مخلوق ہماری طرف پلٹ کر آئے گی۔ میں وہ مرکز ہوں کہ جہاں ہر شے پلٹ کر آئے گی۔ ساری مخلوق کا حساب و کتاب میرے ذمے ہوگا۔ میں کئی ہیئت والا ہوں، میں مقام اعرف کا مؤذن ہوں، میں آفتاب میں ظاہر ہونے والا ہوں، میں دابۃ الارض ہوں، میں قسیم نار اور خازن جنت ہوں، میں صاحب اعرف ہوں۔

میں ہی امیر المؤمنین، یعسوب المتقین (پر سیزگاروں کا قائد)، سابقین کی نشانی اور لسان ناطقین (حق بولنے والوں کی زبان) و خاتم اوصیاء، اور وارث انبیاء و خلیفہ رب العالمین ہوں، میں اپنے رب کی صراط مستقیم ہوں، میں فسطاط الہی (خیمہ خدا) میں اہل آسمان و اہل زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر حجت الہی ہوں۔

میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہاری ابتداء خلقت میں تم لوگوں پر حجت قائم کی، میں بروز قیامت تم لوگوں پر شہاد ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام منایا و بلا یا، فضل الخطاب و انساب کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے میں انبیاء کی ساری نشانیاں محفوظ کیے ہوئے ہوں۔

میں صاحب عضا اور صاحب میثم ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام بادل و رعد و برق و ظلمت و نور و ہوا و پہاڑ و سمندر و نجوم و شمس و قمر میرے لیے مسخر کر دیے گئے ہیں۔ میں قرن حدید ہوں، میں فاروق امت ہوں میں ہادی ہوں، اللہ کا وہ علم جو مجھے ودیعت ہوا ہے اور وہ اسرار و رموز جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تفویض فرمایا اس کے ذریعے سے ہر شے کی تعداد و شمار سے واقف ہوں۔ میں وہ ہوں کہ مجھے میرے رب نے اپنا اسم اپنا کلمہ اپنی حکمت، اپنا علم اور اپنی فہم عطا فرمایا ہے۔

اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاسکو۔ اے اللہ! میں تجھے ان لوگوں پر اپنا گواہ بنا تا ہوں۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر خدا سے بزرگ و برتر کی عطا کی ہوئی اور ساری حمد اللہ کے لیے ہے۔ (منتخب البھارت)

## ۲۱) وَلَئِذَا أَسْلَمَ... كُرْهًا. كِتَابُ تَفْسِيرِ

صالح بن میثم سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا: (سورہ آل عمران ۸۳) "وَلَئِذَا أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكُرْهًا" (اور اسی کے مطیع ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، خوشی سے اور ناخوشی سے) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"ذَلِكَ حِينَ يَقُولُ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "أَنَا أُولَى النَّاسِ بِهَذِهِ آيَةٍ" وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمِينِهِ بَنِي وَعَدَا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ" (۳۸) لَبَّيْسَ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلَفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَذِبِينَ" (۲۹) (نحل ۳۸-۲۹)

ترجمہ

امام نے فرمایا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب حضرت علی علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں لوگوں میں اس آیت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

آیت: "وَأَقْسَمُوا... كَذِبِينَ" (نحل ۳۸-۲۹) ترجمہ آیت: "اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے کہ) جو مر گیا اللہ اس کو نہیں اٹھائے گا۔ یقیناً اُس کے وعدے کا وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے تھے۔ (سورہ نحل ۳۸-۲۹) (تفسیر عیاشی)

## ۲۲) حضرت علیؑ زمانہ رحمت میں

ابن ولید نے صفار سے، اُصفوں نے ابن عیسیٰ سے، اُصفوں نے علی بن حکم سے اُصفوں نے مامر بن معقل سے، اُصفوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور اُصفوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حمزہ!

قالی، یا ابا حنزة! لا تضعوا علیّ دون ما وضعه الله ولا ترفعوا علیّ فوق ما رفعه الله، کفی بعلمی ان یقاتل اهل الکفرة وان یرزق اهل الجنة۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو حنزه! حضرت علی علیہ السلام کو جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اس سے کم مت کرو اور جو بلندی ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس سے زیادہ اونچا نہ بنو۔ حضرت علی علیہ السلام کے لیے یہی شرف بہت کافی ہے کہ وہ زمانہ رحمت میں بھی خدا کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور اہل جنت کی تزویج کریں گے۔ (امالی ص ۱۰۰)

بصائر الدرجات میں بھی ابن عسّی سے اسی کے مثل روایت ہے۔

منتخب البصائر میں بھی عامر بن معقل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

یہ روایت قبل از این روایت (۹) میں بیان ہو چکی ہے۔

### ۲۳) آنحضرت پر زمانہ رحمت میں سب ایمان لائیں گے

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے متعلق کہ: ”وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُونَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا“ (النساء: ۱۵۹) ترجمہ آیت: ”اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں پر گواہ ہوگا۔“

مترجم ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ دنیا میں رحمت فرمائیں گے تو سب کے سب لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

قال: وحدثنی ابی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داؤد المنقری عن ابی حنزة، عن شہر بن حوشب قال: قال لی الحجاج یا شہر! آیتہ فی کتاب اللہ قد اعیثنی۔ فقلت:

قلت: ایھا الامیر آیتہ آیتہ ہی؟ فقال: قولہ: ”وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“

واللہ لا اتی لا مر بالیہودی والنصرانی فتضرب عنقه ثم أرمقه بعینی فما أراه یحزک شفقتیہ حتی یحمل۔ نقلت: اصحح اللہ الامیر لیس علی ماتاً ولت۔

قال: کیف ہو؟ قلت: ان عیسیٰ ینزل قبل یوم القیامۃ اللدنیہ فلا یبقی اهل ملۃ یہودی ولا غیرہ الا آمن بہ قبل موته ویصلی خلف المرمدی۔

قال: ویحک اتی لك هذا؟ ومن این جئت بہ؟ فقلت: حدثنی بہ محمد بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

فقال: جئت واللہ بہا من عین صافیة۔“

(ترجمہ)

نیز شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حجاج نے کہا: لے شہر! قرآن کی ایک آیت ہے جس نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر! وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”إِنَّ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ (النساء: ۱۵۹)

(بیشک کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا۔) (النساء: ۱۵۹) اور بخبر میں یہودی اور نصرانی کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں ان کی گردن اڑادی جاتی ہے صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ کیسے ایمان لاتے ہیں، مگر ان کے لبوں پر تو میں کوئی حرکت ہی نہیں دیکھتا۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ امیر کا ہبلا کرے، اس آیت کی تاویل وہ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: پھر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل دنیا میں رحمت کریں گے اور تمام اہل کتاب خواہ وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی، سب کے سب ان پر ایمان لائیں گے اور وہ حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج نے کہا: تجھ پر دتے ہو، تو یہ مطلب کہاں سے نکال لایا؟  
میں نے کہا: اس آیت کا یہ مطلب مجھ سے حضرت محمد بن علی بن الحسین بن علی  
بن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔

اُس نے کہا: بخدا، یہ پانی تم چیشہ صاف و شیریں سے لائے ہوئے  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۲۵) رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں درج ذیل آیت:  
آیت: "بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحَيُّطُوا بِالْعِلْمِ وَلَكِنَّا بِأَنفُسِنَا وَأَنبِيَائِهِمْ لَنُؤَيِّلَهُ"  
ترجمہ: (بلکہ انہوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں  
کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی اُن کے پاس نہیں آئی تھی)

یعنی: اس آیت میں تحریر ہے کہ اُن کے پاس اس کی تاویل نہیں آئی۔  
آیت: "كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ" (یونس: ۳۹)  
ترجمہ: (اسی طرح وہ (بھی) جو اُن سے پہلے تھے تکذیب کرتے رہے۔)

فرمایا: یہ آیت رجعت کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کی لوگ تکذیب کرتے ہیں یعنی  
کہتے ہیں کہ رجعت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا:

آیت: "وَمِنْهُمْ مَّن يُّؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ط  
وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ" (یونس: ۴۰)

ترجمہ: (اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور (بعض)  
اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور تیرا پروردگار  
فسادوں کو خوب جانتا ہے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۲۶) زمانہ رجعت میں لوگ کافر دیے گئے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے بارے میں ہے: (یونس: ۴۱)  
"وَلَوْ أَن لِّكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ" یعنی دنیا میں جن جن نے  
آل محمد کا حق مارا (ظلم کیا) ہے۔ مَنَ فِي الْأَرْضِ لَا قَسَدَتْ بِهِ ط اگر اُن کو  
زمین کا سارا خزانہ مل جائے تو وہ اُس وقت (زمانہ رجعت میں) اس کو بطور فدیہ دینے کو  
تیار ہو جائیں گے۔ (سورہ یونس: آیت ۵۴)

### ۲۶) زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ معشورہوں گے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
قول خدا: "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا..." (نمل: ۸۳)  
ترجمہ: (اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)  
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: لوگ اس آیت کے بارے  
میں کیا کہتے ہیں؟

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن ہوگا۔  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر قوم میں سے  
ایک گروہ کو معشورہ کرے گا اور بقیہ کو چھوڑ دے گا؟ (ایسا تو نہیں ہے)  
درحقیقت یہ تو زمانہ رجعت میں ہوگا۔ اور قیامت کے بارے میں تو  
یہ آیت ہے: "وَحَشُرْنَا نَحْنُ فَلَئِمَّا نَحْنُ دَرَسًا مِنْهُمْ أَحَدًا..."  
اور ہم اُن کو معشورہ کریں گے، اُن میں سے کسی ایک کو بھی  
نہ چھوڑیں گے۔ (کہتے: ۴۷) (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۲۸) زمانہ رجعت میں ناہیبیوں کا حال (قرآن)

احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انہوں نے  
ابراہیم بن مستیر سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ  
میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:  
"إِنَّا لَكُم مَّعِيشَةٌ ضَنْكًا" (طہ: ۱۲۴)

ترجمہ: (اس کی زندگی بہت سختی میں بسر ہوگی)  
آپ نے فرمایا: "ھي والله للنصاب" بخدا یہ آیت نواب کے لیے ہے۔  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ مرتے دم تک بہت  
خوشحالی میں بسر کرتے ہیں۔؟

پس نے فرمایا: ذاك والله في الرجعة، یا كلون العذرة  
بخدا زمانہ رجعت میں اُن کا حال یہ ہوگا کہ وہ گندگی (پاخانہ) کھا کر بسر کریں گے۔

☆ سعد نے احمد بن محمد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصار)

### (۲۹) مُعَذَّبُ اقْوَامٍ كِي رَحِيْتٍ نِهِيں (قرآن)

ابی نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابن سنان سے، اُنھوں نے ابولبیر اور  
محمد بن مسلم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حضرت  
ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت:  
آیت: "وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْيَةٍ اَهْلُكُنَّهَا اَنَّكُمْ لَا تَرْجِعُونَ" (انبیاء)  
ترجمہ: (اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے ابالیوں پر حرام ہے کہ وہ  
لوٹ کر آسکیں۔)

قالا ۴: "كَلَّ قَرْيَةٍ اَهْلَكَ اللهُ اَهْلَهُ بِالْعَذَابِ لَا يَرْجِعُونَ فِي  
الرَّجْعَةِ فَهَذِهِ الْاَيَةُ مِنْ اَعْظَمِ الدَّلَالَةِ فِي الرَّجْعَةِ  
لَاَنْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَنْكُرُ اَنَّ النَّاسَ  
كُلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اِلَى الْقِيَامَةِ، مَنْ هَلَكَ وَمَنْ لَمْ  
يَمْلِكْ: فَقَوْلُهُ "لَا يَرْجِعُونَ" عَنَى فِي الرَّجْعَةِ فَاَمَّا  
اِلَى الْقِيَامَةِ يَرْجِعُونَ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ۔"

دونوں ائمہ حضرات نے فرمایا: (ترجمہ)

"ہر وہ آبادی جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا وہ زمانہ رحمت  
میں دوبارہ دنیا میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ یہ آیت رحمت کی سب سے بڑی  
دلیل ہے۔ اس لیے کہ اہل اسلام میں سے کسی کو اس امر سے انکار نہیں کہ تمام  
لوگ قیامت کے دن رحمت کریں گے اور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے خواہ وہ  
لوگ جو عذاب الہی سے ہلاک ہوئے ہوں خواہ ہلاک نہ ہوتے ہوں۔ اور اس  
آیت میں "لا یرجعون" سے مراد زمانہ رحمت ہے اس لیے کہ قیامت  
میں تو سبھی دوبارہ زندہ ہوں گے تاکہ انھیں جہنم میں داخل کیا جائے۔"  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

### (۳۰) دَابَّةُ الْاَرْضِ مَرَادُ حَضْرَةِ اميرِ الْمُؤْمِنِينَ

ابی نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے  
ابولبیر سے اور ابولبیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سوار ہے تھے کہ حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

"قد جمع رملًا ووضع راسه عليه، فحركه برجله  
ثم قال: قم يا دابة الله۔"

فقال رجل من اصحابه: يا رسول الله! انستى بعضنا بعضًا

بعضنا الاسم؟

فقال: "لا والله ما هو الا له خاصة وهو الدابة التي ذكر الله في كتابه:  
(الآية) "وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ  
دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا

لَا يُوقِنُونَ؟" (سورہ نمل آیت ۸۲)

ثم قال: يا علي! اذ كان آخر الزمان اخرجك الله في احسن صورة  
ومعك ميسم تسم به اعدائك۔"

(ترجمہ)

"آپ نے ریت جمع کیا اور اُس کے اوپر اُن کا سر اقدس رکھ دیا، پھر  
آپ نے اُن کے پیر کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اُنھوں نے دابۃ اللہ!۔"  
یہ سن کر آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ سبھی اس نام سے  
ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہ وہ  
دابۃ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

حوالہ آیت: "وَاِذَا وَقَعَ . . . . . يُوَقِنُونَ" (سورہ نمل آیت ۸۲)

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین  
میں سے ایک دابۃ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ  
ہماری آیات (نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

پھر آنحضرت نے فرمایا: یا علی! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا  
اور تمہارے پاس ایک مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان  
لگاؤ گے۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا:



مگر عامہ تو یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں تکلمہ سے مراد فحی کرنے کے ہیں۔

آپ نے فرمایا: کلمہ اللہ فی نارِ جہنم انما ہو تکلمہم من الکلام

و الدلیل علی ان هذا فی الرجعة قوله:

الآیة: "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ

بِآيَاتِنَا فَمَهُ يُوزَعُونَ" ۸۲ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ

أَكْذَابُكُمْ بِآيَاتِنَا وَلَمْ تُحِيطُوا بِمَا عَلَّمْنَا مَاذَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ" (سورة نمل ۸۳-۸۴)

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا "اللہ انہیں جہنم رسید کرے، ایسا نہیں ہے بلکہ تکلمہم کلام سے ہے جس کے معنی گفتگو کرنے کے ہیں اور رجعت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

ترجمہ آیت: "اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے

جو ہماری نشانیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور ان کو صفت بستہ کیا جائیگا

یہاں تک کہ وہ حاضر ہوں گے تو وہ کہے گا کہ کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا

تھا جبکہ تم اپنے علم سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو یہ کیا تھا جو تم

کیا کرتے تھے۔"

آپ نے فرمایا: اس آیت میں آیات سے مراد امیر المؤمنین اور ائمہ طاہرین ہیں۔

پس اہل شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مگر عوام کا خیال

ہے کہ قول خدا: "يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا" سے قیامت

میں "حشر" مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: تو کیا قیامت میں اللہ ہر قوم سے ایک گروہ کو مشور کرے گا اور باقی کو

چھوڑ دے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

قیامت کے متعلق تو یہ آیت ہے:

"وَحَشْرُهُمْ فَلَمْ نَغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا" (کہف: ۴۸)

دوسرے اسناد کے ساتھ مفضل سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

قول خدا: "يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا" کی تفسیر میں فرمایا:

قال: "ليس احد من المؤمنين قتل الا يرجع حتى يموت ولا

يرجع الا من محض الايمان محضاً او محض الكفر محضاً"

فرمایا: یعنی: "ہر وہ مومن جو قتل کیا گیا ہے وہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس

آئے گا اور اپنی زندگی پوری کر کے مرے گا۔ نیز رجعت ان ہی لوگوں کے

لیے ہوگی جو خالص مومن یا خالص کافر ہوں گے۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے عمار بن یاسر

سے کہا: اے ابو یقظان! قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس سے میرے دل میں فساد اور

شک پیدا ہو رہا ہے۔

عمار بن یاسر نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً

مِّنَ الْأَرْضِ مِنْ تَحْتِهِمْ أَنْ السَّاسِ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا

يُوقِنُونَ" (سورة نمل: ۸۲)

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین

میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری

آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اس آیت میں دابہ سے مراد کون ہے؟ یہ کونسا دابہ ہے؟

عمار بن یاسر نے کہا: (اچھا، خدا کی قسم جب تک میں تمہیں وہ دابہ نہ دکھا لوں گا، نہ تو

بیٹھوں گا، نہ کچھ کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔

اس کے بعد عمار اس شخص کو اپنے ساتھ میکر چلے اور امیر المؤمنین کی خدمت میں

حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنین کھجوریں مکھن کے ساتھ نوش

فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنین نے جب عمار کو دیکھا تو فرمایا:

اے ابو یقظان! یہاں آؤ۔

عمار آپ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ کھجوریں کھانے لگے

اس شخص کو بڑا تعجب ہوا۔ اور جب عمار وہاں سے اُٹھے تو اس شخص نے کہا:

اے ابو یقظان! واہ واہ، تم نے تو قسم کھائی تھی کہ جب تک کہ دابہ نہ دکھاؤ گے، نہ بیٹھو گے نہ کھاؤ پیو گے

ہمارے جواب دیا: اگر تم میں عقل ہے تو میں نے تمہیں وہ دابہ دکھا دیا۔ (تفسیر علی بن ابیہم)

## ۳۱) اُمّتِ طاہرین علیہم السلام آیات الہی ہیں

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت: "سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا" (سورہ نمل ۹۳) ترجمہ (عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں (آیات) دکھائے گا پس تم ان کو پہچان جاؤ گے۔) (قال امیر المؤمنین والواحد عشر) اس آیت میں آیات سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام اور جلالہ ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں "إِذَا رَجَعُوا يَعْرِضُونَ أَعْدَاءَهُمْ إِذَا رَأَوْهُمْ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْآيَاتِ هُمْ الْأُمَّةُ: قول امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ: "ما للہ آیة اعظم منی" فاذا رجعوا الی الدنیا یعرضون أعداءهم إذا رأوهم فی الدنیا۔" ترجمہ روایت: "جب یہ رجعت فرمائیں گے ان کے دشمن انہیں دیکھ کر پہچان لیں گے اور اس بات کی دلیل کہ آیات سے مراد ائمہ طاہرین ہیں تو امیر المؤمنین کا یہ قول ہے کہ "ما للہ آیة اعظم منی" یعنی: (اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی آیت مجھ سے بڑی نہیں ہے) جب یہ حضرات دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن انہیں دیکھ کر پہچان لیں گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۳۲) قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ (تمثیلاً)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ سورہ قصص میں ہے "طَسَّطَهُ • تِلْكَ آيَةُ الْكُتُبِ الْمُبِينِ •" (قصص ۲۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا اور فرمایا کہ اے محمد! "تَسَلُّوا عَلَيْنَا مِنْ نَبِيٍّ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ • إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَمًا شَيْعًا يَسْتَضِعُّ طَائِفَةً مِنْهُمْ يَتَّبِعُ أَبْنَاءَ هَمَزٍ وَبَنَاتِي نِسَاءً هُنَّ مِنْهُ رَبَّكَ كَانَ مِنَ الْمُسْذِبِينَ • وَكُرِيدُ أَنْ تَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُوا فِي الْأَرْضِ"

وَجَعَلَهُمْ آيَةً • وَجَعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ • وَنَمَكِنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ • (قصص: ۱-۳-۶)

ترجمہ آیات: "ہم تمہیں ایماندار لوگوں کے لیے موسیٰ و فرعون کی سچی خبروں میں سے بڑھ کر سناتے ہیں۔ بیشک فرعون نے (مصر کی) سر زمین میں تکبر کیا اور اس کے باشندوں کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو عاجز و کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔" (۳) ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ اور ان کے اصحاب پر فرعون کی طرف سے جو کچھ ظلم اور قتل ہوا اس کی خبر دی ہے تاکہ آپ کی اُمت کے ہاتھوں آپ کے اہل بیت پر جو کچھ ظلم و ستم ہوگا اس پر ان کو صبر آجائے۔ پھر تلقین صبر کے بعد انہیں خوشخبری بھی سنائی کہ پھر ہم اس کے بعد تمہارے اہل بیت پر اپنا فضل اس طرح ظاہر کریں گے کہ انہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنائیں گے اور آپ کی اُمت پر ان کو امام قرار دیں گے۔ اور ان ائمہ کو ان کے دشمنوں کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے اپنا بدلہ و انتقام لیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد فرمایا ہے:

وَوَرِيدُ أَنْ تَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجَعَلَهُمْ آيَةً • وَجَعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ • وَنَمَكِنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

ترجمہ آیت: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کر دیے گئے تھے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ (عدا) دکھائیں جس کا انہیں خوف تھا۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم فرعون و ہامان اور ان دونوں کے گروہوں کو۔ یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے "مضمر" یعنی آل محمد کی طرف سے "مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ" یعنی انہیں سزا اور قتل کا منتظر دکھائیں۔ ولوكانت هذه الآية نزلت في موسى وفرعون لقال ونرى

فرعون وھامان وجنودھما منہ ما كانوا یحذرون۔  
 اے من موسیٰ ولم یقل منہم ، فلما تقدّم قوله : " وَنُرِيدُ  
 أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَفْضَلُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ  
 أُمَّةً " علمنا أنّ المخاطبة للنبيّ صلّى اللہ علیہ وآلہ و  
 ما وعد اللہ رسولہ فانما یكون بعدہ والائمۃ یكونون  
 من ولدہ وانما ضرب اللہ هذا المثل لہم فی موسیٰ وبنی  
 اسرائیل وفی اعدائہم بفرعون وجنودہ۔

(ترجمہ)

اور اگر یہ آیت حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے لیے ہوتی تو پھر عبارت یہ  
 ہوتی کہ نبی فرعون وھامان وجنودھما منہ " یعنی ہم فرعون اور  
 ہامان اور ان دونوں کے گروہوں یا شکروں کو منہ " یعنی موسیٰ کی طرف  
 سے سزا کا منظر دکھائیں گے۔ اس آیت میں منہ نہ کہا جاتا بلکہ منہ ہوتا  
 اور اس آیت کی ابتدا میں ہے کہ " اور ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ لوگ جو زمین  
 پر کمزور بنا دیے گئے ہیں ان پر فضل و احسان کریں اور انھیں امام بنائیں "۔  
 اس سے معلوم ہوا کہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور  
 اللہ نے جو وعدہ اپنے رسول سے کیا ہے وہ بعد کے لیے کیا ہے۔ (وعدہ  
 آئندہ کے لیے ہوتا ہے گذشتہ کے لیے نہیں ہوتا۔) اور ائمہ آپ ہی کی  
 اولاد میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور مثل موسیٰ وبنی اسرائیل کا  
 واقعہ پیش کیا ہے۔ یعنی حضرت موسیٰؑ وبنی اسرائیل کی مثال آل محمد سے دیکھی  
 اور فرعون و ہامان اور ان کے گروہوں سے آل محمد کے دشمنوں کو مراد لیا ہے۔

فقال : إنّ فرعون قتل بنی اسرائیل وظلم ، فأظفر اللہ موسیٰ  
 بفرعون واصحابہ حتی اھدکرم اللہ وکذلک اھل بیت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصابہم من اعدائہم القتل و  
 الغصب ، ثم یردہم اللہ و یرد اعداءہم الی الدنیا حتی  
 یقتلوہم۔

وقد ضرب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فی اعدائہ مثلاً مثل ما ضربہ

اللہ لہم فی اعدائہم بفرعون وھامان۔  
 فقال : ایھا الناس إنّ اول من بغی علی اللہ عزوجل علی وجہ  
 الارض عناق بنت آدم علیہم خلق اللہ لہما عشرين  
 اصبعاً فی کل اصبع منها ظفران طویلان کالمنجلین  
 العظیسیں وكان مجلسہا فی الارض موضع جریب  
 فلما بغت بعث اللہ لہما اسداً کالفیل وذئباً کالبعیر  
 ونسراً کالحمار وكان ذلك فی الخلق الاول فسلبہم  
 اللہ علیہا فقتلوہا ، الا وقد قتل اللہ فرعون وھامان  
 وخسف بقارون وانما هذا مثل لا یرد اعدائہ الذین  
 عصبوا حقہ فاهلکرم اللہ۔

ثم قال علی صلوات اللہ علیہ علی اثر هذا المثل الذی ضربہ :  
 وقد کان لی حق حازہ دونی من لم یکن لہ ولم  
 اکن اشركہ فیہ ولا توبہ لہ الا بکتاب منزل او  
 برسول مرسل ، وانّی لہ بالسہالة بعد محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وک نبی بعد محمد ، فانّ یتوب وھم فی  
 برزخ القیامۃ ، غرتہ الامانی وغرہ باللہ الغور قد  
 اشفی علی جرت ہار فانہار فی نار حمتہم واللہ لایبھدی  
 المقوم الظالمین۔

وكذلك مثل القاسم علیہ السلام فی غیبتہ وھربہ واستنارہ مثل  
 موسیٰ علیہ السلام خالف مستترالی ان یأذن اللہ فی خروجه  
 وطلب حقہ وقتل اعدائہ فی قولہ :

الآیة " اذین للذین یقتلون بانہم ظلموا وان اللہ  
 علی نصرہم لقتدیر " الذین اخرجوا من ديارہم  
 بغیر حق " (سورۃ حج ۳۹-۴۰)

وقد ضرب بالحسین بن علی صلوات اللہ علیہما مثلاً فی بنی  
 اسرائیل باد التسم من اعدائہم حیث قال علی بن الحسین  
 علیہما السلام لمنہال بن عمرو : اصبحنا فی قوما مثل

بنی اسرائیل فی آل فرعون یدبحون ابناءنا ویستحیون نساءنا

(ترجمہ)

پھر فرمایا: ”فرعون نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور ان پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون اور آل فرعون پر ظفر ایب فرمایا اور اللہ نے انھیں ہلاک کر دیا۔“

بس اسی طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے حقوق ان کے دشمنوں نے غصب کیے اور انھیں قتل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل بیت رسول ص اور ان کے دشمنوں کو دوبارہ اس دنیا میں پلٹائے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل بیت رسول کے دشمنوں کی مثل فرعون و ہامان سے بیان کی ہے اسی طرح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے بھی اپنے دشمنوں کی مثل بیان کی ہے اور کہا ہے کہ:

لوگو! سب سے پہلے روئے زمین پر جس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی وہ عشاق بنت آدم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے انگلیاں پیدا کی تھیں اور ہر انگلی میں بڑے بڑے اور لمبے لمبے ناخن تھے۔ وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ ایک جریب زمین میں بیٹھ پاتی تھی مگر جب اُس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی تو اللہ نے اس پر ہاتھی جتنے بڑے شیر اور اونٹ جتنے بڑے بھڑے اور گدھے جتنے بڑے گدھے مسلط فرما دیے اور ان سب نے مل کر اس کی نکتہ لونی کر دی۔ یہ ابتدائی دورِ خلقت کا قصہ ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون و ہامان کو ہلاک کیا۔ فارون کے لیے زمین شق ہوئی۔ یہ مثل ہے آپ کے ان دشمنوں کے لیے جنھوں نے آپ کا حق غضب کیا۔

پھر حضرت علی امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ نے مندرجہ بالا مثل کے ذیل میں ارشاد فرمایا:

”اور میرا بھی حق تھا مگر وہ میرے علاوہ دوسرے نے ہتھیالیا جو کسی طرح جائز نہ تھا، نہ میں نے اُسے اپنے حق میں شریک بنایا تھا۔ (بہر حال ان کی نجات اس کتاب اور اس شریعت کی رو سے تو ممکن نہیں۔ ہاں کوئی اور کتاب کوئی اور رسول آئے اور شریعت نافذ کرے تو شاید ممکن ہو) مگر محمد ص کے بعد تو نہ کوئی رسول آئے والا ہے، نہ کوئی کتاب، نہ کوئی شریعت اس ان کی

توبہ کیجئے قبول ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ تو اس وقت برزخ قیامت میں ہیں اور ان کو ان کی خواہشات نے دھوکا دیا، وہ لوگ تو اللہ سے چالیں چل رہے تھے مگر اللہ انھیں واصل بہ جہنم کرے گا۔

اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے لیے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل درست ہوئی۔ ان کا غیبت اختیار کرنا، گریز کرنا، پوشیدہ ہو جانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خون کے مارے غیبت اختیار کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اذن ظہور دے گا، وہ اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حوالہ آیت: ”أُذِنَ لِلَّذِينَ... بِغَيْرِ حَتَّىٰ“ (صحیح: ۳۹-۴۰)

ترجمہ آیت: ”جن کے خلاف جنگ کی گئی ان کو قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بیشک اللہ ان کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔“ (۳۹) وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔“

ترجمہ روایت: ”اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے قہقہے میں حضرت امام حسین ابن علی صلوات اللہ علیہما کی مثل بیان کر دی ہے۔ چنانچہ حضرت امام علی بن حسین صلوات اللہ علیہما نے ایک موقع پر منہال سے فرمایا: اے منہال! ہم اہل بیت رسول، اس امت میں بالکل اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے بنی اسرائیل، آل فرعون کے درمیان تھے کہ وہ ان کے بچوں کو قتل کر دیتے تھے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اسی طرح یہ لوگ ہمارے بچوں (مردوں) کو قتل کرتے ہیں اور ہماری ستورات کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔“

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے (قرآن)

(۳۳)

ابن نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ حبلی سے، انھوں نے عبد الحمید طاتی سے انھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت امام علی ابن حسین علیہما السلام سے قول خدا: ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵) ترجمہ آیت: (بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے وہ تجھ تیری معاد کی طرف ضرور لوٹا دے گا) کی تفسیر

کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "یرجع اليكم نبيكم صلى الله عليه وآله" یعنی: (تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرف رجعت کریں گے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

### عذاب الادنیٰ سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت نمبر ۲۱ سورۃ السجدہ  
وَلَنْذِيْقَنَّكُمْ مِنَ الْعَذَابِ الَّذِي فِي دُونَ الْعَذَابِ  
الْأَكْبَرِ (سورۃ السجدہ آیت ۲۱)

ترجمہ آیت: "اور یقیناً ہم انھیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی عذاب ادنیٰ (ذیاد عذاب) کا مزا چکھائیں گے۔"

کے متعلق آپ نے فرمایا: "العذاب الادنیٰ عذاب الرجعة بالسيف و معنی قوله (لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ) ای یرجعون فی الرجعة حتی یعدوا۔"

یعنی: "عذاب الادنیٰ سے مراد زمانہ رجعت میں تلوار سے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے جائیں گے تاکہ ان کو سزا دی جائے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

### بنی امیہ وغیرہ کی رجعت

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت: "فَاِذَا نَزَلَ بِسَاطِحِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ" (صفحات ۱۱۱)  
ترجمہ آیت: "پس جب وہ (عذاب) ان کے آنگن میں اتر آئے گا تو جن کو ڈرایا جا چکا ہے ان کی وہ بہت بڑی صبح ہوگی۔"

یعنی: العذاب اذا نزل ببساح امیہ و اشیا عسم فی آخر الزمان "عذاب، جب آخری زمانہ و در رجعت میں اور ان کے ماننے والے دوبارہ لائے جائیں گے۔"

یہ روایت، روایت نمبر ۱۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

### زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا

علی بن ابراہیم نے قول خدا: "وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ" کے متعلق کہا کہ: یعنی "امیرالمومنین و الامتہ صلوات اللہ علیہم فی الرجعة آیت: "فَلَمَّا رَاوْا بَاسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحَدَّاهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُّشْرِكِيْنَ" (سورۃ مومن: ۸۴)

ای جحدنا بما اشركنا هم:

آیت: "فَلَمَّا يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاوْا بَاسَنَا سُمِّتَ اللّٰهُ الَّتِي قَدْ خَلَّتْ فِيْ عِبَادِهِمْ وَخَسِرُوْهُنَا لِكُفْرُوْنَ" (سورۃ مومن: ۸۵)

ترجمہ روایت: امیرالمومنین اور امتہ صلوات اللہ علیہم زمانہ رجعت میں آئیں گے ترجمہ آیت: پس جب لوگ ہمارا عذاب (ان کو) دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم خدا کے واحد پر ایمان لائے اور شرک سے انکار کرتے ہیں۔

یعنی جن لوگوں کو ہم نے شریک قرار دیا تھا ان سب سے انکار کرتے ہیں۔ مگر ترجمہ آیت: "پس جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو ان کا ایمان لانا سود مند نہ ہوا۔ اللہ کا یہی معمول اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور وہیں انکار کرنے والے خسارے میں رہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم) یعنی: اُس وقت ان کا ایمان لانا انھیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

### کلمہ باقیہ کی تفسیر

"وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ" (اور اس نے کلمہ باقیہ کو اپنے پیچھے باقی چھوڑا تاکہ وہ پلٹیں) (زخوت: ۲۸) یعنی: فاشم یرجعون یعنی الامتہ الی الدنیا: وہ لوگ جو رجعت فرمائیں گے۔ یعنی امتہ طاہرین اس دنیا کی طرف رجعت فرمائیں گے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

### دُخَانٍ مُّبِيْنٍ کی تفسیر

لہ "فَارْتَقِبْ" ای اصبر "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ" (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمہ آیت: "قَارُتَيْبٌ" یعنی صبر کرو۔ (انتظار کرو) اُس دن کاجب آسمان سے ظاہر بہ ظاہر دھواں نکلے گا۔

قال: ذلك اذا خرجوا في الرجعة من القبر يعشى الناس  
كلمة الظلمة فيقولوا هذا عذاب اليميم ربينا اكشف  
عنا العذاب انا مؤمنون فقال الله ردا عليهم  
"اقتلهم الذكوري" في ذلك اليوم. "وقد  
جاءهم رسول مبين" اى رسول قد بين لهم  
"ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون"

قال: قالوا ذلك لما نزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
واخذوا الغشى فقالوا: هو مجنون. ثم قال: "انا كاشفوا  
العذاب قليلا انكم عائدون" يعنى الى القيامة  
ولو كان قوله: "يوم تاتي السماء بدخان مبين"  
في القيامة، لم يقل انكم عائدون لانه ليس بعد  
الآخرة والقيامة حالة يعودون اليها ثم قال: "يوم  
نبطش البطشة الكبرى" يعنى في القيامة  
"وانا منتقمون" (سورة الدخان آيت ۱۷)

ترجمہ روایت مع آیات :-

آپ نے فرمایا: جب زمانہ رجعت میں اپنی قبروں سے نکلیں گے تو تمام لوگوں پر اندھیرا  
چھا جائے گا۔ یعنی (یعنی الناس) تو لوگ کہیں گے کہ "ہذا عذاب الیمیم"  
یہ دردناک عذاب ہے۔ "ربنا اكشف عنا العذاب"  
پروردگار ہمارے، ہم سے عذاب کو دور کر دے: "انا مؤمنون"  
تو، ہم (ابھی) ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب  
میں کہے گا: "اقتلهم الذكوري" اب ان کے یہ نصیحت کیسی  
"وقد جاءهم رسول مبين" اور بلاشبہ ان کے پاس تو  
ایک واضح (صاف صاف) رسول آیا تھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
تشریف لائے تھے۔ "ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون"  
تو اُس وقت ان لوگوں نے روگردانی کی اور کہا، یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا مجنون ہے۔

یہ انھوں نے اُس وقت کہا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی  
نازل ہوئی اور ان پر غشی طاری ہوئی تو کہا ان پر جنوں سوار ہے۔  
پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "انا كاشفوا العذاب قليلا انكم عائدون"  
اچھا ہم تھوڑے دنوں کے لیے عذاب ٹال دیتے ہیں پھر تم لوگ قیامت  
کی طرف تو پلٹنے والے ہو ہی۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے یہ قیامت کے دن کے لیے کہا کہ اس دن آسمان دھواں  
سا ہو جائے گا۔ تو پھر یہ نہ کہتا کہ تم لوگ اُس کی (قیامت کی) طرف پلٹنے والے ہی ہو  
اس لیے کہ قیامت کے بعد پلٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "يوم نبطش البطشة الكبرى انا  
منتقمون" ہم ان سے سب سے بڑا بدلہ تو اسی (قیامت کے) دن لیں گے۔  
(سورة دخان - ۱۰ تا ۱۶) (تفسیر علی ابن ابراہیم)

بیان: قال الطبرسي ج۲۔ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا على قومه لما  
كذبوه فقال: اللهم سنينا كسني يوسف فاجدبت الارض  
فاصاب قريشا المجاعة وكان الرجل لما به من الجوع يرمي  
بنيه وبين السماء كالدخان، واكلوا الميتة والعظام،  
ثم جاءوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأل الله لهم فكشف عنهم و  
قيل ان الدخان من اشراط الساعة تدخل في مسامع  
الكفار والمنافقين، وهو لم يات بعد، وانه ياتي قبل قيام  
الساعة، فيدخل اسماعهم حتى ان رؤسهم تكون كالرأس  
الحنيند ويصيب المؤمن منه مثل الزكمة وتكون الارض  
كلها كبيت اوقد فيه، ليس فيه خصاض ويبكث  
ذلك اربعين يوما۔

ترجمہ بیان: طبرسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: جب قوم قریش نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
کی رسالت کی تکذیب کی تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی اور کہا: پروردگار!  
تو میرے لیے وہی سنت جاری فرما جو حضرت یوسف کے لیے جاری فرمائی تھی  
چنانچہ جو خط سالی آئی اور یہ حالت ہوگئی کہ قریش بھوک سے تڑپنے لگے۔ آنکھوں کے  
سامنے اندھیرا چھا جاتا تھا، آسمان کی طرف دیکھتے تو انھیں دھواں دھواں

نظر آتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مردار کھانے لگے اور بڑیاں چبانے لگے تو مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور خشک سالی و فحط دور ہو گیا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا: دیکھو! آسمان کا دھواں دھواں نظر آنا آثارِ قیامت میں سے ہے۔ مگر فی الحال آسمان سے دھواں ظاہر نہ ہوگا، بلکہ قیام قیامت سے پہلے آسمان دھواں ظاہر ہوگا جو کفار و منافقین کے کانوں میں داخل ہو جائے گا تو ان کے سر ایسے ہو جائیں گے جیسے آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا ہے اور زمین پر صرف اتنا اثر ہوگا جیسے انھیں زکام ہو گیا ہے اور ساری زمین ایسے گھر کے مانند ہو جائے گی جس میں آگ روشن ہو۔ اور یہ حالت چالیس دن تک رہے گی۔“

(تفسیر علی بن ابراہیم)

آیت: **يَوْمَ تَشَقُّقُ الْأَرْضُ عَنْ سَيِّئَاتِهَا** (رق ۴۴)

”جس دن زمین ان لوگوں کے لیے اوپر سے پھٹ جائے گی اور وہ لوگ فوراً دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔“

آپ نے فرمایا کہ: فی الرجعة: یعنی یہ زمانہ رجعت میں ہوگا۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

یہ تو رجعت میں ہی پتہ چلے گا کہ...؟

”حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ“ (سورہ الحج ۲۲) قال القائم و امير المؤمنين عليه السلام في الرجعة: ”وَفَسَيَعْلَمُونَ مَنْ اَضَعَتْ نَاصِرًا وَاَقْلًا عَدَدًا“ (سورہ الحج ۲۲) قال هو قول امير المؤمنين لِقُرْبِهِ: والله يا ابن صهناك لولا عهد من رسول الله وكتاب من الله سبق لعلمت آيتنا اضعف ناصراً وَاَقْلًا عَدَدًا۔ قال فلما اخبرهم رسول الله ما يكون من الرجعة - قالوا: متى يكون هذا؟ قال الله: قل يا محمد! ”ان آذرى اقرب مما توعدون امر يجعل له رقيب امداه“ وقوله: ”عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احد الا من ارتضى“ (سورہ الحج ۲۲) ”من رسول قاربه يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا“ قال: يخبر الله رسوله الذي يرتضيه بما كان قبله من الاخبار، وما يكون بعده من اخبار القائم عليه السلام والرجعة والقيامة۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمہ آیت: ”یہاں تک کہ جب وہ لوگ دیکھیں وہ چیزیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“ (الحج: ۲۲)

۴۔ ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: جب وہ لوگ نام قائم اور امیر المؤمنین علیؑ کو زیادہ محبت میں دیکھیں گے تو انھیں پتہ چلے گا کہ یہ حیثیت ناصر و مددگار کون کر رہے اور تعداد کس کی کم ہے۔ اور یہی بات ایک مرتبہ جلال میں آکر امیر المؤمنین علیؑ سلام لے کر کہی، کہ اے ابن صہناک! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت اور پہلے سے لکھی ہوئی تحریر نہ ہوتی تو مجھے پتہ چل جاتا کہ ہم میں سے کون یہ حیثیت ناصر کر رہا ہے اور تعداد میں کون کم ہے۔

اس کے بعد فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حالاتِ رجعت کی خبر دی تو لوگوں نے پوچھا: یہ رجعت کب ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کہہ دو کہ:

”ان آذری..... امداه“ (سورہ حج ۲۵)

ترجمہ آیت: یعنی ”میں نہیں جانتا کہ جس دن قائم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے“

یا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدت اور بڑھادی ہے۔“

”عالم الغیب..... رصدا“ (سورہ حج ۲۶)

ترجمہ آیت: یعنی ”وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا، لیکن رسولوں

میں سے صرف اس کو جس کو وہ منتخب فرمائے اور اس کے آگے بھیجے

نگہبان فرستے مقرر فرمادیتا ہے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پسند کردہ اور منتخب رسول کو تیا کہ ان سے قبل کیا کیا واقعات

ہو چکے ہیں اور ان کے بعد کیا کیا حادثات رونما ہوں گے۔ یعنی ظہور قائم۔ رجعت

اور قیامت۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

کافروں کو تھوڑی مہلت دو۔

قول خدا: ”فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ“ (الطراق آیت ۱۰)

کے بارے میں جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابوجرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ماله قوة يعقوبى بها على خالقه ولا ناصر من الله ينصره ان

اراد به سوءاً“ قلت انهم يكيدون كيدا“ قال: كادوا

رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وکادوا علینا علی السلاّم وکادوا فاطمہ

فَقَالَ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا أَوْ أَكِيدُ كَيْدًا هَٰؤُلَاءِ الْكٰفِرِيْنَ " " آمُهَلْمُمْ رُوَيْدًا هَ " (التفائق: ۱۷۰-۱۷۱)

لوقد بعث القائم عليه السلام فينتقم لي من الجبارين والظواغيت من قريش وبنی أمية وسائر الناس - (تفسير علي بن ابراهيم) ترجمہ روایت مع آیات: " فَمَالَهُ ..... وَلَا نَاصِرَ " (طارق بنا)

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنی قوت نہ رہ جائے گی کہ اللہ کی مخالفت کرے اور نہ اس مخالفت کے لیے اسے کوئی مددگار ملے گا۔

راوی کا بیان کہ میں نے عرض کیا: اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا " کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکرو حیلة کیا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مکرو حیلة کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ مکرو حیلة کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! یہ لوگ اپنی چال چلی رہے ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں (انہم یکیدون ..... والکید کیداء۔)

" فَمَقِيلُ الْكٰفِرِيْنَ آمُهَلْمُمْ رُوَيْدًا هَ " لہذا اے محمد! " ان کافروں کو کچھ دنوں کی جہلت دے دو۔ " جب امام قائم علیہ السلام آئیں گے تو وہ میرا انتقام قریش و بنی امیہ اور سارے زمانے کے جابروں اور سرکشوں سے لے لیں گے۔ " (تفسیر علی بن ابراهیم)

### ۴۳۳ رسول خدا کا آخری دور رجعت ہوگا

مذکورہ بالا اسناد کے ساتھ ابوبصیر نے قول خدا:

" وَ لِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّكَ مِنَ الْاُولٰی " (سورہ البضیٰ آیت ۴)

کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: " یعنی اسکوۃ ہی الآخرة للنسبى صلی اللہ علیہ وسلم "

یعنی " دوبارہ (زمانہ رجعت میں) آنا یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آخری دور ہے۔

(جو پہلے دور سے بہتر ہوگا۔) راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے: " وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی " (المنفی علی)

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جنت میں سے اتنا دیدوں گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (تفسیر علی بن ابراهیم)

### ۴۴۲ حدیث رسول ہے کہ اے علی!

شیخ طوسی نے اپنے اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے، انھوں نے مرفوع روایت کی ہے بریدہ سلمیٰ سے، ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

" يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ اشْهَدَكَ مَعِي سَبْعَةَ مَوَاطِنَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ

إِلَى أَنْ قَالَ: وَالْمَوْطِنَ السَّابِعَ أَنَا نَبِيٌّ حِينَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ وَ

هَلَاكُ الْأَحْزَابِ بِأَيْدِينَا " (کنز جاح الفوائد)

ترجمہ: اے علی! اللہ تعالیٰ نے سات مواقع پر تم کو میرے ساتھ رکھا۔ اور وہ

مواقع بیان کرنے کے بعد فرمایا: اور ساتواں موقع وہ ہوگا کہ ہم باقی رہیں گے

جبکہ کوئی باقی نہ رہے گا اور ہمارے ہاتھوں اللہ تعالیٰ تمام گروہوں کو

ہلاک کر لے گا۔ " (کنز جاح الفوائد)

### ۴۴۵ رجعت حق ہے: امام رضا

تیمم قریشی نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد انصاری سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے ابوالحسن! آپ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهَا الْحَقُّ قَدْ كَانَتْ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ وَنَطَقَ بِهَا الْقُرْآنُ

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَلٌّ

مَا كَانَ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ حَذُّوالتَّحِلُّ بِالتَّحِلِّ وَالتَّقْدَةُ وَالتَّقْدَةُ

بِالتَّقْدَةِ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الْمَسَدِيُّ مِنَ

وَلَدَيْ تِلْ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَصَلَّى خَلْفَهُ - وَ

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرْبًا وَسَيَعُودُ غَرْبًا فَطُوبَى

لِلْغَرْبَاءِ -

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَيْءٌ يَكُونُ مَاذَا؟

قَالَ: شَيْءٌ يَرْجِعُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الْخَبَرِ - (عيون الاخبار الرضا)

ترجمہ: پس امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: رجعت حق ہے۔ یہ سابقہ آیتوں میں بھی آئی اس کے



متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ: "اس امت میں بھی وہی سب کچھ ہو ہو گا جو سابق امتوں میں ہو چکا ہے نیز فرمایا: کہ میری اولاد میں سے امام تہدیٰ کا ظہور ہو گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے اور امام تہدیٰ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی کی طرف واپس آئے گا، پس غریبوں کا کیا کہنا (خوشخبری ہے)

آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟

آپ نے فرمایا: پھر حق اپنے اہل کی طرف واپس پلٹ آئے گا۔ "بیر (عیون اخبار الرضا)

### (۳۶) ماہِ حِجَادِی وَرَجَبِکے درمیان عجایب کا ظہور ہوگا

ابی نے سعد سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے فراس اور انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ شعبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواہ نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ: حِجَادِی وَرَجَبِکے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی؟

قال ۴: وَيَحْكُ يَا عَوْرًا! هُوَ جَمْعُ اشْتَاتٍ وَنَشْرِ امْوَاتٍ وَحَصْدِ نَبَاتٍ وَهَنَاتٍ بَعْدَ هَنَاتٍ، مَهْلِكَاتٍ مَبِيدَاتٍ لَسْتَ اَنَا وَلَا اَنْتَ هُنَاكَ۔

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: ولتے ہو تجھ پر لے اندھے! اس میں منتشر مجتمع ہوں گے موت کا ہر طرف دور و دور ہوگا، کھیتیاں کاٹی جائیں گی یہ ہوگا اور یہ بھی ہوگا کہ تباہیاں ہی تباہیاں ہوں گی، ہلاکتیں ہوں گی۔ مگر اس وقت نہ میں ہوں گا نہ تو ہوگا۔" (معانی الاخبار)

### (۳۷) حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن میثم سے، انھوں نے عبایہ اسدی سے روایت کی ہے۔ عبایہ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اس وقت تکبیر (ٹیک) لگاتے ہوئے تھے، اور میں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپ نے فرمایا:

"لَا بُنِينََ بِمِصْرَ مِنْبَرًا وَلَا نَفَضْنَ دِمَشْقَ حَجْرًا حَجْرًا وَلَا أُخْرَجَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مِنْ كُلِّ كُوْرٍ الْعَرَبِ وَلَا سَوَقَتِ الْعَرَبُ بَعْصَامَى هَذِهِ۔"

قال: قلت له: يا امير المومنين كما نلتك تخبر انك تحيي بعد ما تموت؟ فقال ۴: هيهات هيهات يا عباية ذهبت في غير مذهب يفعله رجل متي۔

ترجمہ: "ہم لازماً مصر میں ایک منبر بنائیں گے اور دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور یہود و نصاریٰ کو عرب کے ہر گوشے سے نکال باہر کریں گے اور سارے اہل عرب کو اپنے اس عصل سے ہائیکس گے:

عبایہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ موت کے بعد پھر زندہ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: افسوس افسوس! لے عبایہ! تم دوسرے رستے پر چلے گئے۔ یہ کام ایک مرد کرے گا جو مجھ سے ہوگا۔" (معانی الاخبار الرضا)

### (۳۸) مرد قبروں سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے

محمد بن عباس نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انھوں نے محمد بن صالح بن مسعود، انھوں نے ابوالحارود سے اور ابوالحارود نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔

يقول: "العجب كل العجب بين حِمَادِی وَرَجَبِ"

فقال رجل فقال: يا امير المومنين! ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه فقال ۴: تكلتك اُمَّكِ وَاَمَى عَجَبِ اعْجَبِ مِنْ امْوَاتٍ يَضْرِبُونَ

كُلَّ عَدُوِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلا هَلْ بَيْتِهِ، وَذَلِكَ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

قَدْ يَبْسُوْا مِنْ الْآخِرَةِ كَمَا يَبْسُوْنَ الْكُفَّارِ مِمَّنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (سُورَةُ الْمُنْفَكَةِ ۱۳)

فاذا اشتد القتال، قلتهم: مات او هلك او اوت وادسلك وذلك تاويل هذه الآية:

الآية " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ  
بِأَمْوَالٍ وَيَسِينٍ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (سورة اسرى : ۶)

آپ فرما رہے تھے :  
ترجمہ روایت : " جمادی اور رجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی۔  
یہ سن کر ایک شخص مجمع سے اٹھا اور بولا یا امیر المؤمنین ! وہ کونسی تعجب خیز باتیں ہیں  
جن پر آپ مسلسل تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں ؟

آپ نے فرمایا : تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے ، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مرد  
قبروں سے نکل کر خدا و رسول اور اہل بیت رسول کے دشمنوں کو قتل  
کریں گے اور قرآن کی اس آیت کی تاویل اُس وقت ظاہر ہوگی۔  
اشارہ آیت : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا! ان لَكُمْ دُونِ اللَّهِ  
نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا... أَصْحَابُ الْقُبُورِ " (ممتحنہ : ۱۳)  
ترجمہ آیت : اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر کہ اللہ کا  
غضب ہوا۔ بیشک وہ آخرت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح  
کفار اصحاب قبور سے مایوس ہیں۔"

پھر جب قتل کی شدت ہوگی تو تم لوگ کہو گے وہ تو مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی  
میں چلے گئے۔ تو اُس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔  
اشارہ آیت : " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَيَسِينٍ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (سورة اسرى : ۶)  
ترجمہ آیت : " پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ عطا کیا اور تمہارے لیے دن پھر دیے  
اور ہم نے اموال اور بیٹیوں سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہیں  
کثرت افراد عطا کی۔"

### ۴۹) آئینہ رجعت اور آئینہ قیامت

ابی نے ابن ابی عمیر سے ، انھوں نے حماد سے اور حماد نے حضرت ابو عبد اللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ لوگ اس آیت کے  
متعلق کیا کہتے ہیں : " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " (نمل : ۱۳)  
میں نے عرض کیا : لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت میں ہوگا۔

آپ نے فرمایا : ایسا نہیں ہے جیسا وہ لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ زمانہ رجعت میں ایسا ہوگا۔  
کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشر کرے گا اور

بقیہ کو محشر نہیں کرے گا۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا ، سب محشور ہوں گے۔ قیامت  
کے لیے تو یہ آیت ہے : " وَحَشَرْنَا هَهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا " (سورة اسرى : ۶)  
یعنی (اور ہم سب کو محشر کریں گے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے) (سورة اسرى : ۶)

نیز علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ رجعت پر قرآن کی یہ آیت بھی دلیل ہے :  
" وَحَشَرْنَا هَهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا " (الانبیاء : ۲۱)  
یعنی : اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہلکار پر حرام ہے کہ وہ  
واپس لوٹ کر آسکیں۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ :

ر كل قرية اهلك الله اهلها بالعذاب لا يرجعون في  
الرجعة فاما الى القيامة فيرجعون ، ومن محض  
الايهان محضاً وغيرهم ممن لم يملكوا بالعذاب و  
محضوا الكفر محضاً يرجعون۔"

ترجمہ : " جس آبادی کو اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے وہ  
زمانہ رجعت میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ مگر قیامت میں سب  
پلٹائے جائیں گے۔ زمانہ رجعت میں تو خالص مومن اور خالص کافر  
اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ جو عذاب سے ہلاک نہیں ہوئے پلٹائے  
جائیں گے۔"

(تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵۰) زمانہ رجعت میں کون سے ظاہرین وعد الہی پورا ہوگا

ابی نے ابن ابی عمیر سے ، انھوں نے عبد اللہ بن مسکان سے اور انھوں نے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا :  
الآية " وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ  
وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ  
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَكَتَبْتُ لَهُتُمْ " (سورة آل عمران : ۸۱)

کی تفسیر میں فرمایا کہ : ما بعث الله نبياً من لدن آدم إلا ويرجع الى الدنيا  
فإنصرا امير المؤمنين وقوله " لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ " یعنی رسول اللہ ص



وجميع من من الله عليه في حملات من حملات  
الرب خيل بلق من نور لم يركبها مخلوق، ثم لهرزك  
فحمدم لواءه وليد فعتة الى قائمنا مع سيفه، ثم  
انا نكت من بعد ذلك ماشاء الله، ثم ان الله يخرج  
من سجد الكوفة عيناً من دهن من ماء وعيناً من لبن  
ثم ان امير المؤمنين عليه السلام يدفع اليك سيف رسول الله صلى الله عليه  
ويعتني الى الشرق والمغرب، فلا آتى على عدو لله  
الا اهرقت دمه ولا ادع سنماً الا احرقت حتى اقح  
الى الهند فافتحها۔

وان دانيال ويوشع يخرجان الى امير المؤمنين ۴ يقولات  
صدق الله ورسوله ۲ ويبعث الله معهما الى البصرة سبعين  
رجلاً فيقتلون مقاتليهم ويبعث بعثاً الى الروم فيفتح  
الله لهم۔

ثم لا تقتلن كل دابة حرم الله لحمها حتى لا يكون على وجه  
الارض الا الطيب واعرض على اليهود والنصارى وسائر  
الملل: ولا خير فيهم بين الاسلام والسيف. فمن اسلم  
منتت عليه، ومن كره الاسلام اهرق الله دمه ولا يبقى  
رجل من شيعتنا الا انزل الله اليه ملكاً يمسح عن وجهه  
التراب ويعرفه ازواجه ومنزله في الجنة ولا يبقى  
على وجه الارض اعمى ولا مقعد ولا مبتلى الا كشف  
الله عنه بلاءه بنا اهل البيت۔

ولينزلن البوكة من السماء الى الارض حتى ان الشجرة لتقصفت  
بما يريدها الله فيها من الثمرة ولتا كلن ثمره الشتاء  
في الصيف وثمره الصيف في الشتاء، وذلك قوله تعالى  
«وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا  
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ (الاعراف: ۹۶)

ثم ان الله يهب لشيعتنا كرامة لا يخفى عليهم شيء في الارض  
وما كان فيها حتى ان الرجل منهم يريد ان يعلم علم  
اهل بيته فيخبرهم بعلم ما يعملون۔ (الخراج والخراج)  
امام محمد باقر عليه السلام نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ)

”کہ سید الشہد حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت کے درجے پر فائز ہونے  
پہلے اپنے اصحاب سے فرمایا سنو! میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے فرزند تم کو عراق کھینچ بلا یا جائے گا  
اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں انبیاء و اوصیائے انبیاء بھی پہنچیں گے۔ اس  
خطے کا نام عمورا ہو گا جو لوگ تم اور تمہارے سب ساتھی درجہ شہادت پر فائز  
ہوں گے جن کے جسموں پر لوہے کے اسموں کے ضرب کی تکلیف کا کوئی احساس  
نہ ہو گا۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ”يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ“ (انبیاء: ۷۸)  
یعنی: (اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی کا سبب بن جا۔)  
یہ جنگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر (حضرت ابراہیم کی طرح) ٹھنڈی  
اور سلامتی کا سبب ہو جائے گی۔  
لہذا، ریخوشی فرمنا! خدا کی قسم جب ہم لوگ قتل کر دیے جاتیں گے تو اپنے  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حاضر ہوں گے۔

اس کے بعد امام ۲ قدرے خاموش رہے پھر فرمایا: سب سے پہلے میرے لیے زین قبر  
شق ہوگی اور میں قبر سے برآمد ہوں گا۔ اور یہ قیام امام قائم ۴ اور امیر المؤمنین ۴  
کی رجوت کے ساتھ ساتھ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے ایسے  
فرشتوں کا ایک گروہ میرے پاس نازل ہوگا جو اس وقت تک زمین پر کبھی  
نہ اترے ہوگا، پھر فرشتوں کی فوج کے ساتھ جبریل و میکائیل و اسرافیل  
میرے پاس نازل ہوں گے اور حضرت محمد و علی ۳ اور میرے برادر  
اور وہ تمام لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے  
نورانی و ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اپنا علم مبارک لہرائیں گے اور وہ علم مع اپنی تلوار کے ہمارے امام قائم ۴ کے  
حوالے کریں گے۔ اس کے بعد اللہ جب تک چاہے گا میں زندہ رہوں گا، اور

پھر اللہ تعالیٰ مسجد کو فہ سے تیل اور پانی اور دودھ کے تین چٹھے جاری کرے گا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین علیؑ سے سلام مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے کر مشرق و مغرب کی طرف روانہ کریں گے اور ضلع دشمنوں میں سے جو بھی میرے سامنے آئے گا میں اس کا خون بہاؤں گا، جو بھی بت لے گا اسے نذر آتش کروں گا تاہم ایک میں ہند پنہوں کا اور ہند کو فتح کروں گا۔

اور حضرت دانیال اور حضرت یوشع (بن ذون) نکل کر امیر المؤمنین علیؑ سے سلام کی خدمت میں آکر عرض کریں گے کہ واقعاً اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ستر آدمیوں کے ساتھ بصرہ روانہ فرمائے گا، اور وہ دشمنوں کو قتل کریں گے اور ایک لشکر روم کی جانب روانہ ہوگا اور اللہ ان کے ہاتھوں روم کو فتح کرائے گا۔

پھر ہم ہر اس جانور کو قتل کریں گے جس کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر جلال جانوروں کے سوا کوئی دوسرا جانور نہ رہے گا۔ اور میں یہود اور نصاریٰ بلکہ تمام قوموں کو دعوت اسلام دوں گا کہ یا وہ اسلام قبول کریں، ورنہ پھر تلوار ہے۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا اس پر مہربانی کروں گا اور جو انکار کرے گا اللہ اس کا خون بہا دے گا۔

اور ہمارے ہر شیعہ مرد کے پاس اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو اس کے چہرے سے خاک و گرد صاف کرے گا اور اس کو جنت میں اس کی منزل اور اس کی زوجہ کی نشاندہی کرے گا۔ اور روئے زمین پر ہر اندھے، اباہج اور ہر مصیبت زدہ کی مصیبت ہم لوگوں کی وجہ سے دور ہو جائے گی۔

پھر زمین پر آسمان سے اتنی برکتیں نازل ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ جس درخت سے جو پھل چاہے گا پیدا کر دے گا اور اتنے پھل پیدا ہوں گے کہ موسم سرما کے پھل موسم گرما میں اور موسم گرما کے پھل موسم سرما میں کھائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت: **وَكُلُوا مِنْ أَهْلِ الْأَنْقَامِ آمِنُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ عَالِمِ الْغُيُوبِ**  
**بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ** (سورۃ اعراف: ۹۶)

ترجمہ آیت: "اور اگر اہل سستی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان زمین برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی پس ہم نے ان کو اس حرکت کی بنا پر پکڑ لیا (عداوتیں)

پھر اللہ تعالیٰ، ہمارے شیعوں پر ایسا فضل و کرم فرمائے گا کہ زمین اور اس کے اندر کی کوئی شے ان سے پوشیدہ نہ رہے گی، یہاں تک کہ اگر ایک شخص چاہے کہ یہ معلوم کرے کہ میرے گھر والے کیسے ہیں اور اس وقت کیا کر رہے ہیں تو اس کو اس کا بھی علم ہو جائے گا۔ (الخروج والجرارح)

عبدالحمید حسنی نے اپنے اسناد کے ساتھ سہل سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البھار)

### ۵۳) آیام اللہ تین ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب اور ابن یزید سے، انھوں نے احمد بن حسن مثنیٰ سے انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے موسیٰ حنظل سے روایت کی ہے اور موسیٰ حنظل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: "آیام اللہ ثلاثہ: یوم یقوم القائم علیہ السلام و

یوم الکرۃ، و یوم القیامۃ۔" (مشتبہ البھار)  
"آیام اللہ تین ہیں، یوم ظہور قائم، یوم الکرۃ (رجعت) اور یوم قیامت"

\* عطار نے سعد سے، سعد نے ابن یزید سے، ابن یزید نے محمد بن حسن مثنیٰ سے اور محمد بن حسن مثنیٰ نے مثنیٰ حنظل سے اور مثنیٰ حنظل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (المخاض)

\* ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابن ہاشم سے، ابن ہاشم نے ابن ابو عمیر سے اور ابن ابو عمیر نے مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (معانی الاخبار)  
یہ روایت، روایت نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

### ۵۴) مومن کیسے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے عمار بن مروان سے، انھوں نے منقل بن حبیل سے، انھوں نے جابر بن یزید سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "ولیس من مؤمن إلا وله قتلہ وموتہ، ائہ من قتل نشرحتی یموت، ومن مات نشرحتی یقتل۔"

” ترجمہ: ” آپ نے فرمایا: ہر مومن کے لیے قتل اور موت دونوں ہیں۔ اگر پہلے قتل کر دیا گیا ہے تو وہ دوبارہ اس دنیا میں رجعت کرے گا اور پھر اسے موت آئے گی اور اگر پہلے اسے موت آگئی ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں رجعت کرے گا اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔“

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی: ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ (سورہ آل عمران ۱۸۵) آپ نے فرمایا: ” ومنشورہ“

میں نے عرض کیا: آپ نے جو ” ومنشورہ“ فرمایا ہے۔ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ” ہکذا انزل بہا جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَمِنْشورہ“ یعنی: اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل لیکر نازل ہوتے تھے کہ ترجمہ: ہر نفس کو موت کا ذائقہ رکھنا ہے اور منشورہ

ثم قال: ما في هذه الامة احد بئ ولا فاجر الا وينشر اما المؤمنون فينشرون الى قررة اعينهم واما الفجاس فينشرون الى خزي الله اياهم ، ألم تسمع ان الله تعالى يقول: ” وَلَنْذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ فِيْ ذُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ“ وقوله: ” يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱۰۱) (السجدة: ۶) یعنی: بذلك محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ فی الرجعة بینذریہا وقوله: ” اِنَّهَا لِحَدِي الْاَكْبَرِ نَذِيْرًا لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶) وقوله: ” هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِمْ وَكَوْكَرَةَ الْمُشْرِكُوْنَ“ (سورہ توبہ: ۳۳) قال: ” يُظْمَرُهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الرَّجْعَةِ“

وقوله: ” حَتَّىٰ اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ“ (مومن: ۴۴) هو علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اذا رجع فی الرجعة قال جابر: قال ابو جعفر علیہ السلام: قال امیر المؤمنین علیہ السلام فی قوله عز وجل: ” رَبِّمَا يُوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ“ (سورہ الحج: ۱۵) قال: ” هُوَ اَنَا اِذَا اُخْرِجْتُ اَنَا وَشِيْعَتِيْ وَخَرَجَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ“

وشيعته ، ونقتل بنى أمية ، فعندنا : يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَانُوا مُسْلِمِيْنَ - (ترجمہ)

پھر فرمایا: اس امت کا شخص خواہ وہ نیکو کار ہو یا بدکار۔ دوبارہ دنیا میں اٹھایا جائے گا لیکن مومن اٹھایا جائے گا تو اس وقت اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش ہوگا) اور بدکار اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ” وَلَنْذِيْقَنَّهُمْ... عَذَابِ الْاَكْبَرِ“ (سورہ صبحہ: ۲۱) ترجمہ: ” اور یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی ادنیٰ (دنیاوی) عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔“

نیز ارشاد فرمایا: ” يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ... قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱-۲) ترجمہ: ” اے چادر اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پس ڈراؤ یعنی: اے محمد! زمانہ رجعت میں اٹھو اور ان لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ۔ پھر ارشاد فرمایا: ” اِنَّهَا لِحَدِي الْاَكْبَرِ نَذِيْرًا لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶) ترجمہ: ” کہ بیشک یہ بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے، بشر کو ڈرانے کے لیے“ یعنی: زمانہ رجعت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم بشر کو عذاب خدا سے ڈرائیں گے۔“

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ” هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِمْ وَكَوْكَرَةَ الْمُشْرِكُوْنَ“ (سورہ توبہ: ۳۳) ترجمہ: ” وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

یعنی: ” دین اسلام زمانہ رجعت میں تمام ادیان پر غالب آئے گا۔“ پھر ارشاد الہی ہوا: ” حَتَّىٰ اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ“ (مومن: ۴۴) ترجمہ: ” یہاں تک کہ ہم نے اُن پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا“ یعنی: ” اس سے مراد حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ ہیں جو زمانہ رجعت میں دوبارہ واپس آئیں گے۔“

جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے اللہ تعالیٰ کے

قول: " رَبَّنَا يَوِّدُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَوَدَّ كَانُوا مُسْلِمِينَ " (سورہ حجر: آیت ۲)  
ترجمہ: " شاید وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا تمنا کریں گے کہ اے کاش!  
ہم بھی مسلمان ہوتے۔ "

آپ نے فرمایا کہ: (وہ میں ہوں) جب میں زمانہ رجعت میں اپنی قبر سے نکلوں گا اور میرے شیعہ  
بھی نکلیں گے اور ادھر عثمان بن عفان اور ان کے شیعہ نکلیں گے اور  
ہم سب ملکر بنی اُمیہ کو قتل کریں گے۔ تو وہ لوگ تمنا کریں گے کہ:  
اے کاش ہم لوگ زلی کو تسلیم کرنے والوں میں ہوتے۔ (منتخب البصائر)

### ۵۶) زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابن عمیرہ سے  
انھوں نے ابو داؤد سے، انھوں نے بریدہ اسلمی سے روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" كيف انت اذا استياست امتي من المهدى فياتها

مثل قرن الشمس يستبشر به اهل السماء واهل الارض ؟  
ترجمہ: " اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب میری امت ظہور مہدی سے بائکل  
ماؤس ہو چکی ہوگی، تو وہ قرن شمس (آفتاب کی کرنوں) کی طرح ظہور کریں گے  
جنھیں دیکھ کر اہل آسمان و اہل زمین خوش ہو جائیں گے۔ "

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ واقعہ بعد موت ہوگا؟

آپ نے فرمایا: " والله ان بعد الموت هدى و ايماناً و نوراً "

(بعد موت کے بعد رجعت میں) ہدایت، ایمان اور نور سب کچھ ہوگا)

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبل از موت اور بعد موت والی زندگیوں میں طویل کونسی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا: آخر بالصعف، یعنی: آخری زندگی کئی گنا طویل ہوگی۔

(منتخب البصائر)

### ۵۷) وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے جمیل بن  
دراج سے، اور جمیل بن دراج نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے (ابو عبد اللہؑ) سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے

متعلق دریافت کیا: " إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَيَوْمَ يَقُومُ الشَّهَادَةُ " (سورہ مؤمن: ۵۱)

ترجمہ آیت: " بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی حیات دنیا میں اور  
اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔ "

آپ نے فرمایا: ذلك والله في الرجعة أما علمت أن (فی) انبیاء اللہ کثیرا  
لہ ینصروا فی الدنیا وقتلوا واکتمة قد قتلوا ولم ینصروا  
فذلك في الرجعة

قلت: " وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ . يَوْمَ  
يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ " (سورہ قی: ۴۱-۴۲)  
قال: " هي الرجعة :

(سورہ مؤمن: ۵۱) کے متعلق فرمایا: (ترجمہ)

" حیات دنیا میں اللہ کی نصرت زمانہ رجعت میں ہوگی کیا تمہیں معلوم نہیں ہے  
کہ بہت سے انبیاء خدا جن کی مدد نہیں کی گئی اور انھیں قتل کر دیا گیا اور  
امت ماہرین کو قتل کر دیا گیا ان کی بھی کوئی مدد نہیں کی گئی لہذا ان سب  
کی مدد زمانہ رجعت میں کی جائے گی۔ "

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " وَاسْتَمِعْ . . . . . يَوْمَ الْخُرُوجِ " (قی: ۴۱-۴۲)  
ترجمہ آیت: " اور غور سے سنا! جس دن کہ ایک پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا  
جس دن لوگ چنگھاڑ کو بالیقین سن رہے ہوں گے۔ وہی یوم خروج ہوگا۔ "

آپ نے فرمایا: اس سے مراد رجعت ہے۔

\* احمد بن ادریس نے ابن عیسیٰ سے بھی تقریباً اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵۸) موت اور قتل میں فرق

سعد نے احمد و عبد اللہ ابنی محمد بن عیسیٰ و ابن ابی الخطاب سے جمیعاً اور  
انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن رثاب سے، انھوں نے زرارہ سے روایت کی ہے  
کہ مجھے پسند نہ آیا کہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے صاف صاف رجعت کے متعلق  
کچھ دریافت کروں، تو میں نے ایک حیلہ سے ایسا سوال کیا کہ جس سے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔  
میں نے عرض کیا: یہ فرمائیں کہ جو شخص قتل ہو گیا، کیا وہ مر گیا۔ (قتل مات)؟

قال ۴: " لا، الموت موت، والقتل قتل - فقدت، ما احد (بقتل)  
 الامات؟ قال: فقال: يا زرارہ! قول الله اصدق من  
 قولك قد فرق بين القتل والموت في القرآن - فقال عليه السلام  
 آیت: " اَفَانِ مَاتَ اَوْ قُتِلَ " (آل عمران: ۱۳۴) وقال " لَكُنْ مَتَمُّ  
 آیت: " اَوْ قُتِلْتُمْ لِرَآئِ اللَّهِ تُحْسِرُونَ " (آل عمران: ۱۵۱) فليس كما  
 قلت يا زرارہ الموت موت، والقتل قتل، وقد قال الله عز وجل  
 آیت: " اِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ  
 لَسَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ  
 وَعَدَّا عَلَيْهِ حَقًّا " (التوبة: ۱۱۲)

قال: فقلت: اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: " كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ " (الانبیاء: ۲۵)  
 افرآیت من قتل لم يذوق الموت؟ فقال ۴: ليس من قتل  
 بالسيف كمن مات على فراشه اِنَّ من قتل لا بُدَّ اَنْ يرجع  
 الى الدنيا حتى يذوق الموت -  
 (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، موت موت ہے اور قتل قتل ہے (دونوں میں فرق ہے)۔  
 میں نے عرض کیا: مگر میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہیں جو قتل کیا گیا ہو اور اُسے موت نہ آئی ہو؟  
 آپ نے فرمایا: لے زرارہ! اللہ تعالیٰ کا قول تمہارے قول سے زیادہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے  
 قرآن میں قتل اور موت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:  
 (آیات) " اَفَانِ مَاتَ اَوْ قُتِلَ " (پس اگر ان کو موت آجائے یا انھیں قتل کر دیا جائے۔)  
 نیز فرمایا: (آیت:) " لَكُنْ مَتَمُّ اَوْ قُتِلْتُمْ لِرَآئِ اللَّهِ تُحْسِرُونَ " (آل عمران: ۱۵۱) (آل عمران: ۱۳۴)  
 ترجمہ: (خواہ تمہیں موت آجائے یا تم قتل کر دیے جاؤ فرور اللہ کی طرف محسوس کیے جاؤ گے)  
 لہذا لے زرارہ! جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا نہیں ہے۔ موت، موت اور قتل قتل ہے۔  
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " اِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ  
 بِاَنْ لَسَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ  
 وَعَدَّا عَلَيْهِ حَقًّا " (سورہ توبہ: ۱۱۲)

ترجمہ آیت: (تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے کیونکہ  
 ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ امر سچا اور

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے " كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ " (الانبیاء: ۲۵)  
 یعنی (ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔) کیا آپ کی نظر میں جو شخص  
 قتل ہوا اُس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا؟  
 آپ نے فرمایا: جو شخص تلوار سے قتل ہوا وہ اُس شخص کے ماتم نہیں ہے جس کو اس کے  
 بستر پر موت آئی ہو۔ اس لیے کہ جو شخص قتل ہوا ہے اس کے لیے فردی  
 ہے کہ دنیا میں دوبارہ آئے تاکہ موت کا ذائقہ چکھے۔ (منتخب اہماری تفسیر)

### ۵۹) مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے  
 حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا  
 علیہ السلام کو رجعت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ:  
 " من مات من المؤمنین قتل ومن قتل منهم مات "  
 جس کو موت آگئی مومنین میں سے (وہ زندہ ہوگا اور) قتل کیا جائے گا  
 اور جو قتل ہوا (وہ بھی دوبارہ زندہ ہوگا) پھر اُسے موت آئے گی

### ۶۰) قریش! اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

سعد نے احمد و عبداللہ ابی محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے  
 انھوں نے ابو جمیل سے، انھوں نے ابان بن تغلب سے، اور ابان بن تغلب نے حضرت  
 ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یہ اہل اہل عرب نے قریش کے دو خاندان آپس میں گفتگو کرتے ہی کہ: کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ جب  
 محمد وفات پائیں گے تو یہ حکومت ان کے اہل بیت کی ہی طرف پلٹ کر جائے گی۔  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مجمع میں یہ بات کھول کر سامنے رکھی اور  
 ارشاد فرمایا: کیف اتم معاشر قریش وقد كفرتم بعدى ثم رأيتموني  
 في كتيبة من اصحابي اضر بوجوهكم و رقابكم بالسيف  
 قال فنزل جبريل: فقال: يا محمد! قل انشاء الله او يكون ذلك  
 على بن اوطالب عليه السلام انشاء الله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 يكون ذلك على بن اوطالب عليه السلام انشاء الله تعالى فقال جبريل عليه السلام



واحدة لك و اشتان لعلي بن ابي طالب عليه السلام و موعداكم السلام  
قال ابان: جعلت فداك و اين السلام ؟  
فقال ۴ : يا ابان ! السلام من طرس الكوفة -

(ترجمہ روایت)

آنحضرت نے فرمایا: اے گروہ قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ میرے بعد کفر اختیار کرو گے تو تم مجھے دیکھو گے کہ میں اپنے اصحاب کے ایک گروہ کے ساتھ تم لوگوں کے منہ پر ضرب لگا رہا ہوں اور تلوار سے تم لوگوں کی گردنیں اڑا رہا ہوں۔

تسنے میں حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! انشاء اللہ کہو! ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام علی بن ابی طالبؑ کے انشاء اللہ انجام دیں۔

پھر جبریلؑ نے کہا یہ کام ایک مرتبہ تمہارا ہوگا اور دوسری مرتبہ علی بن ابی طالبؑ کا ہوگا اور آپ حضرات کی وعدہ گاہ "سلام" ہے۔

ابان نے دریافت کیا: مولا! میں آپ پر قربان، "سلام" کہاں ہے؟  
آپ نے فرمایا: اے ابان! "سلام" پشت کوفہ پر ہے۔

### ۶۱ رجعت میں کون اندھا ہوگا؟

سعد نے ابن عباس سے، انہوں نے یقیناً سے، انہوں نے علی بن ابی طالب سے  
انہوں نے متقی بن الولید سے، انہوں نے ابولعبیر سے اور ابولعبیر نے حضرت امام محمد باقرؑ  
اور حضرت امام جعفر صادقؑ علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت ہے کہ آپ نے قول خدا:  
وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی  
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا . (سورة النبی : ۴۲)  
کے متعلق فرمایا: (اور جو اس دنیا) میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور  
گمراہ اٹھے گا۔

کے متعلق فرمایا: جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت یعنی رجعت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔  
(تفسیر عیاشی منتخب البصائر)

ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں

۶۲ مذکورہ اسناد کے ساتھ علی بن ابی طالب نے رفاع سے، انہوں نے عبداللہ بن عطاء سے اور انہوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں مقام منیٰ میں بیمار  
تھا اور میرے پدر عالی قدر میرے پاس تھے کہ آپ کے پاس آپ کا غلام آیا اور عرض کرنے لگا کہ  
عراقیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا:  
اچھا! انہیں خیمے میں بٹھاؤ۔

پھر آپ اٹھ کر ان لوگوں کے پاس گئے اور تھوڑی دیر میں، میں نے اپنے پدر بزرگوار کے زور  
سننے کی آواز سنی تو مجھے کچھ برا محسوس ہوا کہ میں تو اس حال میں ہوں اور میرے پدر بزرگوار قہقہے لگا رہے  
ہیں۔ اس کے بعد پدر بزرگوار واپس آئے فرمایا: اے ابو جعفر! شاید تمہیں میری ہنسی بُری معلوم ہوئی ہے  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، آپ کو ہنسی کیوں آگئی تھی؟

آپ نے فرمایا: یہ عراقیوں کا گروہ تھا جو تمہارے گذشتہ آباء اسلاف کے متعلق  
ایک بات پوچھ رہے تھے اور ان پر جو کچھ گذرا اس کے بارے میں وہ ایمان بھی رکھتے  
تھے اور ان کی عظمت کے اقرار کرنے والوں میں سے تھے تو مجھے ان سے ملکر انتہائی خوشی  
ہوئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آگئی تھی۔ ابھی دنیا میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس پر  
ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کا اقرار بھی کرتے ہیں

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! وہ کس بات پر گفتگو کر رہے تھے؟

آپ نے فرمایا: انہوں نے ان وفات یافتہ لوگوں کے متعلق دریافت کیا کہ وہ لوگ کب دنیا میں  
دوبارہ آئیں گے اور دین کے معائنے پر زندہ لوگوں سے جلال و قتال کریں گے۔

(منتخب البصائر)

سعد نے سعد بن مسعود سے، انہوں نے صفوان سے، صفوان نے رفاع سے

اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(منتخب البصائر)

۶۳ ان ہی اسناد کے ساتھ علی بن ابی طالب نے حکم نے حنان بن سدر سے، انہوں نے اپنے والد سے  
روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے رجعت کے  
متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”القدریۃ تنکرھا“ (قدریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔)

(منتخب البصائر)

۶۴ بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے وہیب بن حفص سے، انہوں نے

ابولعبیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فرزند رسول! ہم لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ عمر بن ذر اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ قائم آلِ محمد سے مقابلہ نہ کرے۔

فقال علیؑ: "إِنَّ مِثْلَ ابْنِ ذَرٍّ مِثْلَ رَجُلٍ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ رَبِّهِ، وَكَانَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ إِلَى ضَلَالَةٍ، فَسَاءَ لِمَنْ فَكَانُوا يَلْعَنُونَ بِقَبْرِهِ وَيَتَحَدَّثُونَ عَنْهُ: إِذَا خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْرِهِ يَنْفِضُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُولُ لِمَنْ يَلْقَى كَيْتَ وَكَيْتَ -"

پس آپ نے فرمایا: ہاں، عمران ذر کی مثال ویسی ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو عبد ربہ کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو گمراہی کی طرف دعوت دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو وہ لوگ اس کی قبر پر جمع ہوتے اور وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگتے کہ اتنے میں ایک دن قبر شق ہوئی اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا قبر سے نکل کھڑا ہوا اور ان لوگوں سے باتیں کرنے لگا۔

### شرب معراج رجعت پر گفتگو

(۶۵)

سعد نے ابن ہشام سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے محمد بن سنان سے، کسی اور سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لقد أسرى بي ربي عز وجل فأوحى إليّ من وراء حجاب ما أوحى وكلمني بما كلم به وكان مما كلمني به أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُسْتَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصْطَوِّرُ لِي الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، يَسْتَجِبُ لِي مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

يا محمد! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَوَّلُ فَلَاشِيٍّ قَبْلِي وَأَنَا الْآخِرُ فَلَاشِيٍّ بَعْدِي، وَأَنَا الظَّاهِرُ فَلَاشِيٍّ فَوْقَ وَأَنَا الْبَاطِنُ

فَلَاشِيٍّ دُونِي وَأَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا بَكْلَى شَيْءٍ عَلِيمٍ يَا مُحَمَّدُ! عَلِيٌّ أَوَّلُ مَا أَخَذَ مِيثَاقَهُ مِنَ الْأُمَّةِ، يَا مُحَمَّدُ! عَلِيٌّ آخِرُ مَنْ أَقْبَضَ رُوحَهُ مِنَ الْأُمَّةِ وَهُوَ الدَّابَّةُ الَّتِي تَكْتُمُهُمْ۔

يا محمد! عَلِيٌّ أَظْهَرُهُ عَلَى جَمِيعِ مَا أَوْحِيَهُ إِلَيْكَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَكْتُمَ مِنْهُ شَيْئًا۔

يا محمد! بَطْنُهُ الَّذِي أُسْرَتْ إِلَيْكَ فَلَيْسَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ سُرُودُهُ يَا مُحَمَّدُ! عَلِيٌّ عَلِيٌّ مَا خَلَقْتَ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ عَلِيٌّ عَلِيمٌ بِهِ۔

(ترجمہ)

آپ نے ارشاد فرمایا: "میرا رب مجھے شب معراج لے گیا تو پس پردہ سے جو اُس نے وحی کرتی تھی وہ کی، جو گفتگو کرتی تھی وہ مجھ سے کی، منجملہ ان تمام باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد! میں ہی اللہ اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے مجھ عالم الغیب و شہود اور مہربان اور رحم والے کے۔ میں ہی ہوں اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں بادشاہ ہوں، پاکیزہ ہوں، سلامتی دینے والا، ایمان دینے والا، نگاہ رکھنے والا، غلبہ و جبروتیت والا ہوں۔ پاک ہے اور منزہ ہے اللہ ان تمام چیزوں سے جسے لوگ اللہ کا شریک گردانتے ہیں۔ صرف میں ہی ہوں اللہ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں خالق و پیدا کرنے والا ہوں تصویر بنانے والا ہوں۔ میرے لیے ہی تمام اسماء حسنیٰ ہیں، آسمانوں اور زمین میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ سب میرے ہی نام کی تسبیح پڑھتی ہے۔ میں ہی عزت و حکمت والا ہوں اے محمد! میں اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، مجھ سے قبل کوئی شے نہیں، میں آخر ہوں، میرے بعد کوئی شے نہیں ہے، میں ظاہر ہوں مجھ سے زیادہ ظاہر کوئی شے نہیں ہے، میں باطن ہوں، مجھ سے زیادہ باطن کوئی شے نہیں میں اللہ ہوں میرے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، ہر شے کا جاننے والا ہوں۔

اے محمد! علیؑ اول ہیں تمام امت میں جن سے ميثاق لیا گیا ہے۔ وہ اے محمد! علیؑ وہ ہیں کہ جن کی روح تمام امت میں سب سے آخر میں قبض ہوگی۔ وہ وحی داتہ ہیں جو (زمین سے نکل کر) لوگوں سے کلام کریں گے۔

اے محمد! میں نے عسلی پر وہ تمام راز کی باتیں ظاہر کر دی ہیں جو تم کو وحی کے ذریعے سے بتائی ہیں۔ لہذا میرے اور تمہارے درمیان کوئی ایسا راز نہیں جو علیؑ کو معلوم نہ ہو۔

اے محمد! عسلی وہ عسلی ہے کہ میں نے جتنی حلال و حرام چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کا جاننے والا عسلی ہے۔

### ۶۶) ہمارا مشکل بلکہ دشوار ترین ہے

سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے ابان بن عیاش روایت کرتے ہیں اور جو اصحاب کے ایک مجمع کی موجودگی میں جس میں ابو طفیل جیسے لوگ تھے حضرت امام علیؑ ابن الحسین علیہ السلام کے سامنے اول سے آخر تک پڑھ کر سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہماری صحیح حدیث ہے۔

ابان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں ابو طفیل سے ان کے گھر پر ملا تو انھوں نے رجعت کے متعلق وہ چند احادیث بیان کیں جو اصحاب و مسلمان و مقداد و ابی بن کعب سے سنی تھیں ابو طفیل کا بیان ہے کہ میں نے وہ تمام احادیث جو ان لوگوں سے سنی تھیں کونے میں حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے پیش کی تھیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ وہ خاص علم ہے جس کی تاب یہ جاہل امت نہیں لاسکتی۔ پھر آپ نے ان تمام حدیثوں کی تصدیق فرمائی جو ان لوگوں نے مجھ سے بیان کی تھیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بہت سی آیات کی تلاوت بھی فرمائی اور ان کی ایسی کافی دشانی تفسیر بیان کی جس کی بنا پر قیامت سے زیادہ میرا یقین رجعت پر ہو گیا۔

جو باتیں میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے عرض کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ بتائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض دنیا میں ہوگا یا آخرت میں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ دنیا میں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر اس سے لوگوں کو ہنکانے اور بھگانے والا کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "أنا بیدی فلیردتہ اولیائی ویصرفنہ عنہ اعدائی و فی روایۃ اُخری: "ولأوردتہ اولیائی ولأصرفنہ عنہ اعدائی"

ترجمہ: میں اپنے دوستوں کو اس حوض پر پہنچاؤں گا اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے بھگاؤں گا۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

الآیۃ) " کَرَادَ اَوْ قَعِ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ

تُكَلِّمُهُمُ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ " (رما اللہ آیتہ؟)

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے (منزل: ۸۲) زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے"

اس آیت میں "دابہ" سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: لے ابو طفیل! چھوڑو اس بات کو نہ پوچھو۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں آپ پر قربان، یہ تو ضروری بتادیں۔

آپ نے فرمایا: ہی دابہ تا کُل الطعام و تمشی فی الاسواق و تنکم النساء (یہ وہ دابہ ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: "هو زُرُّ الْاَرْضِ الَّذِی تَسکن الْاَرْضُ بہ"

(وہ قوامہ ارض ہوگا جس سے زمین ساکن ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: "صدیق هذه الامة و فاروقها و ربیبها و ذوق نبیها" (وہ اس امت کا صدیق اور فاروق ہوگا اور وہ رب الارض اور اس کا ذوققرین ہوگا)

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ کون ہے؟ ایسا بزرگ

آپ نے فرمایا: "الذی قال اللہ تعالیٰ: "يَسْئُرُهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ" (ہمد: ۱۴)

والذی: "عِنْدَهُ عِلْمُ الْكَيْسِ" (رعدہ: ۳۴)

والذی: "جَاءَ بِالصِّدْقِ وَالذی: "صَدَّقَ بِهِ" (الزمر آیت: ۳۳)

(جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: وہ وہی ہے کہ جو:

— (اس کے پیچھے ہی پیچھے آئی میں کا ایک گواہ) (ہمد: ۱۴)

— وہ وہی ہے: (جس کے پاس کتاب کا علم ہے) (رعدہ: ۳۴)

— وہ وہی ہے: (جو حق کے ساتھ آیا۔ وہ وہی ہے۔) (اس کی تصدیق کی) (الزمر آیت: ۳۳)

اور فرمایا: والناس کلہم کافرون غیوہ۔ (اور اس کے سوا تمام لوگ کافر ہوں گے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ان کا اسم گرامی تو بتادیں۔

آپ نے فرمایا: "قد سئیتہ لك یا ابا الطفیل!

لے ابو طفیل! تجھے نام تو بتا دیا۔

پھر فرمایا: وَاللّٰهُ لَوَادْخَلْتَ عَلٰى عَامَّةِ شَيْعَتِي الَّذِيْنَ هُمْ اِقَاتِلِ  
الَّذِيْنَ اَقْرَبُوا بِطَاعَتِيْ وَسَتُوْنِيْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاسْتَحَلُّوْا  
جِهَادَ مَنْ خَالَفَنِيْ ، فَحَدَّثْتَهُمْ بَعْضُ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْحَقِّ  
فِي الْكِتَابِ الَّذِي نَزَلَ بِهٖ جِبْرِئِيْلٌ عَلَيَّ سَلَامًا عَلٰى مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْفَرِقُوْا عَنِّيْ حَتّٰى الْبَقِيْ فِيْ عَصَابَةِ مَنْ اَلْحَقَّ  
قَلِيْلَةً اَنْتَ وَاَشْبَا هَلِكٌ مِّنْ شَيْعَتِيْ .

فَفَرَعْتُ وَقُلْتُ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا وَاَشْبَا هِيْ مَتَفَرِّقْ عَنكَ وَاَنْتَ مَبْعُوثٌ  
قَالَ : بَلْ تَشْبِتُوْنَ .

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : اِنْ اَهْرَا صُوبَ مُسْتَصْعَبٍ لَا يَعْرِفُهٗ وَلَا  
يَقْرُبُهٗ اِلَّا ثَلَاثَةٌ مَّلِكٌ مُّقْرَّبٌ ، اَوْ نَجِيٌّ مُّرْسَلٌ ، اَوْ عَبْدٌ  
مُّؤْمِنٌ نَّجِيْبٌ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِاِيْمَانٍ .

يَا اَبَا الطَّيْفِيْلِ ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ فَا رِيْدَ النَّاسِ  
صُلُوْلًا وَّجُمَاْرًا اِلَّا مِنْ عَصْمَةِ اللّٰهِ بِنَا اَهْلِ الْبَيْتِ .  
(ترجمہ)

" مگر خدا کی قسم اپنے عام قسم کے شیعوں کے پاس جن کو ساتھ لیکر میں جنگ کر رہا  
ہوں اور جن کو میری اطاعت کا اقرار ہے اور جو مجھے امیر المؤمنین کہہ کر رکھا ہے  
ہیں اور میرے مخالفین سے جہاد کو حلال جانتے ہیں، میں ان سے اس کتاب  
کی چند باتوں کو جو جبریل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سیکرنازل ہوئے  
بیان کر دوں تو وہ سب کے سب میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے اور  
حق کے گروہ میں تھوڑے سے رہ جائیں گے۔ تم ہو گے اور میرے شیعوں میں  
سے چند تم جیسے۔"

راوی کا بیان ہے کہ یہ ستر میں کانپنے لگا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں اور مجھ جیسے  
چند اور لوگ کیا آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے یا آپ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تم ثابت قدم رہو گے اور تم جیسے بھی۔

اس کے بعد پھر امیر المؤمنین علیؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دیکھو! ہمارا  
معاملہ بہت سخت اور ناقابل فہم ہے اسے سولے تین قسم کے لوگوں کے  
اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یا تو اسے ملک مقرب سمجھ گا یا نبی مرسل سمجھ گا،

مادہ بندہ مومن سمجھے گا جس میں خاندانی شرافت ہوگی اور اللہ نے جس کے قلب کا  
ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہوگا۔

اے ابوطفیل! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی لوگ اپنی جہالت اور ضلالت  
کی وجہ سے ہم اہل بیت سے پھر گئے۔" (منتخب البصائر)

### رحمت میں بھی تضرع علی امیر خلائق ہوں

(۶۷)

سلام بن مستنیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا: تم لوگوں اُس نام سے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا ہے جو نام اللہ تعالیٰ نے سوائے  
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور کسی کا نہیں رکھا (یعنی امیر المؤمنین) اور ابھی تو اس کی تاویل  
کے ظاہر ہونے کا وقت بھی نہیں آیا ہے۔  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اس کا وقت کب آئے گا؟

قال ۴: اِذَا جَارَتْ جَمِيعُ اللّٰهِ اَمَامَهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى يَنْصُرُهٗ وَهُوَ  
قَوْلُ اللّٰهِ : " وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَّا اْتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ  
وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتَتَّوْمِنُنَّ  
بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ ءَا فَرَزْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ  
اِصْرِيْ ط قَالُوْا اَفَرَزْنَا ط قَالَ فَاَنْتُمْ هٰذٰلِكَ وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ  
الشّٰحِدِيْنَ . " (سورہ آل عمران: ۸۱)

آپ نے فرمایا: اُس وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کے سامنے انبیاء اور مومنین کو جمع فرمائے گا  
تاکہ یہ لوگ ان کی نصرت کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول (آل عمران ۸۱)  
ترجمہ آیت: " اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد و میثاق لیا کہ جو کتاب و حکمت میں نے

تم کو عطا کی ہے، پھر جو کچھ تمہارے پاس (کتاب و حکمت) ہے اُس کی تصدیق  
کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اس رسول پر ایمان  
لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پھر) فرمایا کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس پر  
میرا وجہ (ذنداری) اٹھا لو گے، انھوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ (پھر)  
فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ (اس عہد پر) گواہ ہوں۔"

قال ۴: فَيَوْمَئِذٍ يَدْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰوَاءَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ  
فَيَكُوْنُ اَسِيْرَ الْخَلَائِقِ كَلِمَةً اَجْمَعِيْنَ : يَكُوْنُ الْخَلَائِقُ كَلِمَةً تَحْتَ لَوَاةِ

ویکون هو امیرهم فهذا تأویلہ۔  
ترجمہ روایت: "اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا علم مبارک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمائیں گے اور وہ تمام خلائق کے امیر ہوں گے اور تمام خلائق آپ کے علم کے پھریرے کے نیچے ہوگی۔ آپ ان سب کے امیر ہوں گے۔ یہ وقت اس کی تادیل کے ظاہر ہونے کا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۶۸) زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت: **كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ** کی تفسیر میں فرمایا کہ:

"لم یذق الموت من قتل، وقال: لابد من ان یرجع حتی یدوق الموت"

یعنی (مگر جو قتل ہوا اُس نے ابھی موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور لازمی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے اور موت کا مزہ چکھے۔) (تفسیر عیاشی)

### (۶۹) رجعت وعدہ الہی ہے

سیرین سے روایت ہے ان کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ **«وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْعًا أَيْمًا نَبِيًّا لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمُوتٍ»** ؟ (المعقل آیت ۳۸)

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ نہ کوئی قیامت ہے نہ کوئی بعثت ہے، نہ نشور ہے۔ فقال: **«كذبوا والله إنما ذلك إذا قام القائم وكرمه المسكرون فقال أهل خلافكم: قد ظهرت دولتكم یا معشر الشیعة وهذا من كذبكم تقولون: رجح فلان وفلان لا والله لا یبعث الله من یموت، ألا ترى انهم قالوا: «وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْعًا أَيْمًا نَبِيًّا»؟ كانت المشركون أشد تعظيماً للذات والعزى من أن یقسموا بغيرها فقال الله:**

(آیت): **«بلى وَعَدُّ عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِن أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ لِیَبْلُوَنَّهُمُ الَّذِی یُحْتَمِلُونَ فِیْهِ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اَنْهُمْ كَانُوا كَذِبًا وَاِنَّمَا قَوْلُنَا شَیْءٌ اِذَا ارَدْنَا اَنْ نَقُولَ لَهٗ كُنْ فِیْكَوْنُ»** (محل ۳۸، ۳۹، ۴۰)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ خدا کی قسم یہ اُس وقت ہوگا جب امام قائمؑ ظہور کریں گے اور ان کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والے ہو کر آئیں گے، تو تمہارے مخالفین کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! لو تمہاری حکومت تو اگلی اور تم لوگوں کا یہ جھوٹ کھل گیا کہ فلان فلان رجعت کریں گے۔ واللہ جو مر گیا اسے اللہ کبھی دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سخت قسم کھا کر کہتے ہیں: اور اہل عرب لات و عزری کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

**«بلى وَعَدُّوا..... كُنْ فِیْكَوْنُ»** (سورہ نمل ۲۰ تا ۲۱)

ترجمہ آیات: "یقیناً اس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا یہ جان لیں کہ بیشک وہ ہی جھوٹے ہیں بیشک ہمارا قول تو کسی شے کے لیے ایسا ہی ہے کہ ہم اُس کے لیے ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہوگا" تو وہ ہو جاتی ہے۔"

### (۷۰) رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے وہیب بن حفص سے، انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:

**«اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لِّمَنْ اَبَدَ الْحَيٰةِ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیْمُقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ فَوَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی السُّوْرَةِ وَالْاَنْجِلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاَسْتَبْشِرُوْا بِبِیْعَتِكُمُ الَّذِیْ بَا یَعْتَمِدُ بِهٖ لِوَدٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ. اَلْسَّابِقُونَ الْعَبْدُونَ الْخَمِدُونَ السَّابِقُونَ الرَّكْعُونَ السَّجِدُونَ الْاُمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ»** (سورہ التوبہ ۱۱۱-۱۱۳)

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ نے مومنین سے اُن کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے کیونکہ

(اُس کے عوض میں) جنت ہے اُن کے لیے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ اُس کے ذمے پچا وعدہ ہے تو رات میں، انجیل میں اور قرآن میں بھی۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا کون ہو سکتا ہے پس خوشیاں مناؤ اُس سو دے پر جو تم نے اُس کے ساتھ کر لیا۔ اور وہ تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

(جن سے یہ معاملہ ہوا ہے) وہ توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد کرنے والے (اللہ کی راہ میں) سیاحت کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے نیکیوں کا حکم دینے والے، بڑائیوں سے منع کرنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس (ایسے) مومنوں کو بشارت سنا دو۔

آپ نے فرمایا یہ عہد و پیمان ہے۔ اس کے بعد میں نے اَلشَّاهِدُونَ الْعَايِدُونَ کی تلاوت کی تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس طرح اس کی تلاوت نہ کیا کرو، بلکہ یوں تلاوت کرو اَلشَّاهِدِينَ الْعَايِدِينَ... ثُمَّ قَالَ: "اِذَا سَأَلْتِ هَؤُلَاءِ فَعِنْدَ ذَلِكَ هُمُ الَّذِينَ اسْتُرِي مِنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ" یعنی (فی) التَّوْبَةِ۔

ثُمَّ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ مِائَةٌ وَقَتْلَةٌ: مِنْ مَاتَ بَعَثَ حَتَّى يَقْتُلَ، وَمَنْ قَتَلَ بَعَثَ حَتَّى يَمُوتَ۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو زمانہ رجعت میں دیکھو گے تو وہی ہوں گے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جان اور ان کے اموال کو خرید لیا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہر مومن کے لیے موت اور قتل دونوں ہیں۔ لہذا جو مر گیا وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ قتل کیا جائے اور جو قتل کر دیا گیا اس کو بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ اس کو موت آئے۔ (ذائقہ موت چکھے) (منتخب ابصار۔ تفسیر عیاشی) \* (یہ روایت عبدالرحمان قیصر سے بھی بیان کی گئی ہے)

۴۱ رجعت قدریہ انکار کرتے ہیں

سعد نے ابن عیسیٰ اور ابن عبد الجبار اور احمد بن حسن ابن فضال سب سے اُنھوں نے

حسن بن علی بن فضال سے، اُنھوں نے حمید بن شنتی سے، اُنھوں نے شعیب خذّاء سے اُنھوں نے ابوالصباح سے روایت کی ہے۔ ابوالصباح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان: میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس کا نام لینا نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم رجعت کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی حضور۔

فَقَالَ ۶: "تِلْكَ الْقُدْرَةُ وَلَا يَنْكُرُهَا اِلَّا الْقُدْرِيَّةُ، لَا تَنْكُرُكَ تِلْكَ الْقُدْرَةُ لَا تَنْكُرُهَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَتَى بِقِنَاعٍ مِنَ الْجَنَّةِ عَلَيْهِ عَذَقٌ يَقَالُ لَهُ سِنَّةٌ، فَتَنَاوَلَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ سِنَّةٌ مِنْ كَانُ قَبْلَكَمُ"

پس آپ نے فرمایا: یہ سب اللہ کی قدرت ہے اور اس سے سوائے فرقہ قدریہ کے کوئی اور انکار نہیں کرتا۔ سنو! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنت سے ایک خوان آیا جس میں کھجوروں کی شکل میں سنتیں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے ایک سنت لے لی جو تم سے پہلے والوں کی تھی۔ (منتخب ابصار)

۴۲ حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ: ۹

ابن عیسیٰ نے حسن سے، حسن نے حسین بن علوان سے، حسین نے محمد بن داؤد العبیدی سے، اُنھوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے اصبح کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی بکر شکر بن ابی بکر شکر نے امیر المومنین ۶ سے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المومنین! ابھی ابھی ابو معمر نے ایک ایسی بات کہی ہے جس کا مجھے یقین نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے کہ آپ نے اُس سے بیان فرمایا تھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا یا سنا ہے کہ اُس کا سر اُس کے باپ سے زیادہ تھا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بس اتنی سی ہی بات بڑی اور ناقابل یقین ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے اور آپ اس کو جانتے پچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر لے ابن الکواجر مجھ سے پوچھ لیا ہوتا تو میں تجھے تباہیتا۔

۹ عبداللہ بن ابی بکر شکر کی کنیت ابن الکواجر تھی اور یہ خارجی تھا۔

پھر فرمایا: " اِنَّ عَزْمِيْرًا اَخْرَجَ مِنْ اَهْلِهِ وَاَمْرًا تَهْ فِي شَهْرَهَا وَلِهَ يَوْمِيْذِ  
خَمْسُوْنَ سَنَةٍ ، فَلَمَّا ابْتَلَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِذَنبِهِ اَمَاتَهُ  
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ، فَرَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِيْنَ  
سَنَةٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُ ابْنُهُ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَرَدَّ اللهُ  
عَزْمِيْرًا ( اِلَى ) الَّذِي كَانَ بِهِ -

فقال : ما تزيد ؟

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : سئل عما بذالك -

قال : نعم ان انا سا من اصحابك يزعمون انهم يردون بعد الموت  
فقال امير المؤمنين عليه السلام نعم تكلم بما سمعت ولا تنزد في الكلام ، فما قلت  
قال : قلت : لا اؤمن بشئ مما قلتكم ،

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويحك ان الله عز وجل ابتلى قوما بما كان  
من ذنوبهم فاماتهم قبل اكمالهم التي سميت لهم ثم  
ردهم الى الدنيا ليستوفوا ارزاقهم ، ثم اماتهم بعد ذلك  
قال : فكبر على ابن الكوار ولهم يمتد له -

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويحك تعلم ان الله عز وجل قال في كتابه  
الآية ، " وَاِخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا " ( اعراف : ۱۵۷ )  
فالطلق بهم معه ليشهدوا له اذ رجعوا عند الملاء من بني  
اسرائيل ان ربي قد كلمني فلو انتم سلموا ذلك له وصدقوا به  
لكان خيرا لهم ، ولكنهم قالوا لموسى عليه السلام :

الآية ، " لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ اللهُ جَهْرَةً " ، ( بقره - ۵۵ )

الآية ، قال الله عز وجل : " فَآخَذَتْكُمْ الصَّاعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُونَ " ( بقره : ۲۴ )  
ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ . " ( بقره : ۵۷ )  
اترى يا ابن الكوار ان هؤلاء قد رجعوا الى منازلهم بعد ما ماتوا ؟

فقال ابن الكوار : وما ذاك ثم اماتهم فكأنهم -

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : لا ويحك اوليس قد اخبر الله في كتابه  
حيث يقول :

وَالَّذِي نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوى " ( بقره : ۶۵ )

فماذا بعد الموت اذ بعثهم -

ايضا مثلهم يا ابن الكوار ، الملاء من بني اسرائيل حيث يقول الله تعالى عز وجل  
الآية ) " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ  
حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُؤْتُوا ثِمَّ اَحْيَاهُمْ " ( بقره : ۲۵۹ )

قوله ايضا في عزيز حيث اخبر الله عز وجل : فقال :

الآية ) " اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا  
فَقَالَ اَنِّي يُحْيِي هَذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللهُ

وَاحَدَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ " مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ " وَرَدَّهُ اِلَى الدُّنْيَا  
" فَقَالَ كَمَا كُنْتُ ؟ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

فَقَالَ بَلْ كُنْتُ مِائَةَ عَامٍ " ( بقره : ۲۵۹ )  
فلا تشكك يا ابن الكوار في قدرة الله عز وجل -

( ترجمہ )

پہلے فرمایا: سن: حضرت عزیر ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے رخصت ہو کر چلے تو ان کی زوجہ  
اُس وقت حاملہ تھیں اور پورا مہینہ تھا۔ اور حضرت عزیر کا سن اُس وقت پچاس  
سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایک ترکہ ادا کیے سبب ان کو آزمائش میں ڈال دیا  
اور سو سال تک ان پر موت طاری کر دی۔ پھر دوبارہ (سو سال کے بعد) ان کو  
زندہ کیا اور وہ اپنے اہل خانہ کے پاس پلٹ کر آئے تو ان کا سن وہی پچاس سال  
کا تھا مگر ان کا فرزند اُس وقت سو سال کا ہو چکا تھا۔

بن کو ارنے عرض کیا: کچھ اور پوچھیں ؟

پہلے فرمایا: جو تیرے دل میں ہے پوچھ -

میں نے عرض کیا: بہتر۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ  
زندہ ہو کر دنیا میں آئیں گے ؟

اب نے فرمایا: پھر تو نے ان لوگوں سے کیا کہا ؟

میں نے عرض کیا: میں نے ان سے کہا ، جو تم لوگ کہتے ہو اُس پر مجھے ہرگز یقین نہیں ہے  
امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تجھ پر وائے ہو ، اللہ تعالیٰ عز وجل نے ایک گروہ کو  
ان کی تقصیر کی بناء پر مبتلائے آزمائش کیا اور ان کی اجل سے پہلے ہی ان پر  
موت طاری کر دی پھر انہیں زندہ کر کے اس دنیا میں واپس کر دیا تاکہ وہ اپنی

قسمت کا رزق کھالیں۔ اس کے بعد انھیں موت دے دی۔

یہ بات ابن الکواہر (خارجی) کی سمجھ میں نہ آئی تو امیر المؤمنین علیؑ سلام نے فرمایا:

تجھ پر ولے ہو مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

(الآیة) "وَ اخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا رَشِيدًا" (الاعراف: ۱۵۵)  
(اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔)

پھر موسیٰ ان ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے تاکہ یہ لوگ جب پلٹ کر آئیں تو

بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ میرے رب نے مجھ سے کلام کیا۔ اگر یہ

لوگ اس کو تسلیم کر لیں اور اس کی تصدیق کریں تو اس میں ان کے لیے بھلائی ہے

مگر ان لوگوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک

کہ ہم اللہ کو صاف نہ دیکھ لیں۔ یعنی (لَنْ نؤْمِنَ... جَبْرًا) (بقوہ: ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَاخَذْنَا سُلَّمَةَ السَّحِيقَةِ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُونَ" (بقرة: ۵۵)  
(پس تمہیں بجلی نے آپکڑا اور تم دیکھتے ہی رہے)

(الآیة) "ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (بقرة: ۵۶)  
(پھر ہم نے تمہیں موت کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو)

اور لے ابن الکواہر! وہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ واقعی یہ تو واقعہ ہے۔

ابن الکواہر نے کہا: یہ کیا ہوا وہ لوگ مر گئے پھر جیسے کے تیسے ہو گئے؟

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اچھا تو پھر اللہ ان لوگوں کے متعلق یہ نہیں فرماتا کہ

(الآیة) "وَ ظَلَلْنَا عَلَيْكُمْ النُّعْمَاءَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّانَ وَ السَّلْوَىٰ" (بقرة: ۵۵)

(اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا)

یہ اسی وقت کی توہیات ہے جب موت کے بعد دوبارہ وہ زندہ ہوئے۔

اور نیز لے ابن الکواہر! ان ہی لوگوں کے مانند بنی اسرائیل کا ایک گروہ اور بھی ہے

جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اَلَمْ تَرَ اِیَّ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اَلْوَفُوْا

حَدَارِ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوا فَاَنْتُمْ اَحْيَاهُمْ" (سجده: ۱۷)

(کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکلے اور وہ

ہزاروں تھے۔ پھر اللہ نے کہا مرحاؤ۔ (وہ مر گئے) پھر انھیں (اللہ نے) زندہ کر دیا۔

نیز حضرت عزیرؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْبَةٍ وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرْسِهَا"

قَالَ اَنِّي كُنْتُ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا" (فَاَمَّا تِلْكَ اللّٰهُ مَا تَهْتَبُ

عَا مِ ثُمَّ بَعَثْنَا) (بقرة: ۲۵۹)

ترجمہ (یا اُس شخص کی طرح جو ایک بستی کے پاس سے گذرا، جب بالکل تباہ و برباد

(اپنی چھتوں کے بل) پڑھی ہوئی تھی، اُس نے کہا، اللہ بھلا اب اس کو

کیونکر زندہ کرے گا اس کی موت کے بعد۔ پس اللہ نے اُس شخص کو تسویریں

کے لیے موت دی۔ پھر اُس (بستی والوں) کو زندہ کیا۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو سو سال تک مردہ رکھا تھا۔ پھر انھیں دوبارہ زندہ

کیا اور دنیا میں بھیجا۔ پھر پوچھا:

(الآیة) "كَمْ كَبِتْتُمْ قَالَ كَبِتْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتُمْ

مِائَةً عَامٍ" (سجده: ۱۷)

(تم کو اس حال میں کتنا عرصہ گذر گیا۔ انھوں نے کہا، بس ایک دن یا

ایک دن سے کم، اللہ نے فرمایا، نہیں، بلکہ تم سو سال اسی حالت

میں (پڑے، رہے۔

امیر المؤمنین علیؑ سلام نے فرمایا: لے ابن الکواہر اللہ کی قدرت میں ہرگز کبھی شک نہ کرنا۔

(منتخب البصائر)

یہی روایت، روایت نمبر (۵۹) میں صفوان سے نقل کی جا چکی ہے

اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد قنماط نے حمران بن اعین سے، انھوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے

کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ: کیا بنی اسرائیل میں کوئی ایسی بات بھی ہوئی

ہے جس کے مثل اس امت میں نہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

"اَلَمْ تَرَ اِیَّ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اَلْوَفُوْا حَدَارِ



الْمَوْتِ مِنْ فَقَالَ لَكُمْ اللَّهُ وَمَوْتُوا قَدْ تَدْرَأُونَ أَيْهَا هُمْ ط (بقرة: ۲۷۲)  
ترجمہ: (کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے  
اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا: مر جاؤ۔ پھر اللہ نے)  
انہیں زندہ کر دیا۔ - )

یعنی: اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دی۔ پھر انہیں زندہ کر دیا ( یہاں تک کہ لوگوں  
نے دیکھا۔ تو پھر کیا وہ لوگ اسی دن مر گئے تھے یا دنیا میں پھر واپس آئے ؟  
آپ نے فرمایا: ” بل ردّہم الی الدنیا حتی سکنوا الدور واکلوا الطعام  
ونكحوا النساء ولبثوا بذلك ما شاء الله ، ثم ماتوا  
بالاجال۔ “  
یعنی ( نہیں ) بلکہ وہ دنیا میں واپس آئے اپنے گھروں میں سکونت اختیار کی  
کھاتے پیتے رہے ، شادی بیاہ کرتے رہے اور جب تک اللہ نے چاہا وہ  
زندہ رہے اور جب ان کی اجل آتی تو مر گئے۔

### ۴۵) امیر المؤمنینؑ کی بار بار رحمت

سعد نے ابن عباسی سے ، انہوں نے یقیناً سے ، انہوں نے حسین بن سفیان سے  
انہوں نے عمرو بن شمر سے ، انہوں نے جابر بن یزید سے ، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ  
علیہ السلام سے روایت کی ہے :

قال ۴: ” اِنَّ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْاَرْضِ كَرَمَةً مَعَ الْحُسَيْنِ ابْنِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا  
يَقْبَلُ بِرَأْيَتِهِ حَتَّى يَنْتَقِمَ لَهُ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمَعَاوِيَةَ وَالْمَعَاوِيَةَ  
وَمَنْ شَهِدَ حَرْبَهُ ۔

ثم يبعث الله اليهم بالنصاره يومئذ من اهل الكوفة ثلاثين الفا  
ومن سائر الناس سبعين الفا فيلقاهم بصفين مثل المرأة  
الأولى حتى يقتلهم ، ولا يبقى منهم مخبراً۔

ثم يبعثهم الله عز وجل فيدخلهم اشد عذاب مع فرعون وآل فرعون  
ثم كرامة اخرى مع رسول الله صلى الله عليه وآله حتى يكون خليفة في الارض  
فتكون الامة عليه السلام عتله وحق يبعثه الله علانية ،  
فتكون عبادته علانية في الارض كما عبد الله سرّاً في الارض۔

ثم قال : اى والله و اضعان ذلك - ثم عقد اضعا فإيعط الله  
نبيه صلى الله عليه وآله ملك جميع اهل الدنيا منذ يوم  
خلق الله الدنيا الى يوم يفنيها حتى ينجز له موعوده في كتابه  
كما قال :

” لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ “ (توبه: ۳۳)  
(صفت: ۹)

(ترجمہ روایت)

جابر بن یزید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے فرزند حضرت  
امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اپنا علم لہرتے ہوئے پھر اس دنیا میں آئیں گے اور بنی امیہ و معاویہ  
و آل معاویہ اور اس کی فوجوں سے انتقام لیں گے۔

اس کے بعد ان کے انصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں پھر (دوبارہ) بھیجے گا اور اس  
مرتبہ آپ کے ساتھ اہل کوفہ میں سے تیس ہزار اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے ستر ہزار  
افراد ہوں گے اور پہلے کی طرح صفین میں پھر جنگ کریں گے اور اپنے تمام دشمنوں کو قتل  
کریں گے ، اُن میں سے ایک بھی نہ باقی رہے گا جو لوگوں کو بنا سکے کہ اُن پر کیا گزری۔  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو پھر زندہ کرے گا اور انہیں فرعون اور آل فرعون کے  
ساتھ شدید عذاب میں مبتلا کرے گا۔

پھر آخری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئیں گے اور وہ ساری  
روئے زمین کے سلطان ہوں گے (یعنی خلیفۃ فی الارض ہوں گے) اور دیگر ائمہ  
طاہرین علیہم السلام آپ کے عمال ہوں گے ، اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو علانیہ  
بعوث فرمائے گا تو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت علانیہ ہوگی ، جیسا کہ  
اس سے پہلے چھپ چھپا کر ہوا کرتی ہوگی۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم ، پہلے سے کئی گنا زیادہ عبادت ہوگی ، اور اللہ تعالیٰ جب سے دنیا  
خلق ہوتی ہے اس وقت سے لیکر تا یوم فنا جتنے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان سب  
پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت عطا فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا وہ  
وعدہ پورا ہوگا جو اُس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے :

” لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ “ (توبه: ۳۳)  
( تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو )

## ۷۶) صِدِّيقُ أَنْتَ ؟

سعد نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے عثمان بن عینی سے، انھوں نے خالد بن یحییٰ سے روایت کی ہے۔ اور خالد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر کا نام صدیق رکھا تھا؟ فقال: نعم انه حيث كان معه ابو بكر في الغار قال رسول الله ابي لأرى سفينة بنى عبيد المطلب تضطرب في البحر ضالة ، فقال له ابو بكر: وانتك لتراها؟ قال: نعم! فقال: يا رسول الله تقدر ان ترينها؟ فقال: ادن مني ، فدنا منه فمسح يده على عينيه ثم قال له: النظر فنظر ابو بكر فرأى السفينة تضطرب في البحر ، ثم نظر الى صور اهل المدينة . فقال في نفسه : الان صدقت أنك ساجر . فقال له رسول الله: صديق أنت . فقلت: لم سمي عمر الفاروق؟ قال: نعم الاتري أنه قد فرق بين الحق والباطل واخذ الناس بالباطل . فقلت: فلم سمي سالماً الامين؟ قال: لما ان كتبوا الكتب ، ووضعوها على يد سالم . فصار الامين قلت: اتقوا دعوة سعد؟ قال: نعم ، قلت: وكيف ذلك؟ قال: ان سعدا يكره فيقاتل علياً عليه السلام (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس لیے کہ وہ غار میں ان کے ساتھ تو رسول اللہ ص نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ نبی عبد المطلب کا سفینہ سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ ابو بکر نے کہا: کیا واقعاً آپ نے ایسا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حضرت ابو بکر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی دکھا سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب حضرت ابو بکر قریب گئے تو آپ نے اپنا دست مبارک ان کی آنکھوں پر پھیرا اور فرمایا: اب دیکھو۔ حضرت ابو بکر نے دیکھا کہ ایک سفینہ ہے جو سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ پھر آگے نظر ڈالی تو مدینہ کے مکانات نظر آنے لگے۔ تو حضرت ابو بکر نے اپنے دل میں کہا اب میں سمجھ گیا کہ آپ سچ جادوگر ہیں۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا: صدیق تو تم ہو۔ راوی نے دریافت کیا: فرزند رسول؟ اور آنحضرت ص حضرت عمر کو فاروق کیوں کہا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس لیے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھوں نے حق و باطل کو جدا جدا کر دیا اور لوگوں نے باطل اختیار کر لیا۔

پھر عرض کیا: اور سالم کو امین کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ جب لوگ کوئی تحریر بھیجتے تو اسے آپ سالم کے حوالے کر دیتے اس لیے وہ امین کہلاتے۔

میں نے عرض کیا: آنحضرت ص نے فرمایا کہ سعد کی آواز پر لبیک کہنے سے بچو؟ ایسا کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ سعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آکر حضرت علی ص سے مقابلہ کرے گا۔ (منتخب البصائر)

## ۷۷) امام رضا سے پوچھا گیا کہ...؟

محمد بن حمیرہ نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن سلیمان بن رشید سے انھوں نے حسن بن علی فرزاز سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی بن ابی حمزہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ امام ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

اُس نے کہا: مگر میں نے آپ کے جد حضرت جعفر بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام وہی ہوگا جس کے کوئی اولاد اور عقب ہو۔ (لا یكون الامام الا وله عقب؟) فقال: انسیت یا شیخ ام تناسیت؟ لیس هکذا، قال جعفر اتما۔

قال جعفر: لا يكون الامام الا وله عقب الا الامام الذي يخرج  
عليه الحسين بن علي عليه السلام - فانه لعقب له  
فقال له: صدقت جعلت فداك هكذا سمعت حدك يقول:-

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: اے شیخ کیا تم بھول گئے ہو یا تم نے بھلا دیا ہے؟ یہ قول نہیں ہے  
حضرت جعفرؑ نے اس کے علاوہ فرمایا ہے۔

حضرت جعفرؑ نے یہ فرمایا ہے کہ: امام وہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ  
اُس کے پیچھے (اس کے بعد) ایسا امام ہو جو خروج کرے حسین بن علیؑ پر۔  
پس اُس کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔

اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، میری جان آپ پر قربان۔ میں نے آپ نے جڑ سے  
اسی طرح سنا ہے۔

### سب پہلے امام حسینؑ اور زینبؑ کی رجعت ہوگی

(۷۸)

رفاع بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے  
فرمایا: " إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْرَهُ إِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرِ  
اصْحَابِهِ ، وَيَزِيدُ بْنُ معاويةَ وَاصْحَابِهِ فَيَقْتُلُهُمْ حَذَّ الْقَذَّةِ  
بِالْقَذَّةِ - "

ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكِرَّةَ عَلَيْهِمْ وَرِ  
أَمَدًا دُنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (اسر: ۶)

(ترجمہ روایت)

" بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ  
حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اور زینبؑ طہون  
ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح ان لوگوں نے ان کو  
قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ يَكْرَهُ اِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرِ  
اصْحَابِهِ ، وَيَزِيدُ بْنُ معاويةَ وَاصْحَابِهِ فَيَقْتُلُهُمْ حَذَّ الْقَذَّةِ (اسر: ۶)

ترجمہ آیت: (پہلے تمہاری مردکی اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت (ازدی)

### حضرت علیؑ سے وعدہ رجعت قرآن میں

(۷۹)

حسن بن ابوالحسن دلمی نے اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن علی سے اور  
انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:  
(الآیة) " وَوَعَدْنَا لَكُمُ الْوَعْدَ الْحَسَنَ لَقَدْ كُنَّا فِي الْاُخْرَةِ  
كَاشِفِي الْعَذَابِ عَنْكُمْ ذِيْ اَلْحَقِّ " کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

" الموعود علی بن ابی طالب ، وعداه الله ان ينتقم له من  
اعدائه في الدنيا و وعداه الجنة له و لا وليائه في الاخرة "  
یعنی: اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے کیا ہے  
کہ وہ دنیا ہی میں ان کا انتقام ان کے دشمنوں سے دلائے گا اور آخرت  
میں ان کے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

ترجمہ آیت: " کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اُسے پانے والا ہے "

### رجعت میں اہل بیت علیؑ جمع ہوں گے

(۸۰)

کاتب نے زعفرانی سے، انہوں نے ثقفی سے، انہوں نے اسماعیل بن  
ابان سے، انہوں نے فضل بن زبیر سے، انہوں نے عمران بن میثم نے، انہوں نے عباہ  
اسدی سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے  
سنا: یقول: " أَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِيَّ سَنَّةٌ مِنَ الْيَوْمِ وَاللَّهِ لِيَجْمَعَنَّ  
اللَّهُ لِي أَهْلِي مِمَّا جَمَعُوا لِيَعْقُوبَ - "

یعنی: " میں سید الشیب ہوں، میرے اندر حضرت یوب کی ایک سنت ہے  
بمذا میرے لیے اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت کو جمع کرے گا جس طرح اُس  
یعقوبؑ کے لیے جمع کیا تھا۔ " (جاس مقید)

### عبد اللہ بن شریک کی رجعت

(۸۱)

ابوصالح خلف بن حماد نے سہیل بن زیاد سے، انہوں نے علی بن مغیرہ

سے، اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال: " كَأَنِّي بَعْدَ اللَّهِ بِنِ شَرِيكِ الْعَامِرِيِّ عَلَيْهِ عَهْدَةُ سَوْدَاءِ "

وذو ابناہا بین کتفیه ، مصعداً فی لحف الجبل بین یلی  
 قائمنا اهل البیت فی اربعة آلاف مکبرون ومکرون  
 اپنے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عبداللہ بن شریک عامری سر پر سیاہ عمامہ اور  
 دونوں کانٹھوں پر لہرائی ہوئی زلفین ایک پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔ اور ہم  
 اہل بیت کے قائم کے ساتھ چار ہزار فوج ہے جو تکبیر کہتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔“

### ۱۲) اسماعیل بن امام جعفرؑ کی رحمت

عبداللہ بن محمدؑ نے ویشار سے ، ویشار نے احمد بن عائد سے ، انھوں نے  
 ابو خدیجہ سے روایت کی ہے ، ابو خدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفرؑ سے  
 علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقول: ”انی سألت اللہ فی اسماعیل ان ینقیہ بعدی فابی وکتب  
 قد اعطانی فیہ منزلة آخری اذہ یكون اول منشور فی  
 عشرة من اصحابہ ومنہم عبد اللہ بن شریک وهو صاحب الجبل  
 آپ فرما ہے تھے کہ میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسماعیل کو میرے بعد باقی رکھے ، مگر  
 اسے اللہ تعالیٰ نے منظور نہیں فرمایا ، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے دوسرا  
 شرف یہ عطا فرمایا کہ وہ ( اسماعیل ) ان دس لوگوں میں سے ہوں گے جو سب سے  
 پہلے قبروں سے اٹھائے جائیں گے جن میں عبداللہ بن شریک بھی ہوں گے  
 جو ان کے علمبردار ہوں گے۔“ ( منتخب البصائر ، تفسیر عثمانی )

### ۱۳) اصبح بن نباتہ کی آخری روایت ۹

محمد بن حسن بن بندر قمی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مجھ سے حسن بن احمد مالکی نے  
 انھوں نے جعفر بن فضیل سے بیان کیا ، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن فرات سے کہا کہ تم نے  
 اصبح سے بھی ملاقات کی ؟ اس نے کہا کہ ہاں میں اپنے والد کے ساتھ ان سے ملاقات کی تو  
 دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے ۔ میرے والد نے ان سے  
 عرض کیا : آپ کوئی حدیث ایسی بیان فرمائیں جو آپ نے خود حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے  
 خود سنی ہو۔

انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو برسر منبر فرماتے ہوئے سنا کہ

یقول: ”انا ستید الشیب و فی شبہ من ایوب و لیجمعن اللہ  
 لی شملی کما جمعه لایوب“

(ترجمہ) : آپ فرماتے تھے : میں سید الشیب ( بوڑھوں کا سردار ) ہوں ، مجھ میں  
 حضرت ایوبؑ کی کچھ شبابہت ہے ، اللہ تعالیٰ میرے گروہ کو بھی اسی طرح  
 جمع فرمائے گا جس طرح حضرت ایوبؑ کے گروہ کو جمع کر دیا تھا۔“  
 محمد بن فرات کا بیان ہے کہ میں نے اور میرے والد نے اصبح سے یہ حدیث سنی اور  
 اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد اصبح بن نباتہ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ  
 اس پر رحم فرمائے ۔“ ( رجال کشی )

### ۱۴) داؤد رقی اور رحمت

طاہر بن عینی نے شعباعی سے ، انھوں نے حسین بن بشیر سے ، انھوں نے  
 داؤد رقی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ :  
 ” میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں ، میری  
 بڑیاں نکل پتی ہو چکی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میری عمر کا خاتمہ آپ  
 حضرات کی راہ میں قتل ہو۔“  
 آپ نے فرمایا : یہ تو ہونا ہی ہے اگر جلدی نہیں تو تاخیر سے سہی ، مگر ہو گا ہی ۔“  
 ( رجال کشی )

### ۱۵) عجیب وغریب واقعات

احمد بن محمد بن رباح نے ، محمد بن عبداللہ بن غالب سے ، انھوں نے  
 محمد بن اسد سے ، انھوں نے یونس بن یعقوب سے ، انھوں نے عبداللہ بن خفصہ سے  
 انھوں نے کہا مجھ سے ابان بن تغلب سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کی طرف سے  
 ہو کر گذرا تو وہ صرف اس بنا پر میری عیب گیری کرنے لگے کہ میں حضرت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایات اخذ کر کے بیان کرتا ہوں۔  
 تو میں نے ان سے کہا ، تم میری عیب گیری کیا کرتے ہو جبکہ میں اس شخص سے  
 روایات اخذ کرتا ہوں کہ جب بھی ان سے کوئی سوال کرتا ہوں وہ کہتے ہیں  
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رسول اللہ کا اس مسئلے میں یہ قول ہے  
 ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ چند لڑکے اُدھر سے یہ جملہ دہرایا گاتے ہوئے گزرے کہ:

”العجب كل العجب بين جمادى ورجب“  
میں نے پوچھا، یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ (جمادی اور رجب کے درمیان) مردوں اور  
زندوں میں جنگ ہوگی (رجال کئی)

### حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ مخزون علامہ ظہور

(۸۶)

کتاب منتخب البصائر میں ہے کہ مجھے سید رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاووس کے ہاتھ  
کا تحفہ پروردہ ایک مجموعہ خطبہ امیر المؤمنین علیہ السلام دستیاب ہوا جس میں مرقوم تھا کہ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، اس  
خطبہ کا نام ”مخزون“ ہے:

”الحمد لله الواحد المحمود الذي توحد بملكه وعلا بقدرته  
احمده على ما عرفت من سبيله والهم من طاعته و  
علم من مكنون حكمته، فانه محمود بكل ما يولى  
مشكور بكل ما يبلى، واشهد ان قوله عدل وحكمه فضل  
ولم ينطق فيه ناطق بكان الا كان قبل كان -  
واشهد ان محمدا عبدا لله وسيد عباده خير من اهل اول و  
خير من اهل آخر ا فكلما نسج الله الخلق فريقين  
جعل في خير الفريقين، لم يسهم فيه عاثر ولا نكاح جاهلية  
ثم ان الله قد بعث اليكم رسولا من انفسكم عزيز عليه ما عنتم  
حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم فاتبعوا ما انزل  
اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما  
تذكرون. فان الله جعل للخير اهلا وللحق دعاء ثم و  
للطاعة عصما يعصم بهم، ويقيم من حقه فيهم على  
ارتضاء من ذلك وجعل لها رعاة وحفظة يحفظونها  
بقوة ويعينون عليها، اولياء ذلك بما ولو امن حتى  
الله فيها -

اما بعد، فان روح البصر روح الحياة الذي لا ينفخ ايمان الا به  
مع كلمة الله والتصديق بها، فالكلمة من الروح و

الروح من النور، والنور نور السموات فبايد يكتم  
سبب وصل اليكم منه ايتبار واختيار، نعمة الله لا  
تبلغوا شكرها، اخصصكم بها، واختصكم لها، وتلك  
الامثال تضر بها للناس وما يعقلها الا العالمون.  
فا بشروا بنصر من الله عاجل، وفتح يسير يقرب الله به اعينكم و  
يذهب بجزنكم كفوا ما تناهى الناس عنكم فيات  
ذلك لا يخفى عليكم، ان لكم عند كل طاعة عونا من  
الله، يقول على الالسن ويثبت على الافئدة وذلك  
عون الله لا دليانه يظهر في خفي نعمته لطيفا وقد اثمرت  
لاهل القوى اغصان شجرة الحياة، وان فرقان الله  
بين اوليائه واعدائه، فيه شفاء للصدور وظهور  
للنور يعز الله به اهل طاعته ويذل به اهل المعصية  
فليعد امره لذلك عدته ولا عدته له الا بسبب بصيرة وصدق  
نية وتسليم سلامة اهل الخفة في الطاعة، ثقل  
الميزان، والميزان بالحكمة. والحكمة فضاء للبصر  
والشك والمعصية في النار وليس منا ولا لنا ولا لنا  
قلوب المؤمنين مطوية على الايمان اذا اراد الله اظهار  
ما فيها فتحتها بالوحى، وزرع فيها الحكمة، وان لكل  
شيء اتي يبلغه لا يعجل الله بشيء حتى يبلغ اناه ومنتاه -  
فا تبسروا ببشرى ما بشرتم واعترفوا بقربان ما قرب لكم و  
تنجزوا ما وعدكم ان منا دعوة خالصة يظهر الله  
بها حجة البالغة ويتم بها نعمه السابعة وعلى  
بها الكرامة الفاضلة، من استمسك بها اخذ بحكمة،  
منها آتاكم الله رحمته ومن رحمته نور القلوب  
ووضع عنكم اوزار الذنوب. وعجل شفاء صدوركم  
وصلح اموركم وسلام منا دائما عليكم، تعلمون به  
في دول الايام، وقران الارحام، فان الله اختار

لدينه اقواماً انتخبهم للقيام عليه والنصرة له بهم  
ظهرت كلمة الاسلام وارجاء مفترض القرآن والعمل  
بالطاعة في مشارق الارض ومغاربها -

ثم ان الله خصصكم بالاسلام واستخلصكم له لانه اسم سلامة  
وجام كرامة اصطفاه الله فنهجه وبين حججه ، و  
ارت ارفه وحدته ووصفه وجعله رضى كما وصفه  
ووصف اخلاقه وبين اطباقه ووكده ميثاقه من  
ظهور ولطن ذى حلوة وامن ، فمن نظف بظاهرة  
رأى عجائب مناظره في موارد ومصادره ومن  
فطن بما بطن رأى مكنون الفطن وعجائب  
الامثال والسنن -

فظاهره ايق ، وباطنه عيبق ، لا تنقض عجائبه ولا تقفى  
غرائبه ، فيه ينابيع النعم ومصابيح الظلم لا تفتح  
الخيرات الا مفا تيجه ولا تنكشف الظلم الا بمصابجه  
فيه تفصيل وتوصيل وبيان الاسمين الاعلى اللذين  
جمعوا فاجتمعوا لا يصلحان الا معاً يستبان فيعرفان  
ويوصفان فيجتمعان قيا مهما في تمام احدهما في  
منار لهما جرى بهما ولهما نجوم وعلى نجومهما نجم  
سواهما ، تحمى حماه وترعى مراعيه وفي القرآن  
بيانه وحدوده واركانه ومواضع تقادير ما خزن  
بخزائنه ووزن بميزانه ميزان العدل وحكم الفصل  
ان رعاة الذين فرقوا بين الشلق واليقين وحاوا بالحق المبين  
قد بينوا الاسلام تبيانياً واستسواله اساساً واركاناً وواجوا  
على ذلك شهوداً وبرهاناً ، من علامات وامارات فيها  
كفاء لمكتف ، وشفاء لمشتف ، يحمون حماه ويرعون  
مرعاه ، ويصونون مصونه ويرجعون مرجوره ويجتوبون  
محبوبه بحكم الله وبره وبعظيم امره وذكره بما يجب

ان يذكر به يتواصلون بالولاية ويتلاقون بحسن البرجة  
ويتساقون بكأس الروية ويتراعون بحسن الرعاية  
بصدور بريته واخلاق سننيه... وسلام رضية لا  
يشرب فيه الدنيه ولا تشرع فيه الغيبة -

فمن استبطن من ذلك شيئاً استبطن خنقاً سنياً وقطع اصله  
واستبدل منزله بنقصه مبرماً واستحلله مجرمماً  
من عهد معهود اليه وعقد معقود عليه بالبر والتقوى  
وايثار سبيل السدى على ذلك عقد خلقهم واحا لفتهم  
فعليه يتحابون وبه يتواصلون ، فكانوا كالزرع وتفاصله  
يبقى فيؤخذ منه ويفنى ويبعثه التخصيص ويبلى  
منه التخليص فانظر امره في قصر ايامه وقلة  
مقامه في منزله حتى يستبدل منزلاً ليضع منحوله  
ومعارف منقلبه -

فطوبى لذي قلب سليم اطاع من يهديه وتجنب ما يرديه فيدخل  
مداخل الكرامة فاصاب سبيل السلامة سبيصر بصوره  
واطاع هادى امره ذلك افضل الدلالة وكشف غطاء  
الجمالة المضلة الملهية ، فمن اراد تفكراً وتذكراً  
فليذكر رايه وليبرز بالسدى ، ما لم تعلق البوابه  
وتفتح اسبابه وقبل نصيحة من نصح بخصوع و  
حسن خشوع ، بسلامه الاسلام ودعاء التمام ، وسلام  
بسلاوم ، تحية دائمة لخاضع متواضع يتنافس  
بالايان ، ويتعارف عدل الميزان ، فليقبل امره و  
اكرامه بقبول وليحذر قارعة قبل حلولها -  
ان امرنا صعب مستصعب لا يحتمله الا ملك مقرب او نبي  
مرسل او عبيد امتحن الله قلبه للايمان لا يعي  
حديثنا الاحصون حصينة او صدور امينة او احلام  
رزينة يا عجا كل العجب بين جنادى ورجب -

فقال رجل من شرطة الخميس : ما هذا العجب يا امير المؤمنين ؟  
قال : وما لي لا اعجب وسبق القضاء فيكم وما تفقهون الحديث  
الاصوات بينهم موتات ، حصد نبات ونشر اموات  
واعجبا كل العجب بين جمادى ورجب .

قال ايضا رجل يا امير المؤمنين ! ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه  
قال تلكت الاخرامه واعجب يكون اعجب منه اموات يضربون  
هام الاحياء

قال : انى يكون ذلك يا امير المؤمنين ؟

قال : والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ، كما فى انظر قد تخللوا  
سكك الكوفة وقد شهروا سيوفهم على مناكرهم يضربون  
كل عدو لله ولرسوله وللمؤمنين وذلك قول الله تعالى  
﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا قَوْمًا عَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
قَدْ يَكْسُوْا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبْسُ الْكُفَّارُ مِنَ  
أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝ ﴾ (سورة المتعنة : ١٣)

ألا يا ايها الناس ! سلوني قبل ان تفقدوني انى بطرق السماء  
اعلم من العالم بطرق الارض ، انا يعسوب الدين وغاية  
السابقين وسان المتقين وخاتم الوصيين ووارث  
النبيين وخليفة رب العالمين ، انا قسيم النار وخازن  
الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف وليس منا  
اهل البيت امام الا عارن بجميع اهل ولايته وذلك  
قول الله تعالى ﴿ إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَرَبُّكُلُّ قَوْمٍ هَادٍ ﴾ (رعد : ١٣)  
ألا يا ايها الناس سلوني قبل ان تشغى برجلها فتنة شرعية  
تطأ فى خطاها بعد موت وحياة او تشب ناريا لخطب  
الجزل غربى الارض ، رافعة ذيلها تدعوا يا ويلها بدخلة  
او مثلها .

فاذا استدار الفلك ، قلت : مات او هلك باعيت وادسلك  
فيومئذ تاويل هذه الآية :

(الآية) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ " (سورة المائدة)

ولذلك آيات وعلامات ، اولهن احصار الكوفة بالرصد والخذق  
وتخريب الزوايا فى سكك الكوفة وتعطيل المساجد  
اربعين ليلة وتحقق رايات ثلاث حول المسجد الاكبر  
بشهن بالسدى القاتل والمقتول فى النار وقتل كثير و  
موت ذريع وقتل النفس الزكية بنظر الكوفة فى سبعين  
والمذبوح بين الركن والمقام وقتل الاسبع المظفر صبرا  
فى بيعة الاصنام مع كثير من شياطين الانس .

وخرج السفياى براءة خضراء وصليب من ذهب اميرها رجل  
من كلب واتى عشر الف عنان من يحمل السفياى  
متوجهما الى مكة والمدينة ، اميرها احد من بنى امية  
يقال له خزيمه اطمس العين الشمال على عينه طرفه  
يميل بالدينا فلا ترد له راية حتى ينزل المدينة فيجمع  
رجالا ونساء من آل محمد صلى الله عليه فيحبسهم فى دار  
بالمدينة يقال لها : دار ابي الحسن الاموى .

وبيعت خيلا فى طلب رجل من آل محمد صلى الله عليه قد اجتمع  
عليه رجال من المستضعفين بمكة اميرهم رجل من  
غطفان ، حتى اذا توسطوا الصفائح الابيض بالبيدار  
يخسف بهم فلا ينجو منهم احد الا رجل واحد يحول  
الله وجهه فى قفاه لينذرهم وليكون آية لمن خلفه ،  
فيومئذ تاويل هذه الآية :

" وَكَوَيْتُمْ اِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ  
مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ " (سورة اسيا : ٥١)

وبيعت السفياى مائة وثلاثين الف الى الكوفة فينزلون  
بالزوهاء والفاروق وموضع مرثم وعيسى بالقادسية  
ويسيرون منهم ثمانون الف حتى ينزلوا الكوفة موضع

قبر هود بالنخيلة فيرجعوا عليه يوم زينة وامير الناس  
جبار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة  
يقال له: الزوراء في خمسة آلاف من الكهنة ويقتل  
على جسرها سبعين الفاحتي يحتسى الناس الفرات  
ثلاثة أيام من الدماء وتنتن الأجساد ويسبى من  
الكوفة ابيكارا لا يكشف عنهما كفت ولا قناع حتى  
يوضعن في المحامل يزلن بسن الثوية وهي الغزيين  
ثم يخرج من الكوفة مائة الف بين مشرك ومنافق حتى يضررون  
دمشق لا يصددهم عنها صائد وهي ارم ذات العماد ،  
وتقبل رايات شرقي الارض ليست بقطن ولا كتان  
ولا حرير ، مختصة في رؤس القنا يخاتم السيد الاكبر  
يسوقها رجل من آل محمد صلى الله عليه يوم تطير بالمشرق  
يوجد ربحها بالمغرب ، كالمسك الاذفر يسير الرعب ماها مشهور  
ويخلف ابناء سعد السقاء بالكوفة طالبين بداء آبائهم وهم  
ابناء الفسقة حتى يرمجم عليهم خيل الحسين عليه السلام  
يستبقان كائهما فرسا رهان ، شعث غبرا صحاب بواكي  
وقوارح اذ يضرب احدهم برجله ياكبة ، يقول : لا خير في  
مجلس بعد يومنا هذا ، اللهم فانا التائبون الخاشعون  
الراكون الساجدون ، فسم الأبدال الذين وصفهم الله عز وجل  
(الآية) " إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَظْهِرِينَ " (بقرة: ٢٢٢)  
والمظهورون نظراؤهم من آل محمد صلى الله عليه وسلم :  
ويخرج جبل من اهل نجران راهب يستجيب الامام فيكون  
اقل النصاري اجابة ويهدم صومعته ويدق صليبيها  
ويخرج بالموالي وضعفاء الناس والخيل فيسيرون الى  
النخيلة باعلام هدى ، فيكون مجمع الناس جميعا  
من الارض كلها بالفاروق وهي محجة امير المؤمنين  
وهي ما بين البرس والفرات ، فيقتل بعضهم يومئذ فيما

بين المشرق والمغرب ثلاثة آلاف من اليهود والنصارى  
فيقتل بعضهم بعضا فيومئذ تأويل هذه الآية :  
(الآية) " فَمَا ذَاكَ لَكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ  
حَصِيدًا خَبِيدِينَ " (سورة انبياء: ١٥)  
بالسيف وتحت ظل السيف -

ويخلف من بني أشهب الزاجر اللحظ في أناس من غير أبيه  
هرايا حتى يأتون سطرى عودا بالشجر فيومئذ تأويل هذه  
الآية : " فَلَمَّا أَحْسَوْا نَاسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ  
لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ  
مَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْتَبْشِرُونَ " (سورة انبياء: ١٢-١٣)  
ومسكنهم الكنوز التي غنموا من اموال المسلمين وياتهم  
يومئذ الخسف والقذف والسخ ، فيومئذ تأويل هذه  
الآية : " وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ " (سورة آية)  
وينادى مناد في (شهر) رمضان من ناحية المشرق  
عند طلوع الشمس : " يا أهل الهدى اجتمعوا - و  
ينادى من ناحية المغرب بعد ما تغيب الشمس :  
يا اهل الهدى اجتمعوا ، ومن الغد عند الظهور بعد  
تكور الشمس ، فتكون سوداء مظلمة واليوم الثالث  
يفرق بين الحق والباطل ، بخروج دابة الارض وتقبل  
الرؤم الى قرية بساحل البحر ، عند كفت الفتية وله  
وهما الشاهدان المسلمان للقيام -

فبيعت احد الفتية الى الرؤم فيرجع بغير حاجة وبيعت  
بالآخر ، فيرجع بالفتح فيومئذ تأويل هذه الآية :  
(الآية) " وَلَكِ آسَافُ مِّنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا  
وَكَرْهًا " (آل عمران: ٨٣)  
ثم يبعث الله من كل امية فوجا ليربهم ما كانوا يؤعدون  
تأويل هذه الآية :



(الآية) "وَلْيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ  
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورة النمل: ٨٣)

والورع خفقان انهدتهم-

ويسير الصديق الاكبر براهية السدى ، والسيف ذى الفقار والمخضرة  
حتى ينزل ارض الحجر مرتين وهي الكوفة فيهدم مسجدها  
ويبنيه على بنائه الاول ، ويهدم ما دونه من دور الجبايرة  
ويسير الى البصرة حتى يشرف على بحرها ومعه التابوت  
وعصى موسى فيعزم عليه فيزفر في البصرة زفرة فتصير  
بحراً لجيئاً لا يبقى فيها غير مسجد ها كجوجوء السفينة  
على ظمرا الماء -

ثم يسير الى حرور حتى يحرقها ويسير من باب نبي اسد حتى  
يزفر زفرة في ثقيف وهم زرع فرعون ، ثم يسير الى  
مصر فيصعد منبره ، فيخطب الناس فتستبشر الارض  
بالعدل ، وتعطى السماء قطرها والشجر ثمرها والارض  
نباتها وتنزى لاهلها ، وتامن الوحوش حتى ترتعي في  
طرق الارض كأنعامهم ، ويقذف في قلوب المؤمنين العلم  
فلا يحتاج مؤمن الى ما عند اخيه من علم ، فيومئذ  
تأويل هذه الآية :

(الآية) "يُعْنِ اللَّهُ كَلًّا مِنْ سَعَتِهِ" (سورة الشارح: ١٣٤)

وتخرج اسم الارض كنوزها ، ويقول القائم :

(الآية) "كَلَّا إِذَا شَرُّوا هَبْنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ"

فالمسلمون يومئذ اهل صواب للدين ، اذن (الحاقة: ٧٢)  
لهم في الكلام فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) "وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا" (سورة الفجر: ٧٢)

فلا يقبل الله يومئذ الا دينه الحق الا الله الذين الخالص

فيومئذ تأويل هذه الآية :

الآية: "أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا  
يُبْصِرُونَ . وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ . قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ . فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ فَنظَرُوا  
إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ . (سورة: السجدة: ٢٤ تا ٣٠)

فيمكث فيما بين خروجه الى يوم موته ثلاثمائة سنة وينف  
وعدة اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر منهم تسعة من  
بنى اسرائيل وسبعون من الحجج و مائتان واربعة وثلاثون  
منهم سبعون الذين غضبوا للنبي صلوات الله عليهم اذ هجنته  
مشركو قريش فطلبوا الى نبي الله ان يأذن لهم في اجابتهم  
فأذن لهم حيث نزلت هذه الآية :

(الآية) "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا  
وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ  
ظَلَمُوا أَيَّ مَقْلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" (سورة اشعرا: ٢٢٤)

وعشرون من اهل اليمن منهم المقداد بن الاسود و مائتان  
واربعة عشر الذين كانوا يساحل البحر متمايلى عدن  
فبعث اليهم نبي الله برسالة فاتوا مسلمين .

ومن افناء الناس الفان وثمانمائة وسبعة عشر ومن  
الملائكة اربعون الفا من ذلك من المسومين ثلثة  
آلاف ، ومن المودفين خمسة آلاف -

فجميع اصحابه عليهم السلام سبعة (اربعون الفاً ومائة وثلاثون  
من ذلك تسعة رؤس مع كلي رأس من الملائكة  
اربعة آلاف من الحجج والانس ، مدة يوم بدر فبهم  
يقاتل واياهم ينصر الله وبهم ينتصروهم يقدم النصر  
ومنهم نصره الارض -

(كتبتهما كما وجدتها وفيها نقص حرون)

## ترجمہ خطبہ مخزون

”تمام حمد اس خدا کے لیے سزا دار ہے جو احد ہے اور لائق حمد ہے وہ ایسا خدا ہے جو انبی سلطنت میں یکتا اور انجی قدرت میں بلند پایہ ہے۔ میں اس کی حمد اس طرح کرتا ہوں کہ گویا اس کی معرفت اس کی سبیل و راہ سے حاصل ہوئی اور اس کی اطاعت کا الہام ہوا ہے اور مکونوں و پلوشیہ حکمت کا علم ہو چکا ہے۔ پس وہ ہر چیز جو اس نے عطا فرمائی ہے اس پر وہ حمد کا سزا دار ہے۔ اور ان تمام آزمائشوں پر جن سے وہ مخلوق کا امتحان لیتا ہے لائق شکر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کا قول عین عدل اور اس کا حکم عین فضل ہے۔ کوئی بولنے والا اب تک یہ نہ کہہ سکا کہ وہ اب ہوا ہے سوائے اس کے کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ وہ تھا قبل اس کے کہ کوئی چیز تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے تمام بندوں کے سردار ہیں اور اولین و آخرین میں سب سے بہتر ہیں۔ جب کبھی اللہ نے اپنی مخلوق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو اس نے آنحضرت کو ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔ ایسا گروہ کہ جن میں کبھی کوئی بدکاری ہوئی اور نہ کبھی جاہلیت کے زکاح و بیاہ واقع ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک ایسے رسول کو تمہاری طرف بھیجا جسے تم لوگوں کا مشقت اٹھانا گراں گذرتا ہے تم لوگوں کو بہت چاہنے والا ہے اور مومنین پر مہربان اور بہت ہی مہربان ہے۔ لہذا تمہارے رب نے جو احکامات تمہارے لیے نازل کیے ہیں اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ کسی اور کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کا ذکر کرنے والے اولیاء بہت کم ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے خیر کے لیے کچھ لوگوں کو اہل اور حق کے لیے ستون اور اطاعت کے محافظ بنائے اور ان کو عصیان سے بچاتا ہے اور ان میں اپنا حق اپنی مرضی کے مطابق قائم کرتا ہے۔ اور ان کے لیے نگہبان و محافظ بنائے تاکہ ان کی پوری قوت سے حفاظت کریں اور اس امر میں ان کی اعانت کریں جو اللہ کی طرف سے ان کو سونپا گیا ہے۔

اما بعد: درحقیقت روح بصر وہ روح حیات ہے جس کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ اور اس کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کلمہ روح

سے ہے اور روح نور سے ہے اور نور، نور السموات ہے۔ وہ تمہارے ہاتھ میں ذریعہ و سبب ہے اور تم کو اس کے ساتھ ایثار و اختیار ملا ہے جو نعمت الہی جس کا شکر تم ادا نہیں کر سکتے، اُس نے تم کو اس کے ساتھ اور اس کے لیے مخصوص کیا۔ یہ مثالیں مخلوق کے لیے ہیں جن کو صاحبانِ عمل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پس تم لوگوں کو بشارت ہو فوری نفرت خدا کی اور تمہارے لیے فتح و کشائش آسان ہو جسے دیکھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، تمہارا حزن دور ہو، اللہ تمہیں ان چیزوں سے باز رکھے جن سے مخلوق انتہا کو پہنچ گئی۔ یہ بات تو تم لوگوں پر پوشیدہ نہیں کہ ہر اطاعت کے وقت اللہ کی طرف سے تمہارے لیے مدد آتی ہے جو زبانوں پر مذکور ہوتی ہے اور دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ کی مدد ہے اپنے اولیاء کے لیے جس کو وہ اپنی خفی نعمتوں میں لطیف طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ اہل تقویٰ کے لیے شجر حیات کی شاخوں میں پھیل لاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اللہ کے دشمنوں اور اللہ کے دوستوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں دلوں کے لیے شفا ہے۔ نور ایمان کا ظاہر کرنے والا ہے۔ خدا اس کے ذریعے اہل اطاعت کو باعزت اور اہل معصیت کو ذلیل کرتا ہے۔

پس انسان کو چاہیے کہ اپنے لیے توشہ فراہم کرے مگر کوئی توشہ نہیں فراہم ہو سکتا بغیر بصیرت و صدق نیت اور تسبیح و سلامتی کے۔ جو لوگ مقام اطاعت میں مستعد ہیں ظاہر ہوگا کہ یوم قیامت ان کی میزان ثقیل و بھاری ہوگی، اور میزان عمل کی سنگینی و اہمیت اس وقت ہے کہ جب عمل طریقی حکمت پر ہو۔ قضا جولانگاہ دیدہ باطن حکمت ہے۔ اہل شک و معصیت جہنم میں ہوں گے، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمارے لیے ہیں، نہ ان کی بازگشت ہماری طرف ہے مومنین کے قلوب ایمان کے ساتھ پیچیدہ ہیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر کرے تو اس کو وحی سے کھول دیتا ہے اور اس میں حکمت بودیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم اللہ کو غفلت نہیں، جب اس کا وقت آئے گا وہ آجائے گا۔

پس اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ تم کو اس کی بشارت دی جا چکی ہے اور اس کی تصدیق کرو

جو تمہارے قریب ہے اور راہِ خدا میں قربانی کے ساتھ اس کا اعتراف کرو کہ وہ تمہارے قریب ہے اور جو تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے ایسا کی دعاء کرو۔ بیشک ہم لوگوں کی طرف سے مخلوق کو ایسی دعوت دی گئی ہے جو ریا اور نفاق سے پاک ہے۔ اللہ اس سے جنتِ بالئہ کو ظاہر کرے گا اور اپنی نعمت کو تمام فرمانے گا اور جو اس سے متمسک ہو گا اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کرے گا، ان کو حکمت سے سرفراز کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت تم لوگوں کو عطا کر دی ہے اور اپنی اسی رحمت سے تمہارے قلوب کو پُر لوز کیا ہے اور تمہاری گردنوں سے گناہوں کا لوجھ دور کیا، تمہارے سینوں کو جلد شفاء بخشی، تمہارے امور کی اصلاح فرمائی، اور سہاری جانب سے تم لوگوں پر ہمیشہ سلام ہو اور اس کی وجہ سے زمانے کی دولتوں میں اور ماؤں کے ارحام میں بھی سلامتی ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے ایک قوم کو منتخب کیا اور دین کے قیام اور اس کی نصرت کے لیے چین لیا۔ ان کے ذریعے سے زمین کے مشرق و مغرب میں کلمہ اسلام اور احکام قرآن اور اطاعت الہی پر عمل کرنا ظاہر و آشکار کیا۔

پھر بلاشبہ اللہ نے تم لوگوں کو اسلام سے مخصوص کیا اور تمہیں اس کی وجہ سے خالص کیا کیونکہ وہ سلامتی کا نام اور مجمع کرامت ہے۔ خدا نے اس کو برگزیدہ کیا اور اپنی جنت کو بیان کیا اور اپنی رحمت سے ہر بانی کی۔ اُس کے حدود کو مقرر کیا، اس کا وصف بیان کیا اور کچھ اس طرح قرار دیا کہ مخلوق اس سے راضی و خوش ہو جائے جیسا کہ خود اس نے اس کے اخلاق و فضائل کی توصیف کی۔ اس کے اطوار کو بیان کیا اور ظاہر و باطن میں اس کے عہد و پیمان کو محکم کیا کہ وہ صاحبِ حلاوت و شیرینی اور صاحبِ امن ہے پس جس نے اس کو دیکھا عجبائے نظر کو ان کے مصادر اور مقام و رور پر دیکھا اور جس نے اس کے باطن کو دیکھا اُس نے پوشیدہ مطالب اور عجیب امثال اور طرائق کا مشاہدہ کیا۔

پس اُس کا ظاہر خوش آمد اور اس کا باطن عین ہے اس کے عجبائے تمام نہیں ہوتے اور اس کے عزائب ختم نہیں ہوتے۔ اس میں نعمتوں کے چشمے ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے چراغ ہیں۔ خیر و خیرات کے دروازے اسی کی کنجیوں سے

کھلتے ہیں، تاریکیاں اسی کے چراغوں سے زائل ہوتی ہیں۔ اس میں تفصیل و توصیل ہے، اس میں دو عالی مرتبت ناموں (محمد و علی) کا ذکر ہے، جو دونوں ایک جا جہ ہیں۔ یہ دونوں نام نفع نہیں پہنچاتے مگر (جب تک کہ) دونوں کو ملا کر یعنی اگر ایک کا معتقد اور دوسرے کا منکر ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور جب یہ دونوں نام لیے جائیں تو چاہے کہ معرفت کے ساتھ ہوں۔ جب ان کا وصف کیا جائے تو دونوں کو ملا کر کیا جائے۔ ان دونوں کا قیام ان کے مقامات معینہ میں ہر ایک کے تمام ہونے تک باقی ہے۔ اور دونوں کے لیے ستارے ہیں۔ ان دونوں کے ستاروں پر ایک دوسرا ستارہ جو دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ قرآن میں اس کا بیان ہے اور اس کے حدود و ارکان مذکور ہیں۔ وہ حاملانِ مشیت ہیں کہ جہاں اس کے فزانیے حمزون و جح ہیں اور اس کے میزانِ عدل کا وزن اور اس کے احکام و فیصلے درج ہیں۔

برسیتیکہ حافظانِ دین نے یقین و شک کے درمیان حدِ فاصل کھینچی ہے، اور حقِ مبین کے ساتھ آئے اور اسلام کی بنیاد و اساس کی بنا ڈالی، اور اس کے لیے شاہد و برہان قائم کیے جو اکتفا کرنے والے کے لیے اکتفا اور شفاء و تلاش کرنے والے کو شفاء بخشتے ہیں۔ وہ محافظینِ اسلام زمینِ اسلام کو کندن بناتے ہیں، اُس کی کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنے والے کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ جس چیز سے بچنا ہے اس سے اجتناب کرتے ہیں، جس کو ترک کرنا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور بحکمِ خدا اس کے محبوب کو احسان اور اعظم کے ساتھ دوست رکھتے ہیں۔ جن کے ساتھ خدا کا ذکر کرنا واجب ہے ذکر کرتے ہیں، یہ ولایت سے متصل رہتے ہیں، اچھے لہجے میں گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کو اپنے کاسرے فکر سے سیراب کرتے ہیں، باہم احسان کرتے ہیں، کشادہ دلی اور اخلاقِ پسندیدہ اور خوشگوار سلامتی کے ساتھ حسنِ مراعات کرتے ہیں۔ اس میں بخیل کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور غائب کے لیے کوئی راہ نہیں۔ پس جس نے اس گہرائی سے کچھ اپنا لیا، اُس نے گویا پسندیدہ اخلاق کو اپنے انور سولہا اور یقین حاصل کر لیا اور اپنی منزل کو بھی سے بدل کر نیک بنا لیا۔

اور اس کے استحلال سے محترم بنا لیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نسکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صلوات پر کاغذ سے اور اس عہد و پیمان کی بنا پر ایک دوسرے سے مواصلت رکھتے ہیں، یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو چھید ہو جاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گر جاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سب تمام ہو جائے جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہی مرت اور اپنی منزل کے قلیل قیام میں امر و نہی کے منتظر ہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہو سکے اور اس کے معائنہ منقلب ہو جائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردہٴ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اٹھ جاتا ہے۔ لہذا جس شخص نے تفکر و تدبیر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سمجھ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کر لیا۔ اس خاص اور متواضع پر دائمی تحیہ و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آپہونچے، خوف کرو۔

بلاشبہ ولیقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا سو اُسے مُدکِ مقرب یا نبیِ مرسل کے یا اس مومن کے جن کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر صرف وہی قلوب جو مضبوط قلب کے مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امن ہیں

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیانِ جادوی و رجب۔"

یہ سن کر شرطۃً انھیں میں سے ایک شخص اٹھا اور بولا: یا امیر المؤمنین! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجب کروں جب کہ تمہارے لیے قضائے الہی جاری ہو چکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہو جاؤ؛ بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اموات واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جادوی و رجب کے مابین۔ ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھی، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟ فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دلنے کو شکافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیۃ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا لِمَا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسْخَرُونَ مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبْغُونَ الْكُفَّارِ مِنَ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (ممتحنہ: ۱۳)

ترجمہ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بالکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہل قبور (مردوں) سے مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! لے گروہِ مردوم؛ مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کا راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں یعسوب (سر دار) دین ہوں اور

سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاوصیاء ہوں، انبیاء کا وارث ہوں، پروردگار عالمین کا خلیفہ ہوں، میں قسیم دوزخ ہوں، میں خازن جنت ہوں، میں صاحب حوض کوش ہوں، اور صاحب اعراف ہوں۔ ہم اہل بیت میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام اہل ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الآیت): « اِنَّمَّا اَنْتَ مُنذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » (رعدہ: ۸)

(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔

اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہوا اور مردے زندہ ہو کر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ و عداوت و کینہ کے ساتھ اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صلنے وادیل بلند ہو۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امام زمانہ) یا تو ہلاک ہو گئے یا کسی بیابان کی طرف چلے گئے پس اُس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) « ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمَدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّرَبِيبِينَ وَّجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيسًا » (سورہ اسراء: ۶)

ترجمہ آیت: پھر ہم نے تمہارے لیے اُن پر غلبہ و اردیا اور اموال و اولاد سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تمہارے دوستوں کی (افراد کی تعداد بڑھا دی۔)

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں سب سے پہلی علامت کوفے کی قلعہ بندی ہے جو بروج اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔ پھر کوفے کی گلیوں مشکوں کو پارہ پارہ کرنا اور جلا دیا جانا، چالیس شب مساجد کا معطل رہنا، تین غلموں (جھنڈوں) کا مسجد اکبر کے گرد لہانا جو ہر لیت کے علم ہوں گے، لیکن قائل و مقتول دونوں جہی ہوں گے، قتل کی کثرت اور موت عام، نفس زکیہ کا رکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے شتر ساتھیوں کو پشت کوفہ پر قتل کیا جانا، اور بطریق صبر سب مطلقہ کا بہت سے انسانوں کا شہادتین کے ساتھ ہونے کی بیعت کرنے کی وجہ سے

قتل کیا جانا۔ (بطریق صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پتھروں اور تیروں سے مارتے جاتیں، یہاں تک کہ قتل ہو جائیں۔)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا فروج، اُس کا امیر قبیلہ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں آنکھ سے کاننا ہوگا، اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھڑا لٹکا ہوا ہوگا۔ وہ اہل دنیا پر ظلم و جور کرے گا اس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کر سکے گا یہاں تک کہ وہ مدینہ پہنچ جائے گا اور آلِ محمد میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جمع کر کے ابوالحسن اموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور پھر آلِ محمد میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد متفہنین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا یہ لشکر مقام بید اوپر صفائح ابیض کے قریب پہنچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھس جائے گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کے چہرے کو اپنی تدرت سے اُس کی پشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اس آیت کی تاویل بھی ظاہر ہو جائے گی: (سورہ سبأ: ۵۱)

(الآیت) « وَ لَوْ تَرَى اِذْ فَرَعُوْا فَاِذَا فَوْتٌ وَاُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ » (ترجمہ) اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع جزع کر رہے ہیں اور قریبی عذاب میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقام روحاء اور فاروق، اور قارسیہ میں مقام مریم و عیسیٰ پر اتریں گے جن میں سے اسی ہزار کوفہ کے اندر محلہ قبر بنود میں اور نخیلہ میں ٹھہریں گے اور عید قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم و جابر اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر و کاہن کہیں گے وہ شہر زورا (بغداد) سے پانچ ہزار کا ہوں گے لیکن نکلے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا قتل کرے گا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندا ہوگا

کہ لوگ اس کا پانی پینا ترک کر دیں گے اور کوفے میں وہ ایسی باکرہ لڑکیوں کو قید کرے گا کہ نہ جن کے کبھی ہاتھ کھلے ہوں گے اور سر سے نہ کبھی مقنع اٹھا ہوگا، انہیں محلوں میں بٹھا کر تو یہ یعنی غریب (بخت) کی طرف بھیج دے گا۔ اس کے بعد ایک لاکھ کالشر جن میں بعض مشرک اور بعض منافق ہوں گے، کوفے سے باہر آئے گا اور دمشق پہنچ کر خمیر زن ہوگا، انہیں کوئی روک نہ سکے گا وہیں باغ شداد ہے۔ پھر مشرق سے چند جھنڈے آئیں گے جن کے پھر سے نہ سموت کے ہوں گے نہ کتان کے اور نہ ریشم کے اور ان کے چولوں کے سروں پر سید اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگی ہوگی، جن کا قائد آل محمد میں سے ایک شخص ہوگا۔ ان ملکوں کے پھر سے ایسے ہوں گے کہ اگر انہیں مشرق میں کھولا جائے تو ان کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی، جیسے مشک ازفر کی خوشبو ہو۔ اور اس کا رعب و خوف ایک ماہ کی راہ کے فاصلے تک دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہوگا۔

اور کوفے میں سعد السقامر کے بیٹے اپنے آباء و اجداد کے خون کے طالب ہوں گے، مگر یہ فاسقوں کی اولاد ہوگی، کہ اتنے میں لشکر حسین علیہ السلام ان کی طرف بڑھے گا۔ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہیں گے۔ یہ سب بال پریشان خستہ حال ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص اپنا پاؤں زمین پر مار کر روتے ہوئے کہے گا: آج کے بعد کسی مجلس میں خیر و خوبی نہیں ملے خدا ہم توبہ اور خضوع و خشوع سے رکوے و سجد کرنے والے ہیں۔ یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کے اوصاف اللہ عزوجل نے ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:

(الآیت) " اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ " (بقرہ: ۲۲۲)

(بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزہ لوگوں کو۔)

اور ایسے پاک و پاکیزہ لوگوں کی نظیر آل محمد میں ہی مل سکتی ہے۔

پھر اہل نجسراں میں سے ایک شخص خروج کرے گا جو راہب ہوگا اور امام کی دعوت کو قبول کرے گا اور گروہ نصاریٰ سے یہ پہلا شخص ہوگا جو امام کی دعوت کو قبول کرنے کا۔ اور اپنے صومعہ کو منہدم کر دے گا، صلیب نکال کر پھینکے گا اور غلاموں، غریبوں کے شکر کے ساتھ باہر نکلے گا، علم ہدایت لیے ہوتے ہوگا

اور نجسہ کی طرف بڑھے گا۔ اور زمین کے ہر خطے کے لوگ مقام فاروق میں جمع ہوں گے، یہی امیر المؤمنین کی حجت ہوگا جو برس و فرات کے دریا واقع ہوگا۔ اس روز مشرق و مغرب کے یہود و نصاریٰ میں سے تین ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ اور اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): " فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خِلْدَانِيْنَ " (سورہ انبیاء: ۱۵)

ترجمہ: " پس ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھین (اور) بچھی ہوئی راکھ بنا دیا۔ "

ہمیشہ سے ان کا یہ دعویٰ ہوگا یہاں تک کہ تلواروں سے ان کے سر قلم کر دیے جائیں گے اور وہ تلواروں کے نیچے خاموش ہو کر رہ جائیں گے۔

اور صر بنی اشہب کا ایک غصہ ور اور برنظر شخص چند لوگوں کے ساتھ باقی رہ جائے گا جو بھاگ کر ان لوگوں کے ہمراہ مقام سببری (دمشق کے قریب ایک مقام) پر پہنچے گا اور یہ سب ایک درخت کے نیچے آرام کریں گے تو اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:-

(الآیت) " قَدْ مَاتَ آخِشُوا اَبَا سُنَّآ اِذْ اَهُمَّ مِنْهَا يَرْكُضُوْنَ وَاَلَاتُ رُكُضُوْا وَاِرْحَبُوْا اِلَىٰ مِمَّا اَشْرَفْتُمْ فِيْهِ وَ مَسَكْتُمْ لَعْنَتَكُمْ وَاَنْتُمْ كَاٰنِيْنَ " (سورہ انبیاء: ۱۲)

" پس جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگنے لگے مت بھاگو اور لوٹ آؤ اپنے مساکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیے گئے تھے تاکہ تمہاری جو اطلبیں گی جائے۔ "

ان کے مساکن وہ خزانے ہوں گے جن میں مسلمانوں کا مال ہوگا جسے انہوں نے زبردستی حاصل کر کے جمع کیا ہوگا، اور اسی دن وہ سب زمین میں دھنسن جائیں گے اور ان پر سنگباری ہوگی اور وہ مسخ ہو جائیں گے۔ پھر اس آیت کی تاویل ظاہر ہو جائے گی:

(الآیت) " وَاَمَّا هَٰؤُلَاءِ مِنَ الظَّالِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ " (سورہ آیت: ۸۲)

(اور یہ بات ظالموں سے بعید نہیں)

اور ماہ رمضان میں طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی جانب سے ایک سنا دی نرا دیگا۔

”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

پھر بعد غروب آفتاب مغرب کی جانب سے ندا ہوگی کہ: ”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

اس کے دوسرے روز ظہر کے وقت آفتاب بالکل بے نور اور سیاہ پڑ جائے گا تیسرے دن اہل حق اور اہل باطل کو جدا جدا کیا جائے گا دائرۃ الارض کے خروج کے ذریعے سے۔ اہل حق کا گروہ روم کی طرف ساحل سمندر پر ایک قریبے کی طرف بڑھے گا اور اصحاب کعبت کے غار کی طرف سے گزریں گے تو اللہ اس وقت اصحاب کعبت کو زندہ کرے گا جن میں سے ایک ”ملینا“ اور دوسرا ”اکسلیمینا“ ہوگا اور یہ دونوں امام قائم کے گواہ ہوں گے اور انھیں تسلیم کریں گے۔

پھر آپ ان دونوں میں سے ایک کو روم کی طرف بھیج دیں گے اور وہ وہاں سے ناکام ہو کر واپس ہوگا۔ تو پھر دوسرے کو بھیجیں گے اور وہ فتح و نصرت کے ساتھ واپس ہوگا۔ اور اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”وَلَوْ اَسْأَلْتُمْ مَنِ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّلَا كَرْهًا“ (الاحقاف: ۱۷) ترجمہ: ”اور زمین و آسمانوں میں جو کوئی بھی ہے (سب) اسی کے سامنے خوشی سے یا جبراً تسلیم خم کیے ہوتے ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ ہر امت سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے بھیجے گا تاکہ انھیں دکھا دے جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”وَلِيُذَكِّرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ كُلَّ اُمَّةٍ فُوْجَاۗءٌ مِّمَّنْ يَّكْتُمِبُ بَايْتِنَا فَصَلُّ يُوْزَعُوْنَ“ (سورۃ نمل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو مشور کریں گے جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتے تھے پس انھیں صف بستہ کر دیا جائیگا۔“ یہ دیکھ کر ان کے دل لرز اٹھیں گے۔

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما رایت ہدایت و ذوالفقار اور حاضرین کو ساتھ لیکر روانہ ہوں گے، یہاں تک کہ دومرتبہ سر زمین ہجرت پر پہنچیں گے اور یہ مقام کو فہ ہوگا۔ پس وہاں کی مسجد کو منہدم کریں گے اور اسے پہلی بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور ظالمین (بادشاہوں) کے دور میں جو کچھ تعمیر ہوا تھا، سب کو منہدم کر دیں گے۔ اس کے بعد بصرہ تشریف لے جائیں گے۔

سمندر کے قریب پہنچیں گے۔ آپ کے ساتھ تابوت سکینہ اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ بصرے میں سختی و شدت ہوگی۔ وہاں سے واپس آئیں گے تو مقام طوفانی سمندر بن جائے گا۔ وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہے گی سوائے مسجد کے جو سینہ شکستی کے ماتہ سمندر میں ابھری ہوئی ہوگی، ہر طرف پانی ہی پانی ہوگا۔

پھر آپ مقام حرور جائیں گے اور اس مقام کو جلا کر خاک کر دیں گے۔ اور دروازہ نبی سعد سے نکل کر قبیلہ ثقیف پہنچیں گے جو زارعان فرعون ہیں۔ اس کے بعد مصر جائیں گے اور وہاں منبر سے لوگوں کو خطاب کریں گے۔ اس کے بعد تمام روئے زمین پر عدل قائم ہو جائے گا۔ آسمان اپنی بارش اور درخت اپنے میوے زمین اپنے نباتات اگل دے گی اور زمین سارے اہل زمین کے لیے مزین و آراستہ ہو جائے گی۔ جنگلی درندے عام چوپایوں کی طرح زمین پر گھومنے پھرنے لگیں گے۔ یونین کے دلوں میں اتنا علم بھرا جائے گا کہ وہ دوسرے کے محتاج نہ ہوں گے، اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

”... يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ اَعْمٰیۃً“ (انشار: ۱۳۰) ترجمہ: ”اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے (دوسرے) بے نیاز کر دیگا“

زمین ان کے لیے اپنے خزانے اگل دے گی اور امام قائم فرمائیں گے کھاؤ مزے سے، گزشتہ زمانے میں جو کچھ تم نے (زحمت) برداشت کی، اُس کے عوض یہ تم کو مبارک ہو۔ پس مسلمان اس روز دین کے لیے راہ ہدایت پر ہوں گے اور انھیں کلام کی اجازت ہوگی۔ پس اُس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

”وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلٰٓئِكُ صَفًّا صَفًّا“ (سورۃ الفجر: ۲۲) ترجمہ: ”اور (اس دن) فرشتے بھی اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُس دن اپنے دین حق کے سوا کسی کو قبول نہ کرے گا۔ آگاہ ہو کہ اللہ کے لیے دین خالص ہے۔ پھر اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلٰی الْاَرْضِ الْجُبْنَ زَفْرًا“ (الاحقاف: ۱۷) ترجمہ: ”یہ زرعاً تاکل منه انعامهم و انفسهم طافلاً یبصر قین و یقولون متی هذا النفتح ان كنت صدقین قل یوم النفتح لا یفتح الذین کفروا ایما نعمہ و لا ہم ینظرون“

فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرُوا إِلَيْكُمْ مُنْتَظِرُونَ . (السجدة: ۳۷)

ترجمہ آیت: (اور کیا وہ دیکھتے دیکھتے کہ ہم نے بنجر زمین کی طوت پانی جاری کیا یا پس ہم نے اُس سے سبزہ اُگایا جس میں سے اُن کے مویشی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی پس کیا وہ دیکھتے نہیں (غور نہیں کرتے)؟ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فتح کب ہوگی؟ کہہ دیجیے کہ فتح کے دن انکار کرنے والوں کا ایمان کسی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ہی اُن کو بہت دی جائے گی پس اُن سے منہ پھیر لو۔ اور انتظار کرو اور وہ بھی منتظر ہیں۔

پس امام قائم علیہ السلام کے خروج اور ان کے روز رحلت و وفات کے درمیان تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگا اور اُن کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی جن میں نو افراد بنی اسرائیل سے ہوں گے، اور بیشتر افراد جنات میں سے اور دوسو چونتیس دوسرے لوگ ہوں گے۔ اُن میں بیشتر وہ بھی ہوں گے، جو اُس وقت غضب ناک ہو گئے تھے جب مشرکین نے آنحضرتؐ پر هجوم کیا تھا اور انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کی تھی کہ وہ ان لوگوں سے جہاد کرنے کی اجازت دیں، مگر آنحضرتؐ نے اجازت نہیں دی تھی اور اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی:

(الآیت) "..... إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَذِكْرٍ آبَاءٍ  
انْتَضَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا أُوْهُمْ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ  
مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ . (سورة الشعراء: ۲۲۷)

ترجمہ: "مگر وہ لوگ جو ایمان لاتے اور انہوں نے اعمال صالح انجام دیے اور ذکر خدا کثرت سے کیا اور اُن پر ظلم کیے جانے کے بعد ان کی نصرت کی گئی، اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا، جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں (اُن کا انجام کیا ہوگا)۔

اور بیس آدمی اہل یمن میں سے ہوں گے جن میں مقداد بن اسود بھی ہوں گے اور دوسو چودہ افراد ساحل سمندر کے قریب عدن کے رہنے والے ہوں گے جن کے پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام بھیجا تھا کہ اسلام قبول کرو اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور

اور گننام لوگوں میں سے ایک ہزار آٹھ سو تیرہ افراد ہوں گے اور چالیس ہزار ملائکہ ہوں گے

جن میں تین ہزار مستوین (نشان جنگ سے آراستہ) اور پانچ ہزار مرد فین (اسی مقصد کیلئے قطار اندر قطار یعنی صف بستہ) فرشتے ہوں گے۔ اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے کل اصحاب کی تعداد سینتالیس ہزار ایک سو بیس (۱۳۰۷۷) ہوگی۔ اور ان میں سرداروں میں نو سردار ملائکہ میں سے ہوں گے، انسانوں اور جنوں میں سے چار ہزار ہوں گے جو یوم بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے یہ سب اللہ کے دشمنوں سے مقاتلہ کریں گے اور اللہ ان کی مدد کرے گا فتح و نصرت ان کے ساتھ ہوگی اور ان کا استقبال کرے گی ان میں سے بعض زمین کی زینت ہوں گے، اُن کے چہروں پر تازگی ہوگی۔

(نوٹ: ) میں نے جیسا لکھا ہوا یا یا ویسا ہی نقل کر دیا، مگر عبارت میں بہت نقص ہے بہت سی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ صاحب کتاب نے بھی اس سقم کا اعتراف کیا ہے۔ اس کے باوجود چونکہ اس میں بہت سی مفید باتیں ہیں اس لیے اس کو یہاں درج کر دیا ہے۔ (منتخب البصائر)

### ۸۷) "صبر کرو زمانہ رجعت میں ظالم افسوس کریں گے"

حسین بن محمد اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن سالم بن ابوسلمہ سے، انہوں نے حسن بن شاذان واسطی سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریفہ لکھا جس میں شکایت لکھی کہ اہل واسط مجھے بہت ستاتے ہیں اور طرح طرح سے حملے کرتے ہیں خصوصاً عثمانیوں کا ایک گروہ تو مجھے بیدادیت پہنچاتا "فوق بخرطہ: ان الله جل ذكره اخذ ميثاق اوليائنا على الصبر في دولة الباطل، فاصبر بحكم ربيك، فلو قد قام سيد الخلق لقالوا:

(الآیت: ) "يُولِيْنَا مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ . (سورة يس: ۵۲)

(ترجمہ روایت)

تو آپ نے اپنے خط میں جواب میں فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں سے حکومت باطل میں صبر کا عہد لیا ہے لہذا اللہ کے حکم کی بنا پر صبر کرو جب سید الخلق (امام قائم) کا ظہور ہوگا تو یہی لوگ ہیں جو تم کو ہائے افسوس ہم پر سہا کر رہے ہیں کس اٹھا دیا یہی وہ ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور سب سے پہلے کہا تھا۔ (ترجمہ آیت)



## ۸۸ وعدہ آخرت سے مراد

(۸۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں "سورہ اُسرٰی آیت ۷" "فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ" (سورہ اُسرٰی آیت ۷) (پس جب دوسرے وعدے کا وقت آ پہنچا)

کے متعلق ہے کہ اس وعدے سے مراد امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں "لَيْسَ لَكُمْ رُؤُوسٌ يَّكْفُرُ بِهَا وُجُوهُكُمْ يَعْنِي تَسْوَدُ وُجُوهُكُمْ : ان کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ وَلَيَسِدْنَ خُلُو الْمَسْجِدِ لَمَّا دَخَلُوهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ" اور مسجد میں داخل ہو جائیں گے جس طرح پہلی مرتبہ اس میں داخل ہوئے تھے۔

یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحابہ و امیر المؤمنین و اصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور امیر المؤمنین اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

آیت: حَتَّىٰ اِذَا اسْرَاوْا مَّا يُوعَدُ وَنْ " (سورہ مريم آیت ۷۵) (یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے جن کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے)

اس سے مراد: قال ۶: القائم و امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہما فرمایا: امام قائم اور امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہما مراد ہیں۔

## ۹۰ امام حسینؑ کے اصحاب کی شانِ رجعت

(۹۰)

صالح بن سہل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیت: "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُوَّةَ عَلَيْهِمْ" (اُسرٰی: ۶) (پھر ہم نے ان پر تمہیں غلبہ دے کر تمہارے دن پھر دیے) قال ۴: "خروج الحسين عليه السلام في الكوفة في سبعين رجلاً من اصحابه الذين قتلوا معه عليهم البيضة المذهبة بكل بيضة و جمان الى آخر ما مر في باب الايات المسأولة بالقائم عليه السلام"

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ کوفہ (رجعت) میں امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ دوبارہ آئیں گے اور ان کے سروں پر سونے کے خود ہونگے ان کے دو رخ ہوں گے (تفسیر عابدینی)

## ۹۱ رجعت میں میرا اہل بیت کا اجتماع

(۹۱)

مسعد بن صدقة نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"أَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي سَنَةِ مِنْ أَيُّوبَ وَسَيَجْمَعُ اللَّهُ لِي أَهْلًا كَمَا جَمَعَ لِيَعْقُوبَ شَمْلَهُ وَذَلِكَ إِذَا اسْتَدَارَ الْفَلَكَ ۚ وَقَلْتُمْ مَاتَ أَهْلُكَ (الى آخر ما مر في باب اخبار امير المؤمنين ع بالقائم ۴)

امیر المؤمنین نے فرمایا کہ: میں سید الشیب (بڑھوں کا سردار) ہوں اور میرے اندر حضرت ایوب کی ایک سنت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کے منتر گر وہ کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے اہل بیت کو بھی میرے لیے جمع کر دے گا۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب آسمان کی گردش اس منتر پر پہنچے گی کہ تم لوگ امام قائم کے لیے یہ کہنے لگو گے کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے۔" (الارشاد)

## ۹۲ دجال کے دوستوں سے جنگ کی مثال

(۹۲)

سعد بن احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے شمال سے، شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"من اراد ان يقاتل شيعة الدجال فليقاتل الباكي على دم عثمان و الباكي على اهل النهروان ان من لقي الله مؤمناً بان عثمان قتل مظلوماً لقي الله عز وجل ساخطاً عليه ولا يدرك الدجال"

فقال رجل: يا امير المؤمنين! فان مات قبل ذلك؟

فقال ۳: فيبعث من قبوه حتى يؤمن به وان رغب انفه

ترجمہ: "جو چاہتا ہو کہ وہ دجال کے دوستداروں سے مقاتلہ و جنگ کرے تو وہ عثمان کے قتل پر رونے والوں اور اہل نہروان پر رونے والوں سے

مقاتلہ و جنگ کرے جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہو گا خواہ وہ دجال کے زمانے کو نہ پائے ایک شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجال کے زمانے سے پہلے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ دجال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہ دجال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔“

(منتخب الجہاد)

### ۹۳) جناب فاطمہ زہرا کا انتقام لیا جائیگا؟

ماحولیہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد بن سیدمان سے، انھوں نے داؤد بن نعمان سے، انھوں نے عبدالرحمن دھیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ محمد سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ”اما لو قد قام قائمنا لقد ردت اليه الحمير احق بجلدها الحد وحتى ينتقم لابنة محمد فاطمة منها“

ترجمہ: جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیر ان کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنت محمد کا اس سے انتقام لیں گے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ (علل الشرائع)

### ۹۴) جمادی و رجب میں بارش

عبدالکریم ختمی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی قال ۴: اذا آن قیام التمام مطر الناس جمادی الآخرة وعشرة أيام من رجب مطرا لم تراخوا لوقوع مثله فینبت الله ب لرحوم المؤمنین وابد انهم فی قبورهم، وكأني أنظر اليهم مقبلين من قبيل جبينه، ينقضون شعورهم بالقبول من التراب۔“

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الآخرة اور ماہ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیائے کبھی

نہ دیکھی ہوگی جس سے قبروں کے اندر زمین کے جسموں پر گوشت اگ آسے گے۔ اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کی طرف سے اپنے سرواٹ خاک جھاڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔“ (الارشاد)

### ۹۵) امام قائم کے ساتھ مالک اشتر بھی ہوں گے

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے قال ۲: ”يخرج مع القائم عليه السلام من ظهر الكوفة سبع وعشرون رجلا خمسة عشر من قوم موسى عليه السلام الذين كانوا يهدون بالحق وبه يعدون“ (الاعراب: ۱۵۹) وسبعة من اهل الكوفة، ويوشع بن نون وسلمان و ابو جانه الانصاري والمقداد ومالك الاشتر، فيكونون بين يديه انصارا وحكاما“

ترجمہ: ”فرمایا: امام قائم علیہ السلام کے ساتھ پشت کوفہ سے ستائیس اشخاص ظہور کریں گے جن میں سے پندرہ اشخاص قوم موسیٰ کے ہوں گے جن کے لیے قرآن میں ارشاد ہے: ”وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدُونَ“

یعنی (اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی حق کے مطابق انصاف کرتا ہے۔) (اعراب: ۱۵۹) اور سات اشخاص اصحاب کفہ کے اور حضرت یوشع بن نون و حضرت سلمان و حضرت ابو جانه انصاری و حضرت مقداد اور حضرت مالک اشتر علیہم السلام ہوں گے۔ (اعلام الورى - الارشاد)

احمد بن (محمد بن سعید) نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطانہ سے، انھوں نے ابن حمید سے، اور انھوں نے شمالی سے اور شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال ۴: لو قد خرج قائم آل محمد لنصرة الله بالملائكة واول من يتبعه محمد وعلو الثاني الى آخر ما مر۔“ (عنيت نعماني) آپ نے فرمایا: ”جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو ان کی نصرت کے لیے بھیجے گا۔ اور سب سے پہلے حضرت محمد اور دوسرے حضرت علی ان کے ساتھ ہوں۔۔۔ وغیرہ وغیرہ“

## گرہ آفتاب میں انسانی جسم

۹۷

سعد نے حسن بن علی زینونی اور حمیری دونوں سے ایک ساتھ، انھوں نے امیر بن ہلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے علاماتِ ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: وَالصَّوْتُ الثَّلَاثُ بِرُؤْيُ بَدَنًا بَارِزًا نَجْوَعِينَ الشَّمْسِ:

”هَذَا امير المؤمنين قد كثر في هلاك الظالمين.“

( لوگوں کو گرہ آفتاب میں ایک مجسم انسان نظر آئے گا ( انسانی جسم نظر آئے گا ) جو آواز دیتا ہوگا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں یہ دشمنوں و ظالموں کو ہلاک کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں آئے ہیں۔“ ( غیبتہ شیخ )

## ہرمومن کی قبر میں کوئی جا کر کہے گا کہ ... ؟

۹۸

فضل نے محتر بن علی سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے خالد بن ابی عمار سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم آپس میں امام قائم اور ان کے ظہور کا انتظار کرنے والے اپنے ان ساتھیوں کا تذکرہ کرتے تھے جو مر چکے تھے تو اُس وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

” اِذَا قَامَ اَتَى الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهِ فَيَقَالُ لَهُ : يَا هَذَا اِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ صَاحِبُكَ ! فَاِنْ تَشَأْ اَنْ تَلْحَقَ بِهِ فَاَلْحِقْ بِهِ وَ اِنْ تَشَأْ اَنْ تَقِيمَ فِي كِرَامَةِ رَبِّكَ فَاقِمْ “

یعنی ” جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہرمومن کی قبر میں کوئی آکر کہے گا: اے شخص! تیرے امام نے ظہور فرمایا، اگر تو ان کے ساتھ ملحق ہونا چاہے تو ملحق ہو جا، اور اگر چاہے تو یہیں اللہ کے فضل و کرامت کے ساتھ میں قیام کر۔“ ( غیبتہ طوسی )

## زیارت جامعہ و زیارت وداع میں رجعت کا ذکر

۹۹

علی بن احمد بن موسیٰ اور حسین بن ابراہیم بن احمد کاتب نے محتر بن عبداللہ کوئی سے اور انھوں نے محتر بن اسماعیل برکی سے، انھوں نے موسیٰ بن عبداللہ نخعی سے انھوں نے

حضرت ابوالحسن ثالث امام علی نقی علیہ السلام سے زیارت جامعہ روایت کی ہے جس میں یہ فقرے بھی مذکور ہیں:

قال: ” وجعلني ممن يقص آثاركم ، ويسلك سبلكم و يستدي بهداكم ، ويحشرني زمركم ويكر في رجعتكم ، ويملك في دولتكم ويشتر في عافيتكم ويمكن في ايامكم و تقر عينه غذا برويتكم “

وفی زیارة الوداع: ” و مكنني في دولتكم و احيا في في رجعتكم “ ( ترجمہ روایت زیارت جامعہ ):

آپ نے فرمایا: اور (اللہ تعالیٰ) مجھے ان لوگوں کے گروہ میں قرار دے جو آپ حضرات کے آثار کو سامنے رکھیں، اور آپ حضرات کے راستے پر چلیں، اور آپ حضرات کی رہنمائی سے ہدایت حاصل کریں، اور آپ لوگوں کے گروہ میں محشر ہوں اور آپ لوگوں کے ساتھ وہ لوگ بھی دنیا میں دوبارہ رجعت کریں اور آپ لوگوں کی حکومت میں حکومت کریں، آپ لوگوں کے فیض سے شرف ہوں، اور آپ لوگوں کے دور میں ممکن حاصل کریں اور کل آپ حضرات کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔“

اور زیارت وداع میں ہے کہ: ” اللہ آپ حضرات کے دورِ رجعت میں ہمیں بھی زندہ کرے۔“ ( من لایحضرہ الفقیہ ص ۳۰ - تہذیب جلد ۲ ص ۲۴ )

## زیارت اربعین میں رجعت کا ذکر

۱۰۰

ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے ہارون بن موسیٰ تلکبری سے، انھوں نے محتر بن علی بن معمر سے، انھوں نے علی بن محتر بن مسعود اور حسن بن علی بن فضال سے انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے صفوان بن ہریر بن جمال سے اور صفوان بن ہریر بن جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت اربعین میں یہ فقرہ نقل کیا ہے:

” وَاَشْهَدُ اَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاَيَاكُمْ مُؤَقِنٌ بِتَالِغِ دِينِي وَخَوَاتِمِ عَلِيٍّ “

یعنی ( اور میں گواہ کرتا ہوں کہ میں آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دوبارہ دنیا میں آنے کا یقین رکھتا ہوں۔ ) ( تہذیب )

## رحمت کا منکر ہم سے نہیں ہے

(۱۰۱)

قال الصادق عليه السلام: "ليس منا من لم يؤمن بكرتنا  
(و لم يستحل متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم سے نہیں ہے جو ہماری رحمت  
پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۶۶)

## ایک گروہ شیعوں کی رحمت

(۱۰۲)

رواۃ کی ایک جماعت نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دہلی سے  
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:  
(الآیت) "وَ اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْدًا اَيْمَانًا نِهْمًا لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ  
يَمُوتٌ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ  
لَا يَعْلَمُونَ" (سورۃ النحل: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی بچی قسمیں کھاتے تھے کہ جو مر گیا اللہ اسے نہیں اٹھائے گا  
یقیناً اس کے وعدے کی وفا اس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔  
فقال یا ابابصیر! ما تقول فی هذه الآية؟ قال قلت: ان المشركين  
يرعون ويحلفون لرسول الله صلى الله عليه وآله ان الله لا يبعث  
الموتى قال: فقال: تبنا لمن قال هذا سلام هل كانت  
المشركون يحلفون بالله ام باللات والغزوى قال قلت:  
جعلت فداك فا وصدنيہ قال: فقال: يا ابابصير لو قد  
قام قائمنا بعث الله اليه قومًا من شعبتنا قباع سيوفهم  
على عواقبهم فيبلغ ذلك قومًا من شعبتنا لم يمتوا  
فيقولون: بعث فلان وفلان وفلان من قبورهم وهم مع القائم  
فيبلغ ذلك قومًا من عدونا۔

فبقولون: يا معشر الشيعة ما اكد بكم؟ هذه دولتكم فانتم تقولون  
فيها الكذب لا والله ما عاش هؤلاء ولا بعثوا الى يوم

القيامة قال: فحكى الله قولهم فقال:  
"وَ اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْدًا اَيْمَانًا نِهْمًا لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ  
مِنْ يَمُوتٌ بَلَىٰ" (نحل: ۳۸)

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر تمہارا اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟  
میں نے عرض کیا: کہ مشرکین کا خیال تھا اور رسول اللہ سے حلف سے کہتے تھے کہ: اللہ  
تعالیٰ مردوں کو بہرگز زندہ نہیں کرے گا۔

آپ نے فرمایا: افسوس ہے جو اس کا قائل ہو۔ اس سے پوچھو تو کہ مشرکین اللہ کی قسم کھاتے  
تھے یا لات و عزیٰ کی قسم کھاتے تھے؟

میں نے عرض کیا: اب آپ ہی بتائیے؟

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! جب ہمارا امام قائم م ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس  
ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو زندہ کر کے بھیجے گا جو اپنی تلواروں کا  
قبضہ اپنے اپنے کا ندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے یہ خبر ان شیعوں کو پہنچے  
گی جو اس وقت ابھی زندہ ہوں گے مرے نہ ہوں گے فلان فلان وفلان اپنی  
قبروں سے زندہ ہو کر نکل آئے اور اب امام قائم م کے ساتھ ہیں اور یہی خیر  
ہمارے دشمنوں تک پہنچے گی تو کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! تم لوگ  
کس قدر جھوٹ بولتے ہو؟ یہ تو تم ہی لوگوں کی حکومت ہے اور اس میں بھی  
یہ جھوٹ نہیں خدا کی قسم نہیں یہ لوگ قیامت تک دوبارہ زندہ نہ ہوں گے  
تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان ہی لوگوں کے قول کو بیان کیا ہے اور فرمایا:  
"وَ اَقْسَمُوا . . . اَيْمَانًا نِهْمًا"

لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ يَمُوتٌ بَلَىٰ" (نحل: ۳۸)

(اور وہ اللہ کی بچی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے) کہ جو مر گیا اللہ اسے  
نہیں اٹھائے گا۔) (کافی، تفسیر عیاشی ص ۱۵۰)

\* تفسیر عیاشی میں بھی ابوبصیر سے اسی کے مثل روایت ہے۔

\* تفسیر قرآن فی اہل بیت م میں شیخ مفید نے ابن ابی ہریرہ سے، انھوں نے

ابراہیم بن اسماعیل سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوبصیر سے

اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر، اور حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

(طہ سعید السعود)

## رجعتِ آئینہ قرآنی میں

(۱۰۳)

عدہ نے سہل سے ، سہل نے ابن شتمون سے ، انھوں نے اہم سے انھوں نے عبداللہ بن قاسم البطل سے ، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے قول خدا: " وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتَقْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ " (سورۃ اسرئیل : ۴)

ترجمہ : اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے کتاب میں فیصلہ دیا کہ تم لوگ دو سے زمین پر بالظور دو مرتبہ فساد پر پا کر گے۔

قال: یعنی: قتل علی بن ابیطالب علیہ السلام و طعن الحسن علیہ السلام (در فضائل حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قتل کرو گے اور امام حسن کو نیزہ مارو گے (الآیت) " وَتَعْلَقُ عُرُوقُ الْكٰفِرِيْنَ " (سورۃ اسرئیل : ۴)

ترجمہ : اور تم بہت بڑی سرکشی کے مرتکب ہو گے

یعنی: قتل الحسین علیہ السلام ، امام حسین علیہ السلام کو قتل کرو گے۔

(الآیت) " فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ اُولٰٓئِهِمْ "

ترجمہ: اور جب ان دونوں (وعدوں) میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا

یعنی: قتل الحسین ۴ " جب خون حسین کے انتقام کا وقت آئے گا

(الآیت) : بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا اَنْثًا اُولٰٓئِهِمْ شٰدِدِيْنَ فَاِذَا سُوْا اَخْلَلِ

الْبَدِيْنَ يٰۤاٰرِط

ترجمہ: ہم نے تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچانے ہوں)

گھروں میں گھس گئے۔

یعنی: یہ وہ قوم ہوگی " قوم یبعثہم اللہ قبل خروج القائم فلا یبدعون و

تَرٰ اٰلَ مُحَمَّدٍ اِذَا قَتَلُوْهُ "

یعنی یہ وہ قوم ہوگی جس کو قبل خروج امام قائم اللہ صلی علیہ وسلم کا اور وہ آل محمد کے دشمنوں

میں سے کسی ایک کو بھی قتل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔

(الآیت) " وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا " (اور وہ وعدہ (عذاب) پورا ہو کر رہا)

یعنی: خروج القائم علیہ السلام : (وہ وعدہ خروج قائم علیہ السلام ہے)

آیت مسلسل ہے:

الآیت: " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ " (اسرئیل : ۶)

ترجمہ: پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے (رجعت میں)

یعنی: " خروج الحسین علیہ السلام فی سبعین من اصحابہ علیہم البیض

الذہبۃ لیکل بیضۃ وجمان المؤذون الی الناس ائت

هذا الحسین قد خرج حتی لا یسک المؤمنون فیہ وانشء

لیس بدجال ولا شیطان ، والحجۃ القائم بین اظہرہم

فاذا استقرت المعرفۃ فی قلوب المؤمنین انة الحسین

علیہ السلام جاء الحجۃ الموت ، فیكون الذی

یخسله ویکفنه ویحططہ ویلحدہ فی حفرة الحسین

بن علی علیہ السلام ولا ین الی الوصی الا الوصی " .

ترجمہ: یعنی: " امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ خروج فرمائیں جن کے

سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے یہ امام حسین

ہیں جنہوں نے رجعت کی ہے اور مومنین کو اس میں کوئی شک نہ رہے

گا اور یہ کہ نہ یہ دجال ہیں اور نہ (معاذ اللہ) شیطان - اور رجعت قائم ان

لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مومنین کے دلوں میں یہ پختہ یقین

ہو جائے گا کہ یہ واقعی امام حسین ۴ ہیں تو پھر حضرت حجت کو موت آجائیگا

اور یہی ان کو غسل دیں گے ، کفن پہنائیں گے ، اور جنوٹ کریں گے اور یہی

قبر حسین میں انہیں دفن کریں گے۔ اس لیے کہ وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ

وصی ہی کرتا ہے۔ " (کافی)

## زیارتِ امام حسین میں رجعت کا بیان

(۱۰۴)

ہم سے راویوں کی ایک جماعت نے ، انھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عبد اللہ

بن قضاہ بن صفوان بن مہران جلال نے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے ان کے

بہر صفوان سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے مولا حسین کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت چاہی اور یہ کہ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ زیارت امام

کا طریقہ کیا ہوگا ؟ آپ نے سارے طریقے بتائے اور زیارت کی عبارت میں یہ فقرہ بھی بتایا:

" رَأْسُ مُحَمَّدٍ وَرَأْسُ مَلَائِكَةٍ وَأَنْبِيَاءُ وَرَسُولُهُ أَلَيْكُمْ مَوْئِدٌ وَإِيَّاكُمْ مَوْقِفٌ " یعنی

”میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے انبیاء اور رسولوں کو، اس بات پر کہ آپ حضرت پر میرا ایمان ہے اور مجھے آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا یقین ہے“ (مصباحین)

### ۱۰۵) زیارت حضرت عباسؓ میں رجعت کا ذکر

حضرت عباس علیہ السلام کی زیارت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ:

”اِنِّیْ بَکُمْ مُؤْمِنٌ وَّ بِاِیْمَانِکُمْ مُوقِنٌ“

یعنی (میرا آپ حضرات پر ایمان ہے اور آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا مجھے یقین بھی ہے۔

### ۱۰۶) حسین بن روح سے منقول زیارت میں رجعت

ایک زیارت ہے جس کی روایت ابن عیاش نے کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے خیر بن عبداللہ نے روایت کی اور انہوں نے حسین بن روح سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ تم ماہِ رجب میں جس روز صے کے قریب ہو اُس کی زیارت کرو اور جب روز صے میں داخل ہو تو یہ کہو:

”ویرحبتی من حضرتکم خیر مرجع الی جناب ممرع، مویع و دعة و حمل الی حین الاجل و خیر مصیر و محل فی النعمیم الازل و العیش المقتبل و دوام الاکل، و سرب الرحیق و السلسبیل و عسل و نمل لاسام منه و لا ملل و رحمة الله و برکاته و تحیاتہ۔ اس کے بعد کافقرہ رجعت کے بارے میں ہے کہ: ”حتی العود الی حضرتکم و الفوز فی کذتکم“ یہاں تک کہ۔

اور آپ کو رجعت میں کامیابی ہو۔“

(مصباحین - مصباح الزائرین)

### ۱۰۷) تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت

ابوالقاسم بن علاء سہدانی وکیل حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ایک توفیق نکلی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام یومِ پنجشنبہ ۳ شعبان کو تولد ہوئے لہذا اس روز تم روزہ رکھو اور یہ دعاء پڑھو: پھر دعاء بتائی: ...

قوله ” و سید الأُسرة الممدود بالنصر یوم الکثرة المعوض اس فقرے میں ”یوم الکثرة“ سے مراد رجعت ہے۔ اور اس دعاء کا سب سے آفری فقرہ: ”و ننتظر اوبتہ آمین رب العالمین۔“ یعنی: اور ہم ان کی واپسی کے منتظر رہیں گے۔

### ۱۰۸) زیارت سرواب میں رجعت کا ذکر

مقام سرواب (تہ خانہ) میں حضرت امام قائم علیہ السلام کی جو زیارت مرقوم ہے اس میں یہ فقرے ہیں: ”وقتی یارب للقیام بطاعتہ، و للمثوی و خدامتہ و المکت فی دولتہ، و اجتناب معصیتہ“ فان توفیتی اللہم قبل ذلک فاجعلنی یارب فیمن ینکر فی رجعتہ“ پروردگارا! مجھے توفیق عطا فرمانا امام قائمؑ کے زمانہ میں ان کی اطاعت کی اور ان کی خدمت و مہمانی کی اور ان کی حکومت میں رہنے اور ان کی معصیت و نافرمانی سے بچنے کی۔ پروردگارا! اور اگر ان کے ظہور سے قبل تو مجھے موت دے تو پھر مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے ظہور کے وقت دوبارہ زندہ ہوں۔ اس کے بعد یہ ہے: ”و یملک فی دولتہ و یتمکن فی آیامہ، و یستظل تحت اعلامہ و یحشر فی زمرتہ و تقر عینہ برؤیتہ“

(مصباح الزائر)

### ۱۰۹) ایک دوسری زیارت میں بھی ذکر رجعت

اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی ایک دوسری زیارت میں یہ ہے کہ ”و ان ادرکنی الموت قبل ظہورک فانی اتوسل بک الی الله ان یصلی علی محمد و آل محمد و ان یجعل لی کثرة فی ظہورک و رجعة فی آیامک“ یعنی: ”اے مولا! اگر آپ کے ظہور سے پہلے مجھے موت آجائے تو میں آپ میں آپ ہی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعاء مانگتا ہوں کہ وہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کے ظہور کے زمانے میں مجھے دوبارہ زندہ کر سکے“ اس دنیا میں بھیجے اور آپ کے عہد حکومت میں میری رجعت ہو۔ لا ینفع من طاعتک مرادی و اشف من عدلک نوادی“ اور آپ کی

اطاعت کر کے دلی مراد حاصل کروں اور آپ کے دشمنوں کو قتل ہوتا دیکھ کر  
میرادل ٹھنڈا ہو۔“

### ایک اور زیارت میں رجعت کا بیان

۱۱۰

ایک اور زیارت میں یہ فقرہ ہے :

”اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَجْهَ وَلِيِّكَ الْمَيْمُونِ فِي حَيَاتِنَا وَبَعْدَ  
الْمَيْمُونِ . اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَكَ بِالرَّجْعَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ  
هَذِهِ الْبَقْعَةِ“

یعنی ”یا اللہ! تو مجھے اپنے ولی امر کا مبارک چہرہ دکھا دو خواہ مجھے میری زندگی میں  
دکھا دے یا مرنے کے بعد۔ اے اللہ! میں اس صاحب بقعہ مبارک  
کے سامنے اعتقادِ رجعت کے ذریعے سے تجھ سے تقرب چاہتا ہوں۔“

(مصباح الارباب)

### امام زمانہ کے لشکر میں شرکت کی دعاء

۱۱۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو:

”من دعا الى الله اربعين صباحاً بهذا الحمد كان من انصار  
قائمتنا، فان مات قبله اخرج الله تعالى من قبره واعطاه  
بكل كلمة الف حسنة وحقا عنه الف سيئة وهو هذا:  
”جو شخص چالیس صبح تک اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا  
تو اس کا شمار ہمارے قائم کے انصار میں ہوگا اور اگر ان کے ظہور سے پہلے  
مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اُس وقت اٹھائے گا۔“ اس دعا  
کے ہر کلمہ کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حسنت لکھ دے گا اور  
ایک ہزار گناہ محو فرمادے گا۔ وہ دعاء یہ ہے:

### دعائے عہد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اللّٰهُمَّ سَرَّ بِتِ الثَّوْرِ الْعَظِیْمِ وَتَرَبَّتِ الْكُرْبِیُّ الرَّفِیْعِ  
وَمَرَّتِ الْبَحْرُ الْمَسْجُورِ وَمُنْزَلِ الثَّوْرَةِ وَالْاَنْجِلِ وَ  
الرَّبُّوسِ وَتَرَبَّتِ الْقَطْلِ وَالْحُرُوسِ وَمُنْزَلِ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ

لے اور اس کو امام زمانہ ۴ کے انصار میں شامل کرے گا۔ (گوہر یگانہ میں یہ جملہ بھی ہے)

وَرَبِّ الْمَسَلِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ .  
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَبِنُورِ  
وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ وَمُنْحِكَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ  
بِاسْمِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهٖ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ضُوءٌ وَ  
بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُصَلِّحُ بِهٖ الْاَلْوَءَ وَالْاَخْرُوءَ یَا حَیُّ قَتَلَ  
كُلَّ حَیٍّ وَیَا حَیُّ بَعْدَ كُلِّ حَیٍّ وَیَا حَیُّ حَیْنَ لَا حَیُّ یَا حَیُّ  
الْمَوْتٰی وَهُمِیَّتِ الْاَحْيَاءِ یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰهُمَّ  
سَلِّمْ عَلٰی نَا اِلِمَامِ الْهَادِیِّ الْمُهَدِّیِّ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ  
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَبَائِهِ الطَّاهِرِیْنَ عَنْ جَمِیْعِ السُّوءِیَاتِ  
وَ السُّوءَاتِ فِی مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا  
وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَقْبِ وَعَنْ وَالدِّیِّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةً  
عَرَّشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عَلْمُهُ وَ اَحَاطَ بِهٖ  
كِتَابُهُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَدِّثُكَ فِی صِدِّیْحَةِ یَوْمِیْ هَذَا  
وَمَا عَشْتُ مِنْ اَبَا حَیٍّ عَمْدًا اَوْ عَقْدًا اَوْ بَيْعَةً لَهٗ فِی  
عُنُقِیْ لَا اَحُولُ عَنْهَا وَلَا اَرْوُلُ اَبَدًا اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ  
اَنْصَارِهِ وَاعْوَابِهِ وَالدَّائِمِیْنَ عَنْهُ وَ الْمُسَارِعِیْنَ اِلَیْهِ  
فِی قَضَائِ حَوَائِجِهِ وَ الْمُتَثَلِّیْنَ لِاَمْرِهِ وَ الْمُحَامِلِیْنَ مِنْهُ  
وَ السَّابِقِیْنَ اِلٰی اِسْرَادِیْتِهِ وَ الْمُتَشَهِّدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ .

اللّٰهُمَّ اَسْرِ فِی الطَّلَعَةِ الرَّشِیْدَةِ وَالْغُرَّةِ الْحَمِیْدَةِ  
وَ الْكُحْلِ نَاطِرِیْ بِنَظَرِیْ مَتِّیْ اِلَیْهِ وَعَجَّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ  
فَخْرَجَهُ وَ اَوْسِعْ مِنْهُجَهُ وَ اَسْئَلُكَ بِیْ مَحَجَّتِهِ وَ اَنْفِیْ  
(مَرَّةً) وَ اَشْدُدْ اَنْزَرَهُ . وَ اَعْمُرْ اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَ اَحِیْ  
بِهٖ عِبَادَكَ فَانْتَكَ قُلْتَ وَ تَوَلَّكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ

فِي الْبَرِّ وَالْبُحْرِ يَمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَأَظْفِرِ اللَّهُمَّ  
لَنَا وَلِئِكَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسْتَمِي بِأَسْمِ سَوْ لَكَ  
حَتَّى لَا يَنْظُرَ شَيْءٌ مِنْ الْبَاطِلِ إِلَّا مَرْقَةً وَيَعْقِ الْحَقَّ  
وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْزَعًا لِمَنْ ظَلَمَ عِبَادَكَ وَنَاصِرًا  
لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجِدِّدًا لِمَا عَطِلَ مِنْ أَحْكَامِكُمْ يَا كَاتِبُ  
وَمُسَدِّدًا لِمَا  
وَرَدَّ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُخْتَلِفِينَ .  
اللَّهُمَّ وَسُرِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤُوسِهِمْ  
وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَآمَنَ بِحِمِّ اسْتِكَانَتِنَا بَعْدَهُ .  
اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُتَّةَ عَنِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ  
وَعَجَلِ لَنَا ظُهُورَهُ اِسْمُهُ يَرُونَهُ بَعِيدًا أَوْ نَرَاهُ قَرِيبًا .  
الْعَجَلِ الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا  
كَرِيمَ السَّمَانِ . اس کے بعد تین بار اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور  
ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ کہے: الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ .  
(ترجمہ دعائے عہد)

اللہ کے نام سے جو رحمن ہے نہایت رحم والا ہے  
”اے اللہ اے نور عظیم کے پروردگار۔ اے بلند کرسی کے پروردگار، اے مومنین  
مارتے ہوئے سمندر کے پروردگار۔ اے توحید و زبور و انجیل کے نازل کرنے  
والے، اے سائے اور دھوپ کے پروردگار، اور قرآن عظیم کے نازل کرنے  
والے۔ اور اے ملائکہ مقررین اور انبیاء و مرسلین کے پروردگار!  
اے اللہ! بیشک میں تجھ سے تیرے چہرہ (وجہ) کریم کے واسطے سے اور  
تیرے روشن چہرے کے نور کے واسطے سے، تیرے مُملکِ قدیم کے واسطے سے  
سوال کرتا ہوں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں  
مجھ سے تیرے اُس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے تمام  
آسمان اور زمین چمک اٹھی، اور تیرے اُس اسم کے واسطے سے جس کے ذریعے  
سے اولین و آخرین نے اصلاح حاصل کی۔ اے ہر زندہ سے قبل اور اے ہر  
زندہ کے بعد زندہ رہنے والے۔ اے وہ زندہ کہ جب کوئی زندہ نہ تھا اور اے مُردوں

کو زندہ کرنے والے اور اے زندوں کو موت دینے والے، اے زندہ! نہیں ہے  
کوئی معبود سولے تیرے۔

یا اللہ! تو میرے مولا و آقا امام ہادی و مہدی قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں  
نازل ہوں اللہ کی ان حضرت پر اور ان کے آبائے پاکیزہ پر بھی، کی خدمت  
میں تمام مومنین و مومنات کی طرف سے خواہ وہ شائقین ہوں یا زمین کے  
مغارب میں، پہاڑوں کے باشندے ہوں یا سہوار میدانوں کے۔ خشکی میں  
رہنے والے ہوں یا تری کے، ان سب کی طرف سے نیز میری طرف سے  
اور میرے والدین کی طرف سے اتنے درود پہنچاؤ جو دوزخ میں اللہ  
کے عرش اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر درود پہنچا دے اتنے  
(بیشمار) تعداد میں جس کا شمار صرف اُس کا علم اور اُس کی کتاب اس کا احاطہ کیے ہو  
پروردگار، میں آج صبح، بلکہ جب تک میں زندہ رہوں گا ہر صبح کو آنجناب سے  
اپنے عہد کی تجدید کرتا ہوں کہ ان کی بیعت کا فلاح (یا بھنڈا) میری گردن  
میں ہمیشہ پڑا رہے گا، میں اس سے کبھی نہ پھروں گا اور نہ میں اس عہد کو  
کبھی توڑوں گا۔

اے اللہ! تو مجھے ان کے انصار و اعوان اور ان کی حفاظت کرنے والوں میں قرار  
دے، اور ان لوگوں میں قرار دے کہ مولا و آقا کو ضرورت ہو تو فوراً دوڑانا ہوا  
اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اور اُن جناب کی ہر خواہش کو پورا  
کرنے کے لیے اُن کے حکم کی تعمیل کرنے والوں، اُن کے دشمنوں کو ان سے  
دفع کرنے والوں، ان کی منشاء پر چلنے والوں اور اُن کے سامنے مرتبہ  
شہادت پر فائز ہونے والوں میں میرا شمار ہو جائے۔

اے اللہ! اگر میرے اور میرے آقا کے درمیان وہ موت حاصل ہو جائے جسے تو نے  
اپنے ہر بندے کے لیے حتمی قرار دیا ہے تو پھر ایسا کہہ کہ میں کفن پہنے ہوئے  
تلاوار کھینچے ہوئے، نیزہ بلند کیے ہوئے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا  
ہوا اپنی قبر سے نکل کھڑا ہوں۔

اے اللہ! تو مجھے اُن جناب کی زیارت کا پُر نور جلوہ اور اُن کی قابل تعریف جھلک  
کا شرف حاصل کرادے اور اُن کے نظارے کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے  
اور اُن کی کشادگی میں تعبیل فرما، اُن کے ظہور کو آسان فرما، اُن کے راسے کو کشادہ فرما



اور مجھ اُن کے راستے پر چلا اور اُن امر حکومت کو نافذ فرما اور لے اللہ! اُن کے ذریعے سے اپنے شہروں کو زندہ کر اُن کی گرفتار آئندوں میں حیات نو ڈال دے۔ اس لیے کہ تو نے ارشاد فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے کہ:

”ظَهَرَ انْفِسَادُ فِي النَّبِيِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ“ (روم ۴۲)

(فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی و تری میں جو لوگوں نے خود ہی برپا کیا ہے پس لے اللہ! تو اپنے ولی امر اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند جس کا نام تیرے رسول کا نام ہے، کو ہمایے لیے ظاہر فرما دے تاکہ وہ جس چیز کو بھی باطل پائیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور حق کو حق ثابت کر دیں اور اُس کا بول بالا کر دیں۔

لے اللہ! تو انہیں اپنے مظلوم بندوں کا فریاد رس قرار دے اور جس کا کوئی ناصر نہ ہو اُس کا ناصر و مددگار بنا دے، اور تیری کتاب کے جو احکام معطل کر دیے گئے ہیں اُن کا مجدد اور تیرے نبی کی سنت اور تیرے اعلام دین کو مستحکم کرنے والا قرار دے۔

لے اللہ! تو اُن کی حفاظت فرما ظالموں کے ظلم سے اور اُن کی زیارت و رویت سے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُن کی دعوت کی پیروی کرنے و اُن کو مسرور و شادان فرما اور ہم لوگوں پر رحم فرما آنحضرت کے بعد ہماری عاجزی اور فروتنی پر۔

لے اللہ! امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے تو اس اُمت کے سارے غم درخ کو دور فرما، اُن کے ظہور میں تعمیل فرما۔ لوگ تو اُن کے ظہور کو بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم اس کو قریب ہی سمجھتے ہیں۔

اے مولا! لے صاحب الزمان تعمیل فرمائیے تعمیل فرمائیے۔ لے سب سے زیادہ رحم کرنے والے نیچے اپنی رحمت کا واسطہ۔

پھر تین مرتبہ اپنے دل سے زانو پر اپنا ہاتھ مارے اور کہے اور ہر مرتبہ العجل یا مولی یا صاحب الزمان کہے:

آنحضرت اور قبور ائمہ کی زیارت میں کرجعت

(۱۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت رسول اللہ ﷺ اور ائمہ ظاہرین ﷺ کے قبور کی زیارت دور سے کرنا چاہتا ہے تو یہ کہے۔ پھر آپ نے پوری زیارت

بتائی جس کا ایک جملہ یہ ہے کہ:

”اِنِّي مِنَ الْقَائِلِينَ بِفَضْلِكُمْ مُقَرَّبًا بِرَجْعَتِكُمْ لَا اُنْكُرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا اَزْعَمُ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ“

ترجمہ (بیشک میں آپ حضرات کے فضل و شرف کا قائل ہوں، مجھے آپ حضرات کی رجعت کا اقرار ہے مجھے اللہ کی قدرت سے انکار نہیں، میرا تو وہی خیال ہے جو اللہ چاہے۔)

قبض روح مومن اور رجعت

(۱۱۳)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار بن مروان سے اور عمار بن مروان نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود ہی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں قبض روح مومن کے متعلق سنا: قال: ”ثم يزور آل محمد في جنان رضوى نيا كل معهم من طعامهم ويشرب معهم من شرابهم ويتحدث معهم في مجالسهم حتى ييقوم قائمنا اهل البيت، فاذا قام قائمنا بعثتم الله فاقبلوا معه يلبون زمرا زمرا فعند ذلك يرتاب المبطون، و يضمحل المحلون، وقليل ما يكونون، هلكت المعاضيد و نجا المقربون۔“

من اجل ذلك، قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام: انت اخي و ميعاد ما بيني و بينك و ادى السلام“

ترجمہ روایت: امام نے فرمایا: پھر وہ مومن جنت رضوی میں آل محمد کی زیارت کرتا، کھاتا پیتا ہے اور ان کے ساتھ اُن کی مجالس میں بیٹھ کر ان حضرات سے گفتگو کرتا رہے گا یہاں تک کہ ہم اہل بیت کا قائم ظہور کرے گا اور جب وہ ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُن مومنین کو دوبارہ زندہ کرے دنیا میں بھیجے گا پس وہ گروہ درگروہ بتیک کہتے ہوئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اُس وقت اہل باطل ریب و شک میں مبتلا ہو جائیں گے اور مقررین کو نجات حاصل ہوگی اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی ہو اور ہماری اور تمہاری ملاقات کی جگہ اور وعدہ گاہ وادی السلام ہے۔ (کافی کتاب المعجز)

### ۱۱۳) امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: ؟

کتاب مذکور میں فضل سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن عبد اللہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” انا الفاروق الاکبر وصاحب المیسم ، وانا صاحب النشر الاول ، والنشر الاخر وصاحب الکثرات و دولة الدول و علی یدی یتئم موعداً لله و تکمل کلمته و بی یکمل الدین ۔“

ترجمہ: ” میں فاروق اکبر اور صاحب میسم ہوں، میں صاحب نشر اول و نشر آخر ہوں، میں صاحب کثرات (بار بار رجعت کرنے والا) ہوں، اور دولت الاول ہوں، میرے ہی ہاتھوں اللہ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس کا کلمہ تکمیل پر پہنچے گا، میرے ہی ذریعہ دین کامل ہوگا۔ (کتاب المحقق)

### ۱۱۵) زیارت امام حسینؑ میں رجعت کے فقرے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسماعیل بن سعد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم قائد البصر سے، انھوں نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیارت امام حسین علیہ السلام کے متعلق یہ فقرہ بھی فرمایا ہے:

” وَنُصِرْتِي لَكُمْ مَعْدَةً حَتَّى يَحْبِبِكُمْ اللهُ وَيُبْعَثَكُمْ مَعَكُمْ ”

” مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِرَجْعَتِكُمْ لَا اَنْكُرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ لَهُ مَشِيئَةً وَلَا اَزْعَمُ اَنْ مَا شَاءَ لَا يَكُونُ ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے بالکل تیار اور آمادہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور آپ لوگوں کو دوبارہ اس دنیا میں بارہ اللہ بھیجے۔ میں آپ لوگوں کے ساتھ اور صرف آپ حضرات کے ساتھ ہوں اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھنے والا ہوں مومنین میں ہوں میں اللہ کی قدرت سے منکر نہیں ہوں اور نہ مشیت الہی کی تکذیب کرنے والا ہوں۔“

لے مجھ اس کا وہ ہم تک نہیں کہ جو اللہ چاہے وہ نہ ہو۔ (کامل الزیارات)

### ۱۱۶) ابو حمزہ ثمالی کی روایت ؟

ابو عبد الرحمن محمد بن احمد بن الحسن العسكري اور محمد بن حسن بن حسن بن علی بن مہزیار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت امام حسین علیہ السلام میں یہ فقرے منقول ہیں:

” وَنُصِرْتِي لَكُمْ مَعْدَةً حَتَّى يَحْبِبِكُمْ اللهُ لِدِينِهِ وَيُبْعَثَكُمْ وَأَشْهَدُ اَنَّكُمْ الْحُجَّةَ وَبِكُمْ تَرْجَى الرَّحْمَةَ ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّي (بایا) بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا اَنْكُرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ مِنْهُ بِمَشِيئَةٍ ۔“

ثُمَّ قَالَ ۴: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِكَ وَاَخِيْ رَسُوْلِكَ اِلَى اَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ بِهٖ كَلِمَاتِكَ وَاَنْجَذَ بِهٖ وَعَدَكَ وَاَهْلَكَ بِهٖ عَدُوَّكَ وَاَكْتَلَبْنَا فِيْ اَوْلِيَانِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا شِيعَةَ وَاَنْصَارًا وَاَعْوَانًا عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَمَا وُكِّلْتَ بِهٖ وَاَسْتَخْلَفْتَهُ عَلَيْهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے فراہم ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنے دین کے لیے پھر سے زندہ کرے اور دوبارہ دنیا میں بھیجے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ اللہ کی حجت ہیں۔ آپ حضرات کی وجہ سے رحمت خدا کی امید کی جاتی ہے پس میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ ہرگز نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں، میں اللہ کی قدرت سے انکار نہیں کرتا اور نہ اس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں۔“

پھر فرمایا: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما امیر المومنینؑ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول کے صحابی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہا: اے اللہ! تو اپنے کلمات اللہ کے ذریعے سے تمام کر اور اپنا وعدہ ان کے ذریعے سے پورا فرما، ان کے ذریعے سے اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور وہ ان کے دوستوں اور محبتوں میں شمار فرما، اور وہ ان کے

شیعوں اور انصار و اعوان و مددگاروں میں اپنی اطاعت اور تیرے  
رسول کی اطاعت پر قرار دے لے رب العالمین۔

### عروۃ عقرقونی کی روایت

(۱۱۷)

ابی اور شیوخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور مجھ سے محمد بن مت  
جوہری سب نے بیان کیا ہے اور انھوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسان  
سے، انھوں نے عروۃ بن اخی شعیب عقرقونی سے، عقرقونی نے کسی شخص سے روایت بیان کی ہے  
اُس کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہ تو امام حسینؑ کی قبر کے  
نزدیک پہنچے تو یہ کہ:

”اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعُسُودِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ  
وَابْعَثْهُ مَعًا مَحْمُودًا اَسْتَضِرُّ بِهٖ لِابْنِكَ وَتَقْتُلُ بِهٖ  
عَدُوَّكَ فَاِنَّكَ وَوَعْدُكَ وَاَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لَا تُخْلِفُ  
الْمِيْعَادَ -“ كَذَلِكَ تَقُولُ عِنْدَ قَبْرِ كُلِّ الْاُمَّةِ ۴۔

ترجمہ: اے اللہ! میری اس زیارت کو اپنے نبی کے فرزند کی قبر کی آخری زیارت نہ  
قرار دینا۔ پروردگار ان جناب کو مقام محمود پر فائز کر اور اُن سے اپنے دین  
کی مدد لے، ان کے ہاتھوں اپنے دشمنوں کو قتل کرا۔ اس لیے کہ یہ تیرا  
وعدہ ہے اور تو وہ پروردگار ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔  
”اسی طرح تم ہر امام کی قبر پر یہ کہہ سکتے ہو“

### دعا و یوم دحو الارض میں رجعت کا ذکر

(۱۱۸)

اقبال الاعمال میں مرقوم ہے کہ روز دحو الارض یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر

اس دعا میں یہ بھی ہے کہ:

”وَ اَبْعَثْنَا فِيْ كُرْبَتِهٖ حَتَّى نَكُوْنُ فِيْ زَمَانِهٖ مِنْ اَعْوَانِهٖ“

اور (پروردگار!) تو آنجناب کی رجعت کے زمانہ میں ہمیں بھی دوبارہ

دنیا میں بھیج تاکہ ہم آنجناب کے اعوان و انصار میں قرار پائیں۔“

(کتاب اقبال الاعمال)

### قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَرَهُ كِي تَاوِيل

(۱۱۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں مرقوم ہے کہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں امام نے فرمایا:  
الآیت: ”قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَرَهُ“ (سُورَةُ عَبَسَ: ۱۷)  
(انسان کو کس خطا پر قتل کیا گیا ہے)

اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ ما اکفرہ کا مطلب یہ ہے کہ آخر امیر المومنینؑ  
نے کیا خطا کی تھی جس پر انھیں قتل کر دیا گیا؟

اس کے بعد: مِنْ اَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۚ كَسْ جِزْءٍ مِّنْ اَمْرِ  
خَلْقٍ كَيْمًا ۙ - مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ ۚ لَا تُعْرَى  
السَّبِيلَ يَسْرًا ۚ ۚ يَعْنِيْ اَمْرًا نَّفْسًا خَلَقَ كَيْمًا ۙ پھر  
اُسے نہایت ہی مناسب بنا دیا۔۔۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔

یعنی: ان کے لیے راہ خیر آسان کر دی۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔  
ثُمَّ اَمَاتَهُ فَاقْبَرَهُ ۚ ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشُرَهُ ۚ  
(پھر اُسے موت دی اور قبر میں اتار دیا۔ پھر جب وہ چاہے گا اُسے اٹھا لے گا)

فرمایا: اس سے مراد، دور رجعت ہے۔

”كَذٰلِكَ نَمَّا يَقْتَضِيْ مَا اَمْرًا ۚ“  
(جو حکم اُسے دیا گیا تھا وہ اُسے سچا نہ لاسکا۔

یعنی: امیر المومنین ابھی تک اپنے امر کو پورا نہ کر سکے تو وہ رجعت میں پھر کر اپنے  
امر کو پورا کریں گے

\* الوسلمہ سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت  
امام ابو جعفرؑ محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَرَهُ  
کی شان نزول کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا:  
نَعَمْ، نَزَلَتْ فِيْ امِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(ہاں یہ امیر المومنین علیہ السلام کے لیے نازل ہوئی ہے۔

”مَا اَكْفَرَهُ“ یعنی بقتلکم آیا۔۔۔۔۔ ثُمَّ نَسَبَ امِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

نَقَالَ: ”مِنْ اَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ“ يَقُولُ مِنْ طَيْنَةِ الْاَنْبِيَاءِ خَلَقَهُ

یعنی: ان کی خلقت طینتِ انبیاء سے ہے۔ فَقَدَرَهُ لِلْخَيْرِ: یہ خیر کے لیے مقدر ہوئے۔ "ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرُهُ" ہدایت کا راستہ آسان ہوا یعنی سبیل الہدی (ہدایت کا راستہ) "ثُمَّ أَمَاتَهُ" میتۃ الانبیاء۔ انبیاء کی طرح ان کی بھی موت ہوئی۔ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ" میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ"؟  
 فرمایا: یہ سبکث بعد قتلہ فی الرجعة فیقضی ما أمرت  
 مطلب یہ ہے کہ: وہ اپنے قتل کے بعد زمانہ رجعت میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے امر کو پورا کریں گے۔  
 (سنن جامع النور)

### ۱۲۰) دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن احسین سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبدالرحمان سے، انھوں نے محمد بن عبدالحمید سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، جابر نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے جدلی نے کہا کہ ایک دن میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا "أَنَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ" میں دَابَّةُ الْأَرْضِ ہوں۔  
 نیز: ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق جو علامات امیر المومنین ۳ نے بیان فرمائی ہیں ان میں قتلِ دجال کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:  
 "أُولَئِكَ بَعْدَ ذَلِكَ الطَّامَةُ الْكُبْرَى"  
 (آگاہ ہو جاؤ اس کے بعد طامۃ الکبریٰ ہے)

ہم نے عرض کیا کہ: یہ (طامۃ الکبریٰ) کیا ہے؟ لے امیر المومنین!

آپ نے فرمایا: "خروج دَابَّةٍ (من) الْأَرْضِ مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى، تَضَعُ الْخَاتَمَ عَلَى وَجْهِ كُلِّ مُؤْمِنٍ فَيَنْطَبِعُ فِيهِ: "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَيَضَعُهُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتَبُ فِيهِ: "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"۔۔۔ الی آخرہ (یعنی دَابَّةُ الْأَرْضِ کا خروج کہ صفحہ کے پاس ہوگا اس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی اور عصا موسیٰ ہوگا وہ اس انگوٹھی کو ہر مومن کی پیشانی پر لگائیں گے تو اس پر نقشِ امیرِ گاہک (درحقیقتاً مومن) اور کافر کی پیشانی پر لگائیں گے تو نقشِ امیرِ گاہک لے

لے (حقیقتاً کافر ہے۔) وغیرہ وغیرہ (سنن جامع النور)

### ۱۲۱) امام قائم کے بعد حسین کی رجعت

فضل بن شاذان نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابی المقدام سے انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"وَاللَّهِ لَيَسْلُكَنَّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثًا مِائَةً

سنة بِنِزْوَادِ تَسْعًا" قلت: متی یکون ذلک؟

قال: بعد القائم۔ قلت: وکم یقوم القائم فی عالمہ؟

قال: تسعة عشر سنة۔ ثم یرجع المنتصر فیطلب بدم الحیان

وہ دمہ اصحابہ فیقتل ویسبی حتی یرجع اسفاح۔

فرمایا: یعنی (خدا کی قسم) امام قائم ۳ کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال حکومت کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: امام قائم ۳ کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے دن حکومت فرمائیں گے؟

آپ نے فرمایا: انیس سال۔ پھر منتصر (امام حسین ۴) رجعت فرمائیں گے اور وہ امام

حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے خون کے انتقام میں دشمنوں کو قتل کریں گے

اور قید کریں گے۔ یہاں تک کہ اسفاح (امیر المومنین علیہ السلام) رجعت فرمائیں گے۔

(غیبت طوسی)

### ۱۲۲) منتصر اور اسفاح سے مراد؟

عمرو بن ثابت نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ:

"خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص

تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: امام قائم ۳ کی موت کے بعد ہوگا۔

میں نے عرض کیا: امام قائم ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے عرصے تک زندہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: اپنے ظہور سے لیکر موت تک انیس سال۔

میں نے عرض کیا: پھر ان کی موت کے بعد تو بڑا ہرج و مرج ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ پھر منتشر دنیا میں رجعت فرمائیں گے (امام حسینؑ) اور اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے اور قید کریں گے، یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتے تو ہرگز اس قدر قتل نہ کرتے۔ اور ان کے خلاف کانے اور گورے متحد ہو جاتیں گے اور ان پر یلغار کروں گے اور وہ خانہ کعبہ میں پناہ لیں گے، سخت مصائب کا سامنا ہوگا۔ اسی میں منتشر قتل ہو جاتیں گے۔ تو ان کے قتل کے بعد سفاح (امیر المومنینؑ) غضبناک ہو کر فرج فرمائیں گے اور ہمارے تمام دشمنوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

اور لے جابر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ منتشر اور سفاح کون ہیں؟ منتشر (حسین بن علیؑ) اور سفاح سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔“

(کتاب الاختصاص)

### حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں...

محمد بن یحییٰ اور احمد بن محمد نے محمد بن حسن سے، انھوں نے علی بن حسان سے انھوں نے ابو عبد اللہ ریاچا سے، انھوں نے ابو صامت حلوانی سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد: "لقد أعطيت السنن: علم المنايا والبلايا (و الوصايا) وفصل الخطاب، وإني لصاحب السكرات ودولة الدول وإني لصاحب العصا والمييم، والدابة التي تكلم الناس" ترجمہ: "مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ علم منایا و بلایا و وصایا، اور فصل الخطاب، اور میں صاحب کرات ہوں اور میں دولت الدول ہوں، میں صاحب عصا و میسیم ہوں اور میں وہ دابہ الارض ہوں جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔" (کافی۔ بصائر الدرجات)

### میں قسیم الجنة والنار ہوں

محمد بن مہران نے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

"أنا قسيم الله بين الجنة والنار وأنا الفاروق الأكبر

و أنا صاحب العصا والمييم" (کافی)

میں قسیم الجنة والنار ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں، میں

صاحب عصا اور میسیم ہوں۔ "کُنتَ نَشانَ ذُلفِ والاهول" (کافی)

محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (کافی)

عسلی بن محمد اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد سے، انھوں نے محمد

بن ولید شباب حیرفی سے، انھوں نے سعید الاعرج سے اور انھوں

نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### الصدق کو اہل حق کی طرف پلٹانے کا

(۱۲۵)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد سے، انھوں نے حریر سے، انھوں

نے برید بن معاویہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کی ہے، آپ نے فرمایا:

روا لله لا تذهب الايام واللبيالي حتى يحيى الله الموتى

و يميت الاحياء ويرد الحق الى اهلہ و يقيم دينه

الذي ارتضاه لنفسه الى آخر ما أورداه في كتاب الزكاة

ترجمہ: "خدا کی قسم دن و رات کی آمد و رفت کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوگا یہاں تک

کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا اور زندوں کو مردہ، اور حق کو

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب

کرے گا جسے اس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ...." (کافی، تہذیب)

### رجعت امام حسینؑ کی خبر

(۱۲۶)

(سورة الاحقاف: ۱۵)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت: "وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا"

کی تفسیر مرقوم ہے کہ انما عني الحسن والحسين ثم عطفت على الحسين"

یعنی: اس سے امام حسن و امام حسین کو اللہ تعالیٰ نے، مراد دیا ہے پھر امام

حسین کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: حَسَلَتْهُ أُمُّهُ كَوْحًا وَوَضَعَتْهُ

كَوْحًا (اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کا حمل اٹھایا اور تکلیف اسے جُنا

سے امیر المومنینؑ رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

قال : " وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ وَبَشَّرَهُ بِالْحَسِينِ قَبْلَ حَمَلِهِ وَأَنَّ الْإِمَامَةَ يَكُونُ فِي وُلْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ " (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو امام حسین کی قبل حمل ولادت کی بشارت دی ہے اور یہ بھی بتایا کہ امامت تا قیامت ان کی نسل میں رہے گی۔)

ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِمَا يَصِيبُهُ مِنَ الْقَتْلِ وَالْمَصِيبَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ ثُمَّ عَوَّضَهُ بِأَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقْبِهِ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ يَقْتُلُ ثُمَّ يَرْدُّهُ إِلَى الدُّنْيَا وَيُنْصِرُهُ حَتَّى يَقْتُلَ أَعْدَاءَهُ وَيَمْلِكَهُ الْأَرْضَ وَهُوَ قَوْلُهُ :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ... " (سورة القصص آیت ۵) ... وقوله : (الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ " (سورة الانبياء : ۱۰۵)

فَبَشَّرَ اللَّهُ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِكَ يَمْلِكُونَ الْأَرْضَ وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا وَيَقْتُلُونَ أَعْدَاءَهُمْ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلِهِ ، فَحَمَلْتَهُ كَرَاهًا .

ترجمہ روایت : (پھر یہ بھی خبر دی کہ ان پر اور ان کی اولاد پر کیا کیا مصائب یعنی قتل وغیرہ نازل ہوں گے۔

پھر اس کے عوض کے بارے میں بتایا کہ ان کی نسل میں ان کے بعد امامت کو قرار دیا ہے اور بتایا کہ وہ قتل ہوں گے۔

پھر وہ دنیا میں واپس آئیں گے اور ان کی مدد کی جائے گی تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں اور سارے روئے زمین کے مالک بنیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے

الآية " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ " (اور ہم نے چاہا ہے کہ جو زمین میں کمزور و بے بس کر دیے گئے تھے ان کے اوپر احسان کریں۔) (قصص : ۵) اور ارشاد ہوا : (الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ " (انبياء : ۱۰۵)

ترجمہ : (اور ہم نے زبور میں (اس کو) لکھ دیا ہے)

ترجمہ روایت : تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اہل بیت ساری

زمین کے مالک ہوں گے۔ دنیا میں رجعت کر کے آئیں گے اور اپنے دشمنوں کو تہ تیغ کریں گے اور پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو امام حسین علیہ السلام کے قتل کی خبر سنائی تو ان کو یہ حمل ناگوار معلوم ہوا۔

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، بتاؤ مجھے

" فصل رايتم احدا يبشر بولد ذكر فيحمله كرها. امي انما اغتمت وكسحت لما اخبرت بقتله ووضعتہ كرها لما علمت من ذلك وكان بين الحسن والحسين عليهما السلام طهر واحد وكان الحسين عليهما السلام في بطن امه ستة اشهر وفضاله اربعة وعشرون شهرا وهو قول الله (الآية) " وَحَمَلُهُ وَفِضَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا " (حقوق : ۱۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : (ترجمہ روایت)

پس کیا تم نے کسی عورت کو دیکھا ہے کہ اس کو فرزند کی (اطلاؤ فریہ کی)

خوشخبری دی جائے اور اسے وہ حمل ناگوار گذرے ؟ مگر جب (فاطمہ زہرا)

کو اس فرزند کے قتل کی خبر دی گئی تو آپ علیہا السلام نے اور یہ حمل آپ کو

ناگوار گذرا۔ " وَوَضَعَتْهُ كَرَاهًا " یعنی جب آپ کو ان کے قتل کی خبر

ہی تو پھر وضع حمل بھی ناگوار ہی کے ساتھ ہوا۔ اور امام حسن و امام حسین

علیہما السلام کی ولادت کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ رہا۔ امام حسین

بطن مادر میں صرف چھ ماہ رہے اور مدت رضاعت چوبیس ماہ رہی۔ اسی

بنام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

" وَحَمَلُهُ وَفِضَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا " (اور اس کے حمل کی مدت اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے)

یعنی : (اور اس کے حمل کی مدت اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

عذابِ رحمت کی خبر سورۃ طور آیت : میں ہے

(۱۷۶)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا : " اِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا " آل محمد

حَقَّسَم " عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ " قال : عذاب الرجعة بالسيوف

یعنی : جن لوگوں نے آل محمد کا حق غضب کیا ان کیلئے عذابِ آخرت کے سوا عذابِ رحمت میں تلوار سے ہوگا

## آیت سورہ قلم کی تفسیر

(۱۲۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا: "إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا" جب اس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔ یعنی ثانی پر، تو قال آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ" (کہتا ہے کہ یہ تو گزرے ہوئے لوگوں کے تھے کہانیاں ہیں) اسی آکا ذیْبِ الْاَوَّلِينَ "سَنَسِيحُهُ عَلَى الْخُرْطُوْمِ" (عنقریب ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے) (التکوٰۃ: ۱۵-۱۶)

قال ۴: في الرجعة اذا رجح امير المؤمنين ويرجع اعداؤه فيسبهم بميسم معه، كما توسم البراهم على الخراطيم الالفت والشفقان -

آپ نے فرمایا: یہ زمانہ رجعت میں ہوگا جب حضرت امیر المؤمنین اور ان کے دشمن دونوں اس دنیا میں بھیجے جائیں گے تو امیر المؤمنین کے پاس نشان ڈالنے کی ایک چیز ہوگی اس سے آپ اس کی ناک پر نشان لگائیں گے جس طرح جانوروں کی ناک اور ہونٹوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## آیت سورہ مدثر کی تفسیر

(۱۲۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا "رُقِعَ فَأَنْذَرَهُ" (مدثر: ۲) (اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ)

قال ۴: هو قيامه في الرجعة ينذر فيها

یعنی: (رسول اللہ رجعت میں لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

## رجعت رسول اللہ و امیر المؤمنین ومدت حکومت

(۱۳۰)

مجھ سے سید الجلیل بہاء الدین علی بن عبد الحمید حسینی نے انھوں نے احمد بن محمد ایادی سے مرفوعاً احمد بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رجعت کے متعلق سوال کیا کیا کہ کیا رجعت حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر دریافت کیا کیا کہ وہ شخص کون ہوگا جو سب سے پہلے رجعت کریگا؟

آپ نے فرمایا: "وہ امام حسین علیہ السلام ہیں جو امام قائم کے ظہور کے بعد سب سے پہلے رجعت کریں گے۔"

میں نے عرض کیا: اور ان ہی کے ساتھ سب حضرات رجعت کریں گے؟

قال: لا بل كما ذكر الله تعالى في كتابه:

"يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَمَأْتُونَ آفَاجًا" (النبا: ۱۸)

(جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ درگروہ آؤ گے)

یعنی: قوم بعد قوم = (ایک قوم کے بعد دوسری قوم رجعت کرے گی۔)

۶

\* وعنه عليه السلام ويقبل الحسين عليه السلام في اصحابه الذين قتلوا معه، ومعه سبعون نبياً كما بعثوا مع موسى بن عمران - فيدفع اليه القائم عليه السلام الخاتم فيكون الحسين عليه السلام هو الذي يلي غسله وكفنه وحنوطه ويواريه في حفرة -

یعنی: اور ان ہی جناب سے مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ان اصحاب کے ساتھ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے جو اصحاب آپ کے ساتھ قتل کیے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ستر نبی بھی اسی طرح

بعوث ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ بن عمران کے ساتھ بھیجے گئے تھے تو اس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام انگوٹھی آپ کے حوالے کر دیں گے۔ پھر امام حسین علیہ السلام ہی امام قائم علیہ السلام کو غسل دیں گے، کفن پہنائیں گے اور حنوط کر کے حفرۃ قبر میں سپرد خاک کر دیں گے۔

۶

\* نیز جابر بن جعفر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ:

"والله ليمملكن منا اهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة

سنة ويزداد تسعا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم عليه السلام؛ قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر الى الدنيا وهو

الحسین علیہ السلام، فی طلب بد مہ و دم اصحابہ  
فیقتل ویسب حتی یخرج السفاح وهو امید المؤمنین  
ترجمہ: ”خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے  
ایک شخص تین سو نو سال تک اور زیادہ، دنیا پر حکومت کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد دنیا میں کتنے عرصے رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: انیس سال تک۔ اس کے بعد منتظر یعنی امام حسین علیہ السلام  
رجعت فرمائیں گے اور وہ اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام  
لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے، انھیں قید کریں گے، اس کے بعد  
سفاح یعنی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے۔

۶

\* اور اس حدیث اسماعیل کے طریق سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جس وقت آپ سے اس دن کے متعلق سوال کیا گیا  
جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: ”مَعْرُوفٌ  
“ فِی یَوْمٍ كَانَ مِثْقَالَ حَبِّ خَلْتِ ” (جس کا ایک دن مقدار میں پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔)  
آپ نے فرمایا: ”وہی کذبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیکون ملکہ فی کثر قہ  
خمسین الف سنة ویملک امید المؤمنین فی کثر قہ  
أربعة واربعة الف سنة۔“

یعنی: یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رجعت کا دور ہوگا جس میں آپ پچاس  
ہزار سال حکومت فرمائیں گے اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے دور رجعت میں  
چوالیس ہزار سال حکومت فرمائیں گے۔ (منتخب البعائر)

میں ظہور کے بعد کیا کروں گا: امام قائم کا ارشاد

(۱۳۱)

کتاب السلطان المفرج عن الایمان، مصنف سید حبیب بہار الدین علی بن  
عبدالکریم حسنی میں علی بن مہزیار سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سورہ ہاکم عالم خواتین

دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اس سال حج پر جاؤ حضرت صاحب الزمان سے تمہیں ملاقات  
کا شرف حاصل ہوگا۔ اور اس سلسلے میں ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

ثم قال: یا مہزیار اذ اذ فقد الصین وتحرك المغربی وسار  
العباسی وروج السفیانی یؤذن یؤلی اللہ فاخرج بنین  
الصفا والمروة فی ثلاثمائة وثلاثة عشر فاجی الی  
الکوفة فاهدم مسجدها وابنیہ علی بنائہ الاول و  
اهدم ما حوله من بناء الجبابرة۔

وأجج بالناس حجة الاسلام وأجی الی یثرب، فاهدم  
الحجرة، وأخرج من بہا وھا طریان، فأمر بہما  
تجاء البقیع وأمر بخشبیتین یصلبان علیہما فتورقان  
من تحتہما، فیفتن الناس بہما أشد من الاولی  
فینادی مناد الفتنۃ من السماء یاسماء انبذی  
ویارض خذی! فیمسح لایبقی علی وجہ الارض  
الا مؤمن قد اخلص قلبہ للایمان۔

قلت: یا سیدی! ما یكون بعد ذلك؟

قال: ”الکثرة الکثرة الرجعة، ثم تلا هذه الآية:  
”ثم رددناکم الکرۃ علیہم وآمددکم  
بأموال وبنین وجعلناکم اکثر نفیوا“ (اسری: ۶)

پھر فرمایا: اے مہزیار! جب چین مفقود (ختم) ہو جائے گا، مغربی حرکت میں آجائے  
گا، عباسی کوچ کرے گا، بڑھے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائے گی  
تو ولی خدا کو اذن ظہور ملے گا، اور میں صفا و مروہ کے درمیان  
سے تین سو تیرہ اصحاب کے ساتھ خروج کروں گا۔ پھر کوہ آؤں گا اور  
وہاں کی مسجد کو منہدم کروں گا، اور اسے از سر نو پہلی بنیاد پر تعمیر کروں گا  
اور ظالموں و جاہلوں نے اس کے اطراف جو تعمیرات کی ہوں گی انھیں  
مسمار کروں گا۔

اور لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر حجۃ الاسلام کی مناسک ادا کروں گا، پھر وہاں سے



یثرب (مدینہ) آؤں گا، وہاں کے حجرے کو منہدم کروں گا اور اس میں سے ان دونوں کو نکالوں گا جن کی لاشیں ترو تازہ ہوں گی اور حکم دوں گا کہ ان دونوں کو بقیع کے سامنے درخت کے دو تنوں پر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ جیسے ہی وہ اس پر لٹکائے جائیں گے ان خشک درخت کے تنوں میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ یہ دیکھ کر لوگ پہلے سے بھی زیادہ ان کے معتقد ہو جائیں گے تو اتنے میں ایک منادی نرا دے گا کہ اے آسمان! انھیں چھوڑ اور اے زمین انھیں نکلے۔ پھر سوائے مومن خالص کے ان لوگوں میں سے کوئی نہ بچے گا سبھی کو زمین نکلے گی۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! یہ سب کچھ ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: رجعت میں رجعت میں۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

«الآیۃ» ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً. (سورہ اسراء: ۷)  
ترجمہ آیت: پھر ہم نے تم کو ان کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔

(منتخب البصائر)

حضرت اسماعیل بن حزقیل کی آرزو رجعت سے

۱۳۲

محمد بن جعفر رزاق نے ابن ابی الخطاب اور احمد بن حسن ابن علی بن فضال سے انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے برید بن عبد العلی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: فرزند رسول! یہ ارشاد فرمائیے کہ وہ اسماعیل جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:

«وَإِذْ كُنَّا فِي الْكُتُبِ اسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا.» (سورہ مریم: ۵۲)

ترجمہ آیت: اور یاد کرو کتاب میں اسماعیل کو، بیشک وہ وعدے کا سچا اور بھیجا ہوا ایک نبی تھا۔

کیا یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے؟ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے آپ نے فرمایا: اسماعیل نے تو حضرت ابراہیم سے پہلے ہی وفات پائی۔ اور حضرت ابراہیم

حجت خدا قائم اور صاحب شریعت تھے پھر ان کے فرزند اسماعیل کس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، پھر وہ کون سے اسماعیل تھے؟

قال: ذاك اسماعيل بن حزقيل النجفي بعثه الله الى قومه

فكذبوه وقتلوه وسلخوا فروة وجهه، فغضب الله

له عيسى فوجه اليه سطا طائيل ملك العذاب -

فقال له: يا اسماعيل! انا سطا طائيل ملك العذاب وجعنى

رب العزة اليك لأعذب قومك بأنواع العذاب كما شئت

فقال له اسماعيل: لا حاجة لي في ذلك يا سطا طائيل -

فأوحى الله عليه: فما حاجتك يا اسماعيل؟

فقال اسماعيل: يارب انك اخذت الميثاق لنفسك بالربوبية

ولمحمد بالنبوة ولا وصيائه بالولاية واخبرت

خلقك بما تفعل أمته بالحسين بن علي عليه السلام

من بعد نبينا وانك وعدت الحسين ان تكتره الى

الدنيا حتى انتقم بنفسه من نفسه من فعل ذلك به

فحاجتني اليك يارب ان تكترني الى الدنيا حتى انتقم

من فعل ذلك بي ما فعل كما تكتر الحسين -

فوعده الله اسماعيل بن حزقيل ذلك فهو يكتر مع الحسين بن علي

عليهما السلام

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: وہ اسماعیل بن حزقیل علیہ السلام تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو قوم نے ان کی تکذیب کی اور انھیں قتل

کر دیا اور ان کے چہرے کی کھال مع بالوں کے اتاری۔ تو اللہ تعالیٰ اس قوم

پر غضبناک ہوا اور ان کی طرف فرشتہ عذاب سطا طائیل کو بھیجا تاکہ تم ج طرح

کہو یہ فرشتہ تمہاری قوم پر عذاب کرے۔

چنانچہ سطا طائیل نے آکر کہا: اے اسماعیل! میں سطا طائیل فرشتہ عذاب ہوں

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ جس طرح آپ کہیں میں آپ کی

قوم پر عذاب کروں۔

اسماعیل نے کہا: اے سطا طویل! مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

اس پر، اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے اسماعیل! پھر تم کیا چاہتے ہو؟ اسماعیل نے عرض کیا: پروردگار! تو نے اپنی ربوبیت کا اور محمد کی نبوت اور اُن کے اوصیاء کی ولایت کا عہد و میثاق لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ امت محمدیہ نبی کے بعد حسین بن علی پر کیا کیا ظلم و ستم کرے گی۔ اور تو نے حسین بن علی سے وعدہ کیا ہے کہ تو انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار مجھے بھی دوبارہ بد موت کے دنیا میں بھیجے تاکہ میں اپنے دشمنوں اور ظالموں سے انتقام لوں جس طرح تو حسین کو دوبارہ بھیجے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل سے اس کا وعدہ کیا۔ لہذا وہ بھی امام حسین کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے۔ (کامل الزیارت)

### قبرِ امام حسین پر ملامت کے منتظر ہیں

حیرتی نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن محمد بن سالم سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے، انھوں نے عبداللہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے ابو عبیدہ بزاز سے، ابو عبیدہ نے حریر سے روایت کی ہے اور حریر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا! میں آپ پر قرآن، آپ اہل بیت کرام دنیا میں کس قدر کم وعصر رہتے ہیں اور آپ حضرات سے ایک دوسرے کی موت قریب قریب کیوں ہوتی ہے حالانکہ دنیا کو آپ حقارت کی بڑی ضرورت ہے؟ فقال: "إِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّا صَحِيفَةٌ فِيهَا مَا يَحْتَاج إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مَدَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مَاتَ أَمْرًا بِهِ، عَرَفْتَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ وَأَتَاهُ النَّبِيُّ يَنْعِي إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ"

وَإِنَّ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا وَفُتِرَ لَهُ مَا يَأْتِي وَمَا يَنْتَقِي وَبَقِيَ مِنْهَا أَشْيَاءٌ لَمْ تَنْقُصْ فَخَرَجَ إِلَى الْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتْ اللَّهَ فِي نَصْرَتِهِ فَأُذِنَ لِرَسْمِ فَمَكَّتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ

وَتَنَاهَى لِدَاكِ حَتَّى قَتَلَ، فَانْقَطَعَتْ مَدَاتُهُ وَقَتَلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذْنُتَ لَنَا فِي الْأَنْحَادِ وَأَذْنُتَ لَنَا فِي نَصْرَتِهِ فَأَنْحَدِرْنَا وَقَدْ قَبِضْتَهُ؟

فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِمْ أَنْ الزَّمُوا قَبْتَهُ حَتَّى تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ وَأَنْكُمْ خُصِّصْتُمْ بِنَصْرَتِهِ وَالْبُكَاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَقْرِبًا وَجَزَعًا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ، فَادْخُرْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں یہ تحریر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی مدتِ حیات میں یہ کام کرنا ہے۔

چنانچہ جب اُس صحیفے میں جتنے کام اس سے متعلق ہیں ختم ہو جاتے ہیں، تو صاحبِ صحیفہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کی موت آنے والی ہے اور اس کے پاس نوحی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاکر اس کی موت کی اطلاع دیدیتے ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کے لیے کیا ہے۔

مگر جب امام حسین صلوات اللہ علیہ نے وہ صحیفہ جو انہیں ملا تھا پڑھا تو دیکھا کہ اس میں جو امور تحریر ہیں، ان میں سے کچھ انجام پا چکے ہیں اور کچھ بھی باقی ہیں۔ اس لیے قتال کے لیے نکلے۔ اور جو امور باقی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی، کہ وہ اُن سب کو امام حسین صلوات اللہ علیہ کی نصرت کی اجازت دے اور اللہ تعالیٰ نے اجازت بھی دے دی لیکن ملائکہ نے اس کے لیے توقف کیا اور قتال کے لیے تیار ہونے لگے اور ادھر امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل کر دیے گئے اب ملائکہ آئے تو دیکھا کہ امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل ہو چکے ہیں اس لیے کہ اُن کی مدتِ حیات ختم ہو چکی تھی۔

ملائکہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا: پروردگار! تو نے ہمیں نازل ہونے اور قتال کی اجازت عطا فرمائی تھی مگر جب ہم دسزین کر بلا پر اترے تو اُس وقت تو اُن کی روح قبض کر چکا تھا۔ (اب ہمارے لیے کیا حکم ہے؟)

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ "اچھا اب تم ان کی قبر کے پاس رہو یہاں تک کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئیں، اور تم اس وقت ان کی نصرت کرنا، اور نصرت کے نہ کرنے پر اس وقت تک ان پر بکا و گریہ و زاری کرتے رہو۔ بس تم نے تمہیں ان کی نصرت کے لیے اور ان کی مظلومیت پر گریہ و زاری کے لیے مخصوص فرما دیا۔"

چنانچہ اس وقت نصرتِ حسین کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ملائکہ مسلسل بکا اور جزع فزع کر رہے ہیں۔ پس جب امام حسین صلوات اللہ علیہ دوبارہ رجعت و خروج کریں گے تو یہ ملائکہ ان کے انصاروں میں ہوں گے۔ (کامل الزیارات)

### ۱۳۳ "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ" کی تاویل

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن خالد عاقولی سے، انھوں نے عبدالکریم خنجمی سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قولِ خدا: آیت: "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ" تَتَّبِعُنَّ السَّادِقَةَ" (النَّازِعَات: ۶) ترجمہ: جس دن زلزلہ کا جھٹکا بڑی طرح ہلا ڈالے گا، اس کے فوراً بعد ویسا ہی ایک اور جھٹکا لگے گا۔

قال: "الرَّاحِفَةُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالرَّادِقَةُ" عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْفَسُ عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابَ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ عَلِيٍّ فِي خَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفًا وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

آیت: "إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ" يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْنَاهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ" (مؤمن: ۵۱)

ترجمہ: بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں حیاتِ دنیا میں اور اس دن بھی، جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔ اس دن ظالموں کی معذرت انہیں کوئی نفع نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہوگی اور ان کیلئے بُرا ٹھکانہ ہوگا۔

فرمایا: الرَّاحِفَةُ سے مراد امام حسین اور الرَّادِقَةُ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ اور سب سے پہلے

امام حسین اپنے سر سے خاک جھاڑتے ہوئے اپنی قبر سے اٹھیں گے اور آپ کے ساتھ پچتر ہزار انصار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "إِنَّا لَنَنْصُرُ... وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ" (مؤمن: ۵۱-۵۲) یعنی: (امام حسین کی مدد کی جائے گی اور ظالموں کی معذرت فائدہ نہ دے گی) (کنز جامع الفوائد)

### ۱۳۵ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ... کی تفسیر

کتاب التفریل والتحریر سے، احمد بن محمد سیاری نے محمد بن خالد سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح یامانی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (آیت: "ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ" (سورہ النکاح: ۸) ترجمہ: پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں بھی ضرور باز پرس ہوگی)

مولا: اس آیت میں نعیم سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: "نعیم" سے مراد: "النَّعِيمُ الَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ" یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کیں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے ذریعے اور وسیلے سے۔ میں نے پھر دریافت کیا: (كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ) سے کیا مراد ہے؟ دیکھو! اگر تم یقینی طور پر جانتے

آپ نے فرمایا: المعاینۃ یعنی معانی

میں نے عرض کیا: اور "كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ" سے کیا مراد ہے؟

(آگاہ ہو جاؤ کہ تم عنقریب جان لو گے)

آپ نے فرمایا: مَرَّةً بآلِ كَدَّةٍ وَ أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

یعنی: ایک مرتبہ زمانہ رجعت میں پھر دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔

(منتخب البصائر)

### ۱۳۶ مؤمن طاق اور البوحنیفہ کی حکایت

مؤمن طاق اور البوحنیفہ کے درمیان ہونے والے بہت سے قصے مشہور ہیں ان میں سے ایک قصہ یہ ہے کہ ایک دن البوحنیفہ نے مؤمن طاق سے کہا: اے البوحنیفہ! تم رجعت کے قائل ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ البوحنیفہ نے کہا: اچھا تم اپنے کیسے (تجلی)

سے پانچ سو رینا قرض دے دو۔ پھر جب ہم ادرتم دونوں رجعت میں دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو میں اُس وقت تمہاری رقم واپس کر دوں گا۔

مومن طاق نے جربستہ جواب دیا: مگر اس کے لیے ایک ضامن چاہیے ہے جو اس امر کی ضمانت لے کہ تم انسان ہی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آؤ گے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ تم بندر کی شکل میں دوبارہ آؤ گے تو پھر میں اپنا قرض کس سے واپس لوں گا۔ (الفہرست نجاشی)

### ۱۲۷ ذوالقرنین کی تعریف

”کتاب الغارات“ مصنف: ابراہیم بن محمد ثقفی میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ ذوالقرنین کے بارے میں فرمائیے؟ آپ نے فرمایا: رجل بعثه الله الى قوم فكدبوه وضربوه على قرونه فمات، ثم احياه الله، ثم بعثه الى قومهم فكدبوه على قرونه الاخر فمات، ثم احياه الله، فهو ذوالقرنين لانه ضوت قروناه۔

یعنی: ”وہ ایک مرد تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا مگر ان کی قوم نے ان کی تکذیب کی اور ان کی پیشانی پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ مر گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر کے پھر ان کی قوم کی طرف بھیجا تو ان کی قوم نے ان کی پھر تکذیب کی اور ان کی پیشانی کی دوسری طرف پھر ضرب لگائی، اور وہ پھر مر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں زندہ کیا۔ تو وہ ذوالقرنین اس لیے کہلائے کہ ان کی پیشانی (جس مقام پر جالوز کے سینگ ہوتے ہیں اس مقام) پر دونوں طرف ضرب لگائی گئی تھی۔“

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”وفیکم مثله“ یعنی تمہارے درمیان بھی ان ہی کے مثل ایک (ذوالقرنین) ہے۔ اور اس سے آپؐ نے خود اپنی ذات کو مر لیا۔“

★ اور کتاب مذکور میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن اسد کندی جو شرطۃ الجہنم میں سے تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المؤمنین علیؑ سے ملنے کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُس وقت

ابن معز اور ابن نعج دونوں آئے اور ان کے ساتھ عبداللہ بن وہب تھا اور دونوں عبداللہ بن وہب کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچے ہوئے لارہے تھے۔ ان دونوں نے آکر کہا: یا امیر المؤمنین! اس شخص کو قتل کریں کیونکہ کاذبوں کے ساتھ ہرگز کوئی نرمی نہ کرے۔

آپؐ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔

وہ دونوں اُسے قریب لائے تو پوچھا کہ شخص کیا کہتا ہے؟

ان دونوں نے کہا: یہ شخص کہتا ہے کہ آپؐ ذاتیہ الارض ہیں اور آپؐ کی پیشانی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے آپؐ کی ریشیں مبارک خون سے تر ہو جائے گی۔

آپؐ نے اُس شخص سے پوچھا: یہ لوگ تمہارے متعلق کیا کہہ رہے ہیں؟

اُس نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے عمار بن یاسر سے ایک حدیث سنی تھی، وہی حدیث میں نے ان دونوں سے بیان کر دی تھی۔

قال: ”اتركوه، فقد روى عن غيره يا ابن اُمّ السوء انك تبقر الحديث بقورا، خلقوا سبيل الرجل فان يك كاذبا فعليه كذبه وان يك صادقا يصيبني الذي يقول۔“

آپؐ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا، دوسرے سے روایت کرتا، اور لے ابن اُمّ السوء، تم حدیث کا بڑی اچھی طرح تجزیہ کرتے ہو۔ اسے چھوڑ دو، اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے خود اس جھوٹ کی سزا ملے گی اور اگر یہ سچا ہے تو میں اسی طرح مجروح ہوں گا جس طرح یہ کہتا ہے۔

(کتاب الغارات)

★ اسی کتاب میں عبا یہ سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: ”انا سيد الشيب وفي سنة من ايوب۔“

لأن ايوب ابتلى ثم عافاه الله من بلواه وآتاه أهله ومثلهم معهم، كما حكى الله سبحانه فرؤى أنه أحياه أهله الذين قد ماتوا وكشف ضرته وقد صم عنهم صلوات الله عليهم أجمعين۔“

”كل ما كان في بني اسرائيل يكون في عذاه الأمة مثله حذوا النعل بالنعل، والقذة بالقذة۔“ وقد قال: ان فيه شجرة۔“

وقوله: والله ليجمعن الله لي اهل كما جمعوا ليعقوب فان  
يعقوب فرق بينه وبين اهل برهة من الزمان  
ثم جمعوا له

فقد حلف عليه السلام ان الله سبحانه وتعالى سيجمع له ولده  
كما جمعهم ليعقوب وقد كان اجتماع يعقوب بولده  
في دار الدنيا فيكون امير المؤمنين عليه السلام كذلك  
في الدنيا يجمعون له في رجعت عليه السلام وولده  
الائمة عليهم السلام وهم المنصوصون على رجعتهم في  
احاديثهم الصحيحة الصريحة: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (الزمر: 10)

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا: "میں پورے لوگوں کا سردار ہوں۔ اور مجھ میں حضرت ابوب کی ایک سمت ہے،  
اور حضرت ابوب علیہ السلام کے قہقہے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں  
کو دور کیا، ان کی اولاد جو چڑکی تھی انہیں پھر سے زندہ کر کے ان سے ملایا  
اور ائمہ علیہم السلام کی روایات صحیحہ میں ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوا ہے وہ سب  
بے کم و کاست اس امت میں بھی ہوگا"  
اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بخدا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت  
یعقوب علیہ السلام کے گھروالوں کو جمع فرمایا تھا اسی طرح میرے گھروالوں کو بھی  
جمع فرمائے گا۔"

یعنی یہ کہ بیشک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو ان کے فرزند  
سے دنیا میں ملایا تھا اسی طرح امیر المؤمنین کو بھی آپ کے فرزندوں سے آپ  
کے زمانہ رجعت میں ملائے گا اور آپ اولاد ائمہ طاہرین ۱۲ ہیں جن کی رجعت  
پراحادیث صحیحہ میں مریحہ نص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے  
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (انجام کار متقین کے لیے (ہی عمرہ) ہے  
اور متقین یہی حضرات ہیں۔

ان نَشَأَ نَزَّلَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَشَاءُ

(۱۳۸)

کتاب تاویل ما نزل من القرآن فی السجی واکثر صلوات اللہ علیہ وعلیہم  
تالیف ابو عبد اللہ محمد بن العباس بن مروان میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول:

(آیت) " اِنْ نَّشَأَ نَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ  
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ " (سورة الشعراء: ۴)  
ترجمہ " اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے ہیں  
کے سامنے ان کی گردنیں عاجزی کے ساتھ جھک جائیں۔ "

اس آیت کی تفسیر میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں:

روایت علی بن موسیٰ بن طاووس سے، انہوں نے فخر بن معد علوی وغیرہ سے  
انہوں نے شاذان بن جبرئیل سے، انہوں نے اپنے ہی ایک شخص سے قول خدا  
عزوجل: " اِنْ نَّشَأَ نَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ  
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ " روایت ہے:

(۱) ہم سے بیان کیا علی بن عبد اللہ بن اسد نے، انہوں نے ابراہیم بن محمد سے،  
انہوں نے احمد بن معمر اسدی سے، انہوں نے محمد بن فضل سے، انہوں نے  
کلینی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے آیت  
" اِنْ نَّشَأَ نَزَّلَ . . . . . خَاضِعِينَ " (شعراء: آیت ۴)

کے بارے میں روایت بیان کی تو عبد اللہ بن عباس نے کہا:

هذه نزلت فينا وفي بني امية: يكون لنا عليهم دولة  
فتذل اعناقهم لنا بعد صعوبة و هو ان بعد عنق

یعنی: (یہ آیت ہمارے اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں پر ہماری  
حکومت ہوگی اور صعوبت و پریشانیوں کے بعد ان کی گردنیں ہمارے سامنے  
جھک جائیں گی۔

(۲) ہم سے روایت کی حسین بن احمد نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے  
یریس سے، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے  
آنجناب سے آیت: " اِنْ نَّشَأَ نَزَّلَ . . . . . خَاضِعِينَ " کے بارے میں  
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" تخضع لما رقاب بني امية قال: ذلك بارز عند زوال الشمس

قال: وذلك علي بن ابي طالب صلوات الله عليه يبرز عند زوال

الشمس على رؤس الناس ساعت سستی یبرز وچہ یصرف

ثم قال: اما ابن ابي امية ليخبرين الرجل منهم الى جنب شجرة  
فتقول: هذا رجل من بني امية فاقتلوه۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: بنی امیہ کی گردنیں ہمارے سامنے جھک جائیں گی اور زوالِ شمس کے وقت  
آیت کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہوگا اور وہ آیت امیر المؤمنین ہیں جو زوالِ شمس کے  
وقت نمودار ہوں گے اور لوگ انہیں پورے حسب و نسب کے ساتھ پہچانیں گے  
پھر فرمایا: "اور بنی امیہ میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں جا چھپے گا تو درخت آواز  
دے گا کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص میرے پہلو میں چھپا ہوا ہے پس اسے قتل کریں"

(۳) — ہم سے بیان کیا محمد بن (العباس نے) انہوں نے جعفر بن محمد بن حسن سے  
انہوں نے عبداللہ بن محمد زبایات سے، انہوں نے محمد یعنی ابن جنید سے  
انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو عبد اللہ  
جدلی سے روایت کی ہے اور ابو عبد اللہ جدلی کا بیان ہے کہ ایک دن میں  
حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:  
"أنا دابة الارض" میں دابۃ الارض ہوں۔

(۴) — ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن حاتم نے، انہوں نے اسماعیل بن اسحاق راشدی  
سے، انہوں نے خالد بن مخلد سے، انہوں نے عبدالکریم بن یعقوب جعفی سے  
انہوں نے جابر بن یزید سے، انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے  
ان کا بیان ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو  
آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں تم کو وہ تین باتیں بتاؤں جو آئندہ پیش آنے والی ہیں؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

فقال: أنا عبد الله، أنا دابة الارض صدقما وعدلما وخنبيما  
وأنا عبد الله إلا أخبرك بأنت المسمى وعينه؟

قال: قلت: نعم۔ فضرب بيده الى صدره فقال: أنا۔  
آپ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، میں ہی دابۃ الارض ہوں جس نے حق کہا اور عدل  
تأم کیا اور میں ہی نبی کا بھائی ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں۔

پھر فرمایا: کیا میں تم کو مہدی کا ناک نقشہ بتاؤں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

آپ نے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: وہ میں ہوں۔

(۵) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انہوں نے روایت کی حسین بن  
حسن قاشچی سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے  
انہوں نے عبدالرحمان بن سیاہ سے، انہوں نے ابو داؤد سے، ابو داؤد نے  
ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت  
میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سات باتیں بتاؤں جو وقوع پذیر ہونے  
والی ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، بیان فرمائیں میں آپ پر قربان

قال: أتعرف أنف المسمى وعينه؟

قال: قلت: أنت يا امير المؤمنين

قال: وحاجبا الضلالة تب و مخازيبهما في آخر الزمان؟

قال: قلت: أظنك والله يا امير المؤمنين أنتما فلان وفلان

فقال: الدابة وما الدابة عدلما وصدقما وموقع بعثما، والله مملك

من ظلمها وذكر الحديث۔

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: کیا میں تم مہدی علیہ السلام کا ناک نقشہ جانتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہ آپ ہی کا ناک نقشہ ہوگا یا امیر المؤمنین۔

فرمایا: اور اگر اسی وضاحت کے دونوں دربان جن کی رسوائیاں آخر زمانہ میں ظاہر ہوگی؟

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرا خیال ہے کہ وہ فلان فلان ہیں۔

فرمایا: اور دابۃ اور اس کا صدق و عدل اور اس کی جائے بعثت اور جس نے

ان پر ظلم کیا اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے۔

اور اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(۶) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے روایت کی حسن سلمی سے  
انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے یعقوب  
بن شعیب سے، انہوں نے عمران بن میثم سے، انہوں نے عباہ سے روا۔

ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ: کچھ

دابۃ الارض کے متعلق فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو۔؟

اس نے عرض کیا: کچھ اس کے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: وہ داہرہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔“

(۷) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے روایت کی محمد بن عیسیٰ سے اور انھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: ”پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیر المومنین؟“

آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ عسلی ہے۔“

(۸) — ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن مروان نے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر قرشی سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے عباہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرماتے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

”أنته ختم ألف نبت وإني ختمت ألف وصت وإني كلفت مالد يكفوا وإني لأعلم ألف كلمة ما يعلمها غيبي وغير محمد صلا الله عليه ما منها كلمة إلا مفتاح ألف باب بعد ما تعلمون منها كلمة واحدة غير أنكم تقرؤن منها آية واحدة في القرآن:

(آیات) ”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“  
(سورة النمل: ۸۲)

ترجمہ حدیث: ”(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

وہ (دبھرت) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ ذمہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے وہ ذمہ داریاں کسی پر عائد نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جسے میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور ان میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے تو اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ یہ ہے:

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ ..... لَا يُوقِنُونَ“ (نمل: ۸۲) یعنی

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک داہرہ (ذی حیات) نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (کیونکہ) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“

(پھر فرمایا): کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (داہرہ) کون ہے؟

(۹) — ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور انھوں نے روایت کی احمد بن محمد بن سعید سے، انھوں نے احمد بن محمد بن اسحاق حضرمی سے، انھوں نے احمد بن مستنیر سے انھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزنی اور محمد بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ بن ربیع سے روایت کی ہے اور عباہ نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

(۱۰) — ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، انھوں نے عبد اللہ بن ایوب حمزوی سے روایت کی، انھوں نے یحییٰ بن ابوبکر سے، انھوں نے ابو حریز سے، انھوں نے علی بن زید بن جذعان سے، انھوں نے خالد بن اوس سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تخرج دابة الارض ومعها عصي موسى عليه السلام وحاتم سليمان عليه السلام تجلو وجه المؤمن بعصا موسى عليه السلام وتسم وجه الكافر بخاتم سليمان عليه السلام.“

یعنی ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(دابة الارض) (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰ سے اور ہر کافر کے منہ پر خاتم سلیمان سے نشان لگائے گا۔“

(۱۱) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن الفقیہ نے، اور انھوں نے احمد بن صالح سے روایت کی، انھوں نے حسین بن علوان سے، انھوں نے سعد بن طریف سے

انہوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ روٹی دسرکہ اور روغن زیتون نوش فرما رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْنَا أَخْرَجْنَا لَكُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ.....“ (نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔“

اس آیت میں ”دابہ“ سے کیا مراد ہے؟

قال: ”ہی دابہ تا کل خبزاً و خلاً و زیتاً“

ترجمہ: امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ وہی دابہ ہے جو روٹی دسرکہ و روغن زیتون کھا رہا ہے۔“

(۱۲) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی

اور انہوں نے یونس بن عبدالرحمان سے، انہوں نے سماع بن مهران سے انہوں نے فضل بن زبیر سے، انہوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ نے مجھ سے کہا: لے کر وہ بیچ

”تم لوگوں کا خیال ہے کہ عسلی دابہ الارض ہیں؟“

میں نے کہا: ہم لوگ تو اس کے قائل ہیں ہی لیکن یہود بھی اس کے قائل ہیں۔

یہ سکر معاویہ نے راس البجالت کو بلا بھیجا، جب وہ آیا تو اس سے کہا: واہو

تم لوگوں پر کیا تم لوگوں نے دابہ الارض کے متعلق اپنی کتابوں میں کچھ لکھا

ہوا دیکھا ہے؟

اُس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: وہ کیا؟

راس البجالت نے کہا: وہ ایک مرد ہے۔

معاویہ نے پوچھا: تمہیں اُس مرد کا نام معلوم ہے؟

اُس نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ اُس کا نام ”ایلیا“ ہے۔

یہ سکر معاویہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: لے اصبح! لے اصبح! لے اصبح! ”اور علیاً“

آپس میں کس قدر قریب تر ہیں (میلے جلتے ہیں)

(۱۳) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی،

انہوں نے یونس سے، اور یونس نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے

ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام

نے فرمایا: لوگ اس آیت کی تفسیر کیا کرتے ہیں:

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْنَا أَخْرَجْنَا لَكُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ“ (سورہ نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے

دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔“

فقہال: ۲: ہو امیر المؤمنین علیہ السلام:

امام نے فرمایا: (حالا کہ) وہ ”دابہ“ تو امیر المؤمنین ہیں۔

(۱۴) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انہوں نے حسین بن حسن سے روایت

کی اور انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے

عبدالرحمان بن سیاہ اور یعقوب بن شعیب سے، انہوں نے صالح ابن میثم سے

اور صالح بن میثم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض

کیا کہ مجھ سے کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی؟

میں نے عرض کیا: نہیں، میں اُس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (شاید صحیح یاد نہ ہو) اچھا میں

بیان کرتا ہوں اگر صحیح بیان کروں تو کہہ بیجئے گا ہاں (صحیح ہے) اور اگر میں

غلط بیانی سے کام لوں تو میری غلطی دور فرما دیجیئے گا۔

آپ نے فرمایا: ”ما أشد شراً منک“ (یہ شرط تو بہت سخت ہے)

میں نے پھر عرض کیا: میں بیان کرتا ہوں، اگر صحیح بیان کروں تو (ہاں کہتے کے بدلے)

خاموش رہیئے گا اور اگر غلط بیان کروں تو اس کی اصلاح فرما دیجیئے گا۔

آپ نے فرمایا: یہ بات میرے لیے آسان ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ حضرات کا خیال ہے کہ حضرت علیؑ ہی دابہ الارض ہیں۔“

(امام ۲ خاموش رہے کچھ نہ فرمایا) یعنی حدیث صحیح بیان کی گئی۔



(۱۵) — ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے، انھوں نے عبداللہ بن احمد بن نسک سے روایت کی، اور انھوں نے عیسیٰ بن بشام سے، انھوں نے ابان سے، انھوں نے عبدالرحمان بن سیار سے، انھوں نے صالح بن مینم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ صالح بن مینم کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجیے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے؟ میں نے عرض کیا: کہ میں اُس وقت کم سن تھا جب میرے والد کا انتقال ہوا تھا۔ (شاید مجھے صحیح طور پر یاد نہ ہو) اچھا میں بیان کرتا ہوں۔ اگر صحیح بیان کروں تو آپ خاموش رہیں اور اگر غلطی کروں تو آپ میری غلطی پر منتہی فرمادیں۔

آپ نے فرمایا: ہاں ایہ میرے لیے آسان ہے۔  
میں نے عرض کیا: ”فاتی اذعم ان علیاً دآبۃ الارض“  
یعنی: (میرا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ و آبۃ الارض ہیں)  
یہ سن کر آپ خاموش رہے۔

قال: فقال ابو جعفر علیہ السلام: و اراك والله ستقول ان علیاً راجح  
اینا و قوماً:

(الآیت) ”ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد (۲۷)  
قال: قلت: والله قد جعلتما فیما ارید ان اسألك عنهما فنسیتما۔

فقال: ابو جعفر علیہ السلام: افلا اُخبرک بما هو اعظم من هذا؟  
(الآیت) ”وما آرسلناک الا کافۃً للناس بَشِیرًا و نَذِیرًا (۲۷)  
لا یتقی ارض الا نودعی فیہا بشرادۃ ان لا الہ الا اللہ  
وان محمدًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اُشاربیدۃ الی افاق الارض۔

(ترجمہ:)

اس کے بعد: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس بات کے قائل ہو کہ حضرت علیؑ و آبۃ الارض دو بارہ اس دنیا میں ہمارے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ترجمہ آیت: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (تفسیر: ۲۷)

میں نے عرض کیا: واللہ، میں چاہتا تھا کہ آپ سے یہی بات پوچھوں، مگر میں بھول گیا تھا امام نے فرمایا: اچھا تو میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات بتا دوں۔ قرآن میں ارشاد ہے:  
(اشارہ آیت: ”وما آرسلناک الا کافۃً للناس بَشِیرًا و نَذِیرًا“ (سبأ: ۲۸)  
ترجمہ آیت: اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے کافی و شافی بنا کر بھیجا ہے  
خوش خبری دیتے والا اور ڈرنے (یا تنبیہ) کرنے والا۔“

یعنی زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ بچے گا جہاں اس کی گواہی و شہادت نہ دی جائے کہ  
دلکھ کا ترجمہ: ”بیشک کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور یہ کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ  
اللہ کے رسول ہیں۔“

یہ فرما کر آپ نے اپنے ہاتھ سے زمین کے سارے اطراف کی طرف اشارہ فرمایا:

(۱۶) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابان الاحمر سے روایت کی اور انھوں نے مرفوعاً حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

”ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد“ (تفسیر: ۲۷)  
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“

کے متعلق فرمایا: ”ما احسب نبیکم صلی اللہ علیہ و آلہ الا سیطلع علیکم اطلاعة“  
”میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ایک مرتبہ پھر تم لوگوں کے سامنے ظہور فرمائیں گے۔“

(۱۷) — ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے، انھوں نے حسن بن علی بن مروان سے روایت کی، انھوں نے سعید بن عمار سے، انھوں نے ابو مروان سے روایت اور ابو مروان نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق سے قول فرمایا: ”ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد“ (تفسیر: ۲۷)

یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: " لا والله لا تنقضى الدنيا ولا تذهب حتى يجتمع رسول الله  
صلى الله عليه وآله وعليه السَّلَامُ بالثَّوِيَّةِ فيلتيان و  
بينيان بالثَّوِيَّةِ مسجدًا له اثنا عشر الف باب -  
يعنى موضعًا بالكوفة -"  
یعنی: " خدا کی قسم جب تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام  
مقام ثویثہ (کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے) پر جمع نہ ہوں اور وہاں ایک  
مسجد نہ بنالیں کہ جس میں بارہ ہزار دروازے ہوں اس وقت تک دنیا  
ختم نہ ہوگی۔"

\* ہم سے بیان کیا احمد بن ہودہ باہلی نے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے  
روایت کی، انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، اور انہوں نے ابو مریم  
انصاری سے روایت کی اور ابو مریم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی سوال کیا اور آپ نے اس کا جواب یہی دیا اور  
اس آیت کی تلاوت فرمائی:  
" وَكَانَ يُقَاتِلُهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ "  
" اور ہم انہیں یقیناً بڑے عذاب کے علاوہ عذابِ ادنیٰ (دنیوی عذاب)  
کا سزا چکھائیں گے۔ " (سورۃ الحجہ: ۲۱)

(۱۸) — ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی اور  
انہوں نے یونس سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے زید شحام  
سے اور زید شحام نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
کہ آپ نے " الْعَذَابِ الْأَذَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ " کے متعلق فرمایا  
کہ "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت ہے۔

\* ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے  
اور انہوں نے یونس سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے زید شحام  
سے اور زید شحام نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی  
کہ آپ نے " الْعَذَابِ الْأَذَى " سے دابة الارض مراد لیا ہے۔

(۱۹) — ہم سے بیان کیا ہاشم بن (ابی) خلف نے، انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل  
بن یحییٰ بن سہل ابن کہیل سے روایت کی اور انہوں نے اپنے والد سے اور  
انہوں نے سلم بن کہیل سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عباس سے  
اور ابن عباس نے بیان کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجتہ الوداع کے  
خطبے میں ارشاد فرمایا کہ:

" لا تقتلن العمالة في كتيبة " فقال له جبرئيل: أو علي؟

قال: أو علي بن ابي طالب عليه السلام

یعنی: " میں ایک دستہ فوج لیکر عمالہ سے لازماً مقابلہ کروں گا۔ "

جبرئیل نے عرض کیا: (آپ) یا علی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں میں) یا علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

(۲۰) — محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کسی اور سے، اس نے حسن بن  
موسى خشاب سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے کرام سے، اور کرام نے

بیان کیا کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" لو كان الناس رجلين لكان احدهما الامام عليه السلام، و

قال: ان آخر من يموت الامام عليه السلام لسل لا يحتج احد على الله

انه تركه بغير حجة (الله) عليه۔

یعنی آپ نے فرمایا: اگر ساری دنیا کے تمام انسان ختم ہو جائیں اور صرف دو آدمی باقی رہ جائیں

تو ان دونوں میں سے ایک امام علیہ السلام ہوگا، اور ان دونوں میں سے کسی جو

امام علیہ السلام ہوگا وہ بعد میں مرے گا، تاکہ کوئی شخص اللہ کے سامنے یہ

حجت پیش نہ کر سکے کہ اللہ نے اس (ایک آدمی) کو بھی بغیر اپنی حجت کے

چھوڑ دیا۔ "

(امراد) (سب سے آخر میں حضرت امام حسین علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ یہ

گذشتہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہی

حضرت امام ہدی علیہ السلام کو غسل و کفن وغیرہ دیں گے۔ اور امام

مفترض الطاعت کا ہوگا لازم و ضروری ہے۔)

محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن احمد بن موسیٰ بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے، انھوں نے موسیٰ بن عمران بن محمد سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نو فہلی سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول اللہ! میں نے آپ کے پدربزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے بعد بارہ امام ہوں گے؟

فقال: "قد قال" اثنا عشر مہدیاً "ولم یقل" اثنا عشر اماماً "ولکنتم قوم من شیعتنا یدعون الناس الی مولاتنا ومعروفہ حقناً۔"

آپ نے فرمایا: میرے پدربزرگوار نے ارشاد فرمایا ہے کہ بارہ مہدی ہوں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ بارہ امام ہوں گے۔ لیکن وہ (مہدی) ایسے ہوں گے جو لوگوں کو ہم اہل بیت کی مولات اور ہمارے حق کے پہچاننے کی دعوت دیں گے۔

(نوٹ) اعلم ہذاک اللہ ہدایہ ان علم آل محمد لیس فیہ اختلاف بل بعضہ یرصدق بعضنا وقد روینا احادیث عنہم صلوات اللہ علیہم جتہ فی رجعة الائمة الاثنی عشر فکانہ علیہ السلام عرون من السائل الضعف عن احتمال هذا العلم الخاص الذی خص اللہ سبحانہ من شاء من خاصتہ وتکرم بہ علی من اراد من بریتہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ "ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء" واللہ ذو الفضل العظیم" (سورۃ الجمعة ۴) فأولہ بتأویل حسن رجیث لا یصعب علیہ فینکر قلبہ فیکفر۔

فقد روی فی الحدیث عنہم علیہم السلام ما کل ما یعلم یقال ولا کل ما یقال حان وقته ولا کل ما حان وقته حضر اہلہ وروی ایضاً: لا تقوا الجب والظاعون، و

تقووا الرجعة، فان قالوا: قد کنتم تقولون؟ قولوا الا ان لا نقول وهذا من باب التقیة التي تعبد اللہ بہا عبادة فی زمن الارصیاء۔

ترجمہ: "واضح ہو کہ آل محمد کے علم میں باہمی کوئی اختلاف نہیں بلکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے یہاں اثنا عشر علیہم السلام کی رجعت کے متعلق کثرت سے احادیث موجود ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سائل کے ضعف ایمان کو دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ یہ شخص ہمارے مخصوص علوم کی تاب نہ لاسکے گا جس کو اللہ سبحانہ نے مخصوص فرمایا جس کو چاہا اور اپنی مخلوق میں جس کو چاہا اس علم سے مکرم فرمایا جیسا کہ خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

الآیت: "ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء" واللہ ذو الفضل العظیم" (سورۃ الجمعة: ۴)

ترجمہ آیت: "یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اس کو جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تو بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔"

تو آپ نے اس کی ایک ایسی عمدہ تاویل فرمائی جسے وہ برداشت کرے اور وہ قلب سے انکار کر کے کفر نہ کرے۔

چنانچہ اثنا عشر علیہم السلام کی احادیث میں ہے کہ تمام بات جس کا علم ہے وہ کہی نہیں جاتی اور وہ تمام بات جو کہی گئی ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا وقت آ گیا ہے اور اب بھی نہیں ہے کہ جس کا وقت آ گیا ہے اس کے اہل بھی موجود ہوں اور یہ سبھی روایت کی گئی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "جبت و طاعون کا نام نہ لو بلکہ صورت رجعت کہو اور اگر لوگ یہ کہیں کہ پہلے تو تم لوگ یہ کہتے تھے؟ تو تم ان کو جواب دو کہ اب ہم اس کے قائل نہیں ہیں۔" تو آپ نے یہ تقیہ کے پیش نظر کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے اوصیاء کے زمانے میں حکم دیا ہے۔

کتاب "بشارت" مؤلفہ سید ضی الدین علی بن طاووس میں مرقوم ہے کہ: میں نے ایک کتاب میں دیکھا جو جعفر بن محمد بن مالک کوفی کی تالیف ہے

اس میں اپنے اسناد کے ساتھ عمران سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:  
 ”عموالدنا مائة ألف سنة لساؤ الناس عشرون ألف  
 سنة وثمانون ألف سنة لآل محمد عليه وعليهم السلام  
 یعنی ”دنیا کی عمر ایک لاکھ سال کی ہے جس میں بیس ہزار سال تمام لوگوں کے لیے  
 ہے اور اسی ہزار سال آل محمد علیہم السلام کے لیے ہے۔“  
 سید رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے طہر بن عبد اللہ  
 کی کتاب میں یہ روایت اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھی ہے۔  
 (نوٹ) یہ تمام روایات کتاب حسن بن سلیمان سے ماخوذ ہیں اور وہ روایات جو محمد  
 بن عباس سے ان کے اسناد سے مروی ہیں وہ کتاب کنز العمال میں مذکور ہیں۔

### ۱۳۹ رجعت کی مخصوص آیت

حسن بن محبوب کی کتاب ”المشیمہ“ میں اسناد متصل کے ساتھ محمد بن مسلم  
 سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
 قول خدا: ”رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ فَاغْتَرَفْنَا  
 بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ؟“ (سورہ مؤمن: ۱۱)  
 ترجمہ ”اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ  
 زندہ کیا۔ پس ہمیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس کیا اس سے  
 نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟“

قال: ”هو خاصٌّ لأقوامٍ في الرجعة بعد الموت ويجوز في

القيامة فبعداً للقوم الظالمين“

آپ نے فرمایا: یہ آیت مخصوص ہے ان اقوام کے لیے جو موت کے بعد دوبارہ رجعت  
 کریں گے۔ اور یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اللہ اس ظالم قوم کو  
 دور رکھے۔“ (منتخب البحار)

### ۱۴۰ رجعت امام حسین علیہ السلام

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے ابوالمفضل سے، انھوں نے  
 ابن صدقہ سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت نقل کی ہے کہ امام ۴ نے ارشاد فرمایا:

قال: ”كأني بسير من نور قد وضع وقد ضربت  
 عليه قبة من ياقوتة حمراء مكللة بالجواهر  
 وكأني بالحسين عليهما السلام جالساً على ذلك  
 السرير، وحوله تسعون ألف قبة خضراء۔ و  
 وكأني بالمؤمنين يزورونه ويسألون عليه۔  
 فيقول الله عز وجل لهم: أوليائي سلوني! فظالموا ذنبتهم  
 واضطهدتم فليذا يوم لا تسألونني حاجة من  
 حوائج الدنيا والآخرة إلا قضيتها لكم، فيكون  
 اكلام وشرب من الجنة، فليذا والله الكرامة۔  
 بيان: ”سؤال حوائج الدنيا يدل على أن هذا في الرجعة إذ هي  
 لا تسأل في الآخرة“ (کامل الزیارة)

(ترجمہ)

امام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نور کا تخت رکھا گیا ہے اور اس پر باقر  
 کا ایک قبة نصب ہے جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں اور یہ دیکھ رہا  
 ہوں کہ اس تخت پر حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف فرما ہیں، اور  
 آپ کے گرد ساٹھ ہزار سبز رنگ کے قبة نصب ہیں۔ اور یہ بھی دیکھ رہا  
 ہوں کہ مومنین اگر آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور آپ کو سلام  
 کر رہے ہیں۔

پس اللہ عزوجل ان سے ارشاد فرماتا ہے کہ: میرے دوستو! تمہیں جو کچھ مانگنا ہو  
 مانگ لو واقعاً تم لوگوں نے ایک عرصہ دراز تک بڑی اذیتیں برداشت  
 کیں اور بہت ظلم سے مشقتیں برداشت کیں، آج تم دنیا و آخرت میں  
 سے حاجت طلب کرو میں تمہیں عطا کروں۔

پھر ان لوگوں کے کھانے پینے کا سارا انتظام جنت سے ہوگا۔ خدا کی قسم، یہ  
 ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہوگا۔

(نوٹ): اس حدیث میں حوائج دنیا کی لفظ بتاتی ہے کہ یہ رجعت کے متعلق ہے اس لیے کہ  
 آخرت میں تو طلب حاجت کا سوال ہی کیا ہے۔ (کامل الزیارت)

(۱۴۱)

حیرمی نے جو علیضہ امام قائم علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا اس میں ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو حق کا قائل ہے متعہ کو حلال جانتا ہے اور رحمت پر یقین رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ

### رحمت پر گواہی

(۱۴۲)

ناجیہ مقدسہ سے جو توفیق محمد حیرمی کے پاس آئی جس کا ذکر آئندہ تفصیل سے آئے گا۔ اس میں یہ بھی ہے:

”اَشْهَدُ اَنْكَ حَجَّةُ اللهِ اَنْتُمْ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَاَنْ رَجَعْتُمْ حَقَّ لَارِبِّ فِيهَا يَوْمٍ:

(آیت) ”لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ

قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا“ (انعام: ۱۵۸)

ترجمہ روایت: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجت خدا ہیں، آپ حضرات اول ہیں اور آپ حضرات ہی آخر ہیں۔ اور آپ حضرات کی رحمت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اس دن

ترجمہ آیت ”اُس شخص کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہوگا یا اُس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔“

### رحمت کیلئے اللہ کا وعدہ

(۱۴۳)

کتاب ”علل الشرائع“ کے ایک مقدمے میں ہے کہ:

قال: اخبر الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم في كتابه ما يعصِب اهل بيته بعده: من القتل والغصب والبلاء ثم يردُّهم الى الدنيا ويقتلون اعداءهم ويملكهم الارض وهو قوله تعالى:

(الآية) ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

الْاَرْضَ يَرْسُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ“ (سورة انبياء: ۱۰۵)

وقوله: ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ (سورة النور: ۵۵)

ترجمہ روایت ”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ہے کہ اُن کے بعد اُن کے اہل بیت پر کیا کیا مصائب وارد ہوں گے، یعنی وہ قتل کیے جائیں گے، اُن کے حقوق غصب کیے جائیں گے اور طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے، مگر اس کے بعد وہ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے اور ساری روئے زمین کے مالک بنائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت: ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ

يَرْسُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ“ (سورة انبياء: ۱۰۵)

ترجمہ آیت: اور بیشک ہم نے زبور میں پیغام (ذکر) کے بعد لکھ دیا تھا

کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ سب ارشاد ہے:

آیت) ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَيَسْخَرَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ

قَبْلِهِمْ“ (سورة النور: ۵۵)

ترجمہ آیت: اللہ نے تم میں سے اُن سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اعمال

صالح بجالائے، کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب بنائے گا جس طرح

اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب بنایا تھا اور یقیناً اُن کے لیے دین کو

مستحکم بنائے گا۔۔۔

### قرآن میں رحمت کا ذکر عذاب کے ساتھ

(۱۴۴)

سعد بن عبد اللہ کے رسالہ ”فی انواع الآيات“ میں بروایت ابن قولویہ

مرقوم ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ: قول خدا

الآیت ”وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

لَا يَعْلَمُونَ“ (سورة النور آیت ۲۴)

ترجمہ: ”اور بیشک جنہوں نے ظلم کیا اُن لوگوں کیلئے اس کے سوا بھی عذاب ہوگا لیکن

اُن کی اکثریت نہیں جانتی۔“ درحقیقت جبریل اس کو اس طرح لیکر نازل ہوا تھے

”وَإِنَّ لِلظَّالِمِينَ آلَ مُحَمَّدٍ عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ یعنی زیادہ

سے رحمت کے عذاب کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔

## دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

۱۳۵

حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول خدا:  
 آیت ” وَأَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ” (الزُّمُرُ آیت ۲۴)  
 ترجمہ ” ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ نکالیں گے جو ان سے  
 کلام کرے گا۔“

کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب)  
 ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے  
 ارشاد فرمایا کہ: ”میں دابّۃ الارض ہوں۔“

۱۳۶

(مناقب ابن شہر آشوب)

## رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

۱۳۷

جاہل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
 قول خدا: ”أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ“  
 (وہ تو مردے ہیں بغیر زندگی کے) (نحل: ۲۱)

آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت: اور: ”وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ“ (نحل: ۲۱)  
 (اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: انہم لا یؤمنون وانہم یشرکون: (وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)  
 آیت: اور اِلٰھُکُمْ اِلٰھٌ وَّاحِدٌ

(تمہارا معبود، معبود واحد ہے)

مراد: یعنی: فاتہ لما قال اللہ: تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے  
 آیت: اور ”قَالِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ“

(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ: لَا یُؤْمِنُونَ بِالرَّجْعَةِ اِنَّہَا حَقٌّ

یعنی: وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

ابو حمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

## وَالنَّصَارَ اِذَا جَلَسُوا کی تفسیر

۱۳۸

عبد الرحمن بن محمد علوی نے معنی ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں  
 نے قول خدا: ”وَالنَّصَارَ اِذَا جَلَسُوا“ (سورۃ الشمس: ۲)  
 (قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے)

کے متعلق فرمایا: ”الائتۃ منا اهل البیت یملکون الارض فی آخر  
 الزمان فیملونہا عدلاً وقسطاً“

اس سے مراد: ہم اہل بیت کے ائمتہ ہیں جو آخر زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے اور  
 اسے عدل و انصاف سے بھریں گے۔“

## منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیات رد

۱۳۹

تفسیر نعمانی میں ان روایات کے ذیل میں جو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے  
 وارد ہوتی ہیں کہ: ان لوگوں کی رد جو رجعت کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ قول ہیں:

آیت ”وَلِیَوْمٍ نَّحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُکَذِّب  
 بِآیَاتِنَا فَهُمْ یُرْجَعُونَ“ (سورۃ نمل: ۸۳)

”اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی  
 تکذیب کرتا تھا پس انہیں صفت آرا کیا جائے گا۔“

یعنی: اسی دنیا میں محشور کریں گے۔ اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی  
 دوسری آیت ہے:

اور قول خدا ”وَحَشَرْنَا نَفُسَهُمْ فَکَلِمًا نَّعَاذُ مِنْهُمْ اَحَدًا“ (سورۃ الکہف: ۲۷)  
 ترجمہ (اور ہم ان سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)

یعنی: ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

منکرین رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت:

(آیت) ”وَحَرَامٌ عَلٰی قَرِیْبَةٍ اَهْلَکُنْمَا اَنْفُسَا لَیْجِعُونَ“  
 (اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے

وہ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔)

لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

اور ان لوگوں کی رو کے لیے مثال کے طور پر یہ آیت (سورہ آل عمران آیت ۱۱)  
 "وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ  
 مِنْ كَيْسٍ وَحِكْمَةٍ تَدْرَجَاءُ كَمَا رَسُولٌ مُصَدِّقٌ  
 لِمَا مَعَكُمْ لَتَتَّوَمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ" "

ترجمہ: " اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے  
 میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی  
 تصدیق کرنے والا ایک رسول بھی تمہارے پاس آیا ہوا ہے تو  
 تمہیں فرور اس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور فرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔"  
 ظاہر ہے کہ انبیاء کا یہ وعدہ نفرت زمانہ رجعت ہی میں پورا ہوگا۔

نیز یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے امت سے نفرت اور دشمنوں سے انتقام  
 کا وعدہ کیا: "وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا الَّذِينَ مِنْ  
 قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى  
 لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط  
 يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ط..." (سورہ النور ۵۵)  
 ترجمہ: " اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو کہ ایمان والے اور اعمال صالح بجالاتے  
 والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ بالفرور ان کو زمین میں نائب و خلیفہ بنا دے  
 گا جس طرح کہ ان سے پہلوں کو اس نے نائب و خلیفہ بنایا تھا اور ان کے  
 دین کو جو کہ اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے یقیناً ان کے لیے مستحکم کر لیا  
 تاکہ ان کے خوف کو اس سے بدل دے پس وہ میری ہی عبادت کریں گے  
 اور میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ قرار دیں گے۔"

وهذا لا يكون الا في الرجعة -

(اور یہ وعدہ بھی اسی وقت پورا ہوگا جب وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ یعنی رجعت میں۔

علاوہ بری یہ آیت بھی رجعت کے لیے ہے:

(آیت) "وَتُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَغَفُوا فِي الْأَرْضِ  
 وَنَجْعَلَهُمْ آيَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْنُورِ شِينًا ط" (سورہ قصص: ۵)

ترجمہ: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں نے جس کے گنہگار تھے ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنا دیں اور ان پر نور ڈالیں۔

اور یہ آیت بھی رجعت کیلئے ہے:

(آیت): "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ" (قصص: ۲۵)

ترجمہ: " بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا۔ وہ آپ کو آپ کی منزل (معاد)  
 کی طرف فرور لوٹا دے گا۔"

ای رجعة الدنیا: یعنی اس دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گے۔

ایک مثال اور ہے قول خدا ہے:

(آیت) "الَّذِينَ تَرَى إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ  
 أُلُوفٌ حَذَّاءَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا  
 ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ط" (سورہ البقرة: ۲۴۳)

ترجمہ: کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر  
 نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے ان سے کہا:  
 مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔"

ایک اور قول خدا رجعت کے لیے:

(آیت) "وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا رِيبًا  
 مَرَجِبَةً" (اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری مہقات (ملاقات)  
 کے لیے منتخب کیا۔۔۔" (سورہ الاعراف: ۱۵۵)

(فردو ہم اللہ تعالیٰ بعد الموت الی الدنیا وشریبا و النحوا ومثله  
 خبر العقبیوں۔)

(پس اللہ تعالیٰ نے انہیں (ستر آدمیوں کو) موت کے بعد (زندہ کر کے) دنیا میں بھیجا  
 اور وہ دنیا میں رہے۔ انہوں نے کھایا پیا اور نکاح وغیرہ کیے۔)  
 اسی طرح حضرت عزیر کا قصہ ہے جو قرآن میں موجود ہے۔

امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میں صاحب عصا و میسم ہوں

۱۵۰

عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انہوں نے بعض سے مرفوعاً  
 اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
 قال امیر المؤمنین: اِنِّی لصاحب العصا و المیسیم . الخبر  
 امیر المؤمنین نے فرمایا: میں صاحب عصا و میسم ہوں۔ (بصائر الدرجات)

۱۵۰ میسم کے معنی ناک پر نشان لگانے والا۔ رجعت میں آیت کفار کی ناک پر نشان

(۱۵۱)

احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر نے ابن سنان سے، انھوں نے مفضل سے  
مفضل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

” اَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ “

میں صاحب عصا اور صاحب میسم ہوں۔ (یعنی ناک پر نشان ڈالنے والا ہوں)  
(بصائر الدرجات)

(۱۵۲)

میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں

ابو الفضل علوی نے سعد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن حکم ابن ظہیر سے  
انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے شریک بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الاعلیٰ سے  
انھوں نے ابی وقاص سے، انھوں نے سلمان فارسی سے، اور سلمان فارسی نے حضرت  
امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” اَنَا صَاحِبُ الْمِيسَمِ وَاَنَا الْفَارُوقُ الْاَكْبَرُ وَاَنَا صَاحِبُ الْكِنَاكِ  
وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ “

آپ نے فرمایا: ” میں صاحب میسم ہوں اور میں فاروق اکبر ہوں اور میں صاحب کیناکت  
(یعنی بار بار رجعت کرنے والا ہوں) اور دولت الدول (حاکموں کا بادشاہ) ہوں  
(بصائر الدرجات)

(۱۵۳)

میری ذریت کے ذریعہ نصرت مومنین

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے قول: ” عَلِيٌّ يَدِي تَقُومُ السَّاعَةَ “  
کا شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا:  
یعنی: ” الرَّجْعَةُ قَبْلَ الْقِيَامَةِ، يَنْصُرُ اللَّهُ بِي وَبِذُرِّيَّتِي  
الْمُؤْمِنِينَ “

یعنی: (رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذریت  
کے ذریعے مومنین کی نصرت فرمائے گا۔)

(۱۵۴)

” اِنَّكُمْ يَكِيدُونَ “ کی تفسیر

جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بطائی سے، بطائی نے

اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے قول خدا ” اِنَّكُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا “ (طارق: ۱۵)  
” تحقیق وہ ایک چال چلتے ہیں۔ “

قال: كَادُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَادُوا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَادُوا

خَاطِمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ اللَّهُ يَا حَمْدُ! ” اِنَّكُمْ

يَكِيدُونَ وَتَكِيدُونَ كَيْدًا وَ اَكِيدُ كَيْدًا ه. فَمَقِلِ الْكُفْرَيْنِ  
يَا حَمْدُ! ” اَمْلَهُمْ رَوَيْدًا “

لَوْ قَدِ بَعَثَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْتَقِمَ لِي مِنَ الْجَبَّارِينَ وَ

الطَّوَغِيَّتِ مِنْ قَوْلِيهِ وَبَنِي أُمِّيَّةٍ وَسَائِرِ النَّاسِ - “

آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کید و مکر کیا، حضرت  
علی علیہ السلام سے کید و مکر کیا اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے  
کید و مکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ آیت: ان لوگوں نے کید و مکر کیا اور بڑے سے بڑا کید و مکر کیا مگر تم ان  
کافروں کو چھوڑو۔ (اے محمدؐ تم انھیں تھوڑی مدت اور دیدو۔“

اور جب امام قائم آئیں گے تو وہ میری طرف سے بنی امیہ، قریش اور دیگر  
لوگوں کے جابروں اور طاغوتوں سے انتقام لیں گے۔ “ (تفسیر فرات)

(۱۵۵)

فَدَامَ مَعَكُمْ عَلِيٌّ رَضِيًّا وَرَضِيًّا  
فَدَامَ مَعَكُمْ عَلِيٌّ رَضِيًّا وَرَضِيًّا

محمد بن عباس نے علی بن محمد سے، انھوں نے ابی جمیل سے، انھوں نے حلبی  
سے اور ایسے ہی رواۃ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے  
فضل بن عباس سے، انھوں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ” فَدَامَ مَعَكُمْ عَلِيٌّ رَضِيًّا وَرَضِيًّا بِدَائِبِهِمْ فَسَوْسَمَاتِهِمْ  
یعنی ” پس ان کے گناہ کے سبب ان کا رب ان پر غضبناک اور انھیں پونہ خاک کر دیا۔ “  
آپ نے فرمایا: یہ رجعت کے وقت ہوگا۔ ” وَلَا يَخَافُ عِقَابًا “ (اور اسے اپنے  
انجام کا کوئی خوف نہیں۔)

قال: ۴: لَا يَخَافُ مِنْ مِثْلِهَا إِذَا رَجَعَ - ” یعنی رجعت سے بخوف ہے “

(کنز جامع الفوائد)



## کَلَّا سَوْفَ تَعْمُونَ کی تفسیر

۱۵۷

تفسیر اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے محمد بن علی سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن نجیح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت: «كَلَّا سَوْفَ تَعْمُونَ تَعْمُونَ» (الکافرون) (آگاہ ہو جاؤ کہ تم جلدی جان لو گے پھر آگاہ ہو جاؤ کہ تم بہت جلد جان لو گے) اس آیت کے متعلق امام نے فرمایا:

«مَسْرَةٌ فِي الْكِدَّةِ وَمَسْرَةٌ أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

(ایک مرتبہ تو زمانہ رجعت میں جان لیں گے اور دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔)

(کنز جامع الفوائد)

## وعد کے دن سے مراد رجعت

۱۵۸

مرفوعاً محمد بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن سہام سے، انھوں نے عبداللہ قاسم سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے میسر سے اور میسر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا (آیت) «خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ» (سورۃ المعارج: ۴۲) ترجمہ: «ان کی آنکھیں (شرم سے) جھکی ہوں گی۔ اور ذلت ان پر چھائی ہوگی، وہی وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔»

قال ۴: يوم اخروج القائم عليه السلام:

یعنی: وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ظہور و خروج امام قائم علیہ السلام کا دن ہوگا۔

(کنز جامع الفوائد)

## رجعت کا مکذب

۱۵۹

احمد بن علی بن کاشوم کا بیان ہے کہ حکم بن بشار کے سامنے جب رجعت کا ذکر ہوتا تو وہ اس سے انکار کرتا اس لیے ہم لوگ اُس کو مکذب میں شمار کرتے تھے۔

(رجال کشی)

## اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے

۱۶۰

احمد بن علی ثقی نے ادریس بن ایوب سے، انھوں نے حسین ابن سعید سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبدالعزیز عبیدی، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید آیت: «إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ» (سورۃ قصص: ۱۵) بیشک وہ جس نے تم پر قرآن کو فرض کیا ہے، وہ تم کو معاد کی طرف پلٹا دیگا۔ اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے۔

(رجال کشی)

## جابر سدا اس آیت کی تلاوت کرتا ہے

۱۶۱

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے ان احادیث کے متعلق سوال کیا جو ہم جابر سے روایت کرتے ہیں اور کہا کہ ہمیں جابر سے کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: بلغ من ایمان جابر أنه كان يقرأ هذه الآية «إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ» (قصص: ۱۵) یعنی: جابر کا ایمان اس بلندی پر جا پہنچا ہے کہ وہ اس آیت: «إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ» کی سدا تلاوت کرتا رہتا ہے۔

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے ابن اذینہ سے اور ابن اذینہ نے زرارہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(رجال کشی)

## مؤمن کی سدا رجعت پر ایمان ہے

۱۶۲

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب "صفات الشیعة" میں مرقوم ہے کہ علی بن احمد بن عبداللہ بن ابی عبداللہ برفی نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال ۴: «مَنْ أَقْرَبَ سَبْعَةَ أَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرْنَا الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ»

آپ نے فرمایا: "جو شخص سات باتوں کا اقرار کرتا ہے وہ مؤمن ہے۔ اور منجملہ ان سات کے رجعت پر ایمان کا بھی ذکر فرمایا۔"

اور اسی کتاب میں ہے کہ ابن عبدوس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے اور انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال الرضا: من أقرَّب توحيد الله - وساق الكلام الى أن قال: وأقرَّب بالرجعة والمتعتين وآمن بالمعراج والمساءلة في القبر والرجوع والشفاعة وخلق الجنة والنار والصلوات والميزان، والبعث والنشور والجزاء والحساب فهو مؤمن حقاً وهو من شيعتنا أهل البيت

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص توحید الہی کا اقرار کرے اور اپنے کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اور رجعت و متعتین کا اقرار کرے مین معراج و سوال قبر و رجوع و شفاعت و خلقت جنت و دوزخ و صلوات و میزان و بعث و نشور، و جزاء اور حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ حقیقتاً مؤمن ہے اور وہ ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

”تذیبیل“ (نوٹ)

اعلم يا اخي اتي لا اظنك تتراب بعد ما مهدت واضحت لك في القول بالرجعة التي اجتمعت الشيعة عليها في جميع الاعصار واشتهوت بينهم كالشمس في رابعة النهار حتى نظموها في اشعارهم واحتجوا بما على المخالفين في جميع امصارهم وشنع المخالفون عليهم في ذلك واشتبوه في كتبهم واسفارهم۔

منهم الرازي والنيسابوري وغيرهما وقد مرَّ كلام ابن ابي الحديد حيث أوضح مذهب الامامية في ذلك ولولا مخالفة التطويل من غير طائل لأوردت كثيراً من كلماتهم في ذلك وكيف يشك مؤمن بحقيقة الائمة الاطهار عليهم السلام فيما لو اتروهم في قريب من مائتي حديث صريح، رواها نيف واربعون من الثقات العظام والعلماء الاعلام، في آزيد من خمسين مؤلفاً قسم كشفة الاسلام :-

ترجمہ: ہم رجعت کے متعلق جو تہہ دین اور وضاحتیں پیش کی ہیں اس سے میرا تو خیال

کہ اس کو دیکھتے ہوئے برادران اسلام میں سے کسی کو اس رجعت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا جس پر ہم دوزخ میں شیعوں کا اجماع رہا اور ان کا یہ اعتقاد ان کے درمیان آفتاب کی طرح روشن و مشہور رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کو نظم بھی کیا اور مختلف دیار و امصار میں اس پر مخالفین سے بحث کرتے رہے اور مخالفین اس اعتقاد پر طعن و زک ہوتے رہے اور یہ لوگ اپنی کتابوں اور تصانیف میں رجعت کو ثابت کرتے رہے اور طعنہ زن ہونے والوں میں محمدرزین رازی اور نیشاپوری جیسے لوگ ہیں اور ان دونوں کے علاوہ بھی مثلاً ابن ابی الحدید معتزلی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب میں درج امامیہ کی وضاحت کی ہے۔ اگر تطویل کا خوف نہ ہوتا تو میں ان میں سے اکثر کے اقوال پیش کرتا۔

### رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے

وہ مؤمن جو اسے اظہار کے حق ہونے کا قائل ہے وہ اس رجعت میں کیسے شک کر سکتا ہے جس کے متعلق ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تقریباً دو سو صریح احادیث موجود ہیں جن میں سے چالیس سے زائد کی بڑے بڑے ثقات اور علماء اعلام نے روایت کی اور اپنی پچاس سے زیادہ کتابوں میں تفسیر کیا ہے۔

### وہ علماء و ثقات شیعوں جنہوں نے رجعت کے متعلق احادیث درج کی ہیں مثلاً:

- |                                 |                                         |
|---------------------------------|-----------------------------------------|
| ۱- ثقہ الاسلام محمد یعقوب کلینی | ۱۰- شیخ مفید علیہ الرحمہ                |
| ۲- شیخ صدوق محمد بن بابویہ رح   | ۱۱- کراچکی                              |
| ۳- شیخ ابو جعفر طوسی رح         | ۱۲- نعمانی                              |
| ۴- سید مرتضیٰ علم الہدی         | ۱۳- صفار                                |
| ۵- نجاشی                        | ۱۴- سعد بن عبد اللہ                     |
| ۶- کشی                          | ۱۵- ابن قولویہ                          |
| ۷- عیاشی                        | ۱۶- علی بن عبد الحمید                   |
| ۸- علی بن ابراہیم قمی           | ۱۷- اور ان کے صاحب کتاب ”روايد الفوائد“ |
| ۹- سلیم بلالی                   | ۱۸- محمد بن علی بن ابراہیم              |

- ۲۰۔ فرات بن ابراہیم مؤلف کتاب "التنزیل والتحریر"  
 ۲۱۔ ابراہیم بن فضل طبرسی ۳۲۔ فضل بن شاذان  
 ۲۲۔ ابراہیم بن محمد ثقفی ۳۳۔ شیخ شہید محمد مکی  
 ۲۳۔ محمد بن عباس بن مروان ۳۴۔ حسین بن حمدان  
 ۲۴۔ برقی ۳۵۔ حسن بن محمد بن جمہور العمی مؤلف کتاب "لا ادرہ  
 ۲۵۔ ابن شہر آشوب ۳۶۔ حسن ابن محبوب  
 ۲۶۔ حسن بن سلیمان ۳۷۔ جعفر بن محمد بن مالک کوفی  
 ۲۷۔ قطب راوندی ۳۸۔ طہر بن عبداللہ  
 ۲۸۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ ۳۹۔ شاذان بن جبریل  
 ۲۹۔ سید بہاء الدین علی بن عبدالکریم عالمی۔ ۴۰۔ صاحب کتاب "الفضائل"  
 ۳۰۔ احمد بن داؤد بن سعید ۴۱۔ صاحب کتاب "العتیق"  
 ۳۱۔ حسن بن علی ابن حمزہ ۴۲۔ صاحب کتاب "الخطب"

ان کے علاوہ اور مؤلفین جن کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے مؤلفین کا تعین کے ساتھ نام معلوم نہ ہو سکا، اس لیے رجعت کی احادیث کو ان کی طرف منسوب نہ کر سکا۔ اب اگر اس کے باوجود بھی حدیث رجعت کو متواتر نہ کہا جائے گا تو پھر کس حدیث کے لیے متواتر ہونے کا دعویٰ ممکن ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ تمام قوم شیعہ اس کی ابا عن جد (آباء و اجداد سے) روایت کرتی چلی آتی ہے۔

اور میرا تو خیال ہے کہ جو شخص اس طرح کی حدیث میں شک کرتا ہے وہ درحقیقت امتہ دین کی امامت ہی میں شک رکھتا ہے مگر مومنین کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔ اور مختلف جیلوں سے ملت حقہ کی تخریب میں اور متضعفین مومنین کو بہکانے میں کو شان ہے۔

(آیت) یُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَكُو  
 كُرَةٌ الْكَافِرُونَ ۝ (سورہ الصف آیت ۸)

ترجمہ: لوگ تو چاہتے ہیں کہ نور خدا کو بھونکوں سے بجھا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔

وہ علماء جنہوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں

اب ہم تشدید و تاکید دعا کے لیے ان علماء کے اسمائے گرامی تحریر کرتے ہیں جنہوں نے

- رجعت پر مستقل کتابیں تحریر کیا ہیں:
- ۱۔ احمد بن داؤد بن سعید جانی۔ جن کے متعلق شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں تحریر کیا ہے کہ ایک کتاب متعہ پر اور ایک کتاب رجعت پر ہے۔
- ۲۔ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی، نجاشی نے ان کو ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی رجعت پر کوئی مستقل تصنیف ہے۔
- ۳۔ فضل بن شاذان نیشاپوری۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں ابو نجاشی نے تحریر کیا ہے کہ ان کی اثبات رجعت پر ایک کتاب ہے۔
- ۴۔ شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ۔ ان کو بھی نجاشی نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے رجعت پر کوئی کتاب لکھی ہے۔
- ۵۔ محمد بن مسعود عیاشی۔ شیخ طوسی اور نجاشی نے لکھا ہے کہ رجعت پر ان کی ایک کتاب ہے۔
- ۶۔ حسن بن سلیمان۔ جیسا کہ ہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔
- ۷۔ شیخ محمد بن حسن مرعاشی نے بحث رجعت پر ایک ضخیم کتاب تحریر کی ہے جس کا نام:

"الایقظاظ من الہجۃ بالبرہان علی الرجعتہ"

اس کے علاوہ دیگر ان تمام علماء جنہوں نے غیبت امام قائم کے ثبوت میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اس میں رجعت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس بحث پر کوئی مستقل کتاب نہیں تصنیف کی ہے۔ اور یہی یاد رہے کہ ہمارے اکثر علماء نے ثبوت غیبت پر مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیسے کیسے جدید علماء و اکابر محدثین نے رجعت کیلئے احادیث روایت کی ہیں جن کی جلالت قدر میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ علامہ رحمۃ اللہ علیہ کتاب "خلاصۃ الرجال" کے اندر میسر بن عبدالعزیز کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ عقیقی کا بیان ہے کہ آل محمد نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ وہ ہیں جو بحث رجعت پر مناظرہ و مجاہدہ کیا کرتے تھے۔

۱۔ تفسیر مجمع البیان "میں شیخ امین الدین طبرسی علیہ الرحمہ قول خدا:

وَرَادَ أَوْ قَعِ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی: جب عذاب اور وعید ان پر لازم ہو گیا۔ اور اس کے معنی یہ بھی کہے گئے ہیں:

"جب وہ ایسے ہو گئے کہ ان میں سے کوئی فلاح پاسکتا ہے اور نہ ان کے ذریعہ

کسی کو فلاح مل سکتی۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

"جب اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

گے "لے مومن" اور "لے کافر".

اور نبی ﷺ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ:

"دَابَّةُ الْأَرْضِ تَمُرُ بِمَنْ مَرَّتْ مِنْهُ وَهِيَ أَقْصَى مَدِينَةٍ (بِرَبِّهَا)"

سے ظاہر ہوگا اور اس کی خبر تمام صحرا میں پھیل جائے گی۔ مگر ابھی اس کی

خبر قریہ یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گی، پھر وہ طویل عرصے تک ٹھہرے گا

اور اس کے بعد دوسری مرتبہ وہ مکہ کے قریب ظاہر ہوگا، اُس وقت

اس کی خبر سارے صحرا میں اور مکہ میں بھی پھیل جائے گی۔

پھر ایک دن لوگ مسجد اعظم "مسجد حرام" میں آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو خوف زدہ

نہیں کرے گا، بلکہ مسجد کے ایک گوشے میں رہے گا اور قریب ہی آئے گا

تو دائیں جانب باہر سے حجر اسود اور باب بنی محرم کے درمیان سے دیکھ کر

لوگ بھاگیں گے اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا لوگوں کے درمیان

سے گزرے گا اور اُس کا چہرہ کوکبِ دُری کے مانند چمکتا ہوگا، پھر وہ زمین

کے اندر چلا جائے گا اور اُسے کوئی نہ پاسکے گا اور لوگ اس سے پناہ چاہنے

کے لیے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو وہ اُن کے پیچھے سے آئے

گا اور کہے گا: اے فلان! تم اب نماز پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھ کر لوگوں

کے چہروں پر نشان لگا دے گا اور اس نشان سے مومن اور کافر میں امتیاز

ہو جائے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ لے مومن! یا

اے کافر!

\* اور وہب کا بیان ہے کہ دَابَّةُ الْأَرْضِ کا چہرہ انسان کا اور سارا جسم طائر کے مانند ہوگا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ: "تَكَلَّمَ مُنَادٌ" یعنی وہ لوگوں سے کلام کرے گا

جو لوگوں کو پسند نہ آئے گا، وہ اُن لوگوں سے ایسی زبان میں گفتگو کرے گا جسے وہ

سمجھ سکیں گے وہ کہے گا کہ یہ سب لوگ جہنم میں جانے والے ہیں۔

نیز کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ

لوگوں سے کہے گا:

آیت: "إِنَّ آتَانَ كُنُوزًا بِأَيْتَانَا لَيُؤْتِقُونَهُ" (سورۃ النمل آیت ۲۷)

یعنی (بلاشبہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔)

"جَبِ قَرَبِ سَاعَتِ أَنْ يَرْعَابَ نَازِلٌ هُوَ كَأَنَّ " أَخْرَجْنَا لَكُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ "

(مہم اُن کے لیے دَابَّةُ الْأَرْضِ نکالیں گے) اور یہ صفا و مروہ کے درمیان سے

برآمد ہوگا اور مومن کے لیے بتائے گا کہ یہ مومن ہے اور کافر کے لیے بتائے گا کہ یہ کافر ہے

اُس وقت تکلیف اٹھ جائے گی، تو یہ کا وقت ختم ہو جائے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی

اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔

\* وقيل: لا يبقی مؤمن إلا مسحتہ ولا یبقی منافق إلا خطمتہ

تخرج لیلۃ جمع والناس یسیرون الی امنی، (عن ابن عمر)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کو وہ مسح نہ کرے اور کوئی منافق

ایسا نہ بچے گا جس کی ناک پر وہ نشان نہ لگا دے اور وہ شب جمعہ میں

برآمد ہوگا جبکہ لوگ امنی کی جانب جا رہے ہوں گے۔ (ابن عمر کی روایت ہے)

\* وروی محمد بن کعب القزطلی: قال: سئل علی صلوات

الرحمن علیہ عن النبا آتہ: فقال: أما والله ما لسا

ذنب وإن لسا للحمیة وفي هذا إشارة الی أنها من الأرض

اور محمد بن کعب قزطلی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی صلوات الرحمن علیہ سے دَابَّةُ الْأَرْضِ

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس دَابَّةُ (کے دم نہیں ہوگی بلکہ دائرہ

ہوگی اور یہ جواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انسانوں میں سے ہوگا۔

\* وروی ابن عباس: أنها دَابَّةٌ من دواب الأرض لما زغب وریش و

لسا اربع قوائم۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ زمین کے چوپایوں میں سے ایک چوپایہ ہوگا۔

اس کے جسم پر رواں اور بال ہوں گے اور اس کے چار پیر ہوں گے۔

\* اور حذیفہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا

"دَابَّةُ الْأَرْضِ سِتْرٌ مِمَّا طَوَّلَ هُوَ كَأَنَّ تَنْزِيلَ رِقَابِ هُوَ كَأَنَّ كَوْنِي بِيكُو

نہ سکے گا اور اُس سے تیز کوئی بھاگ نہ سکے گا۔ وہ مومن کی پیشانی پر مہر

لگائے گا اور اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اور کافر کی پیشانی پر مہر

لگائے گا اور اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ کافر ہے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰ

کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ مومن کے چہرے پر عصا سے

اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگا دے گا (جسے دیکھ کر لوگ پکاریں

★ ﴿لَوْ بَرَّ نَحْشَرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ  
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ (نمل: ۸۲)  
ترجمہ: اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے  
جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتا تھا۔ تو ان کو صف بستہ کیا  
جائے گا۔

اسی میں نفعون، وقیل یحبس اولہم علیٰ اخرہم  
جن لوگوں کا مذہب امامیہ ہے وہ اس آیت سے رجعت کے حق ہونے پر استدلال  
کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "مستن" میں "مستن" سے بعض کے لیے ہے۔ یعنی:  
ایک دن ہم ہر قوم میں سے ایک گروہ کو جو ہماری آیات کی تکذیب کرنے والے ہیں  
ان میں سے بعض "مستور کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دن قیامت کے  
دن کے علاوہ جس میں بعض مستور ہوں گے جبکہ قیامت میں تو اللہ تعالیٰ سب کو  
مستور کرے گا جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا﴾ (نمل: ۸۷)  
اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی  
ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

اور آیت اہل بیت علیہم السلام کی احادیث واضح کرتی ہیں کہ ظہور امام قائم علیہ السلام  
کے وقت اللہ تعالیٰ آل محمد کے دستداروں اور شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے  
مر چکے ہیں، ان کو پھر دنیا میں واپس کرے گا تاکہ وہ امام قائم کی مدد و نصرت کرنے کا  
ثواب حاصل کریں، اور آپ کی حکومت کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوں۔

نیز اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دنیا میں دوبارہ  
بھیجے گا، تاکہ ان سے انتقام لیا جاسکے اور وہ عذاب جس کے وہ مستحق ہیں اس میں  
مبتلا ہوں۔ آپ کے شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں۔ امام قائم کے گلے کو بلند دیکھ کر  
ذلت اور مایوسی میں مبتلا ہوں۔

یہ بات بعید از عقل بھی نہیں ہے، اس لیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت  
میں ہے اور فی نفسہ یہ امر محال بھی نہیں ہے کیونکہ گذشتہ امتوں میں اللہ تعالیٰ  
ایسا کر چکا ہے۔ اور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کا ذکر بھی موجود ہے۔ جیسے  
حضرت عزیر کا قصہ وغیرہ جس کو ہم اپنے موقع پر بیان کر چکے ہیں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث صحیح میں ہے  
قولہ: "سیکون فی امتی کل ما کان فی بنی اسرائیل حدو  
النحل بالنحل والقذۃ بالقذۃ حتی لو ان احبہم دخل  
حجر ضرب لدخلتموہ"

یعنی: آپ نے فرمایا: عتق رب میری امت میں بھی ہو بہو وہی کچھ ہونے والا ہے جو کہ  
بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے۔ یعنی اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی  
سوسار کے سوراخ میں داخل ہوا ہے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے۔  
علاوہ بریں ایک بات دیکھنے کی ہے کہ "آیتہ" کے متعلق مخالفین کے اقوال کیا ہیں  
تو ان کے وہاں کی احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آیتہ صاحب عصا اور صاحب مہم ہوگا  
جس کی روایت ان لوگوں نے اپنی اکثر کتابوں میں کی ہے۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ حضرت علیؑ اس  
کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آیتہ نے اکثر مواقع پر فرمایا ہے کہ میں صاحب عصا اور صاحب مہم ہوں۔

### زمخشری اور حدیث آیتہ

چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"انہا تخرج من الصفا ومعها عصا موسى وخاتم سليمان  
فتضرب المؤمن في مسجده او فيما بين عينيه بعصا  
موسى فتنتك نكتة بيضا وتنفشوا تلك النكتة في وجهه  
حتى يرضى لها وجهه كأنه كوكب دري و تكتب بين عينيه  
مؤمن وتنتك الكافر بالتمام في أنه تفسوا النكتة  
حتى يسود لها وجهه وتكتب بين عينيه كافر۔"

ترجمہ: "وہ (آیتہ) کوہ صفا سے فروج کرے گا اور اس کے ساتھ حضرت  
موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ اور وہ مومن کی پیشانی  
یا دونوں آنکھوں کے درمیان حضرت موسیٰ کے عصا سے نشان لگائے  
گا تو اس کی پیشانی پر ایک سفید نشان ظاہر ہوگا جیسے چمکتا ہوا ستارہ  
اور اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اسی طرح کافر کی  
ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے تو ایک سیاہ نشان اُبھرے گا جو اس کے  
پورے چہرے کو سیاہ کر دے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ کافر ہے۔"

اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ یوں ہی مردہ پڑے رہے۔  
پھر ایک دن بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا نام ارمیا تھا ادھر سے گزرے  
اور ان مردوں کو دیکھ کر بوسے: پروردگارا! اگر تیری مرضی ہو تو ان مردوں کو  
زندہ کر دے تاکہ یہ جاگ تیری بستیوں کو آباد کریں، ان سے اولادیں پیدا ہوں جو  
تیری عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی: کیا تم چاہتے ہو کہ میں  
ان کو تمہاری خاطر زندہ کر دوں؟

”ارمیا نے عرض کیا: ہاں (میرے پروردگار) زندہ کر دے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ کر دیا اور وہ سب ارمیا نبی کے ساتھ واپس  
چلے گئے اور اپنی بستیوں کو آباد کیا۔

تو یہ وہ قوم تھی جو مر گئی تھی اور زندہ ہونے کے بعد دنیا میں واپس آئی اور  
پھر جب ان کی اجل (وقت موت) آئی تو اُس وقت وہ لوگ پھر مر گئے۔

(نیز حضرت عزیر کے قصے میں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”وَاَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا“ (آیت)

قَالَ اَنِّي يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَاَمَاتَهُ اللَّهُ

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ ۖ فَانظُرْ

اِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرِبَاتِكَ ۖ لَمْ يُغَيِّرْهُ ۚ وَانظُرْ اِلَىٰ حِمَارِكَ

وَلِجَعَلِكَ آيَةً لِلنَّاسِ ۚ وَانظُرْ اِلَىٰ الْعِظَامِ ۖ كَيْفَ

نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا الْحَمًا ۚ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ

اَعْلَمْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ (سُوْرَةُ بَقَرَةَ: ۲۵۹)

ترجمہ: ”یا اُس شخص کی طرح جو ایک قصبہ کے پاس سے گذرا، جو بالکل تباہ پڑا

ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اللہ کیونکر (ان لوگوں کو) زندہ کرے گا ان کی موت

کے بعد؟ پس اللہ نے اُس شخص کو سو برس کے لیے موت دے دی۔

پھر اُس کو زندہ کیا۔ اور فرمایا: تم کتنا عرصہ (اس حالت میں پڑے) رہے؟

اُس شخص نے عرض کیا: ایک دن یا ایک کا کچھ حصہ (میں یہاں رہا)۔

فرمایا: (نہیں) بلکہ تم یہاں سو برس تک پڑے رہے۔ ذرا اپنے کھانے

پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو، وہ خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گدھے کی طرف بھی

ثم قال: وقري "تکلمم" من الکلم وهو الجرح والمراد به  
الوسم بالعصا والخاتم ويجوز ان يستدل بالتخيف  
على ان المراد بالتكلمم التجريح انتهى۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ تکلمم کو کلام سے بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی جراثیم  
اور زخم کے ہیں یعنی وہ ان لوگوں کے زخم لگانے گا مگر اس سے بھی مراد  
عصا اور انگوٹھی سے نشان لگانا ہی ہے۔

## شیخ صدوق اور رجعت پر قرآن سے دلائل

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے رسالہ "عقائد" میں تحریر فرمایا ہے کہ رجعت کے متعلق

ہم اجماعاً عقاید یہ ہے کہ رجعت حق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورہ بقرہ: ۲۲۳)

(آیت) "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلُوْا

حَدَثَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمْ اللّٰهُ مُؤْتُوْا قَتْلًا مِّمَّا حَيَاهُمْ"۔

ترجمہ: "کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا کہ جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے خون

سے اپنے گھروں سے نکلے، پس اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ (وہ مر گئے)

پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔"

یہ لوگ ستر ہزار خاندان پر مشتمل تھے۔ ان کی آبادی میں ہر سال طاعون کی وبا آیا

کرتی تھی۔ چنانچہ دو لاکھ لوگ تو گھر چھوڑ کر نکل جاتے تھے اور غریب و فقراء میں

رہ جاتے تھے۔ جو لوگ واپس نکل جاتے، ان پر طاعون کا اثر کم ہوتا، لیکن جو فقراء

دیگر رہ جاتے ان پر طاعون کا اثر زیادہ ہوتا تھا، تو فقراء یہ کہتے کہ کاش ہم میں بھی

استطاعت ہوتی اور یہاں سے نکل جاتے تو طاعون کی وبا سے اتنا متاثر نہ ہوتے

اور جو لوگ نکل جایا کرتے وہ کہتے کہ اگر ہم لوگ بھی یہاں رہتے تو ہمیں بھی طاعون سے

اتنا ہی نقصان پہنچتا جتنا ان لوگوں کو پہنچا ہے۔

چنانچہ (اُس مرتبہ بھی) سب نے ملکر یہ طے کیا کہ اب طاعون کے موقع پر

ہم سب آبادی کو چھوڑ کر نکلیں گے۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو سب کے سب نکلے

اور بحری ساحل پر جا کر اترے اور ابھی ان لوگوں نے اپنا سامان سوار لوگوں اتار کر رکھا

ہی تھا کہ اللہ کا حکم ہوا کہ سب کے سب مر جاؤ۔ چنانچہ وہ سب مر گئے۔ اور اس

راستے سے گذرنے والوں نے ان کے مردہ جسموں کو راستے سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔

دیکھ، اور یہ اس لیے ہے کہ ہم نے تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی قرار دیا ہے اور  
بڑیوں کی طرف دیکھ کہ ہم اب ان کو کیسے زندہ کرتے ہیں، پھر ہم ان کو گوشت کا لباس  
پہناتے ہیں۔ پس جب اس (نبی عزیز) پر یہ سب کچھ واضح کر دیا گیا تو اس نے کہا  
(اعتراف کیا) کہ بیشک میں نے جان لیا کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ السَّخَرِيِّينَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى لَمِيقَاتِ رَبِّهِ  
(آیت ۵۲) ”ثُمَّ نَعْتَبْتَكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (یعقوب آیت ۵۲)

(۵۵) ”ذَلِكَ لِمَا سَمِعُوا كَلَامَ اللَّهِ قَالُوا لَإِنْ صَدَقَ (حَتَّى تَرَى اللَّهَ جَهَنَّمَ) آيَةً  
(آیت) ”فَأَخَذْتَهُمُ الصَّاعِقَةَ يُظَلِّمُهُمْ رَبُّهُمُ رِزْوَانًا ۗ فَمَا تَوَلَّوْا“

فَقَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ مَا أَقُولُ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا رَجَعْتَ  
إِلَيْهِمْ؟ فَاحْيَاهُمْ لِلَّهِ، فَارْجِعُوا إِلَى الدُّنْيَا فَأَكْلُوا  
وَشَرِبُوا وَنَكَحُوا النِّسَاءَ، وَوَلَدْ لَهُمُ الْوَالِدَاتُ ثُمَّ رَمَتُوا  
بِأَجْسَادِهِمْ۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (آیت ۵۷)

وَجَمِيعِ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى بِإِذْنِ اللَّهِ، رَجَعُوا  
إِلَى الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثُمَّ رَمَتُوا بِأَجْسَادِهِمْ

(ترجمہ)

تیرا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا قصہ بیان کیا ہے جو قوم موسیٰ میں سے میقات  
کے لیے منتخب ہوئے تھے۔

(ترجمہ آیت ۵۲) ”پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم لوگوں کو دنیا میں بھیجا کہ تم نے تم  
شکر گزار بندے بن جاؤ۔“

اور صورت یہ ہوئی کہ جب کوہ طور پر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ سے  
کلام کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا: جب تک ہم اللہ کو ظاہر لفظاً نہ دیکھ لیں گے،  
(یعقوب آیت ۵۵) اس کی تصدیق نہ کریں گے۔

(ترجمہ آیت ۱۵۳) ”اس سرکشی کے سبب، ان پر سزا بھیجی گئی۔“ اور وہ سب مر گئے۔

۱۔ تو یہ حضرت عزیر تھے جو سو سال تک مرے پڑے رہے پھر دنیا میں زندہ ہو کر واپس آئے اس کے بعد جب  
ان کی اجل آئی تب مرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار، جب بنی اسرائیل کے پاس واپس جاؤں تو انہیں کیا  
جواب دوں گا؟ حضرت موسیٰ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دوبارہ زندہ کر دیا  
اور انہوں نے دنیا میں رجعت کی، دنیا میں کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے  
اولاد پیدا کرتے رہے اور جب ان کی اجل آئی تو وہ مر گئے۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ”

(آیت ۲۵) ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سورہ مائدہ آیت ۲۵)

وَجَمِيعِ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِذْنِ اللَّهِ، رَجَعُوا إِلَى  
الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثُمَّ رَمَتُوا بِأَجْسَادِهِمْ۔

(آیت ۲۵) ”وَاصْحَابُ الْكُفْتِ“ لِكَيْتُؤَاتِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ  
وَازْدَادُوا تِسْعًا“ (سورہ الکہف آیت ۲۵)

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ اللَّهُ فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا لِيَسْأَلُوا بَيْنَهُمْ وَقِصَّتَهُمْ مَعْرُوفَةً۔  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

(آیت ۱۸) ”وَتَحْسَبُهُمْ آيَاتًا وَهُمْ رُفُودٌ“ (سورہ کہف آیت ۱۸)

قِيلَ لَهُ: فَانْتَسِمُ كَالْوَامِقِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(آیت ۱۸) ”قَالُوا يَا بُولَیْنَا مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مَرْقِدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ  
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ“ (سورہ یونس آیت ۱۸)

وَإِنْ قَالُوا كَذَلِكَ فَانْتَسِمُ كَالْوَامِقِ وَمِثْلَ هَذَا كَثِيرٌ۔

(ترجمہ)

\* اور اللہ تعالیٰ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

(ترجمہ آیت ۱۸) ”اور جب تو مرے کو (زندہ کر کے قبر سے) میری اجازت سے نکالنا تھا۔“

چنانچہ وہ تمام لوگ جن کو حضرت عیسیٰ نے باذن خدا زندہ کیا تھا وہ دنیا میں واپس آئے  
ایک عرصے تک زندہ رہے اور پھر جب ان کی اجل آئی تو مرے۔

\* اور اصحاب کہف کو دیکھئے کہ: (ترجمہ آیت ۲۵) (وہ اپنے غار میں تین سو نو سال تک پڑے رہے)  
پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا اور وہ دنیا میں آئے، ان کا قصہ تو بہت مشہور ہے۔

اصحاب کہف کے متعلق اگر کوئی یہ کہے کہ وہ مردہ (کہاں تھے) اللہ فرماتا ہے کہ:

(آیت ۲۵) ”وَمَنْ سَمِعْتُمْ نَادِيَهُمْ فَوَسِّدُوا بَابَهُمْ لَعَلَّ يَأْتِيَهُمْ وَالْمَعَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (سورہ کہف آیت ۲۵)

ہوتے تھے۔ چنانچہ اللہ بزرگ دیر تر سورہ یونس آیت ۵۲ - میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(ترجمہ آیت ۵) ” یہ کہتے ہوئے کہ ہائے افسوس ہیں ہمارے مرقد سے دوبارہ کس نے اٹھا دیا۔ سچ ہے یہ رحمن کا وعدہ ہے اور تمام رسولوں نے سچ کہا تھا۔ “ (سورہ آل عمران)

\* اِنَّ الرَّجْعَةَ كَانَتْ فِي الْاُمَّمِ السَّالِفَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْاُمَّةِ مِثْلُ مَا يَكُونُ فِي الْاُمَّمِ السَّالِفَةِ حَذْوًا النَّعْلُ بِالنَّعْلِ، وَالْقِدَّةُ بِالْقِدَّةِ، فَيَجِبُ عَلٰى هٰذَا الْاَصْلِ اَنْ يَكُونَ فِي هَذِهِ الْاُمَّةِ رَجْعَةٌ -

\* الغرض رجعت گذشتہ امتوں میں ہو چکی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کچھ پچھلی امتوں میں ہو چکا ہے وہی اس امت میں بھی ہوگا قدم بہ قدم۔ لہذا لازمی ہے کہ رجعت اس امت میں بھی ہو۔

وَقَدْ نَقَلَ خَمَالَفُونَا اَنَّهُ اِذَا خَرَجَ الْمُهَدِيُّ نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ

فصلى خلفه وتزوله الى الارض رجوعه الى الله نيا بعد موتہ لَآئِنَ اللهُ تَعَالَى قَالَ: ” اِنَّ مَتَوَفِيكَ وَرَافِعَكَ اِلَىَّ ” وقال عز وجل ” وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا اَللّٰهُ ” وقال عز وجل ” وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يَكْتُوبُ بَايَاتِنَا ”

فاليوم الذي يحشر فيه الجميع غير اليوم الذي يحشر فيه فوج۔

آیت: ۱۶ ” وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللهُ مِنْ يَمُوتٍ ؕ بَلَى وَعَدَا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنْ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ؕ “ (سورہ نمل آیت ۲۸)

يعنى فى الرجعة وذلك انه يقول آیت: ۱۶ ” لَيُبَيِّنَنَّ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ “ (نمل آیت ۲۸) وَالتَّبَيِّنُ يَكُونُ فِي الدُّنْيَا لَآ فِي الْاٰخِرَةِ وَسَا جَرْدٌ فِي الرَّجْعَةِ كِتَابًا اُبَيِّنُ فِيهَا كَيْفِيَّتَهَا، وَالِدَلَالَةُ عَلٰى صِحَّةِ كَوْنِهَا اِنْ شَاءَ:

لے آل عمران: ۵۵۔ (سورہ: سورہ کہف: ۷۷)۔ سورہ نمل: آیت ۸۳: (سورہ آیت ۲۸)

والقول بالتناسخ باطل، ومن دان بالتناسخ فهو كافر، لَآئِنَ فِي التَّنَاسُخِ اِبْطَالُ الْجُمُعَةِ وَالنَّارِ۔

وقال الشيخ المفيد في أجوبة المسائل العبرية آیت: ۲۰/۵: ” حِينَ سَأَلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ” اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ”

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا “ (سورہ مؤمن آیت ۱۵) وَاَجَابَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: وَقَدْ قَالَتِ الْاِمَامِيَّةُ: اِنَّ اَللّٰهَ تَعَالَى يَنْجِزُ الْوَعْدَ بِالنَّصْرِ لِلذَّوْلِ اِقْبَلِ الْاٰخِرَةَ عِنْدَ قَامِ الْعَقَامِ ” وَالْكِرَّةُ الَّتِي وَعَدَ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ فِي الْعَاقِبَةِ - (ترجمہ صفحہ ۱۳۳ ج ۵۳)

۱۳۰-۵۳ ج: ” ہمارے مخالفین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام

خروج فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نازل پڑھیں گے۔ اور ان کا نزول زمین پر ہوگا، وہ وفات کے بعد دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ” اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ ” میں تم کو وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ “ (سورہ آل عمران آیت ۵۵)

نیز اللہ عزوجل ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ آیت: ” اور ہم سب کو محشر کریں گے ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔ “ (کہف: ۱۸)

اور دوسرے مقام اللہ تعالیٰ کا ارشاد گراہی ہے: ترجمہ آیت ۲۸ ” اُس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو محشر کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا۔ “ (سورہ نمل آیت ۲۸)

تو وہ دن جس میں سب کے سب محشر ہوں گے وہ اُس دن کے علاوہ ہوگا جس میں صرف ایک بڑا گروہ محشر ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: (سورہ نمل آیت ۲۸)

ترجمہ آیت ۲۸: ” وہ لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا پھر اللہ دوبارہ اُس کو نہیں اٹھائے گا اور یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے جو اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ “

یعنی: رجعت میں، اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ ہی ارشاد فرماتا ہے کہ: ترجمہ آیت ۲۸ ” تاکہ وہ (اُس) ان لوگوں پر اس بات کو واضح کر دے جس میں وہ اٹھا کر کہتے ہیں۔ “



اور یہ وضاحت دنیا میں ہو سکتی ہے آخرت میں نہیں ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ میں بحثِ حجت پر ایک مستقل کتاب لکھوں گا جس میں اس کی پوری تفصیلی بحث تحریر کروں گا۔

اور یاد رہے کہ تنازع باطل ہے اور تنازع کا قائل کافر ہے کیونکہ تنازع میں جنت و دوزخ کا بطلان لازم آتا ہے۔

اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے مسائلِ عکبرہ کے جوابات میں تحریر فرمایا: ان سے قولِ خدا ترجمہ آیت: ” ہم اپنے رسولوں کی اور اہل ایمان کی نصرت دنیاوی زندگی میں لازم کریں گے“ آپ نے اس کے جواب کئی طرح سے دیے۔ آپ نے فرمایا کہ امامیہ اس امر کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ نصرت اپنے دوستوں سے آخرت سے پہلے ہی ظہورِ امام قائم علیہ السلام اور زمانہ رجعت میں پورا کرے گا جس کا وعدہ اُس نے مومنین سے کیا ہے۔ ” سید حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

(عبارت) و رُوی قُدس اللہ روحہ فی کتاب الفصول عن الحارث بن عبد اللہ الربیعِ اَنہ قال: کنت جالساً فی مجلس المنصور وهو بالجسر الاکبر، و سوار القاضی عنده والسید الحمیری ینشده:

” اِنَّ الْاِلهَ الَّذِیْ لَا شَیْءٌ یُّشْبِهُهُ اَتَاکُمْ الْمَلِکَ لِلدُّنْیَا وَاللَّذِیْنَ  
اَتَاکُمْ اللهُ مَلِکًا لَا زَوَالَ لَهٗ حَتّٰی یَقَالَ لَیْکُمْ صَاحِبِ الْعِیْنِ  
وَصَاحِبِ الرَّهْمَدِ مَا خُذْ بَرْمَتَهٗ وَصَاحِبِ التَّرْکِ مَجْبُوسِ عَلٰی هُوْنِ  
حَتّٰی اَتٰی عَلٰی الْقَصِیْدَةَ وَالْمَنْصُورَ مَسْرُورَ، فَقَالَ سَوَّارُ:  
اِنَّ هٰذَا وَا اللهُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُعْطِیْکَ بِلِسَانِهِ مَا لَیْسَ فِی  
قَلْبِهِ، وَا اللهُ اِنَّ الْقَوْمَ الَّذِیْنَ یَدِیْنِ بِحَبِّهِمْ لَیْغِیْرُکُمْ وَاِنَّهٗ  
لَیَنْطَوِیْ عَلٰی عِدَاؤِکُمْ، فَقَالَ السَّیِّدُ: وَا اللهُ اِنَّهٗ لَکَاذِبٌ  
وَانتَ فِی مَدْحَتِکَ لَصَادِقٌ، وَاِنَّهٗ حَمَلَهُ الْحَسَدَ اِذْ رَاکَ  
عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ، وَاِنَّ انْقِطَاعِی الْیَکْرَمِ وَمُوَدَّتِ لَکُمْ  
اَهْلَ الْبَیْتِ لَمَعْرِقْ فِیْنَا مِنْ اَبُو سَیِّدٍ، وَاِنَّ هٰذَا وَقَوْمُهٗ  
لَاعْدَاؤُکُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَقَدْ اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ  
عَلٰی نَبِیِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا:

” اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَلَّذِیْنُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ“

(ترجمہ عبارت) سید حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

نیز آپ نے اپنی کتاب الفصول میں حارث بن عبد اللہ ربیع سے روایت کی ہے اُس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ منصور جسرِ اکبر (بڑے پُل) پر تھا اور میں بھی اُسکی مجلس میں تھا۔ سوار قاضی بھی منصور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور سید حمیری (شاعر) منصور کی مدح میں یہ قصیدہ پڑھ رہا تھا:

ترجمہ اشعار (۱) بیشک وہ اللہ جس کا کوئی مثل نہیں اُس نے آپ لوگوں کو دین و دنیا دونوں کی حکومت عطا فرمائی ہے۔

(۲) آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ حکومت عطا فرمائی ہے جس کو کبھی زوال نہیں فقہور چین بھی آپ لوگوں کے پاس کھینچ کر لایا جائے گا۔

(۳) ہندوستان کا مہاراجہ بھی پکڑا جائے گا اور بادشاہ ترک بھی مجھوں ہوگا

سید حمیری منصور کی مدح میں اشعار سناتا رہا اور منصور خوش ہو رہا تھا۔ یہ سہماں دیکھ کر سوار قاضی سے رہانہ گیا اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! جو کچھ اس کی زبان پر ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ یہ آپ لوگوں کے علاوہ دوسروں سے محبت رکھتا ہے اور آپ لوگوں سے دل میں عداوت رکھتا ہے۔

سید حمیری نے کہا: خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے میں تو آپ کی سچی تعریف کر رہا ہوں میرے اشعار پر آپ کو خوش و مسرور دیکھ کر اس کو حسد پیدا ہو گیا ہے۔ میں تو سب کو چھوڑ کر آپ لوگوں سے وابستہ ہوں بلکہ آپ اہل بیت کی محبت تو باپ دادا سے ہم لوگوں کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ اور یہ سوار اور اس کی قوم تو ایام جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپ لوگوں سے عداوت رکھتے چلے آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس اہل بیت کے لیے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ: (سورۃ حجرات آیت ۴)

ترجمہ آیت: ” جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بلاشبہ ان کی اکثریت عقل سے عاری ہے۔“

(عبارت) فقال المنصور: صدقت، فقال سوار: یا امیر المؤمنین اِنَّهٗ یقول

بالرَّجْعَةِ، ویتناول الشَّیْخِیْنَ بِالسَّبِّ وَالْوَقِیْعَةِ فِیْسَمَا

ترجمہ: منصور نے کہا: تم سچ کہتے ہو۔ سوار بولا: امیر المؤمنین! یہ رجعت کا قائل ہے اور شیخین کو بُرا بھلا کہتا ہے اور

(عبارت) فقال السيد: أما قوله اني اقول بالرجعة ، فاني اقول  
 بذلك على ما قال الله تعالى :  
 (آيت ۸۸) ” وَكَيْومَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يَكْذِبُ  
 بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ “ (سورة نمل آیت ۸۳)  
 وقال في موضع آخر:  
 (آيت ۲۷) ” وَحَشْرٌ نُّهْمٌ فَلَدٌ نُّعَادِرُ مِنْهُمْ اَحَدًا “ (كف آیت)  
 فحللنا ان ههنا حشرين ، احدهما عامر والآخر خاص  
 وقال سبحانه وتعالى :  
 (آيت ۱۱) ” رَبَّنَا اٰمَنَّا اِثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اِثْنَتَيْنِ  
 فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ “ (مومن آیت)  
 وَقَالَ سبحانه وتعالى  
 (آيت ۲۵۹) ” فَاَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ “  
 وَقَالَ سبحانه وتعالى :  
 (آيت ۲۲۳) ” اَلَّذِيْنَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ  
 اُنُوْبٌ حَذَرِ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُوْا ثُمَّ  
 اَنْحَاهُمُ ط... “ (سورة البقرة آیت ۲۲۳)  
 فمذا کتاب الله -  
 وقد قال رسول الله صلی الله علیه و آله ” یحشر المتکبرون فی صورۃ  
 الذرّیۃ الی قیامتہ - “  
 وقال صلی الله علیه و آله : ” لدیجر فی بنی اسرائیل شیء الا و  
 یکون فی اُمتی مثله ، حتی الخسف و المسخ و  
 القذف - “ وقال حذیفه : والله ما بعد ان یمسخ الله  
 عزوجل کثیرا من هذه الامة قردة و خنازیر -  
 فالرجعة الی اذ هب الیها ما نطق به القران و جارت به السنة  
 و انی لا اعتقد ان الله عزوجل یرد هذا یعنی سوار الی الدنیا کلبا  
 او قردا او خنزیرا او ذرة فانه والله متجبر متکبر کافر  
 قال : فضحك المنصور و انشأ السيد - - الی آخر الابیات :

(ترجمہ روایت) سید حمیری نے کہا: تیرا یہ کہنا کہ میں رجعت کا قائل ہوں تو وہ اس لیے  
 قائل ہوں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:  
 ترجمہ آیت ” اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری  
 آیتوں کی تکذیب کرتا تھا، تو ان کو صفت آرا کیا جائے گا۔ “ (نمل آیت ۸۳)  
 اور دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:  
 ترجمہ آیت ” اور ہم ان (سب) کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ “  
 ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ حشر دو طرح کا ہوگا۔ ایک حشر عام اور دوسرا  
 خاص۔ اور تیسری جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قول ہے:  
 ترجمہ آیت ” اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ ہمیں زندہ کیا  
 پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہو سکتی ہے۔ “  
 چوتھی جگہ ارشاد فرماتا ہے:  
 ترجمہ آیت ” پس اللہ نے اس کو سو برس کے لیے موت دی، پھر اس کو زندہ کیا “  
 پانچویں جگہ ارشاد فرماتا ہے:  
 ترجمہ آیت ” سمیّا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے  
 اور وہ نہراہوں تھے، پس اللہ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ، (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے)  
 ان کو زندہ کیا۔۔۔۔۔ “  
 رجعت کے ثبوت میں یہاں تک قرآن کی آیتیں تھیں۔  
 (حدیث رسول صلی الله علیه و آله) اب رسول اللہ صلی الله علیه و آله فرماتے ہیں: ” قیامت کے دن متکبر لوگ چھوٹی چھوٹی  
 کی شکل میں محشر ہوں گے۔ “  
 (حدیث) نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا: ” جو کچھ بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اسی کے مانند میری  
 اُمت میں بھی ہوگا یہاں تک کہ زمین کا شق ہونا، لوگوں کا مسخ ہونا، لوگوں پر پیچروں  
 کا برسنا وغیرہ وغیرہ۔ “  
 اور حذیفہ کہتے ہیں، خدا کی قسم کوئی بعید نہیں جو اللہ تعالیٰ اس اُمت کے اکثر لوگوں کو  
 بندر اور سُوروں کی شکل میں مسخ کر دے۔ لہذا جس رجعت کا میں قائل ہوں  
 اُس کے لیے تو قرآن بھی کہتا ہے اور حدیث رسول سے بھی ثابت ہے اور میرا تو یقین ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ اس شخص (سوار) کو دنیا میں دوبارہ کہے، بندر، سور یا چھوٹی کی شکل میں بھیجے گا  
 اس لیے کہ یہ ظالم و جابر و متکبر اور کافر ہے۔ سید حمیری کی یہ تقریر منقول ہے لگا اور سید نے بعد تصدیق نام کیا۔ “

## ایک معتزلی کا اعتراض اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ کا جواب

شیخ مفید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الفصول  
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک معتزلی نے  
ایک اہل علم و فہم کے مجمع میں ہمارے

امامیہ میں سے ایک بزرگ سے پوچھا، اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ اُس نے کہا:

”وتم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ آخرت سے پہلے زمانہ ظہور قائم میں چند کافروں کو اللہ تعالیٰ  
دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ اُن سے انتقام لیا جائے جیسا کہ تم لوگوں کے مطابق نبی المرسل  
کے ساتھ ہوا تھا، اور اس واقعے کو تم لوگ قرآن کی اس آیت سے متعلق کرتے ہو کہ:

”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ  
وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا“ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶)

ترجمہ: ”پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال  
اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی، اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔“

تو یہ بتاؤ کہ اگر زینب و شمر و عبدالرحمن ابن ملجم دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور انہوں نے  
اپنے کفر و منکالت کو چھوڑا تو یہ کر لی اور امام قائمؑ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے تو پھر تم پر  
ان سب کی دوستی واجب ہوگی اور وہ ثواب کے مستحق قرار پائیں گے اُس وقت تم کیسے  
بچ سکو گے بر شیعوں کے مذہب میں سب سے بڑا نقص تو یہی ہے۔“

پہلا جواب: شیخ مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس اعتراض کے ہمارے پاس دو جواب

ہیں۔ پہلا جواب تو یہ کہ ہمارے ائمہ طاہرین کی روایات میں یہ ہے کہ یہ سب ہمیشہ  
ہمیشہ کے لیے جہنم میں جاتے گئے ان کا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہوگا جو فرعون و ہامان  
اور قارون کا ہوگا، جس طرح فرعون و ہامان و قارون تا ابد ایمان نہیں لائے اسی طرح

یہ سب بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَلَوْ أَنشَأْنَا لَنَا الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتِيُّ  
وَحَسَبْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قَبْلًا مَا كَانُوا لِيَوْمُنَا وَلَا  
أَنَّ يَشَاءَ اللَّهُ...“ (سورۃ الانعام آیت ۱۱۱)

ترجمہ آیت: اور اگر چہ ہم اُن کی طرف فرشتوں کو بھی نازل کر دیتے، اور مردے بھی اُن سے  
کلام کرنے اور ہم اُن کے سامنے ہر چیز جمع کر دیتے جب بھی ایمان لانے  
والے نہ تھے سوائے اس کے کہ اللہ کو منظور ہوتا۔“

اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:  
”إِنَّ شَرَّ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا  
يُعْقِلُونَ ۚ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ  
وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ“ (سورۃ انفال آیت ۲۲)

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ کے نزدیک بدترین خلاق وہی ہیں جو ہرے اور گونگے اور  
جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور اگر اُن میں کوئی بھی بھلائی دیکھتا تو اُن کو  
ضرور سنوادیتا اور اگر وہ اُنہیں سنوا بھی دیتا تو بھی وہ بے رُخی سے منہ  
پھیر لیتے۔“

پھر اللہ جل جلالہ ان ہی لوگوں کے متعلق ابلیس سے کہتا ہے: (سورۃ ص آیت ۳۸)  
”لَا مَلَأَتْ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّن تَبَعَكَ مِنْهُمْ أَحْمِلِينَ“  
ترجمہ آیت: ”کہ میں تجھ سے، اور جو تیری پیروی کریں گے اُن سب سے جہنم کو بھر دوں گا“  
پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ:

آیت: ”وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي يَوْمَ الدِّينِ“ (سورۃ ص آیت ۵)  
ترجمہ آیت: ”اور بلاشبہ تجھ پر ایم جزا تک کے لیے میری لعنت ہے“  
نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

سورۃ لیب: ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ  
وَمَا كَسَبَ ۚ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذْ أَتَىٰ لَهَبًا“ (سورۃ لیب)

ترجمہ آیت: ”الوہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی غارت ہو جائے، نہ اُس کا  
مال ہی اُس کے کام آیا اور نہ جو اُس نے کمایا، جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ  
میں داخل ہوگا۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ سب دوزخی ہیں یہ ایسا کام ہرگز نہ انجام دے سکیں گے  
کہ ثواب کے مستحق قرار پائیں۔ اس سے معتزلی کا شبہ باطل ہو گیا۔

## دوسرا جواب:

معتزل کے اس شبہ کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دو رجعت میں دوبارہ

دنیا میں بھیجے گا، صرن اس لیے کہ اُن سے انتقام لیا جائے۔ اُن کی توبہ اس وقت قبول نہیں ہوتی

ان کے لیے سبھی وہی حکم جاری ہوگا جو فرعون کے لیے جاری ہوا تھا کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو بولا کہ:

”أَمِنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَإِنَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ (سورۃ یونس آیت ۲۵)

ترجمہ آیت ۹: " (فرعون نے کہا) میں ایمان لے آیا بیشک کوئی معبود نہیں سوائے اُس معبود کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اس لیے میں بھی اطاعت گزاروں میں سے ہوں۔  
تو اللہ نے فرعون کے جواب میں فرمایا:

سورہ یونس آیت ۹۰: " اَللّٰهُنَّ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ "۔  
ترجمہ: " کیا اب (ایمان لایا ہے) حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کر چکا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔ "

یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس منزل معصیت پر پہنچنے کے بعد خون سے ایمان لانے کو روک دیا اور اُس وقت اُس کی یہ پکار اور توبہ کچھ کام نہ آسکی جس طرح آخرت میں کسی کی توبہ کام آئے گی اور نہ ندامت سے کام چلے گا۔ اور حکمت الہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کی تابعداری توبہ و ندامت قبول نہ کی جائے۔

اور یہ دوسرا جواب مذہب امامیہ کی بنا پر بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق آل محمد علیہم السلام سے بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں چنانچہ قول خدا:

(آیت) " يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ الْمُنْتَظِرُونَ " (سورہ انعام آیت ۱۵۸)

ترجمہ آیت " جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں اُس دن کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔ کہئے۔ تم (آنے والے وقت کا) انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ "

اس آیت کی تفسیر میں ائمہ طاہرین علیہم السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت امام قائم علیہ السلام ہیں۔ اُن کے ظہور کے بعد مخالفین میں سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اس جواب سے معترض معتزلی نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس پر رکھی تھی وہ ختم ہو گئی۔ اور یہ خیال کہ یہ کافر اگر دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں گے تو شاید توبہ کر لیں اور برائیوں سے باز آجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی رد اس طرح کر دی ہے:-

آیت: " وَكَوْتَرَىٰ اِذْ وَقَفُوْا عَلٰى النَّارِ فَمَا لَوْ اِيْلَيْتَنَا نُرِدُّوْا  
لَا تُكْذِبُ بِاٰيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ "۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۴)  
لَهُمْ مَا كَانُوْا يَحْفَوْنَ مِنْ قَبْلُ وَ لَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ " (سورہ انعام آیت ۲۶-۲۷)  
ترجمہ آیت: " اور اگر آپ ان کا مشاہدہ اُس وقت کریں جب وہ دوزخ پر کھڑے کر دیے جائیں گے تو کہیں گے (افسوس) کاش ہم واپس لوٹا دیے جاتیں تو اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتیں گے اور مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ (اب تو) اُن پر یہ ظاہر ہو گیا ہے جو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ واپس لوٹا بھی دینے جائیں، تب بھی وہ اسی کام کو دوبارہ کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے اور یقیناً وہ تو جھوٹے ہیں۔ "

یعنی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر بھی یہ لوگ وہی کریں گے جو اس سے قبل کر چکے ہیں، یعنی کفر سے باز نہ آئیں گے باوجودیکہ یہ لوگ عذاب قبر و محشر کا اور جہنم کے عذاب کا مشاہدہ کر چکے ہوں گے۔

☆ نیز مسائل سرویہ میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے: آپ نے فرمایا:

" لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يَقْلُ بِمَتَعِنَا وَيَوْمَ نَبْرِ جَعْتَنَا "

یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو متعہ کا قائل نہ ہو اور رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

جب آپ سے رجعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ رجعت کے معنی کیا ہیں؟ کیا قیامت سے پہلے دنیا میں صرف مخصوص مومنین بھیجے جائیں گے یا دوسرے ظالم و جاہل لوگ بھی؟

شیخ علیہ الرحمۃ نے مستند متعہ کا جواب دینے کے بعد تحریر کیا: امام کا یہ قول ہے " مَنْ لَمْ يَقْلُ بِرُجْعَتِنَا فَلَيْسَ مِنَّا "

" جو شخص ہماری رجعت کا قائل نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے "۔  
تو اس سے مراد آپ کا وہ مخصوص قول ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں سے چند لوگوں کو مرنے کے بعد قیامت کے دن سے پہلے قبروں سے اُٹھائے گا، اور یہ آل محمد علیہم السلام کا مخصوص مذہب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کلام شاہد ہے چنانچہ وہ حشر اکبر (قیامت) کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

آیت: " وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا "۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۶)  
ترجمہ آیت: " اور ہم ان سب کو محشر کریں گے کسی ایک کو بھی ان میں سے نہ چھوڑیں گے۔ "

اور حشر رجعت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے :  
آیت " وَ يَوْمَ نَحْشُرُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يَكْذِبُ بِآيَاتِنَا  
فَهُمْ يُؤْزَعُونَ " (سورہ نمل آیت ۸۳)

ترجمہ آیت : وہ اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا تو ان کو صفت آرا کیا جائے گا۔  
اس سے معلوم ہوا کہ حشر دو قسم کے ہیں۔ حشر عام اور حشر خاص اور وہ ظالم لوگ جو حشر خاص (رجعت) اور حشر عام (قیامت) دونوں میں محسوس ہوں گے۔ وہ حشر اکبر (قیامت) کے دن کہیں گے۔

آیت : " رَبَّنَا اٰمَنَّا اَنْتَیْنِیْنَ وَاٰحِبِّیْتِنَا اَنْتَیْنِیْنَ فَاَعْتَرَفْنَا  
بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلِیْ " (سورہ مؤمن آیت)  
ترجمہ آیت : ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ تو نے ہمیں زندگی دی، پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس (عذاب جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ ہے۔ ؟

### سید مرتضیٰ علم الہدی کے رجعت پر دلائل

سید مرتضیٰ علم الہدی کے پاس شہر رے سے چند مسائل جواب کے لیے آئے اس میں حقیقتِ رجعت کے متعلق بھی ایک سوال تھا، اس لیے کہ بعض شاذ و نادر علماء و امامیہ کی یہ رائے تھی کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں ائمہ طاہرین کی طرف حکومت پلٹ کر آئے گی خود ائمہ طاہرین جسمانی طور پر پلٹ کر نہیں آئیں گے۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

شیعہ امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور امام زمانہ مہدی علیہ السلام کے وقت شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مرچکے ہوں گے ان کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امام زمانہ علیہ السلام کی مدد اور نصرت کا بھی ثواب حاصل کریں اور ان کی حکومت کو ہمیشہ خود مشاہدہ کر کے مسرور رہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ شیعہ مومنین ان سے اپنا انتقام لیں اس سے لطف اٹھالیں اور حق کے کلمے کو بلند ہو جائے۔

اور اس اعتقادِ رجعت کی دلیل جس سے کوئی صاحب عقل انکار نہیں کر سکتا ہے۔ یہ رجعت جو اللہ کی قدرت میں ہے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ یہ عقلاً محال نہیں ہے۔ ہم اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ رجعت سے اس طرح انکار کرتے ہیں جیسے یہ فی نفسہ عقلاً محال ہے ناممکن ہے اور اللہ کی قدرت سے باہر ہے۔ بہر حال جب یہ طے پا گیا کہ رجعت تحت قدرتِ الہی ہے اور ممکن ہے تو اب اس کے وقوع کو ثابت کرنے کے لیے اجماعِ امامیہ کافی ہے، اس لیے کہ مسئلہ رجعت پر امامیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور میں اپنے محل پر بتا چکا ہوں کہ ہم امامیہ کا اجماع حجت اس لیے ہے کہ اس میں قولِ معصوم شریک ہے اور وہ بات جس میں کسی معصوم کا قول داخل و شریک ہو وہ لازماً درست اور صحیح ہے۔

اب ہمارے کچھ اصحاب کا یہ خیال کہ رجعت کا مطلب ائمہ طاہرین کی حکومت اور ان کے اور نوامی پلٹ آئیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ائمہ طاہرین زندہ ہو کر جسمانی طور پر دنیا میں آئیں گے۔ تو یہ وہ اصحاب ہیں جو رجعت کے امکان اور جواز کے ثبوت سے عاجز ہو گئے اور انہوں نے رجعت کے متعلق جو روایات ہیں ان کی اس طرح تاویل کر دی اور یہ درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ مفہومِ رجعت پر پورے فرقہ امامیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کے دوستوں اور ان کے دشمنوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ پھر اب اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

### سید ابن طاووس علیہ الرحمہ اور بحثِ رجعت

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نور اللہ فرجی، اپنی کتاب "الطرائف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

روى مسلم في صحيحه في اوائل الجزء الاول باسناده الى الجراح بن مليح قال : سمعت جابرًا يقول عندى سبعون ألف حدیث ، عن ابى جعفر محمد الباقر عليه السلام عن النبى صلى الله عليه وآله تركوها كلها ثم ذكر مسلم في صحيحه باسناده الى

محدث بن عمرو الرازی قال : سمعت حریزاً یقول : لقیته  
جابر بن یزید الجعفی فلم اکتب عنه لانه کان یؤمن  
بالرجعة -

ثم قال : انظر رحمك الله كيف حرموا انفسهم الا نتفاح برواية  
سبعين الف حديث عن نبيهم صلى الله عليه وآله برواية ابي جعفر  
عليه السلام الذي هو من اعيان اهل بيته الذين امرهم  
بالتمسك بهم -

ثم وان اكثر المسلمين او كلهم قد رووا احياء الاموات في الدنيا  
وحديث احياء الله تعالى الاموات في القبور للمساءلة وقد  
تقدمت روايتهم عن اصحاب الكوفة وهذا كتابهم  
(آية بقره ۲۳۳) يتضمن " اَلَّذِيْنَ اَخْرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ  
اَلْوَفُوْا حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمْ اللهُ مُمُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ " <sup>۲۳۳</sup>  
والسبعون الذين اصابتهم الصاعقة مع موسى عليه السلام  
وحديث العزير عليه السلام ومن احياء عيسى بن مريم  
عليهما السلام وحديث جريج الذي اجمع على صحته  
ايضا وحديث الذين يحييهم الله تعالى في القبور للمساءلة  
فان فرق بين هؤلاء وبين ما رواه اهل البيت عليهم السلام و  
شيعتهم من الرجعة واعي ذنب كان لجابر في ذلك حتى  
يسقط حديثه

ترجمہ روایت از سید بن طاووس علیہ الرحمۃ :

" مسلم نے اپنی صحیح کے جزو اول کے اوائل میں اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے  
کہ جراح بن ملیح کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستر ہزار احادیث حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی  
بیان کردہ موجود ہیں مگر لوگوں نے ان میں سے ایک بھی نہیں لی سب کو چھوڑ دیا۔

نیز مسلم نے اپنی صحیح میں اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن عمر رازی سے روایت کی ہے کہ میں نے  
حریز کو کہتے ہوئے سنا: اُس کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید جعفی سے ملاقات  
کی، مگر اُن سے ایک حدیث بھی قلب بند نہیں کی اس لیے کہ وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

اس کے بعد سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : اللہ تعالیٰ اجلا کرے ، ذرا دیکھو تو  
کہ ان لوگوں نے خود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستر ہزار احادیث سے انتفاع  
کیونکہ اپنے اوپر حرام کر لیا ، صرف اس بنا پر کہ حدیثیں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر  
علیہ السلام نے بیان کی ہیں ، حالانکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اہل بیت  
کے اعیان میں سے ہیں جن سے تمسک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے  
اور مزید لطف یہ کہ اکثر مسلمین بلکہ تمام مسلمین نے دنیا میں مردوں کے زندہ ہونے کی بہت  
سی روایتیں نقل کی ہیں۔ نیز یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ قریب مردوں  
کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔

اس سے پہلے ہم نے ان کی ان روایات کو بیان کیا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور انکی

کتابوں میں اس آیت کی تفسیر میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر موجود ہے کہ :

آیت : اَلَّذِيْنَ اَخْرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ  
اَلْوَفُوْا حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمْ اللهُ مُمُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۳)

ترجمہ آیت : " کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل

بھاگے اور وہ تم سے بھی ہزاروں (کا تعداد میں) تو اللہ نے اُن سے کہا کہ مر جاؤ

(تو وہ سب کے سب مر گئے) پھر (اللہ نے) انہیں زندہ کر دیا۔۔۔۔۔ "

• نیز وہ ستر آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے ، اُن پر بھی گری  
اور وہ مر گئے ، اس کے بعد اللہ نے ان کو بھی زندگی بخشی۔

• پھر حضرت عزیر علیہ السلام موت کے بعد زندہ ہوئے۔

• اور حضرت عیسیٰ بن مریم نے تو بہت سے آدمیوں کو اللہ کے اذن سے زندہ کیا۔

• اور جرج والی حدیث جس کی صحت پر سب متفق ہیں۔

• اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں مردوں کو سوال و جواب کے لیے

زندہ کرتا ہے۔ یہ سب ان کی کتابوں میں مرقوم ہیں اور اسے تسلیم کرتے ہیں۔

ذرا غور تو کیجیے کہ ان مردوں کے زندہ ہونے میں اور حسب روایات اہل بیت رجعت

کے اندر دوبارہ زندہ ہونے والوں میں کیا فرق ہے۔ اور بے چارے جابر بن یزید

کا کیا قصور تھا جن کی روایات قلب بند نہیں کی گئیں۔؟

• سید بن طاووس علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "سعد السعود" میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

شیخ طوسی نے اپنی تفسیر "تبیان" میں اس آیت کے ذیل میں "ثُمَّ اَحْيَاهُمْ"

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (سورہ بقرہ آیت ۲۵۴) میں تحریر فرمایا ہے کہ

ترجیہ آیت ۷: ”پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو“  
 کہ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اس آیت سے جواز رجعت پر استدلال کیا ہے  
 تو اگر اس آیت سے صرف جواز امکان رجعت پر استدلال کیا جائے تو درست ہے  
 اور جو اس کو زمانے قرآن اُس کی تفسیر کرے گا اور اگر اس آیت سے وجوب رجعت  
 پر استدلال کیا جائے تو درست نہیں ہے

### سید ابن طاووس نے حدیثِ ثقلین پیش کی

” اس کے بعد سید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ وہ حضرات جن کے متعلق  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”انہی مختلف۔۔۔ الخوض“  
 (۱) کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں کتاب خدا اور میری عترت اہل بیت  
 یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں  
 ان لوگوں نے اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کیا ہے کہ اس امت میں سے چند لوگوں کو  
 اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرے گا اور دنیا میں بھیجے گا۔ اور اس کی تائید ان تمام  
 احادیث سے ہوئی جو مخالف و موافق سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کی ہے۔

چنانچہ مخالفین میں سے حمیدی نے ”صحیح بن الصمیمین“ میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ ان سنتوں کی ضرورتاً سب سے کرو گے  
 جو تم سے پہلی امتوں میں گزر چکی ہیں، ایک ایک بالشت اور ایک ایک لہجہ  
 یہاں تک کہ اگر اس میں سے کوئی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم لوگ  
 بھی داخل ہو گے“  
 ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر پہلی امتیں کون یہود و  
 آپ نے فرمایا: وہ نہیں تو پھر کون؟

زرخشتری نے اپنی تفسیر ”کشاف“ میں حدیث سے روایت کی ہے کہ: ”آنحضرت نے فرمایا:  
 ”تم لوگ عادات و اطوار میں بنی اسرائیل سے بہت مشابہ ہو اور وہی کرو گے جو  
 بنی اسرائیل نے کیا، ان کے بالکل قدم بہ قدم چلو گے۔ بس میں یہ نہیں کہہ سکتا  
 کہ تم لوگ ان کی طرح گو سالہ پستی بھی کرو گے یا نہیں۔“

اس کے بعد سید ابن طاووس فرماتے ہیں جب پچھلی امتوں یعنی بنی اسرائیل کی اتباع

کے متعلق یہ روایات موجود ہیں تو اب دیکھئے قرآن مجید اور احادیث متواتر یہ کہتی ہیں کہ پچھلی  
 امتوں میں سے یہود کے ایک گروہ نے جب یہ کہا کہ:  
 آیت: ”لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ اللَّهُ جَهَنَّمَ ۗ فَمَا تَسْمَعُ اللَّهُ  
 تَسْمَعُ آجِبَاهُمْ۔۔۔“ (سورہ بقرہ آیت ۱۷۵)

ترجیہ آیت ۷: ”ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ اللہ کو واضح طور پر نہ دیکھ لیں“  
 پس اللہ نے ان لوگوں کو موت دے دی، پھر انھیں زندہ کر دیا۔  
 تو پھر اس کے مطابق اس امت میں بھی تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اس دنیا  
 میں موت دے کر پھر زندہ کرے گا۔

اور شیعہ کے احوال کے علاوہ میں نے ان لوگوں کی روایتوں میں بھی اس بات کی طرف اشارہ  
 دیکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی ابن ملجم کی فریت اور موت کے بعد اس دنیا میں  
 دوبارہ اسی طرح آئیں گے جس طرح ذوالقرنین دوبارہ دنیا میں آئے تھے۔  
 چنانچہ زرخشتری نے اپنی تفسیر ”کشاف“ میں ذوالقرنین کے متعلق حضرت علی علیہ السلام  
 سے یہ حدیث تحریر کی ہے کہ:

” ذوالقرنین کے لیے بادل مسخر تھے۔ ان کے اسباب و ذرائع پھیلے ہوئے تھے، ان کے  
 لیے نور بچھا ہوا تھا۔ تو اس کے متعلق پوچھا گیا کہ ایسا کیوں تھا؟ تو فرمایا آپ نے فرمایا  
 کہ وہ اللہ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت رکھتا تھا۔  
 اور ابن الکوا نے پوچھا: ذوالقرنین کون تھے؟ یہ کوئی بادشاہ تھے یا کوئی نبی تھے؟

آپ نے فرمایا: ذوہ بادشاہ تھے اور ذوہ نبی تھے بلکہ وہ ایک عبد صالح تھے، وہ اطاعت الہی  
 میں مصروف تھے کہ ان کی داہنی طرف پیشانی پر ضرب لگائی گئی اور وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ  
 نے انھیں زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں واپس بھیجا تو ان کی بائیں جانب پیشانی کی طرف  
 پھر کسی نے ضرب لگائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ بھی موت کے بعد پھر زندہ کر کے دنیا  
 میں پھر بھیجا (اور چونکہ پیشانی کے دونوں جانب ضربیں لگائی گئیں) اسی لیے ان کا نام  
 ذوالقرنین (دو ضربوں والا) پڑ گیا۔ اور تم لوگوں میں بھی ذوالقرنین کے مانند ایک شخص ہے  
 نیز ہم نے مخالفین کی کتب احادیث میں اکثر مسلمانوں کے لیے دیکھا ہے کہ وہ مرنے کے  
 بعد قبل از دفن اور بعد از دفن دنیا میں پھر پلٹ آئے۔ گفتگو اور کلام کیا اور اس کے بعد مر گئے

۱۔ قرون کے معنی سینک کے بھی ہیں۔ انسان کے سر کو وہ جگہ جہاں پر سینک نکلتی ہے نیز نوکری کے پر

مجدان واقعات کے ایک واقعہ حاکم نیشاپوری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ:

"حسام بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اس کے دادا سے جو نیشاپور کے قاضی تھے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا لوگوں نے کہا، اس شخص کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ اس شخص نے کہا کہ میں ایک گورکن تھا، قبر کھودا کرتا تھا، ایک دن ایک کا انتقال ہوا تو دفن کے وقت میں اس کی قبر پر پہنچا تاکہ قبر کھیں طرح پہچان لوں اور وہاں جا کر میں نے اس کی نماز میت پڑھی۔ پھر جب رات بالکل تاریک ہو گئی تو میں اس کی قبر پر پہنچا، قبر کھودی اور اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا تاکہ کفن کھینچ لوں۔ تو اس عورت نے آواز دی "سبحان اللہ" ایک جنتی مرد ایک جنتی عورت کا کفن کھینچے؟ اس کے بعد اس نے کہا تم جانتے ہو

کہ تم نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور اللہ جبل جلالہ نے ان تمام لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

سید رحمة اللہ فرماتے ہیں کہ افسوس ہے کہ ایک نباش قبر کی روایت تو ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں درج کر دی اور علمائے اہل بیت کی روایات احیائے اموات کو چھوڑ دیا۔ اور یہ عورت بھی کسی اہم کام کے لیے زندہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر وہ رجعت جس کا اعتقاد علماء اہل بیت اور ان کے شیعہ رکھتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیات معجزات سے ہے۔ آنحضرت کی منزلت تو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت دانیال سے جہور مسلمین کے سامنے بھی کم نہیں۔ اور ان کے ہاتھوں بھی بہت سے مردے زندہ ہو چکے ہیں۔"

### رحبت کے متعلق حضرت سلمان فارسی کی روایت

(۱۶۲)

شیخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب "المختصر" میں روایت نقل کی ہے، جو سید جلیل حسن بن کبش کی کتاب سے ماخوذ ہے اور انھوں نے کتاب "مقتضب" سے اپنے اسناد کے ساتھ سلمان فارسی سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ:

ترجمہ حدیث: "سلمان فارسی کا بیان ہے،

"ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکت میں حاضر ہوا، جب آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو ارشاد فرمایا: اے سلمان! اللہ عزوجل نے جس نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا اس کے بارہ نقیب قرار پائے۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! یہ بات ہمیں زعماری و یہود دونوں اہل کتاب معلوم ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمان! مگر تمہیں معلوم ہے کہ میرے بارہ نقیب کون کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے؟

میں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے سلمان سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص نور سے پیدا فرمایا، پھر مجھے بلایا یعنی آواز دی۔ میں نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اس نے میرے نور سے علیٰ عن کو پیدا فرمایا اور ان کو بھی آواز دی، انھوں نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا، پھر میرے اور علیٰ کے نور سے فاطمہ کو پیدا فرمایا، ان کو بھی آواز دی، انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اللہ بزرگ و برتر نے میرے، اور علیٰ اور فاطمہ کے نور سے حسن و حسین کو پیدا فرمایا اور ان دونوں کو بھی آواز دی، اللہ کی آواز پر ان دونوں نے بھی لبیک کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسماء سے متعلق زماں ہمارے نام رکھے۔ یعنی اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ علی ہے اور میں علی ہیں، اللہ فاطمہ ہے اور یہ فاطمہ ہیں، اللہ ذوالاحسان ہے اور یہ حسن ہیں، اللہ محسن ہے اور یہ حسین ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے اور حسین کے نور سے تو اسے کو پیدا فرمایا اور انھیں بھی آواز دی، ان سب نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور یہ اس وقت سے بھی پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بنایا، یا زمین کو بچھایا، یا ہوا یا پانی یا فرشتوں یا انسانوں کو پیدا فرمایا، ہم سب اس کے علم میں الوار کی شکل میں تھے اس کی تسبیح کیا کرتے تھے، اس کی بات سنتے اور اس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر تربان، جو لوگ ان کی معرفت رکھتے ہوں ان کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟

آنحضرت ارشاد فرمایا: اے سلمان! جو ان سب کی کما حقہ معرفت رکھتا ہو، ان کی اقتدا کرتا ہو ان کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں سے دشمنی و برأت و بیزاری کا اظہار کرتا ہو



تو خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے، جہاں ہم سب جائیں گے وہیں وہ بھی جائے گا،  
جہاں ہماری سکونت ہوگی وہیں وہ بھی ساکن ہوگا۔“

سلمان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سب کا نام و نسب معلوم ہوئے بغیر  
اُن پر ایمان ہو سکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں اے سلمان!

میں نے عرض کیا: پھر میں ان پر کیسے ایمان رکھوں؟

آپ نے فرمایا: تم حسین تک (سب ہی) کو جانتے ہو، تو حسین کے بعد سید العابدین علی

ابن اسحاق ہوں گے، پھر اُن کے فرزند محمد بن علی باقر علم الاولین والاخرین بن

النبیین والرسلیں، پھر جعفر بن محمد نسان اللہ الصادق، پھر موسیٰ بن جعفر کاظم

جو اللہ کے معانی میں صبر و ضبط سے کام لیں گے، پھر علی بن موسیٰ الرضا، پھر

محمد بن علی المختار پھر علی بن محمد الہادی، پھر حسن بن علی صامت اور دین الہی

کے امین، پھر (م ح م د) ابن حسن المہدی ناطق وقائم ہوں گے۔“

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں رونے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! افسوس کہ سلمان کو

ان حضرات کا عہد کہاں نصیب ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: اے سلمان! نگہراؤ، تم اور تم جیسے اور وہ لوگ جو ان سے محبت رکھنے والے

ہوں گے در آنحالیکہ ان کی حقیقی معرفت رکھتے ہوں گے وہ ان حضرات کا عہد

ضرور پائیں گے۔

یہ سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ان حضرات کے

عہد تک زندہ رہوں گا؟

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! ذرا قرآن مجید کی یہ آیت تو پڑھو:

”فَاِذَا جَاءَ - - - - - اَكْتَفَرْنَا نِعْمًا“ (سورہ نبی سہ آیت)

ترجمہ آیات: ”اور جب اُن دونوں وعدوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے

تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے)

گھروں میں گھس گئے۔ اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے اور ہم نے

مال اور اولادوں سے تمہاری مدد کی اور کثرت افراد عطا کی۔“

۔۔۔۔۔

لے حضرت امام جعفر صادق نے مذکورہ آیات کی تاویل میں فرمایا کہ پہلے فساد سے مراد قبل اہل الرمنین اور درر فساد سے مراد اہم کا

کے خلاف بغاوت اور بڑی سرکشی سے مراد امام حسین سے مراد امام کا قتل۔ اور وعدہ خدا امام قائم سے ہاتھوں

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میرا گریہ و فورا اشتیاق سے اور شدید ہو گیا، پھر میں نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا وعدہ ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: ”ای وَآذَى ارْسَلْنَا مُحَمَّدًا اِتْنَه لِبِعْدِ مَتَى وَاَعْلَى

وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَتَسْعَةَ اَثْمَةَ وَكُلَّ مَنْ

هُوَ مِنَّا وَمَنْظُومٌ فِينَا اِی وَاللّٰهُ یَا سَلْمَانَ! ثُمَّ لِبِحَضْرَتِ

اِبْلِیْسَ وَجَنُودِهِ وَكُلَّ مَنْ مَحْضُ الْاِیْمَانِ (مَحْضًا) وَمَحْضُ

اَلْکُفْرِ مَحْضًا حَتّٰی یُؤْخَذُ بِالْقَصَاصِ وَالْاَوْتَارِ وَالشَّارَاتِ

وَلَا یُظْلَمُ رِبْثٌ اِحْدًا) وَنَحْنُ تَاوِیْلِ هَذِهِ الْاٰیَةِ:

(آیت ۲۸) ”وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعَفُوْا فِی

الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَیْمَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ“

وَنُمَكِّنْ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ

وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ“ (سورہ قصص آیت ۲۸)

قال سلمان: فقلت من بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و ما یالی

سلمان متی لقی الموت او لقیہ۔

(ترجمہ حدیث)

آنحضرت نے فرمایا ”ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمد کو رسول بنا کر بھیجا ہے، یہ میرا وعدہ ہے

عشلی کے لیے، فاطمہ کے لیے، حسن و حسین کے لیے اور ان کے بعد

تو ائمہ کے لیے، بلکہ ہر مومن کے لیے اور ہر مظلوم کے لیے کہ یہ سب رحمت

کریں گے۔ پھر ابلیس اور اس کا لشکر لایا جائے گا اور خالص مومن اور

خالص کافر بھی پٹلائے جائیں گے تاکہ ان سے قصاص و انتقام و بدلہ لیا

جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور ہم ہی

اس آیت کی تاویل ہیں:

ترجمہ آیت: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس و کمزور بنا دیے گئے تھے اُن پر احسان کریں

اور اُنہیں امام بنا دیں۔ اور اُنہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُن کو زمین میں اقتدار

بخشیں اور فرعون و ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس کا انکو

خوف تھا۔۔۔۔۔ سلمان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں رسول اللہ کے سامنے

سے اٹھا تو مجھے قطعاً پرواہ نہ رہی کہ سلمان سے موت کب ملاقات کرے گی یا میں اُس سے کب ملوں گا۔

☆ ابن عیاش نے اپنی کتاب "المقتضب" میں احمد بن محمد بن جعفر صولی نے عبدالرحمن بن صالح سے، انھوں نے حسین بن حمید بن ربیع سے، انھوں نے اعش سے، اعش نے محمد بن خلف طاہری سے، انھوں نے شاذان سے شاذان نے سلمان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔  
نیز انھوں نے صالح بن حسین نوفلی سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ابوسہیل نیشاپانی نے اپنے والد مصعب بن وہب کے یہ اشعار پڑھ کر مجھے سنائے:

### ☆ مصعب بن وہب کے اشعار

- ۱۔ فان تسألانی ما الذی انا دائنٌ ۚ ۚ بہ فالذی اُبدیہ مثل الذی اُخفی  
اگر تم مجھ سے پوچھو کہ تیرا دین کیا ہے۔ تو جس طرح اب تک میں اس کو چھپائے ہوئے تھا اب آگے ظاہر کر رہا ہوں۔
- ۲۔ اذین بانّ اللہ لاشیء غیبرہ ۚ ۚ قوی عزیز باری الخلق من ضعف  
سنو! میرا ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی قوی و عزیز اور باری الخلق نہیں ہے۔
- ۳۔ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ اَفْضَلُ مَرْسَلٍ ۚ ۚ بِهٖ بَشَرِ الْمَاضِيْنَ فِي مَحْكَمِ الصَّحْفِ  
اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الرسلین ہیں جن کے آنے کی بشارت گذشتہ انبیاء نے اپنی اپنی کتابوں میں دی ہے۔
- ۴۔ وَاِنَّ عَلِيًّا بَعْدَهُ اَحَدُ عَشْرِ ۚ ۚ مِنْ اللّٰهِ وَعَدْلِيْسٍ فِي ذَاكَ مِنْ خَلْفِ  
اور یہ کہ علی اور ان کے بعد اکیارہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔
- ۵۔ اَسْتَمْتَنَا الْمَادُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ۚ ۚ لِهَمِّ صَفْوَدِي مَا حَيَّتْ لِهَمِّ اَصْفِي  
یہ بارہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمارے ائمہ اور بادی ہیں جب تک میں زندہ رہوں گا ان کی خالص محبت کا دم بھرتا رہوں گا۔
- ۶۔ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ مَضُو السَّيْبِ ۚ ۚ وَاَرْبَعَةٌ يَرْجُونَ لِلْعَدِّ وَالسُّوفِ  
ان بارہ میں سے آٹھ تو گذر گئے، اب چار اور رہ گئے ہیں جو اس بارہ کے عدد کو پورا کریں گے۔
- ۷۔ وَلِي ثِقَةٌ بِالرَّجْعَةِ الْحَقِّ مِثْلَ مَا يَزِيدُ وَثِقْتُ بِرَجْمِ الطَّرْفِ مَتَى إِلَى الطَّرْفِ  
اور سپ پورے وثوق و یقین سے کہتا ہوں کہ رجعت حق ہے جس طرح میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ ایک طرف دوسری طرف پھرنے کا یقین و وثوق رکھتا ہوں۔

## بخارا الاخبار

### باب سی

حضرت امام قائمؑ کے بعد  
بارہ مہدی ہوں گے

## باب ۳

### ① حضرت امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

دقاق نے اسدی سے ( اُنھوں نے غنچی سے اُنھوں نے نوفلی سے ) اُنھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، اُنھوں نے ابولبیر سے، اور ابولبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! میں نے آپ کے پدگراہی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔

ک: قال الصادق: انما قال: اثني عشر حسدياً ولد يقل اثنا عشر اماماً، ولكنهم قوم من شيعتنا يدعون الناس الى موالاةتنا ومعرفة حقنا - (کمال الدین و تمام النعتہ)  
(ترجمہ) امام صادقؑ نے فرمایا: ہاں، اُنھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو نہیں کہا تھا لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

### ② بعد امام قائمؑ بارہ مہدی امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن عبدالحمید و محمد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے ابو حمزہ سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: "يا ابا حمزة ان متابعي القائم احد عشر حسدياً من ولدي الحسين"

" لے ابو حمزہ! امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد ہم میں سے اولاد امام حسین علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔"  
(غیبیہ طوسی)

### ③ امام قائمؑ کے بعد ایک شخص تین سو سال حکومت کرے گا

فضل نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، اُنھوں نے جابر جعفی سے، اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔  
يقول: والله ليملكن متا اهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة سنة يزداد تسعاً - قلت: متى يكون ذلك؟ قال: بعد القائم - قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟ قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر فيطلب بدم الحسين ودماء اصحابه، فيقتل ويسبي حتى يخرج السفاح -  
(غیبیہ طوسی)

ترجمہ روایت: "آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور خود امام قائمؑ علیہ السلام ظہور کے بعد کتنے عرصے دنیا میں رہیں گے؟  
آپؑ نے فرمایا: انیس سال رہیں گے۔ پھر منتشر خروج کرے گا جو امام حسین اور ان کے اصحاب کے خون کا بدلے گا، لوگوں کو قتل کرے گا، اور قید کرے گا یہاں تک کہ سفاح خروج کرے گا۔  
(غیبیہ طوسی)

### ④ قیامت سے چالیس دن قبل امام قائمؑ کی رحلت

(الارشاد) "ليس بعد دولة القائم لأحد دولة إلا ماجأت به الرواية من قيام ولده انشاء الله ذلك، ولم يرد على القطع والثبات واكثر الروايات انه لن يمضي حسدياً الأمة إلا قبل"

القيامة بأربعين يوماً يكون فيها الهرج وعلامة خروج  
الاموات ، وقيام الساعة للحساب والجزاء - والله اعلم -  
ترجمہ روایت: " کتاب الارشاد " شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ امام قائم علیہ السلام کی حکومت  
کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف روایت میں یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی  
اولاد انشاء اللہ قائم رہے گی۔ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ مہدی امت امام قائم  
علیہ السلام قیامت سے صرف چالیس دن پہلے دنیا سے رحلت فرمائیں گے ،  
جس کے دوران دنیا میں ہرج و مرج واقع ہوگا ، مرنے والوں سے نظلیں گے اور  
حساب و کتاب اور جزاء کے لیے قیامت قائم ہوگی - (واللہ اعلم )

(نوٹ)

علامہ طبرسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب " اعلام الوری " میں تحریر فرماتے ہیں کہ :  
" روایات صحیحہ میں یہ وارد ہوا ہے کہ امام قائم مہدی علیہ السلام کی حکومت کے بعد کسی  
شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف ان کے فرزند ان کے قائم مقام ہوں گے ، انشاء اللہ  
اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ قیامت سے چالیس دن پہلے امام قائم علیہ السلام دنیا  
سے اٹھیں گے اور اس میں مردوں کے قبروں سے خروج کی علامتیں ظاہر ہوں گی  
اور قیامت برپا ہو جائے گی - اور اللہ بہتر جاننے والا ہے -

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کمال الدین جلد ۱ صفحہ ۳۳۹ باب اتصال الوصیۃ  
میں اپنے اسناد کے ساتھ عبداللہ بن سلیمان عامری سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے - آپ نے فرمایا کہ زمین پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی خدا  
کی حجت ضرور رہے گی تاکہ وہ حرام و حلال بتائے اور سبیل الہی کی طرف لوگوں کو دعوت  
دے - اور اس حجت کا سلسلہ (تعلق) زمین سے قیامت کے برپا ہونے سے صرف چالیس  
دن پہلے منقطع ہوگا - اور جب زمین سے حجت خدا اٹھ جائے گی تو باب توبہ بھی بند ہو جائے گا -  
" فَكَذَلِكَ نَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانًا هِيَ اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ " - (سورۃ الانعام آیت ۱۵۸)  
" اور اُس وقت کسی کا ایمان لانا نفع نہ پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لائے ہوتے ہو " -  
اس دوران جو لوگ ہوں گے وہ بدترین خلق ہوں گے اور قیامت ان ہی کے لیے برپا ہوگی -

نیز برقی نے محاسن " میں کتاب مصابیح النظم باب ۱۲۲ حدیث ۲۰۲ میں ۲۳۶ میں قدر  
فرق کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے - اور اس سے ظاہر ہے کہ صدر اول میں شیعوں  
کا یہی اعتقاد تھا -

چنانچہ علامہ گلپنی علیہ الرحمۃ نے اصول کافی میں باب " ان لوگوں کے نام جنہوں  
نے آپ کو دیکھا ہے " جلد ۱ صفحہ ۳۲۹ میں عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے ان کا  
بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور شیخ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس جمع ہوئے  
تو احمد بن اسحاق نے مجھے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ ان سے حضرت امام خلف قائم کے متعلق کچھ  
دریافت کرو - میں نے عرض کیا: لے ابو عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں  
اگر چہ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے پھر بھی آپ سے دریافت کرنا بہتر سمجھتا ہوں -

سُئِنِي : میرا اعتقاد اور دین یہ ہے کہ زمین حجت خدا سے صرف قیامت برپا ہونے سے  
چالیس دن پہلے خالی ہو جائے گی - جب وہ وقت آئے گا تو حجت زمین سے اٹھ جائیگی  
اور باب توبہ بند ہو جائے گا - " فَكَذَلِكَ نَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانًا هِيَ اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ  
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا اِنَّ قَوْلَ لِكِ شَرَّارٍ  
مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ " (الحدیث)

یعنی: اس وقت کسی کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا درناخالیکہ وہ پہلے سے ایمان نہ  
لے آیا ہو اور اس دوران اُس نے اپنے ایمان کے زمانے میں نیک عمل کیا ہو -  
اور یہ لوگ (جو ایمان نہیں لائے) بدترین خلق خدا ہوں گے -

بہر حال ان روایات سے ثابت ہے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہ رہے گی  
بس صرف چالیس دن قیامت برپا ہونے سے پہلے زمین سے حجت اٹھ جائے گی اور  
وہ حجت دہری منتظر ہوں گے جن کی حکومت کے سات سال بعد قیامت برپا ہوگی -  
لہذا ضروری ہے کہ اس عرصے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و امت ظاہرین رحمت فرمائیں  
گے - (تاکہ زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے) تاکہ اسلام کا درخت سرسبز ہو ، دین کے شجر  
میں پھل آئیں تقویٰ اور مسلم کی شاخوں میں پتے لگیں آئیں اور زمین اپنے رب کے نور سے  
چمک اٹھے ، اور اس میں کوئی ہرج نہیں اگر انھیں ہمدی کہا جائے جیسا کہ روایات  
میں آیا ہے -

### ۵ خروج منتصر و سفاح اور ان سے مراد

عن جابر قال : سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول : واللہ لیملکون  
رجل منا اهل البیت الارض بعد موتہ ثلاثاً مائة سنة ویزداد  
تسعاً قال : فمشی ذلک ؛ قال : بعد موت القائم ، قال : قلت :

وكم يقوم القائم في عالمه حتى يموت ۹ قال: تسع عشرة سنة، من يوم تياهه الى موته قال: قلت فيكون بعد موته هجر ۹ قال: نعم خمسين سنة۔

قال: ثم يخرج المنصور الى الدنيا فيطلب دمه ودم اصحابه فيقتل ويسبي حتى يقال لو كان هذا من ذرية الانبياء، ما قتل الناس كل هذا القتل، فيجتمع الناس عليه ابيضهم واسودهم، فيكثرون عليه حتى يلجؤونه الى حرم الله فاذا اشتت البلاء عليه، مات المنتص وخروج السفاح الى الدنيا غضبا للمنتص، فيقتل كل عدونا جائر ويملك الارض كلها ويصلح الله له امرة ويعيش ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا۔

ثم قال ابو جعفر عليه السلام: يا جابر وهل تدري من المنتصر والسفاح؟ يا جابر المنتصر الحسين والسفاح امير المؤمنين صلوات الله عليهم اجمعين (رواه العياشي في تفسيره ج ۲ صفحہ ۳۲۶)

(ترجمہ روایت ۵)

” جابر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص اس زمین پر تین سو سال تک حکومت کرے گا بلکہ نو سال اور زیادہ (یعنی ۳۰۹ سال)۔

میں نے عرض کیا (فرزند رسول!) یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور امام قائم ۴۰ ظہور کے بعد کتنے عرصے تک دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد کب، وفات پائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اسیس سال ان کے ظہور سے وفات کے درمیان کا عرصہ ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر ان کی وفات کے بعد تو بڑا ہرج (افرا تفری کا عالم) ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ اس کے بعد منصور دنیا میں آئے گا اور وہ اپنے اور

اپنے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا اور اتنا قتل کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنا لے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتا تو اس بیدردی سے لوگوں کو قتل نہ کرتا۔ پھر تمام کالے اور گورے جمع ہو کر اس پر لیغا کر دیں گے اور اُسے حرم خدا میں پناہ لینے پڑے گی۔ اُس پر سرطوت سے مصیبت ٹوٹ پڑے گی اور منتصر کا انتقال ہو جائے گا تو دنیا میں سفاح غضبناک ہو کر آئے گا اور وہ پچاس تمام دشمنوں اور ظالموں کو قتل کرے گا اور پوری روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کرے گا، اللہ اُس کے تمام اُمور کو درست کر دے گا۔ پھر وہ تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! تمہیں معلوم ہے وہ منتصر اور وہ سفاح کون ہے؟ اے جابر منتصر تو حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اور سفاح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

(اس حدیث کی روایت تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں موجود ہے)

۶) بارہویں امام کے بعد ان کے فرزند پہلے ہمدی ہوں گے

خطہ (غیبہ طوسی) راویوں کی ایک جماعت نے بزوزی سے، انھوں نے علی بن منان موصلی سے، انھوں نے علی بن الحسین سے، انھوں نے احمد بن محمد بن خلیل سے، انھوں نے جعفر بن احمد مہری سے، انھوں نے اپنے چچا حسین ابن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدر سے، اور آنحضرت نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اور حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات حسرت آیات کی شب ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن ایک صحیفہ اور دو ت قلم لے آؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا وصیت لکھواتے ہوئے اس منزل پر پہنچے اور فرمایا:

قال رسول الله: يا عليّ اِنَّه سيكون بعدى اثنا عشر اماماً ومن بعدهم

اثني عشر مهدياً فانْتَ يا عليّ اَوَّل الاثني عشر الامام

وسان الحديث الى ان قال: وليسلمها الحسن عليه السلام الى ابنه ج ۲ م د

المستحفظ من آل محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم، فذلک اثني عشر اماماً

ثم يكون من بعده اثنا عشر مهدياً فاذا حضرت الوفاة فليستسماها  
الح ابنة اول المسديين له ثلاثة اسماى اسم كاسمى واسم الحى  
وهو عبدالله واحمد والاسم الثالث المسدي وهو اول المؤمنين-

(ترجمہ حدیث علا)

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لعنہ علی امیر بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے  
بعد بارہ مہدی ہوں گے اور تم لعنہ علی! ان بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہو۔  
پھر یکے بعد دیگرے تمام ائمہ کے نام بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اور حسن یہ عمدہ امانت  
اپنے فرزند م ح م د کے سپرد کر دیں گے جو آل محمد میں سے محفوظ اور باقی رہیں گے اور  
اس طرح یہ بارہ امام پورے ہو جائیں گے اور اس کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، جب  
بارہویں امام کا وقت وفات قریب ہوگا تو آپ یہ کار بہادت اپنے فرزند کے سپرد کر کے جائیں  
گے اور اس طرح وہ پہلے مہدی ہوں گے اور ان کے تین نام ہوں گے ایک میرانام، ایک  
میرے پدر بزرگوار کا نام اور وہ عبداللہ اور احمد ہوگا اور میرانام مہدی ہوگا، اور وہ اول  
المؤمنین ہوں گے۔

④ امام قائم کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سید علی بن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے فرمایا:  
" اَنْ مَّا بَعْدَ الْقَائِمِ عَلِيِّ السَّلَامِ اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيًّا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ "  
امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے اولاد امام حسین علیہ السلام  
سے بارہ مہدی ہوں گے۔ (منتخب البصائر)

⑤ مسجد سہل منزل امام قائم ہوگی

ابی نے سعد سے، سعد نے جامزانی سے، جامزانی نے حسین بن سیف سے  
حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضرمی سے، اور حضرمی نے حضرت ابو جعفر اور  
حضرت ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ وہ کہے  
بارے میں: فیہا مسجد سمیل الذی لم یبعث اللہ نبیاً الا وقد صلی فیہ،  
وہنہا یظہر عدل اللہ، وہیہا یکون قائمہ والقوام من بعده

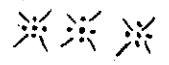
وهی منازل النبیین والاصیاء والصالحین۔

ترجمہ روایت: "وہاں ایک مسجد سہل ہے ایسی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اس نے  
وہاں آکر اس مسجد میں نماز پڑھی۔ وہیں سے عدل الہی ظاہر ہوگا اور اسی میں امام قائم  
ہوں گے اور ان کے بعد اور بہت سے قائم ہوں گے وہ مسجد انبیاء و اوصیاء اور  
صالحین کی منزل ہے۔"

بیان: ہذہ الاخبار مختلفہ للمشہور وطلوئ التاویل احد وجہین

الاول: ان یکون المراد بالاثنتی عشر مہدیاً النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسانئ  
الائتہ سوی القائم علیہ السلام بان یکون ملککم بعد القائم م وقد  
سبق ان الحسن بن سلیمان اولما بجمیع الائتہ وقال برجعت  
القائم علیہ السلام بعد موتہ وبہ ایضاً یسکن الجمیع بین بعض  
الخبار المختلفہ الّتی وردت فی مدّة ملکہ علیہ السلام۔  
والثانی ان یکون هؤلاء المہدیون من اوصیاء القائم ہادین للخلق  
فی زمن سائر الائتہ الذین رجعوا الّذی یخلو الزمان من  
حجّة، وان کان اوصیاء الانبیاء والائتہ ایضاً حججاً  
واللہ تعالیٰ یعلم۔

ترجمہ: نوٹ: مندرجہ بالا تمام روایات مشہور کے خلاف ہیں جن کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے  
پہلی صورت: یہ کہ بارہ مہدی سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے ائمہ سوائے  
امام مہدی علیہ السلام کے ہیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں کی حکومت امام قائم کے  
بعد ہوگی۔ چنانچہ اس سے جو روایت ہے اس میں حسن بن سلیمان نے بھی سارے  
ائمہ مراد لیے ہیں اور بعد وفات قائم ان کی رجعت کے قائل ہیں۔  
دوسری صورت: یہ ہے کہ یہ سارے مہدی امام قائم کے اوصیاء میں سے ہوں گے جو ائمہ  
ظاہرین کے دور رجعت میں ہدایتِ خلق پر مامور ہوں گے تاکہ زمانہ کہیں جنت سے  
خالی نہ رہے۔ اگرچہ اوصیاء انبیاء اور ائمہ ظاہرین بھی بہر حال جنت الہی ہیں۔  
واللہ تعالیٰ بہترین جانتے والا ہے۔



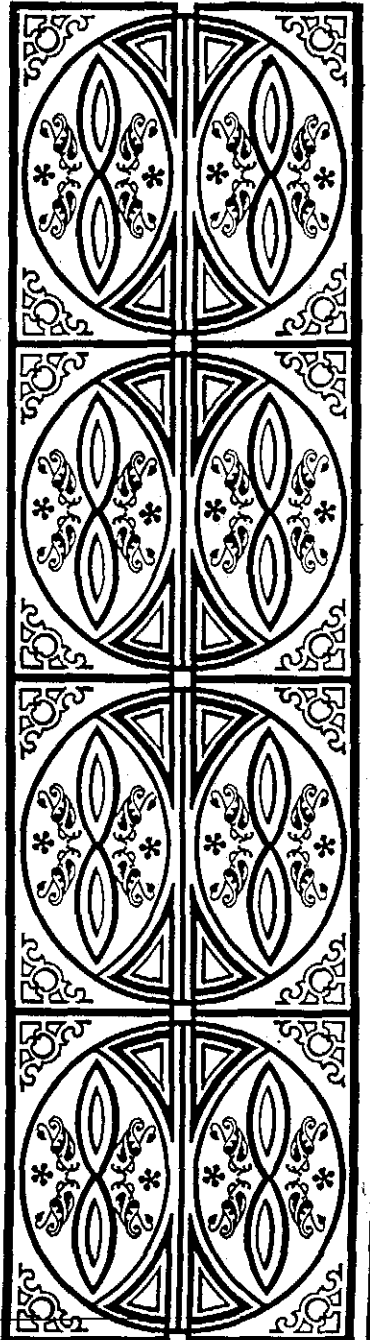
# بجاء الانوار



## باب سی ویک



اہل شہم کا ایک خط  
توقع کی تصدیق کے لیے



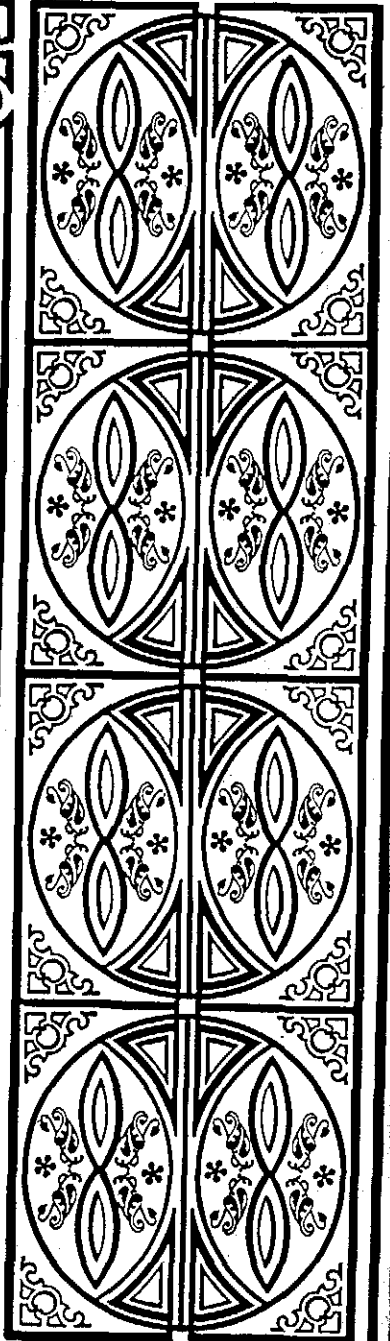
# بهار الانوار



## باب سی ویک



اہل شہم کا ایک خط  
توقیع کی تصدیق کے لیے





## باب ۳

### ۱) اہل قوم کا ایک خط تویق کی تصدیق کیلئے

ایک جماعت نے ابوالحسن محمد بن احمد بن داؤد قتی سے روایت کی ہے انکا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نوخستی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ابوالقاسم حسین بن روح کا لکھا یا اور املا کرایا ہوا تھا، اُس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں ان مسائل کے جوابات ہیں جو تم سے بھیجے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السلام (امام قائمؑ) کے تحریر کردہ ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے ہیں۔ اس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کہتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کیے ہیں۔ تو ان مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا:

” بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ وَقَفْنَا عَلٰی هَذِهِ الرَّقْعَةِ وَمَا تَضَمَّنَتْهُ ، فَجَبَّعَهُ جَوَابِنَا وَلَا مَدْخَلَ لِمَدْخُولِ الْمَضَالِّ الْمَضَلِّ الْمَعْرُوفِ بِالْعِزِّ الْقَرِیِّ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِی حُرُوفِ مِنْهُ وَقَدْ كَانَتْ اَشْیَاءُ خَرَجَتْ إِلَيْكُمْ عَلٰی يَدِيْ اَحْمَدَ بْنِ هَلَالٍ وَغَيْرِهِ مِنْ نَظَرِائِهِ وَكَانَ مِنْ ارْتِدَادِهِمْ عَنِ الْاِسْلَامِ مِثْلَ مَا كَانَ مِنْ هَذَا عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ

ترجمہ و تویق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم اس رقعے اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے، یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخدول و مضل (رانڈہ ورگاہ اگر اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے ہاتھ دیکر لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہنچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا ہی ہے جیسے یہ (شلمغانی) مرتد ہو گیا۔ ان سب پر اللہ لعنت کرے اور اپنا غضب نازل فرمائے۔

(مسائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی کراچکا ہوں) فخرج الجواب الا من استثبت فانه لا ضرر فی خروج ما خرج علی ایدیہم وان ذلک صحیح۔

و روى قديما عن بعض العلماء عليهم السلام والصلوة انة سئل عن مثل هذا بعينه في بعض من غضب الله عليه وقال على السلام ” العلم علمنا ، ولا شئ / عليك من كفر من كفر فمما صح لكم مما خرج على يده برواية غيره من الثقات رحمهم الله ، فاحمدوا الله واقبلوه وما شككتم فيه او لم يخرج اليكم في ذلك الا على يده فرؤوه ايلنا لنتصحه او نبطله ، والله تقدست اسماؤه وجل ثناؤه ولست توفيقكم وحسينا في امورنا كلها ونعم الوكيل۔

(ترجمہ)

پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا آیا کہ ”جس تویق کی تمہیں پہلے تصدیق ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آتی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔ اور بعض علمائے اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لیے کیا گیا تھا جو غضوب الہی تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتا رہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ اگر کوئی ایسی روایت اس کے ذریعے سے تم لوگوں تک پہنچے جس کی تصدیق و توثیق اپنے ثقات سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اسے قبول کر لو۔ اور جس میں تم لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مرویہ سے تم تک پہنچی ہو تو اس کے لیے ہماری طرف رجوع کرو مگر تم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں، اُس کی حمد و ثنا بہت جلیل ہے، وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام امور میں ہم لوگوں کے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔“

۶۹

ابن روح کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابوالحسن محمد بن علی بن تمام نے بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ تویق اس قلمی کتاب سے نقل کی جو ابوالحسن بن داؤد کے پاس تھی

اور جب ابوالحسن بن داؤد تشریح لائے تو میں نے وہ نقل انھیں پڑھ کر سنائی۔ اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ اسی نسخے کو بعینہ اہل قم نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اور اس کی پشت پر اس کا جواب احمد بن ابراہیم نوخستی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا، اور یہ نسخہ ابوالحسن بن داؤد کے پاس سے حال ہوا۔

### ○ وہ نسخہ کتاب جو اہل قم نے توثیق کیلئے روانہ کیا تھا

مسائل محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اللہ تعالیٰ آپ کو عزت بخشے، آپ کی مدد فرمائے، سعادت و سلامتی نصیب فرماتا رہے، اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرماتا رہے، اُس کا بہترین فضل و کرم آپ پر رہے، اگر آپ کو کوئی گزند و غیو پہنچنے والی ہو تو وہ مجھے پہنچ جائے۔ لوگ قرب و منزلت کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں مگر آپ جیسے قبول فرمائیں وہی مقبول ہے اور جسے رد فرمادیں وہ پست ہوگا۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خدا آپ کا بھلا کرے ہمارے شہر میں بھی ذیجود و سربرآوردہ لوگوں کی ایک جماعت ہے جو قرب منزلت کے لیے ایک دوسرے پر متنافس (رغبت رکھنے والے اور سبقت کرنے کے خواہش مند اور متقابل ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کی تائید آپ کے شامل حال رہے۔ آپ کا ایک خط ان میں سے کچھ لوگوں کو ملا۔ (جواب) یہ صحیح ہے۔

نیز علی بن محمد بن حسین بن مالک المعروف بہ مالک بادوکہ نے ایک تحریر دکھائی جس سے اس کو صدمہ ہوا اور مجھ سے اُس نے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو مطلع کروں کہ اُسے کیا دکھ ہوا۔ اگر میرا یہ لکھنا کوئی گناہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں، اور اگر نہیں، تو پھر میں اُس سے ایسی بات کروں جس سے اُس کی تشفی ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ :- (توثیق) ”لم نکاتب الا من کاتبنا“

(ترجمہ توثیق) ”ہماری جس سے خط و کتابت ہے بس اسی سے ہوتی ہے کسی اور سے نہیں ہے۔“  
سوال : نیز اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ نے مجھے اپنے فضل و کرم کا عادی بنا دیا ہے۔ اس لیے میری جسارت معاف فرمائیں گے۔ آپ کے پیش نظر فقیہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ:

عالم علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ:  
سوال : ”ایک پیشناز لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ دوران نماز اس پر کوئی حادثہ ہو گیا (مرگیا) تو اب جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ کیا کریں؟“

جواب : ”آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا : ”یؤخّر ویقدّم بعضہم ویتّمّ صلاتہم ویغتسل من مستہ“

یعنی : اُس کو پیچھے کر دیا جائے گا اور مومن میں سے ایک آگے بڑھ کر لوگوں کی نماز پوری کر لے گا۔ اور جس جس نے مردہ امام کو مس کیا ہے وہ غسل میں میت کرے گا۔

توثیق : ”لیس علی من نحاہ الا غسل الید واذالم تحدث حادثۃ تقطع الصلاۃ تتم صلاتہ مع القوم :“

ترجمہ : جن لوگوں نے اس کو اٹھا کر پیچھے کیا ہے وہ صرف اپنے ہاتھ دھولیں۔ اور اگر کوئی ایسا حادثہ نہ ہوا ہو جس سے نماز قطع ہوگئی ہو تو وہی امام قوم کے ساتھ نماز کو تمام کرے گا۔

سوال : نیز عالم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص کسی میت کو چھو لے درآنحالیکہ ابھی اس میں حرارت باقی ہو، تو وہ اپنے ہاتھ دھولے۔ اور اگر اُس نے میت کے مرد ہونے کے بعد اُسے چھو لیا ہے تو اس پر غسل میں میت واجب ہوگا۔ اور یہ امام جماعت (جو نماز جماعت کے دوران مرگیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ابھی حرارت باقی ہوگی اور اس کو چھونا حرارت باقی رہنے کے دوران ہوگا لہذا عمل وہی ہوگا۔) (یعنی صرف ہاتھ دھولینا) اور زیادہ قرن قیاس یہ ہے کہ اس کو لوگ کپڑوں سمیت اٹھائیں گے لہذا ان پر غسل میں میت کیسے واجب ہوگا۔

توثیق : ”اذا مسّ علیٰ ہذہ الحال لم یکن علیہ الا غسل یدہ“  
ترجمہ : ”جب میت کو اس حالت میں مس کرے (کہ اس میں حرارت باقی ہو) تو سولے ہاتھ دھولینے کے اور کچھ نہیں ہے۔“

سوال : ”اگر کوئی شخص نماز جعفر طیار پڑھتے ہوئے قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تسبیح (ذکر) بھول جائے اور اسی نماز میں آگے بڑھ کر یاد آجائے، تو کیا جہاں یاد آئے وہیں وہ بھولی ہوئی تسبیح پڑھ لے یا اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جائے (نماز پڑھا رہے)؟“  
توثیق : اذا هو سرہا فی حالۃ من ذلک ثم ذکر فی حالۃ آخری قضی ما فاتہ فی الحالۃ التی ذکر۔“

ترجمہ توفیق: ”جب اس سے ان حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو ہوا ہے اور اسی نماز میں اُسے آگے بڑھ کر یاد آیا تو جہاں اُس کو یاد آیا ہے وہیں جو چیز فوت ہو گئی ہے اُس کو بجالائے۔“

سوال: ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ اُس کے جنازے میں شریک ہو سکتی ہے؟

توفیق: یخرج فی جنازتہ۔

ترجمہ: (ہاں) وہ جنازے میں شریک ہو سکتی ہے۔

سوال: کیا وہ زمانہ عدۃ میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لیے جاسکتی ہے؟

توفیق: تزور قبر زوجها ، ولا تبیت عن بیتہا۔

ترجمہ: اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کو جاسکتی ہے، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے۔

سوال: کیا وہ کوئی حق ادا کرنے کے لیے جو اس پر لازم ہے گھر سے نکل سکتی ہے یا وہ گھر سے جب تک عدۃ میں ہے باہر نہیں نکل سکتی؟

توفیق: اذا كان حق خرجت وقضته ، و اذا كانت لہا حاجة لم یکن لہا من ینظر فیہا خرجت لہا حتی تقضى ، ولا تبیت عن منزلہا۔

ترجمہ: ”اگر کوئی حق ہے تو اس کو ادا کرے، بلکہ اگر اُسے کوئی ضرورت ہو اور اس کا کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اپنی ضرورت پوری کرے گی، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے گی کہیں اور نہیں۔“

سوال: نماز ہائے فریضہ وغیرہ میں قرآن پڑھنے کے ثواب میں عالم علیہ السلام (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”عجباً لمن لم یقرأ فی صلاة " اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ“

کیف تقبل صلاة و روى ما ذکت صلاة لم یقرأ فیہا بقول هو اللہ احدٌ“ و روى - اَنّ من قرأ فی فرائضہ الھمزۃ " اعطی من الدنیا“

فہل یجوز ان یقرأ الھمزۃ ، و یدع ہذہ السورۃ الّتی ذکرناھا ؟ مع ما قد روى اَنّہ لا تقبل الصلاة ولا تزکو الا بہما۔

ترجمہ سوال: (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:) مجھے تعجب ہے، اُس شخص پر جو اپنی نماز میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ نہیں پڑھا اس کی نماز کیسے قبول ہوگی اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ: ”اس شخص کی نماز کبھی پاک و پاکیزہ نہ ہوگی جو اُس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورہ اخلاص) نہیں پڑھا۔ تیسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اپنی نماز ہائے فریضہ میں سورۃ الھمزۃ کی تلاوت کرے گا اُس کو دنیا عطا کی جائے گی۔“

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز میں سورۃ الھمزۃ کی تلاوت کرے اور مذکورہ بالا سوروں کو چھوڑ دے، جبکہ روایت میں یہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی، یا اُس کی نماز پاک و پاکیزہ نہ ہوگی؟

توفیق: الثواب فی السور علی ما قد روى و اذا ترک سورۃ مآ فیہا الثواب و قرأ قل هو اللہ احد ، و اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ ، لفضلہما اعطی ثواب ما قرأ و ثواب السورۃ الّتی ترک و یجوز ان یقرأ غیرہما تبین السورتین و تكون صلاة تامة ، و لکن یكون قد ترک الفضل۔“

ترجمہ توفیق: ”روایت میں سوروں کی قرأت کا جو ثواب بتایا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جن سوروں کے پڑھنے میں ثواب ہے اگر انہیں چھوڑ کر قل هو اللہ احد اور اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھا جائے جس کی روایت وارد ہوئی ہے تو پڑھنے والے کو اُس سورے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے پڑھا ہے اور اس سورے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے ترک کیا ہے۔ ویسے ان دونوں سوروں کے علاوہ کوئی اور سورہ پڑھا بھی جائز ہے اور اس کی نماز پوری ہو جائے گی، مگر یہ ہوگا کہ اُس نے افضل کو ترک کر دیا۔“

سوال: وداغ ماہ رمضان کب ہوگا؟ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دماغ ماہ رمضان اس کی آخری شب میں پڑھی جائے، کوئی کہتا ہے کہ جب سوال کا چاند دیکھے اُس وقت پڑھے۔

توفیق: العمل فی شہر رمضان فی لیالیہ و الوداع یقع فی آخر لیلة منہ ، فان خاف ان ینقص جعلہ فی لیلتین۔

ترجمہ توفیق: ماہ رمضان کے اعمال اس کی شبوں میں ہوتے ہیں۔ لہذا وداغ ماہ رمضان کی دعاء

سوال : قول خدا : " إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ " (سورۃ تکویر آیت ۱) اس سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر " ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ " یہ قوت کیا ہے۔ مُطَاعٌ ثَمَّ أَمِينٌ " (تکویر آیت ۱) یہ اطاعت کیسی ہے اور وہ کہاں ہے۔ ؟

خدا نے عزوجل آپ کی عزت و بزرگی کو بلند فرمائے۔ براہ کرم میرے یہ تمام مسائل آپ کسی موثق فقیہ سے دریافت کر کے مجھے مطلع کریں اور محمد بن حسین مالک کے متعلق بھی وضاحت کے ساتھ تحریر کریں تاکہ اس کو اطمینان ہو اور میرے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے دعا فرمائیں۔

توقيع : " جمع الله لك ولاخوانك خير الدنيا والآخرة " ترجمہ : " اللہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی جمع کرے۔ "

اللہ آپ کی عزت ہمیشہ قائم رکھے، آپ کی مدد کرے، کرم کرے، آپ پر اپنی نعمت تمام کرے اور اگر آپ کو کوئی گزند پہنچتا ہو تو آپ کے بدلے مجھے پہنچ جائے۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

### حضرت امام زمانہ کی خدمت میں ایک اور خط

ایک دوسری کتاب میں ایک اور خط ہے جس میں مندرجہ ذیل سوالات ہیں جو تو ہیں میں سے کسی کو لکھا گیا تھا۔

سوال : اللہ تعالیٰ آپ کی قدر عزت دائم و قائم رکھے۔ آپ میرے لیے کسی فقیہ (امام قائم ۴) سے یہ مسائل دریافت فرما کر مطلع کیجئے :

سوال : " جب کوئی مصلیٰ ( نماز گزار ) پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو کیا اس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر کہنا واجب نہیں، بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بحولِ اللہ و قوتہ اَقُومُ وَاَقْعُدُ کہے۔ "

جواب : ( ۲ ) : " إِنَّ فِيهِ حَدِيثِينَ : أَمَّا أَحَدُهُمَا فَاتَّهَذَا إِذَا انْتَقَلَ مِنْ حَالِهِ إِلَى حَالِهِ أُخْرَى فَعَلَيْهِ تَكْبِيرٌ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاتَّهَذَا "

رَوَى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَكَبَّرَ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ لِلْقِيَامِ بَعْدَ الْقَعْدِ تَكْبِيرٌ ، وَكَذَلِكَ التَّشَهُدُ الْأَوَّلُ ، يَجْزِي هَذَا السُّجْرَى ، وَبِأَيْتِهِمَا أَخَذَتْ مِنْ جِهَةِ التَّسْلِيمِ كَانَ صَوَابًا۔

سوال : جب کوئی مصلیٰ پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو کیا اس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر واجب نہیں، بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بحولِ اللہ و قوتہ اَقُومُ وَاَقْعُدُ کہے۔

جواب : آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں : پہلی روایت تو یہ کہ : " جب مصلیٰ نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو تکبیر کہے گا، پھر بیٹھے گا، پھر کھڑا ہوگا تو قعود کے بعد قیام کے لیے اس کو تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح تشہد اول کا بھی یہی حکم ہے۔ اب ان دونوں میں سے جس کو لے لیا جائے وہ درست ہے۔ "

سوال : وَعَنِ النَّصِيِّ الْخَمَاهَنْ هَلْ تَجُوزُ فِيهِ الصَّلَاةُ إِذَا كَانَ فِي أَصْبَعِهِ ؟

الجواب : فِيهِ كِرَاهَةٌ أَنْ يَصَلِّيَ فِيهِ ، وَفِيهِ إِطْلَاقٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى الْكِرَاهِيَةِ۔

ترجمہ : سوال : نیز یہ بھی دریافت فرمائیں کہ وہ انگوٹھی جس میں حجر الحدید کا ٹکینہ جڑا ہوا ہو کیا اس کو اپنی انگلی میں پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں ؟

ترجمہ : جواب : ایسی انگوٹھی کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ امر مکروہ کرتا ہے سوال : وَعَنْ رَجُلٍ اشْتَوَى هَدْيًا لِرَجُلٍ غَائِبٍ عَنْهُ ، وَسَأَلَهُ أَنْ

يُنْحَرِعَهُ هَدْيًا بِمَنْئَى فَلَمَّا أَرَادَ نَحْرَ الْمَسْدِيِّ نَسِيَ الرَّجُلَ وَنَحْرَ الْمَسْدِيِّ ، ثُمَّ ذَكَرَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَيَجْزِي عَنْ الرَّجُلِ

أَمْ لَا ؟

الجواب : لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ أُجْزِيَ عَنْ صَاحِبِهِ۔

ترجمہ : سوال : اور یہ بھی پوچھنا ہے کہ ایک شخص کسی شخص غائب کے لیے قربانی کا جانور خریدا اس شخص غائب نے اس سے یہ کہا تھا کہ تم میری جانب سے منیٰ میں قربانی کر دینا۔ لیکن جب اس شخص نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص غائب کا نام بھول گیا اور قربانی کے بعد اسے یاد آیا، تو کیا یہ اس شخص غائب کی طرف سے قربانی ہوگئی۔ ؟

ترجمہ جواب : اس میں کوئی ہرج نہیں، اس شخص غائب کی طرف سے قرآنی ہوگئی۔

السؤال : وعندنا حاکمة مجوس يأكلون الميتة ، ولا يغتسلون من الجنابة وينسجون لنا نياتاً فهل يجوز الصلاة فيها من قبل أن يغسل ؟  
الجواب : لا بأس بالصلاة فيها۔

ترجمہ سوال : ہمارے یہاں کچھ مجوسی جلاہے (کپڑا نئے والے) ہیں جو مردار کھاتے ہیں اور غسل جنابت نہیں کرتے، تو ان کے بنے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کیے ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے ؟  
ترجمہ الجواب : ان کپڑوں کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔

السؤال : وعن المصلي يكون في صلاة الليل في ظلمة فاذا سجد يغلط بالسجادة ، ويضع جبهته على مسح او نطح فاذا رفع رأسه وجد السجادة ، هل يعتد بسجدة السجدة ام لا يعتد بها۔

ترجمہ سوال : ایک شخص تاریکی (اندھیرے) میں نماز شب پڑھ رہا ہے جب سجدے میں جاتا ہے تو غلطی سے اس کی پیشانی سجدہ گاہ کے علاوہ کسی اور چیز جیسے فرش وغیرہ پر پڑ جاتی ہے اب جب سر اٹھاتا ہے تو اسے سجدہ گاہ مل جاتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ اس سجدے کو شمار کرے یا نہیں ؟

الجواب : ما له يستو جالساً فلا شيء عليه في رفع رأسه لطلب الخسرة ترجمہ : جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھ جاتا ہے تو سجدہ گاہ تلاش کرنے کے لیے سر اٹھا سکتا ہے۔

السؤال : وسأله عن القنوت في الفريضة اذا فرغ من دعائه أن يرد يديه على وجهه وصدره للحديث الذي روى أن الله عز وجل أجل من أن يرد عبداً صفراً بل يملأها من رحمة ام لا يجوز ؟ فان بعض اصحابنا ذكر أنه عمل في الصلاة۔

ترجمہ سوال : جب کوئی شخص نماز فريضة میں دعائے قنوت پڑھ کر فارغ ہو تو کیا وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور اپنے سینے پر پھیرے ؟ اس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ عزت وجلال والا اس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس کر دے، بلکہ جو دعاء کرتا ہے وہ اس کے ہاتھ کو رحمت سے بھر دیتا ہے۔ یا یہ ہاتھ پھیرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ سر اور سینے پر ہاتھ پھیرنا نماز میں ایک زائد عمل ہے۔

الجواب : (فأجاب عليه السلام) رد اليدين من القنوت على الرأس والوجه غير جائز في الفرائض والذي عليه العمل فيه اذا رفع يديه في قنوت الفريضة ، وفرغ من الدعاء أن يرد يدين بطن راحتيه مع صدره تلقاء ركبتيه على تمسك ويكبر ويكبح والخبر صحيح وهو في نوافل النهار والليل ، دون الفرائض والعمل به فيها افضل۔

ترجمہ جواب : پس امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا: نماز فريضة کے قنوت کی دعاء سے فارغ ہو کر چہرے اور سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے۔ وہ چیز جس پر عمل ہے وہ یہ کہ جب نماز فريضة میں انسان دعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے سینے سے ملاتا ہوا گھٹنوں پر رکھے جائے۔ تکبیر کہے اور رکوع کرے۔ اور حدیث مذکور صحیح ہے اور وہ نوافل شب و روز کے لیے ہے فرائض کے لیے نہیں اور اس میں اس پر عمل افضل ہے۔

السؤال : وسأل عن سجدة الشكر بعد الفريضة ، فان بعض اصحابنا ذكروا أنها بدعة فهل يجوز أن يسجد لها الرجل بعد الفريضة وإن جاز ففي صلاة المغرب هي بعد الفريضة أو بعد الأربع ركعات النافلة۔

ترجمہ سوال : نماز فریضہ کے بعد سجدہ شکر بجالانا اس کے متعلق ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے ؟ دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا کسی شخص کا نماز فریضہ کے بعد سجدہ شکر بجالانا جائز ہے ؟ اور اگر جائز ہے تو یہ نماز مغرب کے تین رکعتوں کے بعد ہی سجدہ شکر بجالانا یا چار رکعت نافلہ مغرب کے بعد ؟

الجواب : (فأجاب عليه السلام) : سجدة الشكر من الزم السنن وأوجبها ، ولم يقل إن هذه السجدة بدعة إلا من أراد أن يحدث في دين الله بدعة ، وأما الخيال المروي فيها بعد صلاة المغرب والاختلاف في أنها بعد الثلاث أو بعد الأربع ، فإن فضل الدعاء والتسبيح بعد الفرائض على الدعاء بعقيب النوافل كفضل الفرائض على النوافل والسجدة دعاء وتسبيح ، والأفضل ان يكون بعد الغرض ، فإن جعلت بعد النوافل أيضاً جاز ترجمہ جواب : امام نے جواب میں فرمایا : ”سجدہ شکر لو واجب ترین و لازم ترین سنت ہے جو شخص اس کو بدعت کہتا ہے وہ خود دین میں بدعت پھیلانے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اس کے متعلق جو حدیث مروی ہے وہ یہ کہ نماز مغرب کے بعد سجدہ شکر ہونا چاہیے ۔ اس میں اختلاف ضرور ہے کہ مغرب کی تین رکعت نماز کے بعد ہی ہو یا اس کے نافلہ کے چار رکعت کے بعد تو جس طرح نماز فریضہ کو نماز نافلہ پر فضیلت ہے اسی طرح بعد نماز فریضہ تسبیح اور دعاء کو بعد نافلہ تسبیح و دعاء پر بھی فضیلت حاصل ہے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ بعد فریضہ سجدہ شکر ادا کیا جائے ۔ ویسے اگر بعد نوافل بھی سجدہ شکر ادا کیا جائے تو جائز ہے ۔

السؤال : وسأل ان لبعض إخواننا ممن نعرفه ضيعة جديدة تجنب ضيعة خراب للسلطان فيها حصّة واكرته ربما زرعوها حدودها ، وتؤذيهم عمال السلطان ، ويتعرض في الأكل من غلات ضيعة وليس لها قيمة لخوابها ، وإنما هي بارة منذ عشرين سنة ، وهو يتحرج من شرائها لأنّه يقال : إن هذه الحصّة من هذه الضيعة ، كانت قبضت عن الوقت قديماً للسلطان ، فإن جاز شرأوها من

السلطان ، وكان ذلك صواباً كان ذلك صلاحاً له وعماراً لضيعة وإن يزرع هذه الحصّة من القرية البائرة لفضل ما رضىعة العامرة ، وينحسم عنه طمع أولياء السلطان ، وإن لم يجر ذلك عمل بما تأمره إن شاء الله ۔

ترجمہ سوال : میرے ایک برادر مومن کے پاس کاشت کی ایک زمین ہے اور اسی سے متصل حکومت کی ایک بجز زمین ہے جو غیر آباد ہے اس میں کھڑے اور گڑھے ہیں کبھی کبھی اس کے حدود میں بھی بیج پڑ جاتا ہے جس پر عمال حکومت تنگ کرتے ہیں اور ادھر ادھر کی پیلاؤا نہیں لینے دیتے حالانکہ ابھی اس زمین کی کوئی قیمت نہیں ، اس لیے کہ وہ بیس سال سے بجز اور غیر آباد (غیر زری زرع) ہے اور یہ برادر ایسانی اس کے خریدنے میں پس پیش کر رہا ہے اس لیے کہ مشہور یہ ہے کہ یہ زمین وقف کی تھی جس پر حکومت نے قبضہ کر رکھا ہے ۔ تو کیا زمین کے اس حصے کا حکومت سے خرید لینا جائز ہے تاکہ عمال حکومت کی ایذا رسانی سے محفوظ رہا جاسکے ۔

الجواب : آپ نے جواباً فرمایا : فأجاب عليه السلام : لا يجوز ابتياعها إلا من مالها أو بامر ورثته منه ۔ ترجمہ جواب : آپ نے جواب میں فرمایا : کوئی زمین اس کے مالک کی اجازت یا اس کی مرضی کے بغیر نہیں خریدی جاسکتی ۔



السؤال : وسألته الدعاء له ترجمہ : اور ایک شخص کے لیے آپ سے دعاء کی درخواست کی گئی ۔

الجواب : فخرج الجواب : جاد الله عليه بما هو أهله أجماعاً حقه ..... ترجمہ : پس جواب آیا : اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا فرمائے جس کا وہ اہل ہے ... وأن يصلح له من امر دينه ودنياه ما يحب صلاحه انه ولي قدير اور اس کے تمام دینی و دنیاوی امور کو درست فرمائے اس لیے کہ وہ ولی قدير ہے

### چند مسائل جو شہر میں دریافت کیے گئے

شہر میں حضرت امام صاحب الزمانؑ کو ایک عریفہ لکھا جس میں آپ سے چند مسائل دریافت کیے گئے ۔ وہ عریفہ یہ تھا ۔

(وہ عارضی ہے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اِطالَ اللّٰهُ بِقَآءِكَ وَاِداَمَ عَزْلَكَ وَ  
 كَوَآمَتَكَ وَسَعَادَتَكَ وَسَلَآمَتَكَ وَآتَمَّتْ نِعْمَتَهُ عَلَیْكَ وَزَادَ فِی  
 اِحْسَانِ اِلَیْكَ - وَجَمِیْلَ مَوَاهِبِهِ لَدَیْكَ وَفَضْلَهُ عَلَیْكَ وَجَزَلَ  
 قَسَمَهُ لَكَ وَجَعَلَنی مَنِ السُّوءِ كُلِّهِ فِدَاكَ وَقَدْ مَنی قَبْلَكَ ، اِنْ  
 قَبَلْنَا مَشَآئِخَ وَعَجَازِیْمَ یَوْمُونَ رَجَبٍ مِنْذُ ثَلَاثِیْنَ سَنَةٍ وَاکْثَرَ  
 وَیَصِلُونَ شَعْبَانَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ ، وَرَوَى الْمَسْمُوعُ بَعْضُ اصْحَابِنَا  
 اَنَّ صَوْمَهُ مَعْصِیَةٌ -

ترجمہ عارضی : اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت و  
 بزرگی و سعادت و سلامت کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے اور آپ پر اپنی نعمتیں نام  
 فرمائے، آپ پر اپنا فضل و احسان رکھے، ہرگز نہ و آسیب سے آپ کو محفوظ رکھے اور  
 مجھے آپ پر فدا کرے۔

سوال : دریافت یہ کرنا ہے کہ یہاں کچھ لوٹھے مرد اور بڑھی عورتیں تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ  
 عرصے سے ماہِ رَجَب میں روزے رکھتی ہیں اور شعبان میں روزے رکھ کر اسے ماہِ رَمَضَانَ  
 ملا دیتی ہیں مگر ان سے بعض ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ روزے معصیت ہے۔

الجواب : فأجاب : قال الفقیہ علیہ السلام : یصوم منه ایاماً الی خمسة عشر يوماً  
 ثمّ یقطعہ انّ انّ یصومہ عن الثلثة الایام الفاتئة للحديث  
 انّ " نعم شهر القضاء رجب "

ترجمہ : فقیہ علیہ السلام (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) نے جواب دیا کہ وہ ماہِ رَجَب میں  
 زیادہ سے زیادہ پندرہ دن روزے رکھیں پھر چھوڑ دیں الایام کہ وہ اپنے تین دن کے  
 قضا روزے رکھیں، اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ماہِ رَجَب قضا روزوں کے لیے بہتر مہینہ ہے۔

السؤال : وسأل عن رجل یكون فی محملہ والشلیح کشیر بقامة رجل یتعوی  
 ان نزل الغوص فیہ ، وربما یسقط الشلیح وهو علی تلك الحال ، هل  
 یجوز له ان یتصلی فی المحمل الفریضة ؟ فقد فعلنا ذلك  
 ایاماً فصل علینا فی ذلك إعادة أم لا ؟

الجواب : لا بأس به عند الضرورة والشدة - اگر برنجاری اتنی ہی شدید ہے اور ضروری ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

السؤال : وسأل عن الرجل یلحق الامام وهو راكع ، فیركع معه ویحتسب  
 تلك الركعة ، فان بعض اصحابنا قال : ان لم یسمع تكبیرة  
 الركوع فلیس له ان یتعد بتلك الركعة -

ترجمہ : آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نماز جماعت میں اس وقت شریک ہو جاتا ہے کہ رکوع  
 میں تھا، اس نے بھی امام کے ساتھ رکوع کیا اور وہ اس کی اپنی رکعت شمار کرتا ہے مگر  
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اس نے رکوع کی تکبیر نہیں سنی تو وہ اس کو اپنی رکعت  
 شمار نہیں کر سکتا ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام اذ الحق مع الامام من تسبیح الركوع تسبیحة  
 واحداة اعتد بتلك الركعة ، وان لم یسمع تكبیرة الركوع  
 ترجمہ : اگر وہ جماعت کے اندر امام کے رکوع کی تسبیح میں ایک تسبیح میں بھی شریک ہو گیا تو  
 وہ اس کی رکعت شمار ہوگی خواہ اس نے تکبیر رکوع نہ سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

السؤال : وسأل عن رجل صلی الظهر ودخل فی صلاة العصر ، فلما  
 ان صلی من صلاة العصر رکعتین استیقن انّہ صلی الظهر  
 رکعتین ، کیف یصنع ؟

ترجمہ : ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگا، ابھی وہ وہی رکعت پڑھی تھیں  
 کہ اس کو یقین آگیا کہ اس نے ظہر کی دوہی رکعت پڑھی تھیں اب یہی صورتیں کیا کرے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام ان كان أحدث حادثة جعل الركعتین  
 الاخیرتین تتمہ لصلاة الظهر وصلى العصر بعد ذلك -

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر دونوں نمازوں کے درمیان کوئی ایسی بات ہو گئی تھی کہ  
 جس سے نماز قطع کرنی پڑھی تھی تو نماز ظہر کا اعادہ کرنے کا اور اگر ایسا نہیں ہوا تھا تو  
 اس آخری دو رکعتوں کو وہ نماز ظہر کا تتمہ قرار دے دے اس کے بعد نماز عصر پھر  
 سے پڑھے۔

السؤال : وسأل عن اهل الجنة ، هل یتوالدون اذا دخلوها ام لا ؟

ترجمہ : اور اہل جنت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو  
 وہاں ان میں تو والد و تناسل ہوگا ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لَأَحْمَلُ فِيهَا لِلنِّسَاءِ وَلَا وِلَادَةَ  
وَلَا طَمَعًا ، وَلَا نَفَاسًا ، وَلَا شَقَاءًا بِالطَّفْضُولِيَّةِ ، وَفِيهَا مَا  
تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ ، وَتَلْمِذَةُ الْأَعْيُنِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ فَاذْ اذْشَتِي  
الْمُؤْمِنِ وَلَسَدًا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْضَ رَجُلٍ بَعْضًا حَمَلًا وَلَا وِلَادَةَ عَلَى الصُّورَةِ  
الَّتِي يَبْدَأُ بِهَا كَمَا خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدًا

الجواب ترجمہ : جب میں نے کوئی عورت حاملہ ہوگی اور نہ اس کے بطن سے ولادت ہوگی نہ انہیں  
حمیض آئے گا ، نہ نفاس ، نہ بچوں کی پرورش کی شقت - وہاں وہی ہوگا جو  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ” اور اس میں وہی ہوگا جس کی ان کے نفس خواہش  
کریں اور جس سے ان کی آنکھوں کو لطف آئے گا ،  
لہذا اگر کوئی بندہ مومن (اپنے لیے) اولاد کی خواہش ظاہر کرے گا تو اللہ عزت و جلال  
والا اس کے لیے بغیر حمل اور بغیر وضع حمل کے لڑکا پیدا کر دے گا جس طرح  
اُس نے آدم کو پیدا کیا ہے۔

”

السؤال : وسأل عن الأبرص والمجذوم وصاحب الفالج ، هل يجوز  
شهادتهم ؟ فقد روي لنا أنهم لا يؤتمون الأصحاء ؟  
ترجمہ : - کیا مبرص و مجذوم و مفلوج کی گواہی جائز ہے اس لیے کہ روایت میں ہے  
کہ یہ تندرست لوگوں کی امامت نہیں کر سکتے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ كَانَ مَا بَرِحَ حَادِثًا ، جازت شهادتهم ، و  
ان كانت ولادة لم تجز -

ترجمہ : اگر یہ مرض ان لوگوں کو کسی حادثے کی بنا پر ہو گیا ہے تو ان کی شہادت جائز ہے  
اور اگر پیدائشی ہے تو ان کی شہادت جائز نہیں ہے۔

”

السؤال : وسأل عن رجل ادعى على رجل ألف درهم ، أقام بها البيئنة  
العادلة ، وادعى عليه أيضًا خمسمائة درهم في صلح آخر  
وله بذلك كآه بيئنة عادلة وادعى عليه أيضًا بثلاث  
مائة درهم في صلح آخر ، وما تسمى درهم في صلح آخر ، وله  
بذلك كآه بيئنة عادلة ويزعم المدعى عليه أن هذه

الصكوك كلها قد دخلت في الصك الذي بألف درهم  
والمدعى ينكر أن يكون كما زعم ، فهل تجب عليه  
الألف الدرهم مرة واحدة أو يجب عليه كما يقيم البيئنة  
به ؟ وليس في الصك استثناء وإنما هي صك على وجهها ؟  
ترجمہ : ایک شخص نے کسی شخص پر ایک ہزار درہم کا دعویٰ کیا اور اس کیلئے ثبوت پیش کیا پھر  
اس پر پانچ سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا پھر  
تین سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز ثبوت پیش کیا۔ پھر دو سو درہم  
کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا مگر مدعا علیہ کہتا ہے  
کہ یہ سب رقم مل کر ایک ہزار درہم کی دستاویز میں داخل ہیں اور تم ہی اس سے انکار  
کرتا ہے۔ تو اب وہی ایک ہزار درہم مدعا علیہ پر واجب ہے یا ان دیگر دستاویزات  
کی مندرجہ رقم بھی اس پر واجب الادا ہے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُوْخَذُ مِنَ الْمَدْعَى عَلَيْهِ أَلْفٌ دَرَاهِمٌ ، وَهُوَ التَّي  
لِاشْبَهَةِ فِيهَا وَتَرَدُّ الْيَمِينِ فِي الْأَلْفِ الْبَاقِي عَلَى الْمَدْعَى فَاَنْ  
تُكَلِّفَ فَلَاحِقٌ لَهُ -

ترجمہ : مدعا علیہ سے ایک ہزار کی رقم تو تیری وصول کرے گا جس میں کوئی شک و شبہ  
نہیں۔ باقی رہ گئی ایک ہزار کی متفرق رقمیں تو اس کے لیے مدعی سے حلف لیا  
جائے اگر وہ حلف سے انکار کرتا ہے تو اس کا کوئی حق نہیں۔

”

السؤال : وسأل عن طين القبر ، يوضع مع الميت في قبور ، هل  
يجوز ذلك أم لا ؟

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (کر بلا کی خاک) رکھی جاتی ہے ، یہ جائز ہے یا نہیں ؟  
الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَوْضَعُ مَعَ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ وَيَخْلَطُ بِحَنُوطِ  
النَّشَاءِ اللَّهُ -

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (کر بلا کی خاک) رکھی جائے اور اس خاک کو حنوط  
میت میں بھی شامل کر لیا جائے۔

”

السؤال : وسأل فقال روى لنا عن الصادق عليه السلام أنه كتب على ازار



اسماعیل ابنہ (اسماعیل بيشهد ان لا اله الا الله)۔

فهل يجوز لنا ان نكتب مثل ذلك بطين القبر أم غيره؟

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کے کفن پر لکھ دیا تھا کہ (اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) کیا تم لوگوں کے لیے بھی یہ جائز ہے کہ خاک شفا یا کسی دوسری چیز سے کفن پر لکھ دیا کریں؟

الجواب: فأجاب عليّ السلام: يجوز ذلك۔

ترجمہ: آپ نے جواب میں لکھا: یہ جائز ہے۔

السؤال: وسأل هل يجوز أن يسيّر الرجل بطين القبر وهل فيه فضل؟

ترجمہ: کیا خاک شفا کی تسبیح پڑھنا جائز ہے اور کیا اس میں فضیلت ہے؟

الجواب: فأجاب عليّ السلام: يستحب به، فما من شيء من التسبيح أفضل

منه ومن فضله أن الرجل ينسى التسبيح ويبدي السبحة

فيكتب له التسبيح۔

ترجمہ: خاک شفا کی تسبیح سے افضل کوئی تسبیح نہیں، اور اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر

کوئی شخص تسبیح پڑھنا بھول جائے مگر خاک شفا کی تسبیح (کے دانوں کو) اپنے ہاتھ

میں گھماتا رہے تو تسبیح پڑھنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

السؤال: وسأل عن السجدة على نوح من طين القبر وهل فيه فضل؟

ترجمہ: کیا خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی فضیلت ہے؟

الجواب: فأجاب عليّ السلام: يجوز ذلك وفيه الفضل

ترجمہ: آپ نے جواب دیا کہ ہاں خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ جائز ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔

السؤال: وسأل من الرجل يزور قبور الأئمة عليهم السلام هل يجوز أن يسجد

على القبر أم لا؟

ترجمہ: ایک شخص ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرتا ہے اس کے لیے قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے

یا نہیں؟

وهل يجوز لمن صلى عند بعض قبورهم عليهم السلام ان يقوم

وراء القبر ويجعل القبور قبلة أم يقوم عند رأسه او وجليه؟

وهل يجوز ان يتقدم القبور ويصلي ويجعل القبور خلفه

أم لا؟

ترجمہ: نیز جو شخص قبور ائمہ علیہم السلام کے پاس نماز پڑھتا ہے کیا اس کے لیے جائز ہے کہ

وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبر کو آگے رکھے یا قبر کے سر بائیں یا قبر کے بائیں کھڑا

ہو؟ اور کیا اس کے لیے جائز ہے کہ قبر کے آگے کھڑا ہو اور قبر کو پیچھے کر دے اور

نماز پڑھے؟

الجواب: فأجاب عليّ السلام: أما السجود على القبر فلا يجوز في نافلة ولا فريضة

ولا زيارة والذي عليه الحمل أن يضع خدّه الأيمن على القبر

وأما الصلاة فأنها خلفه ويجعل القبور امامه ولا يجوز أن

يصلي بين يديه ولا عن يمينه، ولا عن يساره لأن الإمام

عليّ السلام لا يتقدم عليه ولا يساوي۔

ترجمہ: قبر کے اوپر سجدہ جائز نہیں ہے، نہ نافلہ میں اور نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں جو

معمول ہے وہ یہ ہے کہ اپنا داہنا چہرہ (رخسار) قبر پر رکھے۔

اب رہ گئی نماز تو اس کے لیے یہ کہ قبر کو سامنے رکھے اور خود قبر کے پیچھے کھڑا ہو

قبر کو پیچھے رکھنا یا اس کے دلہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس لیے

کہ امام علیہ السلام کے نہ کوئی آگے کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ اس کے برابر۔

السؤال: وسأل فقال: هل يجوز للرجل اذا صلى الفريضة أو النافلة

وبسبب السبحة أن يديرها وهو في الصلاة

ترجمہ: کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ یا نماز نافلہ پڑھ رہا ہو اور اس کے

ہاتھ میں تسبیح ہو اور حالت نماز میں اسے گھماتا ہو؟

الجواب: فأجاب عليّ السلام: يجوز ذلك اذا خاف السهو والغلط

ترجمہ: اگر اسے بھولنے یا غلطی کرنے کا خوف ہو تو اس کے لیے جائز ہے۔

السؤال : وسأل هل يجوز أن يدير السبحة بيده اليسار إذا سبح  
اولاً يحوز ؟

ترجمہ : کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟  
الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك والحمد لله  
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : یہ جائز ہے ۔ اور حمد اللہ کے لیے ہے ۔

۶

السؤال : وسأل فقال : روى عن الفقيه في بيع الوقوف خبر ما تورد  
إذا كان الوقف على قوم بأعيانهم وأعتابهم فاجتمع أهل  
الوقف على بيعه وكان ذلك أصح ، لهم ان يبيعه  
فهل يجوز أن يشتري من بعضهم ان لم يجتمعوا كلهم  
على البيع ؟ أم لا يجوز إلا أن يجتمعوا كلهم على ذلك  
وعن الوقف الذي لا يجوز بيعه ۔

ترجمہ : مال وقف کے فروخت کرنے کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی  
ذات اور ان کی اولاد پر ہوا اور تمام اہل وقف اس کے فروخت کرنے پر متفق و مجتمع ہو  
جائیں کہ اس مال وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف  
راضی نہ ہوں اور بعض اہل وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا ان سے خریدنا جائز ہے  
یا جائز نہیں ہے تا وقتیکہ سب اہل وقف راضی نہ ہو جائیں ۔ اور وہ مال وقف کونسا  
ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام إذا كان الوقف على إمام المسلمين فلا يجوز  
بيعه ، وإن كان على قوم من المسلمين ، فليبيع كل قوم ما  
ما يقدر على بيعه مجتمعين ومتفرقين إن شاء الله  
ترجمہ : اگر وقف امام المسلمین کے لیے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر  
وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لیے ہے تو ان میں سے ہر ایک فروخت  
کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر ۔

۶

السؤال : وسأل هل يجوز للمحرم أن يصير على إبطه المترك أو التوتيا  
لريح العرق - أم لا يجوز ؟

ترجمہ سوال : کیا محرم کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیر بغل پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لیے  
مردار سنگ یا توتیا رکھے یا جائز نہیں ہے ؟  
الجواب : فأجابہ يجوز ذلك ۔  
ترجمہ : یہ جائز ہے ۔

۶

السؤال : وسأل عن الضرير إذا أشهد في حال صحته على شهادة  
ثم كُفَّتْ بصره ولا يرى خطه فيعرفه ، هل تجوز شهادته  
(وبالله التوفيق) أم لا وإن ذكر هذا الضرير الشهادة هل  
يجوز أن يشهد على شهادته أم لا يجوز ؟

ترجمہ : دریافت کیا : ایک شخص ہے کہ جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر  
گواہ بنا یا گیا ، اس کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہیں اب دیکھ ہی نہیں سکتا ، تاکہ  
تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ، اور  
اگر اس نابینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ؟  
الجواب : فأجاب عليه السلام : إذا حفظ الشهادة وحفظ الوقت جازت شهادته  
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : اگر اس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اس کی  
گواہی جائز ہے ۔

۶

السؤال : وسأل فقال : يتخذ عندنا ريب الجوز يوجع الحيات والبجحة  
يؤخذ الجوز الرطب من قيل أن ينعقد ويدق دقاً ناعماً  
ويعصر ماؤه ، ويصق ويطبخ على النصف ، ويترك يوماً  
ليلة ، ثم ينصب على النار ، ويلقى على كل ستة أربال  
منه رطل عسل ، ويلقى ويلقى ويلقى ، ويسحق من التوتار  
والشيب اليماني من كل واحد نصف مثقال ، ويدان بذلك  
الى الماء ، ويلقى فيه درهم زعفران مسحوق ويلقى ويؤخذ  
رغوته ، ويطبخ حتى يصير مثل العسل ثخيناً ثم ينزل  
عن النار ، ويبرد ويشرب منه قهليل يجوز شربه  
أم لا ۔

ترجمہ سوال: ہمارے یہاں حلق کے درد اور آواز کی گرفتگی (آواز بیٹھ جانے) کے علاج کیلئے  
 افروٹ کا ایک رُب (شیرہ) تیار کیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ بالکل کچے کچھ افروٹ  
 جس میں ابھی مغز نہ بیٹھے ہوں لیے جاتے ہیں اُسے نرم نرم کوٹتے ہیں پھر اسے نچوڑ کر  
 اس کا عرق نکال لیتے ہیں اور حجان کر صاف کر لیتے ہیں پھر اسے نیم سخت کر کے ایک  
 شب و روز تھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد اُسے آگ پر رکھتے ہیں اور گروہ چھیر ہے  
 تو اس میں ایک شیر شہد ڈالتے ہیں جب اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ وغیرہ  
 نکال دیتے ہیں پھر نصف مشقال نوشادر اور نصف مشقال شُب پانی لیکر اسے  
 پانی میں کھل کر لیتے ہیں پھر ایک درہم زعفران کھل کرتے ہیں اور یہ سب اس میں ڈال  
 دیتے ہیں اب اس کو آگ پر رکھ کر پکاتے ہیں اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ  
 وغیرہ دور کرتے رہتے ہیں اور اتنا پکاتے ہیں کہ وہ بالکل شہد کی طرح گاڑھا ہو جا  
 پھر اسے آگ پر سے اتار لیتے ہیں وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس میں سے تھوڑا تھوڑا  
 پیئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا پینا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب: فأجاب عليه السلام إذا كان كثيره يسكر أو يغتير فليس له  
 وكنثيره حرام، وان كان لا يسكر فهو حلال  
 ترجمہ: اگر اس کی کثیر مقدار پینے سے نشہ آجائے یا تغیر پیدا ہو تو پھر اس کی کثیر مقدار پر  
 یا قلیل مقدار سب کا پینا حرام۔ اور اگر نشہ نہ آتا ہو تو حلال ہے۔

و

السؤال: وسأل عن الرجل تعرض له حاجة مما لا يدرى أن يفعلها  
 أم لا؟ فيأخذ خاتمين فيكتب في أحدهما "نعم افعل"  
 وفي الآخر "لا تفعل" فيستخير الله من أرائهم يدرى فيهما  
 فيخرج أحدهما فيعمل بما يخرج، فهل يجوز ذلك أم لا؟  
 والعامل به والتارك له أهو (يجوز) مثل الاستخارة أم  
 هو سوى ذلك؟

ترجمہ: ایک شخص کو کوئی کام درپیش آئے مگر جب اُس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ اُسے کرے  
 یا نہ کرے تو وہ دو انگوٹھیاں لیتا ہے ایک پر لکھتا ہے "ہاں کرو" دوسری پر لکھتا  
 ہے "نہ کرو" پھر کوئی بار دعا براستخارہ پڑھتا ہے اس کے بعد ان انگوٹھیاں  
 میں سے ایک کو اٹھاتا ہے اور اس پر جو لکھا ہوا ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

الجواب: فأجاب عليه السلام الذي سئله العالم عليه السلام في هذه الاستخارة  
 بالزقاع والصلوة (اليه بواقع العالم نے استخارہ ذات الزقاع اور نماز کو سنت قرار دیا ہے۔)  
 السؤال: وسأل عن صلاة جعفر بن ابى طالب عليه السلام في أوقاتهما  
 افضل أن تصلى فيه وهل فيها قنوت؟ وان كان ففى  
 أعت ركعة منها؟

ترجمہ: نماز حضرت جعفر طبار بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا  
 اس نماز میں قنوت ہے؟ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: أفضل أوقاتهما صدر النهار من يوم الجمعة  
 ثم في أعت الأيام شئت، وأعت وقت صلاتها من ليل أو نهار  
 فهو جائز، والقنوت مرتان في الثانية قبل الركوع والرابعة.

ترجمہ: آپ نے جواب میں فرمایا: اس نماز کے پڑھنے کا افضل ترین وقت بروز جمعہ ہے اور  
 دن کے ابتدائی حصے میں ہے ویسے جس دن چاہے اور صبح یا شام جس وقت چاہے  
 اس کا پڑھنا جائز ہے۔ اس نماز میں دوم تہ قنوت ہے۔ ایک دوسری رکعت میں  
 قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

السؤال: وسأل عن الرجل ينوي إخراج شئ من ماله، وأن يدفعه  
 إلى رجل من إخوانه، ثم يجد في أقربائه محتاجاً أيصرف ذلك  
 عن لواء له إلى قريبه؟

ترجمہ: ایک شخص نے یہ نیت کی کہ وہ اپنے مال میں کچھ رقم نکال کر اپنے فلاں برادر ایمانی کو  
 دے گا، مگر بعد میں دیکھا کہ خود اس کے اقربا میں ایک شخص محتاج ہے تو کیا اب وہ  
 اس برادر ایمانی کو چھوڑ کر اپنے اُس قریب راز کو دے سکتا ہے۔؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: يصرفه إلى أذناهما وأقربهما من مذهبه  
 فان مذهبه، فان ذهب إلى قول العالم عليه السلام "ولا يقبل  
 الله الصدقة وذو رحم محتاج فليتقسم بين القرابة وبين  
 الذي نوى حتى يكون قد أخذ بالفضل كله۔

ترجمہ: ان دونوں میں جو شخص اس کے مذہب سے زیادہ قریب ہے اس کو دے اور اگر  
 اس کے پیش نظر عالم علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ وہ صدقہ قبول نہیں کرے گا  
 جو اپنے محتاج قریب راز کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو دیا جائے، تو پھر ایسا کرے کہ اس رقم

کو ان دونوں میں تقسیم کر دے تاکہ دونوں کا ثواب اسے حاصل ہو جائے۔

السؤال : وسأل فقال : قد اختلف اصحابنا في مهر المرأة فقال بعضهم : اذا دخل بها سقط المهر ، ولا شيء لهما ، وقال بعضهم : هو لازم في الدنيا والاخرة ، فكيف ذلك ؟ وما الذي يجب فيه ؟  
ترجمہ : ہمارے اصحاب نے عورت کے مہر میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ جب شوہر نے اپنی زوجہ سے ہمبستری کر لی تو مہر ساقط۔ اب شوہر کے ذمے کچھ نہیں رہا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عورت کا مہر دنیا و آخرت دونوں میں واجب الادا ہے دریافت طلب امر ہے کہ اصل صورت کیا ہے اور اس میں واجب کیا ہے ؟

الجواب : فأجاب عليهما السلام : ان كان عليه بالمهر كتاب فيه دين فهو لازم له في الدنيا والاخرة ، وان كان عليه كتاب فيه ذكر الصدقات سقط اذا دخل بها ، وان لم يكن عليه كتاب فاذا دخل بها سقط باقى الصداق

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر مہر کے سلسلہ میں کوئی تحریر ہے جس میں مہر قرض لکھا گیا تو پھر اس کا ادا کرنا دنیا میں بھی لازم ہے اور آخرت میں بھی۔ اور اگر اس تحریر میں مہر کا ذکر ہے (کہ اتنی رقم ہے) مگر اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ قرض ہے تو پھر ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہے۔ اور اگر کوئی تحریر نہیں ہے تو ایسی صورت میں بھی ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہو جائے گا۔

(نوٹ) یہ اس لیے کہ اس زمانے میں مہر نقد ادا کیے بغیر ہمبستری نہیں ہوتی تھی جب ہمبستری ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مہر ادا ہو چکا۔

السؤال : وسأل عن المسح على الرجلين بايهما يبدأ باليمين او يمسح عليهما جميعا ؟

ترجمہ : - وضو میں پاؤں پر مسح کرتے وقت پہلے کس پاؤں سے شروع کیا جائے یا دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کر لیا جائے ؟

الجواب : فأجاب عليهما السلام : يمسح عليهما جميعا معا فان بدأ باحدهما قبل الاخرى فلا يبتدىء الا باليمين -

ترجمہ : دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کیا جائے اور نہ پہلے دہنے پاؤں سے شروع کیا جائے۔

السؤال : وسأل عن صلاة جعفر في السفر هل يجوز ان تصلي أم لا ؟  
ترجمہ : دوران سفر نماز حضرت جعفر طیارؓ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟  
الجواب : فأجاب عليهما السلام : يجوز ذلك -  
ترجمہ : آپ نے فرمایا : یہ جائز ہے۔

السؤال : وسأل عن تسبيح فاطمة عليها السلام من سها فجاز التكبير اكثر من اربع وثلاثين هل يرجع الى اربع وثلاثين او يستأنف ؟  
واذا سبح تمام سبعة وستين هل يرجع الى ستة وستين او يستأنف ؟ وما الذي يجب في ذلك ؟

ترجمہ : آپ سے پوچھا گیا کہ تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ایک شخص چونتیس مرتبہ سے زیادہ اللہ اکبر کہہ گیا۔ اب وہ چونتیس پر واپس آئے یا از سر نو چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ اور اگر وہ شخص بھول کر ۶۷ مرتبہ سبحان اللہ کہہ گیا، کیا وہ ۶۷ پر لپٹ آئے یا از سر نو سبحان اللہ کہنا شروع کرے۔ ؟

الجواب : فأجاب عليهما السلام : اذا سها في التكبير حتى تجاوز اربع وثلاثين عاد الى ثلاث وثلاثين ويبنى عليها ، واذا سها في التسبيح فتجاوز سبعا وستين تسبيحة ، عاد الى ست وستين وبنى عليها ، فاذا جاوز التحميد مائة فلا شيء عليه -

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر کوئی شخص بھول کر چونتیس دانوں سے زیادہ پر اللہ اکبر کہہ گیا ہے تو وہ چونتیس پر واپس آئے دوبارہ از سر نو اللہ اکبر کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر بھول کر سبحان اللہ کہنے میں ۶۷ سے تجاوز کر گیا ہے تو ۶۷ پر رجوع کرے اور اگر الحمد للہ کہنے میں تنو سے تجاوز کر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

## ۵ زیارت امام زمانہ علیہ السلام

محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ناجیہ مقدسہ سے ایک توفیق (تحریر) برآمد ہوئی جس میں چند مسائل کے جوابات کے بعد یہ تحریر تھا :  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا أَمْرَ اللَّهُ تَعْلُونَ ، وَلَا مِنْ أَوْلِيَاءِهِ تَقْبَلُونَ  
وَرَحْمَةً بِالْغَيْبِ ، فَمَا تَعْنَى التَّذَرُّعِ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ "السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

عباد اللہ الصالحین - اذ اردتم التوجہ بنا الی اللہ تعالیٰ والینا فقولوا لکما قال اللہ  
" اگر تم لوگ بہیں وسیلہ بنا کر اللہ کی طرف اور ہماری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ کرو  
تو پھر وہ کہو جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

(۱) سَلَامٌ عَلٰی اِلٰی لَیْسَ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا دَاعِيَ اللّٰهِ وَرَبَّانِي اَيَاتِهِ

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ وَذِيَانِ دِينِهِ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
خَلِیْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَبِیْلَ  
اِرَادَتِهِ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانِهِ ، السَّلَامُ  
عَلَیْكَ فِي اَنَاةِ لَيْلِكَ وَاطْرَافِ نَهَارِكَ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا  
بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي اَرْضِهِ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مِيثَاقَ اللّٰهِ الَّذِي  
اَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِي ضَمَنَهُ

(۲) السَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ  
وَالْخَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعَدَّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ ، السَّلَامُ  
عَلَیْكَ حِيْنَ تَقُومُ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ ، السَّلَامُ  
عَلَیْكَ حِيْنَ تَقْرَأُ وَتَبَيِّنُ .

(۳) السَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تُصَلِّيَ وَتَقْنَتَ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ

تُرْكِعُ وَتَسْجُدُ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ ، السَّلَامُ  
عَلَیْكَ حِيْنَ تَسَلُّ وَتَكْبُرُ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَصْبِحُ وَ  
تَمْسِي ، السَّلَامُ عَلَیْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا اِلْحَشَى وَالنَّهَارِ اِذَا اَجْلَى  
السَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْمَأْمُونُ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ  
اَيُّهَا الْمَقْدَّمُ الْمَأْمُولُ ، السَّلَامُ عَلَیْكَ بِجَمَاعٍ مَعَ السَّلَامِ .

(۵) اَشْهَدُ مَوْلَايَ اَنِّي اَشْهَدُكَ يَا مَوْلَايَ اَنِّي اَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ  
وَرَسُوْلُهُ ، الْاَحْيَبِ الْاَسْوُوْاْ اَهْلُهُ وَاَشْهَدُكَ اَنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ  
حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ حُجَّتَهُ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ  
حُجَّتَهُ وَعُمَرَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ  
وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى حُجَّتَهُ وَمُحَمَّدَ  
بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ

(۶) وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ ، اَنْتُمْ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُونَ  
رَجَعْتُمْ حَقًّا لَا رَيْبَ فِيْهَا ، يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ  
تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَاَنَّ الْمَوْتَ  
حَقًّا وَاَنَّ نَارَ كَرَامٍ اَوْ تَكْوِيْرًا حَقًّا .

(۷) وَ اَشْهَدُ اَنَّ الشَّرَّ وَالْبُعْثَ حَقًّا ، وَاَنَّ الصِّرَاطَ وَالْمُرْصَا  
حَقًّا ، وَ الْمِيْزَانَ وَالْحِسَابَ حَقًّا وَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقًّا وَالْوَعْدَ  
وَ الْوَعِيْدَ بِهَمَّا حَقًّا .

(۸) يَا مَوْلَايَ شَقِيٌّ مَنْ خَالَفَكَ ، وَسَعِيْدٌ مَنْ اطَاعَكَ فَاشْهَدُ  
عَلَيَّ مَا اَشْهَدْتُمْ عَلَيِّهِ وَاَنَا وَلِيٌّ لَكَ بَرِيٌّ مِنْ  
عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيْتُمُوْهُ وَالْبَاطِلُ مَا سَخَطْتُمُوْهُ وَ  
الْمَعْرُوفُ مَا اَمَرْتُمْ بِهٖ وَ الْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهٖ ، فَنَفْسِيْ  
مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحَدُّهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِرَسُوْلِهِ وَ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ  
وَ بِكُمْ يَا مَوْلَايَ اَوْ لَكُمْ وَاخِرُكُمْ ، وَ نَصْرَتِيْ مَعَدَّةٌ لَكُمْ  
وَ مَوْدَتِيْ خَالِصَةٌ لَكُمْ . اَمِيْنَ اَمِيْنَ

ترجمہ زیارت :

(۱) سلام ہو آلی لیس پر ، سلام ہو آپ پر لے اللہ کے دعوت دینے والے  
اور اس کی آیات ربانی ، سلام ہو آپ پر لے باب الہی اور اس کے دین کے  
حماقظ ، سلام ہو آپ پر لے خلیفہ الہی اور حق کے ناصر ، سلام ہو آپ پر شب و روز  
ہر وقت ، سلام ہو آپ پر لے اللہ کی زمین پر اللہ کے باقی رکھے ہوئے ، سلام ہو  
آپ پر اے وہ میثاق الہی جس کا اس نے عہد لیا ہے اس کی تاکید کی ہے سلام  
ہو۔ آپ پر لے اللہ کے وہ وعدے جس کے پورا کرنے کا وہ خود ضامن ہے ۔

(۲) سلام ہو آپ پر لے اللہ کے نصب کردہ پرچم و علم اور اس کے نازل کردہ  
علم اور غوث (مددگار) و رحمت واسعہ اور وہ وعدہ جو کبھی جھوٹا نہ ہوگا یا سلام  
ہو آپ پر چب آپ کھڑے ہوں ، سلام ہو آپ پر چب آپ بیٹھ جائیں ، سلام ہو  
آپ پر چب آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں اور اس کی تفسیر بیان فرمائیں ۔

(۳) سلام ہو آپ پر چب آپ نماز پڑھیں اور قنوت پڑھیں ، سلام ہو آپ پر  
جب آپ رکوع کریں اور سجدہ کریں ، سلام ہو آپ پر چب آپ اللہ کی حمد کریں ، اور

استغفار کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں اور اللہ اکبر کہیں، سلام ہو آپ پر جب آپ صبح کریں اور شام کریں، سلام ہو آپ پر جب رات بھڑکت چھا جائے، سلام ہو آپ پر جب دن نکل آئے۔

(۴) سلام ہو آپ پر اسے امام صاحبِ امان، سلام ہو آپ پر اے مقدم اور منتظر، سلام ہو آپ پر بڑی سرح کی سلامتی کے ساتھ۔

(۵) میرے مولیٰ! آپ گواہ رہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس اللہ کے جو یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کے حبیب سوائے ان کے اور ان کی آل کے کوئی نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ امیر المؤمنین اللہ کی حجت ہیں، اور امام حسن حجت ہیں اس کی اور امام حسین اس کی حجت ہیں اور علی ابن حسین اس کی حجت ہیں اور محمد بن علی اس کی حجت ہیں اور جعفر بن محمد اس کی حجت ہیں اور موسیٰ بن جعفر اس کی حجت ہیں اور علی بن موسیٰ اس کی حجت ہیں اور محمد بن علی اس کی حجت ہیں اور علی بن محمد اس کی حجت ہیں۔

(۶) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بھی حجت خدا ہیں اور آپ ہی حضراتِ اول بھی ہیں آخر بھی۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور جو شخص پہلے ایمان نہ لایا تھا کہ ہوگا اور دائرۃ ایمان میں رہتے ہوئے کسب خیر نہ کر چکا ہو اس رجعت کے بعد اس کا ایمان لانا اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ موت حق ہے اور منکر و نیکر حق ہیں۔

(۷) اور گواہی دیتا ہوں کہ نشر و حشر حق ہیں، صراط حق ہے، مرصاد حق ہے، میزان حق ہے، احساب حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور ان دونوں کا وعدہ اور وعید حق ہے۔

(۸) میرے مولیٰ! جو آپ حضرات کی مخالفت کرے وہ شقی و بد بخت ہے اور جو آپ حضرات کی اطاعت کرے وہ سعید و خوش نصیب ہے۔ جن باتوں پر میں نے آپ کو گواہ بنا یا ہے اس پر گواہ رہیں، میں آپ کا دوستدار ہوں، آپ کے دشمن سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، حق وہی ہے جس میں آپ حضرات کی رضا و خوشنودی ہے اور باطل وہی ہے جس میں آپ حضرات کی نافرمانی ہے، نیکی وہی ہے جس کا آپ حضرات حکم دین اور برائی وہی ہے جس سے آپ حضرات منع کریں۔ میں دل سے اللہ واحد و یکتا جس کا کوئی شریک نہیں ہے، پر

اور اس کے رسول پر اور امیر المؤمنین پر اور آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے اول پر بھی اور آپ حضرات کے آخر پر بھی میں آپ حضرات کی نصرت کے لیے بالکل تیار ہوں اور میں آپ حضرات سے خالص محبت رکھتا ہوں۔ آمین آمین (اللہ ایسا ہی کرے)

اس زیارت کے بعد یہ دعائے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِكَ  
لے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جو تیرے بجا رحمت ہیں  
وَ كَلِمَةَ نُورِكَ وَأَنْ تَمْلِكَ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ وَ صَدْرِي  
اور تیرے کلمہ نور ہی اور یہ کہ تو میرے قلب کو نور یقین سے بھر دے اور میرے سینے کو  
نُورَ الْإِيمَانِ وَ فِكْرِي نُورَ الْيَقِينِ وَ عَزْمِي نُورَ الْعِلْمِ وَ  
نور ایمان سے اور میری فکر کو نور ثبات سے اور میرے عزم کو نور علم سے، اور  
قُوَّتِي نُورَ الْعَمَلِ وَ لِسَانِي نُورَ الصِّدْقِ، وَ دِينِي نُورَ الْبَصَائِرِ  
میری قوت کو نور عمل سے اور میری زبان کو نور صدق سے اور میرے دین کو نور بصیرت سے  
مِنْ عَشَدِكَ وَ بَصَرِي نُورَ الرِّضْيَاءِ وَ سَمْعِي نُورَ الْحِكْمَةِ  
اپنی جانب سے بھر دے۔ اور میری آنکھ کو نور رضیاء سے اور میرے کانوں کو نور حکمت سے  
وَ مَوَدَّتِي نُورَ الْمَوَالِدِ لِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
اور میری مودت کو محمد و آل محمد کے نور موالات سے بھر دے ان سب پر سلام ہو  
حَتَّى الْفُتُوحِ وَ قَدْ وَفَيْتَ بِعَهْدِكَ وَ مِيثَاقِكَ فَتَعَشِّتَنِي  
یہاں تک کہ میں تیرے عہد اور تیرے میثاق کو پورا کیے ہو تجھ سے ملاقات کروں پس تو مجھ چھپا  
رَحْمَتِكَ يَا وَلِيَّتُ يَا حَمِيدُ

اپنے دامنِ رحمت میں لے میرے ولی لے قابلِ تعریف۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حُجَّتِكَ فِي

لے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد بن حسن پر جو تیری حجت ہیں  
أَرْضِكَ وَ خَلِيفَتِكَ فِي بِلَادِكَ وَ الدَّاعِي إِلَى سَبِيلِكَ  
تیری زمین میں اور تیرے خلیفہ ہیں تیرے شہروں میں اور تیری راہ کی طرف سب کو بلانے والے ہیں  
وَ النَّقَائِمِ بِفَسْطَلِكِ وَ السَّائِرِ بِأَمْرِكَ وَ لِيَتِ الْمُؤْمِنِينَ  
اور تیرے عدل کو قائم کرنے والے اور تیرے حکم پر چلنے والے مومنین کے ولی ہیں

وَبَوَارِكَا كَافِرِينَ وَمَجَلِي الظَّلَمَةَ، وَ مُنِيرِ الْحَقِّ  
 اور کافروں کو تہس نہس کرنے والے اور ظلمت کو دور کرنے والے اور حق کو روشن کرنے والے  
 وَ اِنَّا طَرِقُ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَ كَلِمَتِكَ التَّامَّةِ فِي  
 اور سچائی اور حکمت کے ساتھ کلام کرنے والے اور تیرے کلمہ تمام و آخر میں  
 اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةَ  
 تیری زمین میں، تیرے حکم کے منتظر دشمنوں کے خائف ہیں اور ولی ناصح ہیں، سفینہ  
 النَّجَاةِ وَ عِلْمِ السُّدَى وَ نُورِ الْاَبْصَارِ الْكُورَى وَ خَيْرِ مَنْ  
 نجات اور ہدایت کے علم ہیں اور اہل عالم کی آنکھوں کے نور ہیں اور ریسے بہتر ہیں  
 تَعَدَّصَ وَ اِرْتَدَى وَ مُجَلِي الْغَمَاتِ، الَّذِي يَمْلِكُ الْاَرْضَ  
 قیص پینے والوں اور ردا اور ہننے والوں اور سب کے غموں کو دور کرنے والے یہ وہی ہیں جو زمین  
 عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا  
 کو عدل و انصاف سے اس طرح بھروں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔  
 اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

بیشک تو ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَبَيْتِكَ وَ ابْنِ اَوْلِيَايَكَ الَّذِي  
 اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اپنے ولی پر اور اپنے اُن اولیاء کے فرزند پر جن کی  
 فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَ اَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمْ  
 اطاعت کو تو نے فرض کیا ہے اور اُن کے حق کو تو نے واجب کیا اور اُن کو تو نے دور ہی رکھا  
 الرَّجْسَ وَ طَهَّرْتَ لَهُمْ طَهْرًا  
 اُن کو رجس (پلیدی) سے اس طرح جو دور رکھنے کا حق ہے

اللَّهُمَّ انصُرْهُ وَ انصُرْ بِهِ لِدِينِكَ وَ انصُرْ بِهِ  
 اے اللہ! تو اُن کی مدد فرما اور اپنے دین کے لیے اُن سے مدد لے اور اُن کے  
 اَوْلِيَاءِكَ وَ اَوْلِيَاءِهُ وَ شِيَعَتَهُ وَ انصَارَهُ وَ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ  
 ذریعے سے تُو اپنے اولیاء اور اُن کے اولیاء کی اور اُن کے شیعوں کی اور اُن کے انصار کی مدد فرما  
 اور اس گروہ میں ہمیں بھی قرار دے۔

اللَّهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَ طَاغٍ وَ مِنْ شَرِّ  
 اے اللہ! تو اُن کو اپنی پناہ میں رکھ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور شرارت سے پناہ دے

جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ  
 اپنی تمام مخلوق کی۔ اور حفاظت فرما اُن کے سامنے سے، اور اُن کے  
 خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ احْصِرْهُ وَ  
 پیچھے سے اور اُن کے داینے سے اور اُن کے بائیں سے اور اُن کی نگہبانی فرما  
 اَمْنَعَهُ مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْرٍ وَ احْفَظْ فِيهِ رَسُوْلَكَ  
 تاکہ اُنھیں کبھی کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ اس میں حفاظت ہے تیرے رسول کی  
 وَ اِلِ رَسُوْلِكَ، وَ اَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ

اور تیرے رسول کی آل کی حفاظت ہے۔ اور اُن کے ذریعے سے عدل کو ظاہر فرما  
 وَ اَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ انصُرْ بِناصِرِيهِ وَ اخْذُلْ خَاذِلِيهِ  
 اور اسی تائید فرما نصرت سے اور اُن کے مددگاروں کی مدد فرما اور اُن کو چھوڑنے والوں کو  
 وَ اقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَ اقْتُلْ بِهِ  
 تو بھی چھوڑ دے۔ اور قلع قمع کر دے ان کے ذریعے سے ظالموں کافروں کا اور قتل کر دے

الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ جَمِيعِ مُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا  
 اُن کے ذریعے سے کفار اور منافقوں کو اور تمام ملحدوں کو۔ خواہ وہ ہوں  
 مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا بَرًّا وَ بَحْرًا  
 زمین کے مشرقوں میں اور یا اس کے مغربوں میں، خشکی میں ہوں یا تری میں ہوں  
 وَ اَمْلَأْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَ اَظْهِرْ بِهِ دِيْنَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ  
 اور اُن کے ذریعے سے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی محمد کے دین کو غالب کر دے  
 وَ اجْعَلْ لِي الْاَرْضَ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ اَعُوْا اِيْهِ وَ اَسْأَلُكُمْ  
 اور لے اللہ! تو مجھے اُن کے انصار اور مددگاروں اور اتباع کرنے والوں میں

وَ شِيَعَتِهِ۔ وَ اَرِنِي فِيْ اِلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اور اُن کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے دکھا دے آل محمد دین سب پر سلام ہو میں  
 مَا يَأْسَلُوْنَ وَ فِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ  
 جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُن کے دشمنوں میں وہ دکھا دے جس سے وہ ڈرتے ہیں  
 اِلَهُ الْحَقِّ اَمِيْنٌ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ  
 اے برحق معبود! تو میری دعا کو قبول فرما۔ لے بزرگی و لے اور کرامت والے لے سب سے  
 الرَّحْمٰنِ زبَادَهُ رَحْمَ كَرْنِ وِلْدِ۔ (تو ایسا ہی کرے)

## بارہ رکعت نماز زیارت حضرت امام زمانہ

(۶)

کتاب "مزار" میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابو جعفر محمد بن عثمان سے حضرت امام قائم علیہ السلام کی زیارت کی تمنا کا اظہار کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم کو واقعی ان کے دیدار کا اشتیاق ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اللہ تمہیں تمہارے اس اشتیاق کا اجر دے اور تمہیں بخیر و عافیت ان کے چہرے کی زیارت کرنے، مگر لے بندۂ خدا تم انہیں دیکھنے کی خواہش نہ کرو۔ اس لیے کہ زمانہ غیبت میں صرف ان کے دیکھنے کے اشتیاق کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے، ان سے ملاقات کی استدعا نہیں کی جاسکتی۔ یہ اللہ کی مشیت ہے اور اس کے سامنے تسلیم خم کرنا ہے اور یہی بہتر ہے۔ مگر ہاں توجہ بہ زیارت ضرور کرو اور وہ کس طرح کرو۔ یہ میں نے محمد بن علی کو لکھا دیا ہے اس سے نقل کرو۔ وہی امام صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت ہے جو بارہ رکعت نماز کے بعد پڑھی جائے گی۔ یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور ہر رکعت میں (سورۃ فاتحہ کے بعد) سورۃ اخلاص یعنی قل هو اللہ احد پڑھو۔ اس کے بعد محمد و آل محمد پر درود پھرو کہ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سَلِّمْ عَلٰی آلِ یَسَّیْنِ - یہ اللہ کی جانب سے صاف صاف فضل و شرف ہے۔ جو انہیں ملا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔ اس کی طرف سے امام وہ ہے جو اس کے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے لے آلِ یاسین اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اپنے خلافت عطا فرمائی ہے۔

## شیخ مفید کے امام زمانہ کا ایک خط

(۷)

کتاب "الاحتجاج" میں مرقوم ہے کہ ماہ صفر ۳۲۹ھ میں ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی۔ پہنچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر ناحیہ متصل بہ حجاز سے لایا ہے۔ اس عبارت یہ ہے:

لِلْاَخِ السُّدَيْدِ وَالْوَلِيِّ الرَّشِيدِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ ابِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ  
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّعْمَانِ اَدَامَ اللَّهُ عِزَّاهُ مِنْ مَسْتَدْوَعِ الْعَمَدِ الْمَاخُوذِ  
عَلَى الْعِبَادِ

سچے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام  
اللہ تعالیٰ ان کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَمَّا بَعْدُ ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ

المخلص في الدين المخصوص فينا باليقين ، فاننا نحمد اليك  
الله الذي لا اله الا هو ، و نسأله الصلاة على سيّدنا  
و مولدنا نبينا محمّد و آلہ الطاهرين و نعلمك ادا م الله  
توفيقك لنصرة الحق و اجزل مشوبتك على نطقك عنا  
بالصدق ، انه قد اذن لنا في تشريفك بالمكاتبة و تكليفك  
ما تؤدّيه عنا الى موالينا قبلك اعزهم الله بطامته و كفاهم  
المسرّم برعايته لهم و حراسته -

فقط أمّدك الله بعونه على اعدائه المارقين من

دينه على ما نذكرة و اعمل في تأديته الي من تسكن  
اليه بما نرسمه ان شاء الله ، نحن و ان كنا تاوين بيماننا  
التائي عن مساكن الظالمين حسب الذي ارانا الله تعالى لنا  
من الصلاح ، و لشيعتنا المؤمنين في ذلك ما دامت دولة  
الدنيا للفاسقين ، فاننا يحيط علمنا بانباؤكم و لا يعزب  
عنا شئ من اخباركم و معرفتنا بالزلل الذي اصابكم  
مذجنح كشير منكم الي ما كان السلف الصالح عنه شاسعا  
و نبذ و العمد الماخوذ منهم و راء ظورهم كما هم لا يعلمون

(۳)

انا غير مسلمين لمراعاتكم و لا ناسين لذكركم و لولا  
ذلك لنزل بكم اللاواء و اصطلمكم الاعداء فاتقوا الله جلّ  
جلاله و ظاهرونا على انتياشكم من فتنة قد انافت  
عليكم يهلك فيها من حمّ اجله و يحيى عليه من  
أدرک أمله و هي اماراة لأزوت حركتنا و مباتتكم بأمدنا  
و نهينا ، و الله متمّ نوره و لو ذكره المشركون .

اعتصموا بالثقيّة من شبّ نار الجاهليّة يحششها

عصب أمويّة تصول بها فرقة ممدية انازعيم بنجاة من  
لديوم منها المواطن الخفيّة و سلك في الطعن منها السيل  
الروضيّة ، اذا حلّ جبادى الأول من سنتكم هذه  
فاعتبروا بما يحدث فيه و استيقظوا من رقدتكم لما



يكون من الذی يليه ، ستظنكم من السماء آية جلیة  
و من الارض مثلهما بالسوية ويحدث في ارض المشرق ما  
يحزن ويقاق ويغلب من بعد على العراق طوائف من الاسلام  
مراق ، يضيق بسور فحالم على اهله الارزاق -

(۵) ثم تنفخ الغمة من بعده ، ببوار طاعت من الاشرار  
يسر بسلامته المتقون الاخيار ويتفق لمريدي الحج من  
الافاق ما ياملونه على توفير غلبة منهم واتفاق ولنا في  
تيسير حجتهم على الاختيار منهم والوفاق ، شأن يظهر على  
نظام واتساق فيعمل كل امرئ منكم ما يقرب به من  
محبتنا وليتجنب ما يدينه من كراهيتنا وسخطنا  
فان امرئ ايبغته فجأة حين لا تنفعه توبة ولا ينجيها  
من عقابنا ندم على حوبة ، والله يدرمك الرشيد ويلطف  
لكم بالتوفيق برحمته -

ترجمہ خط:

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اس کے بعد، تم پر  
سلام ہوئے دو ستارائے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین  
رکھنے والے ہم اُس خدا کی حمد کرتے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور اسی سے  
ملتیجی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ اور ہمارے نبی اور ان کی  
آل پاک پر۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری  
طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو سچ باتیں پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی  
بڑی جزا و خیر عنایت فرمائے تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اذن دیا گیا ہے کہ میں تمہیں  
خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ  
اس سے شرفیاب ہوئے ہیں۔

(۲) تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کے مقابلے پر ثابت قدم  
رہو اللہ تمہاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ کھیں گے اُسے اُن لوگوں  
تک پہنچاؤ جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر مقیم  
قیام پذیر ہیں اس لیے کہ اللہ کے پیش نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے۔

کہ جب تک حکومت دنیا فاسقوں کے پاس ہے ہم اُن کی قلمرو (دسترس) سے دور  
رہیں، مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہوتا رہتا ہے اور تم لوگوں کی  
کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے ہمیں تم لوگوں کی لغزشوں کا علم اُس وقت سے ہے  
جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہو گئے جس سے اسلام و جاہلین ہمیشہ دور رہے  
اور جو اُن سے عہد لیا گیا تھا انھوں نے اُس کو چھوڑ دیا، اور ایسا پس پشت ڈالنا  
جیسے ان کو اُس عہد کی خیر ہی نہیں۔

(۳) پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھلا لیا نہیں ہے، تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے  
اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے۔ لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ان  
قنوں میں پڑنے سے بچو جو تم پر چھپا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجلی لگتی  
ہے وہ مر جائے گا، جو اپنی مراد کو پہنچنے والا ہے وہ بچ جائے گا۔ اور وہی ہمارا اقدام  
کی ابتداء کی نشانی ہوگی اور ہمارے امر و نہی کا اجر ہوگا۔ اللہ اپنے نور کو پایہ تکمیل  
تک پہنچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگواری گذرے۔

(۴) تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جسے نبی امینؐ کے تعصب نے بھلا لیا ہے  
بچنے کے لیے تفتیہ سے کام لو۔ اس سال جب ماہ جمادی الاولیٰ آئے گا تو اس میں جو حادثات  
روما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہوئے دیکھ کر خرافت  
سے بیدار ہو جانا۔ تم لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی نمودار ہوگی آسمان سے، اور اسی  
طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی۔ سر زمین مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے  
جنہیں دیکھ کر رنج و قلق ہوگا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام  
سے خارج ہو چکا ہوگا اُن کی بد اعمالیوں سے اہل عراق کی روزی تنگ ہو جائے گی۔

(۵) اس کے بعد یرم کی کھٹا چھٹ جائے گی اور شریر و مشرک تباہ ہو جائیں گے اُنکی ہلاکت  
پر متقی اور نیکو کار لوگوں کو خوشی ہوگی اور تمام اطراف ارض سے لوگ حج کے ارادے  
پر متفق ہوں گے۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک  
پسندیدہ ہے، وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے اس لیے کہ ہماری حکومت یک بیک  
آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی مذمت کا اظہار کرنے  
سزا سے نہیں بچے گا۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے  
لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے۔

نسخة التوقيع باليد العليا على صاحبها السلام  
 یہ نسخہ توفیق خود صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔  
 ” ہذا کتابنا الیک ایہما الآخر الولی والمخلص فی وقتنا  
 الصغریٰ والناصر لنا الوفی حرسک اللہ بعینہ الی لاتنام فاحفظ  
 بہ ولا تنظر علی خطنا الذی سطرناہ بمالہ صمناہ احدًا و  
 اذ ما فیہ الی من تسکت الیہ و اوص جماعتہم بالعمل علیہ  
 انشاء اللہ ، وصلى الله على محمد وآله الطاهرين۔

ترجمہ: ” اے میرے برادر دوست، ہماری محبت میں باصفار، بااخلاص، مددگار  
 وفادار! اللہ تعالیٰ ان آنکھوں سے تمہاری نگراںی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط  
 ہے تمہارے نام۔ اس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ اور اس کے مضمون پر صرف ان لوگوں  
 کو مطلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ اور انہیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل  
 ہو محمدؐ اور ان کی آل اطہار پر۔

### ۸ شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا دوسرا خط

۲۱۲

امام صاحب الزمان علیہ السلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی تجلیۃ ۲۱۲  
 میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے پاس وارد ہوا (جو یہ ہے)۔

من عبد الله السرايطي سبيله الى ملائمتي الحق ودليله  
 ایک مسافر راہ خدا بندہ خدا کی طرف سے اس شخص کے نام میں کو اللہ تعالیٰ کا علم  
 دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے۔

” بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
 الناصر للحقِّ الداعي للحكمة الصديق - فَإِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ  
 إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ وَالْهَ الْبَائِسُ الْأَوْلِيَانِ وَ  
 نَسْأَلُهُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ  
 النَّبِيِّينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ -

وبعد: فقد كنا نظرننا منا جانك عصمك الله  
 بالسبب الذي وهب لك من اوليائه وحرسك من  
 كيد اعدائه وشققنا ذلك الارض من مستقر لنا ينصب

الشراخ بهما، صرنا اليه انقا من غمائل الجأ اليه الساريت  
 من الايمان، ويوشك ان يكون هبوطنا منه الى صحصح  
 من غير بعد من الدهر ولا تطاول من الزمان ويا تيك  
 نبأ ما بما يتجدد لنا من حال، فتعرف بذلك ما تعتمدة  
 من الزلفة الينا بالاعمال والله موفقك لذلك برحمته  
 (۳) فلتكن حرسك الله بعينه التي لاتنام ان تقابل  
 بذلك، ففيه تبسل نفوس قوم حرثت باطلا لاسترهاب  
 المبطلين وتستهرج لدمارها المؤمنون، ويحزن لذلك  
 المجرمون۔

(۴) وأية حركتنا من هذه اللوثة حادثة بالحرم المحطم  
 من رجس منافق مذموم، مستحل للدم المحكوم يعمد  
 بكيدة أهل الايمان ولا يبلغ بذلك غرضه من الظلم  
 لهم والعدوان، لأننا من وراء حفظهم بالدعاء الذي  
 لا يحجب عن ملك الأرض والسماء، فليطمئن بذلك  
 من اوليائنا القلوب وليثقوا بالكفاية منه، وان راعيتهم  
 برسم الخطوب، والعاقبة لجميل صنع الله سبحانه تكون  
 حميدة لهم ما اجتنبوا المنهج عنه من الذنوب۔

(۵) ونحن نعد اليك ايها الولي المخلص المجاهد  
 فينا الظالمين، ايديك الله بنصرة الذي ايده السلف  
 من اوليائنا الصالحين، أنته من اتقى ربه من إخوانك  
 الذين وخرج عليه بما هو مستحقه كان أمنا من  
 الفتنة المظلمة ومحزنا المظلمة المضلة ومن بخل  
 منهم بما اعاده الله من نعمته على من أمره بصلته  
 فإنه يكون خاسرا بذلك لأولاه وأخوته ولو أمنا  
 اشيا عننا وبقسم الله لطاعته على اجتماع من القلوب  
 في الوفاء بالعهد عليهم لما تأخر عنهم اليمين ببقائنا  
 ولتعجلت لهم السعادة بمشاهدتنا، على حق المعرفة

و صدقہا منہم بنا ، فما یحبسنا عنہم الا ما یتصل بنا  
مما نکرہہ ولا نؤثرہ منہم ، واللہ المستعان وهو  
حسبنا ونعم الوکیل و صلوات علی سیدنا البشیر  
النذیر و محمد وآلہ الطاہرین و سلم ، و کتب فی غزوة  
شوال من سنة اثنتی عشرة و اربع مائة

### ترجمہ خط :

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔  
سلام ہو تم پر لے حق کے مددگار ، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو دعوت  
دینے والے ۔ میں حمد کرتا ہوں اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی  
ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آباؤے اولین کا اللہ ہے اور اُسی سے التجار کرتا ہوں کہ  
وہ رحمت نازل فرماتے ہمارے نبی ، ہمارے سید و سردار حضرت محمد خاتم الانبیاء پر  
اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر ۔

(۲) اس کے بعد ۔ اللہ تمہیں ہر بلا سے بچائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے  
محفوظ رکھے ۔ تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعا کی قبولیت کے لیے  
ہم نے شفاعت بھی کی ۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ گاہ سے خط لکھ رہا ہوں  
جو ایک غیر معروف پہاڑی پر نصب ہے ۔ میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں  
ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد میں اس ویران پہاڑی سے اتر کر آبادی میں پہنچوں ۔ میرے  
حالات نئی کرٹ لیں اور ہماری خیر تم تک پہنچے اور اعمال کے ذریعے سے جو ہمارا  
قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق دے ۔

(۳) اللہ اپنی ان آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں ۔ تمہیں چاہیے  
کہ تم ان حالات کا مقابلہ کرو ، اسی اثنا میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پائال  
کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرت اور مجربین کو حزن و غم ہوگا ۔

(۴) اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو حرم معظم میں ایک اور قابل مذمت  
منافق کے ہاتھوں رونما ہوگا ۔ وہ محرم خون کو حلال کرے گا ۔ پھر بھی اہل ایمان پر  
ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لیے کہ ان مومنین کی پشت پناہی میں  
ہماری دعا ہوگی جسے نہ کوئی آسمانی فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ ۔ لہذا  
اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں ۔ اور جو اللہ کرتا ہے اس کا انجام بہتر

ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے ۔  
لے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لیے ظالموں سے جہاد کرنے والے !

(۵) اللہ اپنی مدد و نصرت سے تمہاری اسی طرح تائید کرے جس طرح اُس نے ہمارے گذشتہ  
اویار صاحبین کی تائید فرمائی ہے ۔ سنو ! میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہارے برادران  
ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جس قدر نکالنا  
چاہے نکالتا رہے گا وہ تاریک قتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا ۔ اور وہ شخص  
جس کو اللہ تعالیٰ نے چند روزہ مال دیا ہے اگر اس کے نکالنے میں بخل کرے گا اور جس کے  
ساتھ صدقہ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور  
نا کامیاب رہے گا ۔ اور اگر ہمارے متبعین ( اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے ) سب  
یک دل ہو جائیں کہ جو ان سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے ہماری  
طرف سے شرفِ ملاقات بخشے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت  
سے شرفِ یاب ہوں گے اس لیے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ۔ ہم ان لوگوں  
سے ملنے میں اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک ان کی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں  
نا پسند ہیں اور اللہ ہی مرگوار ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے ۔ اُس کی رحمت ہو  
ہمارے سید و سردار ، بشیر و نذیر محمدؐ اور ان کی آلِ اطہار پر اور سلام ہو ۔

کتبہ یکم شوال ۳۱۲ھ  
بیہ توقیع امام زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر کی ہوئی ہے ۔

هذا اکتابنا الیک ایہما الولیٰ المسلم للحق العلیٰ باملائنا  
وخط ثقتنا فأخضه عن کل احد واطوه واجعل له نسخة یطبع  
علیہا من تسکن الی امانتہ من اولیائنا ، شہامہم اللہ ببرکتنا  
(ودعائنا) ان شاء اللہ والحمد للہ والصلاة علی سیدنا محمدؐ  
وآلہ الطاہرین ۔

لے میرے دوستدار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمہارے نام یہ میرا  
ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک باہر و مشہور شخص لکھا گیا ہے ۔ اس خط کو سب چھپانا اور  
کر کے رکھ دینا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوستداروں میں سے جس کی امانت و دیانت پر تمہیں  
اطمینان ہو اس کو دکھا دینا ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا انشاء اللہ  
اور ہر طرح کی حمد اللہ کھینچے ہے اور رحمت نازل ہو ہمارے سید و سردار حضرت محمدؐ اور ان کی آلِ پاک پر ۔

یہ تو قیح ان لوگوں کیلئے برآمد ہوئی جو  
امام زمانہ کے وجود میں شک کرتے تھے

۹

شیخ موثق ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ابی غاتم قرظی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی۔ ابن ابی غاتم قرظی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ تاہم شیعیہ نے ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناجید مقدس کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپ کے وجود کے متعلق یہاں یہ بحث ہے۔ اس خط کے جواب میں خود امام زمانہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر (تو قیح) برآمد ہوئی۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

عَا فَا نَا اللّٰهَ وَايَاكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَوَهَبْ لَنَا وَلِكُمْ رُوحَ الْبَاقِيْنَ وَاجَارْنَا وَايَاكُمْ مِنْ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ، اِنَّهُ اَنْهَى الْوَلِيَّ ارْتِبَابَ جَمَاعَةِ مَنْكُرٍ فِي الدِّينِ وَمَا دَخَلَ مِنْ الشُّكِّ وَالْحَيْرَةِ فِي وِلَاةِ اَمْرِهِمْ، فَغَمْنَا ذَلِكَ رُكُومًا لَنَا وَسَاوْنَا فِيكُمْ لَافِيْنَا لِاَنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَلَا فَاقَةَ بِنَا اِلَى غَيْرِهِ، وَالْحَقُّ مَعَنَا فَلَنْ يُوحِشَنَا مِنْ تَعَدُّعْنَا وَنَحْنُ صُنَاعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدَ صُنَاعُنَا۔

(۲) يَا هُوَلَاءِ مَا لَكُمْ فِي الرَّيْبِ تَتَرَدُّ دُونَ فِي الْحَيْرَةِ

تَنْعَكِسُونَ اَوْ مَا سَمِعْتُمْ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِيَ الْاَمْرِ مِنْكُمْ" (سُورَةُ اَنْبِيَاءٍ) اَوْ مَا عَلِمْتُمْ مَا جَاءَتْ بِهِ الْاَنْبَاءُ مَا يَكُونُ وَيُحْدِثُ فِي اَنْتُمْ عَلَى الْمَاضِيْنَ وَالْبَاقِيْنَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ اَوْ مَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللّٰهَ لَكُمْ مَعَ اَقْلٍ تَأْوُونَ اِلَيْهَا وَاَعْلَامًا تَشْتَدُّونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ اَدَمَ اِلَى اَنْ ظَهَرَ الْمَاضِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا غَابَ عَنْكُمْ بَدَأَ عِلْمُ وَاِذَا اَفْلَجَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللّٰهَ اِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ اِبْطَلَ دِينَهُ وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

وَيُنْظِرُ اِمْرًا لِلّٰهِ وَهُمْ كَارِهُونَ۔

(۳) وَاِنَّ الْمَاضِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَضَى سَعِيْدًا اَفْقِيْدًا اَعْلَى مِنْهَا جِ اَبَاؤُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَذُو النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَفِيْنَا وَصِيَّتَهُ وَعَلَيْهِ وَمَنْ هُوَ خَلْفُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَهُ وَلَا يِنَا زَعْنَا مَوْضِعَهُ اِلَّا ظَلَمَ اَشْمَ، وَلَا يَدَّ عَيْهَ دُونَ اِلَّا جَاهِدَ كَافِرًا وَلَا اَنَّ اَمْرَ اللّٰهِ لَا يَغْلِبُ، وَسِرَّةٌ لَا يَنْظُرُ وَلَا يَحْسَبُ لِنَظَرِ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبَسَّرَ مِنْهُ عَقُورُكُمْ، وَيَزِيلُ شُكُوكَكُمْ، لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانُ، وَكُلُّ اَجَلٍ كِتَابُ۔

(۴) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَسَلِمُوا لَنَا، وَرَدُّوا الْاَمْرَ اِلَيْنَا، فَعَلَيْنَا الْاَصْدَارُ

كَمَا كَانَ مِنَ الْاِيْرَادِ وَلَا تَحَاوُلُوا كَشْفَ مَا عَطَى عَنْكُمْ وَلَا تَمِيلُوا عَنِ الْيَمِيْنِ، وَتَعَدُّوا اِلَى الْبِيسَارِ، وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ اِلَيْنَا بِالْمَوْذَعَةِ عَلَى السُّنَّةِ الْوَاضِحَةِ، فَقَدْ نَصَحْتُكُمْ وَاللّٰهُ شَهِدٌ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ، وَلَا يَلَا مَا عَشَدْنَا مِنْ مَحَبَّةِ صَلَاحِكُمْ وَرَحْمَتِكُمْ وَالْاِشْفَاقِ عَلَيْكُمْ لَكِنَّا عَنْ مَخَاطِبَتِكُمْ فِي شُغْلٍ مَتَّاقِدٍ اِمْتَحَنًا مِنْ مَنَازِعَةِ الظَّالِمِ الْعَتَلِ الْقَتَالِ الْمَتَابِعِ فِي غَيْبِهِ الْمَضَادِّ لِرَبِّهِ، الْمُدَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ، الْجَاهِدِ حَقٌّ مِنْ اِفْتِرَاضِ اللّٰهِ طَاعَتِهِ، الظَّالِمِ الْفَاصِبِ۔

(۵) وَفِي ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِي اُسُوَّةٍ حَسَنَةٍ

وَسَيَّرِي الْجَاهِلِ رِدَاةً عَمَلَةً وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ لِمَنْ عَقِبِي الدَّارَ، عَصَمْنَا اللّٰهَ وَايَاكُمْ مِنَ الْمِهَالِكِ وَالْاَسْوَارِ وَالْاَلْفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا بِرَحْمَتِهِ فَاتَّهَ وَلِيَتْ ذَلِكَ وَالتَّوَادُّرِ عَلَيَّ مَا يَشَاءُ وَكَانَ لَنَا وَلكُمْ وِلِيًّا وَحَافِظًا وَالسَّلَامُ عَلَيَّ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَاةِ وَالْاَوْلِيَاةِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَحْمَتَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا۔

ترجمہ تو قیح :-

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو قوتوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روح یقین عطا فرمائے۔ تم لوگوں کے دلوں

میں جو اپنے والیان امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لیے مضر ہے ہمارے لیے نہیں۔ اس کاگز نہ تمہیں پہنچے گا ہمیں نہیں۔ کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور میں کسی کی ضرورت نہیں، حق ہمارے ساتھ ہے۔ اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے (پہلے) بنایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد بنائی گئی ہے۔ (صنعت ربتنا و الخلق بعد صناعتنا) لے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو۔ کیا تم نے

اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُوْا الْأَمْرَ مِنْكُمْ" (سورۃ النساء آیت ۵۹)

(لے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو)۔

کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اس کے لیے احادیث صحیحہ وارد ہوتی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ امت کے لیے بتا دیا گیا ہے۔

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدم تا امام حسن عسکری، جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گا میں بنا دی ہیں جہاں تم لوگ آکر پناہ لو اور علم نصب کر دیے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب ایک علم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہو جاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ستارہ اُس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ مگر ایسا نہیں ہے اور نہ ہو گا جب تک قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی کا ظہور ہو کر رہے گا خواہ لوگ اُسے ناپسند کریں

اور بلاشبہ وہ (امام حسن عسکری علیہ السلام) گذرنے والے اپنے آباؤ اجداد کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ قدم کامزن رہے اور گذر گئے، مگر اُن کی وصیت میرے لیے ہے، اُن کا علم میرے پاس ہے، میں اُن کا فرزند ہوں، اُن کا قائم مقام ہوں۔ اُن کی قائم مقامی کے متعلق ہم سے وہی اُلجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہوگا اور میرے سوا دعوئے امامت وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم نہ ہو جاتا کہ اللہ کا راز ظاہر نہ ہو اور نہ اُس کا اعلان ہو تو میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر

تمہاری عقلیں دنگ رہ جائیں اور تمہارا یہ سارا اشک و شبیہ دور ہو جاتا، مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

(۴) تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ہمیں سلیم کرو اور یہ امر امامت ہماری طرف پلٹاؤ۔

کیونکہ صدور اور ورود سب ہمارے لیے ہے اور وہ بات جو تم سب سنے پر شیدہ رکھی گئی ہے اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو۔ نہ تم لوگ داہنے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو بلکہ موت کے ساتھ سنت واضح اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ نصیحت ہم نے تمہیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور تم پر بھی، اور اگر ہم تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی، ہمیں تم سے ہمدردی نہ، ہمیں تم پر ترس نہ آتا تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم و مرکش سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی بکری میں بہا جا رہا ہے اپنے رب کا مخالف ہے، اُس شے کا دعویٰ رہے جو اُس کے لیے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

(۵) اور اسی سلسلے میں میرے لیے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سیرت بہترین نمونہ عمل ہے۔ وہ جاہل اپنی بد اعمالی سے تباہ ہوگا اور کافر عنقریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور بُرائیوں اور ہر طرح کے آفات و بلیات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے، وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء و اولیاء اور مؤمنین پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود و سلام ہو۔

\* غیبیہ طوسی میں بھی ابن ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث و مباحثہ مذکور ہے۔

### اسحق بن یعقوب کے مسائل کے جوابات

(۱۰)

کتاب "الاحتجاج" میں محمد بن یعقوب کلینی سے اور انھوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن عثمان عمری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ میرا ایک خط جس میں بہت سے مشکل مسائل درج ہیں مولیٰ تک پہنچادیں تو مولیٰ و آقا صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر تو قیام میرے پاس آگئے۔ وہ توفیق یہ ہے:

”أما ما سألت عنه أرشدك الله وثبتك من امر المنكرين لي من اهل بيتنا وبنی عمنا ، فاعلم انه ليس بين الله عز وجل وبين احد قرابة ، من انكرني فليس مني وسبيله سبيل ابن نوح ، واما سبيل عتي جعفر وولده فسبيل اخوة يوسف عليهما السلام واما الفساق فشر به حرام ولا بأس بالشلماب واما اموالكم فما نقبلها الا لتطهر وافمن شاء فليصل ، ومن شاء فليقطع فما اتانا الله خير منا انا لكم .“

اللہ تمہیں ہدایت پر قائم رکھے تم نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا ہے جو ہمارے اہل خاندان میں سے ہیں اور میرے بنی اعمام (چچیرے بھائی) ہیں۔ تو واضح ہو کہ : اللہ تعالیٰ کی کسی شخص سے کوئی قرابت نہیں ہے۔ جو بھی ہم سے انکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو پیر نوح کا ہوا تھا۔ اب رہ گیا میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کا معاملہ تو ان کا معاملہ بالکل ایسا ہی ہے ، جیسے برادرانِ یوسف کا معاملہ۔ جو کی شراب حرام ہے۔ آپ شہم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم تم لوگوں کے بھیجے ہوئے اموال صرف اس لیے قبول کر لیتے ہیں تاکہ تم لوگ پاک و طاہر ہو جاؤ۔ اب جس کے جی میں آئے بھیجے اور جس کے جی میں آئے نہ بھیجے جو کچھ بھی تم لوگ بھیجے ہو اس سے کہیں بہتر و زائد وہ ہے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے

\* — وَأما ظن سور الفرج فانه الى الله وكذب الوثاقون .  
اور ظن سور فرج کا سوال تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

\* — وَأما قول من زعم ان الحسين لم يقتل ، فكفر وتكذيب وضلال اور کسی شخص کا یہ کہنا کہ امام حسین علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ یہ کفر و تکذیب اور گمراہی ہے۔

\* — وَأما الحوات الواقعة فارجعوا فيها الى رواية حدیثنا فانهم حجتی علیکم وانا حجة الله علیهم .  
اور حوات واقعات کے بارے میں یہ کہہنا کہ ہماری احادیث کے راویوں سے رجوع کیا کرو وہ لوگ تم پر ہماری طرف سے حجت ہیں۔ اور ہم ان لوگوں پر راویوں پر حجت ہیں

\* — وَأما محمد بن عثمان العمري رضي الله عنه وعن أبيه من قبل فاته ثقتي وكتابه كتابي .  
اور محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ اور ان سے پہلے ان کے والد ہمارے ثقہ (باہر و سہ) ہیں اور ان کی تحریر ہماری تحریر ہے۔

\* — وَأما محمد بن علي بن هزيار الأهوازي فسيصلح الله قلبه ويزيل عنه شكه  
اور محمد بن علی بن ہزیرا اہوازی ، تو اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے قلب کی اصلاح کر دے گا۔ اور اس کا شک بھی دور ہو جائے گا۔

\* — وَأما ما وصلتنا به فلا قبول عندنا الا لما طاب وطهر وضمن المغنبة حرام .  
اور جو چیز ہمارے پاس بھیجی گئی ہے تو ہمارے یہاں وہی چیز قبول ہے جو طیب و طاہر ہو۔ اور گانا گانے والی کی اجرت حرام ہے۔

\* — وَأما محمد بن شاذان بن نعيم فانه رجل من شيعتنا اهل البيت .  
اور محمد بن شاذان بن نعیم یہ ہم اہلبیت کے شیعوں کی ایک فرسہ ہے۔

\* — وَأما ابو الخطاب محمد بن ابی زینب الجدي فانه ملعون واصحابه ملعونون فلا تجالس اهل مقالتهم فاني منهم بئري و آباءي عليهما السلام منهم بئري .  
اور ابو الخطاب محمد بن ابی زینب جدی ، تو وہ ملعون اور اس کے اصحاب ملعون ہیں ان لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو ہم بھی ان لوگوں سے برأت و بیزاری کرتے ہیں اور ہمارے آباء کرام بھی ان لوگوں سے برأت کرتے تھے۔

\* — وَأما المتلبسون بأموالنا فمن استحل شيئا منها فاكله فانما ياكل التيران .  
اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے ، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

\* — وَأما الخمس فقد أبيع لشيعتنا وجعلوا منه في حل الى وقت ظهور امزنا ليطيب ولا تهم ولا تخبث  
اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے ، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

\* — وَأما الخمس فقد أبيع لشيعتنا وجعلوا منه في حل الى وقت ظهور امزنا ليطيب ولا تهم ولا تخبث  
اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے ، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

اور خس، تو یہ میں اپنے شیعوں کے لیے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہورِ اِم  
تک اُن کے لیے حلال ہے تاکہ اُن کی ولادت پاک و پاکیزہ رہے اور گدڑی نہ ہو۔  
\* — وَأَمَّا نِدَامَةُ قَوْمِ شَكْوَا فِي دِينِ اللَّهِ عَلَيَّ مَا وَصَلُونَا بِهِ،  
فَقَدْ أَقْلَنَّا مِنْ اسْتِقَالٍ وَلَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى صَلَةِ الشَّاكِينَ۔  
اور وہ گروہ جسے دینِ خدا میں شک ہے اور وہ اپنے بھیجے ہوئے مال پر نادم ہیں  
تو جو واپس لینا چاہے واپس لے لے ہمیں شک کرنے والے گروہ کے مال کی  
ضرورت نہیں ہے۔

\* — وَأَمَّا عَلَّةٌ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:  
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ  
تَسْؤُكُمْ“ (سُورَةُ الْمَائِدَةِ آيَةٌ ۱۱)

اور یہ سوال کہ غیبت کیوں واقع ہوئی، تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”لے اہل ایمان! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہیں بتا دی جائیں تو تم کو بُرا  
معلوم ہو۔“ (مائدہ آیت ۱۱)

\* — إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْأَبْرِيءِ إِلَّا وَقَدْ وَقَعَتْ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ  
بِطَاغِيهِ زَمَانِهِ وَإِنِّي أَخْرَجُ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوْغِيئِ  
فِي عُنُقِي۔

سنو! بلاشبہ ہمارے آباؤ اجداد میں سے کوئی ایسا نہیں جس پر اُن کے زمانے کے  
ظالم کی بادشاہت نہ رہی ہو۔ لہذا یہ غیبت اس لیے ہے کہ جب میں ظہور کروں گا  
تو مجھ پر کسی طاغوت و ظالم کی بادشاہت نہ رہے۔

\* — وَأَمَّا وَجْهُ الِانْتِفَاعِ فِي غَيْبَتِي فَيَا لانتفاع بالشمس  
إِذَا غَيَّبَهَا عَنِ الْإِبْصَارِ السَّحَابُ، وَإِنِّي لَا مَانَ لِأَهْلِ  
الْأَرْضِ كَمَا أَنَّ النَّجْمِ أَمَانَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ فَاعْلَمُوا  
الْبُوابِ السُّؤَالَ عَمَّا لَا يَعْنيكُمْ وَلَا تَتَكَلَّفُوا عِلْمَ مَا قَدْ  
كَفَيْتُمْ وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفُرُجِ، فَإِنَّ ذَلِكَ  
فَرَجٌ لَكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا إِسْحَاقَ بْنَ يَعْقُوبَ وَ  
عَلَيْكُمْ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى۔

اور یہ سوال کہ زمانہ غیبت میں مجھ سے انتفاع (نفع و فائدہ) کی صورت کیا ہے

تو یہ انتفاع و نفع ویسا ہی ہے جیسے آفتاب بادلوں میں چھپا ہوتا ہے اور لوگ  
اُس سے منتفع ہوتے ہیں۔ میں اہل زمین کے لیے اسی طرح امان ہوں جس طرح ستارے  
اہل آسمان کے لیے امان ہیں۔ لہذا ایسے سوالات کے دروازے بند کرو جس سے تمہیں  
کوئی مطلب نہیں۔ اور وہ بات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو جس کی تمہیں ضرورت  
نہیں۔ اور تعجیلِ فرج (کشادگی میں عجلت) کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو کیونکہ  
اسی میں تمہاری کشادگی ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب تم پر سلام ہو اور اُن لوگوں پر بھی  
سلام جو جو ہدایت پر گامزن ہوں۔“

\* — ”غیبتہ طوسی“ میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔  
\* — ”اکمال الدین“ میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔

## ۱۱ ابوالحسین محمد بن جعفر اسدی کے چند مسائل

ابوالحسین محمد بن جعفر اسدی کا بیان ہے کہ ہم نے چند مسائل حضرت صاحب الزمان سے  
دریافت کیے تھے تو شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب  
تعمیراً موصول ہوا۔

\* — أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ  
عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَلَمَّا كَانَ كَمَا يَقُولُونَ أَنَّ الشَّمْسَ  
تَطْلُعُ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ  
فَمَا أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ بَشَى، مِثْلَ الصَّلَاةِ، فَصَلِّهَا وَ  
أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ: تم نے طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کے لیے جو سوال کیا ہے، تو  
اگر ویسا ہی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے  
درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور اُس کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب  
ہوتا ہے تو پھر نماز سے بہتر اور کونسی شے ہے جس سے شیطان کی ناک زمین پر  
رگڑا دئی جائے۔ لہذا ان اوقات میں نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑو۔

\* — وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْوَقْفِ عَلَيَّ نَاحِيَتِنَا وَمَا  
يَجْعَلُ لَنَا شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ، فَكُلُّ مَا لَمْ يَسْلَمْ  
فَصَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ وَكُلُّ مَا سَلَّمَ فَلَا خِيَارَ لِرِصَابِهِ فِيهِ

ترجمہ: احتیاج اولم بیحتج ، افتقر الیہ أو استغنی عنه۔ اور تم نے اُس وقت کے متعلق دریافت کیا ہے جو کسی نے ہمارے پرکھا اور کوئی چیز ہمارے لیے قرار دی۔ پھر اُس کے مالک کو اُس چیز کی ضرورت ہوئی تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی کے مالک نے وہ چیز ابھی سپرد نہیں کی ہے تو پھر اُسے اختیار ہے اور اگر سپرد کر دی ہے تو پھر اُسے کوئی اختیار نہیں، خواہ اُس کو اُس چیز کی احتیاج ہو یا نہ ہو، خواہ وہ اُس شے کا ضرورت مند ہو یا اُس سے مستغنی ہو۔

★ — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرٍ مِنْ بَيْتِ حَلٍّ مَا فِي بَيْدِهِ مِنْ أَمْوَالِنَا أَوْ يَتَصَرَّفُ فِيهِ تَصَرُّفَهُ فِي مَالِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِنَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ مَلْعُونٌ وَنَحْنُ خُصَمَاؤُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"الْمَسْتَحْلُّ مِنْ عَتْرُقٍ مَا حَرَّمَ اللَّهُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِي وَ لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ مَجَابٍ، فَمَنْ ظَلَمْنَا كَانَ فِي جِلْمَةِ الظَّالِمِينَ لَنَا وَكَانَتْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ،" لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ، الْآلِعْنَةُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ " (سورہ ہود ۷۸)

ترجمہ: اور اُس شخص کے متعلق سوال جس کے قبضے میں ہمارے اموال ہیں وہ اُسے اپنے لیے حلال کیے ہوئے ہے یا بغیر ہماری اجازت کے وہ اُسے اس طرح صرف کر رہا ہے جیسے اپنا مال صرف کیا جاتا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ ملعون ہے اور ہم قیامت کے دن اُس کے خلاف دعویٰ ہوں گے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ جو شخص میری عترت کے اُس مال کو اپنے لیے حلال کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان پر اور نہ نبی مستجاب کی زبان پر ملعون ہے۔ جو شخص ہم پر ظلم کرے گا اُس کا شمار بھی ان ظالمین میں ہوگا جو ہم پر ظلم کر چکے ہیں اور جن پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے لعنت کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے الْآلِعْنَةُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ۔ (سورہ ہود ۷۸) آگاہ ہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

★ — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي نَبَتَتْ قَلْفَتُهُ بَعْدَ مَا يَخْتَنُ هَلْ يَخْتَنُ مَرَّةً أُخْرَى؟ فَانْتَهَ يَجِبُ

أَنْ تَقَطَّعَ قَلْفَتَهُ (مَرَّةً أُخْرَى) فَإِنَّ الْأَرْضَ تَضْجِعُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَوْلِ الْإِعْلَانِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.

ترجمہ: تم نے ایک ایسے مولود کے متعلق دریافت کیا ہے جس کی ختنہ کے بعد کھال پھر سے اُگ آئی (بڑھ گئی) کیا دوبارہ اس کا ختنہ کیا جائے گا؟ اُس کا جواب یہ ہے کہ اُس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے گا کیونکہ زمین اُس شخص کے پیشاب کرنے سے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اللہ کی بارگاہ میں چالیس دن تک فریاد کرتی رہتی ہے۔

★ — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَصَلِّيِّ، وَالنَّارِ وَالصُّورَةِ وَ السِّرَاجِ بَيْنَ بَيْدَيْهِ هَلْ تَجُوزُ صَلَاتُهُ؟ فَإِنَّ النَّاسَ اِخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَبْلَكَ؟ فَانْتَهَ جَائِزٌ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَوْلَادِ عِبَادَةِ الْأَدْنَانِ وَالنَّيِّرَانِ، يَصَلِّي وَالصُّورَةَ وَالسِّرَاجَ بَيْنَ بَيْدَيْهِ، وَلَا يَجُوزُ ذَلِكَ لِمَنْ كَانَ مِنْ أَوْلَادِ عِبَادَةِ الْأَدْنَانِ وَالنَّيِّرَانِ۔

ترجمہ: تم نے سوال کیا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے سامنے آگ یا تصویر یا چسراغ ہے، کیا اُس کی نماز جائز ہے؟ اس لیے کہ اس میں لوگوں کو اختلاف ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُس شخص کے لیے جائز ہے جو ت پرست یا آتش پرست کی اولاد نہ ہو۔ اگر اُس کے سامنے تصویر یا چسراغ ہے تو وہ نماز پڑھ سکتا ہے مگر وہ شخص جو ت پرست یا آتش پرست کی اولاد ہے اُس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔

★ — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الضِّيَاعِ التِّي لَنَا حَيْثُنَا هَلْ يَجُوزُ الْقِيَامُ بَعْدَ رَتْبَتِهَا وَأَدَاءُ الْخُرَاجِ مِنْهَا وَصَوْرَتِ مَا يَفْضُلُ مِنْ دَخْلِهَا إِلَى النَّاحِيَةِ احْتِسَابًا لِلْأَجْرِ وَ تَقَرُّ بِالِايِّكُمْ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مَالٍ غَيْرِهِ بَغَيْرِ إِذْنِهِ، فَكَيْفَ يَحِلُّ ذَلِكَ فِي مَالِنَا، مِنْ فَعَلِ شَيْئًا فَانْتَهَا كَلٌّ فِي بَطْنِهِ نَارًا وَسَيَصِلِي سَعِيرًا۔

ترجمہ: تم نے ہمارے ناحیہ کی زمینوں کے لیے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ جائز ہے کہ کوئی ناحیہ کی کسی غیر آباد زمین کو آباد کرے، اُس کی مالگداری ادا کرے اور



اُس کی فاضل پیداوار اپنے صوف میں لائے یہ سمجھتے ہوتے کہ یہ میری حق العنت

اور مزدوری ہے اور تم لوگوں سے تقرب حاصل کرے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک شخص کو کسی کے مال پر بغیر اُس کی اجازت کے

تصرف ہی جائز نہیں تو پھر ہمارے اموال کے لیے یہ کیسے جائز ہو جائے گا؟

لہذا جو شخص بغیر ہماری اجازت ایسا کرے گا، اُس نے گویا اُس چیز کو حلال

کر لیا جو اس کے لیے حرام ہے اور جو ہمارے اموال میں سے ذرا سا بھی کھا

گا، گویا وہ آگ سے اپنا پیٹ بھر رہا ہے اور وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الثَّمَارِ مِنْ أَمْوَالِنَا يَمْزُجُ بِهَ

النَّارَ، فَيَتَنَاوَلُ مِنْهُ وَمَأْكُلُ هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ؟

فَأَنَّهُ يَحِلُّ أَكْلُهُ وَيَحْرَمُ عَلَيْهِ حَمَلُهُ۔

ترجمہ: تم نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ ہمارے (ناجیہ کے) باغات اور درختوں کی

طرف سے ایک گزرنے والا گذر رہا ہے وہ اس میں سے پھل توڑتا ہے اور کھاتا

ہے کیا اس کے لیے یہ جائز ہے؟

جواب یہ ہے کہ توڑ کر کھالینا تو جائز ہے مگر توڑ کر لے جانا حرام ہے۔ (اجتہاد)

اکمال الدین میں بھی محمد بن جعفر اسدی سے اس کے مثل روایت مرقوم ہے۔

### ۱۲) مالِ اِمَامٍ جَوْسِيٍّ حَرَامٌ هُوَ

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے بیان کیا ابوعلی

ابن ابوالحسن اسدی نے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ شیخ

ابو جعفر محمد بن عثمان غفری قدس اللہ روحہ کے ذریعے بغیر میرے کچھ پوچھے ہوئے یہ تحریر موصول ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالسَّلَاطِكَةِ وَالنَّاسِ

اجْمَعِیْنَ عَلٰی مَنْ اسْتَحْلَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا دَرَهْمًا۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو حُضُن ہے رحیم ہے۔ جو شخص ہمارے اموال میں سے ایک درہم جو

جو اُس کے لیے حرام ہے اپنے لیے حلال کرے اُس پر اللہ اور اُس کے ملائکہ اور تمام

انسانوں کی لعنت ہے۔

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی کا بیان ہے کہ میں نے یہ توثیق دیکھی اور پڑھی۔ (اکمال الدین)

کتاب الاجتہاد میں بھی ابوالحسن اسدی کی یہی روایت مرقوم ہے۔

### ۱۳) مجمع میں میرا نام نہ لیا جائے

مظفر علوی نے ابن عیاشی اور حیدر بن محمد سے، انہوں نے عیاشی سے، انہوں نے

آدم بن محمد یحییٰ سے، انہوں نے علی بن حسین ذقاق اور ابراہیم بن محمد سے، اور انہوں نے علی بن

عاصم کوئی سے روایت کی ہے اور علی بن عاصم کوئی کا بیان ہے کہ حضرت صاحب الزمان علی اکثر

توثیحات میں یہ جسد نکلا ہے کہ:

"مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ سَمَّانِي فِي مَحْفَلٍ مِنَ النَّاسِ"

"ملعون، ملعون، وہ شخص جو لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے"

(کمال الدین - الاجتہاد)

### ۱۴) میرا نام ظاہر نہ کرو۔

محمد بن ابراہیم بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابوعلی محمد بن ہمام کو کہتے ہوئے

سنا، اور ابوعلی محمد بن ہمام کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن عثمان غفری قدس اللہ روحہ کو فرماتے

ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریریں جس کو

میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ:

"مَنْ سَمَّانِي فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ بِاسْمِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ"

جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اُس پر اللہ کی لعنت۔

نیز میں نے ایک عریفہ لکھ کر ظہور فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا:

"كُذِّبَ الْوَقَاتُونَ"

اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(اکمال الدین)

### ۱۵) سورۃ سبأ کی آیت کی وضاحت

ابن اور ابن ولید نے حیر سے، حیر نے محمد بن صالح ہمدانی سے روایت کی ہے

کہ ہمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے پاس عریفہ بھیجا

اس میں لکھا کہ میرے خاندان والے مجھے ستاتے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد کی اس حدیث کو پیش

کرتے ہیں جس میں اُن حضرات نے فرمایا ہے کہ "ہمارے قوام اور خدام شہر ترین خلق خدا ہیں۔ لے

آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: "وَيَحْكُمُ أَمَّا قَرَأْتُمْ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

"وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُورَىٰ ظَاهِرَةً" "دسب آیت"

لَقَدْ قَرَأْنَا مَا خَلَقْنَا خَلْقًا مِّثْلَ هَٰؤُلَاءِ وَلَٰكِن كُنَّا فِيهَا كَاظِمِينَ

ترجمہ تم پر اسوس ہے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا:  
ترجمہ آیت: "اور ہم نے ان لوگوں کے اور اس قریہ کے درمیان جس میں ہم نے برکتیں نازل کی  
ہیں ایک ظاہری قریہ بھی قرار دیا ہے۔"

تو بخدا ہم لوگ وہ قریہ ہیں جس میں برکتیں ہیں اور تم لوگ "قریہ ظاہرہ" ہو۔  
\* عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ حدیث علی بن محمد کلینی نے بیان کی ہے  
اور انھوں نے محمد بن صالح سے اور انھوں نے حضرت امام صاحب الزمان سے  
روایت کی ہے۔

### محمد بن ابراہیم ہزبار کو تنبیہ

(۱۶)

ابن ولید نے سعد سے، سعد نے علان سے، علان نے محمد بن جبریل سے، محمد  
بن جبریل نے ابراہیم اور محمد پسران فرج سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم ہزبار سے روایت کی  
ہے کہ وہ مرتد ہو کر اور شک میں مبتلا ہو کر وارد عراق ہوا تو وہاں ایک توفیق برآمد ہوئی جس میں یہ  
تشریح تھا کہ: قتل للمنز یار قد فرمنا ما حکیتہ عن موالینا بناحیتکم  
فقل لیس ما سمعتم اللہ عز وجل یقول:

ہزبار سے کہو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے  
وہ میں سمجھ گیا مگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قرآن کی آیت نہیں سنی ہے میں اللہ فرماتا ہے:  
وَبَايِعْتُمُ الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (سائتہ)  
اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

ہل امر الالبما هو کائن الی یوم القیامۃ اولم ترو ان  
اللہ عز وجل جعل لیس معاقل یا دون الیہا واعلاما یبتدو  
بہا من لدن آدم الی ان ظہر الماصی صلوات اللہ علیہ کلما  
غاب علمہ بداعلم، واذ اقل نجم طلع نجم فلما قبضہ اللہ  
عز وجل الیہ، ظننتم ان اللہ قد قطع السبب بینہ و بین  
خلقه، کلما کان ذلك، ولا یكون حتی تقوم الساعة  
ویظہر امرا اللہ وہم کما ہون۔

(۲) یا محمد بن ابراہیم لاید خلک الشک فیما قد مت لہ  
فان اللہ لا یخلی الارض من حجۃ الیس قال لك البول قبل

وفاته أحضر الساعة من یعیرہذہ الدنانیر التي عندی  
فلما أبھا ذلك علیہ، وخات الشیخ علی نفسه الوحسا  
قال لك: عیبرھا علی نفسك وأخرج الیک کیسا کبیرا  
وعندك بالحضرة ثلاثۃ أکیاس وصرۃ فیہا دنانیر  
مختلفة النقد، فعیبرتها وختم الشیخ علیہا بخاتمة  
وقال لك اختم مع خاتمی فان أمش فانا أحق برما، وان  
آمت فاتق اللہ فی نفسك اولآثم فی فحلصنی، وكن  
عند ظنی بک۔

(۳) اخرج رحمك اللہ الدنانیر التي استفضلتها من  
بین النقدین من حسابنا وهي بضعة عشر دینارا و  
استرد من قبلك فان الزمان اصعب ما كان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔  
ترجمہ:

یہ اولی الامر بیت وہی تو ہے جو تا قیامت چلتی رہے گی۔ اور کیا تم نہیں دیکھتے  
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پناہ گاہیں بنا دی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو علم نصب  
کر دیے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدم سے لیکر (میرے والد)  
جو گذر گئے، ان تک مسلسل جاری رہا جب ایک سلم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اُس کی جگہ  
نصب ہو گیا، ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اُس کی جگہ نمودار ہو گیا مگر جب میرے والد گذر  
گئے تو تم لوگ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع  
کر دیا حالانکہ ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو گا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی  
ظہور کر کے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں۔

(۲) نے محمد بن ابراہیم جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ  
زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گا۔ یہ بتاؤ کیا تمہارے والد نے اپنی وفات سے  
پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے ہوئے  
دیناروں کو شمار کر سکے، مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس  
بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی آشنا میں اپنا دم نہ نکل جائے تو تم سے کہا کہ اب تم  
خود ہی ان دیناروں کو گن لو اور یہ کہہ کر انھوں نے ایک بڑا سا کیسہ (تھیلا) نکالا  
اور اُس وقت تمہارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیسی تھی جس میں مختلف

اوزان کے دینار تھے تم نے ان کو گنا اور ان بزرگ نے ان تھیلوں پر اپنی مہر لگائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اس پر اپنی مہر لگاؤ۔ اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لیے اللہ سے ڈرنا اور پھر میرے لیے اور مجھے اس کی ذمے داری سے نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے امید رکھتا ہوں۔

لہذا اللہ تم پر رحم کرے وہ دینار جو تم نے ان نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اور اُسے واپس کرو اس لیے کہ زمانہ پہلے سے زیادہ صعب و سخت ہے اور ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے۔ (اکمال الدین)

### جعفر بن حمدان کے مسائل

(۱۷)

حسین بن اسماعیل کنزی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمدان نے امام زمانہ کو عرفیہ لکھ کر یہ سند دریافت کیا کہ میں نے ایک کینز کو اپنے لیے حلال کیا مگر اُس کینز سے یہ شرط کی کہ اُس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ جب اُس کو ایک مدت گزر گئی تو ایک دن اُس کینز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے میں نے کہا، یہ کیسے؟ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو۔ عرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لیے باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو وہ کینز کو دس ایک فرزند کو لیے ہوئے آئی۔ اور اس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیا کر آئی تو اُس کے لیے میں نے وصیت کر دی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کیے جائیں لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکسشت دو سو دینار دے دیے جائیں اور اس رقم کے ادا کرنے کے بعد اس کا اس وقت سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اُس فرزند کے لیے جو حکم ہوا اُس پر عمل کیا جائے؟  
جواب آیا کہ:

”أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِالْجَارِيَةِ وَشَرَطَ عَلَيْهِمَا أَنْ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَسَبْحَانَ مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي قُدْرَتِهِ شَرْطَ عَلِيٍّ الْجَارِيَةِ شَرْطَ عَلِيٍّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ هَذَا مَا لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَكُونَ وَجِثَ عَرْضٍ فِي هَذَا الشَّكِّ، وَلَيْسَ يَعْرِفُ الْوَقْتُ الَّذِي آتَاهَا فِيهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِمُوجِبٍ لِبَرَاءَةِ فِي وَلَدِهِ وَأَمَّا إِعْطَاءُ الْمَأْتَمِي دِينَارٍ وَخِرَاجِهِ مِنَ الْوَقْتِ فَالْمَالُ مَالُهُ فَعَلَّ فِيهِ مَا أَرَادَ۔“

ترجمہ جواب: وہ شخص جس نے کینز کو اس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اُس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ شرط تو کینز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی۔ اب رہ گیا اس فرزند کو دو سو دینار دینا اور اسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا، تو جائیداد تو اُس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔

### دُعَاءُ بَرَزَانَةَ غَيْبَتِ إِمَامِ زَمَانَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۱۸)

ابو محمد حسن بن محمد مکتب کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوعلیٰ ہمام نے اس دُعَا کی روایت کی اور کہا کہ شیخ قدس اللہ روحہ نے اس دُعَا کو املا کر لیا اور فرمایا کہ یہ دُعَا پڑھا کر وہ:

#### — دُعَاءُ —

اللَّهُمَّ عَرَّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْنِي  
لے اللہ (پروردگار) تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے معرفت نہ دی  
نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ رَسُوكَ۔

اپنی ذات کی تو میں تیرے رسول کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔

اللَّهُمَّ عَرَّفْنِي رَسُوكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْنِي رَسُوكَ  
پروردگار، لے اللہ! مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت  
لَمْ أَعْرِفْ حَجَّتَكَ۔

نزدی تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔

اللَّهُمَّ عَرَّفْنِي حَجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْنِي حَجَّتَكَ  
پروردگار، لے اللہ! تو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت  
ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي۔

نزدی تو میں اپنے دین سے گمراہ و بے دین ہو جاؤں گا۔

اللَّهُمَّ لَا تُكْمِتْنِي مِثْنَةَ جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي  
پروردگار، لے اللہ! تو مجھے جاہلیت کی موت نہ مارنا۔ اور میرے دل کو سمجھ نہ ہونے  
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي۔

دینا جبکہ تو نے مجھے ہدایت دی ہے۔

اللَّهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي لِبُؤْلَايَةِ مَنْ قَرَضْتَ طَاعَتَهُ  
 پروردگار! لے اللہ! جس طرح تو نے میری ہدایت فرمائی اپنے رسول کے بعد اپنے ان والیان امر کی  
 عَلَيَّ مِنْ وُلاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُولِكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 طرف جن کی اطاعت مجھ پر فرض ہے چنانچہ میں تیرے والیان امر جناب امیر المؤمنین و  
 حَتَّى وَالْبَيْتِ وَوِلاةِ أَمْرِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَ  
 سے (درود و سلام ہو تیرا ان پر) تو لا رکھتا ہوں اور امام حسن و  
 الْحُسَيْنِ وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوسَى وَ  
 امام حسین سے اور علی اور محمد باقر سے اور جعفر صادق اور موسی کاظم سے اور  
 عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ  
 امام علی رضا اور محمد تقی سے اور علی نقی و حسن عسکری سے اور حجت قائم  
 الْمُهَدِّيَّ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

امام مہدی سے تیری رحمتیں نازل ہوں ان سب حضرات پر۔  
 اللَّهُمَّ فَتَبَيَّنْ عَلِيَّ وَبَيْنَكَ وَاسْتَعْمَلْنِي  
 پروردگار! لے اللہ! پس تو مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور مجھے عمل کی توفیق بخش  
 بِطَاعَتِكَ وَ لَيْتَ قَلْبِي يُولِي أَمْرَكَ وَ  
 رکھ اپنی اطاعت کے ساتھ اور میرے دل کو نرم رکھ اپنے ولی امر کے لیے اور  
 عَافِيَتِي مِمَّا امْتَحَنْتُ بِهِ خَلْقَكَ وَ تَبَيَّنْ  
 مجھے اپنی مخلوق کی طرف سے آزمائشوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے ثابت قدم رکھ  
 عَلَيَّ طَاعَتِهِ وَ لِي أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنَّا خَلْقَكَ  
 اپنے اس ولی امر کی اطاعت پر جس کو تو نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے  
 فَبِأَذْنِكَ غَابَ عَنَّا هَرَبُكَ وَ أَمْرَكَ يَنْتَظِرُ  
 پس وہ تیرے حکم و اجازت سے تمام لوگوں سے غائب ہے اور تیرے حکم کے منتظر ہیں  
 وَ أَنْتَ الْعَالِمُ غَيْبِ مَعَكُمْ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلَاحُ  
 اور تجھے کون بتانے والا ہے تو خود ہی عالم ہے کہ تیرے ولی امر کے لیے اذن ظہور  
 أَمْرٍ وَ لِيكَ فِي الْأَذْنِ لَهُ ، بِالظُّهْرِ أَمْرٌ وَ كَشَفَ سِرَّهُ  
 دنیا میں کب مناسب ہے۔ (اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ) امر اور زار کب ظاہر ہونا چاہیے

وَ صَبَّوْنَ عَلَيَّ ذَلِكَ حَتَّى لَا أَحِبَّ تَعْمِيلًا بِمَا أَحْبَبْتَ  
 اور تجھے صبر عطا فرما تاکہ میں اس امر کے ظہور کو جلدی نہ چاہوں جس کو تو نے مؤخر کیا  
 وَ لَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَ لَا اكْشَفْ عَمَّا سَتَرْتَهُ  
 اور جس امر کو تو جلدی چاہتا ہے اس میں تاخیر نہ چاہوں۔ اور نہ ظاہر کروں جس کو تو نے چھپایا ہے  
 وَ لَا أَبْحَثْ عَمَّا كَتَمْتَهُ وَ لَا أَنْزِعْكَ فِي تَذَلُّلِكَ  
 اور نہ تلاش کروں اس کو جسے تو پوشیدہ رکھا ہے۔ اور تیری تدبیر پر بحث نہ کروں۔  
 وَ لَا أَقُولُ لِمَ وَ كَيْفَ ؟ وَ مَا بَالُ وَلِيٍّ أَمْرًا لَلَّهِ لَا يَنْظُرُ ؟  
 اور یہ نہ کہوں کہ یہ کیوں ہے اور کیسے ہے ؟ اور ولی امر الہی کیوں ظہور نہیں فرماتے  
 وَ قَدْ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجُورِ ، وَ أَوْصُنْ أُمُورِي  
 حالانکہ زمین تو ظلم و جور سے بھر چکی ہے۔ . . . اور میں سپرد کروں اپنے امور  
 كُنْهَا إِلَيْكَ

کُلِّ کے کل تیری طرف۔  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيْبِنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا  
 (پروردگار! لے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے ولی امر کی زیارت کا شرف بخش دے  
 نَافِذًا لِأَمْرِكَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ لَيْثِ السُّلْطَانِ وَ  
 تاکہ میں دیکھوں کہ وہ تیرے حکم کو نافذ فرما رہے ہیں۔ یہ جانتے چکے کہ تو ہی سلطان ہے اور  
 الْقُدْرَةَ وَ الْبُرْهَانَ وَ الْحُجَّةَ وَ الْمَشِيئَةَ وَ الْإِرَادَةَ  
 تو ہی صاحب قدرت و برہان و حجت و مشیت و ارادہ  
 وَ الْحَوْلَ وَ الْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذَلِكَ بِي وَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ  
 اور طاقت اور قوت ہے۔ لہذا تو میرے لیے اور تمام مؤمنین کے لیے ایسا کر دے  
 حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَ لِيَّتِكَ ظَاهِرًا الْمَقَالَةَ وَ أَضْحَ الدَّلَالَةَ  
 تاکہ ہم لوگ تیرے ولی امر کو ظاہر نہ ظاہر بولتے ہوئے واضح طور پر پہچان سکیں کہ تیرے  
 هَادِيًا مِنَ الضَّلَالَةِ ، شَافِيًا مِنَ الْجَهَالَةِ ،  
 لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لاتے ہوئے، جہالت سے بچا کر نکالتے ہوئے دیکھیں۔  
 أَبْرَزُ يَا رَبِّ مَشَاهِدَهُ وَ تَشَيْتُ قَوَاعِدَهُ وَ اجْعَلْنَا مِنْ  
 لے میرے پروردگار! تو ان کے مشاہد کو نمایاں کر، اور ان کے قواعد کو استوار کر اور ہمیں تراز دان  
 لوگوں میں

تَقَرُّ عَيْنِنَا بِرُؤْيَيْهِ ، وَاقْمَنَا بِخِدْمَتِهِ وَتَوْفِقًا  
 جو ان کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور مجھے ان کی خدمت پر قائم رکھ اور مجھے تُو  
 عَلٰی مِلَّتِهِ ، وَاحْتِشُرْ نَافِي دُؤْمَرَتِهِ ۔

وہ ان ہی کی ملت پر اور میں ان ہی کے زمرے (گروہ) میں مشغول فرما۔  
 اللَّهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَاَنْشَأْتَ  
 پروردگار! لے اللہ! تو ان (دلدار) کو محفوظ فرما ان تمام چیزوں کے شر سے جنہیں تو نے پیدا کیا اور  
 وَصَوَّرْتَ ۔  
 (جنہیں) جسے تو نے پالا جسے تو نے ایجاد کیا، جس کی تو نے صورت بنائی۔

وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ  
 اور تو ان کی حفاظت فرما ان کے سامنے سے اور ان کے پشت سے اور ان کے دائیں جانب  
 وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ  
 اور ان کے بائیں جانب اور ان کے اوپر سے اور ان کے نیچے سے  
 بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيحُ مِنْ حَفِظْتَهُ بِهِ  
 اور تو اپنی اس حفاظت سے کام لے جس کے بعد کسی کو کوئی اسباب وگزند نہیں پہنچ سکتا  
 وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّتَ رَسُولِكَ ۔

اور ان کی حفاظت کر کے تو اپنے رسول اور اپنے رسول کے وصی کی حفاظت فرما۔  
 اللَّهُمَّ وَمَدِّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي اَجَلِهِ  
 پروردگار! لے اللہ! تو ان جناب کی عمر دراز فرما اور ان کی مدت حیات کو زیادہ فرما  
 وَاعِنَهُ عَلٰی مَا اَوْلَيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ  
 اور وہ ذمے داریاں جو آنجناب کو تو نے سپرد کی ہیں ان میں ان کی اعانت فرما  
 وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَاِنَّهُ الْهَادِي الْمُهْدِي

(پروردگار) اور ان کی بزرگی میں اضافہ فرما کیونکہ وہی ہادی ' ہدی  
 الْقَائِمُ الْمُهْتَدِي الطَّاهِرُ الشَّقِيُّ الشَّقِي الرَّكِي  
 قائم مہتدی ، پاک و پاکیزہ (طاہر) صاحب تقوی ، پاکیزہ اور نیک  
 الرَّضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَهِدُ الشُّكُورُ ۔  
 راضی بردبار خدا صبر کرنے والے ، دین میں کوشش کرنے والے ، بہت شکر کرنے والے ہیں

اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِيْنَ لِطَوْلِ الْأَمْدِ فِي غَيْبَتِهِ  
 پروردگار! لے اللہ! اگر تُو کی مدت غیبت طویل ہو چکی ہے اور اُنکی کوئی خبر بھی نہیں ہو چکی  
 وَانْقِطَاعِ خَبْرِهِ عَنَّا

اس کے باوجود ہمارے یقین کو (جو ان کے بارے میں ہے) ہم سے سلب نہ کر لینا۔  
 وَلَا تَسْلُبْنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْإِيْمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ الْيَقِيْنَ  
 اور ان کے ذکر ان کے انتظار ان پر ایمان ان کے ظہور پر پختہ یقین  
 فِي ظُهُورِهِ وَالذِّعَاءُ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ

اور ان کے لیے دعاء اور ان پر رُود کو ہم سے نہ بھلا دینا۔  
 حَتَّى لَا يَقْنَطُنَا طَوْلُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِيَامِهِ  
 تاکہ ان کی طویل غیبت کی وجہ سے ان کے ظہور و قیام سے ہم لوگ مایوس نہ ہو جائیں۔  
 وَيَكُوْنُ يَقِيْنِنَا فِي ذَالِكَ كَيْفِيَّتِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ

اور ان کے ظہور پر ہمارے یقین بالکل ویسا ہی رہے جیسے رسول اللہ کی بعثت اور  
 وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ تَوْقَاتُونَا  
 جیسا کہ تیری وحی اور تیری تنزیل پر ہم لوگوں کا یقین ہے اور ہمارے قلوب کو قوت  
 عَلٰی الْإِيْمَانِ بِهِ حَتَّى تَسَلِّتَ بِنَا عَلٰی يَدِهِ مِنْهَا ج  
 عطا فرما ان پر ایمان رکھنے کے سلسلے میں تاکہ تو ان کے ہاتھوں میں راہ ہدایت  
 الْمُهْدِي وَالْمَحْجَّةَ الْعَظْمَى وَالطَّرِيْقَةَ الْوَسْطَى  
 اور حجت عظمی اور میانہ روی و طریقہ وسطی پہنچائے۔

وَقُوْنَا عَلٰی طَاعَتِهِ ، وَتَيْتِنَا عَلٰی مَشَايِعَتِهِ  
 پروردگار! تو ہم لوگوں کو آنجناب کی اطاعت کی قوت عطا فرما اور ان کی پیروی میں نایب ثابت قدم رکھ  
 وَاجْعَلْنَا فِي حَرْبِهِ وَأَعْوَابِهِ وَأَنْصَارِهِ وَالرَّاضِيْنَ  
 اور ہمیں آنجناب کے گروہ اور ان کے اعوان و انصار میں شامل فرما اور یہ کہ ہم ان کے ہر اعدا میں  
 بِفِعْلِهِ وَلَا تَسْلُبْنَا ذَالِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا  
 راضی رہیں۔ اور یہ سب نہ تو ہم لوگوں سے ہماری زندگی میں سلب نہ کر نہ وقت وفات  
 حَتَّى تَسُوْفَانَا وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ شَاكِرِيْنَ وَلَا نَاكْثِرِيْنَ وَلَا  
 تاکہ جب ہمیں موت آئے تو اس وقت بھی ان کے متعلق نہ کوئی شک رکھیں نہ شبہ رکھیں نہ ان کے  
 مُؤْتَايِيْنَ وَلَا مَكْذِبِيْنَ ۔ عہد کو توڑیں نہ ان کی تکذیب کریں۔

اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ  
(پروردگار) یا اللہ! تو آنجناب کے ظہور و فرج و کشادگی میں تعجیل فرما اور اپنی نصرت انکی تائید فرما  
وَأَنْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَدَمِّمْ عَلِيَّ مَن  
اور ان کی نصرت کرنے والوں کی نصرت فرما ان کو چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور جو لوگ ان کی

نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ  
دشمنی پر کرتے ہوں اور ان کی تکذیب پر آمادہ ہوں ان کو نیست و نابود کر دے  
وَأُظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَأُمِتَّ بِهِ الْجَوْرَ

اور آنجناب کے ذریعے سے حق کو ظاہر فرما اور ظلم و جور کو ان کے ذریعے سے مٹا دے  
وَأَسْتَنْقِذَ بِهِ عِبَادَكَ الْمُتَّوَمِنِينَ مِنَ الدَّلِيلِ  
اور آنجناب کے ذریعے سے مومنین کو ذلت و رسوائی سے رہائی کرا دے۔

وَأَنْعَشَ بِهِ الْفِتْلَانَ وَاقْتُلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ الْكَافِرَةَ  
اور ان جناب کے ذریعے سے شہروں کو آباد و نشاد کرے اور جاہلوں اور کافروں کو ان سے قتل کرا دے  
وَأَقْصِمَ بِهِ رُؤُوسَ الرِّضَالَةِ وَدَلَّلَ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ  
اور ان کے ذریعے سے گمراہیوں کے سر کھلی دے اور ان کے ذریعے سے جباروں اور  
کافروں کو ذلیل کرا دے

وَأَبْرَ بِهِ الْمُنَافِقِينَ وَالسَّاجِدِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ  
اور تمہیں نہیں کرا دے ان جناب کے ذریعے سے منافقوں اور سبت کو توڑنے والوں اور تمام مخالفوں  
وَالْمُتَحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَعَارِبِهَا وَبِحَرْبِهَا وَبِرَمَاهَا  
اور تمام ملحدوں کو برابر کرا دے خواہ وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں خواہ وہ تریں ہوں یا  
وَسَهْلَيْهَا وَجَبَلَيْهَا، حَتَّى لَا تَدْعَ مِنْهُمْ دِيَارًا - وَلَا  
خشکی میں، خواہ وہ میدانوں میں ہوں یا وہ پہاڑوں پر حتیٰ کہ ان کا کوئی گھر باقی نہ رہے اور  
تَبْقَى لَهُمْ آثَارًا وَتُظْهِرَ مِنْهُمْ بِلَادَكَ  
ان کا نام و نشان تک نہ رہنے دے اور ان سے اپنے شہروں کو پاک کر  
وَأَشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ

اور ان لوگوں کو برابر کر کے اپنے بندوں کے دلوں کو شفا بخش۔

وَجَبَّ ذِيهِ مَا امْتَحَا مِنْ دِينِكَ  
اور آنجناب کے ذریعے سے تیرے دین سے جو محو کر دیا گیا ہے اس کی تجدید فرما۔

وَأَصْلَحَ بِهِ مَا بَدَّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغَيَّرَ مِنْ سُنَّتِكَ  
اور تیرے احکامات میں جو تبدیلی کی گئی ہے اور تیری سنت میں جو تغیر کیا گیا ہے ان جناب کے  
ذریعے سے ان سب کی اصلاح فرما۔

حَتَّى يَعُودَ دِينِكَ بِهِ وَعَلَى يَدِهِ عَضًا جَدِيدًا صَحِيحًا  
یہاں تک کہ تیرا دین ان جناب کے ذریعے سے پھر سے پلٹ آئے جدید اور صحیح انداز میں،  
لَا عَوَجَ فِيهِ وَلَا بَدْعَ مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بَعْدَ لَيْلِهِ  
اس طرح کہ اس میں نہ کوئی کجی ہو اور نہ اس کے ساتھ کوئی بدعت ہو، یہاں تک بچ جائے ان کے  
رَيْذَانِ الْكَافِرِينَ -

عدل و انصاف کی وجہ سے کافروں کی بھڑکائی ہوئی آگ۔

فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَحْلَصَتْهُ لِنَفْسِكَ

اس لیے کہ بلاشبہ وہ تیرے ایسے عبد ہیں کہ جنہیں تو نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے  
وَأَرْتَضِيَتْهُ لِنُصْرَةِ دِينِكَ وَأَصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ  
اور تو نے ان جناب کو اپنے دین کی نصرت کے لیے پسند فرمایا ہے اور اپنے علم کیلئے ان کو چنا ہے  
وَعَصَيْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَدَأْتَ مِنَ الْعُيُوبِ  
اور تو نے ان جناب کو گناہوں سے پاک اور عیوب سے دور رکھا ہے

وَأَطْلَعْتَهُ عَلَى الْعُيُوبِ، وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

اور تو نے ان جناب کو اپنے غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا ہے اور ان پر اپنا انعام کیا ہے  
وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرَّجْسِ وَنَقَيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ -

اور تو نے ان جناب کو ہر جیس سے پاک رکھا ہے اور ہر نجاست و پلیدیگی سے دور ہی رکھا ہے۔

اللَّهُمَّ فَضِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى آيَاتِهِ الْاَوْثَمَةَ الطَّاهِرِينَ وَ  
پروردگار) اے اللہ! اب تو ان جناب پر رحمت نازل فرما اور ان کے آباء و ائمه طاہرین اور

عَلَى شَيْعَتِهِمُ الْمُتَّحِبِينَ وَبَدِّمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ أَفْضَلَ  
ان کے منتخب شیعوں پر۔ اور ان کی امیریں اس سے بھی زیادہ پوری کر حتیٰ انھیں

مَا يَأْمَلُونَ - وَاجْعَلْ ذَلِكَ مَثَاخِلًا مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ  
پوری ہونے کی امید ہے۔ اور ہماری اس دُعا کو بالکل خالص شک و شبہ سے پاک

شُبُهَةً وَرِيَاءً وَسَمْعَةً حَتَّى لَا تُرِيدَ بِهِ عَيْتُكَ

اور ریا و شہرت سے میرا فرار دے تاکہ تم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں

وَلَا تَطْلُبْ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ -

اور ہم تیری رضا کے علاوہ اور کچھ نہ چاہیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقَدْ نَبِينَا وَغَيْبَتَ وَرَيْبَنَا  
(پروردگار!) اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبی کے جدا ہونے کی تجھ سے شکایت کرتے ہیں اور اپنے ولی (میرے  
وَ شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَ وَقُوعَ الْفِتَنِ رَبَّنَا)

کی غیبت کی، اور زمانے کی سختیوں کی، اور بہترین فتنوں کے برہاسونے کی،

وَ تَطَاهَرَ الْأَعْدَاءِ وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدَدِنَا

اور دشمنوں کے غلبے کی، اعداء کی کثرت اور زیادتی کی، اور اپنی تعداد میں کمی کی (شکایت کرتے ہیں)

اللَّهُمَّ فَزَيِّجْ ذَلِكَ بِفَتْحِ مَنَّا تَعَجَّلَهُ وَ بَصْبِرِ

(پروردگار!) اے اللہ! اپنی طرف سے اُن کی کشادگی کو جلد کھول دے اور اپنی طرف سے عطا کردہ

مِنْكَ تَيْسْرَةً وَ إِمَامَ عَدْلٍ تَظْهَرُهُ إِلَهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ

صبر کے ذریعے سے آسانی پیدا کر دے اور امام عادل کو ظاہر فرمائے جو ہر حق عالمین کے پروردگار ہے

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذِنَ لِيَوْمِيكَ فِي إِظْهَارِ

(پروردگار!) اے اللہ! ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو اپنے ولی (عصر) کو اذن دیکر کہہ دے

عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَ قَتْلِ عَدَائِكَ فِي بِلَادِكَ

بنیوں پر تیرے عدل کا اظہار کریں۔ اور تیرے شہروں میں تیرے دشمنوں کو قتل کریں۔

حَتَّى لَا تَدْعَ لِلْجَوْرِ دَعَاةَ إِلَّا قَضَيْتَهَا وَلَا بَيْتَةَ

یہاں تک کہ ظلم و جور کے کسی ستون کو بغیر گرائے ہوئے، اور اُس کی کسی عمارت کو بغیر

إِلَّا أَقْبَيْتَهَا وَلَا قُوَّةَ إِلَّا أَوْهَنْتَهَا وَلَا رَكْنَا إِلَّا هَدَيْتَنَا

سما کر کیے ہوئے، اور کسی قوت کو بغیر کمزور کیے ہوئے، اور نہ کسی رکن کو بغیر ڈھلے

وَلَا حُدًّا إِلَّا فَالَّتْ، وَلَا سَلَا حًا إِلَّا كَلَّتْ، وَلَا نَابِيَةَ

ہوئے، اور نہ کسی تلوار کی دھار کو بغیر کندھ کیے ہوئے، اور نہ کسی اسلحہ کو بغیر ناکارہ کیے ہوئے

إِلَّا نَكَّسْتَهَا، وَلَا شَجَاعًا إِلَّا أَقْبَلْتَهُ

اور نہ کسی جھنڈے کو بغیر سرنگوں کیے ہوئے، اور نہ کسی بہادر کو بغیر قتل کیے ہوئے

وَلَا حَيًّا إِلَّا حَذَّ لَتَهُ

اور نہ کسی لشکر کو بغیر شکست دیے ہوئے چھوڑیں۔

إِدْرِهِمْ يَا كَيْتَ بِحَجْرِكَ الدَّارِجِ وَ اضْرِبْ بِهِمُ سَيْفِكَ الْفَالِقِ

اے میرے پروردگار! تو اُن (دشمنوں) پر اپنا پتھر برسسا۔ اور اپنی تیز تلوار سے اُن پر ضرب لگا

وَ بِبِاسِكَ الَّذِي لَا يَرُدُّ عَنْ الْقَوْمِ الْمَجْرِمِينَ

اور اُن پر اپنا ایسا حملہ کر جو مجرم قوم سے کبھی پسپا نہ کیا جاسکے۔

وَ عَذَابِ عَدَاؤِكَ وَ أَعْدَاءِ دِينِكَ وَ أَعْدَاءِ رَسُولِكَ

اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر اور اپنے دین کے دشمنوں پر اور اپنے رسول کے دشمنوں پر

بِيَدِ وَ لِيْلِكَ وَ آيِدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ -

اپنے ولی (عصر) کے ہاتھ سے اور اپنے مومن بندوں کے ہاتھوں سے۔

اللَّهُمَّ اكْفِ وَ لِيْلِكَ وَ حُجَّتِكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ

(پروردگار!) اے اللہ! تو اپنے ولی اور اپنی زمین میں اپنی حجت کی حفاظت کر اُن کے دشمن کے

وَ كَدِّ مَنْ كَادَهُ وَ أَمْكُرِ بَيْنَ مَكْرَبِهِ

خوف سے۔ اور جو اُس سے کید و مکر کرے تو بھی اُس کید کو اور جو اُس مکر کرے تو بھی

وَ اجْعَلْ دَائِرَةَ السُّوءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا

اُس سے مکر کر۔ اور اُن سے بُرائی کا ارادہ کرے تو اُسے دائرہ مصائب میں گرفتار کر

وَ اقْطَعْ مَا دَتَهُمْ وَ أَرْعَبْ بِهِ قُلُوبَهُمْ

اور اُن کی بنیادوں کو قطع کر دے اور اُن کے قلوب پر آنجناب کا رعب بٹھادے

وَ ذَلِّزِلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَ خُدْهُمْ جَهْدَةً وَ بَعَثْهُ

اور اُن کے قدموں کو لرزش پیدا کر دے اور اُنہیں ظاہر اور باطنی طور پر گرفت میں لے

شِدَّةً عَلَيْهِمْ عِقَابِكَ وَ أَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ

اُن پر اپنا شدید عذاب کر اور اُنہیں اپنے بندوں میں رُسوا کر

وَ الْعَنْهُمْ فِي بِلَادِكَ وَ أَسْلَنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ

اور اُن کے اوپر اپنے شہروں میں لعنت برسوا اور اُنہیں جہنم کے نیچے والے درجے میں ڈال

وَ احْطُ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَ أَصْلَهُمْ نَارًا وَ احْشِ

اور اُن کیلئے اپنے عذاب کو بہت سخت کر دے اور اُن کو جہنم میں جلا دے اور اُن کے

قُبُورِ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَ أَصْلَهُمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ

مردوں کی قبروں کو آتش جہنم سے بھر دے اور اُنہیں جہنم کی میں جھونک دے کیونکہ انہوں نے

أَصَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَذَلُّوا عِبَادَكَ  
 نماز کو ضائع کیا اور اپنے خواہشات کی پیروی کی اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔  
 اللَّهُمَّ وَأَحِبُّ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ ، وَأَرِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا  
 (پروردگار) اے اللہ! تو اپنے ولی (عمر) کے ذریعے سے قرآن میں روح تازہ چمک اور ہمیں اس کا  
 لَاظْلَمَةَ فِيهِ ، وَأَحِبُّ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ  
 وہ سرور نور دکھا جس میں ظلمت نام کو نہ ہو۔ اور ان کے ذریعے سے مردہ دلوں کو زندہ کر  
 وَأَشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوُغُورَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ  
 اور ان کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کی آگ کو بجھا۔ اور لوگوں کے مختلف خیالات کو حتیٰ جمع  
 عَلَى الْحَقِّ ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ وَالْمُعْطَلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْلَلَةَ  
 کرے۔ اور ان کے ذریعے سے معطل حدود اور غیر موثر کیے ہوئے احکام کو پھر سے قائم کر دے  
 حَتَّى لَا يَبْقَى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ  
 تاکہ کوئی حق بغیر ظاہر ہوتے باقی نہ رہ جائے اور کوئی عدل بغیر نمایاں ہوتے نہ رہے  
 وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمِمَّنْ يَقْوَى سُلْطَانَهُ  
 اور پروردگار ہمیں آنجناب کے اُن اعوان میں فرار دے جن سے آنجناب کی سلطنت کو تقویت ملے  
 وَالْمُسْتَمِرِّينَ لِأَمْرِهِ وَالرَّاضِيَيْنَ بِفِعْلِهِ  
 اور جو آنجناب کے حکم کو جاری کرنے والے ہیں اور ان کے ہر فعل پر راضی ہوں گے  
 وَالْمُسْتَبِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمِمَّنْ لَاحْتِاجَةٌ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ  
 اور ان کے احکامات کو تسلیم کریں گے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرما جن کو تقیہ کی ضرورت نہ  
 مِنْ خَلْقِكَ۔  
 رہے گی تیری مخلوق میں۔

أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ السُّوْرَ وَتَجِيبُ الْمُضْطَرَّ  
 اے میرے پروردگار! تو مصیبتوں کو مٹاتا ہے اور تو ہی قبول کرتا ہے جب مضطر  
 إِذَا دَعَاكَ وَتَنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ  
 تجھ سے دعا کرتا ہے۔ اور تو ہی اُسے کربِ عظیم (بڑی مصیبت) سے نجات دیتا ہے  
 فَانْكَشِفِ السُّرَّ عَنْ وَبَلِّغْ وَأَجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ  
 لہذا تو اپنے ولی (عمر) کی مصیبت کو دور کر۔ اور ان کو فرار دے اپنا خلیفہ اپنی  
 فِي أَرْضِكَ كَمَا صُنَّتَ لَهُ۔ زَمِينٍ بِرَحْمِنٍ كَأَوْصَا مِنْ بَابِهِ۔

اللَّهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ خَصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ  
 (پروردگار) اے اللہ! اور تو ہمیں آلِ محمد کے مخالفین میں قرار نہ دینا  
 وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ

اور (پروردگار!) تو ہمیں آلِ محمد کے دشمنوں میں شمار نہ کرنا  
 وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْعَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
 اور (پروردگار!) تو مجھے اُن لوگوں میں شامل نہ کر جو آلِ محمد سے بغض و عداوت رکھنے والے ہیں  
 فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ فَأَعِزَّنِي  
 پس بلاشبہ میں اس بات سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس لیے تو مجھے پناہ دے  
 وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَأَجِزْنِي۔

اور میں تیرا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بچالے اور مجھے اجر عطا فرما۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي  
 (پروردگار) اے اللہ! تو محمد و آلِ محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مجھے شامل فرما (قرار دے)  
 بِهِمْ فَإِنَّ عَيْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ  
 اُن کے صدقے سے اپنے نزدیک کامیاب، دنیا اور آخرت میں۔ اور  
 مِنْ الْمُقَرَّبِينَ۔  
 مجھے (اپنے) مقرب بندوں میں (شامل کرے)۔ (قرار دے۔)  
 (اکمال الدین)

### ۱۹) عمری اور اُن کے فرزند کے نام

کتاب "اکمال الدین" میں مرقوم ہے کہ شیخ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
 سعد بن عبداللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توحین عمری  
 اور اُن کے فرزند رضی اللہ عنہما کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے:-

" وَفَقَّ كَمَا اللَّهُ لِعَاطَتِهِ ، وَثَبَّتْ كَمَا عَلَى دِينِهِ ، وَأَسْعَدَ كَمَا  
 بِسُدْرَتِهِ ، انْتَهَى إِلَيْنَا مَا ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْمِشْمَمَ أَخْبَرَ كَمَا مِنْ  
 الْمُخْتَارِ ، وَمَنَاظِرَتَهُ مِنْ لَقِي ، وَاحْتِجَاجَهُ بِأَنْ لَا يَخْلَفَ غَيْرَ  
 جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ وَتَصَدِيقَهُ بِآيَاهِ وَفَهْمَتِ جَمِيعَ مَا كَتَبْتُمْ بِهِ  
 مِمَّا قَالِ



فانه عز وجل يقول:

"الَّذِي أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يَبْتَزُّكُوهُ أَنْ يَقُولُوا  
أَمْثَلًا وَهُمْ لَا يُفْقَهُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) کیف يتساقطون في الفتنه و يترددون في الحيرة ، و  
ياخذون يميناً و شمالاً فارقوا دينهم أم ارتابوا أم عاندوا  
الحق أم جهلوا ما جاءت به الروايات الصادقة و الاخبار  
الصحيحة ، أو عملوا ذلك فتناسوا ، أما تعلمون أن الأرض  
لا تخلو من حجة إما ظاهراً و إما مخموراً ، أو لم يعلموا  
انتظام آياتهم بعد نبينهم صلى الله عليه و سلم إلى الحق  
والى طريق مستقيم -

(۳) كان نوراً ساطعاً و قمرًا زهراً ، اختار الله عز وجل له  
ما عشه ، فمضى على منهاج آباءه عليه السلام أخذوا النحل بالنحل  
على عهد عمده و وصية أوصى بها إلى وصي ستره الله عز  
وجل يا مرء إلى غاية و أخفى مكانه بمشيئته للقضاء السابق  
القدر النافذ و فينا موضعه و لنا فضله و لو قد اذن الله  
عز وجل فيما قد منعه و أزال عنه ما قد جرى به من  
حكمه لآراهم الحق ظاهراً بأحسن حلية ، و ابين دلالة  
و أوضح علامة و لا يان عن نفسه و قام بحجته و لكن  
اقدار الله عز وجل لا تغالب و إرادته لا ترد و توفيقه لا يسبق -

(۴) فليدعوا عنهم آساع السوي ، و ليقيموا على أصلهم  
الذي كانوا عليه ، و لا يبحثوا عما ستر عنهم فإشتموا و لا  
يكشفوا ستر الله عز وجل فيندموا ، و ليعلموا أن الحق  
معنا و فينا ، لا يقول ذلك سوانا إلا كذاب مفتر و لا يدعيه  
غيرنا إلا ضال غوي فليقتصروا منا على هذه الجملة دون  
التفسير ، و يقنعوا من ذلك بالتعريض دون التصريح انشاء الله

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور تمہیں اپنے دین پر

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی  
جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ تمہی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے  
مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے  
سوا کو ظلمت نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور  
میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے  
کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن نعتوں سے اللہ بچائے ، اللہ عزوجل  
خود ارشاد فرماتا ہے :

"الَّذِي أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يَبْتَزُّكُوهُ أَنْ يَقُولُوا أَمْثَلًا  
وَهُمْ لَا يُفْقَهُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

"ان لام ہم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے  
کہ ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔"

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے  
ہیں کبھی دلہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا  
اس میں انھیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو سچی روایات  
اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر فسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا  
ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظالم ہو  
یا پوشیدہ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے امت کا سلسلہ ایک کے  
بعد ایک ہی یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک  
پہنچا اور وہ اپنے آباؤ کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور حلال مستقیم کی طرف لوگوں کی  
ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے پہاں  
کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباؤ کرام کے دستور کے بالکل مطابق  
اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عزوجل نے ایک مدت  
تک کے لیے چھپایا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے  
سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے  
ہاں اگر اللہ عزوجل کا اذن ہوتا جس کے لیے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ  
حکم کو ختم کر دیتا ، تو میں حق کو سب سے بہتر شکل میں ظاہر کر دیتا اور اس کی علامات و دلائل کو

واضح کر دیتا، لیکن قضا و قدر الہی کبھی کبھی نہیں اور اُس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے اُن سے پوشیدہ رکھا ہے اُس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار نہ ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پرے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں نامد ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر و تفصیل میں نہ جاؤ جو کچھ اشارہ کہا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تفریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

### ۲۰ ایمان ابوطالب بحساب حمل

محمد بن مظفر مہری نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابوطالب حمل کے حساب سے اسلام لائے تھے اور اپنے ہاتھ کی گریہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

إِنَّهُ أَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

- الف سے مراد ۱
- ل سے مراد ۳۰
- ہ سے مراد ۵
- الف سے مراد ۱
- ح سے مراد ۸
- د سے مراد ۴
- ج سے مراد ۲
- و سے مراد ۶
- الف سے مراد ۱
- د سے مراد ۴ = جس کا مجموعہ ۶۳ ہوتا ہے۔

### ۲۱ حضرت امام زمانہ کی طرف سے توثیح جعفر بن علی کا دعویٰ امامت اور

راویوں کی ایک جماعت نے تلخیصی سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسدی سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ اُن کے پاس ایک مرتبہ اُن کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ جعفر بن علی نے اُن کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ احمد بن اسحاق نے کہا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب زمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لٹا دیا تو انجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذت درجہ، واحاطت معرفتی بجمیعہ ما تضمنہ علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطا فیہ، ولو تبدرتہ لوقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمداً الا شریک لہ علی احسانہ ائینا وفضلہ علینا، اَبی اللہ عزوجل للحق الا اتماماً وللباطل الا زهوفاً، وهو شاهد علی ما اذکر، ولو علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لاریب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لمد یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذممة وسابین لکذممة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲) یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثاً ولا اھملھم سُدی، بل خلقھم بقدرتہ، وجعل لھم اسماعاً واربصاراً وقلوباً والبابا، ثم بعث الیھم النبیین علیھم السلام مبشرین ومنذرین، یا مرونھم بطاعته

فانه عز وجل يقول :  
 " اَلَمْ اَحْسِبِ النَّاسَ اَنْ يَّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا  
 اَمْثًا وَّهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ " (سورة عنكبوت آیت ۲)  
 (۲) كيف يتساقطون في الفتنة و يترددون في الحيرة ، و  
 ياخذون يميننا و شمالاً فارقوا دينهم أم ارتابوا ام عاندوا  
 الحق أم جهلوا ما جاءت به الروايات الصادقة و الاخبار  
 الصحيحة ، أو عملوا ذلك فتناسوا ، أما تعلمون أن الأرض  
 لا تخلو من حجة إما ظاهراً و إما مغموراً ، أولم يعلموا  
 انتظام آتيتهم بعد نبينهم صلوات الله على سيدى الى الحق  
 و الى طريق مستقيم -

(۳) كان نوراً ساطعاً و قمرًا زهراً ، اختار الله عز وجل له  
 ما عنده ، فمضى على منهاج آباءه عليهم السلام و أخذوا النحل بالتعل  
 على عهد عمده و وصية أوصى بها الى وصى ستره الله عز  
 و جل بامر ال غاية و أخفى مكانه بمشيئته للقضاء السابق  
 القدر النافذ و فينا موضعه و لنا فضله و لو قد اذن الله  
 عز وجل فيما قد منعه و أزال عنه ما قد جرى به من  
 حكمه لأراهم الحق ظاهراً بأحسن حلية ، و ابين دلالة  
 و أوضح علامة و لا بان عن نفسه و قام بحجته و لكن  
 اقدار الله عز وجل لا تغالب و إرادته لا ترد و توفيقه لا يسبق -

(۴) فليدعوا عنهم اتباع الرسمى ، و ليقيموا على أصلهم  
 الذى كانوا عليه ، و لا يبحثوا عما ستر عنهم فإثموا و لا  
 يكشفوا ستر الله عز وجل فيندموا ، و ليعلموا أن الحق  
 معنا و فينا ، لا يقول ذلك سوانا الا كذاب مفتر و لا يدعيه  
 غيرنا الا ضال غوى فليقتصروا منا على هذه الجملة دون  
 التفسير ، و يقنعوا من ذلك بالتعريض دون التصريح الشاء الله

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی  
 جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ بیٹھی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے  
 مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے  
 سوا کو خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور  
 میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے  
 کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عزوجل  
 خود ارشاد فرماتا ہے :

" اَلَمْ اَحْسِبِ النَّاسَ اَنْ يَّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اَمْثًا  
 وَّهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ " (سورة عنكبوت آیت ۲)

" الف لام میم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے  
 کہ ہم ایمان لائے " اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔ "

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے  
 ہیں کبھی دلہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا  
 اس میں انھیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو سچی روایات  
 اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا  
 ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظالم ہو  
 یا پوشیدہ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے امت کا سلسلہ ایک کے  
 بعد ایک یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک  
 پہنچا اور وہ اپنے آباء کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی  
 ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے یہاں  
 کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کرام کے دستور کے بالکل مطابق  
 اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عزوجل نے ایک مدت  
 تک کے لیے چھپایا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے  
 سابق فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے  
 ہاں اگر اللہ عزوجل کا اذن ہوتا جس کے لیے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ

## حضرت امام زین العابدین علیؑ کا دعویٰ امامت اور حضرت امام زین العابدین کی طرف سے توثیق

(۲۱)

راویوں کی ایک جماعت نے تلعبیری سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسدی سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ان کے پاس ایک مرتبہ ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اس نے کہا کہ جعفر بن علی نے ان کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔

احمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب نے علیؑ کے نام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا۔ تو آنجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابناک اللہ، والکتاب الذی انفذتہ  
درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ماتضمنہ علی اختلاف  
الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، وونتدبرتہ لوقف علی بعض  
ماوقف علیہ منہ، والحمد لله رب العالمین حمدا لا  
شریک لہ علی احسانہ اینا وفضلہ علینا، ابی اللہ عزوجل  
للحق الا اتصاما وللباطل الا زهوفا، وهو شاهد علی بما  
اذکر، ولی علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لاریب  
فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انه لم یجعل  
لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد  
من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة  
وسابین کذمة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق  
عبثاً ولا اھملھم سدی، بل خلقھم بقدرتہ، وجعل  
الہدایۃ لہدایۃ وادھا لادھا، والساۃ لساۃ، لئلا یلعن الیہم

(۲۲)

واضح کر دیتا، لیکن قضا و قدر الہی پر کسی کا بس نہیں اور اس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۲) لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں  
جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے ان سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے لیے بحث نہ  
کریں گنہگار ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پر بے کواٹھانے کی کوشش نہ کریں نام  
ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ  
ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذاب اور مفتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی  
کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر تفصیل  
میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارہ کیا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تشریح کی ضرورت  
نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

## ایمان ابو طالب بحساب حمل

(۲۰)

محمد بن مطرف مہری نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت  
کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک  
شخص نے ان سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا  
تھا کہ آپ کے چچا ابو طالب حمل کے حساب سے اسلام لاتے تھے اور اپنے ہاتھ کی گڑھوں سے ۶۳  
کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

إِلَهُ أَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱

ل سے مراد ۳۰

۴ سے مراد ۵

الف سے مراد ۱

ح سے مراد ۸

د سے مراد ۴

ج سے مراد ۲

و سے مراد ۶

وينهونهم عن معصيته ، ويعترفونهم ما جهلوه من امر خالقهم ودينهم ، وأنزل عليهم كتاباً وبعث اليهم ملائكة يأتين بينهم وبين من بعثهم اليهم بالفضل الذي جعله لهم عليهم وما آتاهم من الدلائل الظاهرة والبراهين الباهرة ، والآيات الغالبة -

(٣) فمنهم من جعل النار عليه برداً وسلاماً واتخذة خليلاً ، ومنهم من كلمته تكليماً وجعل عصاه ثعباناً مبيتاً ومنهم من أحيا الموتى بإذن الله وأبرء الأكمه والابرس بإذن الله ومنهم من علمه منطق الطير وأوتي من كل شيء ثم بعث محمداً صلى الله عليه وآله رحمة للعالمين و تتم به نعمته وختم به انبياءه وارسله الى الناس كافة ، واظهر من صدقه ما اظهر (وبين) من آياته وعلاماته ما بين -

(٤) ثم قبضه صلى الله عليه وآله حميداً اقيداً سعيداً و جعل الامر بعده الى اخيه وابن عمه ووصيه ووارثه علي بن ابى طالب عليه السلام ثم الى الاوصياء من ولده واحداً واحداً : أحيا بهم دينه وأتم بهم نوره و جعل بينهم وبين اخوانهم وبنى عمهم والادنين فالادنين من ذوى أرحامهم فرقاناً بيننا يعرف به الحجة من المحجوج والامام من المأموم ، بأن عصمهم من الذنوب وبرأهم من العيوب وطهرهم من الدنس ونزاههم من اللبس ، جعلهم خزان علمه ومستودع حكيمته وموضع سره وأيدهم بالدلائل ولولا ذلك لكان الناس على سواه ولا دعى امر الله عز وجل كلُّ أحدٍ ولما عرفت الحق من الباطل ولا العالم من الجاهل -

(٥) وقد ادعى هذا المبطل المفتري على الله الكذب بما ادعاه ، فلا أدري بأية حالة هي له وجاءه ان

يتم دعواه ، أبغقه في دين الله ؟ فوالله ما يعرف حلالاً من حرام ولا يفرق بين خطاء وصواب ، أم يعلم فما يعلم حقاً من باطل ولا محكماً من متشابه ولا يعرف حد الصلاة ووقتها ، أم يورع فالله شهيد على تركه الصلاة الفرض أربعين يوماً يزعم ذلك لطلب الشعوذة ولعلَّ خبره قد نادى اليكم وهاتيك ظرور مسكرة منصوبة ، وآثار عصيانه لله عز وجل مشهورة قائمة أم بأية نليات بما أم بحجة فليقمها ، أم بدلالة فليذكرها -

(٦) قال الله عز وجل في كتابه :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . حَسْرَةٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ . مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ . قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَا ذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ إِيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ . وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَفُلُونَ . وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كُفْرِينَ . (سورة الاحقاف آيت ٦ تا ١٦)

(٤) فالتمسى تولى الله توفيقك من هذا الظالم ، ما

ذكرت لك ، وامتحنه وسله عن آية من كتاب الله يفسرهما أو صلاة فريضة يبين حدودها وما يجب فيها . لتحل حاله ومقداره ويظهر لك عواره و نقصانه ، والله حسيبه -

حفظ الله الحق على أهله وأقره في مستقره

وَقَدْ آجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ سَكُنَ (الامامة) فِي أَخْوَيْنِ  
بَعْدَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَإِذَا أَدَانَ اللَّهُ لَنَا  
فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ وَانْحَسَرَ عَنْكُمْ  
وَإِلَى اللَّهِ أَرْعَبُ فِي الْكُفَايَةِ ، وَجَمِيلُ الصَّنْعِ وَالْوَلَايَةِ  
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

۶

ترجمہ : اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔

اللہ تم کو زندہ و سلامت رکھے تمہارا خط ملا اور وہ خط بھی لاجرم  
نے نفاق میں رکھ دیا تھا میں اس کے مضمون پر مطلع ہوا۔ اس میں جگہ جگہ تضاد اور  
جگہ جگہ غلطیاں ہیں۔ اگر تم غور سے پڑھتے تو تمہیں بھی محسوس ہو جاتا۔ اُس اللہ  
رب العالمین کی حمد اور ایسی حمد کہ جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں کہ اُس نے  
ہم لوگوں پر اپنا احسان اور اپنا فضل کیا۔ اللہ عزوجل کو اس کے سوا کچھ منظور  
نہیں کہ حق کو تمام تک پہنچائے اور باطل کو مٹا دے اور جس کا میں ذکر  
کر رہا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر گواہ رہے گا اُس دن کہ جس کے آنے میں  
شک ہی نہیں۔ وہ ہم لوگوں سے پوچھے گا اس امر کے متعلق جس میں ہم لوگ اختلاف  
کر رہے ہیں۔ اُس نے اس خط کے لکھنے والے کو مکتوب (الیہ یعنی مجھ) پر اور تم  
پر اور تمام مخلوق میں سے کسی شخص پر امام نہیں، نہ اُس کی اطاعت فرض کی نہ کوئی  
ذمے داری سونپی ہے۔ اب میں اس کی ذرا وضاحت کروں تاکہ وہ انشاء اللہ تم  
لوگوں کے لیے کافی ہو۔

(۲) اے احمد بن اسحاق! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ سنو! اللہ نے کسی مخلوق کو بیکار  
خلق نہیں کیا، اور نہ خلق کرنے کے بعد اُس نے مہمل چھوڑ دیا، بلکہ ان  
سب کو اُس نے اپنی قدرت سے خلق کیا، انہیں کان دیے، آنکھیں دیں اور  
دل و دماغ عطا فرمائے۔ پھر اُس نے انبیاء علیہم السلام کو خوشخبری دینے والا اور  
ڈرنے والا بنا کر اُن کے پاس بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیں اور اُسکی  
نا فرمانی سے منع کریں، اپنے خالق اور اپنے دین کے متعلق جو کچھ یہ لوگ نہیں جانتے  
وہ انہیں بتائیں۔ اور اُن انبیاء پر صحیفے نازل فرمائے اور اُن کے پاس فرشتے بھیجے  
تاکہ عوام الناس اور اُن کے درمیان فرق رہے اور انبیاء کا عام لوگوں پر فضل ظہور

ثابت ہو۔ پھر انبیاء کو معجزات و کرامات عطا کیے اور بہت سی نشانیاں عنایت فرمائیں۔  
چنانچہ ان میں سے کسی کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور اُن کو اپنا خلیل بنا لیا۔  
(۳) کسی سے کلام کیا اور اُن کے عصا کو اڑا دیا بنا دیا، اُن میں سے کسی نے خدا کے اذن سے  
مردوں کو زندہ کیا اور مجنوم اور مبروص کو اچھا کر دکھایا، کسی کو چتر یوں (پرندوں)  
کی زبان کا علم عطا فرمایا، ہر شے میں سے تھوڑا بہت اُنہیں دیا، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو عالمین کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا اور آنحضرت پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا، اُن  
پر نبوت کو ختم کر دیا۔ اور تمام عالم انسانیت کے رسول بنا لیا۔ چنانچہ اُن سے جو سچائیاں  
ظاہر ہوئیں وہ سب پر بخوبی واضح و روشن ہیں اور جو معجزات و علامات ظہور میں آئے  
اُن سے سب ہی واقع ہیں۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی روح قبض فرمائی اور اُن کے بعد یہ امر ہدایت اُن  
بھائی اُن کے ابن عم، اُن کے وصی اور اُن کے وارث حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام  
کے سپرد کیا، اور پھر اُن جناب کے بعد یہ امر ہدایت اُن کی اولاد میں سے اُن کے اوصیاء  
ایک کے بعد ایک کو سونپا گیا تاکہ اُن حضرات کے ذریعے سے وہ اپنے دین کو زندہ رکھے  
اور اپنے نور کو دوسرے تمام تک پہنچائے۔ اور اُن اوصیاء اور اُن کے بھائیوں و بنی اعمام و  
قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا تاکہ حجت خدا اور غیر حجت خدا اور امام و ماموم میں  
امتیاز کیا جاسکے اور وہ اس طرح کہ اُن اوصیاء و ائمہ کو گناہوں سے پاک اور ہر عیب  
سے منترہ، ہر پلیدی سے دور رکھا اور انہیں اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنی حکمت کا امین اور  
اپنا راز دار بنا لیا اور معجزات و دلائل سے اُن کی تائید بھی فرمائی اور اگر ایسا نہ کرتا تو تمام لوگ  
برابر ہو جاتے اور سب لوگ صاحب امر الہی ہونے کا دعویٰ کرتے، پھر حق و باطل میں  
کوئی تمیز اور عالم و جاہل کی کوئی شناخت نہ رہ جاتی۔

(۵) اور اُس مبطل اور مغتری نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر افتراء و جھوٹ الزام لگایا  
ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح اپنے دعویٰ کی سچائی ثابت کر سکے گا۔ کیا وہ دین الہی  
کے علم و فقہ سے اپنی سچائی ثابت کرے گا، تو خدا کی قسم اُس کو تو یہ تک نہیں معلوم کہ  
حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے، حق کیا ہے اور باطل کیا ہے  
حکم کیا ہے اور متشابہ کیا ہے۔ وہ نماز اور اُس کے حدود و اوقات تک کو تو جانتا نہیں۔  
پھر کیا وہ ورع و تقویٰ سے اپنے دعویٰ کو ثابت کرے گا؟ تو اللہ گواہ ہے کہ  
اُس نے تو چالیس دن تک شعبہ بازی سیکھنے کے لیے نماز فریضہ کو ترک کیا اور شاید کہ

اس خبر سے تم لوگوں کو اذیت ہو کہ اس کے گھر میں شراب نوشی کے ظروف اور شخصیت الہی کے آثار موجود ہیں۔ پھر کیا وہ کسی معجزے سے اپنا دعویٰ ثابت کرے گا۔ اگر ایسا ہے تو وہ کوئی معجزہ پیش کرے یا اس کے پاس کوئی اور امانت کی دلیل و حجت ہو تو بتائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ آیت)

اللہ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے۔

(۶)

حٰ، میم۔ کتاب کا نزول اللہ زبردست صاحب حکمت کی طرف سے ہے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے ایک مقررہ مدت تک کے لیے حق کے ساتھ پیدا کیا اور جنھوں نے کفر اختیار کیا وہ اسی بات سے اعراض کرتے ہیں جس سے کہ ان کو تیبہ کی جاتی ہے۔ (لے حبیب!) کہہ دیجیے کہ تم لوگ ذی اسوچو تو سہی کہ جن کو تم اللہ کے سوا (معبود سمجھ کر) پکارتے (عبادت کرتے) ہو (وہ کیا ہیں) مجھے دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین کس چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کوئی مشارکت و شرکت ہے۔ اگر تم ہی سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے والی کوئی کتاب یا علمی آثار لا کر دکھاؤ۔ بھلا اُس سے زیادہ بھی کوئی گواہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو کے بجائے ایسوں کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُس کا جواب ہی نہ دے سکیں، حالانکہ ان کو تو ان کی پکار کا شعور تک نہیں۔ اور جب لوگوں کو یکجا جمع کیا جائے گا تو وہی ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔“ (سورہ احقاف آیت ۲۲)

(۷)

تو اللہ تمھیں توفیق دے اُس ظالم سے پوچھو جو میں نے تمھیں بتایا ہے اور اس کا استحسان نو اور قرآن مجید کی کسی ایک کی بھی اُس سے تفسیر دریافت لو کرو۔ یا نماز فریضہ کے حدود دیکھا ہیں یہ دریافت کر کے دیکھ لو کہ اس میں کیا واجب ہے تاکہ تمھیں اس کا حال اور عملی قابلیت کا پتہ چل جائے اور تمھیں اس کے نقص و عیب کا پتہ چل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو اُس کے اہل میں محفوظ کر دیا ہے اور اس کو اُس کے اصل مستقر پر رکھا ہے۔ اور اللہ کو مینظور نہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امانت کا عہدہ دو بھائیوں کو ملے۔ اور جب اللہ عزوجل انھیں بولنے کی اجازت دے گا تو حق ظاہر ہوگا اور باطل مٹ جائے گا، اور میں اللہ تعالیٰ سے کفایت چاہتا ہوں (بس) وہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل ہے اور اللہ انہی رحمت نازل فرمائے

محمد وآل محمد

(غیبت طوسی)

یہ۔

## ۲۲) امام زماذکی تلاش میں ہلاکت و شرک ہے

(۲۲)

(روایت کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ سے اور انھوں نے عمار بن حسین بن اسحاق سے انھوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزمان کی تلاش و طلب میں بہت سرگرداں تھا، اس کے لیے اُس نے مختلف شہروں کے چکر گائے بالآخر اُس نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمان کو ایک خط لکھا جس میں اُس نے اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپ کی تلاش میں سرگرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توفیق برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

”مَنْ بَحَثَ فَقَدْ طَلَبَ، وَمَنْ طَلَبَ فَقَدْ دَلَّ، وَمَنْ دَلَّ فَقَدْ أَشْطَطَ، وَمَنْ أَشْطَطَ فَقَدْ أَشْرَكَ.“

ترجمہ: ”جس نے بحث کی، اُس نے طلب و تلاش کیا، جس نے طلب و تلاش کیا اُس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اُس نے خود کو ہلاک کیا، اور جس نے خود کو ہلاک کیا اُس نے شرک کیا۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس توفیق کے بعد میں نے آنجناب کی طلب و تلاش ترک کر دی دل کو سکون ہو گیا اور الحمد للہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔ (غیبت طوسی)

## ۲۳) ابوالحسن خضر بن محمد کے چند مسائل

(۲۳)

احمد بن ابوروح سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن بن محمد کی کچھ رقم لیکر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے حوالے کروں اور یہ کبیر لیے دعا کی درخواست کروں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پشیمینہ پہننا جائز ہے؟ چنانچہ جب میں بغداد پہنچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابو جعفر محمد بن احمد کے پاس لے جاؤ ان کے حوالے کروں میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ اور تمھارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے۔ لہذا میں ابو جعفر کے پاس پہنچا اور وہ رقم انھیں پہنچائی۔ انھوں نے ایک رقعہ نکالا جس میں یہ تحریر تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سَأَلْتُ الدَّعَارَ عَنِ الْعَلَّةِ

الَّتِي تَجِدُهَا، وَهَبَ اللّٰهُ لَكَ الْعَافِيَةَ وَدَفَعَ عَنكَ الْآفَاتِ

وَصَرَفَ عَنكَ بَعْضَ مَا تَجِدُهُ مِنَ الْحَرَارَةِ، وَعَافَاكَ وَصَحَّ

جسمك وسألت ما يحل أن يصلى فيه من الوبر والسمور  
والسحاب والفتك والدلق والحواصل ، فأمّا السمور  
والسحاب فحرام عليك وعلى غير الصلاة فيه ويحل لك  
حلود المأكول من اللحم إذا لم يكن فيه غيره ، وإن لم  
يكن لك ما تصلى فيه ، فالحواصل جائز لك إن تصلى  
فيه الفراء متاع الغنم ما لم يذبح بأرمنية يذبحه  
النصارى على الصليب ، فجائز لك أن تلبسه إذا ذبحه أخ  
لك (أو مخالف تشق به).

ترجمہ : تم نے اپنے مرض سے شفا کیلئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمہیں صحت دی اور  
تمہارا مرض دور ہو گیا ، اور تم اپنے اندر حرارت دجاں پاتے تھے وہ بھی دور ہو گئی تم اچھے ہو گئے  
تمہارا جسم کو صحت ملی۔ اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پشمینہ سمور و سحاب و لومڑی کی کھال اور بونے کی  
کھال اور حواصل میں نماز جائز ہے ؟ تو سنو ! سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لیے اور دوسروں  
کیلئے نماز میں حرام ہے اور وہ جالورجن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی کھال (دیا یاں) پہنتا تمہارے لیے  
جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو۔ اور حواصل میں تمہارے لیے نماز جائز ہے۔ گورخر  
گو سفند بشرطیکہ وہ آرمینیہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہوا ہو، اس لیے کہ وہاں نصاری صلیب پر  
ذبح کرتے ہیں۔ اگر تمہارے برادر دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اُس نے ذبح کیا ہے تو اُس کا  
پہنتا تمہارے لیے جائز ہے۔ (الخراج والخراج)

(نوٹ) کتاب غیبت میں جو کچھ میں نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ یہاں ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے  
کہ وہ مجھے حضرت محمد ﷺ کے انصاریں سے فرادہ اور ان کے دین پر قائم رکھے۔ نیران کے اعوان  
میں جو ان کے زیر علم شہید ہوں گے۔ اور یہ بھی التجا ہے کہ آنجناب کے دیار سے میری اور میری والدی، میرے بھائیوں کی  
اور میرے سارے کنبے کی اور تمام مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اللہ ان کے اصحاب کے سواروں کے یا ان کی خاک پر  
کوہم لوگوں کی آنکھوں کا مہر مہ بنائے اس لیے کہ اسی سے ہر خیر و فضل کی دعا کی جاتی ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ میرے لیے اللہ سے رحم کی دعا فرمائیں اور میری حیات میں  
اور بعد موت میرے لیے طلب مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اول ہی اور آخر ہی اور اللہ رحمت نازل فرمائے محمد اور اُنکے  
اہل بیت طاہرین پر۔ گنہگار ہاتھوں سے لکھا گیا۔ مولف احقر العباد محمد باقر بن محمد تقی اللہ ان دونوں کو نبی اور انکی  
ملکہ آل کے صدقے میں اپنے دامن غفوس میں جگہ دے۔ المرقوم ماہ رجب ۱۳۸۰ھ۔